



اطلا ع

اسی محتاج میں ہر علم و فن کی کتب موجود ہیں شاہنشاہ القیاس کو فرست مکتوب سے جو مکتوبہ موجود ہے وہ درخشاں ہے کہ اس سے مل سکتی ہے جو در علم  
 ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال میں نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہر مکتوبہ کتب تاریخ زبان فارسی و کتب تاریخ زبان اردو و مکتوبات علم غیرہ  
 کتب نایاب زبانہ و مثنویات قصص نظم و نثر فارسی و غیرہ کی کچھ کتب اس میں ذیل میں درج کر رہے ہیں۔

کتاب تاریخ بزرگان فارس

اکبر نامہ پر سید دفتر و مکتوبہ ہر سہ جلدی مصنف  
 اسکے شیخ ابوالفضل ہیں۔  
 ان کی تاریخ کی ہے۔ ہر سہ جلدی ہر سہ جلدی با تصویرات  
 و نقوشات سرخ و سبز و سیاہ نقاشی و جلد نفیس  
 کے معر ہو کر طبع ہوئی  
 تاریخ قریشہ دو جلد مصنف ملا حیدر قاسم ہندو  
 اشتر آبادی حالات راجگان و سلاطین ہندو  
 اکبر شاہ اسیں مذکور ہے۔  
 لطافت اکبری۔ تصنیف خواجہ نظام الدین  
 ابن محمد مقیم ہروی یہ کتاب تاریخ شانان ہندو کے  
 زمانہ سلطنت سے عصر حلال الدین محمد اکبر شاہ  
 شہادت نسو و مفصل ہے  
 تہاد السعادت تصنیف سید غلام علی افغان  
 بریلوی ہے اس کتاب میں خانہ ان  
 شانان اور دوا کا بیان ہے  
 منقح التیاریخ۔ تالیف ماسن ولیم ہل فٹا  
 بادشاہان مصنف صاحب کو نہایت لائق فارسی  
 زبان کا یہ کتبہ کما جاہل نہیں اس کتاب میں  
 اول حالات ہر ایک شاہ کے سن اجداد کی مختصر  
 سے تازمان فتح و فتح و دین اور ہر ایک شاہ  
 کے معجز و داریات کے ساتھ منظم مادہ تاریخ  
 لکھے ہیں خصوصاً اگر وہ دینی و غیرہ کی عمارات  
 کے کتبہ اور متاثراتی تاریخیں نہایت عمدہ اور  
 جدیدہ کتب مولفان قدیم سے منتخب کی ہیں یہ  
 وہ کتاب ہے کہ اگر کتاب مقل اس کو دیکھی نہ گئی تھی  
 محقق و اذوقہ ری۔ خواجہ محمد بشیر صاحب مودود  
 کی تصنیف ہے و اوقات مصرعہ قدر لکھو  
 ششترخ کے ہیں۔  
 عجائب القصر۔ تصنیف الانبیا مشہور فارسی  
 بحر انبیا نظام علیہ الصلوٰۃ والسلام۔  
 تاریخ شاہنامہ فردوسی طبعی مشہور کتاب جو  
 جہی شان عکسیت محتاج زبان نہیں جلد شریف  
 سے مطالبین کے خوش خطا با تصویرات کاغذ  
 نقیصہ لکھنؤ کے ہیں اب تمام طبع ہوئی ہے۔

شاننامہ قاسم گنا دوی مولف اس کا بہت کامل ہے  
 زبان شہر و شخص ہے بہت شاننامہ فردوسی  
 زور طبع و کما جاہل حالات جنگ شانان عمدہ طرز  
 سے لکھے ہیں  
 وقائع نعمت خان عالی۔ حالات عالمگیر سوانح  
 کریں۔  
 جنگ نامہ۔ تصنیف نعمت خان عالی سے ہے  
 مشتمل جنگ شہزادگان عالمگیر عبارت نہایت  
 سلیس اور جو کہ مصنف مستثنی و در سلطنت  
 عالمگیر سے اور حرکت آرا و ذوق حقیقی جمالی  
 تخی تو خطا عبارت اور بلا جانب و داری و جانین  
 کے یہ وقائع لکھا گیا اور مصنف اوس جنگ  
 میں ہر کام شایع اور عظیم الشان تھا ہر  
 قریب دھوکہ و تفصیل کر کے واقعہ لکھی اور اس  
 خانہ جنگی میں سلطنت کے دربار اور مستطاعت  
 خانہ ہوی کہ بعد از ان تیموریہ سلطنت کے  
 زوال کا زمانہ ہے۔  
 سیر المتاخرین۔ ہر سہ جلد حالات شانان  
 دہلی اشہد اسے سلطنت راجاؤں سے ابتدا سے  
 عمدہ شاہ عالم نامہ خوب شرح و بسط کے ساتھ  
 عبارت سلیس لکھا جو دو جلدی۔  
 افرا نامہ جہانگیری۔ یہ تاریخ نہایت متحرک  
 جانب نصف زمان مفید خان عمدہ شاہ جہان  
 میں تصنیف ہوئی ہے عبارت بجا و در اہل  
 زبان ہے۔  
 اول دفتر میں حالات اجداد محمدیہ جہانگیر شاہ  
 از امیر تیمور تا ہمایوں شاہ۔  
 دوسرے دفتر میں اکبر نامہ کا انتخاب عبارت  
 سلیس و بجا و در زبان بزرگ ابوالفضل پر ایک  
 طرز زبان خاص لکھی ہوئی ہے۔  
 تیسرے دفتر میں حالات تاریخی حضرت جہانگیر  
 بادشاہ کے درج ہیں اس حالات تخی و تزلزل  
 جو کہ یہ کتاب نایاب ہے و نسخہ شری تالاش  
 سے ہم پہونچے آؤں و نسخہ سے نقل ہو

نعت کر کے طبع ہوئی  
 جہان التواریخ۔ یہ عمدہ یادگار تاریخ و ہائے  
 عالم سے احوال ہندوستان ارض و سما و عرض  
 و کرسی و تخلص و جمالیات و احوال انبیا و  
 و خلفاء و ائمہ و طبقات ملوک و خواجہان مع  
 ہر داریت لطیف کے ساتھ تالیف شدہ عالم  
 معلوم عربیہ مولوی فقیر محمد اللہ تعالیٰ والی  
 جناب سہی خطاب جناب مولوی عبداللطیف  
 ہمدانی لکھنؤ لکھتے۔  
 تاریخ خوانہ عامرہ۔ زبان فارسی کی تاریخ اور  
 کچھ مذکورہ اور انتخاب اشعار قدیم و جدید  
 سے لکھی ہوئی عطا حاصل لکھتے ہیں۔  
 تاریخ گلزار شمیم۔ عمدہ تاریخ جنگ کشمیر  
 مولفہ مولیٰ انور کارام علیہ السلام و زینب  
 مہاراجہ صاحب کشمیر کاغذ شفاف کثرت  
 رسالہ خواجہ ابوالحسن۔ جو کہ حرات شاعر کا  
 اس میں ہے مصنف اسکا قرسی بن امیر  
 مشہور است و سہ جلد میں طما سب شاہ  
 ایران کے شہاد رسالہ تصنیف فرما کر نظام  
 سندھ و اکبر شاہ غازی بادشاہ ہندوستان  
 میں بطور ازخان مذکور کیا۔  
 غریبہ الانصاف و بجا و دین بسو و تصنیف  
 غلام سرور صاحب لاہوری در حالات جلد  
 انبیا و اولیاء و اسرار۔  
 تاریخ طبری۔ یہ کتاب میں تاریخ میں شاہ  
 کتب تاریخ سے ہے مصنف ابو جعفر  
 جریر الطبری اور اسکی بیار جلدیں ہیں  
 جلد اول میں احوال ابتدا سے آخر میں  
 سے تا احوال عربی و عربوں ہے۔  
 جلد دوم میں احوال حضرت موسیٰ و  
 خان ریح بادشاہ مصر ہے۔  
 جلد سوم میں مذکور و نظر احباب کہیں ہو تا کہ  
 بادشاہ مصر ہے۔  
 جلد چارم میں احوال حضرت خاتم النبیین



فهرست کتاب حدیقه الاولیاء فی شرح طایفه از قالیچم سبعین مع نوادر منقذیه

مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه
۲ دیباجه و نام مصنف و سبب تالیف	۹۱	۱۳۵ ذکر لشکر کشی ابو منصور خان	۱۳۵	۹۱ ذکر شیخ فرید الدین گنج	۹۱	۲	۱۳۵
۵ اقلیم اول منسوب به اصل	۹۲	بر علی محمد خان رومی	۹۲	۹۲ ذکر ملاک شکر بن نقیث	۹۲	۵	۹۲
۱۱ بیان مریدان محول و عرض اقلیم	۹۳	۱۳۶ ذکر آمدن احمد شاه ابدالی بسوی	۱۳۶	۹۳ غیبت الدین	۹۳	۱۱	۱۳۶
۱۲ بیان مریدان محول و عرض اقلیم	۹۴	۱۳۷ ذکر آمدن احمد شاه ابدالی بسوی	۱۳۷	۹۴ ذکر شیر شاه	۹۴	۱۲	۱۳۷
۱۳ ذکر اخبار اقلیم علیه السلام	۹۵	۱۳۸ ذکر وفات محمد شاه و تخت نشینی	۱۳۸	۹۵ بیان سلطان محمود عادل	۹۵	۱۳	۱۳۸
۱۴ ذکر اخبار رشید و ادریس علیه السلام	۹۶	۱۳۹ ذکر تخت نشینی محمد عزیز الدین	۱۳۹	۹۶ ذکر اخبار رسلاطین گورگانی	۹۶	۱۴	۱۳۹
۲۰ ذکر اخبار رفیع علیه السلام	۹۷	۱۴۰ ذکر حیات نکاح آوردن شاه ابدالی	۱۴۰	۹۷ ذکر استخرام حکم از علم جعفر در لیس	۹۷	۲۰	۱۴۰
۲۱ ذکر ملوک پیشداد و کیو و عزت و ظهور	۹۸	۱۴۱ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۴۱	۹۸ ذکر اخبار اکبر	۹۸	۲۱	۱۴۱
۲۲ ذکر ملوک پیشداد و کیو و عزت و ظهور	۹۹	۱۴۲ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۴۲	۹۹ تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۹۹	۲۲	۱۴۲
۲۳ اقلیم دوم منسوب به ششمی	۱۰۰	۱۴۳ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۴۳	۱۰۰ تاریخ جلوس شاه جهان بادشا	۱۰۰	۲۳	۱۴۳
۲۴ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۰۱	۱۴۴ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۴۴	۱۰۱ ذکر اوقات مبارک و زری شاه جهان	۱۰۱	۲۴	۱۴۴
۲۵ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۰۲	۱۴۵ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۴۵	۱۰۲ یاد شاه	۱۰۲	۲۵	۱۴۵
۲۶ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۰۳	۱۴۶ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۴۶	۱۰۳ ذکر احوال عالمگیر بادشاه و رقعه	۱۰۳	۲۶	۱۴۶
۲۷ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۰۴	۱۴۷ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۴۷	۱۰۴ و تحلی عالمگیر نسبت شاهزادگان	۱۰۴	۲۷	۱۴۷
۲۸ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۰۵	۱۴۸ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۴۸	۱۰۵ ذکر تاریخ وفات عالمگیر و تبارع	۱۰۵	۲۸	۱۴۸
۲۹ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۰۶	۱۴۹ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۴۹	۱۰۶ شاهزادگان یکدیگر در بار تخت	۱۰۶	۲۹	۱۴۹
۳۰ اقلیم سوم منسوب به ششمی	۱۰۷	۱۵۰ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۵۰	۱۰۷ نشینی	۱۰۷	۳۰	۱۵۰
۳۱ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۰۸	۱۵۱ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۵۱	۱۰۸ ذکر احوال باهم جنگ مردان غنچه	۱۰۸	۳۱	۱۵۱
۳۲ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۰۹	۱۵۲ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۵۲	۱۰۹ و عظیم الشان	۱۰۹	۳۲	۱۵۲
۳۳ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۱۰	۱۵۳ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۵۳	۱۱۰ ذکر جلوس محمد معظم بهادشاه	۱۱۰	۳۳	۱۵۳
۳۴ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۱۱	۱۵۴ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۵۴	۱۱۱ ذکر وفات بهادر شاه	۱۱۱	۳۴	۱۵۴
۳۵ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۱۲	۱۵۵ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۵۵	۱۱۲ ذکر احوال تخت نشینی مغولان	۱۱۲	۳۵	۱۵۵
۳۶ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۱۳	۱۵۶ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۵۶	۱۱۳ جهاندار شاه و بیان اجرائی	۱۱۳	۳۶	۱۵۶
۳۷ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۱۴	۱۵۷ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۵۷	۱۱۴ ذکر سکه فتح سیرین شاه عالم بهادر	۱۱۴	۳۷	۱۵۷
۳۸ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۱۵	۱۵۸ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۵۸	۱۱۵ ذکر بر خلافی سادات باره	۱۱۵	۳۸	۱۵۸
۳۹ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۱۶	۱۵۹ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۵۹	۱۱۶ از فرخ سیر	۱۱۶	۳۹	۱۵۹
۴۰ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۱۷	۱۶۰ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۶۰	۱۱۷ ذکر جلوس محمد شاه خجسته اختر جهان	۱۱۷	۴۰	۱۶۰
۴۱ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۱۸	۱۶۱ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۶۱	۱۱۸ ذکر آمدن نادر شاه بسوی ملی	۱۱۸	۴۱	۱۶۱
۴۲ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۱۹	۱۶۲ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۶۲	۱۱۹ و قتل کردن مغلان حسین خان	۱۱۹	۴۲	۱۶۲
۴۳ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۲۰	۱۶۳ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۶۳	۱۲۰ ذکر قتل و ملی تکیه پاس	۱۲۰	۴۳	۱۶۳
۴۴ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۲۱	۱۶۴ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۶۴	۱۲۱ ذکر مر اجعت نادر شاه از ملی	۱۲۱	۴۴	۱۶۴
۴۵ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۲۲	۱۶۵ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۶۵	۱۲۲ بعد گرفتن دو کر و رو پیوه	۱۲۲	۴۵	۱۶۵
۴۶ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۲۳	۱۶۶ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۶۶				
۴۷ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۲۴	۱۶۷ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۶۷				
۴۸ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۲۵	۱۶۸ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۶۸				
۴۹ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۲۶	۱۶۹ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۶۹				
۵۰ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۲۷	۱۷۰ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۷۰				
۵۱ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۲۸	۱۷۱ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۷۱				
۵۲ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۲۹	۱۷۲ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۷۲				
۵۳ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۳۰	۱۷۳ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۷۳				
۵۴ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۳۱	۱۷۴ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۷۴				
۵۵ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۳۲	۱۷۵ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۷۵				
۵۶ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۳۳	۱۷۶ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۷۶				
۵۷ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۳۴	۱۷۷ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۷۷				
۵۸ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۳۵	۱۷۸ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۷۸				
۵۹ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۳۶	۱۷۹ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۷۹				
۶۰ ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۳۷	۱۸۰ ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۸۰				

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۲۳	ذکر منوچهر کیکیا و سن کیقباد	۲۲۳	سوروری	۲۲۳	ذکر ابوالنضر اسمعیل صفوی	۲۲۵	ذکر ولایت بخارا
۲۲۵	ذکر کرشاسب کیکیا و سن کیقباد	۲۲۵	ذکر سلطنت آردشیر و شاپور	۲۲۵	ذکر ابوالنضر طهماسب شاه	۲۲۵	ذکر بخرخان و ملک خان
۱۲۶	ذکر لهراسب و کشاسب	۲۲۵	وهرام ویز و جرد	۳۵۰	ذکر شاه عباس صفوی و شاه	۲۲۸	طغاج خان و سلطان عثمان
۲۲۶	ذکر حسن و وارباب	۲۲۶	ذکر نوشیروان	۲۵۲	حسین صفوی	۲۲۸	ذکر شیخ نجم الدین کبری و شیخ
۲۲۸	ذکر اسکندر رومی و فیلقوس	۲۲۶	ذکر خسرو پرویز	۲۵۲	ذکر نادر شاه	۲۲۸	سعد الدین حموی
۲۲۸	ذکر برنجی از احوال حکامی	۲۲۶	ذکر سلطنت شهریار و فرخ زاد	۳۵۲	ذکر الپ ارسلان	۲۲۹	ذکر خواجه قطب الدین بختیار
۲۲۸	آغا تادیون و صاحب سفلیون	۲۲۶	و ذکر طوک بن حکم از مطیعان	۳۵۹	ذکر طغرل شاه	۲۳۰	کاکا
۲۲۸	ولقمان	۲۲۶	ساسانیان	۳۶۲	ذکر ابوالفضل بلخ	۲۳۰	ذکر خواجه بلال الدین حسن معروف
۲۳۵	ذکر حکیم اسد و فیلسوف فیتا غورس	۲۲۶	ذکر عمر بن نصیم و خدیجه بن	۳۸۰	ذکر سلطان زین العابدین	۲۳۰	نخچه اوجه نقشبند
۲۳۸	ذکر حکیم ابیسن بلخی	۲۲۶	مالک بن ایرسن عمر بن عدی	۳۸۰	ذکر جیه الدین سبزواری و ملک	۲۳۳	ذکر حیدر و اقلیم ششم
۲۳۹	ذکر حکیم انکیلس بلخی و انکیلس	۲۲۶	و احمد الفی و نعمان حارث	۳۸۹	ذکر ولایت تستان	۲۳۳	ذکر حیدر و اقلیم ششم
۲۴۰	ذکر اوسرس شاعر بلخی	۲۲۶	ذکر جزیره خاوک	۳۹۵	ذکر ابوالسحاق ابراهیم اوجم	۲۳۳	ذکر رشک و افروسیاب
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	ذکر ملک شیراز	۳۹۵	اکابر مشیخ صفویه	۲۳۵	ذکر دوزا و امرای دیگر خان و اولاد
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	ذکر ملک سیستان و کرمان	۳۹۹	ذکر ابویزید بسطامی و ابوزکریا	۲۳۹	ذکر حیدر و اقلیم ششم
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	ذکر رستم و اسلافش	۳۹۹	ذکر ابونصر سپهر خانی	۲۳۹	ذکر حیدر و اقلیم ششم
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	ذکر احمد شاه ابدالی و حال شهر	۳۹۹	ذکر امام اعظم ابوحنیفه نعمان	۲۴۰	ذکر احوال و احوالین و سبب
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	غزنوی	۳۹۹	ذکر شیخ فرید الدین عطار	۵۰۰	ذکر برنجی از شاهیه حکما و اهل
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	ذکر حال امیر ناصر الدین بکتلیک	۳۹۹	ذکر شیخ شمس الدین تبریز	۵۰۱	فصل در حقوق بزرگان و اهل
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	ذکر حیدر و اقلیم ششم	۳۹۹	ذکر امیر خسرو دهلوی	۵۰۱	فصل در حقوق بزرگان و اهل
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	ذکر ملک اصفهان	۳۹۹	ذکر شیخ عمر داغستانی و ذکر	۵۰۱	فصل در حقوق بزرگان و اهل
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	ذکر ملک نظیر و اردستان کاشان	۳۹۹	شاه وجه الدین خلیل	۵۰۱	فصل در حقوق بزرگان و اهل
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	ذکر بادقان و مکره	۳۹۹	ذکر حیدر و اقلیم ششم	۵۰۱	فصل در حقوق بزرگان و اهل
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	ذکر ملک خوانسار و فرمان	۳۹۹	ذکر حیدر و اقلیم ششم	۵۰۱	فصل در حقوق بزرگان و اهل
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	ذکر فرش و نم و همدان و ری	۳۹۹	ذکر حیدر و اقلیم ششم	۵۰۱	فصل در حقوق بزرگان و اهل
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	ذکر ملک طهرانی	۳۹۹	ذکر حیدر و اقلیم ششم	۵۰۱	فصل در حقوق بزرگان و اهل
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	ذکر ملک سمنان و شهر امداد	۳۹۹	ذکر حیدر و اقلیم ششم	۵۰۱	فصل در حقوق بزرگان و اهل
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	طبرستان و جزیره پرسی	۳۹۹	ذکر حیدر و اقلیم ششم	۵۰۱	فصل در حقوق بزرگان و اهل
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	ذکر امیر شمس المعالی قابوس	۳۹۹	ذکر حیدر و اقلیم ششم	۵۰۱	فصل در حقوق بزرگان و اهل
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	و عنصر المعالی کیکاوس	۳۹۹	ذکر حیدر و اقلیم ششم	۵۰۱	فصل در حقوق بزرگان و اهل
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	ذکر ولایت مازندران و ساری	۳۹۹	ذکر حیدر و اقلیم ششم	۵۰۱	فصل در حقوق بزرگان و اهل
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	ذکر ولایت ریگان و سهرورد	۳۹۹	ذکر حیدر و اقلیم ششم	۵۰۱	فصل در حقوق بزرگان و اهل
۲۴۰	ذکر حکیم دیوانوس و موسی سن	۲۲۶	ذکر یعنی الدین اردبیلی	۳۹۹	ذکر حیدر و اقلیم ششم	۵۰۱	فصل در حقوق بزرگان و اهل

تو فیق خاتم النبیین وجام وفضل داری کون مکان

خداوند با نوح ما آتایم سید بر سکون حکما از دنیا سلامی و از شما حکما عجایب و از شما حکما عجایب و از شما حکما عجایب

حدیث الاقالیم

تا به لطف من هر که از آن عالم در گذر کند ترغیب من است تا به لطف من هر که از آن عالم در گذر کند

در سطح منشی فک کشور طبع بین پنهانی یافت





بسم الله الرحمن الرحيم

حمد سجده خدای عزوجل را که لسان عالمیان در ادای شکرش شیرین بپا نیست و نعمت وافر و درویشکاران بر زبان سرفراز نهاده است  
و بر آل و صحاب او علیهم التحیت و الثناء باد اما بعد محرابین و اوراق عافی مرضی حسین ایضا طیب الله یا عثمانی بلگرامی بنظر حجابیت  
جسده سید هر که از عروه الکی مطابق بکینار و یکصد و چهل و دو و هجری نبوی صلی الله علیه و سلم تا بسین پنجاه و پنج موافق یک هزار  
و یک صد و هشتاد و هفت هجری از عهد و ارث تلج و تخت صاحبقران امیر تیمور گورکان محمد شاه باوشاه صاحبقران ثنائی  
خدا یگان مغفور تا وسط سلطنت ابد مدت عالی گهر باوشاه ایضا طیب الله عالم ثنائی خلد الله ملکه در خدمت بسیار سی از امرای  
هند مثل امیر عظیم عظیم نشان بازر الملک و لا ورنجک سید سر بلند خان بهادر تونی مرحوم که بوسیله ایش انصیب نوکری داشتند  
رسیده و دیگر امیر کبیر قاطع الکفره و التمدین برهان الملک سید سعادت خان بهادر نیشاپوری و دامادش امیر با تیر سعید روزگار و دیگر  
صفر خجک ابوالمنصور خان بهادر و ولدش شجاع دوران وزیر الملک شجاع الدوله بهادر نور محمد شجاع و نائب وزیر الملک  
نور محمد و امیر عالی جاه امیر محمد قاسم خان بهادر ناظم جنگا و عظیم آباد و عتبات و امیر فیضی خندان شیرین  
علی خان بهادر والی عباسی شش نگاشتی و خستانی و شیر عشیه بجا امیر الامر بخشی الملک احمد خان بهادر ابن خجک محمد خان گلشن فرخ آباد  
نور الله و قدیم و غیره بصینه نوکری و خدمات عمده حضور می سپرده و چند سال از نیرنگی زمانه خانه نشین گشته در سن پنجاه و هفت مطابق سن  
یک هزار و یک صد و نود و هجری در آغز راه جمادی الاولی بقرب دوستی بے ریب و رنگ حبیب علی ندی ساکن با به در خدمت صاحب  
از صاحبان فرنگ سببی سبتر و الاصفات مجمع حسانتان جو ناهنجان ککات انگریز ایضا طیب الله بجلال الدوله مفاخر جنگ زاد و شهادت  
که ترجمه نام شریفین انگیزی شد بخش شهسوار نام جد آن قبیل است آثار سخاوت و شجاعت از ناصیه شهنشاید او علم و وفار از لجه اش

هویدا در میدان هرات بچوگان قنوت گوی از مسامران ربه و مشرف نشد و در زمره نشینان که انیوقت در سرکار صاحبان انگریز امتیاز  
 مردم نجبا ازین بالا تر نیست چه بعد از شتاسی و سرفت و شش ایشان را مصاحب و ندیم مجلس خوشیش می گردانند مسلک کردید و  
 صاحبان انگریز که از راه قنات و دواتی طالب علم و هنر اند صاحب مادی بنیاب فنی و کاونداتی سیاسی دارد و در مطالعه کتب و زمره  
 عربی و فارسی خوشیدن حکایات عجیب و غریب و سخنان حکمت و احوالی اسلاف و دعوی تمام دارد و بنا بر حیاضت طبع عالی در عهد وزارت  
 وزیر این الوزیر این الوزیر صفت جاه وزیر الحاکم صفت الدوله سخی خان بهادر این شجاع الدوله حال باشد تالی عمره و اقباله که ضیای  
 حسافش چون نیر عظم محیط عالم و عالیشان گشته سطر به چند از کتب معتبره که نامهای آن در ضمن کتاب اکثر جامع قوم است شتمیه احوالی  
 که در ارض و برین سکون و اقلیم سحر و بندگی از عجایب و غرائب هر دیار و قومه از اخبار انبیای کبار و سلاطین و درکار و برنجی از احوال  
 حکما و شاهیر و مصار و اکثر حالات انگریز و دیگر فرنگیان آنچه از کتب بدست آورده و از دستر جو ناتمان اسکا  
 و غیره استماع نموده و بهر ایست آن جماعه بشا به در آورده بفهم ناقص اقتباس شایسته کرده مخصوصه در  
 سلب تحریر و یک دقیقه الاقالیم موسوم گردانیده و اندرین کتاب اقتباس از هر کتابی که کرده مخفی کنه بیان عبارت درین اوراق ثبت  
 نموده و در وقت عبارت و شدت اغلاق الفاظ خود را نماند خسته بایشینان اهل سخن بستر و خوشتر از آن گفته اند که اکنون این کم بایه  
 تفوق یا برابری با ایشان جوید و دیگر میل خاطر بر آن داشت که از فارسی و روزه و تنوع چه از قدیم و جدید خوانندگان را معرفتی دست دهد  
 و از تفاوت و تبدل زبان در هر زبان و وقت نشوند و بدینند که در عالم کون و فضا و هر چیز انقلاب است ازینجا است کل من علیها فان  
 و یبقی و سر ربک ذوالجلال و الاکرام باجمده این پنجمه از عجایب و غرائب عالم و عالیشان می دهد چنانکه در نظر طالبان  
 باغی است و کشف که هر هنر و قلم چون گلهای رنگارنگ بطرزهای گوناگون و در نظر مطالعه کنندگان جلوه پیرا اما مقبول انگاشته شود  
 که قبولی نظر عالیشان گردد و اگر دانایان و سخن سنجان انگریز به وقت و محنت و کسالت و پیرانی چشمه نشین نظر فرمایند از سر نهضت در  
 هر زمانه و اوقات بحال مولف و اولاد و اتباعش باشد و مراعات ازینس خود و سرکار کمینی سلطان الوقت تا ابد آلا باد که دور  
 فلک بکام باد و پروازند عجب بودنی فی اقتدار حضرت و سبب اعطای است قمر و گرچه نیز از کمان می گذرود از کماند این پند اهل خرد  
 و این اول به نصیحت نفس سیر که در هندوستان بزبان فرس بیرون از الفاظ غلاق در بدو دولت انگریز شتمیه اکثر احوال آن کرده  
 پرشکوه آنچه از کتب بدست آورده و بهندی از مشهور و الا صفات کشتان جو ناتمان اسکا است اصفا نموده و بهر ایست این جماعه بشا به در آورده  
 درین پنجمه مردم ساخته و بعضی رفروشا به که در عین بهر و دولت کرده موصوف از عالم غیب بی قصد و خوشتر از معاملات شاه و فرقه  
 اظهار و ترقیم آن طولانی دارد و اصل و اصولش این فقره است صعود و من از جمله تیز و بدست نهضت اش سرشته بهر سحر در پس پرده  
 گوشها باشد که اکنون که عمر و فرصت اندومی رود مراعات ستم و الا صفات جو ناتمان اسکا است بحال مندرست و آن موجب  
 مزین که چند انکه به شام حالت تمثیل کوکان لاجرم او الحکما ربی الی آخره و قیست فبطر و فنی و نقش نبیه و درون دلها و است  
 اسماصل عنان قلم ابوابی مدعا معطوف ساختن ولی است پوشیده نماند که این کتاب هنوز مسوده نادرست بود که چند نقل از آن بحال  
 رفقت از آن جمله پیش صاحب والا کشتان جو ناتمان اسکا و کینیل بود که بفرنگ رسید و دیگر در جو پوز و مولوی درویش علی بهر از آن مقام  
 کتاب را بنظر نانی کم و کاست کرده به خط خویش مرقوم ساخت باشد التوفیق بهر انکه حکمای دقیقه شناس خود اقتباس اتفاق اند







بجمل منسوب است وعامه اهل این اقلیم اسوداللون باشند جد اول این اقلیم نزدیک خط استوائ است از جانبیکه روز و دوازده ساعت  
و نصفی باشد بفرساً و وسط این اقلیم آنجاست که روز در ازترین است سیزده ساعت است و حدود دوم آنجاست که ارتفاع قطب از  
درجه و نصفی بفرساً باشند و ابتدای این اقلیم از جانب مشرق شمال خبره یا قوت باشند بر جنوب بلاد چین و شمال سرانند و وسط دیار  
هند و سند کرده و بحر فارس را قطع کنند پس در وسط بلاد حبشه گذرد و آنجا رود نیل مصر را قطع کند و بر بلاد نوبیه و وسط بحر اتریش و یونان و جنوب  
بلاد برطانیه گذشته به بحر اوقیانوس منتهی شود و مساحت سطح این اقلیم ششصد و شصت و دو هزار و چهل و چهار فرسخ و نصفی است و در  
بقایای فرسنگ نامند و نمونید این مقدار تحقیق فرسنگ نموده چه یک فرسنگ شد میل بود یک میل عبارت از ثلث فرسنگ یعنی حصه  
سوم فرسنگ است و آن یک کرده باشد پس یک فرسنگ سه کرده بود و یک کرده بقولی تا چهار هزار گز شش مقرر کرده اند تا  
گفته بلیت ثلث فرسنگ است چار هزار و از قدم های شتر پیوار به و درین اقلیم سبب کوه رفیع و تنی نر بزرگ و هزار و صد و چهل  
شهر است و از ان جمله شروع از ولایت مین می نماید مین و ولایت نایت نر سبب و طراوت بعضی به مین پس اقلیت مین عامر بن شایخ  
بن فرستادن سام بن نوح علیه السلام منسوب گردانیده اند و برخی گویند که چون بر مین مکه معظمه واقع شده هر آئینه به مین اشتها  
پذیرفته بهر تقدیر قطر سه و طر فی مبارک است و اکثر ولایتش بخط استوا قریب واقع شده چون نوح عرم رحلت فرمود سام بن نوح  
آن ولایت را بنظر احتیاط در آورده حبت خود اختیار نمود و بعد از سام اولادش عمر باوران ولایت مواجی اقامت بر افراختند را قم  
حروف اخبار سام و اولادش را بتقریب در اقلیم سوم و ضمن اصل سام و بیت المقدس اقلیم آرد با جمله چون سلطنت مین به قحطان  
بن هود که پدر سلاطین مین است رسید او را حق سبحانه تعالی اولاد بسیار کرد است فرمود که یعرب و بنیهم از ان جمله بودند ذکر بلوک  
مین قحطان بن هود عرم از اخوان سام اول بلوک مین است و عامه قبائل مین از اولاد قحطان اند و ایشان را اعراب قحطانی  
گویند و او را از ان قحطان گفتندی که در سالهای قحط بسیار کردی و او را پسری بود یعرب نام او اول کسی است که یعرب  
سخن گفته و اعراب مین تمام از نسل قحطان اند چنانچه گذشت و کنیت یعرب ابو لیمیم است و یعرب را آنست که نامند و بر وایت مولف

صبح صادق پدید آمد و سبب آن سبب با و منسوب اند و او بیباوت آفتاب قیام می نمود لهذا  
 اورا عبد الشمس گفتندی و در تاریخ صبح صادق سطور است که سبب آن تخت عامر نام داشت و او را از بیماری حسن و جمال اعراب شهر  
 خوانند ندی یعنی روشنی آفتاب و چون رسم سبب در عرب پدید آورد بان لقب بلقب شد و سبب با و کسر و لغت سبب  
 گرفته شد و گویند که سبب در لغت خمر و خور است چون اول رسم شهراب خوردن در آن دیار او پدید آورد از آن سبب با و گفتندی  
 لقبی است پسر وشت بر یک از ایشان قبیل اند و گفته اند که او را سبب بود که ملان و مره و حمیر و شهر سبب که آنرا امارت گویند او بنا  
 نهاد و بقولی بنابر آب سبب از آثار او است و گفته اند که آنرا بلقبیست و او چهار صد و هشتاد و سال بر پست قوم پر دخت و بعد از او  
 پسر و ششین قائم مقام او شد و سه صد سال ملک راند و ملوک بنی نخم و غسانیان از او لا و او نیر و او اهل غسانیان و شام و بیت المقدس  
 و ذو که ملوک بنی نخم بنی ملوک ساسانیان گفته اند و بعد از فوت کملان برادرش بن سبب که نسبت تمامی قبایل بین تا نزدیک زمان  
 اسلام که بر بند حکومت شکن بودند و باومی بودند و با و صد سال سلطنت کرد و بعد از او پسرش ابو مالک غالب صد سال  
 و پس از او حیار بن غالب بن زید بن کملان یک صد و هشتاد سال حکومت کرد و بعد از او ملکیت بین قبایل رسید اما بر و  
 مولف هفت اعظم چون حمیر فوت کرد اختلاف در میان قبیل پدید آمد و یکی از ایشان در مدینه سبب و دیگر سبب در حضورت پادشاه  
 کرد و بدی ملک راند و اگر قبایل اول کسی که او را تیغ خوانند تیغ الکیم حارث را پس بود جمیع اولاد حمیر بر سلطنتش اتفاق  
 کردند و سبب جاری چهارده پشت بحیر بن سبب است چون سلطنت شست خود را تیغ لقب نام نهاد و او را پس بدان جهت می گفتند  
 که خطا بیماری کرد و او را معاصرت و جوهر بود و بعد از فوت او ابرهه بن ابحارث که پسر و او را شهرت پادشاه شد و لشکر به بلاد مغرب کشید  
 و در راه بنار ساخت تا هنگام مرگت راه گم نکرد و لاجرم مرد و او را بلقب شد و بعد از او پسرش افریخت بن ابرهه ملک راند  
 و شهر افریخت در مغرب اریه است و بعد از او برادرش ذوالا و غار الحمد بن ابرهه حکومت شست و او را از ان  
 ذوالا و غار گویند که وقتی لشکر بولایت سبب کشید و طائفه از ایشان را اسیر کرده بین آورد و امانی بین آن صورتی میب بود  
 و تبر سیدند و او را ذوالا و غار خوانند و غر و لغت ترش باشد و زعم فارسین کیکاوس بن کیکاو و بعد از او پسر رفت و دست  
 او سودا پیرانجوست و بعد از او در ستم بن زوال پسر رفت و او را انجات و او و ما و او را در شاهنامه فردوسی طوسی عبارت  
 از ان دیار است و بعد از او پدر او بن سبب افیل بن حارث را پس پادشاه شد و بعد از او دخترش و بقولی خواهرش بلقیس  
 بن بداه و سبب وری رسید و طائفه از بزرگان بن خواستند که دیگر را سلطنت برگزیند بلقیس را و اینها که خویش نبودند و او  
 بیخانه اش رفت بلقیس او را شهراب بسیار داد و چون مست شد کشت بلقیس بی فرات بر تخت نشست و او بلقیس از جانبان بود  
 خویشانش بیاند و تمینت گفتند و بهر او تختی مرصع ساختند و بلقیس را سلیمان علیه السلام دعوت فرمود و به نکاح خویش آورد  
 انقست که پیش از آمدن بلقیس خدمت سلیمان هفت بن برخیا و زریسلیمان بموجب فرمان انجناب تخت بلقیس را و مجلس تخت  
 یک ششم زدن از راه معید حاضر آورد و قصه اش در قرآن مجید است و بعد از بلقیس مادر او شد و جلیل بود و ولت  
 رسید و تیغ ثانی مخاطب گشت و از بیماری انجام او را مادر انعم گفتند و بعد از او ابو کرک که شعر بن شد یقین پادشاه  
 شد و او را معاصرت سبب بود و او با جود و موفوری شهرت یافت و از جود گذشت و او را انعم را ساخت و شهر سید را بکشد

و بسوخت و در برابر آن شهر می ساخت پس آن شهر هم قند شهر رفت و هم قند معروف است پوشیده نهانند که بعضی مورخین رفتن او  
 به قند در مصنفات خود ذکر کرده اند لیکن نگفته که در آن وقت از ملوک و فرس در ایران کرام بادشاه بود و لاجرم این روایت  
 ضعیف می نماید و در بعضی از روایات آمده که گشتاسپ او را بقتل رسانیده و در بعضی از کتب مسطور است چون سلمان سمرقند را  
 بگرفتند ستونی از آهن دیدند بجا بست ضخیم طول آن دویست گز و صد و سی گز زیر زمین و بنفاد گز ظاهر بود چون بان برسمیدند سمرقند را  
 گفتند چون تیغ میاید و این دیار بگرفت با و انبای فرس بسیار بودند چون این شهر را بدیدند گفتند اینجا مقام کشیم و از این شهر  
 بیرون نرویم و دیگر سلاح نبریم پس شیرهای خود را بگرفتند و این منار از آن ساختند و باین دیار اقامت گزیدند با یکدیگر بعد از  
 پیشش ابو مالک بادشاه شد و شکر بلاد شمال کشید و تا ظلمات رفت و اینجا مریض شده در گذشت مدت ملکش پنجاه  
 سال بود پس از و پیشش اقران درین جایش گشت و گویند که تیغ ثانی عبارت از اوست و او حاضر همین بود مدت  
 سلطنتش پنجاه و سه سال بود و بعد از و پیشش و وقتان سید بن مالک و الی شد و از تیغ او سطر خوانند و مردی قهار  
 بود چون نشست سه سال ملک را ندید میان پیشش حسان را بجا بست بروشته سید را بگشتند حسان بجا بست نشست و قاتل  
 پدر را بقتل رسانید و شکر به تمام کشید و بگرفت گویند که زنی از زرق چشم رزق نام خواهر ملک تمامه بود و نور بامره اش چند  
 بود که از سه روزه راه حس می کرد و چون حسان به منزل تمامه رسید او را گفتند رزق اسپاه را خواهد دید و او را از حال  
 آگاه خواهد داد و بدین ترتیب که شکر بان را امر کنی تا شلخ بزرگ برگ درخت قطع کنند و همچنان بپشت سپاه یا خود و از نزد حسان  
 بفرمود تا چنان کنند رزق را برادران گفتگو می کرد که سپاهی مانند درختان بجانب مانی آیند قوم با و نگرند بعد از سه روز حسان  
 رسید و و الی تمامه را با برادران بگرفت و بگشت و رزق را بدست آورده پرسید که چه کرده تا قوت با صره تو باین مرتبه رسیده گفت  
 هرگز نماند نخورده ام تا سه روز چشم نمکرده بخت ام حسان بفرمود تا چشمهایش بکار و بکا بدیدند و از خدقه بیرون آوردند و در کنار آیدیدند  
 که از سه روز سپاه شده بود با یکدیگر حسان بدست عمر بن ابی کرت بقتل رسید و بعد از و بدش مسمر بن ابی کرت سلطنت نشست  
 هشتاد سال بادشاهی نمود و بقولے در عهد اوسیل عزم شهر بسیار اخاب کرد و بدی که بقیس بر آب بسته بود بگشت و گفته اند  
 که آن واقعه در عهد ذوالاوغار اتفاق افتاده و بقولای شایسته بود قصه سید عزم در قرآن مجید است و خبر است که سینه و پنجه بر آن  
 قوم آمدند و آن محاذیل همه را کتیب کردند و ایشان از کاهنان شنیده بودند که بنده بسیار اوش خراب کند لاجرم به هر فرقه از آن  
 گریخته بودند چون زمان موجود رسید این دو تالی مشهای و شتی زیر بند ایشان پدید آورد و گویند که بگوشه گریختند و ایشان بدید  
 شوران کردند و نیم شب که مردم در خواب بودند بگشت و بسیاری از آن قوم بکشدند و خانههای ایشان بر آیدند و از تالی  
 س فرایند پس فرستاد و بر ایشان سید عزم یعنی سید صعب و گفته اند که عزم نام شهر است و بقولے نام وادی که آب از آنجا  
 می آید با یکدیگر آن سبا از مارت بیرون آمدند از ایشان تمیله عسان شام و فضا به یکجای حرات تجرین و اماره سیرت و خرم به با  
 دار و نهان خرم براق و شش و خرم به بدینه افتادند و قال شد قاتل صفرنا هم کل مفرق یعنی پرانده ساختیم همه ایشان را پرانده  
 ساختیم با یکدیگر چون عمرانی که ت در گذشت بن کلال بهتری رسید و او خفیه ندهب عیسی علیه السلام داشت و از بیم مخالفان  
 طا برهنه توانست که در زمان زمامش هفتاد و چهار سال بود و بعد از و تیغ الا صخر بن ابی کرت بر حسان بجا بست رسید و او



آخرین سیت که اورا تیغ گفتند و اول سیت که کعبه را جامه پوشانید و او معاویه را گور بود و در زمان سلطنت خود لشکر به تنخیر ممالک کشید و بدین طریقه محاصره کرد و آخر شنید که آن شهر سرای تجارت تنخیر شد از زمان خواب بود ترک محاصره کرد و عازم حربه شد و در اثنا می آن حال مرینس کردید و اطباء از معالجه عاجز آمدند یکی از بزرگان گفتش که آن غریب در گذرناشغایا تیغ توبه کرد و شفایافت و سیت جامه در کعبه پوشانید علیس بیاس دین موسوی گردید و روایت مولف تاریخ صیادق از آنکه بدین سیت شتافت چهار هزار تن از علما با او بودند و شامول بودی که از اکابر علما بود گفت با حین رسید که این موقع در هجرت تنخیر آخر الزمان است همان بهتر که آنجا آفتاب نما نیچ تابانند که یکی از اولاد ایشاد و صحبت آن حضرت مشرف گردید پس با چهار صدق از علما با هم با ندم تیغ نیز خواست که اقامت کنند لشکریان موافقت نکردند ناچار از آن غریت در گذشت و نامه رسول صلی الله علیه وسلم بقلم آورد و شکر شرح حال و اشتیاق شرف خدمت پس نامه را بشامول سپرد و پیرین رفت و آن مکتوب از شامول بفرزندش رسید تا آنکه به ابویاب انصاری رضی الله عنه که نسبت و یکم فرزند شامول است متعلق گشت ابویاب از رسول صلعم رسانید آن حضرت فرمود و جوابا بالانصالح با حمله چون تیغ بزر باز گشت ملت موسوی آشکارا کرد اما می بینت پست بود و مخالفت آغاز نمودند تیغ گفتند درین حدود غاری است هر که در آن زود آتشی بلیندیند اگر است گوی بود و او را مضرتی نشد و کذاب بسوزد بیا نید که آنجا روم پس با هم تبار فرستند آتشی ظاهر شد و بت پرستان را بسوخت تیغ را از سرری رسید و صد سال مملکت ماند و بعد از او خواهرزاده اش بن حبه و برادری مولف بهفت اسلم ربیع بن بصیر النخعی درین باو شاه شد و شبی خوابی دید که آن سبب بدایت گردید و بدین نبوت رسول صلعم وقوع خسرو شد ایمان آورد و بر وایت تاریخ صیادق خواب فرید بن کللال و نیمه چنانچه در او شش با بیسطیح کالدین دوسیق هر دو در عصر رسیده بودند و با اتفاق مورخان در عنضای سبط استخوان نبوده مگر کله و سه دوست و اصناف و بقولی او را روی در سینه بود و هرگاه در غضب رفتی پرباوشد نبشته و مطلق بر قیام قدرت نداشتی و او را مانند جامه پیچیده بجایش می بردند و سبط شش صد سال پیشت دوسیق سپه خال سبط بوده و با سبط در یک روز متولد شده و او بصورت یک نصف آدمی بود و در کتابت نیز مهارت موخر داشت با حمله بعد از عمر فرید بن کللال باو شاه شد و در ایام حکومت شبی خوابی مائل دید و فراموش کرد و چون بیدار شد حقیقت حال از کا هنان سوال کرد گفتند که خوابی که فراموش کرد و تو بیز نتوان گفت روزی چند گشت بشکار رفت و از لشکر جدا ماند و بدایمی کوبی رسیدند خانه دید که عجوزی از خانه بیرون آمد و او را فرود آورد و در پیر از پیر از پیرا سو و چون بیدار شد دختر بی خوب روی غفران نام بر بالین خود شسته دید و دختر او را دلاری کرد و طعام حاضر ساخت مرید و حسن و جمال دختر نیکو سیت عاشق شده بدختر گفت ملک شما کیست گفت فرید بن کللال که کا هنان را جمع آورد و تا خواب فراموش شده و تغییر کند نتوانست گفت مگر ترا در نیمه خواب و قونی هست گفت آری گفت از آن خواب باری بگو گفت بخواب دیدی که کرد باو با ستاق یک دیگر پید شده به افق رسید و در میان آن آتشی ظاهر می گشت و دو دیرون می آید پس جوی آب ظاهر شد و یک مرد را به پشامیدن آن دعوت می کرد و فرید گفت خواب چنین و بقی آن چیست گفت کرد باو با عبارت از ملوک است و دوشش موافقت در مخالفت ایشان و جوی آب شربت غش و او ندادی تنخیر است که مسووت شود و از اولاد نظر و هر که متا به تنش کند از عقوبات آخر و سه ربانی یا بد پس گفت آن ملک می خورای که مرانجاک در آوری و این ممکن نیست چه اگر چنان کنی که یک طاعت بقاوست با او نداشتی باشی بدین معنی تو بر خیزد همانا که یکی از جنیان را با او محبت بود مرید پیر رسید و از آن غریت در گذشت و بعد از او پش و لیسیم پس

و چون پس ابر به بن صبا سلطنت نشست و نسبت بر بلقب بن صبا الاصفی الحیری میرسد و بعد از او ابر به و پس از  
 حسان بن عمر حکومت کردند و بعد از او **وشیار** و الی شد شباهت و شیر گوشواره در گوش داشت بان بلقب شد  
 و او از اینای ملوک بود چون نسبت و هفت سال ملک را اندوخت که با و سوس به امری بیج قیام نماید و سوس اس اور از بنم کار در ملک  
 ساخت و **نوس** پست نام و از آل حمیر و از مال ملک بود اور از ان ذو نوس گفتندی که و گیسو در از داشت و آن پیوسته آویخته  
 بودی و نوس در لغت آویختن باشد و بعضی نام اور از غنیمت شد ذیل گفته اند هر گونه اوس خیل صحاب احمد و است  
 و اصحاب احمد و عبارت از تابان اوست قال الله تعالی قتل صحاب الاخذ و النازقه آن در قرآن مجید شرح است  
 مرا و قدر اهل ظلم بوده و در کشتن و سوزن عیسویان نهایت حرص و جهد بلیغ نمود و معاصر قباد پدر نوشیروان بود و تغییر مردم  
 که متابعت ملت عیسوی می نمود به نجاشی پادشاه بنده نوشت که ذو نوس را به تاصیل سازد و ذو نوس بگریخت و در راه در گذشت  
 و بعد از او **وحدان** نامی روزی چند حکومت نشست و بعد از او **باطا** نامی از تاجان نجاشی حکومت نشست و ابر به بن  
 صبا امیر الجوش بنده که او نیز از امرای نجاشی بوده بر و خروج کرد و او را بطر بقتل رسانید ابر به بن صبا حکومت نشست  
 و غنیمت مردم نربارت کینه بسیار دیده و صنعا کینه بنا نهاد از اقلیس نام کرد و خلق را نربارت آن دعوت نمود و از زیارت کعبه مانع  
 آمده این خبر مکر رسیده مردی نفیل نام از بنی کنانه و غضب شد و مصفا رفت و محافظان کینه را گفت نذر کرده ام که شب  
 تا روز آنجا عبارت کنیم مجاوران اورا بگذاشتند نقیل شب دیوار خانه را بکادرت به اند و چون صبح در بکشد و نبرون آمد  
 و راه حار پیش گرفت ابر به از آن گاه شده و غضب رفت و سوگند یاد کرد که کعبه را خراب سازد و آنگاه بنرم تخریب خانه کعبه  
 باشکر بسیار و فیلمان کوه پیکر روی بمر حرم نهاد و بیت الحرم رسید و با جماع خویش به زخم سنگ طیر را با بیل پلاک گشت  
 بروایت مولف صبح صادق درین سال ولادت با سعادت رسول صلی الله علیه و سلم اتفاق افتاد و بعد از او پیشش مکسوم  
 درین تخت نشست و یک سال ملک را اند و مادر و زن ذی یزن بوده بعد از او برادرش مسروق حکومت کرد و دوست  
 برادر مادر خود سیف بن ذی یزن گشت و بعد از او **سیف** بن ذی یزن حکومت نشست او از دودبان ملوک حمیر  
 پدر او ذی یزن از و از ثمان ملک یمن بوده یزن چراگاه را گویند او در بعضی بلاد یمن که در تصرف داشت امر کرده بود که مردم دو آب  
 خود را در چراگاه ننگه از نند تا پیوسته نبر و خرم باشد لاجرم او را ذی یزن خواندندی گویند که چون ابر به یمن ستولی شد زن ذی یزن  
 را که در حسن نظیر داشت از و بگرفت و بنخواست پیشش مکسوم و مسروق از و بوجود آمدند و ذی یزن قتل بقصر نزد و نا امید شده بنوشیروان  
 پیوست و در گذشت پیشش سعدی کرت معروف بیعت ذی یزن بن خدمت نوشیروان رفته التماس اعانت نمود تا مملکت موروث  
 را از بنیانیان شجاع نماید نوشیروان امر فرمود که از سپاهش هر یک که در زندان باشد همراه سازند سیف با آن جماع و گرد و هس  
 از بنی حمیر بنشینان ظفر یافت و در بلاد یمن حکومت نشست و بعد از هفت سال تنها در کارگاه بر دست جمعی از بنیان بقتل رسید و دولت  
 آن حمیر سپهری گشت و قتل شده در سال هفتم از عام نقیل اتفاق افتاد و بعد از او توانا بن نوشیروان حکومت بلاد یمن رسیدند از ان  
 جماع است با آن **ابن** بن ساسان نمی که بفرمان خسرو پرویز بن حکومت نمی رسید او یمن نبوت محمد صلی الله علیه و سلم ایمان آورد و بعد از او  
 و او به خواهر زاده مادر آن حکومت نشست و در سن و هجده سالگی بر سر و در گذشت بعد از او حکومت یمن بخلفا و ر شد بن و پس از ان

بنی اسیه و بعد از بنی امیه بآل عباس منتقل گشت و در عهد بنی عباس قرامطه خروج کرده بر بعضی ازان دیار استیلا یافتند و احوال  
 قرامطه در بلده هر چه که گشت گاه قرامطه بود مردم گمراه و در وایت مولف صبح صادق امام باوی سبجی که از اخلاص و ابراهیم طباطبائی که بیشتر  
 به امام حسن بن علی علیه السلام می پیوند و در سن دویست و چهل و پنج هجری در مدینه متولد شد و در دویست و هشتاد و هجری در مدینه متولد شد و در  
 با قرامطه محاربات نمود و غنایافت و منتقل گشت و اولادش بطناً بعد بن و در آنجا حکومت کردند و ازان طائفه است امام منصوب  
 که سید قباده شریعت که در حجاز بنام و خطه خوانده ناصر عباسی خلیفه بعد از جسد بر دو طوایف اعراب بین برافروخت تا او را بقتل رسانیدند  
 و بعد ازان طائفه از آل ایوب شمس الدوله پور شاه بن ایوب برادر صلاح الدین یوسف بن ایوب والی مصر عبد الباقی بنی است  
 بن مهدی را که از علما و زمان بود در بنی شمس خود را مهدی موعود بنیده خروجه کرده بر بسیاری از بلادین مستولی شده بود  
 در سن پانصد و شصت و نه هجری بقتل رسانید و ان بلاد بکشت و دود منتقل گشت و چند نفر ازان کرده حکومت بین قیام نمودند  
 هشتاد و شصت و شش هجری حکومت کردند و بعد ایشان آل رسول که اول طائفه ملک منصور نورالدین ابوالفتح  
 است منتقل گشت و در ششصد و سی و پنج هجری که کرده بین مر حبت نمود و خستد این طائفه ملک موبد حسین طایست  
 که در عهد خویش از استیلا ی عامر بن طاهر بن موصه قرشی عاقر آمد و یکم رفت و در گذشت و بعد از آل موصه ملک طاهر  
 بن عامر بن طاهر بن موصه قرشی بلو از سلطنت قیام نمود و در ششصد و هشتاد و هجری در گذشت و آخرین آن طائفه ملک طاهر  
 صلاح الدین عامر بن ابوالوهاب است که سلطان فاصوی غوری والی مصر خالف گشت و در دست شکر ان فاصو  
 بقتل رسید و شمس عامر والی عدن آن شهر مشهور است حسین بیگ و سلیمان بیگ امرای فاصوی آنچه ازین گرفته بودند بران  
 قناعت کردند عامر بعدن والی بود با آنکه در نصد و چهل و پنج هجری دست سلیمان باو شاه بفرمان سلطان سلیمان عثمانیه صاحب  
 روم که پشیمانیها درین روی آورده بود بقتل رسید و دولت سلاطین بین سپی گشت و مملکت بین نصیرت آن عثمان از ملوک روم در آن  
 و از مصافات بین یک است که سام بن نوح علیه السلام بهت بر آبادانی او گذاشت و در آنجا خرابه را بنه خوب می شود و دیگر محلی  
 بهت که در تمام بین شدت بدان لطافت نیست و فرخ ساد که وقوه خوردن از آخر اعات اوست و در محاذ واقع است و دیگر لغز  
 از بنیه صفت برخیا و زیر سلیمان روم و در جانش و خستیت که آنرا مار گویند و برش از افیون کیفیت می دهد و میوه سرد سیری در آنجا  
 نیک بلبل می آید و اینها ضغاست کجیب آب و هوای لطافت کوه و صحرای استثنی از جمیع شهرهاست چه قریب خط استوا واقع شده  
 و در سالی دورستان و دوستان و همچنین خریف و بهار بکسول می پیوند و در آنجا سالی و دو بار میوه می دهد و قهر بعد ان در صفت  
 و از بزرگان آن قصر اهنک ایوان ساخته اند که هر طرفی از ان نیزگی طاهر گشت و در سلمی و فرمخانه بوده که سقف آنرا یک گند  
 سنگ رخام پوشیده بودند و بر هر گوش صورت شیرینی ترتیب داده که چون باد در آنجا وزیدی ازان نشانهایی آواز شیرین  
 شدی و در عجائب ابلدان آمده که قصر بعد ان چندان ارتفاع داشته که در وقت طلوع و غروب آفتاب سایه آن ستریل می  
 و دو چهار فرسنگی صنایع صفوان نام مردی باغی داشته قریب دوازده میل که حاصل آنرا برده خد اشاری نمود و بعد از چند گاه  
 او را پسندی بهر سید که پدر از ان عطیه باز آورده بر آینه اش خط الهی بر آن قوم افتاد و بجز آن باغ را مقرر گردانید و آن گشت و در  
 عرض صد سال آفتاب داشته چنانچه در اطراف آن طیور را مجال طیران و در خوش را قدرت جولان نبوده و دیگر مصافات بین



سبب است که از امارت نیز نماند و از سبب آنکه روزی راه است و بانی شهر سبب است تخت بن میر بن سلطان بوده اما اکنون از آن آثار چیزی نمانده و شهر سبب است گاه بقیس بود و احوالش در ضمن ملوکین گذشت و بقول بنی بر سبب است از آن بقیس است و چون آل سبب است ببلای سنگ سیل مبتلا شد و طایفه با آن از آن سبب است متفرق شدند چنانچه مرقوم گشت و از آن از دست نام افتادند و برکنار آنکه از آن گشتند و فرو آمدند و پیوسته ایشان شهر یافتند و احوال ایشان در تعلیم موم در شهر بلاد شام مرقوم است صاحب عجائب البلد آن آورده که در سبب است بطافت آب و هوا ماکس شود و بار و عقرب و دیگر موم با هم نباشد و حضرت موم شهر سبب است مآثره گویند و از آنجا است که هر که از آن بیاید سخت گردد و در آن در آن سبب است سبب است آبادانی آن به محلی منتقل شد و تا آنجا که روزی راه است و بحر عدن همان قلم است که بحر همش نیز خوانند و از جمله عجایب است که طوئش چهار صد و شصت فرسخ است و عرضش دویست فرسخ و مرتبه مرتبه کمتر شود تا شصت فرسخ آید چون قلم بر ساحل دریا بطرف غربی واقع شده و هر آنکه بدین اسم موسوم گردد و بدو بیضی عمان را داخل بین نموده اند اگر چه گرم سیر است اما در بیض و لایا شمر سر ساخت شود و حیابرت بار دو اصل سموره اش برکنار در ریای فارس که بحر عمان و بحر بصره و بحر هندش نیز خوانند واقع است و مردم را درین دریا سناغ بید باشد و سقائن ازین بحر بلاست بر آید و اضطر اش از دیگر بحر کمتر بود اما اگر دابی دارد که چون کشتی در آن موضع افتد و دیگر خلاصی ممکن نباشد طول این دریا صده و شصت و عرضش را هشتاد فرسخ گرفته اند و در میان دریای عمان و سلمه پانصد فرسخ زمین خشک افتاده آنرا حذیره العرب خوانند و عرب بسیار آنجا ساکن اند و بحیر بلده است مضافات بین میان عمان و عدن در آن ناحیه سنان بسیار است و آن جانور است مانند شصت بدن انسان در طول یکدست و یک پاس و یک چشم دارد و دست او بر سینه بود و زبان تازی حکم کند و او صید کرده می خوردند از شصت نقل است که گفت غلام من از صحرا سه بحر سنانی زنده یا آورد چون مرا که است گفت سجد که ما را از یاد درس بنیام گفتیم که او را بگذار غلام گفت که بکلام او فریفته مشوقبول نگردم او را نگردم آن یک پانزده پیش من چون باد بیرون رفت و که قراسطه و بحر چین و استیلا داشتند و آن طایفه اند از سمیل و ایشان را عراقیان باطنه و فرو کته و حر سانیان بطنه و ملاحه نامند و ملاحه الموت و دیگر کرده اند که در خیمه چستان احوال ایشان بیاید یعنی گفته اند که ملاحه الموت از ایشان بودند با بجه قراسطه گویند قوله تعالی باب باطنه فی الزمره و ظاهر من قبله العذاب و این آیه را دلیل خود سازند گویند که هر طایفه را باطنه است و هر تنزلی را تا ویله و قرآن بمتنفسه را می خویش تا ویلات گفتند و کلام خود را بکلام فلاسف مخلوط سازند و دیگر از منقولات آن کرده است که خدا انجاء است و نه عالم و نه قدرت و نه عاجز و نه زنده است و نه مرده و نه همچنین جمیع صفات را سلب کند و گویند عیسی پس یوسف نجا بود و آنکه مرده را زنده می کرد و تعمیر باین منتهی کنند که دلهای مردم را علم می آموخت و گویند نماز چهار رشت از طاعت مولی و امام و زکات آنکه آنچه از امتیاع تو زیاده آید بفقر رسانی و نیز عبارات آن خمس است و از اشرار آنکه خلق را به طاعت مقتدا می خود خوانی و روزی آنکه غاشور با شنی دیگر نگا بدشتن پس او روزی و شب نبود مگر یک روز و روز دیگر روز هر گان و حج و عبادت از قصد بسوی او و محرمات جماعتی اند که ایشان را دشمن باید داشت و دیگر محرمات را حلال دانند مگر شراب حرام بود نماز آنقوم نه بر وجه نماز مسلمانان بود و قبله نه موجب قبله مسلمانان و دیگر ازین قبیل بود گویند هر کجا در قرأت فرعون دمان است مراد از او بکر و عمر است و حبست

تلاوت سوادیه و عمر عاص باشند و در وجه تسمیه ایشان بقدر مصلحت احوال مختلف است را هم حروف بر یک رویت از تاریخ صحیح صادق اتفاق  
می نماید محمد بن اسماعیل بن امام جعفر صادق غم را غلامی بود مبارک نام خط مفرط نیک نوشتی لاجرم او را فرستادند و گفتند ای عبد الله بن  
یا مبارک دوست بود چون ما را درون رشید خلیفه عباسی اسماعیل را بگمان آنکه سر خنجر دارد پس نمود عبد الله مبارک گفت خواه بود  
من بود و سه از خود ایمی گفت مبارک از آن سوال کرد و عبد الله سخن چندی از زبان ائمه مخلصه بکلام اهل طبائع و فلسفه با او گفت و بگو  
شد و جمعی با او بوستند و ایشان را مبارکی و قرطبی خواندند و از آن طائفه است ابو القولاس بن بزم قرطبی که در سن دوم صد  
و هفتاد و هشت هجری خروج کرد و در بعضی از بحرین متولی شد و در ملکات فساد می کرد و بعد از او پیش از ابو سعید حسن جانشین شد  
و لشکر معتضد عباسی را از نهریت و دیر اندک و یار بحرین قناعت کرد و نقل است که چون ابو سعید حسن رئیس لشکر معتضد عباسی را اسیر  
کرد و او را گفت بشیر طریقتی است که از طرف من خلیفه را بگو که مردی ام در میانان نشسته اگر چه سپاه خود را بر زم می فرستد  
ظفر نیایی چه بنی ثبات خود کرده ام و لشکر تو بیت پیش رفت دارد و در باغ و بوستان گذرانند اگر لشکر اندک فرستی از دست من جان  
نیزند اگر سپاه فرستی بدینا بهار و هم گام فرصت ششون آرم و عاقر گردانم عباس گوید چون این سخن معتضد گفتیم بغیر غصب  
کرد پس از آن نام ابو سعید نبرد اناز کرد و پیرین حمد ویه قرطبی است از دعوات قرامطه بود و بعد و کوفه می نشست حج از بنی کلب را  
که باین کوفه و دمشق اقامت داشتند و بفرست و سپه خود ابو القاسم کبی را بر ریاست آن طائفه فرستاد و کبی بر ریاست آن قوم رسید  
و دعوی نبوت کرد و سنگ پللی غلام معتضد را نهریت داد و بقتل رسانید قرامطه متوجه شام شدند و با سپاه طنج که از قتل اخلا و ملوک  
طولیه و الی مصر ایالت و شق و شت رزم کردند و غالب آمدند و دمشق را محاصره کرده سپاه مصر در رسید و رزمی صعب نمود و ابو القاسم  
یکمینی بقتل رسید قرامطه متوجه حصن شد و حسین بن زکریا بهیو بصاحب شاه را بر ریاست برداشتند و چون او خالی بزرگ بود و داشت  
او را از آن صاحب شاه می گفتند با یکدیگر صاحب شاه می حصن محاصره کرده قهر اقرار بکشود و خود را امیر المومنین خواند و گفتی عباس  
خلیفه الله و علی بن علی را بدفع او فرستاد صاحب شاه به دمشق رفت و از انالی آنجا خراج گرفت و بکجا و بعلبک شتافت  
و قتل عام کرد و بکلیه شد و به امان بگرفت و ابتداء ای قتل از هایستان نمود و ساکنان آنجا را به کشت و زنان را  
بر اصحاب خود بسیار ساخت بسیار بودی که بجاه مرد و بایک زن حج آمدند و علی بن علی خود را و رسید ان او ندید بکتفی ابو الاعز  
بعد او فرستاد ابو الاعز سجد و جلب رسید مطوق بفرمان صاحب شاه را روی با و نهاد و رزمی صعب کرد و طفر یافت ابو الاعز  
بقتل جلب پناه برد صاحب شاه به حلب را محاصره نمود سپاه از مصر در رسید و صاحب شاه را بقتل رسانید بر او صاحب شاه  
در حد و ذرات خروج کرد و داعی بهین فرستاد تا بر بعضی ملکات بین مستولی شد و زکریا و یکمین از آن خلیفه خود ابو عالم را بفرست نهاد  
پیشش بنی کلب فرستاد ایشان زکریا را و الی اشد گفتندی و بجهه کردند و الی ابو عالم متوجه دمشق شد و شام و آنجا زنهار  
و بر لشکر خلیفه نهاد و تاخت قافله حاج را غارت کرد و با لاف زو کرد و به بر دست سپاه بکتفی زخمی و آید شده بود ابو سعید حسین که باندر ملکات  
بحرین بقناعت می گذرانید و ذکرش معتضد عباسی در خلافت خویش شایع بحرین معتضد ابو سعید بحرین بگذاشت و در اطراف ممالک به  
فا و پرداخت با لاف زبانیان قصد سوار روی به بند ادها و معتضد ابن ابی اسلم را با سی هزار سرب او فرستاد و الی اسلم و دشمن را خوا  
داشت و پیش از رزم معتضد نوشت که ابو سعید را بنده کرده متعاقب بدر گاه می فرستد و با شت که هر چند لشکر تو از سپاه او زیاده است

لاجرم از ایشان داخل بهشتش الی شلاح القضا فی بیان نکرد در رسولی نزد ابوسعید فرستاد و به اطاعت خواند سعید گفت یا امیر بانیو پسند  
نبرد و دست گفت سی هزار گفت و الله که سه فرستند پس یکی از لشکریان خود را گفت هر خود را برید و دیگر را بفرمود خود را  
و آب غرق کن و دیگر را گفت که خود را از بلندی نریز انگلیش بپاشان بفرموده عمل کردند ابوسعید گفت مرا که چنین لشکر بفرستد از  
سیاری خشم نداشتند شیعه پس بر این شلاح بن چون بر دو طرف یافت و او را برگرفت و با مسکان در یک زنجیر کشید مقتدر آگاه شد و از  
نرسیدن ابوسعید از دجله برگرفت تا عبور نتواند کرد و ابوسعید بجزیر شتافت در تمام جزیر مستوی شد و در سه صد و یک هجری غرم  
کرد و به جزیر بازگشت بعد از آن سال از دست غلامی تقبل رسید پیش ابوطاهر سلیمان بجای انوشیروان و آن به جزیر  
مگر بر سپاه خلیفه عباسی نفر یافت و در سه صد و یازده هجری در شب تاریک به بصره رخت و مسجد جامع را بسوخت و هیچ کس را نکشت  
و در سه صد و سی و هجری در موسم حج بکه رفت هر که یافت کشت یکسان سلاح بر خود راست کردند ابوطاهر گفت مانع آدم جمع  
از اختلاف سپاه و تنگ کشیدند ابوطاهر گفت من ایشان را مانع آدم کشم سلاح از خود دور کنند چنان کردند پس از هر دو جانب بودند  
یا کردند و به اطراف پر خستند ابوطاهر خود را آگاه و در غم فکند و به قتل عام فرمان داد و فرستاد بسیار سی از مجاوران و مسافران  
را بکشتند و در خانه را به کشتند و حجره الا سود را قطع کردند و چاه زخم را از کشتگان انباشتند و گفتند خدای شهاب آسمان شود و خانه بر زمین  
گذارد لاجپا از آزارت کنیم پس جاده از خانه باز کردند پاره پاره آتش بخارت کردند و بسجیل استنار گفتند من و خله گان استنا  
چون در خانه نماند شدند چرا از تنهای ما امان یافتند و بنیاد مرسل - اما منرا گفتند که کس مردم در دنیا مردم را تباہ کردند و بنیاد  
و طبیب و شتر بانی یعنی موسی و عیسی و محمد صلی الله علیه و سلم پس ابوطاهر سیزده روز در که ماند بفرمود و با حجر الا سود را از شتر بار  
کردند و بالا به سقا آوردند و گری بر آن زدند تا پاره پاره از آن شکست و حجر مدتی در میان فراموش ماند و در سه صد و سی و هجری  
ابوطاهر بر کوفه استیلا یافت و درین اوقات اکثر سپاه خلیفه را شکست تا آنکه در صد و سی و دو هجری در ابله فوت کرد و بعد از او  
ابو القاسم شکاری دالی مصر را محاصره کرد چون غزاسیمیل از افرنجه بمصر آمد حسن بن شام بازگشت معز سپاه برفع او مستعد  
و حسن نفر یافت و بر بعضی از بلاد شام مستوی شد و در سه صد و شصت و شش هجری در گذشت و بعد از او از قرطبه پائندی بر ناست  
و در بعضی از تواریخ منسوط است که در چهار صد و سیزده هجری جمعی از قرطبه بیکه شدند یکی از آن مسجد احرام رفت و حجر الا سود را کشت کرد  
و سواران دیگر بر در مسجد بیتاده محافظت با خودی کردند پس بیرون آمدند و او را شد و با هم امان رفت و کس ندانست که ایشان  
از کجا آمده بودند و کجا رفتند از هم جدا و درین مابین صنعا و حضرموت بوده آورده اند که شد ادب بن عابد را در شد بدید فوت  
او در و بار شام سلطنت نشست و بنو یغبر علیه اسلام را که معاصرا بود گفت که اگر تو ایمان آرم بفرمای آن چه باشد بود و فرمودت  
و اوصاف آن خبر ده شد او گفت که من چنان بستی بنو خوشی بازم آگاه رسول نزد خواهر زاده خود ضحاک ماران بایران فرستاد  
و با او بادشاهان جهان نامه نوشت فردوسیم و جو ابر طلب داشت و موضع شام اختیار کرد و باخی بنیاد نهاد و صد کس از  
مستعدان خود جهت آن امر تعیین فرمود و هر یک را از کس تا ب ساخت و ایشان را در اموال خود تصرف داد که نه و جو ابر و عطسه  
انچه سیامان پذیرد و بکار بند گوید حاجت آن نمرود زده در دوازده فرخ بود و درون آن سی صد قصر ساخته بودند که خاک خشک  
و زعفران بود و در بیرون سر منظر را از نیم و طلا جهت لشکریان ساخته بودند از تقاع و دیوارش سیصد و بی بود و بعد از آن صد سال

آن عمارت تمام کردند و در تورخ مسطور است که شده و در تمامشای آن نصیب نشد و از نتایج زمین کی عقیق است و از روی اخبار  
 انگشت تری عقیق جهت قضای حاجت امان از بلیات و مین و مین بیا رنگیت و عقیق سرخ فلفل است بلا و البرج و ولایت  
 وسیع رنگ و رنگبار سرش گویند شامی آن همه ملکات بمن و جوشش بیا با آنها با سکون و شرفش ولایت بودند و در پیش ملک  
 حبشه است و مردم آن دیار بر گنگین نباشند چنانچه شیخ ابوسعید ابوالخیر می فرماید پیش بی غم دل گشت تا بر آن عالم دست  
 بنم دل رنگیان شورید و دست و دیکه سبب تفریح آن جماعه را از طور که کب سوسلی یافته اند که آن شهر بر ایشان طلوع کند  
 و تمامی رنگیان از برنجین کوشش بن کنان بن هلم بن نوح عزم جو آورده اند آن جماعت را اسبابا الالبش خوانند چه هرگاه بر دشمن  
 خود ظفر یا بند کوشش را بخورند چنان اگر از باد شاه خود بر خیزد او را بکشند و بخورند چون طلا در آن دیار بسیار است و زیور و طل خود را  
 زمان آنجا از این سازند و گویند هر که این با خود دارد و در شیطان بروی دست نیابد و شجاعتش فزون شود و گاو آن دیار با سب  
 تازی در کارزار بر بار کسی خند و خندای اهل رنگ پیشه از گوشت فیل در رافه باشد و گویند در آن ولایت درختی که اوراق آنرا  
 هرگاه در آب اندازند و فیلان از آن آب بیا شامند چنان است و بهوش شوند که سهولیت آنها را صید کنند و دیگر از احوال  
 رنگیان آنچه از کتاب رنگیان دشمن دنیا می نویسد چون است بعد از بیان هفت قلم رقص و طک بیان خواهد گشت چنانچه رقص  
 از جزایر و ریاضی رنگبار مردم کمتر بدانجا رسد و ساکنان این جزیره را هر سال از گوشتی آفست عظیم یک چه هفت و شصت و نضات  
 ایشان از شدت حرارت آن کوب می سوزد و آن جماعت مترب آن می باشند که چون طویر آن کوب بچل رسد که ضرر دهد از آنجا  
 ملت کنند چون کوب از آنجا در کند بولن خود باز آیند چنانچه هر سه کلبه را بر نیز از جزایر رنگبار است و شهرتی تمام دارد هر که  
 از روندگان بدین جزایر رسد خلاصی او ممکن نیست پوشیده نماند که جزایر جمع جزیره است از گویند که اطراف او آب باشد و بدو  
 گذار بر آب رفتن بد آنجا میسر نشود و بند آنکه بر ساحل دریا آبادی داشته باشد حبشه مولف هفت تسلیم حبشه میسر است  
 حروف گوید که حبش نیز ملک کلان وسیع می دارد و آن از کتب فرنگ و بخش سوم افریقه و زمین دنیا می نویسد قوم است با کلبه  
 مملکت حبش غربی بلا درین افتاده احوال بلوک حبشه را از تاریخ صح صاوق می نویسد چه لقب سلاطین حبش شاهی است و ایشان  
 قبل از ظهور اسلام استقلال عظیم داشتند و برخی از امرا ایشان برین استیلا یافته چنانچه گشت و از سلاطین حبش است بنحاشی که عام  
 محمد صلی الله علیه وسلم بوده و بنجاب ایمانی آورده و از بنیان دوست که الملک حبشی علی الکنفره ولایتی علی الظلم و زبان سلطنت او مجس  
 از صحابه رسول صلوات الله علیه چنانی کرده بود و کافران که عمر غاص ابابدر ایا بدرگاه او فرستادند تا صاحب را بدیشان سپارد چنانی گفت  
 که با ندهد کرده ام که شوق کتافم بر ایامی روسای که باز گردانید و صاحب محمد را خواند و دعوت آنجناب را از ایشان شنید و  
 از دین عیسای عزم بدین محمد صلوات الله علیه میل نموده ایمان آورد و طلا و لؤلؤ بر کنیا بر خیزل واقع است طویرش امدت است شبان روز قطع کنند  
 و شهر قلعه دار ملک بلا و دیو است و بر شرفی نیل واقع شد متوطنان آن شهر نصاری می باشند و ایشان با حائض جماع بکنند بقول طبیبان  
 هر کس که با زن حائض جماع کند برض ازقه البول و فرشته متباد شود با بچه خورش ایشان اکثر جو بود و کعب شتر بسیار بکار بر بند و زرافه  
 در آن ملک بسیار بود و ملکیت یوسف شغل است بر بلا و سودان که از آنجا طلا از یک روید و جوشش در غایت گرمی باشد چنانچه امالی  
 آنجا در زیر زمین بسیار بر بند چون شب شود بیرون آمده زرافه بدست آورند متاع ایشان همان است و لباس ایشان پوست حیوانات

بود بخت بسیار در آن دیار رسند و بعد از رسیدن در آن نواحی طبل زنند و آتش خود را در موضعی جدا بجهت بازگردند مردم آنجا با آواز  
طبل بر آمدن بخار و قوت یافته شب بیدارند و در برابر هر ستاره در وجهیست آن طبل بزنند و صبح باز رگدان در آنجا رفته  
اگر رضی نشوند بضاغت را از طلا دور تر کنند و باز گردند و دیگر شب باز آن مردم بیایند و پاره طلا بر آن میفرایند تا وقتی که بخار رفته  
نشوند و نوبه از جمله پسران جام بن لوح غم بوده این ولایت بنام او شهرست و بقولی جام در ملک اینها نظام داشته الا از فرزند  
او هیچ کس بزم نبوت رسیده و جام را نه لیس بودند و برین موجب بهند و سحر پنج نوبه کنعان گوش فیض بر پیش هر یک بنام خوش فیه  
بنامها و حسن ملکیت مشتمل بر آب های خوشگوار و آثار طلا و آثار از اقلیم اول تا سوم ولایت چنین است و بعضی با اقلیم چهارم  
نیز گفته اند و اکثری از مؤرخین چنین را از معانی غایت خطای می دانند و خطای در اقلیم ششم است و ولایت چنین از نیمه چین بن فیه  
بن لوح غم است و او بدقت طبع و حدت ذهن موصوف بود صورت رنگی و نقاشی و بافتن جامه ملون و ابریشم از کرم پله بر آورد و کفش  
مصنوعات که تا اکنون در میان مردم چین متعارف است او اختراع نمود و چین را از زندگی بود با چین تمام با چین در زبان حیات  
پدر شهر بنامها و با چین نام گذشت و رسم پر زدن بر کلاه و ستار از زمانه و مشک از نافه او پدید آورده چین را نیکیا کس  
و با چین انیسر نامند و سکانش بعبادت او نشان اشتغال می دارند و بناخ و مجوسی در میان بسیار بودند و اکثر صنعتها را از یک  
نمونه شمارند خصوص تصویر که در میان ایشان نوعی از عبادت است و اهل چین مردم ریح سکون را کور می دهند الا مردم روم را که  
می گویند که یک چشم دارند و نیز مشهور است که وقتی گردنی از چوب ساخته بودند که به حرکت محرک هر قدر که می خواستند حرکت می کرده و  
در وقت استیادان به اشاره مانع بازمی استیاده و با پادشاه چین بقول مولف هفت اقلیم از قوم ملوک منحل است را رقم صد و ف  
تحقیق این منته در اقلیم ششم و ضمن احوال چین مرقوم ساخته و ساکنان چین اگر چه کسب صورت تصافات دارند اما پیشتر گناه است  
و بزرگ سر باشند و دارالملکشان از خود فرزند و بلکه بزرگ در میان عثمان و عدنان است آن دیگر است و گذشت کینان چو باستان ملکات  
سے فرمود که اکنون دارالملک چین کی مکن نام دارد و رودی عظیم میان شهر جویان دارد و میان آن ریاریکی نظافت و از آنی است  
که راه آن اینست که در کوچه های آن ملک بهم می رسد و آن سنگ را آتش کرده در حوض آبی می کنند و برهنند و بگذرانند اما آنچه فضل و در  
باشد در تنه حوض نشینند و صاف آنرا گرفته در حوض دیگر برهنند و چنان مکرر این عمل کنند تا هر چه صاف تر بماند آنرا در کوب کار باوش  
غسل کنند و ظرف نفخوری و ماهی تخته بصورت شوند و باقی را بسیار مردمان گذارند و در عجایب اهل آن مسطور است که در یکی از قریه چین  
غیر است که در سالی یک مرتبه اهل آن قریه حج شده پس در آن غدیر اندازند و بر اطراف غدیر استاده پس را از بر آمدن مانع  
آیند و مادام که آب باشد باران آید چون بقدر کفایت باریده شود پس را بر آورده بکشند و گوشتش را بر قلعه کوچی که نزدیک  
غدیر است گذارند تا طعم طعم و خوش گردد و نیز در حد و چین پنجم است که چون مرغ آب از آن بیاشاند اگر حاشی رسیده باشد  
فی الحال بمیرد و الا در فوری یک شود و همچنین در یکی از مضای خاشس تپیا نیست که سنگ سفید آن شهر گشت و سنگ اعلام آن  
ساکن و از بزرگان آن بوی سبوس بوی آرد بیرون آید و بجز چین را بحر خضر نیز گویند و طول آن پانصد فرسخ و عرضش دویست  
و نه فرسخ و پنج فرسخ گفته اند و در آن بحر جزایر باشند و در اکثر آن جزایر سعادن زرد و یا قوت و دیگر جزایر باشند و از آن جمله جزیره الدراج  
است که طولش هزار فرسخ است پادشاه این جزیره خراج نام دارد و از خراج آنجا پسران شش هزار سن طلا حاصل می شود و درین





که این شریعت بدی که بر ما نازل گردید و اولی الهی است و آن را بشنود که بعد از تبلیغ رسالت ما مورد اقبال و جواد بکاران بخلات  
 نبی است که در آن شریعت و گفته اند که خاص شریعت آدم و تعلیم اسما که نامهای همه چیز را و آموختن چنانچه در قرآن مجید است و مسلم  
 آدم را اسما و کلاما و مخصوص کشت نوح و معنی آب با و اختصاص نبت جمیع هر دو را بر آدم و خاص شد موسی و معنی نازل یعنی فرود  
 آوردن آن و عیسی و معنی بر تبار و معنی صلح جمیع هر دو یعنی بتنزیل و تبار و معنی اولی الهی که اولی الهی است و معنی نازل یعنی فرود  
 پنج تن اند نوح و ابراهیم و موسی و عیسی و بقولی آدم و معنی اولی الهی که اولی الهی است و معنی نازل یعنی فرود  
 چهار اند موسی صاحب تورات که در احکام شریعت باشد و اود صاحب زیور و روزبور احکام شریعت نباشد بجز محمد و تناسل  
 حق تعالی و افتخار با و سبحانه چیزی دیگر نباشد و عیسی صاحب انجیل که در احکام شریعت است و محمد صاحب قرآن شریف است بر  
 احکام شریعت و نسخ کننده شرائع ما قبل است بر آدم و شریف و دیگر انبیاء صاحبان نازل شده اند نه کتاب و خاتم از اولی الهی  
 انصاف شد و آن کی از شریف و آن محمد است و ذکر هر یک انبیاء و بسبیل ختمیای خویش نباید **اخبار آدم**  
 علیه السلام که کیفیت آنجا که ابوالمجد و نقیض خلیفه شد است و او را آدم از آن گویند که از آدم خاک مخلوق شده بود  
 آورده اند که چون حق تعالی آدم را بیاورد و بیا بخت او را نامهای مخلوقات همه از علویات و سفلیات رعبه ازان عرض کرده است  
 آن اسمیات را بر فرشتگان نوشت خبر و بیدم اینها می استنبات اینها ملائکه عاجز گشتند و نتوانستند پس حق تعالی با دم گفت خبر  
 ملائکه را اینها می استنبات آدم ملائکه را خبر داد ملائکه بقول آدم اعتراف کردند و از حق تعالی ایشان را بسجود آدم امر فرمود پس ملائکه آدم را  
 سجود کردند ملائکه پس از کبر سجده نکرد و بدینست ابدی که گرفتار کشت حق تعالی آدم را بهشت جای داد و آن بقولی نیست اما کس  
 بود و بدایتی برستانی بود و بر کوه جبریه یا قوت از فاعش چند آنکه صعود بر آن ممکن نیست با جملة آدم و بدینست عبادت مائل شد  
 حق تعالی خوب بر وسط نمود و در آن حالت از استخوان پهلوی چپ او حوا را بیا فرید چنانچه ازان خبر شد است و او را ازان حوا  
 خوانند که از چرخه حی مخلوق شده بود چون آدم بیدار شد او را بید و گفت تو کیستی گفت عضوی از اعضای تو ام آدم سجده کرد  
 و با امر آسمی میان ایشان مناکحت منعقد شد در خصوص حکم و شرح آن که از حب الله آله آبادیست بنظر سجده که نکاح بمنفی  
 جمیع استثنای و فیض محرمی است با جمیع حق تعالی خطبه ایشان خواند و آدم را از خوردن گندم نهی کرد و گفت این گندمست مرزا و بدینست  
 ترا که حوا پس از فرمان مهربان پس و سوسه کرد بسوی آدم شیطان و او را بخوردن گندم ترغیب نمود و حوا نیز با خواشانی پنهان  
 در آن باب مباهله نمود اول خود بخورد و آدم را نیز خورسید هر گاه بخوردند گندم پس عاصی گشتند و با امر آسمی از علوم مرتبه بدینست  
 مرتبه آنها از زمین هبوط کردند و از حوا و آدم بر کوه سرازید که متصل خبریه یا قوت است نازل کرد و رستم حروف گوید آن وقت  
 هزار و نهصد و پنجاه و سه سال از دور و دایر جگ که نبودان و دایر جگ گویند باقی بود که آدم هبوط کرد و آن هنگام بقول منو و  
 بر روی زمین مخصوص در لک هفتاد و پنج و دایر جگ که نبودان و دایر جگ گویند که بعد از آن که در هزار سال از دور و دایر جگ  
 مانده بود هزار سال کسی به بادشاهی نرسید و بعد از آن چهرین و پنج و دایر جگ که نبودان و دایر جگ گویند که بعد از آن که در هزار سال از دور و دایر جگ  
 سالهای آشوب بعد قوت را چنان شده باشد و حوا را هر چهار که داد است جگ و ترتباً و دایر جگ که نبودان و دایر جگ گویند که بعد از آن که در هزار سال از دور و دایر جگ  
 اقلیم سوم مع بندگی از هبوط آدم و کیفیت آفرینش جان بن الجان و در حال تعلیم که بود حوا را با هم تقابل نموده اند دیگر از اقوال

بهبوط و اوقات راجه بان و آنکه پیش از ورود و ابرجک سلطنت کرده اند در تخت شاه جهان آباد یعنی اندر بیت و وسیله  
 مرقوم است با جمله آدم و نوح و ابراهیم و اسماعیل و یوسف و موسی و هارون و داود و سلیمان و عیسی و مریم و عیسی  
 و غیر خود آینه و نیز ابراهیم و نوح و ابراهیم و اسماعیل و یوسف و موسی و هارون و داود و سلیمان و عیسی و مریم و عیسی  
 و طلب حواسی گشت و جو این از جده بتکاش او آمده بود آنجا ملاقاتی اتفاق افتاد یک دیگر را شناختند او مراد را در این خوشتر  
 ساخت و بر این پد حضرت نمود و سالها خبر آدم و حوا در جهان از ایشان نبود آدم تا سه صد سال بنا بر عصی که از وجود آمده بود بگریست  
 و حوا اول مرتبه یک محل یک پسر و یک دختر توأم نبود و نام من قابل نهاد در محل دوم به نایل مع یک دختر به نایل بن شد و دیگر فرزندان  
 همچنین نیز متولد شدند آدم بموجب شریعت خویش توأم قابیل را به نایل و توأم نایل را به یاقابل نامزد فرمود و چون قابیل با نایل شد  
 بر حسب و مناکت خویش با پدر مخالفت کرد گفت تو هم من بمن رسد و نایل گشت و آن قصه در قاصد و تواریخ مبرین است و با  
 توأم خویش به بین معدن رفت و اقامت گزید و احوال او و اولادش بعد وفات آدم گفته اند ایل تواریخ متفق اند که بعد فوت یاقابل  
 پس از سه صد و پنجاه سال که از عمر توأم متفق شد شصت علیه السلام متولد شد و گفته بخاطر رسم که شصت و دو مورخان گفته اند که نور  
 محمد صلی الله علیه و سلم از صلاب پدران پاک و ارحام اجماع پاک انتقال کرده با صلب عبد الله و از دهر جم آمده رسید و موی این  
 قول سیر ماسعین است که معارج الغیبت نامند پس قابیل و دیگر فرزندان علیه السلام از ذکر و اناش مثل مادر و چون که دختر آدم بود  
 و بنیاد فسق و فجور و فحش اول در دنیا از او ظهور آمده در سه صد سال ایام عصیت متولد شدند و بعد از سه صد سال که توبه آدم بحضرت  
 که با قبول افتاد و او پاک از انجاس عصیت گردید و پنجاه سال دیگر بر آن بگذشت و بدل حال ابدان معاصیه آدم و حوا یکی شده  
 شصت متولد شد و آدم شصت و دو و پنجاه سال دیگر پستی چنانچه بنیاد تمام عمر آدم و حوا به شصت و دو و پنجاه سال در دور و ابرجک  
 سپید شوند بنیاد سال گفته اند پس متحقق شد که آدم علیه السلام در دور و ابرجک بر زمین آمد و بعد بنیاد سال زندگانی و چهل هزار نفر از اولاد حوا  
 خوشین دیده وفات کرد چنانچه ادریس علیه السلام در وقت وفات آدم صد ساله بود و با جمله فرزندان سال آدم شصت و دو و پنجاه سال  
 و یقوی است و یک پسر و یک دختر بودند و حوا بعد از یک سال آدم فوت کرد و از سخنان آدم است که بطریق وصیت و نصیحت بنیاد  
 عزم فرمود که بگفته زن کار نکند و بی شورت و اندیشه باشد هیچ کار نشود اگر زن در اکل انجام گندم اندیشه می و با هنگام خوردن آن از طعم  
 بصلحت سعیدی به اخراج از نیت متلاشمتی و دیگر در کار یک نیت متروک باشد آنرا کنی که در خوردن گندم دل من مضطرب بود و کر قابیل  
 و اولادش قابیل پسر بزرگ آدم عزم و اول مولود است از بنی آدم که بر روی زمین اند و سیر بلا و دیگر مرید است که قابیل بعد از شصت برادر  
 خود نایل از نیم قصاص حاجت خویش از آدم بگریخت و بر زمین بن رفت و مقیم گشت و بنی نوحی را پس بنیاد استیانتال خود و  
 اولادش تنجایا شد و توش کده بنانها و دتو مال بن قابیل شراب از انگور و تیل و عسل و دیگر میوه ها ساخت و آن بنیاد با جمعه  
 آدم عزم بعد از شصت عزم بدعت اولاد قابیل مامور گشتند و مجزه مانمودند قبول نداشتند و چنان که در سه و ضلالت امر اگر کردند و بعد  
 از آدم رسم کجای از میان برداشتند و بنیاد فسق و فجور افتادند و ادریس عزم بدعت ایشان مامور گشت و قرار کرد و سیر بر دو گرفت و چون  
 از ادریس عزم عزم با آسمان کرد و دتی بر آن بگذشت و درین سلام مندرس گشت و بهر روی زمین از کفار پر گردید و در آن زمان اولاد  
 آدم و نایل بودند یک بطن در عمارت و کافهای رفیع استقامت می داشتند و آنها اولاد قابیل و غیره بودند و بطن دیگر در کوهها ساکن

می بردند ایشان از اولاد شیش عزم بودند چه آدم عزم شیش و فرزند ان او وصیت کرده بود که با اولاد قابیل جنگلاط و مناکت و فرزند سیل  
نگذند بعد شیش عزم سکن خویش داد و داد خود را در کوهستان اختیار کرده بود و این رسم تا عهد ادریس عزم بماند و بعد از او خطلال و ران او  
یافت تفصیلاً شش آنکه مردمان اولاد شیش بنایت صاحب جمال و زنان ایشان نیکوکل و اولاد قابیل برعکس آن خلق می شدند  
و روزی ادریس بر اولاد قابیل آمد و ساختن و نوختن بر بط و بعضی فرامیز رخت ایشان نشناختند و بنوختند هجوم خلایق جهت استماع  
آن آواز می شد آن جمله درسی یک عید مقرر کردند و در آن عید مردم هزاران اولاد قابیل از اطراف و جنوب جمع می آمدند اتفاقاً در  
یک عید همود مردی از ساکنان آن بود از اولاد شیش و هم بد آن مجلس رسید و زنان خوب صورت و نازنین دید که در کوه خویش مثل  
آن ندیده بود از اینجا بکوه حرکت نمود و خبر بقوم خویش گفت و عید دیگر جماعه کثیر از اولاد شیش را از تنهونی کرد و بدان جمع آورد زنان  
قابیل چون مردان صاحب جمال دیدند بعد دل و جان شیفته حسن آنها شدند و کام دل از ایشان گرفتند و بسیار بر اثر رفتن باغ آمدند  
چه ایشان را و در دام خود خود را و در دام ایشان انداختند پس بچنین در عید هر سال مردان اولاد شیش آنجا می رفتند و برنا و خوش قیام  
می نمودند و دیدام و دانه رفت و حال زنان آنجا گرفتار گشته به اینجا اقامت کردند و خلق کثیر از ایشان بوجود آمدند شش پرستی بر تلپه شش  
رسید تا آنکه نوح عزم بدعت مامور شد و پذیرفتند آنهمه و آنانکه از اولاد قابیل و دیگر فرزندان آدم در آن وقت بودند منع کرده  
جنسیان و دیوان و غیره که بر روی زمین بودند بر طبق دعای نوح عزم که حضرت کبریا تجا بگشته که قال رب الا تدر علی الارض  
من الکافرین دیار اوطوفان باب اندر غرق شد اخبار شیش علیه السلام ولی عهد آدم بودند و در آن سال  
عمر داشته از جمله آن شش صد و نود و پنج سال با آدم عزم سپری کرده و تنید از فوت آدم عزم و در شش بقصد سال زندگانی کرد و او را  
زن اجنه و بقوی حوری بودند یعنی لفظ شیش بر بانی نبوت اشد است و حکماء او را و بار اول گویند و او را پس بانی عالم باشد اول  
کسیکه بدرس برداشت او بود از شش باین نام خوانند و گفته اند که اعیاناً و نمون عبارت از دست و از تخنان اوست که بهترین نوع گیاه  
مندرستی است و بزرگترین شاو بها بلند می است و دوست غلص از برادر یک تمنا در میراث تو کند و فرمود که نسبت باوشاه با  
عبت چون نسبت نفس است با بدن چنانچه نفس یک دم از تمه بدن غافل نیست چنانچه باوشاه را باید که یک لحظه از احوال  
رعایا غافل نباشد و گفت عمل کسی را دیند که یک کارم اخلاق موصوف بود و در انواع شش آمد و محن صبور و بحسن تدبیر معمور باشد  
اخبار او را و ادریس علیه السلام بقوی اولی الغرم دوم است چه مامور به قتالی و جهاد بود و در وقت وفات آدم عزم بقوی  
صد سال عمر داشت و نام آن جناب غیر ضوح است اعراب خوانند از آنکه پیوسته درس گفتی و تسلط بالهنمه نیز گویند از آن که نبوت  
و حکمت و حکومت بچند رشته یونانیان او را و با ثنالت و هرس اله را می خوانند و هرس معرب ارس است و ارس یونانی عطارد  
باشد ابو لغز گفته که هر سه بسیار اند و فاضل ترین ایشان تیکس بودند اول کسی است که پیش از طوفان بود او را هرس اله را  
خوانند و اعراب ادریس گویند او اول کسی است که از عالم بالا سخن گفته و از حرکات کواکب خبر داده و قوم خود را از طوفان نوح آگاه ساخته  
و هر مان بنیاد نهاد و قبله شش رو جنوب بر خط نصف النهار بود و او در بدایت حال نر و اوری و ثانی اعما و نمودن مصری تمدن  
کردی به ضمیمه مشرستی و هرس دوم بابلی است و بعد از طوفان تمیز بابل کرد و دو طلب فلسفه و دانش طلبان علم و ما هر بود و  
هرس سوم مصر است او اکثر پیغمبران را دگر دانید و در کیمیا تصانیف کرد و هفنیوس اول که بعضی او را وضع علم طب و

از شاگردان اوست با جمله قنده عروج اور پس غم بر آسمان در قرآن مجید و تفاسیر مبرهن است و از کلمات نایاب او پس غم  
 است که جو افروزی هنگام تهیستی و حضور در وقت قدرت است و علم هنگام غنیمت بود و فرمود هر که تفسیری کند باز آمدن از آن  
 شفیق پس است فرمود که مسکن و وطن سازد جایی که در اجابا سلطان صاحب شوکت و قاضی عادل و حبیب صادق و بازار  
 معمور و آب روان نباشد تحقیق که ضائع کرده است نفس خود را و اولاد خود و مال خود را و اصول فقر تقوی و بهر از تو اگر کسی با  
 گناه فرمود مردمان و صفت اندر جویده که بنی یا بنده و یا بنده که کتفانی کنند و گفت که تفسیر نگذشت که بداند که نفسش را  
 آنجناب را پس سبزد که جو نیست گفت آنکه بخشی آنچه داری نفس خود را از سوال باز داری و فرمود اگر کسی غلو مرتد خویش را  
 باید که قواضی بسیار نماید هر که خواهد که دولت چچ شود اشیار کند و گفت مرد است که بکثرت مال قدری بکمال خود را ندهد و گفت  
 گستاخی با ملوک است از جان مستمن است و یا و عیش بر خود بستن و علم را فروختن و دین خود را انبران آوردن و باد و ستان  
 استحقاق و زربدن نهال مروت را از رخ بر کندن است و گفت که عاقل نیست که اندوه عیش بر خوشحالی نیرساند و همیشه  
 طالب حاکم باشد و در عیبی که عام است خرج نماید

**چهار نوح علیه السلام** نوح بن ملک بن شالخ بن نوح بن ارم بن یثربی اولی افرم  
 اول دلقوی الوافرم دوم است لقبش آدم ثانی و بنی اشد و شیخ الانبیاء نامش شکرده سال گذشت و بیست و هجده ایجاب از کثرت  
 و الاول هو الاصح و قال بعض العلماء لما خرج نوح عرم من آتیه اناه شیطان فقال یا نوح ان کس علی حق اریه ان قصه قال  
 و ما هو فقال امک دعوت علی تو پاک بهلاکم و کسلم دفعه الی الهار لوکان بهلاکم من کما بهلاکم من الهار ضمین و لا اجل و ما بهلاکم  
 ان تصیرک شیئا ما فاقنا فقال نصیحتک لابی آدم قال لا فادعی الله تعالی الی نوح ان اسع فی حقه فقال شیطان یا کس عرم  
 فانه اخرج اباک آدم من الجنة و اباک ان کبر لک و جعلنی ملعونا و عجرة للعالمین و اباک ان کس فانه جعل فی ابل سحر کل الاشیاء و کما سحر  
 و اباک و جعلته فانه جعلت بالدرعوة علی تو پاک و نصیرت لعل تو پاک بنحوسن النار بدعوات نوح و کس کثیر فله سحر  
 نوحا و کان سحر و سحره این عربی چنین است و گفتند بعضی علماء و قتی که بر آمد نوح از کشتی آید شیطان نزد او گفت شیطان ای نوح  
 بدستی که تر است بر من حق اراده می دارم انیکه رو بینی او سازم و او گشت نوح چه چیز است آن پس گفت شیطان بدستی که  
 تو کردی دعا بر قوم خود بهلاکی آنها و فرستادی آنها را بسوی دوزخ و اگر انیکه کردی یعنی اگر نمی کردی هر آینه می شدی  
 تو از جمله جهاد کنندگان و ریاضت کنندگان و برای ادای حق نصیحت می کنی بر این چیزی را که نفع نباشد بر کسی گفت نوح مثل نصیحت تو سر  
 پدرم را که آدم است گفت شیطان پس چه فرستاد و الله تعالی بسوی نوح انیکه نشو و نصیحت او را پس گفت شیطان و در از خود یعنی بر این  
 کن از دوزخ بدستی که بر من چرون کرد آدم از بهشت و بر این کن از بزرگ و بهشت خود پس بدستی که نگه مرا ملعون گردانید که عبرت شد  
 مرا و الی این و در بر این کن از جسد پس بدستی که حسد گردانید قابل را سر حمله و شیطان زیار کاران بر این کن از شتابی پس بدستی که نوشتابی کردی  
 بدعای بدکردن بر قوم خود و اگر صبر کردی شاید که قوم تو نجات می یافتند از دوزخ بسبب دعای تو پس بدستی که بسیار  
 پس نام او نوح شد و بود پیش انین نام او نوح بود که بعد از نوح او پس از نوح تعالی نوح ۴ در چهار و شتاب و سالگی بر اولاد  
 قابیل و قاسقان اخفا و شیب و غیره میسر و تلمیذ و در سیر لامعین و در صدوی نویسد که تولد نوح بعد از ذوات آدم بعد است



سال بوده این روایت مخالف قولی است که می آید با بحکله بر دشت سیر ملا معین در صد و پنجاه سالگی مبعوث شد و نصد و پنجاه سال و طوت کرد و بعد از طوفان شش صد سال نریست چنانچه عمر شش هزار و نصد و پنجاه سال بوده و نیز از پانصد و نصد و پنجاه سال اول نریست که مشب به دعای او بپاک شد گویند که نوح ۷۰ سالهای در از قوم را دعوت کرد قلیلی از ایشان ایمان آوردند و اکثر آن حضرت را بحر و جنون نسبت کردند چنان در ضلالت کفر بماندند آخر الامر آنجناب بر ایشان دعای بدر کرد و چنانچه اول قابیل گذشت انقضیه چون نوح ۷۰ سال از ایمان قوم بایکوس شد پس از مدت تعلیم چنانچه کشتی ساخت و بایستاد نفر از امتایمان که شام تمام نوبت پسر آنجناب پسر ازواج خویش در آن جماعه محسوب بودند و دیگر طایفه نالتابوت آدم و همنان جانوران از خویش طیور حقیقت جست و انواع جویت ماکو که بعضی از درختان میوه و از مثل انگور که شاخ آنرا عرضش کند بستماد حجب از کوفه بکشتی نشست و در ضلال این احوال سجد سیاره در حرکت منازعت کرده در یک درخت یکد قیقه بمن هر طایفه که بر کبی است جمع آمدند پس از همدو و دو بطالع دلو در فوران آمد نوح و طایفه اول کشتی را حجت سکونت آدمیان و طایفه دوم آن را به طیور و سوم بیای و چهارم به قمر و پنجم به شکر و نوح و پسر بزرگش کنعان که در آن تمام شد کنند از خویش کشتی اتساع نمود نوح با پسر گفت که ای پسر یاد گشتی امروز روزی که کسی را بر روی زمین از غرق نجات نمیت کنعان بسیاری کافران پناه بکوه برد آب اندک کوه در گذشت کنعان و مورسب بادشاه کافران و توح نام آن بادشاه را ادشش بوده با تمامی کافران غرق گشتند آدرده اند که شبانه روز آب از غنون و انهار می جوشید و بار آنها سب بزرگ قطره می بارید چنانچه همه روی زمین در یاشد و آب سبز بند برین کوه با چهل گز در گذشت با انیمه از آبهای طبع در گذشت و از گروه کافران غیر از عیج کسی از غرق گشتی پناه نیافت این بنا بر آن بود که حق تعالی بر کسی صلح نکند چنانچه با وجود کفر و کشتی معادنت نوح ۷۰ نموده بود و لاجرم از طوفان نجات یافت گویند که عیج در حالت که سنگی ماهی از دریا بگرفت و بحرات آفتاب بریان کردی و بخور ریه با بحکله کشتی از کوفه در حرکت آمد و بحکله که در آب غرق بود رسید بهت بار که در حرم بگردید پس از آن با قطار آفاق شتافت و نشت که اصحاب کشتی نوح ۷۰ را گفتند که چگونه مطمئن توانی است که تیر ماه است نوح دعا کرد تا این و تعالی تب بر و سدا کرد و دهان مشغول گشت و آن اول تبی بود که نازل شد و از آن است که شش همیشه مجروح است و حکایت پید شدن گربه بر انشیر و خوک از قبیل بدعاده نوح و بوجود آمدن موش از خوک بخیل طیس و دیگر حالات و تواریخ مبرهن است و بسیاری حکایات ازین نوع در نسخه معجزات الانبیا که تالیف فرستم است مرقوم است با بحکله کشتی در سیر بود تا آنکه دهم ماه محرم بر کوه قرار گرفت و باران تسکین فیت و زمین آنها رفید و برون گرفت و نوح ۷۰ کشتی بیرون آمد و در پناه کوه بودی قریب بنامند و چون همراهیان شش بشتاد و تن بودند آن بشوق التماس اشتها ریافت و بعد از اندک زمانی بامیان ایشان پدید آمد بجز نوح و فرزندش سام و حام و یافت او از و ارج این سه کس باند اسلامیان گویند که زمان اقامت نوح و کشتی شش ماه بود چنانچه گذشت و کپتان جو ماتمان اسکات بار اقمه گفت که در قرابت نوشده است که در طوفان نوح چهل شبانه روز آب از آسمان می بارید و از زمین مثل قواریه بپوشید و بعد از چهل روز مطلع صاف شد و آب ببارت بر زمین تا مسعود و مقاد و وقت روز بماند با بحکله نوح ۷۰ ربع مسکون و اوریا نه فرزند آن خود قسمت کرد حام بن نوح را و یار مغرب در پنج دیوه و بندرستان و سند سودان می رسید منقول است که چون نوح با کشتی شست فرمان الکی را رسید که در آن کشتی با منکو خورشید مجاست کند جام بان اقدام نمود و دیگر روز نشت و تیر و کشت و پسر نوح با تمام

برجود اندر روایتی دیگر در آن آب نیز گفته اند با حمله جام بفرمان پیر سیلا و مغرب که با جواله بود رفت و اقامت گزید اندر و قالی اورا  
پس کرست نمودند و سهند و پنج و بونه و گنجان و کوس و قنبر و بر و جیش بر یکی شهری بنامند و آن بنام او منسوب است و در میان  
ایشان نیز ده غمت پدید آمد و احوال هر یک بجای خوشی مخصوص در قلم دوم و سوم اندر ملکوت رفیع و ملک کلب بیان گردید و سیم  
بن نوح بجای خوشی مخصوص در قلم سوم اندر بلاد شام که یافت نوح و قلم ششم و هفتم ملک کلب بیان گردید و سیم  
نوح و معرفت سیم آدم و اولاد او شمس تا سام بن نوح و تولد شدن تیسران و عمر پیران و ششم عمر آدم و اولاد  
شیش و ویران و گشت و ایام و عیون و نزول صحافت و متون آن شریفیت و انتران و حشرات قوم  
عزت و مدفن آن حضرت که در آن روز که در وقت رسیدن طوفان شمس بن نوح به نود و هشت سال مسیه بود و بعد از طوفان سیم  
نجا سال دیگر زیست برین تقدیر شمس چهار صد و چهل و هشت سال بود و بقول مولف تاریخ صبیح صادق شش سال شده  
در گذشت و بقوله ادریس علیه السلام هنگام وفات آدم صد ساله بود گویند که نشت ادریس از حکومت از فوت آدم بوده  
نوح پس از فوت آدم بعد از صد و هشت سال متولد شد و بدانکه در آن کتب و قاری معتبره حیان فرمود که ادریس در وقت  
وفات آدم دو صد و هشت ساله بود و نوح بعد از او صد و هشت و شش سال از فوت آدم و پس از آن سال از فوت نشت متولد شد  
و بقول بعضی نوح صد سال عمر داشت که نشت در فوت کرد و محسوس این خطا قایل طوفان نیستند و اتم حروف گویند که هندوان  
منکر طوفان اند و در کتب ایشان خبر طوفان نیست بعضی گویند که طوفان در زمین شام بود این و این ضعیف است پوشیده نمائند که در شام  
حروف را در هنگام تالیف این نسخه کتابی استان بیت آمد چون دو چهار ورق از ازل آن رفته بود نام آن کتاب معلوم نشد اما در  
روزمره شمس فارسی قدیم و از شاهنامه بزرگ و سپهر متبع محمد ابن ابراهیم بر او روی شمشاد و از نامه برام گور و از نامه ساسانیان و سیم  
و عیسی الهوی و ششم و قاسم صهنانی و باوشانان فارس و اگر و آورده فرحان و پیر موبدان و ادریس بن فیه التمان غیره روایت  
می کنند و اکثر از محمد بن جبریل طبری نقل می کنند و در و اعتراض می گیرند و شمس حروف عالمی که از آن کتاب می نویسد به الفاظ آنکه در  
تاریخی وید و قوم می سازد و در شمس را از کتاب فزاری کتبان جو نامتوان اسکا ترجمه کرده و در آن دو هزار و صد و چهل  
هشت پیش از پیدایش عیسی طوفان نوح شد با حمله دریا بر نوح و دیده که حیایان و دیوان و پریان و زمان پیشین ظاهر آشکارا  
بودند و چون آدم نبی آدم ظهور کردند با ایشان جهلاد و شتند و جنگ و شستی میان خود می کردند و نیز سوامی آن کتاب در نسخه شمس  
و دیده که نبی آدم بنی آدم بنی از نوح می گرفتند و تواند و متابع سال می شد و قوی برین دلیل بر این نسخه نیست که ما در طبقه ضعیف بود  
با حمله آن جهلاد با نوح نوح پیش از طوفان بوده است و بعد از طوفان از نظر مردم غائب و پوشیده شد و عیسی نبی آدم بر طایفه حیایان  
ظاهر است چنانچه در آن تاریخ و تواریخ کتب معلوم است که بر آدم یا ادریس صحافت منزه که شمس نیز حین و غیره بود چنانچه سابقا گفته بودیم  
و متفق تر اند بر آنکه شمس بر طایفه حین و شمس سابقا گفته و اینها کیومرث و غیره او پیشینک بن سناک و طمورت و بونیز بن پیشینک  
و جبریل از سلاطین پیشین و ادا و دیوانه از اینده خوشی تقبل رسانیدند و بافتون و شمس نهید کردند و بجار می شد بداند شمس ترش  
و تغییر قلاع و مهارت و غیره می داشتند تا آنکه ستموده آمدند و بگریختند و یا آنکه همه در طوفان غرق شدند با فضل اگر  
از ایشان مانده اند و دست بر او افتد طوفان که از نبی آدم مشا بهر نموده و بر عیسی عظیم در دل راه یافته و در غار و کوه خزیده و پنهان شده

انبياء عند الله بنحاطه قسم سميده چه كار باهي جنبيان لوط بقوت جسم ظاهر است و افعال بني آدم كه صاحب دل اند و تقوت هردو  
ظاهري و باطني است از قوه بفعول مي آمد و ديگر آنكه گروه اولي كار بايست بخود گروه فخر و مباهات كنند و سن اخباره ايسات  
حق تعالي گفت با موسي بر از بهر كار از اهلبيس رفری جوی باز به دید چون اهلبيس موسی بر راه بگشت از اهلبيس موسی بر خواه به  
گفت از من یاد و دار این یک سخن ۱۰ سن مگوناگون نگردی همچو من به و از خوبی آدم از فرزندانی دهنده و خود را در میان نه میند  
چونان اگر عضو نول و از ندها صاحب دل نه اند و از احوال مطلق بخیر اند مکنه غریب چون کالبد خاکی آدم تسویه یافت روزی  
شیطان با گروه خویش بدینش آمد و از راه دهن بکالبد آدم درآمد و نام جسم اسیر کرد و بیرون آمد گفت این پنج نیست و از سر تا پا به  
خود است زود بکمالی شکم بتلا شود اما بطرف سیم چپ آن چیزی آویخته و آن در می نه ارد که اندر آن توان رفت هر چند سعی کردم رفتن در آن  
میسرت پس حقیقت آن معلوم نگشت با بجهله تا که گشتن در روت و اسیر کردن و کار با می خست و شدید فرمودن آن از بنی آدم برگزیده جنیان  
و وزیران جاری بود در میان مردم سیدی بزرگ و چون دست برد و طوفان که بفرزندانی از نوح علیه السلام و قورع یافته مشا هره گردید و علما و  
برین حاکم رسد حلقه نمود که اهلبيس بود عاخر و متفکر که اورا پناه از طوفان بجزر کشتی نوح نبوده بپوس از سر رفت از غایت دهن و  
خوف نهان شدند و نقل است که اهلبيس در آسمان زمین بنیاهی از طوفان بجزر کشتی نوح ندید پای خرب گرفت و سهر و دست خویش در کشتی  
گذاشته گوشش می کرد که بکشتی رود و پیش ناگاه نوح به چشم خطاب و عتاب کرد که انجیسه در پناه کشتی یا اگر بشد همراه تو شیطان  
اهلبیس پای خرب گزندشت تا خرب کشتی درآمد و بگوشتیست نوح با اهلبيس گفت که اسی عهد و الله از کجا آمدی اهلبيس در جواب گفت که نه تو گفتی ای  
بیا اگر بشد همراه تو شیطان و دیگر سوال جواب با نوح در توارخ نبرهن است و این مختصر محل آن نباشد و آنکه گویند شیاطین از عروج  
آسمان در عهد محمد صلی الله علیه و سلم منع شدند پس سخن در نسبت که وقت طوفان شیاطین از عروج و صعود بر آسمان گرفته که از غرق یا  
خونی نیستند شاید آن وقت حق تعالی قوت عروج و صعود از ایشان زایل کرده باشد چه طلب غرق آنها بود و یا آنکه میر از شیاطین  
غرق گشتند و ابرار صلیا بدر انقوم عروج بر آسمان کرده از طوفان نجات یافته باشند سخن سخن می آید و آن به موافق فن سیر است  
با بجهله و تنبیه اهلبيس ایناه و کشتی باشد و دیگری از آن فرقه چگونگی از طوفان جان سلامت برده باقی مانده باشد مگر آنکه اهلبيس را بر عقل نبی آدم  
بعد طوفان اولاده اتفاقا دیده شده باشند ایشان موجب وصیت نصیحت پدر خویش از چشم نبی آدم نهان گشتند منقول است که چون  
اهلبیس مرد و ملعون گشت با مریز و تعالی در آن راست او ذکر و در راجع او فرج پدید آمده او با خود میامست می کند و از آن شیاطین  
بوجود می آیند و از ندها و بیدار شدن و لیسان صاحب طهارت و صلوات آمده چه آنرا که طهارت و صلوات میل کند و بگویند و دیگر اتقان  
داد صاحب صحر است که مردم را در صحرا و بیابانها سر کرده راه بر ایشان غلط نماید و مره در مورد ایشان صاحب آزار را اند و فرزند او  
صائب مصاب است که مردم را بگیرد و در بدن لباس با تم پوشاندن دلالت کند و بیض که پوشش انبیا و اولیاست با طور که  
صاحب ریاست و دهنیم که چون مرد بخانه درآمد بر نام خدای تعالی بر ویاد و باشد و او را اغوا کند و مغلوبش که دروغ پدید آورد  
از رسول صلعم و سیت چنین هر چند نوع از صنفی درین ولا برند و قسمی بصورت مار و عقرب باشند و برخی بصورت آدمیان در ایشان برابر  
و مقربین بسیار این طائفه از آن قوم نزد آنجناب آمدند و ایمان آوردند و از ایشان بود با سبن امیس بن اهلبيس نزد رسول صلعم  
آمد و گفت یا رسول الله در آن ایام که قایل و بائیل اگشتن خرد سال بودم و هنگام نوح بر دست او سلمان شدم و

حدیقه الافاق

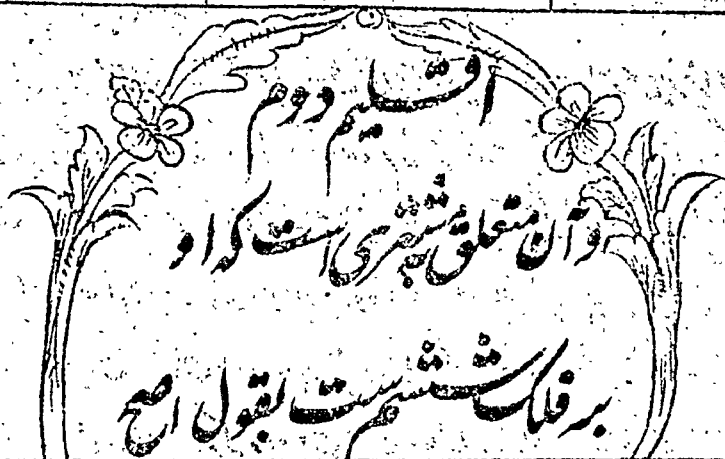
و مدتی با او بسر بردم و بعد از او دیدم و با او ایمان آوردم و ابراهیم را دیدم چون برادرش انداختند با او نمودم و پیش از او باقی  
رسیدم و با یوسف نمودم چون بچاه افتاد پیش از او بقصر جاهد رسیدم و موسی علیه السلام را دیدم و عیسی را دیدم و مرگش محمد سلام  
سن بگوئی رسالت نبوی رسانیدم و بتو ایمان آوردم رسولی گفت علیه و علیا سلام چه حاجت داری گفت موسی و عیسی مرا نوریت  
و انجیل بیا مویختند و خواهم که مرا قرآن بیا موزی رسولی صلعم او را قرآن بیا مویخت صوفیه گویند که در زبان عنصر نارقوت شیطانست و  
نفس اماره شارت بدوست او تاج عقل نگرود و با همه اگر شخصی صاحب قدرت و عمل باشد سلیمان علیه السلام پیدا نشود که گروه  
جینیان و دیوان بفرمانش کمر بندند القصه آفرینش ملائکه جینیان بن اجمان و امثال آن در اعتبار ای تسلیم سوم مرقوم است فلیرج  
زکریا که ششده او و کیومرث که از آدم تا طوفان نوح سلطنت قیام داشتند و آنانکه در طوفان غرق شدند و بقیه پیشدادی که عدل  
و داد و در جهان ریشان پدید آمدند و در اول آن خاکف که کیومرث است و نزد جمهور پورخان او سپاسم بن نوح است که بعد از  
طوفان بکومت نشست و پیش از آنکه سلطنت رسید و جو و غل و در عالم شلک بود و عتلا می زمان گفتند عالم صغیر بدین انسان است جلا  
وفساد آن حیث و قسم مزاج نیست نظام عالم گیر را که عبارت از دنیا است تیر باید که کسی باز نگذارد تا بحسن اتمام ادیان بهر  
آید و علوم و جور سطوحش گردد پس فرخ چهار کیومرث افتاد و مدتی که کیومرث شد در جهان گشت ای پادشاهین بکوه اندرون نشست  
جای خود در تاریخ گوید که در احوال او و آیات بسیار است از قولی محوس گوید که کیومرث عبارت از آدم است و نیز در آن  
تاریخ است که پس از آدم سیبش بود و خلیفه پدر پس ابوس بن شیش پسر قلندر بن ابوس کیومرث نام قلیان بود و نخستین پادشاه  
اندر جهان او بود و نیز از سر متفق گوید که چون فان یعنی کیومرث بیادش اینست سپاه گرد و بود و بجز جینیان شد و ملامت بن حسان  
نام سناک بود و هوشنگ پسر یاس بود و باز از تاریخ علماء اسلام می نویسد که کیومرث یکی بود از فرزندان آدم عرم حاتم نام  
او مردی نیکو روی و نیکو خوی بود کیومرث را کیومرث نیز خوانند و چون شیش برادر او را برادر ازادگان ناسازگاری افتاد  
با فرزندان خویش بکوه و بادند و رفت و اینجا اولادش بسیار شدند و دیوان در آن حدود داد و داشتند همه را از اینجا بیرون کردند و  
شهر ساخت و سلاح او چون فی و فلانی بوده و نام خدا بران نوشته باز از قولی دانایان مجسم گوید که کیومرث از فرزندان املاک  
فلان بوده و در شاخ خوانده می نشست او اندر کوه بود و بعضی می گویند که در عهد طلبان که خلیفه ابوس بن شیش بنو کیومرث او را  
گفت که تو خلیفه پدر هستی برین کرده خلیفه باش و ما را بپادشاهی شناس حاصل کلام آنکه از روی آن تاریخ معلوم می شود که کیومرث  
بپاسم بن نوح عیسی و پیش طوفان نوح ۷۰۰ سال پادشاه بر روی زمین بود و هفت صد سال تربیت و سی سال سلطنت کرد  
و موسی پیش از شیم پوشیدن او پدید آورد و از او پس جامه و وقتن آموخته و شهرن بخ از بنیاد دوست پوشیده ماند که طالع از  
موسس که ایشان را کیومرث نیز خوانند گویند آدم عبارت از کیومرث است و ایشان دو اصل ثابت می کنند و نور خلقت و از آن یزدان دهر  
تعبیر نمایند و یزدان را قدیم دهر من از مخلوق شتاند و گویند که یزدان را خود گفت که اگر مرا شناخت بودی چگونه بودی  
ازین فکر تاریکی خاست آنرا دهر من خوانند از آن بر نور نیز بر دهن خشنود که در دعای گشت فرشتگان در میان عصا که فرادادند که گفت  
تر از سال عالم سفلی اهرمن را شد اهرمن طالع را که در عالم سفلی بود و هلاک کرد پس از آن کیومرث پدید آمد و لشکرهای اهرمن ملاک  
ند عالم سفلی نیز نور را شد و قیامت عبارت از آنست و معنی کیومرث بسریانی زنده گو یا باشد و بعد از کیومرث هوشنگ

بن سائب بن کبیر مرث بادشاہ شد **پوشش** در اصل پوشش تنگ است یعنی صاحب پوشش اودانی اود را  
پیش داد گویند اود بر دین ادریس بود و بسیار چیر با او پیدا آورد و چون تختی از چوب بریدن و خانه را در دوازده گردن و در و سیم از  
کان بر آوردن و در خشک کردن و در بستن پوشیدن و در سبب نشستن و زین بر نهادن و در سبب نشستن تا با سبب آمد و خط پوشش  
و بوز و غیره جانوران فیکاری بر گذردن و تعلیم فکار اکتفا کردن و سگان را به می فطرت رسد باز پوشتن و بر تخت نشستن و خدمت را  
یقیناً امر فرمودن اود پدید آورد و کاریز اود اند و حفر و جله کرد و در آبادی جهان که شید و شید و سوس و حوران بنامند و دیوان و دیوان  
را از ما بنزد از خوشی گذراند و ایشان را از آبادانی دور نمود و در بیابانها و کوها و درختان و نشین از سنگ او پدید آورد و آن را  
از عنایت ایزدی داشت و قبله نوشین ساخت و با انعمه سال بر بست و بقولی چهل سال بادشاهی کرد و بعد از سخنان اوست  
که من محبت خدا ایم برنگان و غذای کشنده ام بر فدا آن و گفت سستی بر بادشاه حرام است بعد از نگاہ بان ملکست و زشت  
باشد نگاہ بان را نگاہ بانی باید و گفت تو نگری در قناعت است و از ادوی در زک شهوت و دوشنی در قطع طع و گفت و شوارز  
پسین را چهار خیر است مینوائی در بری و بسیاری در غربت و در غرض و قناعت و تمنائی در حلیت و گفت بادشاه را باید که بسجده  
عادت کند و رنگی در عقوبات و شتاب در خرابات و صبر در عادات و بعد از دهم **پوشش** بن پوشش بادشاه شد  
لقب اود یوحید است او اول کسیست که تاج ساخت و بقولی تخت بنوا ساخت و کرباس یافتن اود پدید آورد و در کار دین و غیر  
کسی شدی و در عهد اود بر کسی هر دینی که خواستی و دشمنی و خود بدین ادریس بوده و بسیاری از دیوان گرفت و کشت و لاجرم بدو بسند  
اشتهار یافت و اول مرد و از این سجد و دیگر شهر را آباد کرد و دوی سال بادشاهی کرد و نقل است که در عهد او قحطی افتاد و یکی از  
صلحای ترانش تا بجان خود را اهل کرد که بقوت شام قناعت کنند و غذای بیاحتیاجت به بیابان دهند نام او در توریت مسطور است  
چون طموش ازان آگاهی نیست جهانیان را به آن شماره فرمود و شست صوم پدید آورد و این **پوشش** سلم کسی اود در و شست  
که در ماندگان نماندند و بیاحتیاجت بود و گرنه چه حاجت که زشت بری به ز خود و استغنی و هم خود خوری به از سخنان اوست قناعت  
باشد که چیز که نفع ازان یابی بهر است و آن چیز تنگتر که ضرر و در او گفت بادشاه را باید که هنگام غضب آن کند که وقت ضمانت را  
آن پیام نماند و پدید از نویسنش **پوشش** بقولی برادر بادا و او بوده بادشاه شد و او هم نام داشت و شید لقب او شید  
شید از قناب بود و ز غنای حسن بان اشتها ریافت و بقولی اهل کسی است که تلخ بر سر نهاد و در او ایل حال بدین ادریس بود  
و سلاح از آهن شش شیر و کار و ساخت و کرباس ساخت و سپهرهای دیوانی نوشین چون خود و شیر و غالیه و شک اود پدید  
آورد و گرم و سرد و ابرشیم و علم طب و بقولی اصح شراب از انگور و زرد گار اوی پزند و جهانیان را چهار گرده کرد و اول دبیر و  
دانیان و دوم شکر بیان سوم شاد و از چهارم اهل صدفه و پیشه در جهان آباد کرد و شهر را چون بعد ان و طوس بقولی او شست  
و در ز نوروز که عیادت از خشین است اود پدید آورد و از سخنان اوست که نزدی حواش را حسب منصب مانع سلا حیک پیش از  
طوفان آید و قالی بکشد و قنای المادای و عمارت ادراک الالهات پوشیده نماند که بدو است آن تاریخ سلا حیک پیش از  
طوفان نوبت بوده و آنچه که پدید آورده بودند آئینه در طوفان غرق گشت و بعد از طوفان هر سیکه آن خبر را و رسمای نشانی و سیم  
آن که در جهان پدید آورده از تعلیم نوح و میرش علیهم السلام که قبل از طوفان دیده و شنیده بودند پدید آورد و دیاب شد و ش





اگر بخوردش و او را بن روی بخورد و در پانت برخواست که بجا نه رود و زیر گفت بجا می روی گفت آنجا که فرستاده گفت  
سلام من بر بدر بن برسان گفت مرا هم بدو نم بخوراید افتاد



فصل اول ذکر قصه نمود و صلح پیغامبر علیها السلام نمود و هم از فرزند ان سام بن نوح است و نسب او جهان بود که نزد خاتر بن آدم  
بن سام بن نوح و آن گروه از فرزندان او بودند و ایشان برین حجه بودند و زمین حیر میان حجاز است و میان جدا اول شام و حجه  
فرموده بودند کذب صحاب البحر المکملین و زمین حجه را در پید است و پیغامبر صلح نمود چون انچه توبه می شد از انجا برگشت و  
یاران را گفت که این جای نمود است و ایشان با وید بودند و توبه یک کوه می باشد و آن کوه همیشه سنگ بود و قوم ایشان  
مردمانی بودند و در وقت بخت چون قوم عاد و در آن کوه اسب سنگ خاره خانها کردند چنانکه خدا می توانی فرمود و تخون من جهان بیوتا  
خار بین و ایشان را چنانکه آبی بزرگ این همه گروه از ان چنانکه آب خوردند و میوه را پس بودی و همه بت پرست بودند پس خدای عز و جل  
صلح را سوختی ایشان فرستاد و چنانکه فرمود و الی شود و اخیام صلیح بن عبید بن شاف بن نوح بود پس ایشان را گفتند یا قوم انچه  
ماکم من انکه غیره هو الشاکم من الارض و استمرکم فیها و استعزده ثم توبوا الیه ان ربی قریب مجیب ایشان گفتند یا صلح قد كنت فیما مرورا قبل ان یأتی  
ان فیعدنا بعد ان یأتی شک ما توبوا تا الیه صریب فصل دوم در بیان بت پرست نبیون صلح علیه السلام و نقل میکنند که صلح در میان ایشان  
بت پرستی ایشان گفتند که چون بزرگ شود پرستند چون بزرگ شد ایشان را انچه ای خواند ایشان گفتند که ما گفتیم که تو بزرگ شوی  
این بتان را پرستی اکنون را انیز از پرستش انچه بدیدان انرا پرستیده اند باز در او با این چه دعوی میکنی و میگویی بر شکیم و صلح پنجاه بار  
روزگار از میان ایشان باز کرد و کس بر دنگوید گفتند صلح را را ابرهانی بنماست تا بدانیم که تو پیغمبری صلح گفت چه خواهید گفتند خواهیم او برین سنگ  
شتره بیرون آری یا انچه سرخ موی که ما را شتره بد تا بخورم صلح گفت این بر خدای آسانست پس جریر لیسوی صلح آمد و گفت یا صلح  
خدا یتالی پریش از آنکه ترا بیاورد مزار سال تقدیر کرده است دعا کن که وقت انظار قدر تست چنانچه او دعا کرد و از دعای او کوفه آمدن  
گرفت و بشکافت و از میان سنگ شتره بیرون که انکه ایشان خواستند با نچه قدرت حق تعالی بیرون آمد ایشان چون آن بدیدند گفتند  
که جاووس کرد و گویی محمدان گویند نشاید بودن شتر از سنگ چگونه بیرون آید و ایشان این عاوت شناسند و خلاف عاوت میتنند  
که بنوعه های پیغامبران خلاف عاوت باید تا بنوعه بود و بنوعه فایده بنوعه و نصیحت بدایب بسیار است اگر شرح آن گوئیم آنقدر شنیده ایم کتاب  
قانون بیرون شود و خدا یتا است جمیع مسلمانان را با مبارکنا و عدو سے ایشان را بر باد و پاکس و او را پس چون آن شتر از میان سنگ

بقدرت خدا تعالیٰ بیرون آمد بایچه دور زمان باگلی بکرد و بعلف خودن بایستاد و ایشان گفتند این جا دو میست پس شتر بچه بچشم آب آید  
آب ایشان همه بخورد ایشان روز آب نیافتند پس صبح آمدند و گفتند که را آب می باید صلح گفت یک روز شمارا دیگر از شتران را و آن همه  
سبانه عذاب و بلاک ایشان بود پس برین بایستاد و چنانکه خدا تعالیٰ فرماید قال فبذره فاقه لما شرب دلكم شرب يوم معلوم صلح گفتند  
که زنیهار این شتر را میازارید و کشید چون چیزی بودیت بخوابد بود اولی منی در پیش آمد و مردم را حرص بر خلاف نمی بسیار شود چنانکه اولی پیش  
گفت آدم را سجود کن مخالفت کرد و آدم را نیز مخالفت کرد که ازین کندم خود مخالفت پیش آورد و قایل را گفت که بایل را بسیار مخالفت  
پیش آورد و مارت و دلت را گفت راستی کنید و معصیت کنید مخالفت پیش گرفتند و یوسف را گفت که از گردش بکارید خلاف  
کردند گفتند که گردش بخور و پیغامبر علیه الصلوٰه و السلام گفت این آدم حریف علی ما پس چون ایشان را گفت که بکشید این شتر را ایشان  
لمح کشتن کردند آن شتر سی سال در میان ایشان بماند پس صلح ایشان را گفت شما این شتر را بخوابید کشتن و هنوز از ما و نژاده سست  
ایشان دوزخ را برزنا نیک باز داشتند بگماشتند که بر که بدین نشانده پس از اید مارا اگر کنید تا بکشیم آن زنان نگاه میداشتند چون بر آن  
نشان سپردند که قوم را آگاه کردند که آن سپردار بگماشتند و بیکس سخنی نیارستند که گفتن و لیکن بر صلح دشمن شدند و نیت  
کردند که صلح را بکشند پس برین که پس ان ایشان را کشته بودند و مادر و پدر ایشان با صلح در زمان دشمنی میکردند و میگفتند که مادر را بکشیم  
اما ازین قوم هیچ گفتندی خدا می غر و جل فرمود و کان فی المذیبه تسعة مائة و اربعون فی الارض و لا تصلحون و فساد ایشان بر زمین آن نیت بد بود  
پس مردی از شتران ایشان بدین صفت فرزند می خواستند که او را بکشند یعنی گفتند که سخن صلح را اصلی نیست او می خواهد که باین بهانه همه  
فرزندان ما کشته شوند و از او بر ما بوس بکیند و کس آن شتر را بخوابد کشت پس دست از آن فرزند باز داشتند و او آن بود که صلح  
گفته بود پس آن سپردار بزرگ شد و آن شتر مرد داشت و قوم نمود از آن جهت بکشد شدند و بر زمین شوم تر از وی فرزند می مادر نژاد قوم خویش  
تو اما هر روز در عرب و غم مثل زنند و گویند یا قرا لکنا قرة و آن سپردار نام قید او بود و عرب بپیش گویند انشام من القید او و آن سپردار بپشت ساله شد  
و بجای مردی رسید و آن یکس که پس ان ایشان کشته بودند هر گاه که در آن سپردار بپشت بیاکند یکم گفتندی که اگر صلح پس ان را بکشتم بفرمود  
او مردی بچنین بود پس آن یکس حج شد و عهد بستند و سوگند خوردند از پنهان که تا صلح را بکشیم عوض فرزند ان خود پس تیر کرد و نیکه بکشیم  
ببهانه سفر بیرون می شویم و در پس کوی بنشینیم چون شب در آید باز بشیر در آیم و روز استوار باشیم تا مردم بیدارند که ما بسفر می شویم  
بیرون آیم و صلح را بکشیم بعد از روزی چند ظاهر شویم و گوئیم که اکنون آمدیم تا کس ما را تمیث نکند چنانکه خدا تعالیٰ و تبارک و تعالیٰ فرمود  
ما لولا انما سمعوا بالیه بنی و اهلهم ثم التوروا لایذیه ما شهدنا فملک اهل و انما الصادقون پس خدا می غر و جل فرمود و کرا و کرا او که تا کرا او هم لایستند  
گفت ایشان هر صلح را که کرد و من یاد ایشان کرد ایشان بدو آمد پس آن تیر کرد و در و از شهر بیرون شدند و در زیر سنگی بزرگ پنهان شدند  
بر ان اتفاق خدا تعالیٰ آن سنگ را بر ایشان بگردانید و همه در زیر سنگ بگردیدند چنانکه خدا تعالیٰ فرمود و فانظر کیف کان عاقبة کفرهم انما  
و در تمام و قوتهم چوین پس بر سر چند برآمد و وی از ان قوم بران راه بگذاشت ایشان را همه در زیر آن سنگ انداخته و مرده و بریا  
و قوم را آگاه کرد و بیرون آوردند و ایشان را بیدار کردند و بیرون آوردند و بشیر آمدند و صلح را گفتند پس نبود که ما را بفسوس فرار کردی  
تا فرزند ان مرد را بکشیم که از ان در ان ایشان را بکشیم تا ما را این شتر بکار نیست تا او را بکشیم حج آمدند و کسی را می شنید که آن  
را بکشیم پس هر که گفتند که اگر ان را بکشیم تا ما را این شتر بکار نیست تا او را بکشیم حج آمدند و کسی را می شنید که آن

بایستاد و بایاران خود شمشیر کشید و بر پای شتر زد و می‌گفتند شتر و اسب بجه او گردند بجه شتر بگرفت و بران کوه شهر که با پاورش از اسبجا  
بیرون آمد پس صالح را خبر کردند که شتر را کشتند صالح بیرون آمد و گفت ای قوم عذاب را بپایار آمدید که عذاب آمد ایشان ایشان شدند  
و از عذاب ترسیدند صالح را گفتند که با نفرمودیم و نه پسندیدیم این غلام کشت اکنون چاره چیست گفت بگریه مگر بجه او را در بایید که او  
در میان شما باشد عذاب بنیاید پس بران کوه شدند که بجه او را در بایند بجه چون صالح را بدید با آن قوم بایستاد و روی سوی آسمان کرد و  
بانگ کرد و دران کوه که بیرون آمد بود و گرفت صالح گفت بدانید که این شتر بجه سه بانگ کرد و شمارا سه روز زیان است اول روز و نه  
شمار زد و دوم روز سرخ سوم روز سیاه کرد و چهارم روز عذاب آید چنانکه خدا تعالی فرمود و منتحرفی دارد و کشته ایام پس سر زد  
بچنان شد که گفته و استند که عذاب آید و ندانستند که از کدام سو آید پس بانگی از آسمان پیاد که از سهم آن همه راجان از تن جدا شدند  
و اشد الذین ظلموا الصیحه فاصحو فی ديارهم جاثمین و کس از ایشان زنده نماند مگر صالح و انس که با صالح ایمان آورده بودند چنانکه فرمود لا جا  
امرنا بنجینا صالحا و الذین امنوا هم بر حبه متنا و از ایشان یک کس بکوه بود و کشت البور عال چون آن خبر رسیدند با نجا بمر و پس خدا تعالی  
فرمود و کان لم یغوا فضا چنان شدند گویا که برگردین جهان نبود الا ان شود و کفر و ابرهم الا بعد الثمود و صالح با آن مو منان می بود و  
تا بمر و ند و بعد از صالح تا وقت ابراهیم پنج پیغمبری بنمود و بدانکه - اقلیم دوم سید از آن موضع است که عرض آن است و نیم درجه باشد  
و غایت در ان می سیزده ساعت و ربع و طرف جنوبی او سه هزار و هشتصد و چهل و سبست فرسخ و سبب سمت و طرف شمال شمالی  
آن سه هزار و هشتصد و چهل و سبست فرسخ و سبب سمت و طرف شمالی آن سه هزار و پانصد و پانصد و چهل و سبست فرسخ  
و نصف عشر فرسخ است و از طرف شرقی و غربی او یکصد و پنجاه فرسخ است و مساحت سطح این اقلیم پانصد و هشتاد و دو هزار و  
هشتاد و شش فرسخ و سبب فرخست از بلاد و افریقه است و افریقه و از دهم شهر عظیم دارد و اهل روم و دران قابض اند و اهل  
روم در معرفت بقدم مهارت تمام دارد و بمر تبه که میان اتر قدیم مغرب متوطن و مزدوران و وز و بنده گزینیه فرق بکنند  
و درین اقلیم شهر است موسی و کما س و عاص شهر بزرگ است و در بلاد و هر یک شهر است باین بیوان و حوشه و شهران سیزده در و از و در و در و در  
غربی آن شهر است که بران سه هزار طالع است و در داخل شهر شش صد و شصت چهل است و در هر شهر بوی آب ایشان  
در شرق و غرب مثل آن شهر است چنانچه در آن خبره در بحر منبسط مردم آنجا میوی در سینه دارند نزدیک آن خبره که او  
که شب آتش عظیم مانند روز بروز و بسیار بخری بنظر نیاید و هم کس نزدیک تواند شد خبر بخری سقوط آن خبره در هر مغرب است  
صبر مردم الا غنیم از آنجا آورند و جمعی از کما بوزان دران خبره ساکن اند و از نسل ایشان مردم آنند که با نغم خود مواصلت نکنند





حد این قسطنطنیه از جانبی است که روز در انش سیزده ساعت در می بود و وسط آنجا که روز در انش چهارده ساعت و از تنهای این قسطنطنیه آنجا است که ارتفاع قطب بتی درجه و ثلثان درجه باشد و این قسطنطنیه بر خط تعلق می دارد و ابتدای این قسطنطنیه از مشرق عن بلاد مدین بود و بر جنوبی بلاد یا جورج و شمالی بلاد ترکستان و وسط بلاد و هندو کابل گذر و پس با منصار قند بار و وسط بلاد کرمان است و بسیار و بلاد فارس و عراق و جنوب و یاربک و شمال بلاد مغرب و وسط ولایت شام گذر و پس بر بلاد مصر و اسکندریه و وسط فارسید و وسط بلاد فردان و بلاد طبرستان گذشته بحر عظیم منتفی شود و مخفی نماند که چون خاتمه قسطنطنیه دوم بر شهر یا هندو واقع شده باشد و از قسطنطنیه سوم ابتدا از احوال منصار هند و برخی از حکایات عجیب آن و یاربک و خوارزمشیران که پس از طوفان نوح ع بود و اندوه قصه های غریب سلطانین نامداران سلسله منصار هند که در قسطنطنیه دوم گذشته منقطع نشود و بعد از آن احوال دیگر بلاد و منحصراً این قسطنطنیه را توأم خواهد آورد و بداند که هندوستان ولایت وسیع ملک و از معدنیات متنوعه و نباتات مفیده و حیوانات عجیب آن شکل و همه جا آباد از عمارت و ملکات و باغات طرح افزاد و فروعات سرسبز و نماز خوشگوار و جو بار روان و گل و میوه فردان و حد و دوش برین گونه که جانب شرقی بنگال و سمت جنوب و کن و طرف مغرب نشو و یار و پامی شور و بر روی شمال کوهیت کلان که انتمایش غریب است و زبان هند و اورا و هولا که نامتدیه سنگ آن کوه همیشه در اقم حروف و قتی از سبک که متصل دامن کوه مداریه است بیشتر رفته بود از آنجا کوه و هولا که مشا پده کرده بود و بان عظمت کلانی کوه پسته ندیده و از آنجا چنان صاف بنظر می آید که کوهی مسافت پششش کرده داشته باشد اما مردم آن نواح روایات مختلفه می گفتند که چهل کرده از اینجا مسافت می دارد و دیگری می گفت که چهل روز راه است و زیاده تر اینکه بسیار دور است و کسی است از فته و کوه قاف عبارت ازین باشد با بحد و در هند موسم بزرگسال که آغازش از تحویل آفتاب برج جوزا و انتمایش با خرخول آفتاب برج سنبله باشد و این چهار را می شود که بهندی هزاره ها و ن کنوار نامند و در هندوستان اکثر مداریات بر باران است و از شهرهای هند در قسطنطنیه اول جریده هند بر است و در قسطنطنیه دوم و سوم بیشتر از هندوستان خوش است چنانچه در قسطنطنیه دوم از شهرهای هند بر قمر و کلاک بیان گشته و در قسطنطنیه چهارم کابل و کشمیر از شهرهای هندوستان است و این برای آن است که از چندگاه مخصوص از محمد یاربک و پششس جایون بادشاه و محمد اکبر بن جایون بادشاه و غیره شهر بنند کورین و ضابطه شهر سلاطین هند مانند بنابران در هند و سلطان می نویسد اما در حقیقت از شهرهای ترکستان است و قسم حروف بعد که از شهرهای ترکستان از احوال سواش هند و ان منصار هند و سواش را آنچه در قسطنطنیه سوم می شمارند بیان خواهد کرد و باید دانست که هند و ان بر قدیم عالم قایل اند



[illegible]

در رفته رفته در زمانه کجای خلقت قدیم هر روز بیدار و کم گردد و تمام رنج مسکون از آنها پیشود و در هر وقت از اولاد آدم متعجب  
 الهی ممتاز باشند و دیگران را بدایت نمایند و قوم جنایات را از قوت اسامی الهی مطلق خود گردانند و بعضی بترسیدند و در سبب  
 رسند اما بهترین اولاد و مهاست باشد یعنی محمد که در زمانه کجای پدید آید و مقرب و محبوب خدا گردد و بفرشته کمال برسد و بتدریج تمام  
 خلایق متابعت او نمایند بحدیکه بعضی ملائک و اکثر قوم جن فرما بزرگاری او کنند و در زمانه کجای متابعتان او چنان غالب شوند که  
 معبد با و تیرت های اهل هند را بشنود و معدوم گردانند و آب دریای گنگ هم غایب شود و بعد از آن از مشرق تا مغرب یک می شود  
 نبضه آید پس این دین مملکت پس و بعد از آن تدریج در خست زمانه کجای اعمال خیر مطلق مانند مردم برنگ حیوانات زندگانی  
 نمایند از زمان باران از آسمان بار و نباتات تمام خشک گردد و در زمین سیاه مثل کشت که در خوشه ها و جوی های آب نماند ناچار  
 جمیع جانداران هلاک شوند و چند مدت عالم تاریک و بی رونق بماند تا آنکه دور کجای تمام شود آن زمان ابری سیاه با مهتاب و قشایر  
 ظاهر شود و بر تمام رنج مسکون باران بصورت آب تنی بار و یک بار تمام عالم سرسبز و خرم گردد و جمیع جاندار گشته با حیا و شادمانی  
 آشکار شوند و قوا مطلق هر که ام موافق کردار آنها بعد از عتاب و خطاب بعضی را در مشیت و بعضی را در اعراض و بعضی را در دروغ  
 جاسی در عالم مثال متعین گردانند بعد از آن در زمانه است جگ و راند و بر بیا بدستور سابق مانند حق تعالی باز بدستور شروع و در پیدایش مخلوقات  
 بماند پس درین صورت هر که عبارت از قیامت است سه طریق باشد یکی بر توفیق است که بر بیا بید و دوم منبر است که یک روز بر بیا تمام  
 شود و سوم بر بیا منبر است که بعد از تمامی هر چهار جا مذکور روی بماند چنانچه گذشت حکمای هند در آن مقدمه سخن بسیار گفته اند و نوشته  
 اند که عقل از ادراک آن حیران است با آنکه از صفای ریاضت بقضی موافقت الهی از نور مقدس گذشت دیده بعیرت عارف از نور  
 مقدس مخور گردد و این سه امر موافق و مطابق واقع کشف نکرد و سه شنیده کی بود مانند دیده بدینهم چشم از کتاب شکست  
 که در عقاید و مشیت و محمد دار شکوه آنرا از زبان هندی بفارسی ترجمه نموده طریق آفرینش مخلوقات می نویسد بر بیا کپید اگر در مخلوقات  
 از او متعلق است وزن او سستی تمام دارد و چون زن مذکور از تنه خویش که برهاست حامله شد اول مولود و ایشان بزرگ آن زمان  
 زن موصوف از بیاضت نخل و از درختین مثال شده از شوهر نظر گشت و از دیگر نخت و در لباس صورت آب خود در چنان سیاه  
 سیاه صورت آب گرفت شوهرش هنگام غلبه شوت او را تلاش کرد و آخر بیکر آب او را یافت بر بیا نیز بصورت آب شده با او بیاضت  
 نموده و از آن آب متولد شد و زنش نیز با بصورت خرفه شوهرش باز بدستور بیا بدین لباس شد و با او جماع کرد و فرزند آید  
 همچنین هر بار از زنش از بختا لست و ترسش در مدتی از آمدن حیوانی چه بر می و چه بگری و چرند و پرند از فر فرزند بزرگ آنچه در عالم مثال  
 بود و بیا نشد و شوهرش بهمان بدن لباس شده با او بیاضت میکرد و یک متولد می پیدامی شد و وقت جنین با دنیا محو و مغمور گشت و دیگر در  
 کتاب مرآت الکسار در احوال شیخ سعدی الدین جویند کوزی نویسد که در شرح دیوان میر انیسین علی مرقوم است چون منطقه البروج  
 بر سعدن انهار منطبق شود و کثره آب از احاطه کثره زمین طبعانی کند یعنی زمین در آب فرو رود آن زمان منصف بر روی زمین نماند بعد از آن  
 خطاب حق تعالی یا ارض طبعی یا بیک و یا سماء اقلیمی بر زمین فرو بر آب را و ای آسمان باز گردان که فردا گشته و منصفه البروج از  
 سعدن انهار جدا شود و زمین شکست گردد و وحی سبحانه تعالی بحسب تا غیر اوضاع فکی که بیشتر مقتضای خلق آدم و اولاد او می گردد و  
 و بار دیگر بمان افراد انسان و غیره کند و قبول حکمای یونان این مقدمه بعد از نسبت و چهار هزار سال روی می دهد اما شخص منصفه

توضیح نویسنده

توضیح نویسنده

توضیح نویسنده

بنیاد که مراد از سالهای مذکور سال الهی که عبارت از سالهای انجمن است دیاسالهای زمانی که عبارت از سالهای دنیاست هر یک  
درین صورت اگر در ایشان درویشی بکرات واقع شود بقدرت قادر مطلق و در نسبت جامع فتنایل مولانای احمد حقه علیه در تاریخ حکما میگوید  
که جماعته از حکما بلکه کل ایشان ابتدا و انتهای آفرینش همسر اند که عالم ذات واجب الوجود است هرگز نموده و هرگز نباشد که نباشد  
و ملتی اگر چه ذات واجب الوجود را وی ابتدا و انتهای گویند اما ابتدا ای عالم آفرینش را یقین نکرده و حکمای هند و چین و ختن و شبانیان  
و فرنگیان ابتدا می گفتند از هزاران هزار سال در گذر زانیده اند و گفتند با ایشان نیست که چندین آدم بوده اند هر یک بطبعی موصوف  
چنانچه آدم صغی الله مثل آن و چون نسل یک منقطع می گردد و دیگری وجود می گیرد و نموده این اعتقاد است آنچه شیخ  
صحی الدین عربی در باب صد و بیست و یکم در فتوحات مکی از رسول الله صلی الله علیه و آله نقل می کند که آن حضرت فرمود ان الله  
خلق نأته و الف آدم یعنی خلیف خدا تعالی پیدا کرده است یکصد و هزار آدم هم درین باب حکایت نقل می کنند که آن  
صد و هزار آدم که مراد بعضی مشاهدات عالم مثال که بعضی از اولیای الله در طواف بیت الحرام  
روی نمودن مشاهده کرده اند که جماعته همراه سن طواف می کردند و من ایشان الهی شناسانم در تمامی طواف با من گفتند که ما نیز قبل ازین چند سال  
طواف خانه کعبه کرده ایم چنانچه الان تمامی کنی شیخ گفت که من چون این کلمه شنیدم در خاطر من گذشت که ابدان عالم مثال اند و مقارن آید  
صورت یکی از ایشان جانی که در گذشت که من از جمله اجلا و آدم پرسیدم که چند سال است که در این طواف اقل کرده اند فرمود که از قوت من چهل هزار  
سال گذشته من از روی نجس گشتم که از ابتدا می گفتند آدم تا این وقت بیست هزار سال بگذشته فرمود که از کدام نگوئی اما این آدم  
که در دوره اول این بیست هزار سال خلق گشته شیخ می فرماید که مرا این وقت این حدیث رسول که سابق قلمی شده بمیون آنکه حق سبحانه تعالی  
هزار آدم مانند ابو القحطریق کرده بخاطر رسید بعد از آن شیخ می فرماید می تواند بود بنا علی هذا که بعد از انقضای هر دوره از دور است سینه  
سیار نسل یک منقطع می شود و دیگری خلعت وجودی پوشد و از وی میسر مانند اول نسل حاصل می آید فیه منافات بحدوث عالم و  
قنای آن با آنچه فی نهاده و چه اراده قائل مختار هر گاه که این وضع مسی بعالم تعلق گیرد و قنای آن مانند ایجاد نیست بدت او ممکن پس  
تواند بود بالاخره چنانکه انبیا و رسل خبر داده اند بدین موضع سیر قیام قیامت می گردد و در آن روز حق تعالی جمیع افراد مسی را  
آدم اولاد ایشان بر وجهی که تفصیل بر وجهی کتب ملکی مسطور است یکبار خبر نماند و این نسبت بقاعل مختار هیچ شکال ندارد و الله اعلم و  
بعضی از متفکین حکما در بیان طول اعمار مردم سابق و قسرا عمار مردم این زمان گفته اند این سخن نیست که چون حکیم علی الاطلاق که مبدء  
و موجد جمیع کائنات است اقتضای آن نمود که جسم آدم علوی نمونر باشد در جسمانی و از جمله اجرام علوی سینه سیاره اند که تاثیرات  
و تغلیات متحقق است لهذا اجرام علوی را بر صطلح حکما آبا و عناصر را می نامند می گویند و آنچه از مائت غلویات و تغلیات و تاثیرات  
سغلیات با یکدیگر حاصل شود از آن موافق علامه که عبارت از معدن و نبات و حیوان است می نامند و می گویند که بدست سلطنت و ظهور  
انوار هر یک از این سینه سیاره هزار سال دنیاست و چون حضرت ابوشهبه در دوره نسل باختر زمانه سوم که در دوره ابر باشد خلعت وجود داشته  
عمر او و فرزندان او که در آن دوره تولد شد بسیار می بود چنانچه عمر آدم هزار سال رسید و چنان عمر فرزندان او و در آن زمان  
منور بدست حضرت محمد خاتم الانبیا در دوره و فرزندانه چهارم یعنی در دور گنجاک بوده است اکثر آنکه عمر میان هفتاد و شصت می باشد  
در بعضی تا صد سال می رسد چنانچه حضرت فرمودند که اکثر اعمار امتی ربین سبعین و سبعین و لهذا متحقق علما نیست که چون این هزار

مفتی محمد رفیع الدین

10/10/10

منشی  
نقل حکامین و وزیرین  
مور

منہ بیان ہوئی ہے  
شعور علی

بنفتم با تمام کسید بنفتم از ایام الهی که هر یک روز از ان عبارت از نبر سال است با تمام خواهر پیدایش تا بدو است که ایام الهی نزد  
 ایشان بر دو قسمت تقسیم و کثیر و قهار با ایام زمانی یعنی دنیا تغییر کنند و از کبار با ایام الهی و نکته اینست که کتب مسطور است و یوم زمانه  
 که عبارت از یوم مغیر است نبر سال است چنانچه در آیه کریمه بران بود که هر یک کالت سنه همانند دن یعنی تحقیق روزی بر دو روز و کار  
 نوزده سال است و یوم کثیر از جمله ایام آیه عبارت از پنجاه نبر سال است تیر عرج الملائکه و الروح الی الهی یوم کان عند کسیدین الف  
 سنه یعنی بالاروند و فرشتگان و روح بسوی الله تعالی در رؤی که مقدار آن پنجاه نبر سال باشد و است بران بر تقدیر بر رف بنای  
 بیان دولت که مقرر شده است و فتوحات ملی می نویسد که یوم آخرت پنجاه نبر سال است و یوم عالم میان نبر سال دنیا است و نکته  
 حکما می چند بر تناخ اجماع دارند صاحب مراتب الاسرار در احوال شیخ او حدیث حابده الکرمانی حقیقت تناخ روح می نویسد توان است  
 که شیخ موصوف در پی بزرگ بوده است و صحبت شیخ محی الدین بن عربی رسیده شیخ محی الدین در باب ششم از فتوحات ملی از وی حکایت  
 نقل کرده است که شیخ او حدیثی که مانی گفت که در جوانی خدمت شیخ رکن الدین سجانی مرشد خود می کردم و در سفر بودم شیخ در عمارت  
 نشسته بود و خدمت شکم داشت چون بجای رسید که آنجا بیارستان بود و در خواست کردم که اجازه ده تا دار و بستانم که نافع باشد چون  
 اضطراب من دید اجازت داد و رفتم و دیدم که شخصی در خمیخته نشسته و ملازمان وی بسیار استاده و پیش روی شیخ نشسته اند و می فرمایند  
 از من بفرمایند و از منی شناسانم چون مرا دید برخاست و پیش من آمد و دست مرا گرفت و گفت حاجت تو چیست حال شیخ خود باز گفت منی که حال  
 دار و حاضر که دو بین داد و با من سپردن آمد و خادم وی همراه من شیخ می آورد و رسیدیم شیخ آنرا ببینید و گویند بروی او دم که باز کرد و چون  
 وی باز نشست من نیز خدمت شیخ آمدم و دار و گزیدم و آن اکر ام وی را بگفتم شیخ تبسم کرد و گفت چون اضطراب تو دیدم مرا بر تو شفقت  
 آمد و اجازت دادم و اینجا رسیدی رسیدیم که آن شخص امیر ضعیفست بوالقنات نماید و شمرنده شوی پس از یکمیل خود مجروح شدم  
 و بعید شد و می بر آمدم و در موضع و می شستم چون تو آمدی ترا اگر اچو داشتم و کردم آنچه دیدی مولف مراتب الاسرار می نویسد که این قسم  
 تصرفات از اولیای کمال عجب نیست حتی سبحانه تعالی استعدادی خاص و تصرفاتی مخصوص به روحانیات این طائفه در عیان نامه  
 داده است پیش از وجود نصیری روحانیت ایشان بقوت ولایت معنوی تصرف می کنند چنانچه حکایت داشت از رقی معروف است  
 که روحانیت علی و وصیت سال پیش از ولادت خود وجود بشاکی گفته سلمان فارسی را از شمشیر خنجر شمشیرند و حالا هم روحانیت  
 کمالان در امور بر اهل بصیرت اند و در صحت واقع می شود بلکه روحانیات کمالی گاهی برابر باب ریاضت چنان تصرف فرمایند فاعل  
 افعال او می گردد و این مرتبه تصوفیه بر وزنی گویند و در شیخ دیوان علی و دیگر کتب صوفیه می نویسد که اکثر حکمای شهابی و نهرو و بر تناخ قایل  
 اند می گویند که نفوس ناقصه انسانیه متروک اند از بدن بی بدنی منتقل می گردند تا کامل شوند و وقت کمال قطع تعلقی از بدن ان می کنند  
 مانند برب قدما و آن بود که نفوس او تا آخرت بدنی است شالی مناسب اعمال و اخلاق او است بعضی بصورت انسان و بعضی بصورت  
 حیوان و نباتی ایشان پید شده اند که سخن دریدن نصیری است و آن غلط است و بعضی سخنان صوفیه هم یک تناخ دارد و انسان امید  
 طوایف اند و بر برزخ قایل حضرت شیخ نوح بنی فرمایند که فرق بین انسان و البروز آنست که چون روح از بدن نصیری انتقال  
 فرماید و در بزرگ کل چهار ماهه و شش ماهه در رحم او نزول نموده و وجود جدید موافق معتاد اهل عالم گرفته ظاهر شود این انسان را گویند و  
 بر روز از نامه که روحانیت کمال در بدن کامل تصرف نماید و فاعل افعال او شود چنانچه ذرات الوهیت بصورت انش

بیان در این کتاب

بیان در این کتاب

بیان در این کتاب

بیان در این کتاب

بیان در این کتاب

بر شجره بر موسی سجلی کرد و به لسان حال فرمود انی انار یک و نیر سید گیتی و شریح فصوص الحکم می نویسد که نزد محققان متفق است که بود که  
 بصورت آدم در سید اظا هر شد و هم او پست که در آخر بصورت خاتم بر آمد این را بر وزارت کمال گویند نه تناخ و بعضی هم بر آنند که روح  
 عیسی در تندی بر روز گشت که نزول عبارت ازین بر روز است مطابق این حدیث معلوم لامدی علی عیسی بن مریم و الله اعلم بالصواب  
 تحقیق می کنند که بقایای این عالم صوری نامت چهار دوره است چنانچه مفصل در احوال شیخ سعد الدین جوینی نوشته شده است  
 پس به سه دوره ملایک ارضی و حیات درین عالم متصرف بودند و عمل تناخ در ان قوم معمول بود و در دوره چهارم حق تعالی عمل تناخ  
 مطلق نسوخ ساخته چون پس اولیا و انبیا در دوره چهارم وجود گرفته اند از ان جهت روتناخ نمودن بر ایشان واجب شد و  
 بر روز در هر وقت بوده است و آن حال نیز پیش اهل بصیرت هوید است و هم آنجای آرد که عیان نامه مظهر اسمای الهی که فیض اقدس  
 بیوسطه بدو میسر و فیض مقدس آنرا گویند که از عیان نامه بر خود می ناشی شود و عالم مثال مظهر عیان نامه است و این عالم مظهر عالم  
 مثال است پس همان یک حقیقت واحد است که بصفت متعلقه بصورت لطیف که عیان نامه مظهر نمودن با یکسوت لطیف در عالم مثال  
 بصورت جمیع شیا هوید گشت و باز تدریج درین عالم شهود که حادث و دنیای نیر گویند با فوارع صورت مختلف یکسوت کشف ظاهر  
 است و شیو و یا آنکه این دوره چهارم تمام گرد و دو قیامت سه صفت جمیع موجودات روحیکه فانی شود و حقیقت عالم کبری در عالم قیامت  
 آبی سطور است و سیر بعضی ملک تا آنجا بود و بشیر در سر در منا هیئت مطلق است و قال البیانی العلم ما خرا نسته پوشیده نماند که  
 مشو طنان هندوستان اکثر پست اند و هر نوع هر کسی که خواهد بماند نسبی و تکلف نمی باشد از عمید الله بن سلام متقول است که شادی  
 را و دوزخ و آتشی اند و یکجور از دوزخ هندوستان و یکجور از آتشی جهانی داده اند و صدق این سخن آنکه اکنان مالک دور است چون رو  
 و فرنگی و زنگی و ایرانی و تورانی همه در هند می آید رفته رفته هند و سانی آتشی شوند و مغسان و سینوایان بدولت می رسند شخصی  
 خوش گفته عیسی شب را برای رخت تن پوشیده اند و در هند می توان دو سه روزی نفس کشید و و خدای تعالی نیز در کلام مجید فرماید  
 لعل لیا ساه و از جلالت مردم که عبادت ازین دولت کی نیست که چون بزرگان ملک و خلوت مخالفت و دشمن شوند عورت اطفال با گشتند و کالاس  
 خانه بسوزند و دست بشیر برند و جنگ کنند این امر را مشاهده شدن بر زبان ایشان جوهر گویند که کنند و این امر اکنون نبوس  
 دیگر است چه در خلوت زن و بچه باشند و هیئت اجاسی محله بر مخالفت آرند و دست بر روی کرده جان سلامت بیرون برند و این نوع  
 در میان زمینداران دیهات شایع است و زنان هندو را با شوهر خویش محبت آن قدر باشد که اکثر زنی را شوهر ببرد و او خود را  
 لباس و زیور مثل عروس از سته شادی کنان در تش لبونند این چنین سوختن را بر زبان ایشان سستی می گویند و زنانی که در خود  
 جرات سوختن نیابند در لذت نفس خود چون کل و شب و شایش و زیور هرگز تکلف نکنند و به بدترین اوقات عمر خود را بسر برند  
 و شوهر دیگر کردن میان ایشان رسم نیست و درند اهلب ایشان دست نباشد و هنوز آئین نجس است از ان جهت است که همه ذکر و  
 انات هر روز که از خواب برخیزند اول غسل کنند بعد از ان همچنان پارچه سحر که از اهل اسلام می گویند بر ایشان و هوتی نامه بسته نشینند  
 و بتان را در پیش نهند و پوجا و سمرن در میان پوجا و سمرن یعنی عبادت و نام خدا و بتانگان وین خود بر زبان زنند و کلام دیگر کنند و در میان  
 بر رخ راه نمایان دین خویش که مادی و پاریشی درام و یکمین غنیمت به باشند کنند را اقم حروف از هندوان شنیده و فهمیده در باب  
 بت پرستی حکایتی پرسید گفتند که ما خدا را شریک نمی دانیم و نه پرستیم و این بت با صورت راه نمایان دین ما است

من  
 اقول بل  
 اناناقایم  
 بیان قول  
 شیخ سعد الدین  
 جوینی

من  
 اقول بل  
 السلام

من  
 اقول بل  
 اناناقایم  
 بیان قول  
 شیخ سعد الدین  
 جوینی

وقت پرستش پیش خود داشته تصویر یک لسان کرده خدا را پرستش می کنیم چنانچه شما وقت عبادت بر رخ پرورش خود می کنید لیکن  
 مردم جهان مازاد است پرست می گویند باجماع چون از پرستش پیش خود داشته بیرون دارند اکثر مفلس و بیچاره و بیاد آنکه بخت دست  
 کسی نخورد چنان برهنه شده طعام بپزند بدین طریق که اول قدری زردین اجاروب کرده بکین گاهوی که در صحرای باد چراگاه و غیره  
 بخورده باشد بماند بقیه ایشان پخته بپزند بپزی بجای بجای دواد و کسور و تاسی فوقانی مفتوحه و راسی متصله پاک و صاف باشد و آن  
 جای سر کین مالیده را چون که بپزد بپزد و دواد و بچول کاف تا زنی با منی متصله گویند و اگر سر کین بپزد اندک آب بر آن میاشند و چو  
 طعام بخورند شود و با جماع بیاضی بپزند و طعام پیش رو گذارند و عیبه مقرر بر خوانده تناول کنند و نیز از نباتات  
 و شالی لباس پوشیده و بار دوشش فلکند و خوردن چنانند و دیگر آنکه اگر کسی اندرون چو که با چرخ از بیرون چو که اندرون آن  
 طعام چوت یعنی نیمه عجمی متصله و دواد و تاسی فوقانی متصلین یعنی نخس و ناپاک شود و از آن نخورند و بکار ایشان نیاید باجماع چون از  
 خوردن قانع شوند لباس بپوشند و بکار حرفه و کسب بپای خوشی پردازند و از زن حایض بر نکینند و تا زمان حیض کارها  
 خانه از نو نگینند و از وقت و طعام و غیره آنرا جدا دارند تا که از حیض پاک شود و غسل کنند و بجهه کارها بار دهند و معروف است که پارسینان  
 شنب و روز رست و چهار قسمت کرده اند و هر که ام رایک ساعت گویند هر ساعت شصت قسمت کرده اند هر که ام رایک و قیقه  
 اعتبار کرده اند که شب و روز یک هزار و یک صد و چهل دقیقه باشد و مقدار دقیقه نیست که کسی فاجعه بسم الله بخواند اهل هند  
 روز را چهار شب را چهار قسمت کرده هر قسمت را چهار نامند که مجموع یک شبان روز شصت باشد و هر شبان روز شصت قسمت  
 کرده اند و هر که ام رایک گزنی نامند و هر گزنی را شصت قسمت کرده اند هر یک را ایل می گویند و کل شبان روز سه هزار و شصت  
 ایل بوده باشد و مقدار ایل را بر چهار قسم زن و اوزان کردن گفته اند و اینها ایل هر شصت برنج را یک رتی گویند و سه جو سیانه نیز یک رتی باشد  
 و رتی عبارت از نیمه سنج است و آنرا ایندی گنجی گویند و سنج را یکماشته اعتبار کرده اند و چهار کاشه را یک مانگ که سی و دو رتی و  
 و دوازده کاشه را یک توله است که تو بچ نیزش گویند که نود و شش رتی باشد و پنجاه توله را یک آثار اعتبار کرده اند و ازین آثار قدیم  
 است که از سبت و پنج تنگه خام در وزن و این کاشه دهم نامی که رنج است و چهل آثار را یک سن و دوازده سن را یکمالی و صد  
 مالی را سنا سنا نامند پوشیده نمائند که وزن آنها رخله بر هر اکنه و معصار اختلاف بسیار می دارد چنانچه اکنون در دبار در اتم حروف  
 یک آثار شصتا و دو چهار توله باشد و اینها صد هزار را یک لکبر خوانند و ده لکبر را آلوت و ده آلوت را که صد لکبر باشد یک کرو  
 نامند و صد که در یک ارب و صد ارب را کرب و ده کرب را یک پکرب و ده پکرب را اتماب و ده اتماب و پدم نامند و صد پدم را  
 ستمکه خوانند و ده ستمکه را ستمد و کوره نیز نامند و اینها در بید یعنی کتاب هندو بسیار می از علوم و فنون مندرج است و از همان  
 کتاب گویند اول در عالم غیر از آب چیزی نبود حق تعالی از آن آب گل نیلوفر پدید آورد و از میان آن گل برتجا که در بید از خیش برسم  
 ایشان است آن در صورت ایشان ظاهر شد چنانچه او را چهار دمان بوده با آنها از هر دمان او پدید برآمده و آن چهار پدید باشد  
 چرخ پدید شد و پدید و تهرین پدید و گانه پدید نامند و هندو را بر چهار پدید عمل است و گویند که در یکی پدید از بید از خیش پدید آمده است و اینها  
 هندو از بید نامی که کور علوم و فنون بسیار بر آورده اند و آن بر علم ایشان و سبیل هدایت خلایق است و اینها می برینا از آن کتب بسیار  
 علوم استخراج کرده اند اول بیان توحید و احد مطلق و معرفت یگانه برحق نوشتند و آن علمی است الهی که کتب شاستر یعنی

باید اینک

باید اینک

باید اینک



شش کتاب از آن برآورده اند

گروه اول گویند که در موجود شدن هر چیز شرط باید فعل و سبب فاعل چه فعلی و کاری را فاعل حقیقی بدون سبب نکنند  
اگرچه هر چه بخواند بکشد که فاعل معبود مطلق است اما ارادت الله چنین جاری شده و عید راجع اختیار نیست چون گل است کمال  
هر خاسته خواهد از ظرف و غیره و باز و گل به است او مجبور و به اختیار

گروه دوم گویند هر چه که بشر می آید فنا پذیر است و روح باقی است یعنی نفس ناطقه بسیط و مجرد است پس است که گویند که روح  
از محسوسات محذوف شود

گروه سوم گویند هر چه هست زمانه و وقت است چه همه بر وقت موقوف شود و اینها زمانه را سه پرستند  
گروه چهارم گویند که جسم نفس یعنی روح عامل شوند به آن نور باطن را مشاهده کنند چون مجلس دوم بجزیه انصار سائید  
هوایند و زویر و پیراوند و خطرات قلوب مردم آگاه شوند و از ماضی و مستقبل خبر دهند و عمر دراز یابند

گروه پنجم گویند که عالم عین ذات است و این کثرت پیش از و هم اعتبار نیست هر چند عالم در لباس غیرت جلوه  
نموده و از دست لیکن همه اوست چون زیور از زار

گروه ششم گویند هر چه هست غلب است چنانکه از تمام کار و زود و هر چه کار و جهان در و یعنی این همه خیر و شر و نیک و بد و هشت  
و دوزخ و جنة اعمال است که درین جهان و بدان جهان بعال میرسد و همچنین دیگر در هر شاستر از سید بر آورده اند و آن عبارت از  
شعوبه و چاره گری و عصیان و هتام نیکو کاری و مثل آنکه اسلامیان آنرا نفعه گویند همچنین کرم شاستر و آن علمی است که از آن شهبانند  
بیماری بدنی را که عارض بدن شود چون قابل تنازع اند گویند این بیماری فلان عمل که در جم پیشین یعنی ولادت سابق سر زده  
اکنون در چنین جسم یعنی پیشین حال بکافات آن مبتلا گشته و عجب بر آنکه چاره آن از خیرات و خواندن افسون نهان کنند و  
از آن شفا رود و دیگر پیروده چنان یعنی تواریخ که شصت و شصت بر احوال قدسیه و عالم ملکوت و پیدایش جهان و جنایان و  
احوال قیامت و غیره و اخبار بادشاهان ماضی و مستقبل و حال و غیره و دیگر بیا کردن و آن علمی است از صرف و نحو و تحقیق  
الفاظ و اعراب و غیره و دیگر بیدک بتریا و آن طبابت که احوال صحت بدنی و مرضی از آن دریافت میشود و با علاج پروراند و دیگر بیا  
برپایه علوم نجوم و دیگر سادریک یعنی علم قیافه از آن بر احوال نیک و بد انسان از خطوط صبه و دست و پا و غیره و هشت و صورت  
انسان دریافت نمایند و دیگر لیلادنی و آن علم هندسه و حساب است و دیگر شگون بدیا و آن علم است که از آواز مردم و جانوران  
و طیور و دواب و غیره خبر گرفته از تواریخ حال و مال و اطلاق و پند و دیگر سادریک بدیا از رفتن انفس یعنی بچپ و راست احوال  
نیک و بد سائل گذارش کنند و دیگر آگم بدیا آن علم است افسون و جادو و جادو کردن و دشمن گردانیدن و دوست را  
و تخیر ساختن چنه و علاج است با بیماری با افسون و دیگر اندر حال بدیا و آن علم نیز نجاست و طلسمات و تخیر قلوب بزرگ و دیگر  
تغییریل صورت یعنی سیمایی و داخل کردن روح خویش در جسم دیگران و انتقال آن تعلق بدین علم دارد و دیگر رس بدیا یعنی  
کشتن سیماب و خاک بر ساختن زروسیم منقرضات و معنیات و دیگر گاد بدیا و آن علمی است از فسون مار و کژدم و رماهی  
داون از گزند آنها و حاضر ساختن آنها با افسون و دیگر و دیگر بدیا آن علم نیز اندر می است بهندی کمان را و هتاک و تیز را با

بایستی که در این کتاب  
مورد بحث باشد  
و اینهاست  
که در این کتاب  
مورد بحث  
باشد

بایستی که در این کتاب  
مورد بحث باشد  
و اینهاست  
که در این کتاب  
مورد بحث  
باشد





جدیدت الیمہ  
شدہ و بدلی موسوم گشت و سلطان علاء الدین خلجی در عهد خویش شہر کو شک سیدی تجارت نمود و تخت گاہ ساخت و تعلق شاہ و رفعت مند  
و ہشت و شش ہجری شہر تعلق آباد بنیاد نهاد و پیش از ملک فخر الدین جوہا الخاطب بالفغان در سہ روز حد و آن شہر ایوانی ہزار ستون  
تعمیر نمود و سلطان فیروز شاہ کوٹلی و یکر سسی فیروز آباد کہ عہد محمد شاہ و پیشتر احمد شاہ از سلاطین گورکانیہ کہوٹہ فیروز شاہ مشہور  
بودہ تجارت نمود و راقم حروف وقتی آنجا اقامت نمود چون در تمام شہر دلی آب شور نہت و اگر آنجا بیخ است کہ بطریق چاہ تاسہ گز  
زمین حفر کرد تا آب برآمد و در آن بعضی میگذازند کہ از آن محراب شہر بدان چاہ رود و آب چاہ محفوظ نگردد و آن را در واقعہ شیرین گردان  
و استعمال میکنند آب بغایت نفیس و در ہضم باشد و انواع و انواع بکار آن کہ کند و دیگر آب نہرست کہ با بجا جالیست و استعمال آن در اخراجات  
و دیگرست و کسانیکہ بر ساحل دریای چین باشند آب چین استعمال کنند و آن نیز بخار و قارورات خوش و خاشاک شہر بلطافت شہر بلطافت  
خود است اما تا ہم از آب منبع شہر بہترست در کوٹہ فیروز شاہ چاہی بود کہ آب آن چاہ شیرین و خوشگوار و بغایت سبک بودہ از چہا کہ چری  
ماندہ تا وقت عشا تمام شہر شاہ جهان آباد از آن چاہ آب کشیدہ میبردند برای بیمار ان و در فغان بغایت مفید بود و تندرستان را صحت و  
اعتدال مزاج بحال پیدا شد و از کثرت برداشتن آب ہر روز وقت عشا آب چاہ کم میگشت و ہر روز این تفصیلاً یا وقوع باقی بالجملہ  
سلطان مبارک شاہ مبارک آباد بنیاد نهاد و ہمایون بادشاہ گورکانی قلعہ اندر پٹ واقع کرد و در مدت فرمودہ دین بنیاد نام نہاد و تھنگاہ  
خویش ساخت و شیر شاہ افغان در عهد خویش قلعہ علاء الدین خلجی را کہ کہوٹہ شک سیدی مشہور بود و بران گروہ شہری دیگر طرح انداخت  
پیشتر سلیم شاہ قلعہ غایت ثمانت و حصانت تعمیر کرد و از اسلیم گروہ نام نہاد کہ تا حال در میان چین و قلعہ مبارک آباد شہر اک شاہ جهان آباد قائم  
است و در سہ گز ہزار و چہل و ہشت ہجری مطابق سال دوازدہم از جلوس خویش شہاب الدین محمد شاہ چخان از سلاطین گورکانیہ نزدیک  
و ہاں شہری آباد کرد و بشاہ جهان آباد موسوم گردانید اکنون شہر ہای سلاطین سابق از نام افتادند و شہر شاہ جهان آباد مشہور گردید  
و بشاہ جهان نامہ بنویسند شاہ جهان بادشاہ در ظاہر دار الملک و ہاں متصل نور گدہ مشرق دریای چین کہ قطع و منبع بدیع بود و نادر  
آبادی شہر قلعہ تجوز فرمودہ و شب جمعت پنجم شہر ذی الحجہ در سنہ ہزار و چہل و ہشت ہجری مطابق سال دوازدہم از جلوس بنائے شہر  
و نہر یکہ سلطان فیروز شاہ در ایام سلطنتہ خویش از خضر آباد تا نصف میدان شکار گاہ او بودہ آورده و آن پس از حلت  
او بحر در ایام از جریان آب باز مانده بود حسب الحکم از منبع تا ہر قدیم در آنجا نہری جدید حفر نمودہ بنا بر عمارات رسانیدند  
و اساس عمارات قلعہ شاہ جهان آباد و در مدت ہشت سال خیرج مبلغ پنجہ لکھہ روپیہ اتمام پذیرفت بالجملہ آن شہر  
از زہت باغ و محراب از جمیع شہر ہای ہند ممتازست و ہوایش شہر تر از ہوا سے اکبر آباد است مولف ہفت تسلیم از  
تواریخ ہند بنویسد کہ شہر دلی در عہدی و عصری نہایت آبادی داشتہ و بعد از ان نوعی خراب گشتہ کہ مسکن و خوش  
و طیب شدہ راقم حروف در عہد سلطنت محمد شاہ شہر شاہ جهان آباد در کمال آبادی و رونق شاہدہ کردہ کہ آن خویش را بنخواست  
و چنان شہریان کردہ اند کہ بالجملہ شہر شاہ جهان آباد از سنگ خام در غایت استحکام است شہر شاہ جهان بادشاہ ست کہ بصرہ چہار  
لکھہ روپیہ صورت اتمام پذیرفت و گویند کہ علمبردار چخان در ان شہر نہری از رود چین از جای آب تر از کردہ بریدہ آورده و آن در کوچہ بازار  
آن شہر جریان میدار و آن غلط است واضح است کہ گذرست و در وسط آن شہر مسجد جامع بادشاہی نیز از شبہ شاہ جهان بادشاہ  
مسمی مسجد جهان نام است کہ رنگ مسخ تعمیر یافتہ در سن ہزار و پنجاہ و شش ہجری با تمام سعد اللہ خان فاضل خان بانجام رسیدہ

۱۰

با تمام آن هر روز پنجم از نفس از بنا و سنگتراشی و بنجار و غیره جمع آمده کار میکردند و اینهمه تا کید و اتهام سعد الدخان در مدت شش سال بصرف کرده  
 صورت تمام پذیرفت و اندرون آن بجهت تخته های سنگ مرمر گسترده از آنگاه و گنج اتصال داده و جری از سنگ مرمری که سیاه میشود و تخته  
 کرده از تفسا عیش چندانکه با ناک میخون بگوش افلاکیان رسیده و وسعت آنقدر که عالمی در آن بگنج و تخته منقطع با فواره بر آب صاف  
 سوز و سلطان سبزی ساخته اند و دیگر عمارات و بناها و مساجد و حمام و مدارس و تفریح و دو کالین شهر بیرون از حصار و در نهایت خوبی و لطافت  
 و پاکیزگی میسر و آن از حد بیان است و تفسیر و تفسیر همان شاه در کیکو گدی کتیب و واقع است و عمارتی بدان خوبی تا اکنون کسی نشان نداده  
 و مقابر علما و فضلا و سلاطین و امرا و وزیرای و ملوئی و حمید الدین ناگوری و امیر خسرو و ملوئی و دیگران زیارتگاه خاص عام است و راقم  
 حروف همراه مبارز الملک سر بلند خان در عهد سلطنت محمد شاه در سن دوازده سالگی بستانجهان آباد رفت آنوقت شهر موصوفت و کمال  
 رونق و آبادی بوده و خوبی و لطافت عمارات و شهر و کثرت افراد و حاکم خدایت را چه بیان نمایم که هنگام شام در چوک سعد الدخان و  
 چاندنی چوک از هجوم مردم گزرده سوار هرگز نبوده مگر پیاده و آن بر مسافت ده بیست قدم را در آن جمع گشتن میرفت و بر زن و بچه  
 گلزار و باغ و بهار بود و آفرین اجناس و امتعه متنوعه هر معمار در آن و یار آن مقدار که اگر کسی خواهد احوالات و احوالات جشن سلطان  
 و اسباب امارت و وزارت از صامت و ناطق و اتساع و اقشعه و غیره اشیای مطلوبه بدریکه روز جمعه تا شام چندانکه خواهد خرید و میسر  
 با جوره و کرایه دیگر و میسر بوده این مباهله نیست چه از جمله معمولات آن شهر بوده و دیگر از اکل و شرب و هر اشیای که در شهرت پاس  
 شبانه روزی هر وقت که بخواهد بقیامت حاصل نماید و دیگر همه چیز با بایع و مشتری بوده مگر بول انسان و حیوان که آب و زمین باشد را بیکان زمین  
 می افکندند و دیگر آنکه تجارت و شکوه و قوانین بادشاهی تا کجا نرسید از آن جمله نیست که روزی مبارز الملک سر بلند خان دوازده نفر  
 عده از روسای عساکر خویش جهت دلبازیدن منصب نوکر بادشاهی گردانیدن بدار السلطنه همراه بر و راقم حروف نیز در  
 آن جماعه بود و چنانچه بمنصب دوزخاری و پالکندی ذات و هزار سوار بمراتب و خطاب خالی و انعام خلعت پنج پارچه سواران در  
 ضابطه و قوانین بادشاهی چنان دید که امیری از امرا دهر کس را که اندر تقای خویشین مرتبه عظمتش تسبیح گزیده همراه خود بقلعه  
 که دار السلطنه است بر و اندرون در دیوان خاص خلعت از سرکار بادشاهی پوشانیده و میباشند چنانچه مأمور خلعت پوشیده بقم  
 تا آنکه کبر آید بادشاهی از باغ که سمت جنوبی بوده شده مأمور بخواستیم و اندرون دیوان خاص محبت دیدیم و در نهایت وسعت  
 و فراخی و مصفا که آنجا اگر کسی برای ظلال جویند نیابند و بطرف مشرق آن عمارت دیوان خاص غرب رویه در نهایت زیب  
 و زینت با ارتفاع و قد آدم تا کمانهای متعلقه در محال پاکیزگی با پرده های بانای زرد و زنی ثاث باقی که بر هر یک در بسته  
 بر داشته چندانکه مقدار نیم در یکشوف گذاشته و در های عمارت دیوان خاص یک بطرف مغرب مقابل دروازه باغ موصوف  
 بوده و پایمین دروازه باغ دیوان خاص و دیگری بر طرف مشرق مشرف بدریای چین که آنرا جهر و که نامند و طرف جنوب دیوان خاص  
 دروازه محل سرای محافدی دروازه باغ موصوف بوده و پایمین دروازه باغ و مجلسی مسافت صحن دیوان خاص قریب بیست و چهار  
 صد قدم انسان بوده باشد و اندرون صحن چنانچه در دیوان بطور چوین و بلط و فیل مرغ و تر مرغ و مثل آن سیرکنان و هر سو جان و دوان چنانچه  
 کسان بر آن مقرر که چنان طبع و انجا افتاده نماند بالجملة مأمور دروازه دیوان خاص را چند قدم پس گذاشته صفی زده و در مشرق  
 طرف دیوان خاص ایستادیم بعد نیم گهری بر آمد بادشاهی از در باغ و درخت طلافی شده سیلاب سوار بر آمده متوجه مجلس را

در وقت شام در چوک سعد الدخان و چاندنی چوک از هجوم مردم گزرده سوار هرگز نبوده مگر پیاده و آن بر مسافت ده بیست قدم را در آن جمع گشتن میرفت و بر زن و بچه گلزار و باغ و بهار بود و آفرین اجناس و امتعه متنوعه هر معمار در آن و یار آن مقدار که اگر کسی خواهد احوالات و احوالات جشن سلطان و اسباب امارت و وزارت از صامت و ناطق و اتساع و اقشعه و غیره اشیای مطلوبه بدریکه روز جمعه تا شام چندانکه خواهد خرید و میسر با جوره و کرایه دیگر و میسر بوده این مباهله نیست چه از جمله معمولات آن شهر بوده و دیگر از اکل و شرب و هر اشیای که در شهرت پاس شبانه روزی هر وقت که بخواهد بقیامت حاصل نماید و دیگر همه چیز با بایع و مشتری بوده مگر بول انسان و حیوان که آب و زمین باشد را بیکان زمین می افکندند و دیگر آنکه تجارت و شکوه و قوانین بادشاهی تا کجا نرسید از آن جمله نیست که روزی مبارز الملک سر بلند خان دوازده نفر عده از روسای عساکر خویش جهت دلبازیدن منصب نوکر بادشاهی گردانیدن بدار السلطنه همراه بر و راقم حروف نیز در آن جماعه بود و چنانچه بمنصب دوزخاری و پالکندی ذات و هزار سوار بمراتب و خطاب خالی و انعام خلعت پنج پارچه سواران در ضابطه و قوانین بادشاهی چنان دید که امیری از امرا دهر کس را که اندر تقای خویشین مرتبه عظمتش تسبیح گزیده همراه خود بقلعه که دار السلطنه است بر و اندرون در دیوان خاص خلعت از سرکار بادشاهی پوشانیده و میباشند چنانچه مأمور خلعت پوشیده بقم تا آنکه کبر آید بادشاهی از باغ که سمت جنوبی بوده شده مأمور بخواستیم و اندرون دیوان خاص محبت دیدیم و در نهایت وسعت و فراخی و مصفا که آنجا اگر کسی برای ظلال جویند نیابند و بطرف مشرق آن عمارت دیوان خاص غرب رویه در نهایت زیب و زینت با ارتفاع و قد آدم تا کمانهای متعلقه در محال پاکیزگی با پرده های بانای زرد و زنی ثاث باقی که بر هر یک در بسته بر داشته چندانکه مقدار نیم در یکشوف گذاشته و در های عمارت دیوان خاص یک بطرف مغرب مقابل دروازه باغ موصوف بوده و پایمین دروازه باغ دیوان خاص و دیگری بر طرف مشرق مشرف بدریای چین که آنرا جهر و که نامند و طرف جنوب دیوان خاص دروازه محل سرای محافدی دروازه باغ موصوف بوده و پایمین دروازه باغ و مجلسی مسافت صحن دیوان خاص قریب بیست و چهار صد قدم انسان بوده باشد و اندرون صحن چنانچه در دیوان بطور چوین و بلط و فیل مرغ و تر مرغ و مثل آن سیرکنان و هر سو جان و دوان چنانچه کسان بر آن مقرر که چنان طبع و انجا افتاده نماند بالجملة مأمور دروازه دیوان خاص را چند قدم پس گذاشته صفی زده و در مشرق طرف دیوان خاص ایستادیم بعد نیم گهری بر آمد بادشاهی از در باغ و درخت طلافی شده سیلاب سوار بر آمده متوجه مجلس را

شیرین افغانی شخصی یکی را از امر و نام هر دو آنکس از نصف برآمد و بمقام پادشاهی باو شاهی سپردم کرده دست بپشت ایستاد و شخصی از آنکه کوچک  
از فقره بردوش وی نهاده و دیگر کسی برود دست برداشته پیش بر سر پادشاه بآواز بلند ایستاد و خوش گفت که خواجه منصف انصاف  
خطاب خان و عنایت مراتب نوبت سدا فرزند گشت و چو بی برفت روز و آنکس تسلیمات نمود و نصف آمد و بایستاد و موسمی آنجا همه  
را تمیز بود که از نصف برآمد و پیش رفت و در و بر و دست تخت بایستاد و شخصی سراب قوغ که عبارت از علم است بدستم داد و گفت که فلانی  
منصف دو وزیر و پادشاهی ذات و بنر سوار و خطاب خان و مراتب نوبت سراف فرزند گشت آن گاه که تسلیمات کرده نصف قرار گرفت  
و همچنان دیگران بمراتب رسیدند و از در باغ تاور مجلس است مسافتی که بود آنچندان نبود و اینچنین آن تخت که عبارت از کماران  
و صالان تخت است آن تکلیف و آراستگی قطع مسافت کردند که مامور مردم بمراتب و مناصب رسیدیم و هنوز تخت محافوی سر اول  
صفت رسید و بود که جماعت پیش تخت اهتمام میکرد و بدو بعضی از آن کوکبک یعنی لوله نقره و ابر سپهر خود می زدند و دوبار آواز ملا میم  
و رعایت فصاحت میگفتند که بادوب و ملا حلقه باشند و دیگران از آن نیز میگفتند و اعتماد اول و له قمرالدین خان وزیر ابن محمد ابن خان  
و مصمما الدوله و اندران خان امیر الامرا بخشی الملک و مبارز الملک و پادشاهان الملک سعادت خان و درویش خان  
طشده باز خان و دیگر امیران از دست راست و چپ پیاده و در جلو بودند و همه را از نظر موسمی پادشاه بود که کدام وقت چه فرستاید  
گوئی که چو تصویر چشم یار بودند چون تاور و از مجلس سستی و چهل قدم مسافت صحن باقیمانده همه امر اخلاصه شاهی سوای و در پنج نفر  
خواجیه سدا ناظر مثل بهروز خان و خاندان و غیره که همراه تخت بودند و مناسبت مامور مردم قریب و در صد یک یک صفت بر و جنوب  
طردن و در و از مجلس است عقب تخت پادشاه دست بدست بایستادیم چون تخت پادشاه و در مجلس است رسید پادشاه  
اندر که زو بفتاده بود و گوشه های چشم بگریست همه با تسلیمات کردند و آن آداب رخصت بوده خیمه آمدن ایلمچی شاه ایران  
و دیگر و همان بام ایلمچی پادشاه ایران رسید و شاه و پس از مدت ها دیوان عام کرده و اعیان ملک است ملازمت ایلمچی بر در دیوان عام مقرب  
کرد و بیه تباری آن پر و آفتند پادشاه بعد تباری و آراستگی دیوان عام فرمودند و آنرا ایلمچی با یکصد نفر سعادت سید سعادت خان ملازمت  
نمود و همه را خاست گرانمایه طاشده آنرا و از طرف رفتم مطراق و شکوه پادشاهی مشا به در رفتم از آنجا که از لال کتبه دیوان عام تاور و از  
نوبت خانه که سمت مغرب مقابل دیوان عام است و در و از عداالت که سمت جنوب دیوان عام است و در و از دیوان خاص  
که بپوشی دیوان عام طرف شرق است این همه عمارات دیوان عام و کوشکهای اطراف از حیث مناصب داران پادشاهی و نوکران داسرا  
مملو بود و چنانچه گذاره از آن بدستواری بطریق آمد و از صدای چوب چاوشان و اهتمام چویداران گوشه های سامان گرفته و از طرف  
صدای نوبت خانه که بصورت رسید و آنهمه ایستاده می نشستند فیلان کوه پیکر از رنگهای متنوعه پیشانی رخسار طوم سرخ زور کرده  
و جلایه های بانات و منخل و کیکار چو بی و زو بیتی بر پشت افکنده و گردن از رنگ و رنگوله یالسته و آراسته و بر سائیان از بانات  
سرخ زو و وزی باجهال و کسبیل و کلاخون گذاشته و افراشته و پیش سلطان به تونزک و مراتب خویش آمده از خرد طوم  
سلام کنان و از طرف سپان خوش منظر از عربی و عراقی و ترکی و ناه مختلف اللون رنگهای گوناگون از جنس و رنگارنگ  
شوقش مانند غنچه گل و کسبیل گلکاری کرده بازمین و ساز طلا و نقره و مرصع کاری بجوهر نفیسه تباری کرده و طحافه های  
زلفیت بران افکنده و ایستاده و در کتبه نقره که از بیرون بعد از کتبه رخسار چو بی اطراف دیوان عام بوده و آنهمه



هر یک از امرا یا غلام در عمارت و انعام بمقتضای خورشید جایگاه مانند نقش دیوار دست بخدمت بسته ایستاده و دیگر دزد و لال که  
 که از طرف انتهای عمارت دیوان عام بوده امیران و متصدیان بادشاهی قیام میداشتند و برون آب تا حالیکه عبارت از لیسان  
 ریشمی کنده و پرکار مقدار بازوی ایشان کمتر از آن که آنرا با ستونهای خوب بسته و مانند جان بنیده بودند و ستون ویرکی راست چوب  
 و پیش روی آن گنبد آشته بودند و دیگران جا داشتند و از آن درها آمد و رفت میکردند مگر منصفه اران از دوشی و پنجای و شش شوی  
 و دو صدی و سه صدی و شش آن و نوکران و امر مملو به دیگران بیرون جالی تا گللال پاره که عبارت از بالشهای که بطین سرخ  
 رنگین کرده یکی برو دیگری محرف گذاشته میخامی آنهمی نقره هر دو سو آنرا از ستونهای چوبین سوار کرده گذرانیده مثل شوی و دیوان  
 مشبک ساخته و زمین فرو برده افرشته بودند و بدستور جالی سه در دران سر گذارشته بودند و در اینجا قیام میداشتند و در نا  
 چوبه اران ایستاده بیرون و اندرون گللال پاره نیز نوکران امر چنان که گذشت جمع بودند و دیگران حشری آبنوه از غلاتی بهم  
 بیرون گللال پاره بوده و اینهمه از جالی گللال پاره صیانت بست و سه قدم زیر سائبان هاس سرخ که اندرون و بیرون گمار  
 بودند بغایت وسیع و رفیع بر افراشته بودند از گللال پاره تا دروازه تو بخانه که مسافتی بعید داشته و سما  
 نشست گاه بادشاهی که شش نشین نامند و آن مقامی رفیع و مختصر و رچاق و وسعت عمارت دیوان عام تلقین  
 بدیوار آن ساخته بودند تحت بادشاه آنجا گذاشته بر آن بادشاه نشسته یازده سرخ پوشان که لباس ایشان  
 از بانات سرخ بود تنگ و دیگر اسلحه گرفته و دوشش بدوش و قدم بقدم دور و دور یک فاصله میان ایشان شده چار  
 گزین ایستاده مانند نظر بادشاه صاف و بی حجاب بسلا مگاه رسد و در آن بایره کسی را آمد و رفت نبوده هر گاه که بادشاه  
 کسی را از امرای عظام چیزی انعام میفرمود بسلا مگاه تا بدرنو بت خانه میرفت و تسلیات مینمود و باز می آمد و بجای خویش  
 نمی ایستاد و آنرا در آن تو انین بادشاهی بسیار دیده که شرح آن احوال کند بالجملة بادشاه تاسه گهری نشست و بر خاست  
 بدریچ که عقب شش نشین بود مراجعت فرمود آن مجلس تمام گشت کسانی که زیر عمارت دیوان عام بودند برای تماشا  
 مقصد رفتن بالا کردند و آنانکه بالای عمارت دیوان عام بودند عزم فرود آمدن کردند و عجب هنگامی و شمش از  
 فرود مردم برزینیه بار داده را قم حروف دران از دو هام از مردم خویش جدا گشت مترو و تلاش افتاد و بعد از  
 دیوان عام رسید و لال کثره و کثره جالی نقری را تماشا کرد و فرشت آنجا همه قالدین های گلگون کشمیری و کالبی در تما  
 صفا و پاکیزگی بوده سیرکنان بجای رسید که اغما و والد و له قمر الدین خان وزیر با گروه خویش آنجا نشسته بودند از  
 بادکش با بران باد میزدند و از گلاب تاشهای طلایی مرصع گلاب پیشش میکردند بدستور طر فی امیر الامر صمصام  
 چاند و رانجان بهادر بخشی الملک با جماعه منصب داران عملی شسته از انقدر محنت ایستادن می آساید چای  
 روشن در دله طره بازخان با گروه منصفه اران و از رفقای خویش بیاب شسته خاد و تلاش گلاب بر او می آورد و در قم حروف گوید  
 که باین نازک فراچی و آسایش عاقبت شهر شاهجهان آباد ویران سلطنت هندوستان خراب گشت بالجملة سیرکنان  
 بجای رسیدم که گروه اینچنان حلقه رده شسته بودند و هر سیدی خلایع فاخره و چیمه و سرچ مرصع از انعام بادشاه بر سر آنکه بر سر  
 سوار خلعت جواهر بالایی فرورید که یک مقدار کثرت خود صحرای باشد دیگران آویزان داشتند و شربت با و قمار دید و خود شربت

فی گفتند که بادشاه هندوستان بخدائی می کند از آنجا که هر گاه راز والی مقرر است پس از چند سال بعد قتل عام  
 شاهان آباد که نادر شاه والی ایران کرده بود و در عهد هایدن مرشد افسر شست سالگی آن شهر را دیدم در آبادی و رونق مانند  
 سابق نبوده و آن هنگام بادشاه را سیل خاطر تصرف اکثر ایشان بود و ایشان متصرفین جمعی ساخته ضیافت ایشان  
 میکرد و در میان ایشان می نشست و مسایل تصوف می پرسید از آنجا که است که وقتی سوال کردی مرغ از بیضا است یا  
 بیضا از مرغ پس درین هر دو تقدم و تاخر کنی است بهر دو سکه نرسد و آن قرب فرائض ابرسیار ازلی سمع فی بصیر و از باریت افریست  
 الی آخره جواب شنید و دیگر در سلطنت عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی ابن سغرا الدین جهان نادر شاه بن جهان نادر شاه پس از نالاج شهر  
 کهنه و بی که جواهر سنگ جات هنگام بغی و تیرانها ملک ابو المنصور خان در عهد احمد شاه ابن محمد شاه و بار خراب کردن شهر  
 کهنه و نوره احمد شاه ابدالی و درانی کابل و قندهار و در عصر عالمگیر ثانی بر هر دو شهر مدینه عظیم رسایند و به طبع و فینه عمارات  
 آن شهر را از پنج کنده و مبالغه پیشا گرفته مراجعت بدیاری خویش نموده را قلم حروف همراه علیقلیان شش سال گشته آنجا رفته بود  
 آن شهر را بغایت میران یافته چنانچه شهر آب نداشته و خشک افتاده و بر در قلعه بادشاهی بجای گل و ریاحان گلشن بوده و بجای  
 هجوم مردم چیزی چند از گافران در نواح سبز و چرامیکروند و اندرون قلعه در عمارت دیوان عام که آنرا آن نجیب خان رسیده  
 که منظر توجه عیار الدین خان وزیر عالمگیر ثانی بنیر نظام الملک آصف جاه نجیب الدوله شده بود و اسپان بسته بود و در آنجا  
 و سگین جای تو ده گشته بود و هر گاه قلم حروف و علیقلیان لیسواری میرفت و در چوک سعد المذ خان و چاندنی چوک سجد اکتمی پیدا  
 بنظر می آمدند قدری باز از خاتم و کھاری باولی آبادی و رونق داشت و دیگر جای آبادی متعده و واندک بوده و اکثر جاها مثل  
 حور عام و کیل پوره مطلق و میران و خراب بوده که کسی نام آنجا با را پیدا داشته از دست حرایان نامرا از آنرا از قطب الدین  
 بختیار کالی رفتن ممکن نبوده و ده نسبت کس تنفق شده و برایتی شیخ نظام الدین اولیا خوف ناک میرفتند فاعترفا و اولی از اوصاف  
 آن وقت بادشاه عالمگیر ثانی و تقدیمه باغ استقامت می داشت و بر و رابع در حینه بزرگ و وسیع و فتح محبت گشته  
 بودند و زری را قلم حروف با چو بداران شاهی در ساخت و تقدیم با آهنا داده اندرون خیمه رفت و مجلس جشن رتاشا  
 که در کمال بی رونقی بود و تمام خیمه فرش قالیین مستعمل بوده و در وسط خیمه شامیهان نخل شریخ کار جوئی هم کل ترا لیتا و ده  
 نقره و باطلای کشیم افزاشته بودند و وزیران شامیهان تخت مزبل از چوب بعرض و طول شش هفت گز نهاده و قالیین  
 گسترده و بر آن تخت بزرگ شخصی از چوب رنگ آمیزی کار کشیده شده و مختصر گزاشته و بادشاه محض و مذهب بلبلان منفید  
 و سیاه اند و ستار و جامه بر سر و کرده بر آن تخت مختصر کشاده و روتشته و بر تخت بزرگ که سه طرف از اطراف و جواب  
 تخت خورش مثل غلام گردش خالی بود و طرف دست راست بادشاه سه نفر و طرف دست چپ نیز چهار نفر از شاهزادگان و  
 پسران و بندگان عالمگیر ثانی بادشاه مجموع هفت کس نشسته بودند و شاهزاده عالمگیر که اکنون بر تخت سلطنت نشسته  
 است بمجلس آن هفت تن بوده است و دیگر بر تخت اول پیش روی بادشاه نایل بطرف راست کسیر خاند و ارخان که بجای  
 پدر شخصی الملک بوده و غازی الدین خان ابن عیار الدین خان این آصف جاه جامه کهنی که در وقت پیشین تا  
 عهد محمد شاه کس با جامه کهنی بدر بار میرفت و صندلین رنگ در بر و ستار مثلث آن بر سر و بجای کمر بند و وید صندل



و اشیای نفیسه از ظروف چینی و آبگینه و پارچه چین و شال و کتیمه و زعفران ارزان بود و بانگ و نماز بسبب مردم کشمیری که اکثر مسلمان  
 اند آنجا سکونت دارند و در آنجا که هندوست متعرض بانگ و نماز نشیند و غسل و گوشت آنجا افرادان باشند و ساکنان آنجا همه متمول  
 و مسافر دوست اند با امام علی برادراده را قلم شخصی سپاهی پیشه که از لاسه آمده بود و تعریف از زانی غله و غیره آنست که یک دو از گوندن لاسه منزل  
 بمنزل نویسانده و در آنجا آن کاغذ بروقت نابین این تاریخ حاضر بنویسند و فصل مرقوم منازل نکشت باجمه دریای جمن از آن شهر گذشته در  
 ولایت سرحد رسید راجه آنجا بخوانین بعد از راه دریا کشیده های برف پر بار کرده بطریق هدیه سیفیت عوام آن راجه را راجه بری گویند و نزدیک  
 شهر سرحد در بای مذکور از کوه برآمده بر زمین سطح و هموار جاری شده در آن مکان شاهجهان بادشاه بر ساحل در با عمارتی عالی تعمیر نموده و زرا  
 و امر در آنجا عمارت ساخته مخصوص پور و ثانی بفضی آباد و سمی گشته از همین جاشاه شهر که در حقیقت نصف دریای جمن است بریده بشاهجهان آباد  
 آورده اند باجمه دریای مذکور بعد بر آمدن از سرحد بر اکثر محال گذشته بانان شاهجهان آباد و میر از آنجا مسافت پانزده کرده تا بان شهر  
 متهم و گوگل و بندر این رسیده بعد از آن با کبر آباد از آنجا تا مان قلعه اناوه و شهر کالپی و از آنجا بشهر کبر پور پناه کوه راجه سریر اکبر شاهی می  
 در اکبر پور بر ساحل آنجا عمارت راجه سریر واقع است و دریای جمن نزدیک اکبر پور در ریاست کوه و دیگر دریای از جانب کوهند و از تفاوت کوه  
 در جمن و جل میگویند از آنجا بجل ملکوشه گذشته سمت جنوب شهر آله آباد و متصل قاعه آن شهر گذشته قرب دروازه قریبی که یکی از دریای خرد  
 قلعه مذکور است یک اتصال جنبانده و می دریای گنگ از حشر پنجه آن سر کشی در انت ثبست با اعتقاد و بنو و از پشت نازل شده بعد از  
 از پشت برگوه کیلاس از آنجا بولایت چین رسد بولایت مولف خلاصه التاریخ که از شاه نامه فردوسی طوسی اعتقاد کرده می نویسد  
 که عمارت شاهزاده سیاوش بن کیاکاوس بن کیقباد بن کیانی در چین بر ساحل گنگ بوده و این وایت ضعیف است باجمه عمارت آن  
 از چین در کوهستان بدری نامته می آید مکان همان حال یعنی محفوظ از برف و همین کوه است و درین کوه سواحل دریایانقدر بلند است که آب  
 به شواری در نظر می آید و عبور بر کشتی متعذر است مگر در اماکن معهود مقرر شده و شمای سطر و سطر بر شجار طریقین ساحل استوار بسته نظر فرسوده که  
 زبان آند بار چپکه نامند بران در با آند و شد می کنند و بر باری بدری نامته میرسد دریای از کوه باری نامته نایان شهر سری نگر میرسد و بان  
 ریکی کیش مردم نموده در مکان هر دو از کوه بیرون می آید در آنجا چهره کا و از سنگ تراشیده اند که آب از دهن این جریان پیدا رود و آن  
 چهره را مینود و گویند که می نامند هر دو از آبگینه متبر که بنود است هر سال در روز شویل آفتاب به برج حمل که آنرا میندبان ماه میساکه نامند  
 از دوام مردم در آنجا بسیار می شود و در سالی که شتری به برج دوسر آن بعد و از ده سال باشد آن هنگام خلایق از جایهای دور و از  
 بر آنجا میروند و پیش خیل و بوی سروریش تراشی و خیرات بردارند و انداختن استخوان مرغان و در میان گنگ مخصوص آنجا رنگاری مژده از  
 عذاب میدارند و آب آنجا را بطریق تبرک و هدیه بجایهای دور برند اگر سالها در ظرف ماند تقیه میشود آب گنگ آبی است خوشگوار جمیع  
 امراض و طبایع سازگار با فواید بسیار و بیماریان را موجب صحت و صحیح مزاجان را باعث تندرستی و تقوی شتهوین باشد بسیار از الملک سر بلند  
 خان آب گنگ استعمال مینمود و در نظامت کابل و احمد آباد و گجرات مبلغ خطبه در اجوره کهاران و شتران آب کش صرف میشد باجمه این دریای  
 بعد از بر آمدن هر دو از مقام باره سادات رسیده بانان بسیار از آنجا نزدیک گده کشیده و انوب شهر و سورون و بداند گذشته بطرف  
 شمال متوج و جنوب بلکه اعم که وطن را قلم حروف است مفاصله و نیم کرده گذشته شمال کوره جهان آباد و تفاوت چند کرده همین شمال  
 متصل کانپور که اکنون کونمی و جهانوی اندر نزد آنجا است گذشته و شمال شیوراج پور و کجوه و شمال کسره و جنوب مانکپور و شمال شاهزاده پور



پیش ازین در زمان خیرج کردن فرزندان گفت که با من و میگانه صحبت ندارم اگر ترا پس فرزند است من از عابدی انسون خوانده ام  
 که بابر آن انسون از عالم ملکوت و آسمان هرگز انجوا بنده طلبیده فرزند حاصل کنند راجه بنابر پاس داری برور خانه بنحسبت وزن  
 عمل کرد و انسون خواند و حاله گشت و بعد از نه ماه سپری زانیدناش جد شتر نهادند و فم حرف گوید این حکایت فی الجمله منشا  
 دارد و صفت القوا که جهان بخول از اولاد او چند چنانچه در اقلیم ششم در ضمن مکرکشان مرقوم است و همچنین مانده است تبریک کتب علی السلام  
 حاصله شد باجماع دیگر بابر زن راجه بدستور سپری آورد و نامش بهیم نهادند و مرتبه سوّم همچنین اورا ازین نام گذشتند و ازین دوّم راجه  
 بهیم بنط که گذشت دو سپری یک شکم توانان بوجود آمدند و نام ایشان لوکل و شهید یونما و ندان پنج برادر را پند و پیژوان نامند چون  
 از راجه و هر برشت نمایان کنند باری نام که دختر راجه قند بار بود و حاله گشت بعد از دو سال مضاعف گشت صلب چون مشک از شکم او برآمده  
 باشد راجه بیاس عارف کامل آب بر او پاشیدند و آن مضاعف گشت احد پاره کردند هر یک پاره راجه اجداد و کوزه ها کردند و روغن زرد  
 بران پاشیدند و هر کوزه نگانداشتند و بعد از دو سال سرهای کوزه بکشادند از هر یک کوزه سپری برآمد و از همه آنها کلا شتر جرد وین بود  
 که از کشتا کوزه اول برآمده و یکی بخش نام که از زوجه دیگر متولد شده بود و اینجمله صد و یک سپر و هر برشت را کور و کور و ان خوانند چون  
 راجه پند موجب دعای عابد و دیگر بکسب مباشرت بازن خویش که خود را از چنان شهنوت نگانداشتن نفوذ نیست وقت مباشرت  
 فی الغور و گذشت وزن کمتر و همراه لغش اوستی شد یعنی خود را بسوخت عابدان صحرایشین پنج فرزندان پند را با مادر ایشان  
 کننی نام در سه پور آورند و جرد وین و دیگر سپران و هر برشت در نسبت ایشان طعن کرده اند آخر الامر در یک طینی ایشان از غیب  
 ندای شنیدند و منفصل شدند و همگی هم پند بر تربیت طفلان کوشید چون بسن میر رسیدند و قوت و شجاعت مانند خود داشتند گویند که  
 ارجن در فن تیر اندازی بی مثل بوده و او از تیرهای اختراعی خویش طوفان آتش و باد و آب و خانه بر روی کار آوردی و از یک یک  
 تیر جاعتی کثیر از دشمنان هلاک ساختی نیز از تیر مخالفان را در هوا بکشاد یک تیر دفع کردی و بریده بر زمین افتادی این نوع تیر انداز  
 و اختراع تیر با از ملکوتیان عالم علوی تعلیم گرفته بود و جد شتر که از همه برادران بزرگ بود در صفات حسن و در عدل و بذل و راست  
 گوئی فطریه داشت چون پند و در بزم و درم سر آمد و دیگر خویش گشتند غم ایشان و هر برشت جد شتر را و بعد گروند جرد وین سپر کلان  
 و هر برشت بر جد شتر حیدر و باید گفت که اطاعت جد شتر تو انکم کرد و هر برشت نصف ولایت را بر جرد وین و نصف دیگر را  
 بر جد شتر حواله کرد و امر فرمود که جد شتر با مادر و برادران خود به مقام نژاده بر در آنجا با سوار سلطنت قیام نمایند پیش از آنکه جد شتر بدین  
 شهر رسد کسان جرد وین باشند و او در نژاده رفتند و عمارتی ازنی و چوب سپر و فنی انداد ساختند و اراده داشتند که چون پند و  
 آنجا فرو و آیین بهنگام شب در آن عمارت آتش زنند تا پند و ان بسوزند جد شتر از مکر جرد وین آگاه شد و بشهر نژاده آمد و از اشراف  
 همان روز تمیل زنی با پنج سپر خود را آنجا منزل کرده و بهنگام شب جد شتر با مادر و برادران خویش از آن عمارت برآمدی کسان  
 جرد وین آنرا آتش دادند آن عمارت مع تمیل زن و پنج سپر او که آنجا فرو آمده بودند بسوخت مردم جرد وین سوختن پند و ان داشتند  
 خبر جرد وین دادند و جد شتر و غیره بلباس گدایان سیحرو امانکن کنان هر جا که بود و عقرب و شتر و گوزن میشدند میگشتند ناگاه  
 بکیلاس رسیدند راجه در وید حاکم آنجا و تیری جمیده داشت جهت از دواج بآیین خویش راجه بای روسی زمین را طلبید آشته مجلسی  
 عالی ترتیب دادند تا هر کس را که دختر پند کند بقداد و آید و گویند راجه در وید چو بدستی مرتفع در آید و وسیع بر افراشت و بر سر آن



ماهی از طلا گذشت و پای چوب و یکی پراثر و عن بر دکان نهاد و صلاهی عام در داد که هر که این ماهی را از و بکس دوست بقفا  
چنان بزرگد که از شیر چوب جدا شده و در بگ افتد و ختراور رسد از عهد این شرط سیکس بر آمدن نخواست که در آن مجسمه ارجین  
نزد کمان نهاد و شصت یکشتاد و جهان بر ماهی نرود که از سر چوب جدا شده و در بگ افتاد و راجه و در پید و ختراورش که در ویدی نام داشت با این  
حواله که چون به پنج برادران در آنجا یکجان بقالب متعلقه بودند با شماره مادر خویش آنقدر ختراور به پنج بزرگیت خویش در آورند و بر برادران بر آن  
نهفتاد و روز مفرشت آنچنان که زن نرود و هفتاد و روز واحدیت یکی از برادران پند و می ماند چون نوبت آخر میشد آفتی عظیم بر می افروختند و در وید  
بالباس عروسانه در آن آفتش میگذشت و از طرف دیگر بر می آید و تروکی از آن دیگر میرفت و بعد از انقضای نوبت بدستور باز راه میرفت  
چون خبر بدتر تر شد رسید که پند و آن بسلاهی در گنبد میگذراند ایشان را طلبد شسته و نسفی ولایت عهد خویش با ایشان داد ایشان  
در اندر بیت آمده بسلاطنت نشستند و حوصله یک راجه بسو که با صطلاح بهنو عبارت از عبادت عظیم است نمودند و آنچنانست که در آن مجلس  
راجها سی جهان را دعوت میکنند و هر یک را اشغالی از اشتغال یک فرمایند تا هر کس از نواب آن بهره رسد و آفتی عظیم بر افروزند و قسام  
ایشان در آن زیرند و بسوزند و طعام فقر و آوار باب احتیاج بر دارند و هر که از سر ختراور سوال کنند در آن محرم نمازند با جمیع بزرگتر برادران را با طرا  
جهان فرستاد و بزرگوار جمع آورد و بعضی از راجها که با پند و آن مخالفت بودند گفتند همان بهتر که جرجوین را بر ختراور جد شتر که از سر تای مجا بود  
با تمام کشاید و زود خزانه تنی گردد و چون ایام جگ با تمام رسیده باشد و خزانه خالی گردد و جد شتر شتر منده شود و راجها میان و آنند که  
اوبه آنست که جگ جشتو تواند کرد و گویند که دباب مطلق در دست جرجوین اثر نهاده که تا در خزانه که تصرف کنند و هر چند از آن بخش خزانه تنی  
فتو و او سا بر راجها از بعضی بخری و بخرند جرجوین خزانه جد شتر شست و هر چند شتری بخشد و خزانه کشته تنی بخشد تا آنکه جگ تمام شود  
نام جد شتر روشن گردد و جد جرجوین افرون بر کشت جرجوین جد شتر و غیره پند و آن را بطریق ضیافت از اندر بیت مستنایا آور و  
بکشتین قلبها بر نخت و جد شتر و برادران او هر چه داشتند در با ختراور جرجوین گفت که یکبار دیگر بختین بر آن کنم اگر شمارید آنچه برده ام با یک  
و هم اگر بستم شمارا باید که او هم در جهان بیرون رود و در دوازده سال در بیابان بسر ببرد جد شتر قبول کرد جرجوین بختین را با فکند و بر جد شتر  
با برادران در ویدی بیابانها رسیده یکایک تن رفت و دوازده سال بر ریاضت و شقت بسر برده و یکس سال بر سیل خفتا  
نماند پس جد شتر راجهای دکن را طبع ساخت و کشتن یعنی کنیا بن باسد و بر این حالت پیش جرجوین فرستاد و ملکیت باز خواست  
جرجوین التفاتی نکرد و جد شتر با اتفاق راجهای دکن روی بدیار خویش آورد و جرجوین لشکر با جمع آورد و در وساحت گور کمت که  
اکنون به تنها نیست شهرت دارد و در روزه صعب کرد که آنرا هندوان هماهات یعنی جنگ بزرگ گویند سجد روز باینز به جدال اشتغال  
داشت با آن جرجوین بفر بگزیم بقتل رسید و جد شتر طغریافت گویند بسم در آن محله که فیل را از زمین برگرفت و بر فیل دیگر زد و  
دبسا بودی که فیل را بر هوا انداختی چنانچه از نظر جانب شدی گویند که در آن محله که هفت کوهی از طرف جد شتر بود و یازده از طرف  
جرجوین بود و سجد کوهی زل یعنی لشکر بود کوهی بحساب بندی عبارت از پنج لاکه و چهل و شصت هزار و یکصد و بیست نفر با سوار  
فیلان و اسبان و آرا به که آنرا تهم نامند پنج پیادگان باشد گویند که آن همه سپاه در آن محله که بود و بقتل رسیدند مگر یازده تن که  
زنده ماندند پنج نفر از سپاه جرجوین و شش نفر از لشکر جد شتر و جد شتر به چهار بار در دشمنی کشن که دوست پند و بوده گویند که کندهای  
مادر جرجوین سحاب الدعوات بوده و چون او را برگرفت شوهرم بدتر تر شد غم بر است سزاوار نباشد که من فرزند را به منیم پدرش

از آن بے نصیب باشد پس دیده باریست و چنان بود تا آنکه جرجو دهن بخرم زرم چنان دان متوجه که کویست کشت مادرش اورا گفت  
 اکنون که بزم میروی باید که پیش من آئی تا ترانه بنویسم و برکت دیدار من اسلحه بر تو کار گر نماند و جرجو دهن گفت بچیت نزد تو آیم گفت بنده  
 اگر دشمنان تو اندازار است گوی اند و در مشورت نیابت کند که از ایشان تیررسی جرجو دهن پیش بنده رفت و حال بازگشت گفتند  
 فرزند اول که بنظر مادر آید برهنه باشد و ترا که تا حال مادرت بدیده گوئی که او را بر زور لجهت پس عریان نشوی و تراک آوری جرجو دهن باز  
 و خواست که چنان کند که در راه کشتن را بدید کشتن گفت چرا نزد دشمنان خود رفتی بودی جرجو دهن حال بازگشت کشتن که با او دشمن بود گفت که  
 از خشم من ای جانی که با او استنکر کرده اند بخوابند که ما برهنه خود را باها در نمائی تا ناظر بر عورت افتد و ترا دعای بکنند اکنون چون مادرت  
 ترا فرموده که بقول ایشان عمل کنی پس باید که برهنه نشوی و چند حائل گل در گردن انگیزی و آن را در چندان دراز سازی که بر عورت تو  
 پوشیده باشد بدان بچیت نزد مادر نشوی جرجو دهن چنان کرد چون مادرش اورا بدید نعره کشید و گفت که ترا این تعلیم که کرده ام گفت  
 کشتن کند هاری کشتن را دعای بکر و آن از آن بود که او از منم آواره کشته بدوار کا افتاد و آنجا بقتل رسید با لجهت کند هاری جرجو دهن گفت  
 که بر اعضای تو که بنظر می آید بر آن هیچ حربه کار گر نه آید و اگر بر عضو یک آنرا در حائل پوشیده زخمی رسد ترا از پا در آورم پس جرجو دهن را  
 بهر عضو یک مادرش گفته بود طعن گریزیم رسید و از آن در گذشت

همراه سارث با کجای از واقعه مهاجرت جمعی شش سال با استقلال سلطنت کرد و بالاخر تهم و گزید و با اتفاق برادران  
 در سیاحت و غارت عبادت میگذاشتند و در محوطه سماخال در گذشت و بعد از دسی من از خاندان بنایه که اول ایشان بر بچیت بنیر و آری  
 و آخر آن جماعه راجه کهن بدت بکنار و دخت صد و هفتاد و دو سال و شش ماه سلطنت کردند چون راجه کهن بر امرور ریاست و قونی مدت  
 و زبانش سپهر را در ابدیت و سلطنت شش راجه اما سپهر و آخر از اولاد خود مجموعه چهارده گس باشد یکی بعد دیگری تا مدت بالصد سال  
 و شش ماه سلطنت کردند و آخرین خطایفه راجه و جمال که بنایت عیش و دست و نیک نوش بود و همه میراث و اورا بکشت و بکشت و بکشت  
 و بعد از چهارده تن از اولاد او چهار صد سال و دو ماه ریاست کردند و آخر ایشان راجه اوست است که دندم و وزیر اورا بکشت و بکشت  
 شش و پس از دشت تن از اولادش صد و چهل و یک سال و یک ماه سلطنت کردند و آخرین آن گروه راجه راج است که اکثر از دیار  
 هندوستان به تخمین آورده و فریب و کمر بکشی پیش گرفت سکونت نامی از امرای او که بر کوه گمانون متصرف بوده برو خروج کرد و اورا  
 بقتل رسانیده و در دلی بکشت و شش و در خود مغرور شد و بر عیان سلطنت بسلوکی آغاز نهاد و پیشه گوینا را سهیل کردند و راجه بکشت  
 بن گند هرپ سین دالی او جین به تخمین دلی برخاست و اورا بر زرم تقبل رسانید مدت سلطنت حکومت چهار سال بوده و راجه  
 بکر حاجیت بن گند هرپ سین که سیاحت و دست بود و در اندر پرت و دلی نایب گزیده شد با و جین مرا حجت کرد و در تواریخ بنمود و در تکرار راجه  
 بکر حاجیت حکایتی غریب که در از عقل باشد مینویسد چه روزی اندر که رضوان باشد و در شست رقص حوران و پربان که زبان نهند  
 آنچه از نامندید بدید گند هرپ سین سپهر اندر در آن مجلس جرجو دهن که بنظر نظر پدرش بود مبتلا شد و نظری عاشقانه بسوسه او کرد  
 اندر دریافت و بر سپهر دعای بکر کرد و گفت به عالم سفلی شد و در زور بصورت خروشب بصورت اصلی خویش شده و عماش کن تا انگاه که شهنش  
 پوست خریا بسوزد و از زمان به عالم علوی بمقام خویش بار آئی گند هرپ سین فی الفور بر زمین افتاد و بصورت خروشد و در تالاب  
 که متصل به بارانگر نواح و کن که راجه و چهار آنجا حکم بود و بنیم گشت بر منی بر سه عبادت اینجا که گند هرپ سین از میان آب جرجو دهن

آواز داد که من پسر اندرام باراجه خودم و گوی که دختر خود را بمن در عقد دهد و هر مقصد که باشد بمن بگوید با انجام دهم پس بمن باراجه پیغام افروخت  
 راجه بر تالاب برآمد و همان جواب شنید گفت که در یکی شب قلعه تنبی در حوالی این شهر باز روز دیگر راجه آنرا ساخته یافت پس دختر خود را  
 بکنده پسر سپین داد و ن قبول کرد و گند پسر سپین از تالاب بصورت خبر برآمد راجه حیران گشت و از شگفتی ای را بر اندیشید گند پسر گفت غم مخور  
 که من در شب بصورت انسان بشوم با لجه کند پسر در روز و طوبی که راجه پسر می برد و شب بصورت انسان شده با دختر راجه بعیش می نشست  
 مدتی بران بگذشت شبی راجه فرصت یافت آن پوست خراور را آتش میوخت گند پسر سپین همانوقت از محل سر ابرون برآمد حکایت می کرد  
 پدر خویش باراجه بیان کرد و او را شنید گفت که اکنون بوسیله تو به مقام اصلی خویش بروم اما پیش ازین پسر من بهتر می نام بوجود آمده اکنون  
 دختر تو که از من حامله است پسر من خواهد آورد نام او بکر باجیت کنی و او را از در بزرگ دریا قبول خواهد بود این بگفت و بسوی آسمان رفت راجه در غمت  
 ماند از این چنین پسر مانا اندیشید و محافل آن بدختر گماشت وقت تو آن پسر را نزد من آرید تا بدفع آن کوشم دختر ازین حال آگاه شد  
 وقت استن شکم خود را بزرگ بپوشید و در افتاد و خود را بکر باجیت آورد و نزد او مرگ دختر آگهی داد و در راجه را بر حال پسر شفقت آمد و او را  
 پرورش نمود نام او بکر باجیت نهاد چون بحد بلوغ رسید و لایمت مالود با و داد بکر باجیت گفت بنام بهتر می برای او در کلان من ریاست  
 مقرر نمایند و من وزیر او باشم راجه لب لباب و جهان کرد بهتر می شهر او جین و او را سلطنت کرد بکر باجیت وزیر او گشت و بسیاری از مملکت  
 و کن و دیار بتسخیر ساخت و حکایات بکر باجیت و بهتر می در کتب است و آن بسیار است اندک که از آن بقلیم می آید و راجه بهتر می باز و بجه  
 خویش بکارانی بعیش می پرداخت و کمتر بیرون آن بکر باجیت با موی سلطنت قیام نمیداد اکثر بهتر می می گفت که باز نان صحبت بسیار  
 داشت من بوجوب اضرار است و رانی ازین سخن با بکر باجیت مخالفت نمیداد تا آنکه راجه بهتر می را بر آن آورد که بکر باجیت را از مملکت  
 خویش بیرون کند بکر باجیت بفرمان برادر چهره نگریه و مدتی بر این بگذشت روزی زنار داری بقوت ریاضت ثمری بدست آورد  
 که هر که آنرا بخورد زنده بماند و کانی ابدی یا بد زنده ماند و از بصلحت و بجه خویش آن ثمر را بکر باجیت بهتر می گذراند و بجه از محبت آنرا برانی اینک سبب نام و بجه  
 دوم خویش داد و رانی که فاجره بود در دام محبت سیر آخور گرفتار بود آن ثمر را حواله او کرد و سیر آخور زنی فاحشه گرفتار بود آنرا با و داد و لولی با خود  
 اندیشید که از خوردن این ثمر مرغی از زبانی منقش و مخور چه حاصل همان بهتر که این ثمر را راجه بخورد تا بمالیهان نامدست از وفایده بماند او  
 پیشکش راجه بهتر می نمود راجه آن ثمر را بشناخت و شخص کرد از آن ماجرا و وقت گشت رانی از غایت خون خود را از بام خانه بزرگ انداخت  
 و ملک شد راجه روزی بفرمانشکار رفت دید که زنی با یک شوشه خویش خود را بسوخت و سستی شد راجه این احوال را با بیکارانی  
 بگفت رانی گفت محبت زن با شوشه نسبت که از استماع خبر فوت شوشه فی الفور قالب از جهان خالی کند و روزی راجه بشکار رفت  
 و از شکار بدست مستند به جانی خود را بخون گو سپید آلوده نزد رانی فرستاد و فاحشه آنرا برانی رسانید و گفت راجه را بشکار  
 شکارگاه بگشت رانی تحقیق ناکرده اضطراب نمود و فخره و زو جان بداد راجه از مردن رانی ترک سلطنت کرد و دهر العبادت پرداخت  
 و در شهر او جین آشوبی پدید آمد و بعد چند سال بنیال نامی عفریت خانی را از سکنه او جین طبع خویش ساخت اعیان مملکت با  
 عفریت گفتند که یک کس بر دروازه شهر بر سر غذای خود از مایان و طیفه گرفته باشد و دیگر آنرا آزار دلو گفت که هر روز  
 یکی از شهریان را بر تخت نشاند و او را نام روز بر تخت با حکام سلطنت بر داند و بشب غذای من شود و مدتی بر این گذشت  
 شکاران از جانب کجرات با و جین بی آمدند بکر باجیت نوکر یکی از شکاران بود و نیز در آنجا آمد و دیگر روز بتماشای شهر رسیدی کرد و

بروگان کلالی رسید و بد کہ تھیل شاہی بر در آن کلال اسناد و سپر کلان را لباس ملوکانہ پوشانیدہ بر فیل سوار کرده و بدر و مادر گریہ  
 ناری می کنند بکر حاجیت بسیار تنجیح و سبب گریہ پرسید و از احوال و بود و بود آن واقف شد و کلال را گفت کہ غم مخور من سچا سے پسر تو  
 میروم بکر حاجیت انیمہ لباس شاہی از سپر کلال گرفت و بخود پوشیدہ بر فیل نشست و قلعہ رفتہ بر تخت قیام نمود و فرمود کہ تمام غنایہ  
 بردہ ہر از عمر دیونہند ہنگام شب دیوانجا آمد و غذا سے لذت بخورد و خورد شد و اندرون قلعہ درآمد بکر حاجیت از تخت بہشت کشتی کرد و  
 بکشتی اورا مغلوب ساخت و بر زمین زد و بر سینہ اش نشست و بوجہ کرد و وعہ بست کہ اکنون اندرین دیار و شہر دنیا ہم و در ہر کار  
 مدوکانو باشم بکر حاجیت از دیو قول و قرار حاصل کرد و یوارا کرد و بکر حاجیت را مردم بر تخت زندہ دیدند و بہ تفحص افتادند بکر حاجیت خود را ظاہر  
 ساخت و چون ایام مولی بود و آن در ہند جیشی است عظیم و مشہور بعضی گویند کہ بانی جیش مولی بکر حاجیت است کہ بعد قضا بای دیو  
 نایکوا جیشی عظیم نمود و خلقی عظیم را بخود و سخاے خویش بانی بنابر کرد و آیند بعد از ان در مملکت مہند بسیار سی از مملکت و کن و بنگ و بہار  
 و گجرات و سوماترا بکشد و سکونت نمود و راجہ دیو بقول سانیہ ناگاہ کابل را ضبط کرد و پوشیدہ نماںد کہ در ولایت بکر حاجیت را ایت مختلف نقل  
 میکنند و بہ ستور در مرون او نیز قوا المہ است و یکے از ان کہست کہ سالہا بن زمیندار و کن بر بکر حاجیت خروج کرد و بر ساحل بریدہ  
 صحارہ عظیم نمود و بکر حاجیت را بقتل رسانید و در مہودان سا کہ سالہا بن مشہور است و غنیمت بکر حاجیت عبارت از سال جلو س  
 بکر حاجیت است چنانچہ اکنون کہ ہزار و یکصد و نو و پنج ہجری از ہمت بکر حاجیت یکہزار و پینصد و سی و شہت سال گذشتہ و نارسنج  
 جلو س بکر حاجیت بعد از قضا ی ماہ پہاگن کہ مولی تمام شود ماہ اول حیت کہ تحویل آفتاب بہ برج حوت میشود ابتداء میکند و سا کہ  
 سالہا بن را کہ بکر حاجیت در ان کشتہ شد کہ یکہزار و شش صد و نو و شہت سال میشود پس بکر حاجیت یکصد و چہل سال سلطنت کرد و از ان جملہ  
 در دیو گماشتگان او منصرف بود و مذکور خلاصۃ التوائنج گوید کہ عمر بکر حاجیت را مہودان یکہزار و یکصد سال گفتہ اند اما سلطنت ہمان  
 است کہ گذشتہ منقولست کہ بکر حاجیت در آخر عمر سلطنت خویش از مہند رمال جوگی کہ انتقال روح از جسدی مجیدے تعلیم میگرفت  
 جوگی و جسد بکر حاجیت روح خود را انداخت و بجای بکر حاجیت مہلطن نشست و این روایت ضعیف است و اکثر ہمت راجہ بکر حاجیت  
 بر اجرے کار ہے خلایق مصروف بودہ و از بزرگترین ایان عصر خویش بودہ و او را برے رمان گویند یعنی ملک الملوک و مہودان را  
 با او اعتقاد ی تمام است گویند ہر گاہ خواستی با سمان رفتی و ہر چہ در شب بکشد گذشتی دیگر در زمزم مردم از ان آگاہی ساختہ و خلایق  
 برادرانہ سلوک کردے و در خانہ خبر کوزہ و دیو را چہیز میگردانشتی منجمان ہند مدارق و ہم ہند بر جلو س او دانند و انایان ہند را در فضایل او  
 قصایف بسیار است و از قوم پندار بودہ و در بدو شباب بساحت و صحبت بسیاری از فقر رسید و در پنجاہ سالگی بموجب الہام ربانی  
 طالب مالک شد و در اندک زمانہ مالودہ و ہر اول استیلا یافت و قلعہ دہار و شہر اجدین و تنجانہ ہماگل بنیاد نمود و اسے سہلہ دختر  
 داشت در کمال جمال روزے پیام برآمدہ و در ویشی او را بدیدہ شیفٹہ او شد و نزد اسے سہلہ رفت و گفت دختر خود را مرادہ اسے  
 برنجید و خواست کہ او را بقتل رسانید و زبیرش گفت بادشاہان دست بخون در ویشان نمی آلایند او را بچلنے از بن دعوی باز دارم  
 پس در ویش اسے گفت عروسان را رو با شرط است دختر ایک پیل و یک خزانہ زرباید و در ویش در غم سہیل در زرافتا و گفتند نزد اسے رایان  
 او در ویش بر رفت و حال باز گفت اسے رایان سہیل و زرا و داد و در ویش او را نزد اسے سہلہ آورد و اسے وزیر گرفت اکنون  
 چارہ دیگر باید کرد و وزیر گفت ای در ویش دختر بادشاہان را بجا نورے و شتی زربدست توان آورد سرے رایان را باید تا نایج مصاہرت

چون

بسیار سپاه در پیش باز نزد راسه رایان رفت و حال باو گفت چاره رایان گفت سالها است که این سوار میگردد و نمرد و گردنم زیر بار است  
 کسی نگفتند که اگر کار آید خدا بقدرت نیست لیکن سوار سمرایه پدید آمد و بپوشید و دیگر انگیزه و گوهر از نرسی همان بهتر که رسن در گردن کرده  
 نزد راسه بری و گوی سوار که خواسته بودی اینک ماین آورده ام در پیش او رسن در گردن کرده و با خود بر و در سوار سوار قبول  
 رایان ابیدید پهای او افتاد و گفت جو انمردی تر است پس خنجر خود را بیاورد و پهای او افکند که این کینز که قسمت بهر کس که نخواهی  
 بخش ای رایان امر کرد تا سباب صابرات و خوشی چپا سازند و زویش این بدید و گفت انتم بر سوار امتحان بوده و دختر حبس نچه دختر  
 رسه است دختر من است پس از نظر غائب شد و کسی از و نشانی نیافت را فم حروف گوید ازین قبیل حکایات راجه بکر حاجیت  
 در شکما سن تنیسی و غیره کتب مینویسند با جمله روایت مولف خلاصه التاریخ بعد از راجه سمندر پال در دلی راجه شد و آخرین  
 اورا راجه بکر پال چهارده نفر از ان فرقه با قصد شورش و یکسال سلطنت کردند و راجه بکر پال از اکثر ارجاسه چند فرج بگرفت و لشکر  
 بر راجه تلکو کینز راجه بهر انج کشید و آنجا بقتل رسید و راجه تلکو کینز در اندر پست دلی ب حکومت نشست و از و نامهاست بهیم و پوسی رانی و ده  
 کس مدت یکصد و چهل سال و بعد رانی مذکور که زوجه راجه تلکو کینز پیدا که آخرین اولاد تلکو کینز است از عقب همان رانی اورا سخت  
 نشاندند چون رانی بمرد و اعیان سلطنت بشورت یکدیگر در ویشی را که بصلاح و تقوی آراسته بودند بسلطنت نشاندند و تسنه بن دیگر  
 از اولاد او مدت سی سال و چند ماه حکومت کردند آخرین ایشان راجه مهابه نام است که با بر شش پرتیاد و باطش بقیه آراسته بود با اکثر  
 در ویشان مجلس داشتی راجه و بی سمن بگاله باستماع انجیر که راجه اندر پست دلی نشست و بر خاست با و در ویشان دار و بر راجه  
 دیگر که آرد و سه قصه در ویش تندر بهر پست رستی کرده بدلی شافت به منار عینی بخت نشست یازده نفر از اولادش یکصد و پنجاه سال  
 پنجاه حکومت کردند آخرین ایشان و موهر سمن است که طریق ظلم پیش گرفت و بغیر و جوانی دونان و سفله را پرورش کرد و در عهد او بقیه  
 مردم دلی پیش راجه و پ سنگه گوی رفتند ظلم اورا گذاشت کردند و فریب حکومت دلی دادند و او بدلی رسید و بود و هر سمن را عقید  
 ساخته بسلطنت نشست مع او شش نفر از اولادش یکصد و چهل و سه سال و هفت ماه حکومت کردند آخرین آن گروه راجه  
 جیون سنگه و او طرب دوست و شورت پرست بوده راجه پشورا والی میر شده که بار راجه جیون سنگه نیایش داشت و قتی که راجه جیون سنگه  
 تمام عساکر و اعیان مملکت را بنا بر ضرورت بکوهستان که مسکن اجداد او بود فرستاد و خود با خدمه و خواصی چند در دلی بغفلت گذشت  
 راجه پشورا را بشکر آراسته قصد شغیر دلی کرده راجه جیون سنگه به جنگ بکوهستان گریخت و بها نجا گردشت و پشورا در اندر پست  
 دلی منتقل گشت و چون یازده سال از حکومتش بگذشت شهاب الدین غوری که ربا و محاربات کرد بالاخر در موضع نرا این پوز ملا و  
 اورا بقتل رسانیدند قطب الدین ایبک اینیابت در دلی گذشت و بفرین باز نشست اما مولف خلاصه التاریخ روایت در احوال سلطانین  
 دلی و فرستادم اکبر نامه که در هجرت چهار صد و هشت و نه بکر حاجیت راجه ابیک پالی از قوم تو نور رایت حکومت بر آخر اشت قریب اندر پست  
 شهر دلی طرح انداخت از اولادش هشت تن تا مدت چهار صد سال و یکماه و هشت روز کامرانی کردند آخرین این قوم راجه  
 بر قبی راج نام داشت اورا با مال دیوچو بان قوم راجوت محارب و دست داد و در ان محارب بقتل رسید و در هجرت شصت و هشت  
 بکر حاجیت سلطنت از قوم تو نور بر آمده ب قوم چو بان قرار گرفت راجه بال دیو و اولادش هشت نفر مدت سه صد و شصت و پنج سال  
 و هفت ماه حکومت کردند چون فوت ریاست پشورا رسید سلطان شهاب الدین غوری که ربا و اورزم کرد و در هجرت یکصد و بیست و نه





پوشیده ماند که بگرفت تاریخ هیچ صدوق بنویسد که بعد از مهابارت جد شترسی و شش سال سلطنت کرده بعد از آن رخ برادر  
 به سیاحت و عبادت پرداخت چنانچه گذشت و از اولاد و شش پسر ننوشت که بعد از آن اولاد و حام بن فوج را در مملکت هندوستان  
 راجه جی قولید ظاهر اولاد و حام سوخته اندر پست و در فوج هند چون مملکت و کن و ننگاله را حکومت کرده اند و در سلطنت ایشان  
 ممالک مذکور بوده باشد شاید که در ضعف سلطنت سلاطین هند که آن زمان اندر پست نباشد گاه گاه بران استیلا داشته باشد  
 باجمه و تاریخ هیچ صدوق بنویسد که هند بن حام بن فوج بزرگترین برادران بوده است و با برادرش سنده که ملک سنده بنام  
 مشهور است افتاد و به تعمیر عمارت پرداخت و بهر مملکت که سنده بودند و بنام خود شهرها ساختند چنانچه در ضمن بیستم و مملکتان  
 گذشت و هند را چنانچه بود و در اول پورس او و لیجند بود و احوال دیگران در ضمن و کن و ننگاله گذشت و پورس بن سنده از اول  
 پس بودند و در مملکتان معین گشت چون در گذشت و اولادش بسیار شدند و در سلطنت بر داشتند و این نه آن گشتن است که  
 هنوز آن از این شش می کنند باجمه این گشتن مراد و تعلیم آموخته است و طاعت سواری اسپنداشت لاجرم بفرموده او فیلی را از  
 صحرا بگرفتند و او بران سوار شد و چهار صد سال ملک را اند و در گذشت شهر او در بنامه است و بعد از او پسرش مهراج باو شاه  
 شد و بهار بنیاد نهاد و امر کرد تا سر قوم را بنام بزرگ او خوانند چون را ثور و چوبان و تو نور و غیره هم و باجمه سید را و بوده و مملکت  
 مالو و منسوب او است و قلعه گوایار و بنیانه او ساخته مهراج بعد از چویش بار اجهاسه ملک محاربات کرده و ظفر منصور با گشت  
 و در آخر و گشتن بهو که که از برکان امر بود و بی کرد و مهراج از ضحاک ملک فارس است و او نمود و ضحاک گشتن بن بطریط را از راه دریا  
 بعد و او فرستاد گشتنست با و پورس و بر بهو که ظفر یافت او را و گشتنست بهار اندیپ برست و سحر ساخت مهراج او را با تخف و هدایا  
 رخصت نمود و مهراج هفت صد سال ملک را اند و بعد از او پسرش کیشوراج باو شاه شد و به سنگل دیپ ضبط کرد و بالاخر از راپان و کن انهرام  
 یافت و از منوچهر ملک فارس است و او نمود و سیام بن زریان بفرمان منوچهر با اتفاق او مخالفتش را بقتل رسانید و با گشتن کیشوراج  
 تا پنجاب مشایعت او کرد و آن مملکت با و مسلم داشت و باز گشتنست با ما سلطنت کرد و در گذشت و بعد از او پسرش فیروز را  
 جانشین شد و او به علم و دانش موشوم بوده و شهر سیر و در عهد او سیام بن زریان در گذشت و نووز بن منوچهر بر دست افراسیاب  
 بنش سید و فیروز را لشکر به پنجاب کشید و بکشید و بهار سلطنت ساخت و اطاعت افراسیاب کرد و در ستم بن زال و رحمت  
 کیقباد و رسته با و نهاد و فیروز را به بعد از جنگ بن بریت رست و بگوستان بریت گریخت و بگنجل چنانکه گفت و افتاد و بعد از آن ایام در گذشت  
 مدت ملکش با صد سال بوده بعد از او فیروز را که اولادش نبود و بفرمان زستم بن زال سلطنت رسید و در عهد او بریت که در ستم  
 مهابارت داشت ظهور کرد و او را به بریت پرستی خواند و فیروز را با و بگریوید چنانچه گذشت منوچهر بناناد و آنرا در سلطنت ساخت و در گذشت  
 و او سنی از پنج پسر داشت بزرگترین او بهراج که بعد از پدر باو شاه شد و بهراج بناناد و شهر سراس که پدرش بناناد بود بنام  
 رسانیده و برادران خود را بر اجوت نام کرد و به لیس را به و چون سنی و شش سال از ملکش نگذشت که در نام بریت در  
 کوستان سواک خروج کرد و در وی با و نهاد و بهراج بعد از زستم هزیم گشت که در سلطنت رسید و کا لیس بناناد و اطاعت  
 کیکا و سن کرد و چون نوژده سال ملک را اند بنگل سید که از شجاعان مان بوده بولایت کوچ که آنرا کانر و پ گویند خروج کرد و در  
 بقتلچ نهاد و بعد از محاربات بزرگوار غالب آمد و بریت گشت و صد نیزه سوار بحری او فرستاد و سنگل از قنوج به ننگاله رفت

چنین است  
 بیان این چنانچه  
 حدیقه الامالی

دارالملک

سران اور انقاب کرو و تاکورده گماشت باور سجد و رز سے معوب کرد و پنجاه هزار مرد و اسب و اسباب جنگل بکشت سنگل اطراف اردو  
 اور انافتن گرفت ترکان از قلمت راه عاجز آمدند سران ناچار از ملکیت بنگالہ باز گشت و بکوسته از کوستان شخص سنگل  
 بالفاق را جہا سے ہند بجا رہ پر دخت افراسیاب آگاہ شد و با عدد ہزار سوار روستے ہند نما و سنگل بگرخت و بہ بنگالہ رفت افراسیاب  
 اور انقاب کرو سنگل بابان نزد او آمد افراسیاب اور ایتہرستان نزد جاسران و بستہ بزم ابرانیان بکودہ ہایون فرستاد و بر  
 دست رستم بقتل رسید و گویند از ان حرکت بگرخت و ہند آمد بعد از و پسرش کہ اجہر مہشت بادشاہ شد و قلعہ بہکاس  
 بنام او و ہشتاد و یک سال ملک راند و در گذشت و بعد از و جہا را سراج کچھو اہمہ در ماتر و از خروج کرد و بر قنوج متولی شد و  
 لشکر را بہ واکہ کشید و برگرفت و او معاشر گشت اسب بود و بعد از و خواہر زادہ اش کیدہ سراج جانشین شد و بعد از وفات  
 رستم پنچاب استیلا یافت و قلعہ خنجد بنام او و جہا را سراج سلطنت کرد و در گذشت و بعد از و سپہ سالار کاش حنیچہ بادشاہ شد  
 و بعیش و طرب پر دخت و از اندر ملک غافل ماند لاجرم خدایا خاست و ہند رو بگیریانی نہاد و او معاشر مہین و در اسے بودہ و  
 شصت سال ملک راند و بعد از و پسرش سلطنت گشت و **سراج** و برادر حنیچہ را در زادہ را بکشت و بہ سلطنت گشت و شہر  
 دہلی بنام او و در عہد او قہر کہ از خولستان را جہ کماؤن بود و خروج کرد و کماؤن بگرقت آنگاہ رو بقتنوج نہاد و جہا و مصاف  
 کرد و اسیر شد فوراً اور ابر مہناس جہس کرد و غرم مشعل گشت و دیگر کہ عبارت از آنکہ آباد است دار الملک ساخت و بعد او  
 اسکندر روی متوجہ ہند شد و ہند در جہا و دوسر ہند با مصاف داد و قہر را سید را جہ ہند صاحب دکن کہ شہر ہند را آگشت  
 را جہ ہند را از اولاد او بکشد و خود را از نو کند و فرستاد و اطاعت کرد و در بدایت مکتف ساکن رہا مہندسی آن وقت  
 بادشاہ دہلی بود اسکندر روی را آتھاف فرستاد و فوراً را جہ قنوج بود و بالجمہ چون سکندر باز گشت **سراج** در قنوج  
 بادشاہ شد و آن ملک کہ خراب شدہ بود آباد ساخت و بہت کرد و بر بسی کہ از ملوک طوائف بود و تحف و ہدا یا فرستاد و در آخر  
 عہد او جو نا خواہر زادہ نور خروج کرد و اورا بگرفت جو نا سلطنت گشت چون آروشیہ ریابک متوجہ ہند شد و بہت رستم  
 مال وافر پیشکش نمود تا باز گشت بعد از و پسرش کلیان حنیچہ والی گشت و او ظالم و سفاک بود بسیاری از عیان را  
 و ہند و ستان خراب کرد و بر بجان از و نفر شدند پس از ان را جہ قنوج را حشمتی نہاد و بعد او را جہ بکرجایت برالوہ و نہر والہوت  
 یافت خنچہ گذشت را جہ بکرجایت را در سے رایان یعنی ملک الملوک گفتند سے چون بکرجایت را سالباہن قہر رسانید  
 مالوہ خراب کرد و دید و پس از اندک زمانے را جہ بہوج کہ او نیز را جہوت تو بودہ در آن دیار بجا مہشت گشت و بعد از و او پر دخت  
 را و پسر سے و دہش کردی تا جہا رو ببعیش سہر بردے و شہر بالہاس در دہش ان کرد و شہر را آبدے و از حال فقر و مساکین  
 خبر گرفت و کہ کہ سہ ہند بہ و جہا اگر از انار است و آخر عمر کمال ظاہر و باطن در یافتہ اش گفتگی عیشانی از نیمیان غانی در گذشت بعد از و  
 با سدریو در قنوج بادشاہ شد و بر بہار و بنگالہ استیلا یافت و کلابی نہا نہاد و در عہد او بہرام گور بہم سیاحت بہت آمد  
 کار ہا سے مردانہ کرد و در عہد آن با سدریو و ختر خود را با و منسوب کرد و بعد از با سدریو و میان را و در ان مخالفت خواہست و دو سال  
 با بکریو قہر کرد و در احم و دیو را شہر سپہ سالار با سدریو قہرعت یافت و ایشان را است مصل ساخت و بہ سلطنت گشت و لشکر  
 بہ ماتر واکہ کشید و ان ملک را از قوم کچھو اسہ امتناع نمود و قوم خود را و در ان دیار آباد ساخت و بعد از وفات را جہ بہوج کہ





و قاضی منهاج طبقات ناصری بنام اوفو شته گویند بر سال و دو صحت نوشته و بنبرخته وجه انرا صرف قوت خویش کردی امر کرده بود که زیاده از بیلای متعارف بکیند تا شش بهر او طعام بخشد و در سه از سلطان درخواست گنیز که در سلطان گفت بیت المال حق منک است خدا است در آن تصرف تو انم کرد و ما جری این در آخرت یا بی با تجله در عهد اور و فنی عظیم پدید آمد و لا و شکریه و او آب کشید و معافی ساخت و بیلین با وزارت داد و در عهد او ایلمی ملک کو خان بهند آمد ناصر الدین پنجاه هزار سوار و دو دگم پیاو و دو هزار فیل و سه هزار آرا به با استقبال فرستاد ایلمی شجر براند و بعد از ملازمت با تخت و بکرا با سه بهند با گشت و سلطان در شش صد و شصت و چهار هجری در گذ از و سپهری هماندا الف خان که بدار الملک بود و بخت نشست و سلطان غیاث الدین بیلین مخاطب شد و او بزرگ زاده فراخیا بود و در خوروی بر دست سپاه مثل اسیر شد تا جری او را شجر بدید و بنبرده به بیت سلطان شمس الدین بفرخت با تجله بیلین با دشا سه بار سه و دین دار بوده کافر انرا عمل نفرمودی و تا انرا صلاح و نبات کسی آگاه نداشت با و شغلی نداوی و در نگار داشت مرهم سلطنت کوشیده و همیشه در گاهش قبیلهان سست و جوانان با شمشیر برهنه کشیده آراسته بودی و به عتی عظیم بار وادی و در سفر چون مالی رسید وقت کردی با مرضیان و پیران و اطفال و چهار پایان لاغر بگذاشتند پس عود با لشکر عیور کردی هرگز خنده و فتنه نکردی و در لوازم سیاست عمل نمودی و بگناه یکی لشکر می بل کشور برانداختی و در مدت سلطنت خویش هزار و شصت و هشتاد و پنج خود باز نداوی و باکو سخن نگفتی یکی از مهنود مالی وافر نه پذیرفت که یکبار سخن با او بگوید قبول نکرد گفت که بهر اندک مال ناموس سلطنت را بر باد دهم تا نهاده با ایران و توران از آسیب تیغ مغول با و پناه آور و دند بیلین ایشان را اقطاع لایق و ادب هر یکی در دینی محله ساختند و آن بنام ایشان مشهور است تمامی اینها این است عباسی و شجر و خوارزم شاهی و قلمی و غلوی و اما کلی و خوروی و چنگیزی و رومی و قیصری و یمنی و موصلی و سمرقندی و کاشغری و خطائی و آوا امر کرده بود که با شست کرده و بی گشت بکار نرند و خود و پیوسته در آن انواع بان اشغال نمودی و با وجود آن در امور ملک غافل نگشتی تا کو خان انجمنت بشنید گفت بیلین بلکه با تدبیر است چه لیسواری و سفر خو می کنند تا وقت کار خارج نماند از قلم حروف مطابق دید خود گویند که چندی برهان برهان الملک سپید سواد بخان ناظم قمع آو و ده بوده فوج خود را در یکبار فرو کرده و قتی و کینان در عهد محمد شاه خورشید که و بی را آسیمی رسانند چه از سپید سوادت بخان منظم شده بدینی شتافتند سپید موصوف یکصد و پنجاه گزده با نهار کرده بدینی رسید و جماعه و کینان را برانگنده ساخت با تجله و قتی سلطان غیاث الدین بیلین حکم کرد که اسامی لشکریان که بر وضعیت باشند از دفاتر محو کنند و هر یک را مد و معاش و بند بران سپاه با سیر الامر الملک فخر الدین کو توان جال با بگفتند و دیگر استند و بیلینی بر رسم رشوت پیش او نهادند ملک فخر الدین متاثر شد و مبلغ از او گرفت اگر رشوت گیرم سخن از جوشش و بی بندگیت سلطان تو انم کردی بر خاست و تفکر اند برگاه وقت سلطان اورا متعجب ساخت و پرسیدش او گفت دیوان عرض سلطان پیران را رومی کند ترسم که روز قیامت نیز چنین شود آنگاه حال من چگونه باشد در سلطان می بگریست و مر سوم اقطاع بحال داشت سه قرب سلطان مبارک آکس راست که کند کار استمندان راست با تجله بیلین لشکر مهنو نسبت کشید و صد هزار کافر بگشت و چون والی ملتان در گذشت سلطان سپهر بزرگ خود سلطان محمد را که و بگذاشت و و قاتل ملک لقب داشت بجا که بیت فرستاد و اسیر خسرو و بی از ندای او بود و بعد چند س سلطان محمد بر دست امور مثل که از طرف حیون خان والی توران ایالت کابل داشت از معمار به نقل رسید و خانان در ملتان خرابی کرده باز شدند اسیر خسرو و بی از اندای اسیری بر بوند بیلین خبر ده خود که خورشید و بن سلطان محمد را با ملتان فرستاد و و طغرل را ایالت بزرگالاد و طغرل را بملتی رسید و استقلال یافت







دیوگنده یافت چون حکم او فرشته بود در کارش متروک گشت ملک احمد چپ که مرده است مستقیم از راه بود گفت علاء الدین سمرقانی دارد اگر سلطان  
 چیز بزرگ گیر و دنا چار هنگام مراجعت بدار است آید آنگاه که او در رکاب باشد سلطان در آنچه کند مختار است جلال الدین گفت علاء الدین  
 را در کنار خویش پرورده ام از من بچی نکند ملک احمد آه بر کشید و این بیت برخواند و بر خاست بیست و چوبه شود و روزگار را  
 همه آن کند کنش نباید بکار به پس سلطان بهر بی باز گشت و علاء الدین بکبره مراجعت نمود و سلطان نوشت که متعاقب مع غنیمت  
 دیوگنده سجد است بر سرسم و در تاراج فرستد یا دمی آید که علاء الدین محضری از غنائم دیوگنده بخدمت سلطان جلال الدین فرستاد  
 و مخالفش گفتند که علاء الدین آنچه غنیمت یافته عیسی آن بخدمت فرستاد و فرستاد سلطان را از طرف او بخوف گردانید و بدو دشمن  
 الیاس بیگ بعرض رسانید که علاء الدین از ملکه جهان و امراتویم گردیده میگوید که اگر سلطان از من بر خیزد قلندر شوم سلطان گفت  
 من و الله او مرا فرزند است چگونه باو بدی اندیشم پس الیاس بیگ را امر کرد تا نزد او رود و او را من را ضعیف گرداند و خود را از پهلوی او  
 متوجه کرده شد علاء الدین از آب گنگ بگذشت و بهانگیور قرار گرفت سلطان با خبر امر و از راه و پاسبان و دگر رسید علاء الدین  
 الیاس را با استقبال فرستاد و سلطان گفت که علاء الدین از خداوند پسر اسان است چون لشکر مسلح شد به پیش من پیشرفت سلطان  
 امر کرد که کسی با او نیاید و با تعدوی چند بر کشتی بار دوی علاء الدین رسید و فرود آمد علاء الدین سجد است پیوست و پامی او  
 افتاد و سلطان گفت که ترا بریت کرده ام و بدو دست رسانیدم چه شد که بدگمان گشتی پس دست او بگرفت و خواست که بکشتی بریزد  
 جمعی که علاء الدین در کمین نشاند بود و بیرون آمدند و قصد سلطان کردند جلال الدین بجانب کشتی بدوید و گفت که ای علاء الدین  
 بد بخت با من چه کردی پس آن کافر نعمتان را در آنکشتی فرو بردی آنست که جلال الدین در کشتی بود و علاء الدین از کشتی خویش با جماعتی  
 در کشتی جلال الدین رفت و قدوسی نمود و آتش سخی کشتان علاء الدین جلال الدین به نقل رسانیدند چنانچه سر او بدر با افتاد و تن او  
 بکشتی ماند و گفت شاه که که مجذوب است گشت و شمه از آن و زمین مانگیور مرقوم شد ملک احمد چپ که از آنچه شکلی بکبره می آمد بدلی  
 باز گشت و در کن الدین سلطان بن جلال الدین خلیج را که قدر خان نام داشت و در قتلوان شباب با اتفاق ملکه جهان بر تخت و بی نشانی  
 پس علاء الدین خود را با شاه خواند و بر او دشمن الیاس بیگ را القحان خطاب داد و در دمی بدلی نهاد و هر کجا شترال گزیدی بر دربار گامش  
 میخیزد نصیب کردی و هر روز پنج باره در سراج و سفید و آن نهاد و بر خلق یا شیدرست چون علاء الدین به بد او ن رسید قدر خان  
 سپاه عظیم بدفعه او فرستاد و جمعی از ایشان به او رسیدند و دیگران بگریختند ملکه جهان از کلی خان بن جلال الدین از ملکان  
 بخواند و از کلی خان گفت که اکنون کار از دست رفت پس اگر بدلی آیم فایده نیست پس ملکان را امر نمود ساخت علاء الدین بدلی  
 رسید قدر خان مجد از زم بگریخت و با ملک احمد و ملکه جهان و دیگران ملکان رفت سلطان علاء الدین در آخر شش خند و نود و  
 پنج مجری در بدلی بر تخت نشست و القحان و قدر خان را با جیل هزار سوار ملکان فرستاد و ایشان رفتند و از کلی خان و قدر خان و القحان  
 و ملک احمد چپ را بدست آورده باز گشتند و در راه نصرت خان بفرمان سلطان علاء الدین در رسید و این چهار بن را در چشم میل  
 کشید و بقلعه هانسی حبس نمود و سلطان علاء الدین استقلال یافت و قوا عید سلطنت محمد ساخت و بر او بیت توفیق حضرت تعلیم هرگز گنبد  
 و بی که بصیرت اطلاع و او را در وظیفه در تصرف مردم بود و همه را به حاله ضبط کرد و هر کسی که از دست بهر حیل که داشت از او گرفت و حکم کرد  
 که اسرا با هم اختلاف نکند و آینه شش نمایند و سخا بکند و بگریزد و مدد از شش شراب فرمان با اطراف ممالک فرستاد و بیشتر حکم کرد که از روی

تعلیم سوم  
 حدائقه الانام

ساحت غله نصف محصول را از رعایا بگیرند و دیگر از موقوفه که چوهری و مقدم و غیره را بار عایا در گرفتن باو آبی برابر اعتبار کنند تا تسلط  
چوهری و مقدم بر رعیت زیروست نشود همچنین در قیمت غله ضابطه مندرج است که باوجود اساک باران نقادی و قیمت غله راه  
نیاید و در ایام سلطنت او همیشه گندم کمین نسبت جیتل سے خریدند یک جیتل یک خرمره است که سندی کوری گویند و چهار جیتل را گندم و فصل  
جیتل و غیره در یکا که شست باجماع کمین شود پنج جیتل و شالی و ماش و مونه به جیتل و در قیمت بار چه سر بصاد بار یک به پنج شنگه بیش که  
و غله س باشد و ضابطه اعلایه کاره ناسند به چهار شنگه و کرباس کنده چیل گز یک شنگه در بازار خرید و فروخت سے شرا و ایضا در قیمت اسب  
و غیره و داب ضابطه و غیره مقرر کرده چهار شنگه اسب جوان بے عیب و کلان قیمت است که بوسیله بقول و سیری و سوزن و شان و کاسه کلی و غیره  
را پنج شاده بود و اندکی بعض رسایند که نولیان و ارباب طرب را پنج مقرر شده سلطان بخندید و آنرا نیز مرغی چربته نداد و امر فرمود  
که هر روز زخمه از آقایی ملک بدلی رسانند و جمعی کثیر را امر کرده در محاکم ضبط فرمید و از نذر و بر و آیت مولف خلاصه التوا ریج و انچه اسب  
و ذاک چوکی در هندوستان و دقالت نگار و اختراع نموده و صاحب تاریخ صاف گوید که علاء الدین اولی کست که به شیت پیل  
عماری نهاد و او اکثر بر سه خود عمل کردی و شریعت انفات کمتر نمودی علمای کران از بیم جان بموجب فرمان او مقبوی دادند  
و قتی قاضی حبیب الدین را که از بهادر و عفر بود و بخواند و گفت که از تو سکه پرسم باید که جواب با صواب گوئی قاضی گفت هانا مرگ من نزدیک  
رسیده است که سلطان از من سکه پرسم گفت هر آنچه دانی بگو و از حق بگذر پس از و سخنان سے پرسید و جواب می شنید تا آنکه گفت مرا  
در بیت المال چه حق است قاضی گفت اگر موافق شریعت جواب گویم مرا بقتل رسانی و اگر نه باطله کنم مجرم و گنگار شوم گفت باک ندارد و  
حق گوئی قاضی گفت حق سلطان در بیت المال چندان که حق سایر لشکریان سلطان در غضب شد و گفت ای همه مال صرف مردم حرم  
والا است و بارگاه و اودات میکنم و اینکه جهت مراعات مراسم سلطنت جمعی را بقتل میرسانم تا شروع است قاضی تبرسید و برخاست  
و قدری راه رفت و باز گشت و سر بر زمین نهاد و گفت همه شروع است سلطان برخاست و رفت و قاضی را بخواند و صلیه بزیل بخشید  
باجمعه در شش ضد و نو و شش جبری و اوقان صاحب باور الله پناه بهند و ستمان فرستاد و الفغان و ظفر خان حاکم بلتان بر ایشان  
ظفر یافتند و بسال دیگر الفغان و نصرت خان را به شغیر کجرات فرستاد و سه کرن والی کجرات بعد از زم منعم پناه بر آمد و والی دلوکده  
فرستاد و در یکایه مقیم گشت الفغان در کجرات نائب گذاشت و بدلی باز گشت و در اواخر این سال و دواخان سپهر و فغان را  
با و لیست هزار سوار بهند و ستان فرستاد و ایشان بخور شده کرده بدلی رسیدند سلطان با شش صد هزار سوار و دویست هزار فیل بزم  
او پرداخت و ظفر یافت و فغان باور الله پناه گنجیت سلطان بدلی مرا حجت نمود و کبر و عجب شمار خود ساخت و خواست که دعوی نبوت  
کند و خود را محمد رسول الله خواند و علاء الملک کو توان را که بتائت سے مشهور بود و بخواند و این باب از او شورت محبت علاء الملک  
گفت که نبوت بے دجی معتبر نیست و آن بر محمد خاتم است سلطان گفت پس به شغیر محبت تعلیم بر داری علاء الملک گفت که شغیر محبت تعلیم  
نیز معتبر است چه آنرا که در دلی گذاری چون بازگروی بدستور و اطاعت تو بکنند سلطان گفت از ان عمریت در نگذرم علاء الملک  
گفت پس باید که در شنگاه توقف کنی تا سپاه منحل در هند در بناید و سپاه بهلا و جنوبی هند فرستے تا سحر آگاه که دکن صافی گرد و بعد  
از ان مختاری سلطان این سے پسندید و لشکر بر شورشید و یک سال بجا و ان پرداخت و در سال هفت صد و سه هجری میشود  
و بدلی باز گشت و در این سال سپاه منحل در هند درآمد و خرابی بسیار کردند و هفت صد و چهار هجری علی بیگ شمل با چهار هزار



در عهد اول نظام الدین اولیا در دہلی و شیخ علاء الدین میرہ شیخ فرید شکر گنج در اجودھن و شیخ رکن الدین میرہ شیخ بہاؤ الدین ذکر یاد در  
ملتان بر سر گذار شاہ و شکر گنج بودند و از شیخ امیر خسرو دہلوی و از ابطار بدر الدین و شقی معاصر او بودند گویند بدر الدین و شقی در طبابت  
منازق تمام داشتند کہ اگر بول چند جانور در شیشہ کردہ نزد او بردند سہ گفتی کہ بول فلان جانور است باجمہ چون علاء الدین خلجی در گذشت  
ملک نائب کاغذ خواجہ سرانند از الملک بودہ با اتفاق امر او اعیان مملکت شہاب الدین عمر بن علاء الدین خلجی را کہ سفت سالہ بود و تخت  
نشاند و خضر خان و شاہو خان را امیل کشید و با وجود بخانگہ مادر شہاب الدین کہ زوجہ علاء الدین خلجی بود نحو است و حیران نام سلطنت شہاب الدین  
نگذشت و مبارک خان بن علاء الدین را جس کرد و بعد از سی و پنج روز از فوت سلطان علاء الدین خلجی باریکان کہ حر است ملک رجرم  
سرے ملک نائب بداشتند ملک نائب را بکشتند و مبارک خان را از جس بر آوردہ بر تخت نشاندند سلطان مبارک شاہ خلجی در محرم  
سنہ صفت صدر و مفتدہ ہجری بر تخت نشست و بر حسن نامی کہ پہلوان کجرات بود عاشق شد و اقبال ملک نائب باو بخشید و خضر خان خطاب  
داد و وزیر ساخت و بر صفت صدر و مفتدہ ہجری بر مالہ بودا و ادا و مدیو دالی و دیوگدہ بنی کرد سلطان بدکن شافت و او را بگرفت و پوست بکند  
و آنجا سب سے بنانہا و بدہلی بازگشت و بشر بر پرداخت و اعمال نکو پیشکش گرفت و بموجب بعضی از امرار بکشتند و اکثر خود را  
بلباس زنان آراستی و در جمع حاضر آمد سہ ولولیان و مسخرگان را امر فرمود سہ کہ تا بر کوشک ہزارستون عریان شدہ بایستادند و بر امر سہ  
کبار بول کردند سہ بالحد حرام الدین برادر خضر و خان را بکومت کجرات فرستاد و او آنجا رفت و بنی کرد و امر سہ کجرات اورا بکشتند و بدہر گاہ  
فرستادند سلطان گناہش ببخشید و ملک و جمیع الدین قریشی را حکومت کجرات داد ملک نالک لکنے حاکم دیوگدہ با شاہ خضر و خان کہ  
بہ تغییر رفتہ بود در دکن مخالفت آغاز نہاد و سلطان لشکر سہ عظیم فرستاد و او را بدست آورد و گوشت و مینی او سہ بخضر و خان متوہم شدہ  
بنی آشکارا کرد و او را ہم بگرفت و بر پا لکی نشانندہ بدہر گاہ خضر فرستاد و در سہ منزل حمالان تازہ ہالکی اورا سہ بکشتند برین موجب در صفت روز  
از دکن بدہلی رسید و وزیر از پیش سلطان بگریست و گفت کہ امر برین حسد بر وند و مرا بہ بنی نسبت کردند سلطان باور کرد و اعتبارش  
افزود و خضر و خان بسنت ہزار مردم از قوم خویش جمع آورد و قصد قتل سلطان کرد و ضیاء الدین صدر جہان سلطان را آگاہی داد و سلطان  
باور نکرد و خضر و خان امر کرد و با شہی طایفہ از موافقان او بکوشک ہزارستون او در آندند و ضیاء الدین را کہ کلید حرم با او بود بکشتند و در  
سلطان نہادند سلطان خضر و خان را در برداشت و مفتدہ بود بدیدارش و گفت کہ اینچہ غوغا هست خضر و خان گفت کہ اسپان طویلہ  
رہا شدہ اند سلطان باور کرد و چون دید کہ قصد او از اندوختہ است کہ خود را سحر سہرا افگند خضر و خان از پے در رسید و موسی سرکش  
بگرفت سلطان بر رسم عادت اورا بریرا افگند خضر و خان موسی اورا در سرداشت تا آنکہ مخالفان در رسیدند و سلطان را بکشتند و سرش  
از بام ہزارستون بریرا افگند و مردم اتحال بدیدند و بگریختند حرام الدین برادر خضر و خان سحر سہرا سلطان رفت پسران  
علاء الدین خلجی کہ خور و سال بودند ہمہ را بقتل رسانید و آنچه خواست با اہل حرم کرد و در ربیع الاول سنہ صفت صدر و شہت و یک سال  
ہجری روزگار خلیان سپری گشت خضر و خان خود را ناصر الدین خضر و خان خواند و بر تخت نشست و حرم ہای سلطان را و بریان  
برادران خود قسمت کرد و زن مبارک شاہ را بنگلہ خود در آورد و چون اکثر برادران او مہنو و بودند رسم بہت پرستی شیوع یافت و  
امر سہ بزرگ سلطان علاء الدین را چون عین الملک والی دکن و ملک فخر الدین جوہا ابن غازی ملک حاکم پنجاب  
پیش تخت خود برپای داشت پس از چند روز ملک فخر الدین جوہا بگریخت و نزد پدر خود غازی ملک بدہلی پوریت غازی ملک

لشکر جمع آورد و اکثر امر که با خبره شاه در باطن مخالفت داشتند با غازی ملک در ساختن غازی ملک آنجا فرستاد رابع برادر او  
 حاتم الدین بعد از زرم های صعب در سلج رجب ستم هفت صد و هشت و یک هجری قمری نقل رسانید و دیگر روز غازی ملک بدلی  
 رفت و چون بکوشک هزارستون رسید بر روال خاندان علاء الدین خلجی مگر سبب گفت که من یکی از بنده گان این درگاهم اگر کسی از  
 اولاد جلال الدین باشد بیاید تا بر تخت بنشینم و اگر کسی از ایشان نمانده هر که خواست بر سلطنت برگزید اما اطاعت نکنم امر گفتند که  
 کسی از ایشان نمانده و سلطنت بکنیم از غازی ملک بخت نشست و خود را **غیاث الدین تغلق** شاه خواند و از غلامان  
 سلطان غیاث الدین بلین بود پدرش تغلق شاه نام داشت بالجه تغلق شاه ملکه حلیم و کریم و محمول بود و از پنج گانه بجاعت گذار و  
 و از حبیب تا شام بدیوان نشستی و به بنای عمارت سری عظیم داشتی تغلق آباد و نزدیکی دلی آراسته او بود و امیر خسرو دهلوی تغلق نام  
 بنام او نظم کرده و در بدو دولت پسر بزرگ خود ملک مختار الدین جو یا را بعد ساخت و الف خان لقب نهاد و در هفت صد و هشت و دو  
 هجری الف خان را با لشکری عظیم به پلنگ فرستاد و در دیو صاحب در نکل از رزمه صعب کرد و منظم بجوار در نکل متحصن شد الف خان  
 بمحاصره پردخت و از طول مدت محاصره در لشکر و با افتاد و دیگر خواججه بدید که از اعیان بود بجان رسیده آوازه در افگند که سلطان  
 تغلق شاه در گذشت از شنیدن این خبر الف خان بر اسمیکه شته بازگشته رفت و بدلی شتافت تغلق شاه بفرمود تا خواججه عبید را برادر کرد  
 نقل است عبید بلطف طبع موصوف بوده وقتی که در دلی بخانقاه شیخ نظام الدین اولیا رفت یکی از مریدان شیخ از مرض بواسیر  
 شکایت کرد شیخ مسواک میکرد و همان مسواک را در آفرمود که در مسواک کرد و مرض زایل شود و مرغت خواست که آن مسواک کند عبید گفت که  
 بواسیر را از مسواک کردن چه نفع شیخ مسواک را از آن نبوداده است که بچل مخصوص خود فرستی مردها و برگرد پس از چند روز مرض از آن  
 نزد شیخ رفت و حال بارگشت شیخ متغیر شد و فرمود اگر عبید مسواک در تو کرد پس بر سلطان و زان کرد و پس چنان شد که گفته بود با جمله  
 سلطان و دیگر با الف خان را تسخیر در نکل فرستاد و او بر رفت و محاصر بندر را که در تصرف لدر دیو و دلی در نکل بود بکشود و بد در نکل نشست  
 و لدر دیو را بفرزند آن اسیر ساخته و در دلی فرستاد و آوازه آن راه بجای کشید و از آنجا دالی بنکاش گرفت بدلی باز نشست و سلطان  
 تغلق شاه در هفت صد و هشت و چهار هجری متوجه بنگاه شد و الف خان را به نیابت در دلی گذاشت ناصر الدین بقر خان ابن  
 سلطان غیاث الدین بلین پدر سلطان مختار الدین که قبا که در عهد خلجیان اطاعت ایشان میکرد و بدستور حکومت لکنوی داشت  
 بخدمت آمد و سلطان او را بخدمت داد و لکنو که با او بازگذاشت چنانچه در ضمن بنگاه گذشت و قسیر خوانده خود تا نا خان را بجاگوست  
 سارگانون و تربت باجم خان داد و با بلغار متوجه دلی شد الف خان حکم فرمود تا در رتبه روز بعد و شهر سه کوهی تغلق آباد کرد و شکسته  
 ساختند تغلق شاه در رسید و آنجا فرود آمد الف خان بخاست پدر چوست تغلق شاه طعام خواست چون سفر برداشتند الف خان دست  
 نهشته از خانه بیرون آمد ناگاه سقف خانه میقتاد تغلق شاه در ریم الا و شته هفت صد و هشت و پنج هجری با پنج تن پلاک شد و گفته اند  
 که الف خان بقصد بد آن کوشک از طایفه نهان داده بود چون خود بیرون آمد طایفه را شکست و پدر را پلاک کرد و آنا آنچه تحقیق میوست  
 که چون سلطان از شیخ نظام الدین اولیا بخدمتگی داشت بعد نزول در آن منزل شیخ پیغام داد که هر گاه من داخل دلی شوم  
 شیخ از دلی بیرون رود شیخ فرمود که من در دلی دور است و این لفظ و ریمان امل بندر مشهور است بالجه تغلق شاه در دلی رسیده  
 پلاک نشست و بعد از مدتی برش ملک مختار الدین جو یا که الف خان خطاب داشت بر تخت نشست و خود را سلطان محمد شاه بن

نقل است عبید بلطف طبع موصوف بوده وقتی که در دلی بخانقاه شیخ نظام الدین اولیا رفت یکی از مریدان شیخ از مرض بواسیر شکایت کرد شیخ مسواک میکرد و همان مسواک را در آفرمود که در مسواک کرد و مرض زایل شود و مرغت خواست که آن مسواک کند عبید گفت که بواسیر را از مسواک کردن چه نفع شیخ مسواک را از آن نبوداده است که بچل مخصوص خود فرستی مردها و برگرد پس از چند روز مرض از آن نزد شیخ رفت و حال بارگشت شیخ متغیر شد و فرمود اگر عبید مسواک در تو کرد پس بر سلطان و زان کرد و پس چنان شد که گفته بود با جمله سلطان و دیگر با الف خان را تسخیر در نکل فرستاد و او بر رفت و محاصر بندر را که در تصرف لدر دیو و دلی در نکل بود بکشود و بد در نکل نشست و لدر دیو را بفرزند آن اسیر ساخته و در دلی فرستاد و آوازه آن راه بجای کشید و از آنجا دالی بنکاش گرفت بدلی باز نشست و سلطان تغلق شاه در هفت صد و هشت و چهار هجری متوجه بنگاه شد و الف خان را به نیابت در دلی گذاشت ناصر الدین بقر خان ابن سلطان غیاث الدین بلین پدر سلطان مختار الدین که قبا که در عهد خلجیان اطاعت ایشان میکرد و بدستور حکومت لکنوی داشت بخدمت آمد و سلطان او را بخدمت داد و لکنو که با او بازگذاشت چنانچه در ضمن بنگاه گذشت و قسیر خوانده خود تا نا خان را بجاگوست سارگانون و تربت باجم خان داد و با بلغار متوجه دلی شد الف خان حکم فرمود تا در رتبه روز بعد و شهر سه کوهی تغلق آباد کرد و شکسته ساختند تغلق شاه در رسید و آنجا فرود آمد الف خان بخاست پدر چوست تغلق شاه طعام خواست چون سفر برداشتند الف خان دست نهشته از خانه بیرون آمد ناگاه سقف خانه میقتاد تغلق شاه در ریم الا و شته هفت صد و هشت و پنج هجری با پنج تن پلاک شد و گفته اند که الف خان بقصد بد آن کوشک از طایفه نهان داده بود چون خود بیرون آمد طایفه را شکست و پدر را پلاک کرد و آنا آنچه تحقیق میوست که چون سلطان از شیخ نظام الدین اولیا بخدمتگی داشت بعد نزول در آن منزل شیخ پیغام داد که هر گاه من داخل دلی شوم شیخ از دلی بیرون رود شیخ فرمود که من در دلی دور است و این لفظ و ریمان امل بندر مشهور است بالجه تغلق شاه در دلی رسیده پلاک نشست و بعد از مدتی برش ملک مختار الدین جو یا که الف خان خطاب داشت بر تخت نشست و خود را سلطان محمد شاه بن

نقل است عبید بلطف طبع موصوف بوده وقتی که در دلی بخانقاه شیخ نظام الدین اولیا رفت یکی از مریدان شیخ از مرض بواسیر شکایت کرد شیخ مسواک میکرد و همان مسواک را در آفرمود که در مسواک کرد و مرض زایل شود و مرغت خواست که آن مسواک کند عبید گفت که بواسیر را از مسواک کردن چه نفع شیخ مسواک را از آن نبوداده است که بچل مخصوص خود فرستی مردها و برگرد پس از چند روز مرض از آن نزد شیخ رفت و حال بارگشت شیخ متغیر شد و فرمود اگر عبید مسواک در تو کرد پس بر سلطان و زان کرد و پس چنان شد که گفته بود با جمله سلطان و دیگر با الف خان را تسخیر در نکل فرستاد و او بر رفت و محاصر بندر را که در تصرف لدر دیو و دلی در نکل بود بکشود و بد در نکل نشست و لدر دیو را بفرزند آن اسیر ساخته و در دلی فرستاد و آوازه آن راه بجای کشید و از آنجا دالی بنکاش گرفت بدلی باز نشست و سلطان تغلق شاه در هفت صد و هشت و چهار هجری متوجه بنگاه شد و الف خان را به نیابت در دلی گذاشت ناصر الدین بقر خان ابن سلطان غیاث الدین بلین پدر سلطان مختار الدین که قبا که در عهد خلجیان اطاعت ایشان میکرد و بدستور حکومت لکنوی داشت بخدمت آمد و سلطان او را بخدمت داد و لکنو که با او بازگذاشت چنانچه در ضمن بنگاه گذشت و قسیر خوانده خود تا نا خان را بجاگوست سارگانون و تربت باجم خان داد و با بلغار متوجه دلی شد الف خان حکم فرمود تا در رتبه روز بعد و شهر سه کوهی تغلق آباد کرد و شکسته ساختند تغلق شاه در رسید و آنجا فرود آمد الف خان بخاست پدر چوست تغلق شاه طعام خواست چون سفر برداشتند الف خان دست نهشته از خانه بیرون آمد ناگاه سقف خانه میقتاد تغلق شاه در ریم الا و شته هفت صد و هشت و پنج هجری با پنج تن پلاک شد و گفته اند که الف خان بقصد بد آن کوشک از طایفه نهان داده بود چون خود بیرون آمد طایفه را شکست و پدر را پلاک کرد و آنا آنچه تحقیق میوست که چون سلطان از شیخ نظام الدین اولیا بخدمتگی داشت بعد نزول در آن منزل شیخ پیغام داد که هر گاه من داخل دلی شوم شیخ از دلی بیرون رود شیخ فرمود که من در دلی دور است و این لفظ و ریمان امل بندر مشهور است بالجه تغلق شاه در دلی رسیده پلاک نشست و بعد از مدتی برش ملک مختار الدین جو یا که الف خان خطاب داشت بر تخت نشست و خود را سلطان محمد شاه بن



تعلیق شاه خواند و در روز جلوس چندان زر و سیم بر اهلای شهر نثار کرد و که فقر او سساکین با خر عمر محتاج نکشتند و او بادشاهی عالمی  
 بود و تسلطت بهشت تعلیم فرمود و دنیا و رست و اگر اسلام موردی نبود و دعوی الوهیت کرده گویند در اخبار الاما مہارت تمام داشت  
 عالم شمس و شاعر کمال بود و در حق یکبار شنیدی بیاد داشتی و هرگز نماز قضا نکردی و ضعیفان را و اطائف مقرر کردی و با انیمه در خوریزی مبالغه  
 کردی و از بریدن دست و پا و بینی و گوش و در پیل انگندن و بردار کشیدن و پوست کشیدن و دوباره کردن و بعضی اعضای انسان  
 را بچرخ کوب کوفتن و این همه به اندک جریمه از قوه بفعل می آورد و پدر حاجی از او جان او بوده و قسمی شاعری قصیده گفت و مطلع آنرا خواند  
 سلطان گفت پس کن که طاقت صلح تمام ندارم پس بفرمود تا چندان زر و سیم بر او افتادند که زیر آن پنهان گشت و همچنین دیگری را  
 لکه تنگ غنایت فرمود و آنجا عرض از تنگه سکه فقره است که یک تنگه نیم رویه باشد پس شتاد لکنه تنگه فقره چهل برابر رویه بود با لکنه سلطان محمد شاه  
 چون بر تخت نشست مہدیان آوان ناصر الدین بقرخان صاحب لکنوتی در گذشت سلطان بر آن ملک حاکم فرستاد و این عمر خود ملک  
 فیروزی رخت را بارنگ ساخت و آسمان را از او بخواجہ جهان لقب نهاد و بکومت گجرات فرستاد ملک مقتول را عیال و ملک خواند و وزیر ساخت  
 چون سلطان در علم تواریخ و حکمت و مقولات مہارت تمام داشت میخواست که ضوابط سلطان سلف را یکسو نموده در سیاست و  
 دیگر قواعد ضابطه جدید اختراع گرداند و احکام مجری را احداث نماید و ضوابط سلاطین سابق را منسوخ گرداند چون احکام او خلاف قرارداد  
 سلاطین سلف بود و موجب تنفر عام میشد و خلعتی عظیم در ملک راه می یافت آنجا خراج و لاییت و وابہ را که یکی بجزه فرازداد و ازین امر  
 زراعت مطلق ماند و خرابی رویداد و با لکنه در سبقت حد و سبقت و سبقت هجری بزم شیرین خان والی مادر الہنہ از ملتان تاجحد و دولی غازی  
 کرد سلطان در شهر دولی محض شد و بسیاری از جوہر زر فرستاد و او از دولی خوشنود شد و بر خاست حد و سبقت را عارت کرد و ملک خوش  
 باز گشت صبارے بمقتضای خواہش بزرگان زمان انجکایت را در بار پنج خود ذکر کرده با لکنه سلطان محمد شاه بن تعلیق شاه بعد رحلت  
 بزم شیرین خان لشکر با ضبط ولایت و کن فرستاد و آن ملک را تا دریای عمان صافی ساخت امیر نوروز و اما و بزم شیرین خان با بسیاری  
 از نوادش امر سے خفیا با و سپاہ آورد و سلطان بخبر و شد و غم شیرین یافت تعلیم کرد و آنچه بخواہد داشت سپاہ او و دشمنی انبوه فرستاد و  
 و سہ لکنه و مفتاد ہنر سوار را بر سر و او و خواہر را و خود و خسر و ملک را از سر فرمود کہ از براہ کوستان ہما نچال کہ باین ہنر و دریاست چہن است  
 بہ شیرین چہن و با چہن و شتا چہن تمام و ہنر سوار را لاکام بردار و خود و منو جہ مگر کوٹ شد و در سہ بقصد و سہ و ہفت ہجری قمر اقمہ را کاشود و خسر  
 ملک در کوستان ہما نچال در آمد قمر اقمہ اسنح ساخت و سجد و چہن سجد سلطان آندیا بزم خسر و ملک پیش بخیر و ملک طاقت بزم نہشت  
 برگشت اہالی کوستان را و بر و گرفتہ خسر و ملک با بسیاری از سپاہ از سہ قوتی در آن عمالک در گذشت و اندکی گریختہ سلامت یافت  
 رسید سلطان و غضب شد و تمام ایشان را بقتل رسانید و دیگر از جملہ کار ہای او یکی آن بود کہ دیوگدہ را اوسط مملکت در انستہ  
 دار الملک ساخت و دولت آباد نام نهاد و دولی را خراب و ویران ساخت و متوطنان آنجا را امر فرمود کہ بدولت آباد روند و خسر  
 را و وہبای خانہ ہر یک از خزانہ داد و دیگر ارادہ کرد کہ عراق و خراسان را تسخیر سازد و چون خزانہ باین ارادہ وفا نمیکرد امر فرمود  
 نامش را مانند زر و سیم و فقرہ سکہ زدہ رواج دہند چون دید کہ حکم پیش فرمود و بفرمان داد کہ ہر کسے سکہ کس داشتہ باشد بخزانہ آورد  
 عوض آن سکہ زر و فقرہ مہتا و مردم اطراف عوض سس زر و فقرہ از خزانہ بردند و خزانہ خالی گشت امر او ہر گوشہ باغی گشتہ فساد و در  
 مملکت برخاست سلطان بملتان رفت و بدو آبہ پنجاب شتافت و در آن ایام از رعایا سہ و و آہ نال و جہات میشد و طلب میکردند

رتایا آتش در خانه باور است زود بگریختند سلطان برنجید و امر کرد که در آن ملک ده رگبار انداختند بر سر کس از رعایا بکشت و بدای آن  
 و هر که آنجا باقی مانده بود بدولت آباد فرستاد و بکینج آمد و از رعایا عالم را بقتل رسانید و میرز شتافت و خلقی که بکشت در خیال  
 این احوال ملک فخر الدین سلاح دار و بنگاله قدر خان را بکشت و بران دیار استیلا یافت سلطان خواست که به بنگاله رود و سیاحین را  
 معبر فی آن زمان سلطان بدولت آباد شد و اعتماد الملک امیر فرستاد و بر سید حسین ظفر یافت و باز گشت و سلطان بقلع و قلع ساپوس  
 افغان که در حدود ملتان یعنی در زید متوجه شد و در آن سال تحلی عظیم افتاد و ساپوس ملک بنبراد والی ملتان را بکشت و با فغانستان  
 بگریخت چون قتل بود والی وافر از خانه بر باد داد و برزاعت امر فرمود و ایلی بصر فرستاد تا خلیفه عباسی مشهور سلطنت بیار و ایلی بصر رفت  
 و در هفت صد و چهل و چهار هجری ایلی سلطان با ایلیان بصر در آمد سلطان به استقبال شتافت و قدمی چند در رکاب ایلی رفت و  
 مشور بگرفت و خلعت خلیفه پوشید و در عریضه خلیفه نوشت و ایلی بصر را با تحف و هدایا بخصت کرد و درین سال یک سیر کرد و یک دهه در  
 در نکل سمری بر و اتفاق یلان دیو که اعظم رایان کرناٹک بود مخالفت آغاز نهاد و اعتماد الملک حاکم کرناٹک بگریخت و بدولت آباد  
 آمد و در آن کرناٹک و دیور سمند که در تصرف مسلمانان بود بگریختند و در هفت صد و چهل و پنج هجری سلطان از ملتان بدولت آباد  
 آمد و بدلی باز گشت و درین سال ایلی لواح دلی او قتل بجان رسیدند و بسیار از ایشان به بنگاله گریختند و در هفت صد و چهل و  
 شش هجری علی شاه خواهرزاده ظفر خان که از امرای سلطان علاء الدین بود از دولت آباد بخصیل مال بگریخت و رفت و آنقدر دور را  
 خالی دیده و اتفاق امرای صد و چهل و پنج هجری حسن کاکویه و دیگران را بهت یعنی برافراشت فیلیج خان والی دولت آباد او را منظم ساخت  
 و چهارین سال بدین الملک حاکم او ده متوهم شده یعنی کرد و سلطان متوهم شد و بدین الملک گرفتار گشت سلطان در بر اینج رفت و  
 مرزا سالار سواد غازی را که در پانصد و پنجاه و هفت هجری در معرکه کفار شهادت یافته بود زیارت کرد و بدلی باز گشت و فیلیج خان والی  
 و کن را که حوض فیلیور در دولت آباد از آثار اوست بدلی خواند و برادرش نظام الملک عالم الدین را که حاکم بهراج بود بدولت آباد  
 فرستاد و عزیز جبار را که از ازل بود و بهریت خواند و آیالت مالوه و دهچینین بسیاری از دوران را بامارت رسانید ایشان ظلمتین  
 گرفتند ملک خراب شد و امرایان صد و هجرات یعنی آغاز نهادند سلطان متوجه گجرات شد فیلیج خان سلطان پیغام داد که حرکت  
 سلطان به فتنه چنین مناسب نیست سلطان التفاتی نکرد و در هفت صد و چهل و شش هجری متوجه گجرات گردید و در راه گشت  
 عزیز جبار والی مالوه غم زرم مخالفان کرد و بگریخت رفت و در معرکه بقتل رسید غضب بر سلطان مستولی گشت و در سیر سرعت نمود  
 امیران صد و با مقدمه سپاه سلطان زرم کرده بهریمیت رفتند سلطان به هر روج آمد بهر کرایافت که در آن فتنه فی الجمله دخلی داشت و بود  
 بقتل رسانید و فاحه کرناٹک که بچوب گده مشهور است بگریخت به عالم الملک حاکم دولت آباد نوشت که امیران صد و حضرت را بدکن  
 فرستد عالم الملک حسام الدین و اسماعیل و سیح حسن کاکویه و غیره را که در گامبر که در آنقطاع داشتند با جمیع احمد لاجپین که  
 از خویشان امیر خسرو دهلوی و امرای سلطان بود روانه گجرات شد و امرای صد و هجرات رسیدند و از سلطان متوهم شده  
 با اتفاق احمد لاجپین را گشتند و چنانچه سابق در ضمن اخبار سداطین و کن و امرای صد و باغی گشت صبا بر لے گوید در آن  
 او آن سلطان مرا گفت که مملکت را امراض متضاده بدید آمد اگر کی را علاج کنم و دیگری غالب آید چاره چیست گفت سلطان بشین  
 را اگر چنین جاس دست دادی سپرد و یا بهر خود را که لایق سلطنت بودی بر تخت نشاندند و یا افغانی که موجب نفرت خلق باشد

ترک گردید سلطان گفت چنین است لیکن چنان فرزند من ندارم که جانشین تواند بود و ترک ریاست نمیتوانم کرد هر چه خواهد بود  
 سپس متوجه گنج شد و از اینجا بسید شتافت امیر فرعون دالی و مادر ابهر که با سلطان دوستی داشت اکنون مغل را پانچبر اسوار بدو او فرستاد  
 ایشان در حدود سند بخت پیوستند سلطان بسیار شد و در بخت و یکم محرم هفت صد و پنجاه و دو هجری در گذشت مدت ملکش هشت و هفت  
 سال محمد بن صدر الدین نشانین الابس را بنام او نوشته و بعد از او بن محمد شش ملک فیروز مالک ابن سالار حبیب که برادر قتلوق شاه بود و بزهد  
 و روح انصاف داشت آهالی هند را و او را شمارند و در ماه رجب روزه گیرند و علم بنده را بجمعه ملک فیروز بن حبیب در بخت و سوم محرم در  
 هفت صد و پنجاه و دو هجری در سند بخت نشست و سلطان فیروز شاه مخاطب گشت و او را ملکه عاقل و با اول بوده و سلطان شیکارگر  
 عظیم داشته در آن با وسیل برسد و در علی محمد آباد مخاطب بخواججه جهان که از خورشید سلطان محمد قتلوق شاه نائب دلی بود سپرس  
 شش ساله امیر سلطان محمد خوانده و غیاث الدین لقب نهاد و سیل طبت نشانید سلطان فیروز شاه بدلی رسید و خواججه و تابعان  
 سر بار سینه کردند و دستارها کردند و گفتند و بخت فیروز شاه آمدند فیروز شاه ایشان را در قلعه هانسی بند کرد و در حبس آن سال در  
 دلی بخت نشست و در هفت صد و پنجاه و سه هجری بکوه سر غور رفت و زمینداران آنحد و در اسطیع ساخت و در هفت صد و پنجاه و چهار هجری  
 بقلع و قلع شمس الدین بیکره دالی بگذاشت تا حدود بنارس ضبط کرده بود و در سه بی بنگاله نهاد و بیکره در آن که در هفت صد و پنجاه و پنج هجری  
 رفت سلطان باز گشت و در هفت صد و پنجاه و پنج هجری آنجا حصار فیروزی تعمیر نمود و در آن سال ابو الحاکم باران خلیفه مصر مشور سلطنت  
 و خلعت به او فرستاد و در نامه سفارش علما و الدین حسن کان گوید بهمنه صاحب دکن بندرج بود و درین سال شمس الدین بیکره در گذشت  
 و پیش اسکندر جهان شین شد سلطان به بنگاله شتافت و شیخ زاده نظامی از خلیفه مصر خلعت سلطان رسانید و اعظم الملک لقب یافت  
 سلطان بنگال در حضرت آباد و سر بر و و پنجاه و پنج هجری بنام نهاد و آن سال در هفت صد و پنجاه و پنج هجری در بخت نشست با بنگاله سلطان به بنید و رسید  
 سکن روزی که در آنجا رسید و در آنجا مشی کشش و او سلطان بجای گشت شتافت راجه آنجا به پلنگ گریخت سلطان در هفت صد و پنجاه و شش  
 و دو هجری بدلی مراجعت نهاد و سر رسید که داخل سامانه بود و بعد از آنکه در بنگال گشت شتافت راجه آنجا بعد از رزم اطاعت کرد سلطان نگر کو  
 ر احمد آباد نام نهاد و پنجاه هاست آنجا از ارب ساخت و مساجد و خانقاه بنا نهاد و پسند شد دالی آنجا خام بالی در قلعه متحصن گردید  
 سلطان مجاهره مشغول گشت و چون بنگال در رسید بگجرات شتافت و ظفر خان را و بعد از او پسرش در باخان را ایالت گجرات داد و  
 دیگر بار قصد سند کرد و تمام ان خود است و سلطان او را بدلی آورد و بدستور ایالت سند داد و ملک نظام فرج را فرستاد الملک  
 خطاب داد و بگجرات فرستاد و در هفت صد و پنجاه و دو هجری زمینداران اتمانوه بنی شدند سلطان خویش متوجه ایشان شد  
 و بسیار زیر اکبشت و در هفت صد و پنجاه و یک ساله رفت و در هفت صد و پنجاه و دو هجری قوم کتر متوجه شد و بنی را بکشت  
 و ملک داد و افغان را در بنی گذشت و بدلی باز گشت و تمام هفت صد و پنجاه و دو هجری هجری هر سال بشکال سبیل میرفت و آخرین  
 نوبت در حدود بدلون حصار بنام نهاد و فیروز پور نام کرد و نظر فآخرین پور گفتند سه چه پس از آن سلطان توفیق بناسه شهر  
 نیافت و درین پنجمین ضعف پیری بر و غلبه کرد و از سواری باز ماند خان جهان وزیر بر و دلش مستول شد چون سلطان احاطت  
 سواری نهاد و فرمود و غلبه تان را گرفته و در خطبه نگاه داشتند تا اگر سینه شد بدست آن گسان را در خانه شکاک کردی با بنگاله سلطان  
 فیروز شاه در آخر وقت صبحان را ناصر الدین محمد شاه لقب نهاد و در بخت نشانید و غرمت کردید سلطان ناصر الدین بن فیروز شاه

در هیئت صد و هشتاد و نه هجری بادشاه شد و امر کرد که بنام او و پدر خطبه خوانند و بپور رفت و آنجا بنشیند که فرست الملک با اتفاق  
امیران صده گجرات سکندر خان را که به بغیری او حاکم گجرات شده بود میرفت بقتل رسانید و محمد شاه بدلی باز گشت و آنجا بنشیند و آنجا گشت  
و امر سه خود را بدولت رسانید و از امیران پدر حسابی نگرفت ملک بهاء الدین و غیره امر سه فیروز شاهی با غلامان فیروز شاهی  
ساخته فساد آغاز نمودند محمد شاه بر ایشان ظفر یافت مخالفان سلطان فیروز شاه را که از غایت ضعف طاقت نداشت بر بالی کشانیده  
بیرزن آوردند که بران چون علم فیروز شاهی دیدند گمان بردند که با اختیار آمده لاجرم آن محمد شاه جدا گشته بخیرت آمدند محمد شاه مگر سخت  
و سپهر پور رفت امر سه عاصی **نخبات الدین** شاه بن فتحان بن فیروز شاه را بر تخت نشاند و تعلق شاه دوستان  
محمد شاه را بقتل رسانید و در سپهر رمضان سنه هفت صد و نو و هجری سلطان فیروز شاه که عمرش از نود و هجده متجاوز بود و در گذشت و وفات  
فیروز شاه تاریخ اوست و او با و شاهی فاضل و عادل بوده نهایی عمارت سراسر عظیم داشته در مدت ملک خویش که سی و هشت سال و چند  
ماه بود متجاوز بود و چهل مسجد و سی مدرسه و هشت خانقاه و هشتاد کوشک و دو و هشتاد و سی شهر و سی قلعه و هشتاد و سی قریه و دار الشفا و  
یک شکارگاه و صد مقبره و ده حمام و ده منار و هشتاد و سی چاه که از آنجا یک منار از سنگ در غایت ارتفاع که مردم آنرا لاٹ فیروز شاه  
گویند اکنون در شاهجهان آباد موجود است و همچنین یکصد و سی در کوئنه فیروز شاه تعمیر و تعمیر شده و هشتاد و سی بازار و ده سیلاب  
تاریخ فیروز شاهی بنام **نخبات الدین** شاه است که بعد از وفات او غیاث الدین تعلق شاه استقلال یافت و بعد از او ابو بکر شاه بن ظفر خان بن فیروز شاه  
بر تخت نشست امیران صده سالانه مخالفت آغاز نمودند و حاکم آنجا را بکشتند و سرش نزد محمد شاه بنکر کوٹ فرستاد و محمد شاه بسامانه  
آورد و بر تخت نشست و مکرر لشکر بدلی کشید و منظم گشت و آخر غایب آمد و ابو بکر شاه را بگرفت و بقتل رسانید و غلامان فیروز شاهی را  
که هر لحظه قتل می نمودند همه را بکشت و آن عظیم همایون ظفر خان را بجا کومت گجرات و دلاور خان را بهالوده و ناصر الملک را امیر الامرا سه  
ظفر خان لقب نهاد و ملتان فرستاد و بعد از او میرش همایون شاه الخاطب بکندر شاه و بعد از او برادرش ناصر الدین محمود شاه بن  
سلطان فیروز شاه بر تخت نشست و در مد و سلطنت او در هندوستان سرج و مرج اتفاق افتاد چه سعادت خان باریکی نصر خان  
بن فتحان بن فیروز شاه در سلطنت برداشت ناصر الدین نصرت شاه خواند و در فیروز آباد بر تخت نشاند تیان این هر دو بادشاه  
سه سال مخالفت استوار کشید تا آنکه در محرم سنه هشت صد و یک هجری امیر صاحب قران شاه تیمور گورکان روسه بسند نهاد و  
اقبال خان با اتفاق محمود شاه در ظاهر و دلی رزمی صعب کرد و منظم بیردن شتافت و محمود شاه گجرات گرجیت و دلی خراب گشت چنانچه  
از بن قضا یا در ضمن احوال صاحب قران در اقلیم ششم باید با جمله صاحب قران باز گشت و سخا کو که را که از عهد تعلق شاه در لاهور  
علمی آنرا ساخته بود بقتل رسانید و حکومت لاهور و سیال پور بظفر خان داد و نصرت خان که در میان دو آب سپهری بر بغیری فرآباد آمد  
و در دلی که خراب شده بود و استیلا یافت اقبال خان متوجه دلی شد نصرت شاه بمیوات گرجیت اقبال خان در دلی مستعمل گشت  
و امر سه که در سر گوشه کوآسه اناعیمی برداشتند عظیم همایون در گجرات دلاور خان در بالوده ملک اشرف در جوپور و آوده و قنوج و کوره  
خضر خان در لاهور و دیالپور و غالب خان در سامانه و تمشیر خان در میان و محمد خان در کالچی و متوجه سلطنت رسیدند و میان ایشان  
جانیافت بوده و در هیئت صد و چهار هجری ناصر الدین محمود شاه که گجرات رفته بود و از دلی آنجا رنجیده بهالوده شتافت و بدلی آمد اقبال خان  
نام سلطنت بر او نهاد و بالاخر سلطان از او رنجیده پیش سلطان ابراهیم شرقی رفت و از او نیز رنجیده ب قنوج آمد و گماشته ابراهیم شرقی را

در

از آنجا برآید و استیلا یافت و بران گفتا کرد و در ششصد و هشت و بیست و هجری اقبالخان سامانه گرفت و برام خان والی آنجا با نان نزد او آمد  
و قتل رسید اقبال خان قصد پنجاب کرد و قهر خان با ورم نمود و ظفر یافت و اقبال خان قتل رسید و دولتخان و اختیار خان از امر  
اقبال خان که در دلی بودند محمود شاه را از قنوج طلبید اشته سلطنت برداشتند محمود شاه در ششصد و یازده هجری لشکر چهار هزار گزیده  
از گزیده خضر خان پیشکش گرفته باز گشت خضر خان با تمام متوجه دلی شد محمود شاه را در فرزند آباد محاصره کرد و بی نعل مقصود باز گشت و در  
هشتصد و چهارده هجری دیگر بار متوجه دلی شد اختیار خان و ادیس خان از امر اس سلطان با و پیوستند محمود شاه بقلعه سر می نشست  
و در آن دیار محط افتاد و خضر خان بملتان باز گشت و محمود شاه روز قیعه سینه هشتصد و یازده هجری در گذشت و دولت ترکان که  
غلامان و غلام زادگان سلطان شهاب الدین محمد شام غوری بودند سپری گشت و بعد از آن امر اس دلی دولت خان لودی را  
بران سلطنت برداشتند و سکه و خطبه بنام او کردند و ملک ادیس و مبارز خان از خضر خان جدا شده بدولت خان پیوستند خضر خان  
در یوئیه سینه هشتصد و شانزده هجری در حصار سر می دولتخان را محاصره کرد و در بیع الاول سینه هشتصد و هفده هجری دولتخان  
با نان نزد او آمده و در قلعه محبوس شد و رایات عالی خضر خان بن ملک سلطان سلیمان بن ملک مروان دولت سلطنت دلی رسید  
و خطبه بنام شاه بن میرزا ابن صاحبقران خواند و لفظ شاه می بر نام خود بنیز و در واز خود رایات عالی تغییر نمود و بعضی او را شیخ دانند ملک  
مروان دولت از امر اس سلطان فیروز شاه بود و امارت ملتان داشت چون در گذشت پسرش ملک شیخ و بعد از ملک سلیمان  
که سپه خوانده پدرش بود بحکومت ملتان رسید و پسرش خضر خان بن ملک سلیمان که سپه خوانده پدرش بود چنانچه در این اوراق  
گزارش یافت در بدلی متولی شد و بگو ایار و میان رفت و از حکام آنجا باج گرفت و بدلی باز گشت و در ششصد و بیست و یک هجری  
به کشمیر و باون شافقت و قوام خان و اختیار خان از امر اس محمود شاه مقصد قتل او کردند او در یافت و بدلی باز گشت و در ششصد و بیست و یک هجری  
و دو هجری ایشان را بکشت و بعد از دو سال میوات شد و قلعه کوپه را خراب کرد و بگو ایار شد و سر فیض گردید و در جمادی الاول سینه  
هشتصد و بیست و چهار هجری در گذشت و بعد از او پسرش مبارک خان خود را سلطان ابو الفتح مغز الدین مبارک شاه خواند  
بموجب وصیت سلطنت نشست و در محرم سینه هشتصد و بیست و پنج هجری بلاهور رسید و آن شهر را که ویران شده بود آباد ساخت  
و ملک حسن را ملک الشرق نام نهاد و حکومت آنجا داد و بدلی باز گشت و حیرت برادر سخا که کوکمر لاهور را محاصره نمود کاری ساخت  
و بکلا پور رفت و بگو پنهان گرخت و درین سال ملک الشرق از امارت لاهور مغزول شد و در گذشت و ملک سکندر تحفه که وزیر  
بود حکومت لاهور یافت و سرور الملک بوزارت رسید و ملک الشرق بخاطر گشت و سلطان با ناده رفت و حیرت کوکمر بارش  
بنیم راجه جو زرم کرد و او را بکشت و با و نه هزار سوار کوکمر لواح لاهور و پیا پور را غارت کرد و ملک سکندر از دفع او عاجز آمد و بعد ازین  
سال سلطان هوشنگ والی مالوه گویار را محاصره کرد و سلطان مبارک شاه روسته با و نهاد و هوشنگ پیشکش فرستاد و باز گشت  
سلطان بدلی مراجعت فرمود و ملک رجب راجه حکومت ملتان فرستاد و مکرر کمر میوات کشید و در محرم سینه هشتصد و بیست و یک هجری  
راجه حکومت سامانه داد و بگو ایار شافقت و از امر اس آنجا پیشکش گرفت و باز گشت و درین سال سلطان ابراهیم شرقی صاحب جمپور  
لشکر کالپی بر و قادر شاه صاحب کالپی از مبارک شاه استمداد نمود و سلطان مبارک شاه سلطان ابراهیم در حد و خند و از  
تمام روز رزبه صعب گرد و شنب هر دو با و شاه بمالک خود را باز گشتند و در محرم سینه هشتصد و سی و دو هجری ملک حبیب

حاکم بلتان در گذشت سلطان سپاس او ملک محمود بن ملک حسن و عماد الملک لقب نهاد و در بلتان فرستاد و در شہت صدوسی و سی و ہجری  
امیر شیخ علی غول والی کابل بفرمان پسر شاه رخ بن امیر تیمور صاحب قران روسہ ہنزد نهاد و عماد الملک را در بلتان محاصرہ کرد سلطان  
فتح خان بن سلطان بن سلیمان محمد شاہ گجراتی و دیگران را با لشکر عظیم بزم او فرستاد و عماد الملک از قلعہ بیرون آمد و در شہت  
صد و فتح خان بقتل رسید اما بعد از عماد الملک ظفر یافت و شیخ علی با صد و دوسے چند بجابل گریخت و در شہت صدوسی و ہجری  
شیخ علی با انتقام از کابل بلا ہوا آمد و بگریخت و وزیر سوار بجافلت در آن شہر بگذاشت و باز گشت سلطان امارسی لاہور شہس الملک  
عرف ملک سکندر رخصت و او شہس الملک بلا ہوا آمد و غولان با آن شہر سپردند و بجابل رفتند سلطان لاہور را عماد الملک و او ملک اشرف  
سرور الملک وزیر برنجید و با اتفاق جمعی در رجب سنہ شہت صدوسی و سی و ہجری سلطان را بقتل رسانید و او ملک عاقل و باول بودہ  
و در مدت عمر خود کبیرہ از دوسرے نزد کسی را دشنام نہاد و بعد از او برادر اوہ اش جو نامہ خان بن فرید خان بن ایات اعلیٰ خضر خان کہ داماد  
سلطان شرقی بود سنی ملک اشرف وزیر برنجت شہت سلطان محمد شاہ مخاطب گشت سلطان محمود جو یا عیارت از بہت و در شہت صد  
چہل ہجری سلطان رو بلتان آورد و بسیاری از مملکت جہت کمو کوہ خراب گرد و بدہلی مراجعت نمود و بعیش پرداخت لاہرم و مملکت  
نسا و برخاست و آہالی بلتان سر از اطاعت باز روند ملک بہلول لودی کہ حاکم سر ہند بود بلا ہوا و وی لاہور استیلا یافت و بی وزرید  
سلطان سپاہ بدفع او فرستاد و ملک بہلول بکوہستان گریخت ہنگام مراجعت سلطان و دیگر بار بر آن مقبول شد سلطان شہنشاہ علی  
حسام خان را بجزب او فرستاد و ملک بہلول بزم کرد و ظفر یافت حسام خان منہزم بدہلی گریخت بہلول سلطان پیغام داد اگر حسام خان  
را بقتل رسانی اطاعت کنم سلطان حسام خان را بکشت و حمید خان را وزارت داد و لو کہ اطراف طبع در دہلی گردند سلطان ابراہیم  
شرقی والی جوہور بسیار سے از مملکتش بگریخت سلطان محمود خلجی والی مالوہ در شہت صد و چہل و چہار ہجری ہنرم شہنشاہ علی تادہ کرد و بی بر شہنشاہ  
آمد سلطان محمد شاہ ملک بہلول را بحد و خویش خواند و اورا بدفع محمود خلجی فرستاد و خود از دہلی بیرون آمد بہلول با سلطان محمود خلجی بزم  
کرد محمود خلجی غم صلح نمود سلطان محمد شاہ کہ از شجاعت بہرہ نہ داشت بصلح را رضی شد محمود خلجی بمالوہ باز گشت بہلول اورا تعاقب نمود و مالے  
دافری دست آورد سلطان محمد شاہ بہلول را فرزند خواند و خانمان لقب نهاد و بدفع جہت کمو کوہ فرستاد و بہلول را عوامی سلطنت در سر  
افتاد و با حرب در ساخت و روی بدہلی نهاد و سلطان محمد شاہ شخص شد تا آنکہ در شہت صد و چہل و نہ ہجری در گذشت و بعد از او پسر  
سلطان علاؤ الدین محمد شاہ جانشین شد و سایر امر اسے بچہ ملک بہلول بجاہت آمدند و ہمیت گفتن سلطان در شہت صد و پنجاہ  
ہجری متوجہ پیاد شد و شنید کہ سلطان ابراہیم شرقی قصد دہلی کرد و اسے آنکہ ثبوت رسد بدہلی باز گشت و از ان بچہ صلیکی و ہشتی تمام  
بجانش راہ یافت و در شہت صد و پنجاہ و یک ہجری بہ بدلاؤن رفت و اسے آنجا بہ پسندید و بچہ بدلاؤن دہلی و چند برگہ دیگر و ظفر  
نہاد بہلول لشکر بدہلی کشید و باز گشت سلطان با عوامے مفسدان خمیہ خان را کہ وزیر بود جس نمود و در شہت صد و پنجاہ و دو ہجری  
از دہلی بہ بدلاؤن رفت و خواست کہ خمیہ خان را بقتل رساند اورا یافت و برادران و خویشان خود را آگاہی داد ایشان اورا از جس  
بیرون آوردند و بدہلی رفتند و استیلا یافتند خمیہ خان ملازمان سلطان را از شہر اند ملک بہلول رو بدہلی نہاد خمیہ خان را بگریخت  
و سلطان نوشت کہ خمیہ خان را جس کرد و سلطان گفت پیر من ترا سپر خواندہ و تو مرا برادری من بہ بدلاؤن قناعت کردہ ام  
این شہر من باز گذار و در دیگر اصهار سر چہ خواہی بکن بہلول شاد شد و نام اورا از خطبہ بیگانہ و در شہت صد و پنجاہ و پنج ہجری



سکه خطبه خود خواند و سلطان علاء الدین سالار بدایون بود و تا آنکه در ششصد و شصت و سه هجری درگذشت و بدایون نیز در تصرف گشت  
 بهلول آمد با جمعی بعد از شصت و سه ساله که سی ساله سلطان علاء الدین بهلول بودی بر تخت نشست و خود را سلطان بهلول خواند و آورده اند که جد  
 بهلول ملک بهرام بودی و در خدمت ملک مردان دولت دالی بستان سپهر بودی و بعد از و سپهرش سلطان شهنشاه بهرام ملازمست حضرت  
 حاکم مغان که نزد و در رزم اقبال خان را بایست خویش گشت خضر خان و او را بنواخت و اسلام خان لقب نهاد و حکومت سرسبز داد و ملک  
 برادر اسلام خان با او سپهر بر و توختی خانه بر سرین ملک کالافرو داد و ملک کالافرو را حمله بود شکمش چاک کرد و سپهر سر زنده و بیرون آوردند  
 و نعلو نام نهاد و بهلول عبارت از او است چون سپهر گشت سپهر اسلام خان و دختر خود را با و داد و سپهر ساخت و وقتی ملو بهرام نه رسید آنجا و در پیش  
 بود که او را سپهر این گفتندی بختش رفت سید این گفت که سید که ملک دلی بدو سپهر ارنگه خود بهلول هزار و سیصد تنگه داشت پیش او  
 نهاد و گفت زیاده بر این ندارم سپهر این قبول کرد و او را بشارت داد و بهلول در ششصد و پنجاه با سپاه آراسته بدلی آمد چون حمید خان آنجا  
 استیلا داشت ناچار شد که از دست او فرار کرد و سپهر حمید خان را ضعیف یافت که بهلول افغان را گفت باید که در مجلس او و حرکات اهل خانه  
 کنند ایشان به موجب فرموده عمل کردند بعضی کفش های خود را بر کمر بستند و برخی در طاقهای خانه نهادند حمید خان گفت اینچه عمل است  
 گفتند بر سر آنکه کفشهای مایان را در و بر و حمید خان بخندید پس چون گل و عطر مجلس آوردند افغانان آنرا بخور و نود و پان را با جو نه  
 فرو بردند چون دهان شان بسوخت اضطرار آغاز کردند حمید خان آنطایفه را احمق شمرد و و بعضی کرد و بعضی چند روز ملک بهلول نزد  
 حمید خان شد افغانانی که بر در مانده بودند بهلول را دشنام دادند و گفتند که اگر بهلول نوکر حمید خان است باین نوکر حمید خان  
 سپهر چرا او بدرون رود و ما بیرون بمانیم حمید خان او را ایشان بشنید سپهر را اندرون خواند افغانان در آمدند و حمید خان را گرفتند  
 و بند بر پایش نهادند و گفتند ننگ ترا خود ده ایم لاجرم قصد جانست سپهر بهلول بدلی استیلا یافت خطبه و سکه بنام سلطان علاء الدین  
 خواند و سپهر خود را بدلی گذاشت و به پنجاب باز گشت چون از سلطان اجازت سلطنت یافت و در ششصد و پنجاه و پنج سکه خطبه بنام  
 خود خواند چنانکه گذشت امر به مخالفت سلطان محمود شرقی و الی جوینور را بخواند شرقی در ششصد و پنجاه و شش هجری مجاهر بدلی بروست  
 و بهلول از دیپالپور بدلی آمد فتح خان امر به محمود شرقی را سپهریت داد و طفر یافت محمود شرقی جوینور مراجعت نمود و بهلول بدلی استقلال گشت  
 و حیان سلطان محمود شرقی و سپهرش سلطان حسین شرقی و بهلول مکر محاربه و صالحو وقوع یافت آمار در زمهر بار طفر بهلول بوده و خال  
 ضعف بر سلطنت سلطان حسین شرقی را نمود و منظم جوینور رفت و بهلول قصد جوینور کرد و سلطان حسین شرقی به قنوج شد از آنجا نیز از  
 بهلول منظم جوینور مراجعت نمود و بهلول و قنوج در امانه و کالپی تصرف شده بدلی باز گشت و بالشکری عظیم متوجه جوینور شد سلطان  
 حسین در ششصد و نود و یک هجری بکریخت و کلینها بودند اندک و لاتی که در حد و ننگار داشت قناعت نمود و بهلول سپهر خود بارکشاه را  
 بر تخت سلاطین شرقیه نشاند چنانچه در تخت جوینور منظم گشت و تبیه خود اعظم مایون بن خواجه بایزید را حکومت کالپی و سپهر خود را بخان  
 راکره مانک پور و برادرزاده خود شیخ محمد قریلی عرف کالابهار را بهراج و بجا خوانان بدایون تفویض نموده و بدلی و مبان و دو آب و پنج آب  
 به سپهر سومی خود نظام خان را داد و او را و سپهر ساخت و در حد و بانگ گشت به شصت حد و نود و چهار رفت از عالم نارنج فوت است  
 و او ملکی صالح و متقی بود و باصلح و مشایخ بخت داشتی و بار و سامی افغانه برادرانه سلوک کردی و پیش ایشان بر تخت نشست و  
 بر کز طعم خانه خود می بهشت خود خواند می سپهر وزیر از بهرام طعم از خانه امیر سر آور و ندی و بر اسپ ایشان سوار شدی و گفته

که سر از سلطنت نامی کافی است در عاقبت و حیرت من است که در میان ترنج نهادن و قلموس نهادن با این  
است بعد از او پیش نظام خان بخت شست و خود را اسکن در لودی خواند و پی از امر خود کند که عظمیایون بن خوانده از بن سلطان سلیمان  
سلطنت برگزیدند خود مستند شد و شاه عیسی خان را که شترانشان بود گرفت و حبس نمود و منوچهر جوینورد و در راه درویشی با او رسید و پیش  
گرفت و گفت نظر تراست که سکن در دست از و باز کشید و در پیش گفت فال شیک بنیرم مکر و وسه داری سلطان سکن در گفت سزاوار است  
که چنان در میان مومنا گفت بود و نظر میگردانم خواهی بود بلکه گوهر و صیقل سلیمان است پیش اند با جمعه چون سکن در شاه بودی بجا و جوینورد  
رسید و در پیش باز نشاء با اتفاق برادر و دیگر مبارک صاحب کرده کلا بهار حاکم بهارچ روی با و آورد کلا بهار که در شجاعیت ثابت بود با قوی  
از استیلا قلب سکن در شاه و تخت و در منصف کرد و او سیر شد و سکن در چون او را بدید از اسب فرو آمد و گفت از من بیای بزرگتری خواهی  
که مرا بفرزندی قبول کنی کلا بهار منفعیل شد و گفت کافات این احسان بجز جامه اودن نتوان کرد اکنون ای بی مراده تا آنچه گفت از تو بقبول آوردم سلطان  
سکن در ایسی با و داد کلا بهار و شست و در فوج مبارک شاه حمله برد و نظر یافت مبارک شاه بگریخت و مبارک خان گرفتار گشت و با کلاه  
امان خواست و نزد سلطان آمد سلطان سکن در او را بنواخت و بدستور حکومت جوینورد او و کالبی رفت و آمد یار از عظمیایون نگرفت  
و جوینورد خان لودی داد و مبارک خان را بدستور ایالت کرد و او بدید علی باز گشت و با خرابی کلاه متوجه گشت و عزم مخالفت کرد و  
سلطان سکن در کلا بهار و دیگران را بجا جوینورد فرستاد و او را محبوس جوینورد آورد و در نه صد و هجری جوینورد رفت و در آن سفر اسبان لشکریان  
بیا شلیک شد و در سلطان خندان شرقی که در حدود بهار بهر برادر و پشانی لشکرش آگاه شد و زودی با و نهاد و بعد از زم زم به بهار رفت  
و از آنجا که او نشانت سلطان سکن در که با کلاه رفت و در استیلا یافت و محبت خان را آتش گرفت و در برت رفت و بهر تیر بهت بخت  
پیوست سلطان سکن در به بنگاه نشانت سلطان علی و الدین حسین شاه و امالی بنگاه که قلعه گوز از بناهای او است پس خود را سحر و شاد  
و با خر و خف و بدایای فرستاد و سلطان با گزشت و آتش تیر بنگاه ساخت و استحفاظی عالی بنامش او و در هند و باز و در آن عظیم حاکم شد  
و بسیاری از عمارت کرده و در بخت سلطان سکن در که بگوا بیا رفت و بسیاری از هندوان آتش در و در هند و است و در تیر و در گزشت  
و او را ملک نیکو کار و دو جهان طاهری و کمال منوی اختیار داشته هر روز بارعام و ادبی و داد و در زبانی و نماز پنجگانه و در یک مجلس ادا کرد  
و بهر هوسه نفسی گرفته و بهر بخت فقر او و در و پشیمان و غمت تمام داشت و ایشان را از هر رستان خانه با و ادبی و هر روز در وضع نظام  
پخته و بهر بیوایان و ادبی و بهر صاحب اسلام میانه نمودی و امر از امر کسب فضایل تحریص و ادبی و از غلبه و کینه خبر گرفته و هر گاه سکن در  
سجایای فرستادی هر روز در و در آن بانیان لشکر و شتی که هیچ که کوچ کنند و دیگر به شام که از خرم و احتیاط غافل نباشند و از اخبار او  
آهست که وقتی دو برادر از ابالی گوا بیا در سفر رفتی و در و محل و قدری از قیمت غنیمت با مقدار کی خواست که باز کرد و در و در غنیمت و  
با و داد که تا بارش برساند و در بخت و در پیش بر و داد و از محل نام و بر و و بعد از آن و دیگر نیز بجانه اند و در آن خود محل خود است زن  
گفت که که نام محل آن در محل ترا از او طلب نمود و گفت بزدان تو را و دم مر و با و کرد و خود است که در آن را و در شکر کند و در آن بخت و در  
حاکم هر رفت و حال باز گفت که نام هر و برادر از خواهر و برادر است که و آنکه محل از میان بر و و و گفت که محل را با این زن داده ام  
و کلاه و درم پس رفت و در و مر و ابالی داده بگو ای بیاد و بهر صاحب خواهش او گو ای و او و حاکم که که محل پیش زن است زن خود را  
در کلاه سلطان سکن در و بنگاه و او را بگشت و در و او خواست سکن در او را پیش و خواهر و برادر را و کلاه آن را طلب داشت و عزم خود

وایشان را از این جهت اساخت و هر یک میزدند از آن قوم و او که صورت لعل با بسازید گویان بموجب دالش خود صورتها ساختند و نزد  
سلطان آوردند ازین صورتی بساخت منقوش گویان مختلف یافت زن را بگفت تو چرا صورتی نساختی عرض نمود آنچه صورت ندیده  
بودم چگونه تو اینم ساخت سلطان امر فرمود تا خاین و گویان را شکنجه کنند پس چنان کردند و لعل بدست آوردند و بعد از این برپایند  
تا هر یک چون سکندر سلطان در گذشت و پسرش سلطان ابراهیم لودی بر تخت نشست و برخلاف آن که در تخت شعار ساخت نهادن  
را بگفت پدر و جد من با شما برادران سلوک میکرد و پادشاهان را خویش و قوم نباشد همه شرایط و بندگی بجا آرند امر بزرگ پیشتر و محاسن  
پیشین محاسن برپای ایستادند و با و دل و دگرگون کردند و جو بستند که جلال خان بن سکندر خان حاکم کالیپی در جو بر تخت نشیند پس جلال خان  
بجو نور رفت خان جهان لودی که از این قسم امر بود و گفت و وزیر او پادشاه در یک ملک استقرار نمی یابند باید که جلال خان در خدمت  
آید و اطاعت کند جلال خان تو هم کرده نمی نمود سلطان ابراهیم پدر یا خان لوهانی والی پنده و بهار و نصرت خان حاکم غازی پور شیخ قوی  
از او ده و لکنه پیوست که بقلع و قلع او پیرانند جلال خان طاقت اقامت در جو نپزند و کالیپی شتافت و سکه و خطبه بنام خود کرد و عظیم  
سروانی که بمجاوه قلعه کانی مشغول بود و با و ساخت سلطان ابراهیم روی یکا لپی نهاد و عظیم میایون از جلال خان بگریخت و با و پیوست جلال خان  
از راه دیگر با گره رفت ملک آدم که بفرمان ابراهیم حکومت اگر داشت بجلال خان پیغام داد که اگر تیر و غیره علامت سلطنت نزن و من فرستی از  
سلطان کالیپی را بنمود و نام جلال خان با و رضا داد سلطان ابراهیم که کالیپی گرفته بود بران راضی نشد جلال خان سر اسیمه بگو الیا رفت  
سلطان ابراهیم با گره رفت و امیر الامرا اعظم میایون سروانی را با بسی سوار و سه صد فیل به شیخ قلعه گو الیا رفت و جلال خان با و  
بگریخت و از آنجا نزد راجه کر که کن شتافت راجه او را بگریخت و نزد سلطان ابراهیم فرستاد سلطان او را بگشت و از امر اسه پذیرفت و سیم شد  
اعظم میایون سروانی و ولدش و فتح خان را که بمجاوه گو الیا رفتند و استقلال داشتند بخدمت خواند و حبس فرمود و اسلام خان بن اعظم میایون  
سروانی که از قتل پدر حکومت کثرت داشت بنی آغاز نهاد و اعظم میایون لودی و سعید خان که بعد از اعظم میایون سروانی بمجاوه گو الیا  
مشغول بودند بکشتن شتافتند و اتفاق اسلام خان مخالفت سلطان آشکارا کردند سلطان ابراهیم خان را که سحر ایشان فرستاد و در  
جد و متوج تلاقی فریقین دست داد و اسلام خان بقتل رسید و سعید خان گرفتار گشت و آن غنمه فروختست سلطان با مراد و دگرگون  
کرد و میان و و و اعظم میایون سروانی را که مجبوس بودند بقتل رسانید و دیگران تو هم شدند و بنی آشکارا کردند و یا خان لوهانی در بهار  
بنی کرد و در گذشت و پسرش بهار خان بن دریا خان جانشین شد و خود را سلطان محمد شاه خواند و سکه و خطبه بنام خود کرد و بسیار  
از امیر اس سلطان با و پیوستند سلطان محمد شاه صد هزار سوار جمع آورد و دگر با لشکر سلطان ابراهیم لودی رزم کرد و ظفر یافت و در  
جلالی انجمن غازی خان بن دولت خان لودی والی لاهور از سلطان متوهم شده بگریخت و نزد پدر بلاهور رفت و دولت خان  
لودی از سلطان ابراهیم متوهم شده و ظمیر الین محمد بابا شاه را به شیخ میرزا تحریف نمود و بابا شاه لشکر به بند کشید و در زند و سی و ستمه  
سجری در پانی پت با سلطان ابراهیم لودی رزمی نصیب کرد و ظفر یافت و سلطان ابراهیم بقتل رسید تفصیل انجمن در حالات  
بابا سی بقلع آمد لیکن چون انجمن آشیر شاه در اسلام شاه از قیامی سلطانین افغانه بودند و در عهد میایون با و شاه ابن بابا و شاه  
بر روی استیلا یافتند و در انجمن با سبب می نمود و بعد از آن و دگر با سلطنت و بی و سایر بلاد و سید و دیوان میجوید که کور کانی  
مستقل شد و از حروف انجمن از گذشت اجوان شیر شاه و غیره حالات سلطنت بابا و وزیرش را با شاه عالمی عالمی

بادشاه که راقم در زمان اوجیات مستعار دار و در قوم خود پادشاهت با الله توفیق و کرم شیر شاه فریدالدین شیر شاه بن حسن بن  
 ابراهیم افغان سورج ابراهیم در خدمت سلطان بهلول لودی سپهر شمس و چون در گذشت سپهرش حسن بن ابراهیم بعد یکدیگر لودی  
 خدمت جلال خان گزید و سوار لودی خاص بود و باند جالگیر یافت و بدان جانب شتافت و پانصد سوار جمع آورد و او شصت سپهر داشت  
 فرید و نظام باور ایشان افغان بود و شش سپهر دیگر از کنیزکان بود و آندره بود و حسن با فرید که شیر عمارت از دست لطفی نداشت  
 او از پدر گریخت و به جیو پور رفت و گلستان و بوستان و سکندر نامه بنو اند و در میان افغانان بطنی است به شصت گزشت بعد چندی حسن  
 به جیو پور آمد و خود ایشان فرید را عهده نقضیرات گنا بند حسن و او و یکی جالگیر با و او و فرید و جالگیر پدر فرستاد یکی از زنیداران آنجا با و  
 مخالفت کردند فرید را شکری می نداشت از مقدم بر وی اسی طلب داشت و پادگان را سوار ساخت و بر و تاخت برد و فرید را شکست حسن چون  
 بجالگیر آمد ملک محمود و فرید را بنو اوست در جلال انجیل گنیز که معشوق حسن بود گفت فرید بسیار و او و یکی جالگیر کرد و سلیمان بن احمد  
 که از کنیزان بود و فرید را پیچید و با و بر سرش نظام آگره رفت و بخیرت دولت خان لودی که از اکابر امیر سلطان ابراهیم لودی  
 بود و پوست و کشت پدرم پیر شده و مبتلا می گریختی از ملک خبری نداشت و اگر جالگیرش با و برادر و مندی یکی با پانصد سوار پیوسته  
 خدمت سلطان باشد و دو تخان این سخن سلطان عرض نمود سلطان گفت بدو رویت که از پدر شکایت میکند فرید و اگر بود که پدرش  
 در گذشت سلطان بسی دولت خان جالگیر او و فرید و نظام داد ایشان سپهر ام آند و تسلیمان و احمد نزد محمد خان سورج که چو چو از قندهار رفت  
 یافتن پس چون ابراهیم لودی در سرکه بابر بادشاه بقتل رسید فرید از محمد خان سورج توهم کرده نزد پسر خان بن دریا خان لوبانی صاحب  
 پنه و جبار که خود را امیر بادشاه بخواند رفت و قریب یافت روزی محمد شاه لشکار شتافت فرید با و لودی شیر می از پشته برون آمد فرید را شکست  
 و شیر خان خطاب یافت و بعد چندی خدمت شد و بهرام رفت محمد خان و غیبت او در خدمت محمد شاه بعضی رسانید که شیر خان  
 همه جالگیر پدر را متصرف شده و نصیبی از آن به برادرانش سلیمان و احمد نداد محمد شاه گفت که جالگیر را میانه ایشان قسمت کن محمد خان  
 از سپاه پیش سلیمان فرستاد ایشان بخواص بود و باند رسیدند سکینه غلام شیر خان که پدر خواص خان آنجا بود با ایشان مصاف داد و بقتل  
 رسید شیر خان ز طاقت مقاومت نماند و بگریخت و بخیرت سلطان چند پلاس که از قتل بادشاه بابر و الی آنجا بود پوست و مستطیر  
 شد و بهرام آمد محمد خان سورج پادشاه بگریخت شیر خان و بهرام استعجال یافت لشکریان جیو پور را باز گردانید  
 محمد خان سورج نوشت که نومر اسبجاسی عزم و پدری مرا بجالگیر خواست بایستی نیست محمد خان شست و دست و پادشاه امر حاجت نمود و شیر خان  
 برادر خود نظام خان را و بهرام گذاشت و بگریخت و سلطان جیو پور را اگر شد و او را با خود و شیر و سر سفر خیریری ملازم رکاب بابر بادشاه  
 بود و در دست بایران گفت که غلامان را از پنه و بوستان آسان بیرون توان کرد چه ایشان مساملت با مرا باز میگذرانند و آنست بمقتضای  
 رشوت کار میکنند اگر خود را از افغانه بردارم و غلامان را برانم روزی در محاسن بابر بادشاه کاشه ماه سپه پیش او نهادند شیر خان  
 از خوردن آن عاجز شد بالاخر آتش پنهان سخت و بکار در زنده رنده کرد و در کاشه انداخت و بقایا شوق بخورد بابر بادشاه بدیدیکه را از  
 مقر بان گفت که این افغان کار نمی عجیب و غریب کرده و زود باشد که بدو لونی عظیم رسد شیر خان این گفتند و توهم شد و همان شب  
 بجالگیر خود گریخت و سلطان جیو پور را شکست که محمد شاه لوبانی قصد بهرام دارد و لاجرم به خصلت پنجاب شتافتن پس چون بهرام  
 رسید اطاعت محمد شاه بن دریا خان و الی پنه و با و پوست در جهان ایام محمد شاه در گذشت سپهرش جلال خان بن محمد شاه

جانشین شد و شیرخان به نیابت او کارنیکر و سلطان محمود صاحب بنگاله در ولایت بهار طبع کرد و قطب خان حاکم موگنیر را بدفع محمود عالم تمام حاجی پور که از دوستان شیرخان بود فرستاد و هر چند در صلح و بیسج در گرفت تا چهار باتفاق محمود عالم باور ز سر صعب کرد و ظفر یافت و قطب خان بقتل رسید و توهایان بر شیرخان حیدر بزد جلال خان را برانگیخت تا قصد قتل او کرد و شیرخان دریافت و در محافظت خود کوشید و ایشان از دفع شیرخان عاجز آمدند تا چارپینه و بهار بگذشتند با جلال خان به بنگاله رفتند سلطان محمود والی بنگاله ابراهیم خان بن قطب خان حاکم موگنیر را با فیلان بسیار و لشکر بسیار در خدمت جلال خان بدفع او فرستاد و شیرخان ز سر صعب نمود و ابراهیم بقتل رسید و جلال خان به بنگاله که گریخت شیرخان فلیخانه و توپخانه بنگالیان و لوهانیان بدست آورد و مملکت بهار صافی ساخت و دوران آوان تاج خان صاحب قلعه را چنانکه از امرای سلطان ابراهیم لودی بود بدست پس خود بقتل رسید شیرخان از ملکه تاج خان صاحب بخوابت و بران قلعه دست یافت سلطان محمود بن سکندر لودی که بنیاب ناما در جوینور سر بریده و به پشته آنرا چون وارث ملک بوده انعامان اطاعتش کرد و شیرخان نیز لاهور را تعبت نمود و سلطان محمود بن سکندر و امرای او مملکت بهار را میان یکدیگر تقسیم کردند و در وسیع جوینور و شیرخان از کبر و نخوت امرای عظام سلطان محمود و نجیبید و بایر سهند و بیک سپه سالار همایون بادشاه به غم زرم سلطان محمود نامه نوشت که نزدی بنیاب آنی که از ایشان جدا شوم و تو بنیادم سهند و بیک در سیر سیرت کرد و تو بنگام تلاقی فریقین شیرخان بچنگ روی از سر که بر تافت سلطان محمود باقی و جی منعم گشت و به پشته رفت و بالاخر با و وسیع افتاد و آنجا در نهند و چهل و نه جبری گذشت با تجمیع چون اسیر سهند و بیک ظفر یافت همایون بادشاه نامه نوشت و قلعه چارخواست شیرخان عذر آورد و همایون بادشاه متوجه چارست شیرخان سپهر خود قطب خان را بنیاب فرستاد و اطاعت کرد و همایون بادشاه شنید که سلطان بهار و گجراتی قصد اگر کرد و لاجرم بمصالح رضا و او و هم از راه مراجعت نمود و قطب خان منکر به او و رفت و بالاخر بگریخت و به بدر پیوست همایون شاه بزم سلطان بهادر و فتح گجرات شغولی گشت شیرخان در آن ایام است که به بنگاله کشید و با سلطان محمود والی بنگاله مصاف داد و ظفر یافت و گوشت گرفت سلطان محمود زخمی شد و ز و همایون بادشاه رفت بادشاه از گجرات بازگشت و بهر ملا و شرق آورد و قلعه چار را محاصره نمود و مقرر آفرید که بشود و متوجه بنگاله شد شیرخان گوشت گذشت از راه چهار گشته به بهار آمد و نامه به راجه کبیر صاحب ریتاس نوشت و قلعه ریتاس بکرو و فریب از راجه بگرفت و آن حکایت در ریتاس مرقوم است زمان و فرزندان و خزان خود او در قلعه ریتاس بگذشت و جمع سپاه پرداخت همایون بادشاه مدتی در کور سر برید و از و جبر بگذشت تا آنکه لشکر یانش بجهت عقوبت آب و هوا که کور مرخص شدند و اسپان سقط شدند همایون بادشاه بالشکر بر پیشان متوجه پشته شد و جهانگیر قلعه را با پنج هزار سوار و بنگاله گذشت شیرخان بالشکری آراسته در حد و جنوب راه برو گرفت چنانچه در احوال همایون بادشاه رفته و کلاک میان خواهد گشت شیرخان ظفر یافت و اکثر لشکر همایون بادشاه در آب غرق شدند شیرخان این بیت گفت **سپاه همایون بهای دهنه** + **فرید حسن را تو شاهی دهنه** + **و این واقعه در سنده نهند و چهل و شش جبری اتفاق افتاد پس شیرخان خطبه و سکه بنام خود کرد و خود را فرید الدین شیر شاه خواند و به بنگاله رفت و جهانگیر قلعه را با سپاه همراهِ یانش بکشت و سال و دیگر با پنجاه هزار سوار روی با گره نهاد و در روز عا شوره نهند و چهل و هفت جبری در حد و قونوج با همایون ز سر صعب کرد و ظفر یافت و کارش بزرگ شد و خود خواص خان را که کبیر سخی او بغتوحات مخصوص شده بود و امیر الامرا لقب نهاد و حشده مالک محروسه را با قلع او داد و در نهند و چهل و نه متوجه بالوه گشت و از ابا و قادر شاه والی مالوه آن مملکت را استخراج نمود**

دورین سال لبنان از فتح خان با فتح حسین و فتح بیست خان مفتوح شد و او را اعظم مایون لقب نهاد و در نهند و پنجاه هجری مسیح شهادت  
رسید که پورخل زل سله است و در استن زنان سلیمانان را مریه کرد و در سلک زنان رتقاصه انتظام داد و لاجرم از غایت نصیب  
که در اسلام داشت با شجاعت شرافت و محاسن و پر و اخت و کار و پر و نعل تنگ شد و با چهار هزار راجپوت بامان از قلعہ بیرون آمد  
و بقوت ای عیال با سایر راجپوتان بقتل رسید شیر شاه با گر و مرحمت نمود و متوجه قسطنطنیه رفت و از کشت راسی مال و بد صاحب ناگردد و خود پور  
با پنجاه هزار سوار پیاده و راجپوت روسه با و آورد و دیکماه هر دو لشکر در برابر یکدیگر نشستند شیر شاه نکوستی اندیشید و نامه با مرام  
مال و نوشت که نوشته های شما رسید باید که زود تر به لشکر طغی از بیرون آن نوشته بادیست مال و انما و بر ابراهیم اعتمادش نماید و بگویدستان  
خود و پور گزینست که چهار راجپوت با و از ده هزار مرد و دست از جهان شست و در زنگاه شرافت شیر شاه و با مقتدا و هزار سوار صفت فیصل جایست  
راجپوتان رسته نصیب کردند و آموخ شیر شاه بی هم بر آمد و نزدیک شد که بهرست بر و نجلال خان حلائی با فوجی از بهادران حمله برد  
و طغی یافت راجپوتان با تمام بقتل رسیدند شیر شاه بغیر و بی مخصوص گشت و گفتی بهرستی جوار سلطنت هند و شان سیاه رفتی بود  
چه در ملک مال و بد و جوار و دیگر خوب نمی شود با حمله بعد ازین فتح شیر شاه بچهار روست و پایان گرفت و در پور شرافت پسرش عاقل خان  
که بهر پور با قاطع او مقرر بود و بهانجا ماند شیر شاه و قصد قسطنطنیه کرد و در آنجا متحصن گشت شیر شاه بمحاصره پر و اخت روز سه در  
موضع که از پنجاه قلعہ بدون قلعہ می افکنند ایستاده بودند ناگاه آتش در قلعہ با و کبسه های باروت که نزدیک او نهاده بود افتاد شیر شاه  
را مرگ خود و فتح جلال و سولانا نظام دشمنان و در یان سوالی بسوخت و با تخیل خود را بهر حال رساند سپاه را جنگ تحریر نمود و بهر  
گشت و هر گاه بشنود آهسته ایشان را بهر بخرین نموده تا آنکه قلعہ مفتوح شد و در آخر همان روز شیر شاه در گذشت و این واقعه در ربع الاول  
شعبه دوم پنجاه و دو اتفاق افتاد از آن پس مردم تاریخت و او ملکی عادل بوده ضابط و قاضی بسیار بود و هر روز چهار هزار مرد و سواره اش طعام میدادند  
پنج سال با استقلال سلطنت کرده و پانزده سال بمارت گذرانیده و باندک زمانی از مکان تا آب سهند ضبط کرد و در هر گروه سوار و سوار  
و چاه ساخت و در هر سوار و سوار و اسب میداد و از نادر هر روز اخبار ممالک باورسانند گویند هر گاه در آن  
ریش سفید و پور گزینست که گفتی سلطنت بمن رسید نیک وقت شام زود باشم که در گذرم و آنچه در غوه است بفعل نه در آید قوم سوار  
از انانچه او را گفتند باید که قوم خود را از دیگر افغانچه بیشتر رعایت کنی تا از سایر طایفه ممتاز باشند آنچه اندیشه کرد پس گفت اگر چنین  
مرا بادشاه قوم سور گویند و اگر این همه رعایت و عافیت با همه بذول دارم بادشاه جمیع افغانچه باشم بعد او در هندوستان سلطنت  
در فامیت عظیم رسیده و او و او در میان افغانان بفضول و دانش امتیاز داشت و بهایسی شمشیر یک گفتی گویند هیچ نگینش این است  
و بهرست سه آئینه باقی تر اید و ایم به بهان شیر شهن حسن جو قایم به با کجور شیر شهن در گذشت پس شهن سلیم خان بر تخت نشست  
و خود را اسلام شاه خواند الهالی او را سلیم شاه گویند چون سلطنت رسید بهر او ش عادل خان عرفانه نوشت که خداوند حاضر خود  
بمحافظت او و در پر و اختم هر گاه در ایات عالیات متوجه این جانب گردد و تحت و باج خداوند سازم پس با گر و شرافت و عادل خان  
نمایند و او در اخت و دست بوده لاجرم اسلام شاه بر تخت نشست و مبارک با و گفت و در مجلس اول رخصت شد و بیایه بجا کیش  
مقرر گشت و عیسی خان بتاری و خواص خان باورفتند و بعد روانه اسلام شاه غازی نامی محلی با غیر طلائع و عادل خان مشا  
و عادل خان بر کعبه و نزد خواص خان میوات رفت خواص خان همان بر شیر رکب غازی محلی نهاد و با عادل خان در دست

در این کتاب  
تاریخ  
سلطان  
شیر شاه

در این کتاب  
تاریخ  
سلطان  
شیر شاه



بجایگاه نگره نهاد و قتل خان عبد و خان تباری بوساطت ایشان میان برادران مصالحه اتفاق افتاده بود از شخص محمد اسلام شاه ششم  
 استمداد اول خان و خواص خان سجدی در اگر رسیدند عیسی خان حجاب بفرمان اسلام شاه روی بر زمین ایشان آورده و تمامه شکر کرد  
 و طفرافست عاقل شاه بهریت رفت و آن کارش معلوم شد خواص خان و عیسی خان تباری بیوات گریختند اسلام شاه قطب خان را  
 متعاقب ایشان فرستاد خواص خان بکود کماون پناه برد اسلام شاه به قلعه چهار شد خزان را از آنجا بقلعه گویا فرستاد و متوجه دلی  
 و غیره لا مورد خواص خان با اعظم بهایون بهیت خان تباری متوجه شد با لشکری عظیم روی با سلام شاه نهاد و در حد و دیوار ملاشت  
 فزاین اتفاق افتاد خواص خان بیجان گریخت و تباریان بعد از نرم بهریت رفتند اسلام شاه تا فاعه بهناس برآمد و خواص او شش  
 سه وانی را متعاقب تباریان فرستاد و بگو ایار باز گشت شجاع خان حاکم بالوه در سنده نصد و پنجاه و چهار بجری سجدیست بدست متوجه  
 بهایش داده گریخت و اعظم بهایون بهیت خان تباری و تباریان بکشیه افتادند و شمیران قصد ایشان کردند و بعد از نرم طفرافست سر  
 روی ساری از طایفه را نزد اسلام شاه فرستاد اسلام شاه از امر متوجه بود و گویا ایار برود و در آخر عمر با بی شتافت سیر را  
 کامران این باب شاه از بهیم بهایون بادشاه باو پناه آوردند و افغانان چون او را نزد سلیم شاه بردند گفتند مقدم را باده کابلست چون  
 بیزار رئیس شورش در شت سلیم شاه خواست که با سیرا کامران مزاج کند گفت شما سر را بر سر ایشان شتابید چنین میکنند سیرا  
 کامران گفت که ایشان مانند شاهان است از اند سلیم شاه برنجی سیرا او هم نمود و بگریخت اسلام شاه شنید که بهایون بکنار خیلاب آمده و قصد  
 هند دارد و فی الفور متوجه لا مورد گردید و چون بهایون بکابل مراجعت کرده بود بی باز گشت در آخر سنده نصد و پنجاه و نه بجری تاج خان  
 خواص خان را که اهالی هند را در اولیای شمران به اشاره اسلام شاه بکشتند و قتلش بر اسلام شاه مبارک نهاد و در داخل هند و شت  
 یک بجری از خیله بر قتلش برآمد و آن در گذشت و درین سال سلطان محمود گجراتی و نظام شاه سجدی وفات یافتند و اول خسرو  
 تارکست و او مالی شجاع و معز بود و بار خایا سلوک نیکو کردی لیک سپاه را از راه دیشی و دیشی گویا غایت مغرور و درم نرج سجاد خان گفت  
 که این دقاسه را بر خود چنین خالک نمیدانم لغو باست من از زلال دار قضا باسی زبان اسلام شاه و او شیخ غلامی است که کمان  
 خویش نمیدارد و بیوری را اندری موعود و آنست خلق را بان غریب دعوت کردن گرفت و بر طبق فتوای علمای زبان اسلام شاه او را  
 تازیانه زد و در سوزم تازیانه در سنده نصد و پنجاه و پنج بجری و ولایت حیات سپرد و با کجمله بعد از اسلام شاه سپهرش فیروز شاه که در راه  
 ساله بود و شت شست و چون سه روز بگذشت بهار خان بن نظام خان برادر زن اسلام شاه خواهر زاده را بکشت و بساطت  
 شست و خود را سلطان محمد عاقل خواند عوام منهد او را بی گوید و او بیون اقبال را که در عهد اسلام در امور دخل  
 هم سامنده بود و بکراجیت لقب نهاده کار مملکت باو گذشت و لشرب تمام برداشت و بیون از غایت مرارت بکارهای بزرگ قیام  
 نمود و در جنگ آمد و او سوار بی استی و پیوسته بر فیل سوار شد با کجمله عدلی در خزان بکشتاد و اند و خنده شیر شاه و سلیم شاه  
 در اند که بیانی مکتب ساخت گوید او یک باسی طلا ساخته بود و در خانه مردم افکندی هر که آنرا بر گرفته بصد سکه یا فی و یک بار و او  
 افغانان او را اند بی خواند معنی گوید در بد و دقتش احمد خان سوز که کجانب که شود خواهرش بود مخالفت آغاز نهاد و خود را سکندر  
 شاه خوانا خطبه و سکه بنام خود کرد و همچنین ابراهیم خان سوز در بیانه و شجاع خان در بالوه و محمد خان سوز در بنگاه و عوی سلطنت  
 کردند عدلی در گویا ایار بود و امر کرد که قنوج را از شاه محمد قریلی تغییر کند و با قنوج میرست خان سرنوی دهند سکندر سیر شاه قریلی گفت

محمد اسلام شاه ششم  
 مقتدر شاه باو پناه آوردند  
 از راه دیشی و دیشی

بیان سلطان محمد عاقل  
 که در شت شست

کار با خجاست رسیده که اقطاع مارا بشیر نیان بیگ فروش میدهند ترست خان و شیر نیان با ابراهیم بیگ پیش آمدند کار با خجاست رسیده که اقطاع مارا بشیر نیان بیگ فروش میدهند ترست خان و شیر نیان با ابراهیم بیگ پیش آمدند کار با خجاست رسیده که اقطاع مارا بشیر نیان بیگ فروش میدهند ترست خان و شیر نیان با ابراهیم بیگ پیش آمدند

بدولت رسیدند و همه ایشان را رفته رفته اکبر بادشاه برانداخت اختیار سلطنت را بر او سپرد که از آن سلسله برآمدند  
استیلا یافت و در آن دیار تنگکاه ساخت قزوین مکانی محمد بابا بادشاه غازی بوده و او این عمر شیخ میرزا ابن سلطان ابو سعید میرزا ابن  
سلطان محمد میرزا ابن میرزا امیران شاه ابن صاحبقران تیمور گورکان آرد بادشاه شجاع و کریم و بامروت بوده و در فتنه خفی و مصلحتی و شجره  
نشا و مهارت داشته و بیایسی و ترکی شعر میگفت و بهر مقام نمودی و چون بر خصم ظفر یافتی بر و بنشیندی تا آنکه عمر بخار به و مقابل گذرانند  
عیش و عشرت از دست ندادی و در مرغزار کابل خوشی از سنگ تراشیده بود و در کنار آن این بیت نوشت همیشه نوروز و نوروز  
همی در بار باخوش است به باری به پیش کوش که عالم دوباره نیست به و آنرا بر از شراب کردی و باند با بخوردی و در روز پای جمعه روزه  
داشتی گویند با سوره پاشنه و آب جسته بر کنگر و با ویدی و کا و بودی که دو مرد در بر گرفت و از کنگر و بکنگر و جستی طلب پیاپیش بهند و ستان  
او پدید آورد و گرمی قلندر طاب و طاب چهل گز بهر گزی که نشست مادر بابر شاه و دختر نفیس خان بادشاه مغولستان بود و ولادت بابر در  
سنه شصت و هشتاد و هشت هجری باند جان اتفاق افتاده شاعری گوید همیشه اندر ششش محرم زاد آن شه مکریم به تاریخ مولدش  
هم آمدشش محرم به پدرش میرزا عمر شیخ صاحب فرغانه بود و در شصت و نود و نه هجری در گذشت میرزا بابر جای نشین پدر گشت  
اگر مفصل احوالیکه در مملکت موروثی بر سر او گذشت بهر دایم این مختصر تحمل آن نشود و بنا بر آن آنچه در ممالک آثار میرزا و در مخالفان رسیده  
نمیزی از آن بقلم آمده عثمان شید ز قلم را بصوب قضا یا که در تخمینهند و ستان و قشده معطوف میساز و پوشیده نمایند که بابر بادشاه و  
با عیش سلطان احمد صاحب سمرقند و خانش سلطان محمد بادشاه مغولستان و بامیرزا ابایستغیر میرزا ابو سعید و اندر برادر خود جهانگیر میرزا  
و سنگیخان از بیک از الوش خوجی خان بر سر قند و فرغانه و آبی و اوش و دیگر اقصاء مکرر محاربه و مصالحه روی داده و گاهی بهر دست و  
گاهی نصرت دست میداد و وقتی چنان شده که سپاه او متفرق شدند زیاد و از دویست و پنجاه کس با او نمادند تا آنجا که قایل می  
سمند شد و خود را بشهر افغانه ای سمرقند را با و پیوستند و از او بکان هر که را یافتند بکشتند و جهان و فامیرزا که از قبل سنگیخان و سمرقند بود  
منهم بگریخت و سنگیخان را پیوست و در آن شهر کشتن هجری مرتبه دوم سنگیخان از بخارا به سمرقند شتافت بابر بادشاه با اتفاق سلطان محمود  
خان و الی میرستان و میرزا جهانگیر صاحب اندر جان که از زمان مصالحه و اتحاد میداشتند و بهر دو آمده بودند رزمی صعب کرد و شهر قند  
پناه به سنگیخان بجا صدمه پرداخت و چون چهار ماه گذشت در شهر تحیا افتاد و از سرگ و گریه نشان نمایند بابر بادشاه در اوایل سنه  
نهم و هشت هجری همیشه از شهر برآمد و پیاسگند رفت سنگیخان از سمرقند روی یا چینی نهاد سلطان محمود خان با اتفاق برادر خود سلطان  
احمد خان بر بابر بادشاه و با او رزمی صعب کردند برادرش سلطان احمد خان گرفتار گشت سنگیخان پیاسگند گرفت و احمد خان برادر با کرد  
و بابر بادشاه از سمرقند بر آن نویس از آن بمولستان رفت و چندی با سلطان محمود میرزا و آنگاه بکهارشادمان و نذر شتافت بهر محمد  
باقر اولی آنجا بخت آمد بابر بادشاه و غریمت کابل کرد تا از شر دشمنان امین ماند پس در قصد دود هجری سجد و سمرقند در رسید  
والی آنجا خسر و شاه با هشت هزار سوار بخت آمد بابر بادشاه لشکر بیان اورا بفریفت با خود یا ساخت خسر و شاه آگاه شد و دیگر بخت  
بابر متوجه کابل شد محمد متیم ابن امیر ذوالنون بیک ارغون که کابل را از میرزا عبدالرزاق بن میرزا الف بیک بن میرزا ابو سعید سلطان  
انتراع نموده بود و دختر میرزا الف بیک را خواسته در شهر محصن گشت و بالاخر امان خواست و قلعه بسج و بابر بادشاه در کابل  
سلطنت نشست و برادر خود میرزا جهانگیر را خرنین داد و برادر دیگر میرزا انصرا را بهدشتان فرستاد و در قصد و سیزده هجری

شاه با بر است  
جیب است بدیدار شرف  
بیان چنانش نماب کرد در بار

او کشتن افغانان را غارت کرد و در روز یکشنبه بار نهاد و شاه یک و محمد قسیم پسران ذوالنون یک زرم کرده به سمت قندهار گشت  
 بشهر شاف و محمد قسیم زمین داور شده نزد سلیمان رفت و بابر قندهار گرفت و حکومت آنجا نیز از ناصر و او سلیمان متوجه قندهار  
 شد و محاصره کرد و باز گشت و محمد الله سلطان را بمحاصره گذاشت و عبدالله سلطان قندهار را گرفت و محمد قسیم پسر دو باز گشت  
 و در شب سه شنبه چهارم ذی القعدة سده نصد و سیزده هجری شاهراده هایون بن بابر شاه متولد شد از شاه فیروز قدری تا بحیث  
 در نصد و نصد هجری بابر بادشاه چون از قبل سلیمان بر دست شاه اسمعیل مغوی آگاهی یافت روزی بجهار شادمان نهاد  
 خان سیرانیه و سلطان ابوسعید میرزا با و پیوست بابر بادشاه و بقتل زو میرزا خان را بهرات نزد شاه اسمعیل فرستاد و مدد خواست  
 شاه اسمعیل فوجی شایسته بداد و فرستاد و بابر بادشاه با او زبکان زرم کرد و ظفر یافت و مستقل شد و بعد و سپاهش شصت هزار سوار  
 رسید پس قصد بخارا کرد و بگرفت و بمر قند رفت و مستولی شد و ناصر میرزا را بکابل فرستاد و سپاه شاه اسمعیل را بخراسان باز گردانید  
 و شصت ماه در قندهار ماند تیمور سلطان و عبدالله خان و جمالی بیگ خان از ترکستان با سپاه او زبک روی به بخارا نهادند بابر بادشاه  
 در سده نصد و نصد هجری بابر از زرم منترم بجهار شادمان افتاد و بنگاه امیر نجم ثانی امیر الامراست ایران بفرمان شاه اسمعیل روی به اورا نهاد  
 آورد و به بابر بادشاه پیوست امیر نجم روی به قندهار نهاد و قتل رسید بابر بادشاه منترم بکابل شد و سیرانیه را بفرستاد و در  
 نصد و شصت و چهار هجری لشکر بسوادیکو کشید و سه هزار افغان بکشت و آن ولایت بخواجه کلان یک سیر و در نصد و شصت و پنج  
 هجری غرم تسخیر کرد و تا بهر بگرفت و درین سال اورا پسری آمد چون غرم تسخیر نمود داشت اورا هندال نام نهاد و آن زبان  
 ترکی یعنی بیکر باشد یعنی هندیک و بکابل باز گشت و در آخرین سال باز متوجه هند شد چون شنید که سلطان سعید خان والی کاشغر  
 غرم تسخیر بخشان کرده اند باز گشت و سیرانیه سلطان ابن میرزا سلطان اولیس بن میرزا الله بن سیرانیه شیخ ابن امیر حیا  
 قران تیمور گورکان را با چهار هزار سوار بجانب لاهور فرستاد و سیرانیه را بلامهور رسیده بود که با بزرگمهر حاجت سلطان سعید شنید  
 و در نصد و شصت و شش هجری نوبت سوم متوجه هندوستان شد و سیالکوٹ بگرفت و سی هزار امیر بدست آورده باز گشت و در  
 نصد و شصت و هفت هجری قندهار رسید و محاصره کرد و درین سال هلالون سیرانیه را بکوکوت بخشان فرستاد و در نصد و شصت و شصت  
 هجری قلعه قندهار را تصرف کرد و سیرانیه را بکوکوت و سیرانیه را بکوکوت و سیرانیه را بکوکوت و سیرانیه را بکوکوت و سیرانیه را بکوکوت  
 لودی والی لاهور از سلطان ابراهیم لودی صاحب دلی توهم نموده اورا تسخیر هند تحریص کرد و بابر بادشاه نوبت چهارم در نصد و سی  
 هجری قصد کرد و شش کرد و لودی لاهور رسید و بآورد خان و مبارک خان لودی و دیگر امرا سلطان ابراهیم لودی زرم کرد و بکوکوت  
 رفتند بابر بادشاه لاهور بگرفت و بدیالپور رفت و قتلعام نمود و دو تنخان لودی با سیرانیه خود علیخان و غازیخان و دلاور خان  
 بخدمت پیوست و جهانگیر و شیر و پرگنات جاگیر یافت و از طلب بابر بادشاه پشیمان شده قصد غدر کرد و پسرش دلاور خان بابر از آن  
 اطلاع داد و بابر بادشاه دو تنخان و غازیخان را حبس نمود و دلاور خان را با خانانان عقب نهاد و اقطاع ایشان با و داد پس هر دورا  
 را با کرد و بکابل رفت و لاهور به عبد العزیز میرزا خور و سیالکوٹ تسخیر و کولکانش و دیالپور به باقی شده و سلطان علاء الدین عالم خان  
 بن سلطان بلبل لودی که از برادرزاده خود سلطان ابراهیم لودی گرفته بود تفویض نمود و دو تنخان و غازیخان بکلیت  
 دلاور خان را بکوکوت و حبس کردند و بدیالپور رفتند و با باقی شده و سلطان علاء الدین زرم کردند و ظفر یافتند و علاء الدین بکابل

بابا شکر بلا مور رفت بابر علادین را بازرگروند و دو تنخان و غازیخان با سرک لاهور نوشتند که علادین شاهزاده باست اورا نزد  
 با سرکستید تا و بی برکت نشاند تا سرسبز و شهابا سلم دارم ایشان علادین را بفرستادند علادین با اتفاق و دو تنخان با سلطان  
 ابراهیم لودی رزم کرد و ظفر یافت و منیرم بلا مور بازگشت و غازیخان بجای نور رفت و از دست محمد علی بیگ چنگ خجک گماشته  
 بابر اشراغ نمود و بابر ازین واقعات آگاهی یافته در غره صفر سه نهصد و سی و دو و هجری بانه هزار سوار و سه هبندوستان نهاد  
 در سیالکوٹ علادین بخیریت رسید و دو تنخان و غازیخان و علیخان که در کنارت اب راوی اجماع داشتند متفرق شدند و غازیخان نزد  
 سلطان ابراهیم رفت و دو تنخان بخیریت بابر آمد بادشاه اورا رعایت فرمود و نزدیک خود نشاند و لاهور خان خانان که در حسن  
 برادرش غازیخان بود بحیثیت بکیر خجک و بخیریت بابر آمد و نوازش یافت و در میان ایام دو تنخان در گذشت سلطان ابراهیم پانی  
 هزار سوار و هزار فیل از دلی روی به پنجاب نهاد و دو آذرخان و حاکم خان را با هبست و هفت هزار سوار در مقدمه روان کرد و بابر بادشاه  
 حسین میور سلطان را و سلطان حسین برلاس و دیگران را بدفع ایشان فرستاد و بعد از مقابله حاکم خان بقتل رسید و دیگران بهزیمت  
 رفتند سلطان ابراهیم متوجه پانی پت شد بابر بادشاه با و از دوه هزار سوار و سه هزار پیاده روی با و آورد و در روضه هفتم رجب پانی پت  
 بگذشت و صفت قتال بسیار است و تئیمه گشایزاده هایون سیرا و خواجه کلان و غیره و پیر میرزا محمد سلطان و دیگران سپرد و خند  
 گوگلتاش و محمد علی چنگ خجک و امثال آن بر مقدمه گماشت پس مقابلت بظلم افتاد و تئیمه و پیر و بابر بادشاه از عقب مخالفان برآمدند  
 و ظفر یافتند سلطان ابراهیم با شش هزار افغان و در کیموضع بقتل رسید تاریخ فتح آن واقعه این است قطعه تاریخ کشت در  
 پانی پت ابراهیم را بادشاه بابر خسرو علی نسب بدخواستیم تاریخ بخش عقل گفت بد صبح بود و جمعه و هفتم رجب بد با بجله بابر بادشاه  
 بجایون را با گره فرستاد و در دوازدهم رجب بدلی رسید و خطبه و سکه بنام خود خواند و متوجه آگره شد و آذرخان کراچی و فیروز خان  
 با و ابراهیم و ده خانه آگره متحصن شدند و بعد از پنج روز امان خواستند و شهر بسیر زدند و در واقعات بابر سی سطور است که تله تن از اسلام  
 بهندوستان درآمدند و استیلا یافتند اول محمود و غزنوی و دوم شهاب الدین غوری سوم من و کار مرا با ایشان ششایه نیست چه  
 محمود زیاده از صد و هشت هزار سوار داشت و نواز رزم و خراسان او را بود و در هبندلوک الطوائف بودند و سلطان شهاب الدین حساب  
 غزنین و برادرش بادشاه خراسان بود و با صد هزار سوار بهند آمد و بجز ساخت و من اول بار که بهند آمد و دو هزار سوار و ششم و نوبت آخر  
 دوازده هزار سوار و بزرگابل و بدخشان و قندهارند آشتیم آن نسبت و تمنان مضبوط نبود و هندوستان از بهر تاهار و تصرف ابراهیم  
 لودی بود با صد هزار سوار و هزار فیل بزم آمد و این فیروزی در سعی و محبت من نیست بلکه از عنایت ایزد است با بجله چون بابر بادشاه  
 در آگره بجز این افاغنه دست یافت یکخانه در بسته و سه لک و پنجاه هزار روپی بهایون سیرا و او دو لک و روپی به سیرا محمد سلطان بخشید  
 و امر اعلی الاشراف مرآتیم انعام فرمود و تئیمه و خراسان و کابل و کاشغر و کابل و تفت اشرف و مشهد مقدس و دیگر اماکن  
 شریفه بهروستان و مستحقان المالای فراوان فرستاد و هر یک از ابا بی کابل را یک هزار شاهی که فی شاهزهی یک انتقال فقره باشد  
 ارسال داشت و آنچه بادشاهان بهند در سالها انداخته بودند بسیاری از آن در یک مجلس صرف کرد و با بجله بعد از آن افاغنه که در  
 بهندوستان پادشاهان بودند مخالفت آغاز نهادند تا قسم سبیل و سبیل و علیخان قمرلی و میرات و محمد رثیون و در دلیپور و تاتارخان  
 بن سارنگخان در گوالیار و حسین لوهالی در بزمی و قطب خان در اناوه و عالم خان بحر و سلطان عالم در کالهی و

تاریخ سلطنت سلطان ابراهیم  
 از دست افاغنه بابر بادشاه





حصار غیره به برادرش میرزا کامران که بفرمان پدری است قدم در راه داشت باز گذشت و بهادر و دیگرش میرزا اسدال که از کابل سنجید  
آمده بود و تایلون بادشاه اورامیوات و برادرش می میرزا احمد مکی را بنعل تنوین نمود و جوشی عظیم کرد و کشتی از کربوم بنشیند کشتی را تا پنج  
جلوس اوست و در نهم و سی و شش هجری آهایون بادشاه لشکر کابلخیزید و محاصره نمود و چون شنید که سلطان محمود ابن سلطان سکندر  
لودی از بهار قصد چو پیور کرده است با او ایستاد یافته از راه کابلخیزش گرفت و چون در شتافت آفغانان بمنزلیت رفتند و بادشاه که در و چون پیور بدستور  
سابق سلطان حسین بر لاس سلمه داشت و با گره بازگشت پس قلعه چهار کرد و شیر شرافت شیر خان سپهر خود قطب خان را بنشیند و فرستاد  
بادشاه بازگشت قطب خان از راه بکر بخیت در بهر خود و شیر خان پیوست محمد زان میرزا که از بهایون بادشاه که بخیت به بهادر شاه که بکرانی  
نپاه آورده بودند بدان سمت شتافت سلطان بهادر در نهم و سی و شش هجری از کربوم برزم بهایون بادشاه نهاد و منبرم منهد و بکر بخیت را در بهادر  
تاریخست و شیر خان این قلعه در ضمن سلاطین گجرات فرمود است و بهادرین آید و برادرش میرزا احمد مکی از خطبه نام بهایون بادشاه که بخیت و در  
برزم نهاد و بخیت بکر بخیت و متوجه اگر شد و تایلون بادشاه در نهم و سی و شش هجری آن ملک را که در و بد اگر آید میرزا احمد مکی استغفار کرد  
و بخیت پیوست گجرات و او که بدست آمده بود در نهم و سی و شش هجری آن ملک را که در و بد اگر آید میرزا احمد مکی استغفار کرد  
متصرف شد و بازار و میرزا کامران بگرفت و بخواب کلان یکم سپهر و خود و ملاها و درین سال سلطان حسین بر لاس فوت کرد و  
شیر خان افغان در حد و در بهاس استقلال یافت و بهر بنی شیر خان افغان و استقلال او و پیشه و بهار و بهاس بادشاه رسید بادشاه بدفع  
در اوایل نهم و سی و شش هجری و چهار بخیت را آمد و قلعه آنرا محاصره ساخت و تا بازگشتش ماه استقلال یافت و بهادر میرزا بدفع قلعه سلطان محمود  
و غیره که در و در اگر آید بخیت بود و در نهم و سی و شش هجری آن ملک را که در و بد اگر آید میرزا احمد مکی استغفار کرد  
رفتند شیر خان بکابل چهار کند که بخیت بادشاه بگرفت و آنرا جنت آباد نام نهاد و بخیت پر و خست و سه ماه باز نهاد و از ناسا کاری هوا  
بنگاه اکثر اسپان سپاه تلف شدند و تمام ملک بهر آید و اص خان بکشمیر خان از بهاس آباد کرد و بخیت رسید و بخیت افغانان لودی ملک  
بفرمان بادشاه آنجا بود اسیر کرد و در بهاس باز کرد و در نهم و سی و شش هجری آن ملک را که در و بد اگر آید میرزا احمد مکی استغفار کرد  
شیر خان بنال را که بخیت بادشاه بود و بخیت و خطبه بنام خود خواند و قصد بدی کرد و بهایون جهانگیر قلی بیگ را با پنج هزار سوار در بنگاه کشت  
و متوجه اگر شد شیر خان در حد و در بهاس سر راه بگرفت و سه ماه در بر نهم و سی و شش هجری آن ملک را که در و بد اگر آید میرزا احمد مکی استغفار کرد  
غافل ساخت و ناگاه لودی برزم نهاد و بادشاه فرصت صفت آرائی نیافت شیر خان غالب آمد و سپاه بهایون بمنزلیت رفتند و خود را  
باب گنگ زدند بسیار از ان غرق شدند بادشاه بدر و شتافت از ان مملکت نجات یافت و بکنار رسید و از او آمده در سه ماه در و در  
شش هجری اتفاق افتاد پس بادشاه اگر آید میرزا کامران و میرزا اسدال و میرزا احمد سلطان که باغی شده بودند بخیت آمدند  
بادشاه خواست که با اتفاق شیر خان بنال منفع کند میرزا کامران اتفاق آغاز نهاد و عزم لاهور کرد بادشاه هر چند در وقت او  
الحاق نمود و هیچ و دیگر گرفت شیر خان قصد اگر کرد با در کار میرزا و اسدال و شیر خان تحسین سلطان سکندر سلطان او را بکاف بفرمان بادشاه  
بحرب او رفتند و در نهم و سی و شش هجری آن ملک را که در و بد اگر آید میرزا احمد مکی استغفار کرد  
سوار بقتل چ رفت از گماشت نماند و بخیت بگنگ نمود و محمد سلطان میرزا از و بد شد و بان سبب شاه و سپاه کشته شدند و بخیت  
بر شغال در رسید و محال نزل لشکر را بگشت بادشاه در نهم و سی و شش هجری آن ملک را که در و بد اگر آید میرزا احمد مکی استغفار کرد

سید محمد علی حسینی

روزنامه پهلوان  
روزنامه پهلوان  
روزنامه پهلوان

فرود آمدن شیخان در رسیدن وزی صعب گرد و سپاه بعل باقی جمعی منبر گشت و خود را در آب گنگ افکندند و با دوشاه از سپاه جدا  
شده در آب افتاد و با دشمنان الدین انکه الما طلب بخان اعظم از ان مملکت نجات یافت و با گره رسید و مجال توقف نپذیرد و بلا بود  
شتافت افتادان با دوشاه را تعاقب نمودند با دوشاه متوجه بکشته شده درین اثنا برادرانش تیز را کامران و تیز را امبدال و تیز را اسکری  
و دیگر تیز را یان در کابل و قندهار و بخشان فساد انگیزند و متصرف شدند و همایون بسبب روان رسید و تیز را شاه حسین حاکم سنده را به  
سد و ساخت سپاه با دوشاه از قلیک عاجز آمدند با دوشاه ناچار بیکر شد از آنجا قصد بیکر کرد و از راجه آنجا بخت یافت و دید متوجه  
ملک راجه مال دیو گشت راجه مال دیو خواست که او را بدست آورد و نزد شیخان برود با دوشاه دریافت و بسبب تمام با مکر کوش شافت و  
در آن راه اسب خاصه تی کرد و با دوشاه بر شتر سوار شد و در آن محنت بسیار کشید راجه امر کوٹ لوازم خدمتگاری تقدیر رسانید و آنجا در راه  
نیکش بنه خیمه چوب سینه و چوب و کوه بجزی شانه را ده جلال الدین محمد اکبر متولد شد و سیرام خان که در کجرات بود خبر بدست پیوست باز  
متوجه قندهار شد تیز را اسکری خواست که او را بدست آورد با دوشاه دریافت و اردو بجای گذشت و با سبب و دوشوار که سیرام خان  
از ایشان بود متوجه خراسان شد تیز را اسکری اردو را غارت و شانه را ده اکبر را با خود و قندهار برود با دوشاه چون بحد و سیستان رسید  
احمد شاه ملوک حاکم آنجا با استقبال شافت و خدمتگاری کرد و با دوشاه متوجه هرات شد شانه را ده سلطان بن شاه طهماسب صفوی با اتالیق  
خود محمد خان شرف الدین او علی لنگو با استقبال آمد و در قلعیم و تکریم با دوشاه کوشید تا بخت سبب روحی ترتیب داد که تا زمان ملاقات شاه طهماسب  
بسیار چیز حاجت نیفتاد و با دوشاه متوجه عراق شد و در راه حکام و اهالی منازل لوازم ضیافت موجب فرمان با دوشاه طهماسب تقدیر رسانید  
چنانچه نقل فرمان در ضمن احوال شاه طهماسب صفوی که بدست خاص در باب تعظیم ضیافت همایون با دوشاه حکام خویش نوشته  
بنویسند که مردم خواهر گشت با لجه در جهاد و می بجزی قران السعدین اتفاق افتاد شاه طهماسب گفت  
سبب غلبه دشمن ضعیف چه بود با دوشاه گفت نفاق برادران شاه طهماسب گفت سلوک برادران همچنان نباید کرد که شما کردید و با لجه  
بعد چند روز شاه طهماسب پسر خود شانه را ده مراد را که ده ساله بود با دوشاخان قاجار و ده هزار سوار بدو و تعیین کرد و همایون با دوشاه  
با ایشان متوجه قندهار شد تیز را اسکری در قلعه تحصن گشت با دوشاه و در محرم سینه و صد و پنجاه و دو بجزی بمحاصره پرداخت و چون  
شش ماه بگذشت محمد سلطان تیز را و الف خان و دیگران از تیز را کامران جدا شده بجزی بدست پیوستند تیز را اسکری امان خواست  
و قلعه بسپرو و چون بقر شده بود که بعد از فتح قندهار را بشانه را ده مراد باز گذارند شانه را ده و بود و دوشاخان بقلعه رفتند همایون با دوشاه متوجه  
کابل شد و در راه شنید که شانه را ده مراد در گذشت با دوشاه بقندهار باز گشت ناگاه بقلعه درآمد و دوشاخان عذر خواست و بجزی  
فرستاد و قندهار به سیرام خان بسپرو متوجه کابل شد تیز را امبدال و دیگران و بسیاری از اسرا تیز را کامران بدرگاه آمدند تیز را کامران  
بکریخت و بکشته رفت با دوشاه کابل رسید و شانه را ده اکبر که چهار ساله بود بدید و در سینه و پنجاه و سه متوجه بخشان شد و با دوشاه  
ناصر تیز را که پیوسته اتفاق می ورزید با دوشاه او را بکشت تیز را سلیمان حاکم بخشان بعد از جنگ بکریخت با دوشاه بطایفان رسید  
کامران تیز را بکابل رسیده بگرفت و شانه را ده اکبر را بموکلان سپرد و با دوشاه باز روی بکابل نهاد و شیر افکن بیک نفران تیز را کامران  
برزم با دوشاه رفت و قتل رسید تیز را کامران و تیز را اسکری در قلعه کابل متحصن شدند و بالاخر تیز را کامران بکریخت و با عانت  
سیرام خان و الی بلخ بر مغلان متصرف شد و به تخییر دیگر بلاد بخشان برود و بخت قراجه خان از امرای همایون بکریخت و تیز را کامران

چونست با پادشاه متوجه بخشان شد و میرزا ابطافان متعین گشت و با آخر امان یافته نصرت مکه حاصل کرد و با میرزا عسکری متوجه جبار شد و دوازده فرسخ رفته بنجد دست با دوشاد باز گشتند و پادشاه ایشان را انبوهت و کولاب با قلع میرزا کامران داد و بکابل باز گشت و در نصرت و نجات و کشتش بزم زم زم میرزا میرزا خان والی بخ شتافت میرزا کامران و میرزا عسکری باز مخالفت کردند با پادشاه از بلخ کارنا ساخته باز گشت و روی میرزا کامران آورد و قراچه سلطان بنغیره که از کامران گریخته نزد همایون آمده بودند و را بخواندند میرزا کامران روی بزم با دوشاد نهاد و چون صفها آراسته شد قراچه خان و غیره بگریختند و میرزا کامران پیوستند چنانکه در آن معرکه زخمی شد و بیامیان رفت میرزا کامران و دیگر بار بر کابل استیلا یافت و میرزا محمدال و میرزا سلیمان در بیامیان بنجد دست پیوستند با دوشاد با اتفاق ایشان متوجه کابل شد و میرزا کامران با او زم زمی صعب کرد و بنه نیت رفت و قراچه خان بقتل رسید میرزا عسکری اسیر شد و بشفاعت میرزا سلیمان نصرت مکه حاصل نمود و در رفت و در نصرت و نصرت و یک هجری میان شام و مدینه در گذشت این مصرع تاریخت (عسکری با دوشاد در بادل) با تجمه میرزا کامران چون از سرکه بگریخت سروریش چون قلندران تر کشید و بیامیان افغانان بر رفت با دوشاد روی با و آورد و در نصرت و نجات و دشت هجری میرزا کامران با اتفاق افغان بر لشکر همایون با دوشاد شهن آرد و کاری ساخته باز گشت و در آن معرکه میرزا محمدال بقتل رسید (شهن آرد) تاریخت میرزا کامران گریزان بلامهور رفت و تسلیم خان بن شیر خان پناه آورد و چنانچه در احوال سلیم خان گذارش یافته با تجمه سلیم خان بنابر خواست ارجی از میرزا کامران برنجید و خواست که او را حبس کند شاه محمد قمرلی از اندامی سلیم خان بود خواست که میرزا کامران را آگاه بی دهد روزی شطرنج میبخت میرزا کامران در مهره های او در آمده بود و شاه محمد گشت متواتر میگفت نزویک بود که او مات کند میرزا کامران گفت که حال شما در میان ما که تنها اید چنین است میرزا کامران آگاه شد و بگریخت و بولایت لنگر رفت سلطان آدم والی لنگر او را گرفت و نزد همایون با دوشاد فرستاد و شاه او را اسیر کشید و بکابل روان کرد و او ششج کرد و در پانزدهم و نهم و نهم و نصرت و چهار هجری بکابل در گذشت این مصرع تاریخت پادشاه کامران بکعبه بگریخت و بعد از کامران کابل و بدخشان و قندار همایون با دوشاد را روانی شد و در نصرت و نصرت و یک هجری میرزا محمد قمر بن همایون با دوشاد متولد شد و در آن سال خبر وفات سلیم خان و نوشته های بعضی اهل دلی میا دوشاد رسید با دوشاد با پانزده هزار سوار رسیده بودند و میرزا حکیم و نعم خان را در کابل گذشت و در نصرت و نصرت و دو هجری پیش او رسید و شنب سیرام خان از قندار بنجد پیوست با دوشاد از نینلاب بگذشت سپاه افغانه بیجاگ در پنجاب بگریختند سیرام خان بطریق متغایا سیرام رسید با دوشاد شاه ابوالمعالی سید برندی را که فرزند سید ابدا اتفاق علی قلیخان زبان بدفع افغانه بدیبا پور فرستاد و خان زمان بر مخالفان ظفر یافت تا تارخان و بنیت خان لغرمان سلطان سکندر سوز باسی هزار سوار روی بزم سیرام خان آوردند سیرام خان مقابل عظیم کرد و بنهم بکوهستان سواک گریخت از تاریخ شمشیر همایون طلبید در لفظ شمشیر همایون تاریخ اینوا قعه از تاریخ طبع سیرام خان است پس با دوشاد بدلی آمد و بعد از پانزده سال خطبه در آن شهر بنام خود خواند و بیروی بیگ خان را حکومت دلی و خان زمان را ایالت سنبل و سکندر خان از بک را امارت اگره داد و شاهزاده اکبر و سیرام خان را بدفع سکندر بکوهستان سواک فرستاد و در ششم ربیع الاول سنه صد و شصت و شصت هجری از بام کتا بخانه افتاد و بعد از سه روز بگذشت از همایون با دوشاد از بام افتاد تاریخ وفات او است یکم یک عدد و شش پنجاه سال بود بعد از و خلف ارشدش عرش آشیانی ابوالمظفر جلال الدین محمد اکبر با دوشاد غازی در کلا نور با اتفاق سیرام خان خانشان و سایر اعیان در ربیع الثانی آن سال بر تخت نشست (نصرت اکبر) تاریخ است و از سلاطین اساطین روزگار بود و شجاعیت و

عسکری با دوشاد در بادل تاریخت

عسکری با دوشاد در بادل تاریخت

عسکری با دوشاد در بادل تاریخت

عسکری با دوشاد در بادل تاریخت

تسلیم

شهر است و نو فرغش و سایر قوت باز و شصت هزار دشت و بعد از سلطنت هند در اردو قبیله عظیمه پیدا آمد و در بدو دولت اکبر بادشاه سیرام خان  
دارالامان گشت و با کبر بادشاه بقلع و قلع و قمع سکندریه متوجه و اسن کوه سواک شد بسکنه و برگزینت و در آن آوان همیون وزیر عدلی با پنجاه  
هزار سوار و پانصد نفر پیشت از چهار متوجه اگره شد سکندریه را از یک حاکم اگره بدلی رفت و نهادن افغان از اسیر عدلی بکنار آب  
منبت رسید عدلی قایم خان زمان با او رزم کرد و منبر گشت و همیون بر اگره استیلا یافت و روسی بدلی نهاد و نزدی یک خان حاکم دلی  
بالتفاق دیگر اسرا با او رزم کرد و همیون قلع را یافت و روسی یک خان مبرمند برگزینت با و شاه در حد و سواک که از اشاعت خبر یافت امر گفتند که  
صدای دولت در آن است که بجای باز کردیم سیرام خان خانانان گفت جواب آنست که رزم کنم پس خضرخواجه خان را که از شانزده  
ساله محول و دوا و با بر بادشاه بود و حکومت الامور و دفع سکندریه رسد که تا سجد و درفته بود و فرستاد و با بادشاه متوجه سرسند شد و خان زمان و اسکندر  
او را یک و دیگر اسرا بر سر منقلای او پیش روان کرد و همیون بالتفاق شاد و خان در حد و پانی پت صبح روز جمعه دویم محرم سنه نصد و شصت و  
چهار هجری قتالی داشت که در روز چهارم شد و مقتل رسید با و شاه بدلی آمد و تجدید بر تخت نشست خان زمان را بجای گشت و بنور فرستاد و او  
افغانان آنجا را دفع ساخته آن محاکات مستخر ساخت و در آن آوان سلطان حسین سیرانیر شاه اسماعیل صفوی بفرمان عیش شاه طهماسب  
بشد بار باز آمد و محاصره کرد و آنرا با مان از گماشته سیرام خان برگرفت و در آن آوان خضرخواجه خان در حد و سواک با سکندریه رزم کرد و  
منبرم بلایور رفت با و شاه بقلع و قمع سکندریه متوجه پنجاب شد سکندریه را قلع و قمع گشت بعد از شش ماه شجاعت خان عظم  
پسر خورشید عجب الرحمن را بدرگاه فرستاد و قلع و قمع گشت و بدنگاه رفت با و شاه در نصد و شصت و پنج هجری بدلی رسید و در محرم نصد و  
شصت هجری با و شاه به اگره درین سال قلع و قمع کرد و الیا که در نصد و شصت و شش غلام سلیم خان بود و متوج شده به درین سال خان زمان  
خانزی پور و نواح آنرا که افغانان گرفته بودند مستخر ساخت و درین سال بهادر خان برادر خان زمان به تسخیر مالوه شتافت و با و شاه در نصد و  
شصت و شصت هجری از تسلط سیرام خان به تنگ آمد و به بهانه شکار از اگره بیرون رفت و با غوای ناهم انکه داد هم خان از لشکار گاه  
بدلی شتافت و طایفه از اسرا که با سیرام خان در اگره بودند را زوجه کرده و به نصد و شصت و شش هجری سیرام خان غریمت حج کرد و با غوای صفیان  
غریمت حجاز متوج و کرده هنگامه آرا گشت و در و مرتبه با فوج با و شاه هنگامه قتلای عظیم کرد و در بار بزمیت رفت و در جنگ ثانی از لشکریا و شاه  
سلطان حسین به با و بقتل رسید سیرام خان چون سزاوار دید بگریست و گفت نشاید که بهرین چنین مردم هلاک شوند پس غلام خود جمال خان را  
باز گاه در نصد و شصت و شصت هجری خود را سفیع ساخت با و شاه را امان داد و در نصد و شصت و شصت هجری سیرام خان متوجه درگاه شد  
با و شاه او را به نصد و شصت و شصت هجری شتافت و گفت اگر خواهی که کالپی و چند نفری بجای که تو دهم تا آنجا آسوده باشی سیرام خان گفت  
و قوا را اختلاس فتور را دیا فتنه بهان که بهر که روم با و شاه پنجاه هزار روپیة اوراد و بجانب کجرات گسیل ساخت و خود غم مالوه کرد و با و شاه  
والی مالوه بعد از رزم منبر گشت با و شاه بسازگپور آمده او هم خان غلام مالوه بعرض رسانید با و شاه با اگره باز گشت و در نصد و شصت و  
نیم هجری با و شاه بزیارت خواجه معین الدین چشتی متوجه جمیر شد و چون با جمیر رسید زیندار آنجا راجه بهار امل دختر خود را به با و شاه داد  
و سپهرش به گوانداس نوکری اختیار کرد و سیرا شرف الدین حسین بن خواجه معین را که از احتیاج و خواجه احرار بود و ایالت جمیر داشت تسخیر  
سیرا شرف الدین راجه مال دیو بود و فرستاد و با اگره باز گشت سیرا شرف الدین بعد محاصره قلع با مان برگرفت و دیوید اس و چیل را بهوت که قلع  
بود بدینرون آید و با پانصد راجهوت بزرگ گاه شتافتند و قلع را بدین عظیم کرد و در قلع و قمع پس از درین سال پیر محمد خان شروانی حاکم مالوه

بیجا نگریشود و همچنان دیس شتافت و بر بانپور بگرفت و قلعہ عام کرد باز بہادر صاحب مالوہ و سیران بہارک شاہ فاروقی و خان دیسی و قباچین  
 والی برابر با اتفاق یکدیگر بروی بہریر محمد خان آوندند و پیر محمد خان بعد از رزم منہزم گشت بقباچین خان فاروقی اورا تعاقب کرد و پیر محمد خان  
 بہنگام عبور زبدرہ غرق شد باز بہادر باز بہر مالوہ مستولی شد بادشاہ عبداللہ خان اوزبک حاکم کالی را برابر او تعین نمود باز بہادر بگرفت  
 عبداللہ خان و در بند و بکومت نشست و درین سال ایلچی شاہ طہاسپ بدرگاہ آمد تعزیت بہایون بادشاہ و تمنیت مجلس رسانید  
 و در بند و ہفتاد و یک ہجری فتوغلام عدلی قلعہ چناییشکیش کرد و پادشاہ متوجہ مالوہ شد عبداللہ خان اوزبک حاکم مالوہ متوجہ کجرات  
 بگرفت بادشاہ از بہارک شاہ خان دیسی و دختر گرفت و مالوہ بقرابہادر خان داد و با گرہ باز گشت و ہند و ہفتاد و ہجری قلعہ اگرہ بنام داد  
 درین سال خائزمان و برادرش بہادر خان حکام چوہپور و اسکندریہ خان و ابراہیم خان اوزبک والی کشنونی شدہ با فوج بادشاہ رزم کردند  
 و در ہند و ہفتاد و سہ ہجری شہم خان خانشانان از بی مخالفان بفتح لکشنوہ رسید و در خان اوزبک از کشنوہ بگرفت و چوہپور و خائزمان  
 رفت خائزمان از آب گنگ بگذشت و بولایت بہار درآمد بادشاہ چوہپور رسید و بدفع خائزمان خانشانان را فرستاد و خان زمان  
 بہادر خان و اسکندریہ خان را با گرہ فرستاد تا آنجا رفتند انگیزند بادشاہ بسیاری از امرار بہادر خان فرستاد و قیس در حدود لکشنوہ میان فرقیہ  
 رزم صعب اتفاق افتاد و بہادر خان ظفر یافت و در خلل این احوال خائزمان مادر خود را نزد بادشاہ فرستاد و صلح خواست بادشاہ  
 بشفاعت خانشانان اگر گناہ خائزمان در گذشت و چوہپور بدستور داد و متوجہ قلعہ چناییشکیش خان زمان بخائز پور آمد و بر مخالفت اصرار  
 نمود و بادشاہ خانشانان را اسباب ساخت و بروی بخت زمان آورد و اشرف خان میرنشی را چوہپور فرستاد تا مادر خائزمان را حبس کند  
 بہادر خان خبر یافت ناگاہ شبی چوہپور آمد و نزد پادشاہ و مادر خود را از قلعہ بر آورد و اشرف خان را بگرفت و حبس نمود  
 بہنارس در شد بادشاہ چوہپور مراجعت نمود و خائزمان دیگر با معذرت کرد و پادشاہ چوہپور باو گذشت و با گرہ مراجعت نمود و درین سال  
 میرزا سلیمان حاکم بدخشان در کابل آمد و فساد انگیزت و فوج است کہ لاہور بگیرد و در سنہ ہند و ہفتاد و ہجری بادشاہ سرعت تمام فوج  
 لاہور شد و بہر بند رسید و آن فتنہ فرو نشست و درین سال خائزمان و بہادر خان و اسکندریہ خان اوزبک و دیگر امرای باغی شدند بادشاہ  
 از لاہور با گرہ آمد و بروی چوہپور و خائزمان کہ میرزا یوسف خان را در قلعہ شیرگدہ قنوج محاصرہ داشت چوہپور باز گشت و برادرش بہادر خان  
 کہ بمون فاکال را در قلعہ ناگپور محاصرہ کردہ بود برادر خود پوست پادشاہ متصل بہر بی از آب گنگ بگذشت و ایلچہ کر و ناگاہ باو  
 خائزمان رسید و در غرہ و فوج آن سال رزم صعب کرد و بہادر خان مقابلہ عظیم نمود و بادشاہ کہ بر فیصل بود و فرو آمد و بہر اسب نشست بہادر خان  
 بچپ در است می ساخت و مروی اندخت تا آنکہ اسبش از پای درآمد و پیادہ ماند فیلان بادشاہی بروی بخت زمان آورد و بہادر خان اسبش  
 بقتل رسید و خائزمان در پای پیل ہلاک شد بادشاہ چوہپور شتافت و خان قلی بیگ اوزبک و غیرہ روسای اوزبکان و تہ شاہ خرتی  
 و دیگران از ہمتیان سپاہ خائزمان بودند و تیر پای پیلان ہلاک کرد و اسکندریہ خان اوزبک کہ در اوہ بود و بگور کسور گرفت و پادشاہ بکومت  
 چوہپور بفتح خان خانشانان داد و در ہند و ہفتاد و ہجری ہلگرہ باز گشت و بروی برانامہ اودی سنگ نہاد و چون بکرون رسید میرزا  
 امان از احتضار میرزا عمر شیخ ابن صاحبقران تیمور گورکان در وقتیکہ بادشاہ بدفع خائزمان مشغول بود و بر بند و استیلاد و شتافت مجال  
 اقامت دران دیار ندیدند و بگجرات شتافتند و دران مملکت پہنچ برادران مشہور اند و در ضمن گجرات احوال ایشان مرقوم است باجمہ  
 بعد از ہمت میرزا امان حکومت مالوہ و شہاب الدین محمد خان نیشاپوری توغیض نمود و بروی بدیار رانانہا و قلعہ چوہپور را محاصرہ نمود





گو که رادر قلب باز داشت و خود را بعد سوار طرح شد و چون اینها را رسید سید محمد خان بار بهر انتقالی ساخت و خان کلان را بر زمین  
 و وزیر خان را بر زمین گماشت و چون بکنار آمد آید رسید محمد حسین میرزا بکنار آب آید و از بر کشید که سالار این سپاه کیست سبحان قلی از لاریان  
 بادشاهی گفت که پادشاه است گفت چهار روز پیش ازین کسان من با پادشاه را در آگره دیده بودند و اگر پادشاه بودی البته فیلان همراه داشته  
 سبحان قلی گفت پادشاه در ده روز سوار سی کشتران از آگره بانجا رسیدن فیلان اینهمه سافت در ناز و چگونگی قطع کند محمد حسین میرزا تعجب کرد و خطاب ملک  
 را با پنجره سوار بجا فطت و ریای احمد آباد باز داشت و خود را بهشت هزار سوار غرم نرم با پادشاه کرد و بانظر و نه سوار بر قلب خله آورد و سبحان  
 گو که را که بجای با پادشاه در قلب ایستاد و پیش از آنکه از اقبال اکبری غالب آید و محمد حسین میرزا از خمیشت از آب بفتاد و او سپردند و بقتل رسید  
 اختیار ملک بزم پیش آمد و بهر بیت رفت خان اعظم از شهر برآید و خدمت پیوست و دیگر بار حکومت کجرات با و متفر شد قطب الدین خان  
 بموجب فرمان بفرستاد میرزا که در برج بود رفت و با پادشاه با گره باز گشت و درین سال و او درین سلیمان کرانی صاحب بهار و بنگاله  
 مخالفت آغاز نهاد و در حسب فرمان محمد خان چنانچه از جو پور قصد پکنه کرد و این قضایا در ضمن احوال بنگاله مرقوم است با کمال با وشت از  
 سید میرزا صفهانی که در علم خضر استاد بود پرسید که انجام نمی داد و چگونه خواهد بود و سید میرزا در ضمن ملاحظه نمود این بیت سیر و ن آورده و بعضی سنانید  
 بیت برود و سنان اکبر از تحت همایون بهر ملک از کف داد و بیرون به فقل است که شیخ محمد قلی که از شجاعان زبان و ملازمان داد و بود  
 بعد از زرم زخمی و گرفتار شد که با پادشاه چون از شجاعتش بسیار شنیده بود و فرمود که اگر ملازم است ما اختیار نمی ترانجام نمی گشت  
 زیرا که شورش بر سر زند و باشد شوهر دیگر تواند کرد و با پادشاه فرمود که او را بگذارند هر کجا که خواهد بود و شیخ محمد به بنگاله رفت و باز با او پیوست و انجام کار  
 داد و در او دلیله مرقوم گشت اکبر با پادشاه در سینه نهصد و هشتاد و چهار مجری متوجه قلعه ریتاس شد و شهباز خان کنبه قلعه ریتاس را محاصره کرد  
 و بامان گرفت و مظفر خان بموجب فرمان بفرستاد بقایای افغانه برداشت و در سینه نهصد و هشتاد و هشت مجری با پادشاه در سینه نهصد و هشتاد و هشت  
 و بهر هم خلفا و بر بنبر برآید و خلیفه خواند و این سه بیت بر زبان آورد و چپا است خداوندیکه ما را خسروی داد و دل و انا و بازوی قوی داد  
 بعد از دو امارت منهن کرد و بهر عدل از خیال ببرد و بود و جوشش از حد فهم برتر به تعالی شانه الله اکبر به و درین باب حکایت  
 زمان تذکره نوشتند که سلطان الاسلام کف الانام امیر المومنین ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر با پادشاه غازی عالم و اول است اگر  
 سبقت تقسیم معیشت نبی آدم حکمی بر خلاف کند بر آن عمل باید کرد و خلیف از ادعوی نبوت نام نهاد و اندر وطن آغاز کرد و سیدی لاهوری گوید  
 بهر شاه ما امسال دعوی نبوت میکنند به سال دیگر که خدایا بخیر خواهد شد و درین سال میرزا محمد حکیم بن همایون با پادشاه از  
 کابل عازم قندهار شد امیران لاهور در قلعه تحسین شدند و پادشاه متوجه لاهور شد میرزا محمد حکیم کابل با گشت با پادشاه شاه منصور  
 شیرازی را که فریر بود بهشت آنکه با میرزا محمد حکیم در سانه بقتل رسانید و روی کابل نهاد و میرزا محمد حکیم با مقصد پادشاه نرم کرد و  
 بهر بیت رفت و اینچنین فرستاد و نذر خواست با پادشاه کابل را با گذشت و باز گشت و در رمضان سینه نهصد و هشتاد و نه مجری  
 بلا زور رسید و قتلچور مراجعت نمود و حجت دفع قاضی لان که در نواح بنگاله فساد انگیزه بودند بکام جمعی و بیگ و چون و چینه احوال  
 قاهره تعیین نمود و قبیله شاهی مظفر و منصور گشت و در سینه نهصد و هشتاد و یک مجری با پادشاه به بیگ رفت و قلعه اله آباد نهاد و در محرم سینه  
 نهصد و هشتاد و دو مجری سید میرزا شیرازی و خداوند خان حکیم برار از صلوات خان منظم بدرگاه پناه آوردند و پادشاه شاه فتح الله  
 غنچه الدوله نام نهاد و امر کرد که خان اعظم رسید مرتضی و خداوند خان به شیر و کن پردازند خان اعظم متوجه مالوه شد و حکم مالوه با و چپا

اختراع نگار عالم خضر  
 حضرت پادشاه اکبر

خان اعظم از راه گندمانه داخل برار شد و آن ملک را غارت کرد و جمعی فتنی نظیری و غیره امر کرد که باز راجه علیجان خان را سی روی  
 باد آورد و در آن خان اعظم از راهی که رفته بود مراجعت مستعجله دید متوجه سلطان بن محمد بن یار بازرگشت و در راه بسیاری از اردو و لشکر رفت  
 خان اعظم با احمد آباد نزد خانانان شد و باز در بار آمد و درین سال شایع میرزا از غلبه سپاه عبداللہ خان اوزبک بدخشان بگذشت و  
 بدرگاه پناه آورد و در پیرین سال میرزا محمد کیم میرزا الجابن در گذشت راجه مان سنگه بابا ملت کامل رسید و پسر خود را آنجا گذاشت و فرزندانش  
 محمد کیم میرزا ملا پور آورد و پادشاه متوجه کامل شد و میرزا شایع میرزا و غیره را به کشمیر فرستاد و با آنکه در سنه صد و نو و پنج هجری بر دست  
 قاسم خان میر کشمیر مفتوح شد و درین سال ابلیجی عبداللہ خان اوزبک را که در لاهور آمده بود و خدمت انصرفت داد و حکیم مہم و سیاحان  
 ساکن پهبانی را با دروان کرد و در سنه صد و نو و هفت هجری پادشاه کشمیر رفت و دیگر از و یک هجری خان اعظم بر یک کار زنیدار که سلف کجرات  
 عرف بنو با پناه برده بود رفت و مظفر ابدست آورد و متوجه کجرات شد مظفر در راه خود را با ستر و کشت و آیین قضا یا در احمد آباد کجرات مرقوم است  
 و درین سال شایع مراد را کجرات فرستاد و حکومت آنجا داد و در سنه صد و نو و پنج هجری خانانان به کشمیر دکن با سوار شد و در سنه شایع مراد  
 مراد و خانانان از راه بکلا به دکن در آمدند و احمد نگر را محاصره کردند و میرزا شایع حاکم مالوہ و راجه علیجان حاکم خاندیس با ایشان پیوستند  
 و در یک ہزار و چار ہجری چاند بی بی بنت نظام شاہ کہ در قلعه احمد نگر بود بر قلعہ بروی افکند و اہالی قلعه را بہ جنگ تحریص نمود و انبوا قلعہ  
 اخمد نگر مرقوم است با کجرا سنبھل خان امیر الامر سے عا دشاہ با ہفتاد ہزار کجری با شایع مراد و خانانان بہ برار شایع مراد  
 شایع مراد و انبوا شایع پور بناناد و اقامت گزید سنبھل خان متوجہ برار شایع مراد شد مراد با سنبھل خانان و شایع پور بہانند و خانانان  
 راجہ علیجان با ہشت ہزار سوار متوجہ سنبھل شد و از زبان گنگا گشتند و در سنہ صد و نو و پنج ہجری زر می صعب کرد و متوجہ خانانان بہریمت خود  
 و خانانان شب با سید قاسم بارہہ و جمعی قلیل در آن محکمہ با سید و تاصیح سہ ہزار سوار بر او جمع شدند و روی بمخانانان نہاد و سنبھل  
 با ایشان آورد و مقابلہ عظیم نمود و سنبھل چند زخم خورد و از اسب در افتاد و مار اش اور از صحر کہ بیرون بردند خانانان مظفر و منصور شایع پور  
 مراجعت نمود و در یک ہزار و ہفت ہجری شایع مراد با فزاد شرب نمر در شایع پور در گذشت این مصراع تاریخ است را و گلشن قبائل شہانی شایع  
 او شایع مراد عالی ہمت بود و در تربیت ملازمان کو شیر سی و ہرگز سلاح نہ بستنی و گفت سلاح من امر او لشکر یابند با کجرا شایع مراد در دکن فساد  
 نمود و پادشاہ شایع مراد و انبیاں را کہ حکومت آکہ آباد داشت بخواستند و متوجہ خانانان را بہ نکاح او داد و بیعہ خانانان بدکن فرستاد و در سنہ  
 ہشت ہجری خود از پی متوجہ شد و درین سال شایع مراد سلیم کہ بموجب فرمان بدیع را نارفتہ بود حکم پادشاہ بہ الہ آباد کہ جاگیرش بود  
 رفت و خود را با پادشاہ خود انداخت و شایع مراد و انبیاں و غیرہ با احمد نگر رفتند و بمحاصرہ پرداختند پادشاہ بخاندیس آمد و بمحاصرہ قلعه مشغول شد  
 و در یک ہزار و نہ ہجری قلعہ احمد نگر بحسن اہتمام خواجہ ابو الحسن و فوائب شایع مراد و انبیاں مفتوح گشت ہمین سال خطخان المعروف بہ پادشاہ  
 ابن راجہ علیجان والی اتر پٹھن متخص شد پادشاہ بمحاصرہ مشغول گشت و بالآخر پادشاہ امان خواست و قلعہ استریہ سپر پادشاہ بہ برہان پور  
 آمد شایع مراد و انبیاں و خانانان بہریمت پیوستند و ابراہیم عادل شاہ والی بیجا پور پذیرفت پس خاندیس و ہزار و دکن شایع مراد و انبیاں  
 داد و خاندیس را و اندیس نام نہاد و خانانان را با پادشاہ آنجا گذاشت و در سنہ صد و نو و پنج ہجری با گروہ رسید و درین سال عثمان افغان لشکر  
 فراہم آورد و قصد او یہ کہ در راجہ مان سنگہ والی بکلاہ بمحاصرہ بود گماشتگان چارہ کردن نمودند راجہ بفرمان پادشاہ قصد عثمان افغان کرد و با  
 مصاف داد و مظفر یافت عثمان نیاز با قاصی بکلاہ افتاد و در یک ہزار و یازدہ ہجری شیخ ابوالفضل کہ از دکن بدر گاہ میرفت و در حد و ہزار شایع



بفرزند نهاد و در حدود دینی بکبر حاجیت سپید خورم با عساکر جهانگیری رزم کرد و قتل رسید و خورم چون معلوم نمود که بادشاه نفس خویش متوجه است خود را از محاربه پذیر باز داشت متوجه مالوه گشت با و شاه با هم میر شتافت شایسته بود و وزیر از پند با و پیوست و در هزاروسی و سه سواران را با تالیفی مهابت خان رویه با مالوه نهاد و طایفه از امیران خورم ببر و وزیر پیوستند خورم به برهان پور شتافت و متوجه و کن شد و از آن راه غریبیت بنگاله نمود و وزیر بنیض و کن پرداخته روی به بنگاله نهاد خورم از و کن با و ریس رفت و جهانگیر گرواگر پیوسته بنگاله جهانی ساخت و در دست به پنبه آورد و گمانش بر وزیر بنیض بگذاشت و بجه پور شتافت و بآله آباد رفت خورم از پنبه بجه پور رسید و بعد از آنکه خان و غیره را به تسخیر آله آباد فرستاد و حاکم آله آباد در قلعه متحصن شد بعد از چهار روز شاهزاده پرویز و هماتخان در رسیدند عبد الله خان بجه پور باز گشت خورم به بنارس شتافت و از آب گنگ بگذشت و بکنار آب یونس اقامت نمود و پرویز و هماتخان بدیده رسیدند و قاقمیزان ملهانی را با طایفه استخوان گزشت از آب گنگ بگذشتند که از آب یونس عبور نمایند تیرام بیگ الحاکم بنخاندوران بفرمان خورم از آب گنگ روی به آقا محمد طهرانی آورد و بجه پور شتافت خاندوران بمقابل او شتافت قاقمیزان ملهانی رزمی معصب کرد و خاندوران قتل رسید محمدزبان سزوار بریده بدرگاه پرویز فرستاد و استخوان بریده کرد و در شتم خان که سابقا در خدمت خورم میبود و گریخته به پرویز پیوسته بود گفت خوب شد که حرام خور قتل رسید جهانگیر قلینخان بن خان اعظم را گوشتا شتخان حاضر بود گفت اورا حرام خور نتوان گفت چه در راه صاحب خود جهان داده و ازین زیاد چه باشد که اکنون سرش از جبهه بر بلندتر است با تجمعه در محرم سنه هزاروسی و چهار هجری در حدود خیر الوده میان خورم و پرویز بمقابل عظیم افتاد و راجه بهیم سر اول خورم قتل رسید سپاه برانگنده گشت خورم با التماس امر از سر که بیرون آمد بقلعه رهناس شتافت و جمعی را بجا فطت اندیاد داشت و به پنبه شد و به بنگاله رفت و بکن شتافت شایسته بود پرویز و هماتخان منظر و منظر به بنگاله شتافتند و هماتخان خان شتخان لقب یافت خورم از و کن قصد برهان پور کرد و از من در شهر متحصن شد شایسته بود پرویز و هماتخان از بنگاله بکنار آب زبده رسیدند خورم از تسخیر برهان پور در گذشت و بکن باز گشت و در ناسک اقامت نمود و پرویز و هماتخان بر برهان پور رسیدند و در آن آوان نور جهان میگیم که با مهابت خان عداوت داشت مزاج جهانگیر بابش را از و متغیر ساخت و او را بدرگاه خواند مهابت خان بالشکری آراسته بنگالسیکه بادشاه بغرم کابل بکنار چاب رسیده بود و سایر سپاه عبور کرده بود بادشاه با جمعی قلیل در آن طرف آب مانده بود آمده ملازمت بادشاه نمود و امرای حضور که آن طرف آب بودند بخرم رزم او کردند مهابت خان بر ایشان نظریافت و بر او رملک و مال نظریافت و مستولی گشت و محافلان را حصن نمود و در خدمت بادشاه کابل رفت و باز گشت و چون بهمان منزل که قضیه شده بود در رسید و جمعی کشید از لشکر نور جهان میگیم از لا پور در رسیدند و ناگاه در لشکار گاه بخیریت بادشاه پیوستند مهابت خان متوجه شده بطرف ملک ران شتافت و در ششم صفر سنه هزاروسی و شش شایسته بود پرویز و برهان پور در گذشت عشق سیم و شصت سال بود و او بکلم و علو محبت و شجاعت و سلامت نفس انصاف دان و او یک تیر و یکد خنجر داشت که در جهان شایسته بود و او را شکوه بن شاه جهان بادشاه بود و کبیرش را احوال معلوم نیست و هم درین سال مهابت خان خناتخانان و خرا یض بخیریت شایسته بود خورم فرستاد و اطهار را طاعت کرد و در دست و ششم سنه هزاروسی و هفت نورالدین محمد جهانگیر بادشاه هنگام مراجعت از کشمیر بمنزل جنگا متبی در گذشت و غل نامیخ وفات اوست و هنگام وفات جهانگیر پیش شمر یار که وانا و نور جهان میگیم بود در لا پور اقامت داشت و خود را شاه شاهان خواند و بر تخت نشست نظام الدین اصفهان بن اعتماد الدوله که مدار الملک جهانگیر بود و سلطنت را شایسته تر از شایسته بود خورم نمیدانست و در قلع شهر بار چاره اندیشید و بانفاق امیران تار سیدن شاه جهان عرف شایسته بود خورم از و کن تمام سلطنت بر او بخشید و بن خسر و

نامیخ وفات جهانگیر

بن جهانگیر بادشاه هند و دوروی بلاهور کرد و شهریار که از شجاعت بهره داشت تیز را با سحر بن شاهزاده و انبال بن اکبر بادشاه را بر زم او  
فرمان داد و با سحر بن را بر زم نه برست رفت نظام الدین صفخان ظفر یافت و متوجه لاهور گشت شهریار گرفتار شد و کجول و جمبوس گردید  
و کجمن منظر و ظفر طبع موصوف بوده تکبک از انچه بادشاهان را می باید بهره داشت و مغلوب زن خود که دختر نور جهان میگردد و دو باجمه صفخان  
با و در بخش بلاهور رسید و نام سلطنت بر نهاد و حورم یعنی شاه جهان بادشاه از انچه متوجه گجرات شد و امرای آند بار سجدست پیوستند ربابات  
عالیات بصوب آگره و حرکت آند قاسم خان صاحب آگره باستقبال شتافت و قلعه بسیر و در صف خان چون از رسیدن شاه جهان با گره آگاهی  
یافت و در بخش را از تخت بنزدان فرستاد و متفریب او را با برادرش شهریار و کمورث و پوشتنگ سپهران شاهزاده و انبال بودای خانیان  
روان کرد و ابو ظفر شهاب الدین محمد صاحب قران ثانی شاه جهان بادشاه غازی ولادت او در سنه هزار و چهری در لاهور از بلقیس بیگم  
و دختر اجدادی سنگه بن را و نالدیو واقع شده از ترسب خمر و جمیع مناهبی توبه کرده در سنه یک هزار و سی و شست هجری در آگره بر تخت هندوستان  
تاریخ جلاوس انیمصر است (و در شاه ملک سلیمان آمده) نظام الدین آصف خان و سایر امرای جهانگیری بدرگاهش پیوستند و توازش  
یافتند و در دولت نادر محمد خان والی بلخ و بدخشان که بعد از وفات جهانگیر بادشاه کابل را محاصره کرده بود منفرم بدبار خویش بازگشت و  
چو بهار سنگه بن هرکه دیو دیو ناریه که از عظمای راجپوتان بود یعنی ورزید و متاخران خانخانان از راه گوالیار و خانبهجان بودی حاکم دکن از  
جانب برهان پور و حیدرآباد خان غیر و جنگ از راه کاپری روی با و نهادند و چهار سنگه از کرده استغفار کرد و امیران بدرگاه پیوستند و قسبی نگاشت  
که خانبهجان یعنی ورزید و از آگره بجانب دکن گریخت و حیدرآباد و الحسن بوجوب فرمان او را تعاقب کرد و خانبهجان منفرم بیلاهی گماشت رفت با و شاه  
روی بدکن از دور و بر برهان پور رسیده افواج قاهره را بقا قمع و فرمان و او خانبهجان پیلاقت شده در دکن نهاد و از راه پیکان به بالوه  
شتافت و حیدرآباد خان نهاد و در جنگ او را تعاقب کرد و خانبهجان بملک بوند بملر رسید و با سپهر چو بهار سنگه بر زم کرد و منفرم سجد و کالاف و افتاد  
غیر و جنگ با و رسید و خانبهجان با طایفه قلیل رزم صعب کرد و بقتل رسید با و شاه حکومت و دکن بخانبهجانان همانست خان و او خانبهجانان  
روی بدکن آرد و در دکن از روی و نه هجری قلعه دولت آباد را محاصره نمود و قهر اقامه و بکشد و نظام شاه فتح خان اهل ملک عنبر را بدست آورد  
بدرگاه فرستاد و بر پانهور رسیده در گذشت و بعد از او پسرش خانزمان خانبهجانان بکومت دکن رسید و نظام الدین آصف خان  
خانبهجانان لقب نهاد و در سال هزار و چهل و یک هجری فرنگیان در موگلی قلعه متین استوار کردند و نظام خان ناظم بیگانه آنرا محاصره کرده  
نقدما زود به بارت انباشته وورش کرد و فتح نمود و چهار هزار و چهار تن از دگور و ناث فرنگیان با سیری آندند و قریب ده هزار تن از راکا  
پرگنات آن نواح که به بند فرنگیان افتاده بودند نجات یافتند و از ابتدا تا آخر این مقضا یا هزار کس از لشکر اسلام کشته شدند و چهارین  
سال محمد علی بیگ ایلچی از سلاطین صفوی والی ایران خصمت انصراف یافت و از روز بلازمت تا هنگام خصمت استوایی خلعت خنجر مرصع و  
قیل خامنه آما و قیل با حوضه سیمین و دیگر اجناس چهار لکه و بیست هزار روپیه نقد انعام یافت و در سنه یک هزار و چهل و دو و قلعه دولت آباد  
بجنگ و صلح بروست خانبهجانان سپه سالار مفتوح گشت و چهارین سال مجوسان موگلی بندر بعضی دین اسلام قبول کردند و بر خنجر  
و ترسین با و به پیمای عدم گشتند و در سنه یک هزار و چهل و سه هجری بحسن بر و دظفر خان والی تربت اطاعت نمود و رسکه و خطبه بنام بادشاه  
مستر کرد و چهارین سال بادشاه مع شاهزاده هزبارت شیخ منیر لاهوری رفت و چون شیخ خبری نمیکرفت آند را بهجه و دستاری بنظر  
ایشان گذرانند و از آنرا قیاسی نقد بجهت تقسیم فقر کرد و شیخ فرمود که فقیر سخن نمیباشد چه هر که خدا دار و احتیاج ناسو اندازد و در سنه هزار و

میانج جلاوس شاه جهان

پیش و چهارم چهری بادشاه بروز روزی که تحویل آفتاب به برج حملست بر تخت مرصع که در وقت سال بصری یک کرور و روپیه از انجمله شتاب و کاه  
 روپیه را جزا هر یک از قریه و بلاد سوای اجور و تیار شده بود و پنجمست قتل آن تخت سه درع و عرض آن دو نیم درع و ارتفاع از پایه بنشین گاه  
 یک درع و از انجا تا سقف پنج درع بود و آن تخت را در عهد محمد شاه و نادر شاه و امیران از شاه جهان آباد و ایران بر دو چهارمین سال هجری سکه بنام  
 ابن هرگاه و دیوبندی کرد و از دست افواج بادشاهی بهر گردگی اورنگ زیب آواره و دشت ادبار گردید و با آنکه بقتل رسید و قلعه و قبا بولی و اورچه و غیر  
 سس ساخت و شش قطعی اموال هجری سکه یک کرور و روپیه بود و در فیل بار شده با کبریا رسید و چهارمین سال عاد و نمان و امیران هجری پور از قرض  
 قویه کرد و در آخر الفی بهر گاه بادشاه فرستاد و سکه و خطبه بنام بادشاه کرد و نوشته شد و نماند و نگامیکه شاه جهان در وقت شانزده و پنجم ورا کشته بالشک  
 عظیم از بهرمان پور غریبت ملازمت پذیر خود جهانگیر بادشاه نموده بود و اهل نفاق نوع دیگر خاطر نشان جهانگیر بادشاه کرده بودند و شاه عباس  
 و امیران ایران که از مدت خواهان قند بار بود و فرصت وقت یافت چه میدان پدر و سپهر مخالفت در یافته غم متخیر قند بار کرد و عبدالعزیز خان که از  
 پیش جهانگیر بادشاه ابالت قند بار داشت متضمن شد و شاه عباس بمحاصره او پرداخت و عبدالعزیز خان از قتل تراود و نو میدی کوک و در هر  
 سی مطابق سینه حده جلاوس جهانگیر بادشاه از قلعه برآید و قلعه را تقویت شاه عباس نمود و شاه او را رخصت هندوستان کرد و قند بار را کینج عیانی  
 سپرده با ایران بازگشت و چون شاه جهان بادشاه سلطنت نشست و از همه سو خاطرش جمع گشت و در سینه هزار و چهل و هفت هجری بهر قند بار  
 از کبریا و به بنجاب شتافت و علم و ان خان بحر است قند بار قیام داشت از شاه عباس طلب امانت نمود و شاه عباس انجمنی را حبل بر  
 و کمانداری او کرده و سیا و شخان را که در مشد بود نوشت که بیهانه کوک خود را بقند بار رسانیده و علم و ان خان را بقتل رساند و خود از قلعه  
 قند بار خبردار باشد و علم و ان خان بعد از اطلاع این اراده از شاه جهان بادشاه نمود و شاه جهان بسعید خان صوبه دار کابل حکم فرمود که  
 در دست گرد قلعه قند بار توانی گشت و در قند بار سکه و خطبه بنام شاه جهان بادشاه نمود و شاه جهان بسعید خان صوبه دار کابل حکم فرمود که  
 با تمام لشکر کابل متوجه قند بار شود و هر گاه قلیچ خان ناظم ملتان از بند و سبت قلعه قند بار فراغت نماید و علم و ان خان را با تواب و روانه  
 حضور کند و در همان سال سعید خان لقلعه قند بار رسیده و میرزا شیخ میر خود را و قلعه گذاشته با سبت هزار سوار و موصاف سیاوش خان  
 نهاد و در یک کر و بی از قند بار سیا و شخان رزمی صعب کرد و منظم گشت سعید خان طفر یافت شهر و نیم و پنجم هزار و چهل و هفت هجری  
 خان از قند بار روانه شد و ملازمت شاه جهان حاصل کرد و سعید خان قلاع اطراف قند بار را استحکام ساخت و مستقل  
 گشت تحقیق نماند که آنچه از حقیقت و امان ایران بطور میوست همگی لشکر علوفه خوار ایران در آن وقت منتی هزار سوار بوده و محصول و لای  
 ایران دو کر و سبت و پنج کمره و روپیه که نیم حقه هندوستان است بوده و بالجمعه در سینه یک هزار و چهل و هشت شانزده و محمد اورنگ زیب بخت  
 تسخیر ولایت بکانه تعیین شده و چهری زمیندار آنجا ملازمت آمد و قلاع بکانه تسلیم نمود و بکانه بکانه قلاع نه کانه که سال میر و سوار و غیر قلاع  
 متین اندسی و چهار پر گنه و محاصل چهار لکه و هزار و یک قریه طولش صد کرده و عرضش هفتاد و کرده و اندیکه از یک هزار و چهار صد سال مرز بانی  
 آن در سلسله بهر چو زمیندار بود و در تصرف بادشاهی در آمد با انجمله شاه جهان بادشاه بنا بر تنبیه اهل و کن و دیار شرقی چهار سال در کبر آباد  
 و غیره توقف نمود و شانزدهم ریح الاول سینه یک هزار و چهل و هشت سینه خان را صوبه دار سینه و سکه اس را قلعه دار کبر آباد مقرر نموده  
 بلاهور شتافت و در لاهور علم و ان خان آمده ملازمت نمود و خلعت چهار تب و اراق مرصع و تصب شش هزار سی ذرات و دو اسب  
 بازمین طلائی مرصع و چهار فیل و حویلی اعتماد الدوله سرفراز گردید و بعد از آن خلعت خاصه نادری و اراق مرصع و برنجی از اتمش



هندوستان و کشمیر و پنج لک روپیه نقد اختصاص بخشیده به جو به داری کشمیر مقرر نموده شاهزاده اورنگ زیب را رخصت و دولت آباد نمود  
 و در شوال آن سال شاه جهان بادشاه با پنجاه هزار سوار بجانب کابل شتافت و چون خبر آمدن شاه ایران بر قندهار شنیده بود شاهزاده  
 محمد داراشکوه را با فوج و توپخانه رخصت از طرف فرمود و در همین اثنا بادشاه آب انک عبور کرد و در شهر مقیم و مخیم سرادق گردانید و در جمیع احوال  
 سده یکم از رحیل و نه هجری متوجه لاهور شد و رسیدن را بدستور به جو به داری کابل گذاشت و در هشتم جمادی الثانی آن سال داخل لاهور شد  
 و علیمردان خان از کشمیر آید و بلازمت داخل نمود و بادشاه حکومت پنجاب نیز با توپخانه و غیره فرمود و حسب التماس علیمردان خان برای آوردن آب نهر  
 از دریای راوی شهر لاهور یک لک روپیه محضت شده معماران از موضع راجپور که تا شهر لاهور چهل و هشت و نیم کوه جریبی است شروع کردند  
 نمودند بعد از انجام کار چنانچه باید آب بنیاد صد هزار روپیه دیگر حواله فرمود و پنجاه هزار روپیه صرف شد کاری نتوانستند کرد و آنرا شاره  
 ملایک و الملک توفی از پنجاه و نه هزار و دویست و شصت و نه نفر علیمردان خان را گذاشته بقی و دو کرده و بریده آب وافر آورد و چهارمین سال شاهزاده  
 اورنگ زیب از دولت آباد و حضور آمده با نفقات اختصاص یافت و بادشاه بمنزل اورفت شاهزاده با قسم جو به و پنجاه فیل با یراق  
 فقره پیشکش نمود و ششم شوال آن سال آتش باکبر نگر راج محل افتاد و در اندک فرصت مبعارت شاهزاده محمد شجاع رسید و همه جا مستقر گشت  
 و هفتاد و پنج کس از خواص محل سوخته شد و از جو به خانه و غیره کارخانجات سوخته خاکستر گشت بادشاه فرمان مشتعل بر عطف باد و لک روپیه نقد  
 و دو لک روپیه راجپور و قشمیک لک روپیه از پور رسال نمود و سب و پنجم شوال آن سال بادشاه از لاهور بر راه پرنیال بکشمیر شتافت  
 و علیمردان خان را نظامت کابل داد و شاهزاده اورنگ زیب را بدولت آباد رخصت فرمود و سلطان مراد بخش را کابل فرستاد و گفت  
 که در موضع بیره توقف نماید و هرگاه فرمان رسد روانه کابل شود و پنجم و پنجم آن سال بادشاه مسواری کشتی داخل کشمیر گردید و پنجم جمادی الثانی  
 سده هزار و پنجاه هجری بادشاه از کشمیر لاهور مراجعت نمود و چهارمین سال شیخ سعید الله لاهوری بسفارش موسوی خان صدر کل نظر  
 گذشت و پنج طالع و چند سال اورا وزارت رسانید و بادشاه یک و دو سال بمنزل و نسق فواح لاهور و غیره پرداخته و پنجم شعبان سده  
 هزار و پنجاه و دو هجری از لاهور متوجه اکبر آباد شد و چهارم شوال آن سال از فواح پور به مسواری کشتی قلعه و عمارت دلی را که  
 بتامیت نرسیده بود تماشا نموده در یازده روز داخل قلعه اکبر آباد شد و علیمردان خان ناظم کابل از پیشاورد و خطاب  
 امیر الامرا و انعام کرد و در جمعی اتفاقا و خان با و محضت شد و بادشاه پنجاه اورفت علیمردان خان یک لک روپیه پیشکش نمود  
 بادشاه اورا قبول کرد و اورا بصوب کابل رخصت ساخت و در اکبر آباد عمارت و مقبره ممتاز محل که در ابتدای سال پنجم جلوس شرق  
 بر دریای جهن که شمالی آن آب بگزر و طرح افکنده بود و آن در غایت وسعت و زیباییش مع چهارمینا رزین دار که در هر چهار جانب آن  
 بر کرسی سنگ مرمر با ارتفاع پنجاه و دو گز تعمیر یافته و غرضی مقبره و مذکور مسجد عالی که در هر چهار گنج چهار برج منمن سه طبقه عمارت کرده  
 درین سال باتمام رسیده و طرح عمارت مقبره که در دوازده سال باتمام مکرمت خان و میر عبد الکریم باتمام رسید پنجاه لک روپیه  
 شده و سی موضع از اکبر آباد که جمیع آن چهل لک روپیه و چهار صلیش یک لک روپیه تا دو لک روپیه محصول سراها و دکانین وقت این رونق  
 بوده و سده یکم از و پنجاه و سه در سلج جمادی الاول بعد از هفت ساعت و هفت دقیقه از شب گذشته شاهزاده داراشکوه  
 از حصید سلطان پرویز ممتاز شکوه بوجود آمد و بادشاه برای جشن دو لک روپیه انعام فرمود و پوشیده نماد که اختر شناسان هند و روز  
 را شصت گزری قرار داده اند و یک نیم گز می پیش از طلوع آفتاب و یک گز می بعد از غروب از یک و گز میای شب کم کرده بر روز



شاه عباس بنیام داد که من اینجا برای خوردن آش و تماشای چراغان مانده بودم و رخصت خواست شاه او را بسیار مدار اگر که تو رفت  
کنی هیچ در گرفت آخر الامشاه ساروخان را با جمعی از سپاه همراه او نمود و گفت که از هرات بیش از نود نذر محمد خان از سلطنت گزیده برشته برشته است  
مبشده شتافت و ساروخان را معاودت نموده رخصت ساخت و خود اطراف مرور داده شد و از آنجا بفتح باج آمد جمعی فراسهم آورد و قلمه سینه  
محاصره نمود و ساروخان متحصن شد ایام محاصره تا سه ماه کشید و در خلال این احوال نذر محمد خان شنید که شاهزاده محمد اوزنگ زیب بالشکر  
آر است و در فوج بلخ رسیده نذر محمد خان از پای قلمه سینه و قتل محمد سپهرش که با پنجه از سوار بشخیر بلخ رفته بود و مشورت سعید قلماق روی است  
عبد العزیز خان نهاد اوزنگ زیب از کابل متوجه بلخ شد و موضع فراره رسیده شنید که اوزنگ زیب و المان با انبوه در تنگی دره کر نزدیک پیوسته  
شاهزاده محمد اوزنگ زیب قبا قباخان و غیره را با فوجی شایسته بر دره فرستاد و ایشان از دره بگذشتند چون فوج اوزنگ زیب خبردار شدند ایشان را  
احاطه کردند جنگی عظیم میان آمد اوزنگ زیب غالب آمدند که ناگاه هر اول شاهزاده نمود و ایشان متفرق شدند و در دیگر شاهزاده متوجه  
پیش شدند اوزنگ زیب و المان فوج فوج از دره ها نمودار شده هنگامه زرم بر پا کردند حسب الحکم شاهزاده امیر الامرا بر مخالفان تاخت آورد  
و نهیمیت و او شش بریج الثانی آنسال سواروخان مع فوج برکنار پل نذر محمد خان ملازمست نمود شاهزاده غره جادی الاول آن سال مظهر و منصور  
از بلخ بگریه گذشته سنزل نمود و تا مهر سنگه و شمشیر خان را با جمعی بجا فطنت بلخ بگذشت و بعد سه روز از آنجا کوچ نموده و یکروز در موضع تپه آباد  
فرود آمد لشکر غنیم از هر طرف هجوم آوردند سواروخان و امیر الامرا بر مخالفان حمله آوردند و اوزنگ زیب و رزمی صاحب کرده روی بگریه نهادند فوج  
شاهزاده بالشکر گاه تعاقب نمودند و چوبه و دو آب قتل محمد و غیره غارت نموده باز گشتند و سعید خان ظفر جنگ که محافظت جانب چپ بعبد  
بود و او بسبب بیماری صادق بیگ بخشی را تعین نموده و گفته که شهاب و زبیده مقهوران را بگذرانند که از آب بگذرند و مردم صادق بیگ از  
بی تدبیر ترودکنان بیشتر رفتند مخالفان از کین بر آمده همه را بقتل رسانیدند سعید خان خان زاروخان و لطف الله خان پسران خود را بکشت  
صادق بیگ فرستاد و اوزنگ زیب قباخان فاش کرد و سپهران سعید خان بقتل رسیدند و سعید خان نیز بقتل رسید شاهزاده با جمعی از خبر جلودار آنجا  
رسید و بعد از ترودات بسیار اوزنگ زیب را برانگنده و پریشان ساخت و تعلیم و ان خان نیز مساعی جمیله بجا آوردند و آنروز از صبح تا شام زرم بود  
شب همانجا مانده و روز دیگر هنگامه زرم زیاده از آن بر پا گشت آخر الامرا اوزنگ زیب و رزمی بفرار نهادند و در دیگر خبر رسید که قتل خان و سجان فلی  
غرم تاخت پلوارند شاهزاده متوجه بلخ شد از علی آباد بگذشت اوزنگ زیب و سجان فوج فوج از باغات بر آمده اطراف لشکر شاهزاده را فرو گرفتند  
شاهزاده صلاح در باختن ناید فیل سوار شهاب و زبیده و از هر طرف که مخالفان هجوم می آوردند سواران در دفع آنها سبکوشیدند هنگام شام  
هر دو لشکر بمقر خود باز گشتند و در آن شب اوزنگ زیب با اشاره عبد العزیز خان ترکنازی کرده اطراف لشکر را احاطه داشتند شاهزاده با جمعی  
لشکر تمام شب سوار در دفاع کوشید و روز دیگر قوچی از فتح آباد و قوچه بد شاهزاده رسیده ملازمست نمودند و روز دیگر جوچه فیض آباد از آنجا  
سوار می تا انجام سنزل اوزنگ زیب چون مورد بلخ برانگنده گشت و از هر طرف حمله آوردند و قبا یافتند چوبه از اهل اردو را مقتول ساختند  
چند قطار شتر بار بر زبیده تعلیم و ان خان جلودار بر آنها زده هر چه برده بودند باز گرفت و در آن رزمی صاحب کرد و اتفاق افتاد با لآخر شاهزاده  
ظفر یافت شاهزاده جادی الاول شاهزاده کوچ نمود باز اوزنگ زیب اطراف لشکر را فرو گرفتند و تیر اندازی نمودند و چوبه شتر و هم ماه مذکور  
شاهزاده و ظفر بلخ تزلزل نمود و المان و اوزنگ زیب گرد آمدند و دست اندازی نمودند و درین اثنا خبر رسید که بلخ ماه مذکور عبد العزیز  
از دریای جیحون گذشته و بسیاری از لشکر پاش آش غرق آب شده هر کدام بطرفی پراگنده شدند و پوشیده ماندند که چون شاهزاده اوزنگ زیب

از شاهجهان شاه رخصت به تسخیر قلعه پنجشیر بجا هزار سوار که همه شاهزاده مراد بخش تعیین شده بودند با ایشان به قندهار جمعیت آوردند  
 بر یک لک سوار همراه عبدالعزیز خان و سبجان قلی بوده شاهزاده با این جمعیت قتل باغخان محاربه نمود و با لشکر خود مجاهدی الثانی بعضی رسید  
 که لشکر او در کبیه اراده داشت بدخشان دارند و شاه شاهزاده مراد بخش احراست کشمیر نفوذ نمود و چون نذر محمد خان بعد از شکست بایران  
 از شاه عباس آمد و چنانچه میخواست نیافت لاجرم به بلخ مراجعت نمود و بهر همت عبدالعزیز خان و تمامی لشکر ماوراءالنهر شنید از همه جانب نوشته شده  
 مکتوبی شتمله اظهار اطاعت بشاهزاده اورنگ زیب نوشته خواست ملقات نمود و شاهزاده اورنگ زیب نامه نذر محمد خان را پیش پادشاه  
 فرستاد و پادشاه گروهی او را ناکرده انکاشته متوقعات او را قبول نمود و قشایر شاهزاده محمد اورنگ زیب نوشت که اگر نذر محمد خان شمار اهل  
 کند بلخ و بدخشان او را و او را بشکر پادشاهی عازم حضور شوند پادشاه بعد از این سلاح رجب از کابل بلاهور شتافت و پنجم شوال آن سال  
 داخل لاهور شد و بکبر آباد رفت نذر محمد خان بهار ضعیف بیماری توقف در ملازمت شاهزاده نمود و سیر خود قاسم سلطان را با کفش کاری  
 قلچ خان پیش شاهزاده فرستاد و شاهزاده اورنگ زیب او را اعزاز کرد و بر سر خود نشاند و بعد از رخصت او امیر الامرا علیمردان خان  
 بطریق صلاح ظاهر کرد که با وجود گرانی غله و عدم کاه و سبزه و قرب زمستان توقف اینجا محالست و تا رسیدن جواب از پادشاه راه  
 از برون مسدود خواهد گشت لاجرم شاهزاده قلچ بلخ را تسلیم کشمیر قلچ خان کرده چهارم رمضان آنسال بکابل مراجعت کرد و بصورت تمام  
 بیست و دوم شوال آنسال بکابل رسید مخفی نماند که از آغاز تسخیر مملکت بلخ و غیره تا تاریخ مراجعت شاهزاده اورنگ زیب و دو گروه  
 در وجه موجب و دو گروه در وجه و در سر انجام ضروریات آن هم صرف شد و در محرم سنه یک هزار و پنجاه و شصت هجری غنیمت کبک که بوزن  
 هفتصد توله بقیست ده هزار روپیه و در سر کار بود و بحسب اتفاق غنیمت قدری شکل افتاد و از اطمینانی مشکک گرفته و دنیا کاری بر آن کرده  
 و بخواهر مضاعف نموده و الماس بوزن صد سحر که قیمتش دو لک و پنجاه هزار روپیه بود و نصب نمود و مجموع در تباری آن سه لک و پنجاه هزار روپیه  
 شده و آن بگل محرابی موسوم شده از طریق تحفه محبوب حاجی محمد سعید بایک لک و شصت هزار روپیه خیرات بکبه فرستاد و حاجی را  
 بمنصب پانصدی ذات و انعام دوازده هزار روپیه سرافراز ساخت و پادشاه دوازدهم ربیع الاول آنسال از کبر آباد و شاهجهان آباد  
 مراجعت نمود و عمارت فوحدات شاهجهان آباد را تماشا نمود و در بیست و چهارم ربیع الاول آنسال که یک هزار و پنجاه و شصت مطابق سبب  
 جلوس بود و داخل قلعه و عمارت شاهجهان آباد و شصت بر سر پادگاه چهل ستون که در پیش آن اسپک و لب اول بطول مفتاد و عرض  
 چهل و پنج دره و دردت مدید و برف یک لک روپیه تیار شده بود و چهار ستون نقره بار تفلح بقیست و دو گروه بسی سیه هزار نفرش ایستاده شده  
 بود و نزول فرمود و خاص و عام را بر مراد خاطر کا سیاب گردانید تا نه روز جشن نموده و چهارمین سال از عرصه داشت امیر الامرا علیمردان خان  
 بعضی رسید که عبدالعزیز خان و والی بخارا لشکری از ماوراءالنهر بایان بنا به تسخیر بلخ بر نذر محمد خان فرستاده و پادشاه را به شکست اس و نذر زیب  
 را با نوجوی شایسته روانه کابل نمود و چهارمین سال از عرصه داشت خوانم خان قلعه دار قندهار را بهر ضریب که شاه عباس و والی ایران بهر م  
 قندهار از صفهان بر آند و بهر شد رسیده و پادشاه ستوم و یقیده آن سال را از شاهجهان آباد بلاهور شتافت و دوازدهم ذیحجه داخل لاهور شده  
 و در محرم سنه هزار و پنجاه و نه هجری از عرصه داشت قلعه دار قندهار را بهر ضریب که شاه عباس و والی ایران قندهار را محاصره نموده  
 و پادشاه سعد الدخان و بهادر خان و راجه جیونت سنگه و غیره را با پنجاه هزار سوار با نعام ساعده و تنخواه سه ماهه پیشگی سرافراز ساخت  
 به جانب قندهار نمود و حکم شد که شاهزاده اورنگ زیب از ملتان از راه بهر بریاست این فوج برداشته بجانب قندهار برود و قندهار را بهر

تاریخ



سال بعضی رسید که نزد محمد خان والی بلغ که روانه مکه مقرر شده بود و نزد یکی سنان سلج خادوی انسانی سنه هزار و شصت و یک و ولایت جغتو  
سپه و پادشاه خسرو و پیران خان مرحوم از غریبت کرده مهربانی نمود و در نتیجه آن سال حاجی احمد سعید را بر سلامت پیش میبرد و هم فرستاد و  
و دوازده هزار روپیه با و داد و شمشیر مرصع و چوبه نفیست یک کلمه روپیه یا نامه قصیر ارسال داشت و شجاع یک کلمه روپیه بفرمای که مکه منظمه و مدینه  
منوره و نیز ارسال داشت و سعید نجی الدین بانعام با نوزده هزار روپیه سفر فرستاده با حاجی احمد سعید رخصت یافت و ششم ریح الاول سنه هزار  
شصت و دو و چهری ایشانزاده محمد اوزنگ زریب فرمان صادر شد که شانزدهم ریح الاول ساعت کوی بجانب کابل مقرر شده ایشان بدین ساعت  
از لنگان روانه قندهار شوند و پنج کلمه روپیه نقد و پنجاه هزار روپیه را بخواهر و عمو و پسرانشانزاده فرستاد و قوازش حشمان و قلیچ خان در راه بهار سنگه  
بوندید و غیره نسبت امرای نادار با جمعیت بیست هزار سوار و پنجصد تن شانهزاده تعیین نمود و شانزدهم ریح الاول مذکور از لاهور بجانب کابل شتافت  
و در همین ساعت سعد الله خان بابا پنجاه هزار نفیست قندهار روان ساخت و جو و چهارم ریح الاول داخل کابل شد و پنجم ماه مذکور شانزاده و شش ماه  
حسب الحکم از بگلاری بیست و چهارمین شتاب بعضی رسید که شانزاده محمد اوزنگ زریب و سعد الله خان شوم حمادی الثانی قندهار را  
محاصره کردند و بهر کردن نقب و ساختن سلامت کوچ و نقب و در مه و آشتال آن مستعد شده قلعه را قندهار در غایت استقامت بشیبا عمت  
پردی با ایشان نزدیک میکنند شانزاده و سعد الله خان بنا بر لفاق اسیران کلدی از پیش تو استند بر و نیز زیستان بر سر رسیده بود و مجال توقف  
در آنجا نمانده بود و در پنجم نسخ قلعه را بسال و دیگر داشته معاودت نمود و پادشاه قندهار نظم صوبه کابل بمجد و داراشکوه نمود و لنگان بمجد و داراشکوه و کابل  
بیشترش سلطان سلیمان شکوه تقویین نمود و چهار صوبه و کن ایشانزاده محمد اوزنگ زریب مقرر شد و شانزاده محمد شجاع رخصت بگلان یافت  
شهر رمضان آنسال که اوزنگ زریب و سعد الله خان و غیره که دوازدهم شعبان از قندهار روانه شده بودند بمجد بیست و چهارم رمضان  
پادشاه از کابل بلامهور شتافت و شانزاده محمد و داراشکوه را با پیشترش سلطان سلیمان دستوری کابل داد و امیر الامرا و علمیران خان و راجه  
جیسکه و غیره را با شانزاده و شخص نمود و بیست و یکم رمضان شانزاده اوزنگ زریب بانعام ولایت کلان به جمع کرد و دهم سفر از شده رخصت  
و کن یافت و دوازدهم محرم ستمه هزار و شصت و سه چهری پادشاه و شایهجهان آباد رسید شانزاده محمد و داراشکوه محروض داشت که شوم ریح الاول  
سنه هزار و شصت و سه چهری ساعت روانه شدن لشکر و مقیم خادوی الثانی سال بیست و پنجم جلوسی تاریخ محاصره قلعه قندهار مقرر شده امیدوار  
رخصت است پادشاه بطرف خاص نوشت که آن موبد کامگار مبارک ساعتی عجب نفیست قندهار اختیار نمود و چهارمی بدرقه تأیید الهی برادر لنگان  
متوجه قندهار شود و در قلع قندهار سعی موفور بکار بر بند و آن حضور برای شانزاده برقیات از خواهر مرصع آلات و شمشیر سپ و میل و یک  
کلمه اشرفی و یک کلمه روپیه نقد مجموع بیست کلمه روپیه ارسال داشت و دو توپ کلان یکی کشورگشا و دو یکم گده چپی که هر کدام یکم کولان  
میداشتند و هفت توپ هوایی و سی توپ خور و و هزار کلوله و پنج هزار من باروت و پانصد من سرب و چهار هزار بان و سه هزار شتر خوانه و فوج  
و صد کلمه روپیه نقد مرسولی داشت و از امیران عظام متفق و کس و پنج هزار نفیست از مجموع مفتاد هزار سوار قلندی و ده هزار قشاق پیشش هزار  
بیلار و پانصد نقب کن و پانصد ستمه و شصت فیل و غیره که تقضیش طلوع داشت همراه شانزاده تعیین نمود و شانزاده محمد و داراشکوه بقندهار  
شتافت و فوج از پیشتر روانه قندهار نمود که بروز ساعت محاصره قلعه را محاصره کنند و دهم حمادی الثانی رستم خان و غیره با دوازده هزار سوار  
بقندهار رسید و پنجم ماه مذکور محاصره نمود و شانزاده تا پنج پانزدهم دریاخ میرزا کامران که یکم روپی از قلعه قندهار مرکار کلان واقع است  
منزل نموده و رفیق حصار کوشید و نقب کردن در است کردن کوچ و چم و کوچ و سلامت بنیان و نهاد و متحصنان قلعه کلوله چون آمد و پیش









سیرجان قلعه دار که با پشت سپهر و تمام حیت نزدیک برج آمد و ایستاده سرگرم مقابله و دفاع بود و درین اثنا و شرارد آتش از حقه بان درجا میگردید  
 و بان متصل به جرجان جمع بود و فتاد و سیرجان با دو سپهر و چند کس دیگر بسخت مجاهدان از اطراف و جوانب حمله آوردند و قلعه دار که هنوز از جرجان برقی داشت  
 امان طلبید و سپهران خود را با کلید قلعه پیش شاهزاده همراه ملک حسین که پیشتر آنان نامه نبرده بودند فرستاد و فرمود دیگر سیرجان در گذشت شاهزاده جمعی  
 بمهاضات قلعه و شهر بیدار بر گماشت از نقد جنس مسیت لکه روپیه و دو صد و سی توپ بقصد ضبط آمدن شاهزاده سلطان محمد شرم او قلعه بیدار  
 گذارند مسیت و سوم جرجان سال تبخیر سنوا بهوشد و تسخیر قلعه کلیانی شتافت و مسیت و شهر رجب مذکور قلعه کلیانی را محاصره نمود و دلاور خان جیشی متحصن  
 شاهزاده و قتیق چهار کوشه غره و قلعه آن سال که ستم گیر از وفست و وفست هجری بود و دلاور خان با کلید قلعه بخیر دست رسید و وفست  
 بیجا بود گرفت قلعه مسطر و شهر شاهزاده در آمد بادشاه ولایت بیدار و قلعه کلیانی با مضافات و قلعه رنگبیده با توابع که دو کمر و دوام باشد  
 بشاهزاده انعام کرد شاهزاده منظر و منصور با وزنگ آبا و مر اجبت نمود و بنهم و بیج آن سال ناگاه باوشاد و اجس بول و طبع و درم اسافل بیدار  
 و بعد هفته اندک فرصت از مصالحه اطبا حاصل شد شاهزاده محمد و داراشکوه را باضافه ده هزار سی و دو هزار سوار و اسب و منصب نجاده برای  
 چهل هزار سوار سی هزار و اسب و انعام یک کمر و دوام که از سابق و لاحق مسیت کمر و دوام باشد و سوار ساز ساخت و وفست لکه و پنجاده هزار  
 روپیه و زکات سایر شاهجهان آبا و معاف فرمود و حکم نمود که هر جا که باشند زکات انعامات باشد تخم محرم ستم و در وفست هجری بحسب تخفیف الم  
 از شاهجهان آباد با کبر آباد شتافت و در راه از خوردن دارالمم خدمت قلیل حاصل شد و در راه صفیر آن سال داخل کبر آباد گردید و چون درین وقت  
 محمد و داراشکوه و مخالفین خدیوکاری از حد گذرانیده نفسی دوری نمیکردند تا آخر جماد شاه بعد یافتن محبت و مقام تربیت و ادای حق خدمت شده  
 با انعام کرد و روپیه نقد و سیب و تخم و کمر و تخم مرغ و باز و بند و تسبیح مر و اریا خاصه که شصت لکه روپیه قیمت بود و دیگر مضع آلات بقصد چنانچه  
 لکه روپیه سوار ساز نموده ده هزار سی و دو هزار سوار و اسب و منصب که شصت هزار سی و چهل هزار سوار و اسب باشد و تخم و کمر و تمام طلب با انعام که  
 مشتاد و سه کمر و دوام و حاصل آن بقرار و دوازده ماه و دو کمر و وفست و نیم لکه روپیه بشود و باصوبه بهار و صدر اسب و نیمه سوار و اسب  
 و سپهرش سلطان سلیمان شکوه و سلطان سپهر شکوه را علی قدر مرتبم انعام و از اضافه منصب و غیره عطا فرمود و حضرت خان را بحکومت وزارت  
 لکه و دو سوار و اسب و خان ابدار و نکی توپخانه سوار ساز نمود و یازدهم جمادی الاول آن سال مهابت خان بصوبه واری کامل خدمت شد با انعام بادشاه  
 چهار سپهر الملکی وسیع ارزانی داشت محمد و داراشکوه را لاهور و غیره و مراد بخش را احمد آباد و گجرات و آوزنگ و زب را دکن و شجاع را  
 بهنگال و سیم نمود و محمد و داراشکوه را که از همه بسیار وفادار و کلامت بود و پیوسته مجلس محفل خلش میساخت تا آنکه غرضه بیماری بادشاه بطلان رسید  
 و درین اثنا تجویر داراشکوه ابواب رسل و رسائل از دیگر شاهزاده ها مسدود گشت بادشاه دل از خلافت برداشته و درین اثنا بهر نفس  
 رسید که شاهزاده مراد بخش میر علی نقی دیوان بادشاهی را بگیا که شته و سکه و خطبه بنام خود کرد و همچنین شاهزاده محمد شجاع یعنی نمود بادشاه  
 بنابر رعایت خاطر شاهزاده کلان لشکری سپهر داری سپهر سلیمان شکوه و آتالیقی میرزا راجه حبیبکه و غیره مجموع مسیت هزار سوار و دو هزار  
 پیاده و بند و قبیحه و اجهه محمد شجاع تعیین نمود و در مبارک تلافی فریقین دست و او شاهزاده شجاع و سیم از راه دریای پهنه شتافت  
 و عهده داشت دشمن بر عهده تقصیر است بجز فرستاد بادشاه غفور جرایم او فرموده معاودت سلیمان شکوه با سایر لشکر فرمان داد و در خلا  
 این حال بیماری بادشاه بالکل رفع شد و خواست که بشاهجهان آباد روانه شود شاهزاده محمد و داراشکوه امور سلطنت خود را در نظر داشته  
 و عرض نمود که مراد بخش از جاده اطاعت پابرون گذارند و بهر گجرات را از و غیر کرده بیجا کمر واری برادر مقرر نمایند اگر متوجه آن سمت شوند

و درین وقت







بقدر قوت قطع راه سیکر و توج اورنگ زیب بجای قبش سرگرم میرفت داراشکوه خود را بسرحد و پامر رسانید و با اعتماد حیون زمیندار  
از آن صلح که سرحد اجسامات و داراشکوه بود آنجا اقامت گزید و چهارمان میوفار ایمان رفاعت و جدائی ساخت حیون زمیندار چشم از  
حقوق او پوشیده با اتفاق جمعی او را دستگیر ساخت چهارچرخ پسر ساد و بهادر خان آنجا رفت و داراشکوه را با اهل و عیال دستگیر ساخت  
در پیش اورنگ زیب فرستاد و چشم و توج آن سال موکلان شد بدین القهر و داراشکوه تعیین نمود تا او را شهید ساختند و جهان لباس و مقبره  
همایون باوشاه و دفن ساختند گویند که بعد از آن داراشکوه اورنگ زیب سرحد و پیش را که داراشکوه با او اعتقادی تمام داشت طلبیده  
گفت که تو را از شکوه و انبساطت امید واده بودی اکنون کذب تو ظاهر شد که او قبضت رسید و میگفت که من اورانسلطنت است  
و او بود و و آنیک بر سر مرئی تبلیست با کیمر سلیمان شکوه سپهر کلان و داراشکوه که در کوه سرئی نگر حمایت زمیندار آنجا بسرست بود  
تیز از اجده زمینار سرئی نگر اگر نقش شاهزاده ترغیب نمود زمیندار نگر شاهزاده را مقید ساخته بدرگاه اورنگ زیب بعد و روز  
او را دیده و مراد بخش او را بقلعه گویا محبوس ساخت و چند سی پسران علی نقی دیوان را که پدرش را مراد بخش کشته بود و بدو  
قصاص شمر یک دوده گویا فرستاد و امر کرد که از غیبه احکام شرعی مراد بخش را بقتصاص رسانند بنیت و یکم بیج الثانی سنه یک هزار  
نهفتاد و دو و چهار سیلیمان شکوه با جمعی طبعی در گیشست و سرحد و در قلعه گویا بدفون شد زنده را تم حروف قبر سرحد و در گویا زیارت  
کرده چون در سنه یک هزار و یکصد و نو و چهار و چهری انگریزان بران قلعه دست یافتند و گویند سرحد و قبر را که از سنگ بود برکنار آید  
با کشته کشتن جوانان اسکات بجایش نهادند و آنجا دفن کردند و سرحد که در سنه یک هزار و یکصد و نو و چهار و چهری انگریزان بران قلعه دست یافتند و گویند سرحد و قبر را که از سنگ بود برکنار آید  
دو سال بعد بنیت کرد چون فوت شد با اورنگ زیب سیلیمان تا بیست سال در قلعه اکبر آباد و غرمت گزین بود و چون سن او هفتاد  
و شش سال و چهار ماه و هجری رسید و چهار رفته چهار می حبس بود و غیره و در گذشت و در رفته ممتاز محل بدفون کردند و اوقات شاهزاده  
شاه جهان باوشاه که شاهزاده اورنگ زیب با دستخط خاص یکی از فرزندان خود و بنابر اگهی نوشته این است او قاضی  
شاهزاده در می شاه جهان باوشاه خود بدولت بنفس نفیس چهار گهری آخر شب از خوابگاه برآمده با بشار و فقیق وضو  
کرد و در وقت نماز می پرورفته و پیش از بیج دعا و حمد بانگ صلوة با جماعه و علماء و علماء نماز صبح او اگر در چهار و یکشنبه می آورد  
و بعد برآمد چهار گهری روز و دیوان تمام میفرمود و در آن مجلس جمیع منتهب را آن خبر و کل بار خبر یافته و دیوان اعلی و میر بخشی تجرید اهل  
خدمات و محتای حسن و در چهار نقضانی ناظران و قویداران و اعیانان و گزوریان و بجات بعض رسانیده و امن امید بر کرد  
خاصه با پنج مرام پر ساخته دل گری و دیگران بنمودند و بعد از ملا حظت و معاند فیلان و اسپان یکپاس و دو گهری روز برآمده از دیوان ام  
بدیوان خاص رونق می بخشید و در آن مقام خشیان عظام آجال پورسفران از منصب معروض نموده حکم عرض مکر و نظر ثانی حاصل  
میگردانند و انتخاب و قایل و سوانح هر صوبه عرض کرده و فراخور بر مقدمه صدور احکام و فرامین را حکم مطلق میگرفتند تا قریب و چهارین  
معالیات در پیش بود و من بعد از شصت طالع خاصه که تا یک از وجه جلال مرتب میشد متوجه شده بر سه تقویت تن و قوت عبادت  
و اگر گستر می بقدر سردی نوش جان فرموده و هر اکل و شرب وظیفه خواران که اکثر از آن فضلا و علماء و طلبه علم و ساکین و غیره و قیام  
و چهاران بودند و بسیاری از بنهار او نظر نمیداشتند استفسار نموده و در خوابگاه شریف فرموده ساعتی قیام کرده  
بعد از قضای دو پاس و چهار گهری روز از خوابگاه برآمده و در مسج خانه آمده و مکر و مکر و تملک و فرامین مجید مشغول میشدند و پس

از ادای نماز نظر آورد و بلب و تسبیح و دست در اسب برآورد و می نشستند و دیوان اعلی در آنجا حاضر شده و بعضی مطالبی را با او  
پرواسته اکثر کاغذها را مستحق میفرمودند و چهار گشتی روز باقی مانده باز دیوان عام میفرمودند و در آن وقت بخشی از دیوان نوسرافنداران  
منصب و طلبه اران جاگیر از نظر او میگذرانیدند و آنحضرت بغیر تمام نقیض احوال حسب و نسب و قوی و ذاتی و کانی هر یک را میفرموده  
برای تشخیص منصب و جاگیر و تنخواه آن حکم میفرمودند و قبل نماز شام از دیوان عام برخاسته و نماز عصر بخواند و در خلوت که بود خاص  
منبر و نماز عشا خوانده بنام تکه استراحت میفرمودند و آنجا میرخان شیرین زبان و قصه خوانان فصیح بیان و توانان خوش الحان  
و سیاحان عرصه جهان حاضر شده و از احوال اسلامی بزرگان و بادشاهان و نجایب و غرائب و دیار و آنجا بر یک عواقب طبع اعلی میفرمودند  
غرض جوهر خود میدادند تا نیم شب اوقات شبانروزی خود را بقیسم تقسیم داده بودند و او در زندگی و کامرانی می بخشیدند میفرمودند که سیر و شکار  
بریکاران است آن اگر با من عتقی نتواند برو است ساختگی کارهاست و نیاز چه بد است که الله بنام عزه الاخرت واقع است و از یک عتقی  
و آنکس از آن بادشاه بنویسد در عصر احدی حضرت شمس بن گام عبور سوارسی خاصه بیابان بلند بر خواند که عتقیت از جانی بیع حسان است  
عادل وزیر اعظم میران متدین خلق الله مرغه الحال شکرانه این عطا یای جناب از روی بر ذرات مقدس از جمله مفرضات است  
آنحضرت بعد اجتماع انجمن و در سوارسی راندن اندکی مکث فرموده بنده های خاص را از در طلبیده دست بفرمانده بر داشتند و او را  
بعنايت خلعت می نمودند و سوارسی ازین قبیل از خدا ترسی و اخلاق و تواضع و حسن تدبیر و قیمن احوال عالم گیر تقریباً بیان کرده اند البته  
التوفیق چندی از بیاض شاه جهان مرقوم میشود به چند چیز بهتر اعمال است بهر و ندادن بمردم بد به ترجیدن بعد حصول مقصد  
از نجابیدن مردم خوب مزاج به تنخواستن با وجود کمال احتیاج به تعجب داشتن با اهل معاد و بهت و جگر و بدست آوردن قایلان با استعداد  
باز ندادن پیش خود مردم جهال و دادن باراب استحقاق بقدر توفیق پیش از سوال به گترم داشتن اهل فضل و مصروف نمودن مزاج بعد  
سین نکردن با قوال غیرت باید تا خبر بودن از حال اهل مکارید به متعظم داشتن و جویدگانگان که بیگانه از خلق باشند پیش داشتن جمعی که  
مسالحو آموز دنیا و حقیقی شوند و عالمگیر این را بفروزند و مرقوم نموده بنویسد که در عصر حال هم مردم خوب بسیار اند و اول شخص توفیق پیش  
او درون آنها گو ظاهر بعد ازین بتر ازین خواهد شد شما که داعیه دارید بچوبید و بخواهید دیگر بد و نگارید و دیگر می نویسید که روزی بسیار  
دیوان دار اشکوه فردی از نظر احدی حضرت گذرانید که ده لیکه رویه تفاوت ایام مابین در سر کار و الا طلبست به تنخواه فرمان رود  
آنحضرت فرد حساب بسعد الله خان و او ند که از روی دفتر دیوانی تحقیق نموده بفرستادند خان ماکور فی الفور التماس نمود که چنین زرها  
از خزانه تنخواه نمیشود و ثانی الحال در مطالبه و تصرفات نقدی محسوب خواهد شد و را اشکوه به برخواست در بار باد دیوان اعلی کلمات شد  
گفت چون از روی فرد مرسله مشرف غلخانه و مجلسر اسبامع علیا رسید به اوقات شقه خاص به سیر کلان نوشت به با صاف دل  
مجاور به خوشی و شمنی است به هر کس گشده آئینه خجسته گشت به در یافت صدق و بطل خاصه انبار ملک است به بار امل کفایت شما و  
سعد الله خان صیانت مال مایه خواهد هر گاه این فرد از دفتر شما درست شده بود تحقیق بالستی نمود که تنخواه از سعد الله خان قریب لاریان  
است بانه قول ساختن بنده با و شاه می مثل سعد الله خان به است و بدست آوردن دل ایمان خوب تصالح کاران بشدین صاحب شعور  
و اسطه افزایش نال و خوشنمائی و خوش نامی صاحب محالند از خبر روز چند تران محمودی یک رنگ بود و در روزی بر سر سعد الله خان  
مرحمت فرمود ابوالمظفر محی الدین او رنگ زریب عالمگیر با و شاه غازی غره و قیقه به بهر شخصیت





خود و قبول فرمود نعمت و دولت تم بر سر منست گفتند اگر فی الحقیقت نصیبم از او باطن چنین است نصف غلات را از رعایای بگیرند  
ناله بطلوان محنت کش یار از آن بگذارد و او را وظیفه بر سر گوشه نشینان متوکل که زبان سوال بسته در زلویه یا ویا یا بنام مسکن دارند مقرر سازند  
و بداد بطلوان نوعی رسد که حق کسی تلفت نشود و دست او بایر از مفاکوتاه باشد و در آنوقت افزونی دولت مشاهده کنی بقریب نماند سکه چکله  
کوثر این نقل میاد آمد که بآن فرزند و بلند فکرم بزرگ و در قحط و آسرو غم دار و غم تو بخانه و دیوان خانه را فوجدار احمد باد کرده اند و او  
تنها خجاست باقر با و خوش اندام و مرد و از خور سپهر و مستغنیان بحمایه دار و غم نکور جدالت آن فرزند نمی یابند و جمعی مال مردم خور و او را  
رفیق و اما و دشمن شده خلق الله را ایذا میدهند و حیرانم که در دولت جزای اعمال چه جواب خواهند داد حق تعالی عادل است اگر  
طالم را کار فرما کنم هر غذا بیکه از ظلم با مردم و بر آید حدیث است بآن من و او را بیم که اظلم از نور و انون و بهاد و او خواهد نرسیدین  
در معنی خود مجبور بظلم بودن است و هر گندم از گندم بر وید و جزو بد از کفایت عمل غافل شود و بر رفته و دیگر زاید باز ضعیف و بیچاره  
بسیار با و محروم و مضروب خواهد بود و بر ما و شما حق دارد و نوسه نیش آنچه گردن پیچ آن دیدند سلف حق بیع حال نیاید بود و با و داشته باشند و دیگر  
فیل فم جنگ خان بر آن فرزند جمله آور و میر بزرگ الدین کار ستان کرده فیل را از شومی باز داشت و خلعت عنایت الکونین و کتبی خایه را و کی  
بجای آوردیم و هر چه بر سر خدا و خاطر پاکیده و زینیه و در آید و آن ضعیفه که غیر از شمار گیری ندارد و مشمول عواطف سازند و فرستاد  
قدریان خود را بیغرای قدر به که هرگز نیاید ز پرورده و در قحط روزی سوداگر خان محروم و محضوری بر آید علی حضرت سبب رسیدند  
عرض نمود که فقیر و بیچاره بی بضاعتی بنظر آمد نقل بر رسید و شتم بکبر و رضایان قیام بنیان سلطنت از عدالت و افزایش ملک و مال از سخاوت و  
شجاعت تعجب داشتند با علما از فضلا و محترمان و در صحبت جهلان نشان عقل است عامل بودن بر عقاید و معتقد بودن در عین شایسته  
و قهر کردن در امور دنیوی از تدبیر و راضی و شاکر ماندن بر تقدیر و محتاج نشدن خود از کام روانی محتاجان انصراف امور ملکی بصلح  
صواب دید و در آن مظهر و تصور بودن با استدلال و بهت فقر او و تندرست ماندن از شربت ازاد و در مندان و امید و صفت داشتن از جناب  
حق بعبودیت و ایمان آنحضرت خیلی محظوظ شده و توبه پیشانی خان برور و او را آخر روز چند تنان محمودی زر و دوزی مرمت فرمودند و خود  
که با تهنات و نیا شیم بآن فرزند و بلند نوشتیم توفیق بگلنان رفیق با و در قحط و دیگر فرزند سعادت توام محمد عظم حفظ الله سبحانه  
و سلم ظاهر بر پناظر و پناخته آن فرزند عالیه و در قفا رخا نه قمار میباز و حیف و حیف با وجود دعوی جهان بانی آیه غفلت و بیسار  
هر کاره را راجع شد که خبر نمیرسانند یا فروشی خواهد بود و کاتبان جدید مقرر سازند و تندید نمایند و دیگر غایب ایشان  
یک ماه طوطی را بکلی در صید کلنگ میرسد و اگر چه شکار شغلیست که هم تماشا و هم لذت میدهند اما در صورت فراغ از سر انجام امور  
متعلقه که بمنزله فراغی توان گفت خوشنما و خوش آینده تر است خصوص ادا می حقوق ریاست که شرعاً و عرفاً واجب آمده و  
خبر باز پرس آن از احادیث معتبره و تواریخ مستشره و غیره و کتب سیر یافته میشود بر جمیع مقدم باید دانست شما را که شجاعت امور  
یک صوبه اگر اطمینان نش کلی حاصل شده باشد و بتعلیم و تربیت سابق معاملات متعلقه خاتمه آن و عاقلان و شجاعت حسان  
و محکم بیک چهره نمی پرد از انداز و وقت قلاع شکنی و شمار اشوق صید افکنی و خردس بچکان را اگر گشتی پیهات پیهات معاش  
کجا و معاد کو و هر یکی ناصح بر سر و دیگران ناصح خود یا منم که در جهان با هم بطلای می گذرد و کار با از دست نمی آید  
فر و خدا را جواب باید داد و بر مصرع که یابنه بخت نامی بر جان مار رفته آخر می اگر چه آن فرزند جوان مشتاق پدر پیر نیستند اما پدر

میر سید

ششاق میر جوان است مصرع بیاد اول که هوشم در رقصه آخری قصیده و وحد از مضامین صوبه کجرات مولد این عاصی بر معاصی  
 رعایت سکینه آنجا واجب و آنند و سپهر منجمی که از مدت فوجدار آنجا است شمال و بجا دارند و حرف مرصیان غرض که الذین  
 فی قلوبهم مرض قراویم الله مرض افزیشان آنها است در حق او شنوند فرو عنایت برضعیفان گوشه چشمی و گرد و رو به مهر کج  
 خرد لطف و دیگر مهت شباهان را بر رقصه آخری فصل و عمل عامل محال جاگیر آن عالیجاه آفر و مرسله سوانح نگار نظام برگیرد  
 غفلت از روز خیر اجرا مصرع و او را و از دست غفلت و او را در رقصه آخری یاد و ارم و دیگر یکایک اعلی حضرت برادر و بخش را بهجت شخیر  
 ولایت قدیم بجا نیندیش مرض فرمودند و دیوان فوج مطلوب بود در حالت تجویز نیست کس از اهل کار و یکار بهر رسیدند حال ملک کس  
 بر آس و دیوانی بنگار که بجایه کار دانی و راستی آراسته باشد شمع آسم که یافته نمیشود و از نایابی آدم کار آه رقصه آخری  
 روزی بحضور اعلی حضرت مذکور شد که در وقت خانه افزایش نال و آبادی محالات جاگیر سعد الله خان را عبد النبی دیوان خان  
 موصوف کرده خودن بجان و دل مصروف در امور سرکار و الا است رفته کنایا بجان مذکور فرمودند که ما شنیده ایم که شاک بجان  
 و از یاد آنظر گذرانید عرض نمود که فلان را بصورت انسانی و صفت در افشانی ارم حضرت کلمه الحمد زبان آورده فرمودند که باین  
 وضع ما شمار ارم موصوف میدانم آرا بشار ازانی و ششم آدم پیش دیار و بابت و از خدا ترین آبادان کار یکسایب خان مذکور و اب  
 تفصیلی بجا آورده نوکر خوب را بنوازش امتیاز بخشیدن و بدیدر یکیفیر عمل رسانیدن عدل است انتظار جواب داریم رقصه آخری  
 ظالمی از عالمی و در حق خود قانع نمیشود است جواب داد که در باره ستمگاران و ستمکاران خیر اثری ندارد و رقصه آخری در احوال و بدیدر  
 معجزه در دلش را و ندیده الله به هزار برنده و مقام این شرمند و عقبی و طالب و دینار ابلان نمایند و خبر عواقب انور و سلامتی ایمان  
 از روز و بجان سکت کند و بگویند از وی باجل و دوری از حسن عملی عر آنجا مل بی حاصل گذشت قدری که مانده نیز لا محصل میر و قدیم  
 حبیب ان پیش میر و دو فکر بجات پس سر فرود آنچه با کردیم با خود هیچ نماند نکرد و در میان خانه کم کردیم صاحب خانه را رقصه آخری  
 اعلی حضرت از سعد الله خان مرحوم پرسیدند که اسباب خوشنودی بخان و تغییرت عاقبت چیست عرض کرد و عدالت و سخاوت که  
 شربت آفرید و کار و ذات اقدس آفریده رقصه آخری شمع از راه کنا به مسجد الله خان مرحوم گفت که مردم متذین و ادیان و در حق  
 روزگار که اندک اندک از نظر شما و زانده باشد جواب داد که زانده از ارم بر خوب و بجا و خالی نمیشاید صاحب خبر و باید که در باد و تاب  
 سیر و از دو کار خود ساز و دو گوش بر اهل غرض و در حق او نگذرد رقصه آخری اعلی حضرت می فرمودند که مردم متذین آبر و طالب  
 و شمع و بی خوب غنیمت اند که هر که از خدای تعالی هر چه اعلی فایز گردانند باید که بخص آنها نماید و جوهر قابل رایگان ساز و اگر چه بیگانه باشند  
 از بجا بل چه بیکار و سپهر چند که او خود را بیگانه دارد و رقصه آخری ماجرا بی ادبی و نامواری سپهر و بگو که از قایق رکاب عالیجاه  
 منفصل بالکشاف که امید میریت مولوی صفوی مصداق حال اوست بیعت لطف حق با تو سوا ما کند به چونکه از حد گذرد و رسو کند  
 سنان ساختن و از فطره و در انداختن اوست و خوب داشت که بر حق ما و میر می ناز و قول سعدی نمیدانم و منیت منه که حد  
 سلطان می کنم به منیت شمار از و که بخداست بداشت است به نقدیر ملک میان ایشان را بجهو فرود خلعت خلق خلق ده  
 اگر این جویم گفته باشد خوب است مصرع که مستحق که است گنا کاران الله رقصه آخری روزی اعلی حضرت و خلوت  
 مدار اشکوه ارشاد فرمودند که در حق امیران بادشاهی که خلق و بندگان نباشند و بهر را بشمول عوالم و از حد و عرض عرض آید

سازمان



استحقاق از آن در حق این جماعت نشوند که این حرف وقتی بکار خواهد آمد از بسکه در سید و حرث ناگشتی میگویم فراق با مردم کار  
ضایع کار است رقعہ آخر سے روزی اعلیٰ حضرت مت الم بسلطانی تشریف آوردند دست انداخته خان و علمبرداران خان موجب لال خاطر آفرین  
است تمنا نمودند آنحضرت فرمودند که چند کس از ناظمین ملک و مال طعمه اجل شد و مردم دیگر با فر و شکوه بالفعل منظر نمی آیند که زود  
متمم جنان امر خطیر شوند باندیشه آنکه مباد انتظام آن ملک ابر شود و خاطر سرد است قلیح خان عرض نمود که رونق بهمت خلالت ازل  
بنیاد مختصر نیست شخص اقدس اعلیٰ حضرت باطل بکلیه بود که آن خاند غلام چنان تربیت شده اند که منسوب و الای باو شاهی و خدمات صوبیات  
سرا فرزند خود را استماع انجمن فرحت بهراج اقدس پدید آمد و حکم شد که ملازمت بیار و تاسیر صورت و سیرت آنها کرده شود و چو خوش  
باشد اگر کارهای خاطر خواه نمیشی گرد و چنانچه بر وقت بخت بر آورد و بخت تمیل دولت ملازمت عرض جوهر انسانی و کار دانی داده هر یک  
بغایات و قدر دانی خود یو آفاق مینصب لایق عز و اختصاص یافتند و آن حضرت خان مذکور را نیز مشمول عطف خاص فرموده یک هزار سی ذرات  
سوار اضافہ داده فرمود و در صرح ای وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی پیخان موصوف و در جنب شکر اندازی عرض نمود و شکر  
خداوند نعمت بکنیز ارض بابل استحقاق بخش کرد و رقعہ آخری سید خان بهادر و نظر منگ شخصی را از نظر اعلیٰ حضرت گذرانید و حسن فوین کما حق  
در حق نام و نمود و آن خان نیز از فوین بخش عرض کرد که خوش حال سید خان که چنین آدم پیشکش میکند و عرض خوش کرد و ایش سید بهر زبان سارک  
اعلیٰ حضرت رفت که نوکر نمانیدن کار شما و پیش آوردن نوکر خوب کار ناما جان رساله این نیست بر ما گذرانید که و سیر خوش تدبیر و تحریر و تقریر  
و عامل آبادان کار و سیاهی قبیلہ دارسیا بنخوا هم هر جا که باشد بهر ساند و از نظر اشراف بگذرانند دست انداخته خان عرض نمود که آدم مختصر  
و در نظر اقدس سیر عمل که میکند آخر کار منصب در خود و عطفای خلعت فاخره میاید حکم شد که انجمن جوهر او کرده خلعت لایق تجریر نمایند  
سید خان بهادر در کفاره انیمیه سن فوین خود یو آفاق و بهر بار و بهر بفقرا و معلما و غیره تقسیم نمود و رقعہ آخری روز اعلیٰ حضرت سید خان  
و علمبرداران خان را در خلوت غرض اختصاص بخشید و فرمودند که رقی و متقی ملک و مال مختصر فرم و انصاف است نمود و باشد اگر بادشاہ جوهر  
بر تیر خلافت زند آفرایه و وزیرایه به حسن را بر روی کار آمد و احتمال کلی در نظم و نسق بلاد و پدید آید و ویرانی ملک بهرید اگر و شما جسته شد  
تیر با فقرا و صلحا صحبت داشته بعد نماز پنجگانه بر سه ماعنا خسته باشد که هیچکدام بدی با زبان بار و توفیق انجمنی کار و دیگر کار اینا مانع و شود  
توفیقات غیر موفت شود و بعضی از اوقات اندیش به خاطر راه میاید که همین بپر خلالت اگر چه اسباب نشان و شوکت و سنان محل مجده  
لیک یک عدد و یکوان و دوست بدان فوین و مصرعه بایان بیک بدید بیکان است و شجاع و غیره سیر حشی و صفی ندارد و در اندیش جمول الکسیفیت باطن و  
شرب ساخته و ایم الخمر است مگر فلانی یعنی این عاخر فانی ذی عزم و مال اندیش بطری آید اعمال که تحمل امر خطیر ریاست تواند شد  
سید خان این مصرع بر خواند مصرع مرد آفرین بسیار که بسته است به آن حضرت فرمود که مصرع صح تا دوست که را خوا و سالیان  
بک باشد رقعہ آخری گویند علمبرداران خان و ابو سعید و سیر از قلیح خان روز چو کی سپاهیان را اول تو اضع قهوه میگرد و زود وقت  
حاضری حاضری و هنگام طعام طعام و وقت رخصت خوشبو و پان میدادند و مردم خانه آنجماعه تمام طعام میفرستادند و  
میگفتند که اهل و عیال اینها بر تنب خوری این فرقه و کم مبنی مالمون نکنند و حضرت بخود رقعہ و دیگر فقره حدیثی نوشته  
آورد که حضرت پیغامبر صلی الله علیه و سلم از امتیج بریل علیه السلام پرسیدند که کدام عمل بهترین اعمال است گفت خدمت ملک  
که نفع و سه و در بابل حاجت رسانند بنخوا هم که در خدمت باشیم و قضای حاجت مسلمانان میگرد و ما شتم فرمودیم که نقصان نیست

در رقعته و یک موی بخان را بجز آنکه در پیشانی او کردیم آویز اگر از عدد یک که در چشم تو بیاورد غایت است قبولش بدینست و سیرش  
نمیدانم مگر صریح که ثبت نفس نگردد و با ما معلوم بدینکه این است که هر که از خدمتی باید فرموده و مخفی احوالش باید بود که انبار دنیا  
در ابتدا بتقدیم حسن خدمت غرضی نماید و باز از اغراض انسانی را که میسر نمایند امراض بدنی را با طباع علاج تو نمند نمود و اما مریدان  
اغراض را بطلب القلوب و واکند رقعته آخری از وقایع زبدا مفصل معروض بارگاه والا گردیده که امان الله بیگ دارد و نه تو چنان  
آنکه زنده از چند بنده شیطانی چنانی شکست داد و چه در باطن خود تا فدا را بسلامت آورونی الواقع تلاش و جان فشانی او  
در قفایش سزاوارت حسین و آفرین است رحمتی که مناسب باشد و چه در هم معروض دارند رقعته آخری امیر جلال الدین که از آن فرزند  
جد است و ظاهر انبیه و زاده همت خان مرحوم است که میر خانی بود و بداند که بر کسب است و هیچ حساب جز از او و در پس از شمشیر خان  
چرا جدا شدند استغاثه ای سببی خواهد بود و در میان را با آنکه حرف بر انداختن و از جدیدان توقع کار و آشنی مخفی است تا آفتاب  
لب بام و ایشان در چنین خیالی بهر حال اگر بخواهند و منصب بادشاهی اختیار نمایند مضافه نداریم رقعته آخری که از  
دربار سمرقند میگوید که در محال است که جانی را شهادت صریح بعمل آید بچهاره که بوالی نرسد و او در غم از سران ننگد و بملکه در دیوان قضا بوالی  
می نویسد و فرستاد از راه مظلومان که هنگام دعا کردن به اجابت از در حق بهر استقبال آید و رقعته و یک موی از زلف انبیا مان از  
خوش فطرتی و بهبه دانی حرف خوبی عرض نمود که بید بانی مخصوص با خود نیست و استی از انجلا و خلاف را بر است و انمودن هم عین  
خیانت است خوش گشتیم و جمیع مقریان و اهل بیت خود قدغن فرمودیم که احوال هر کس را بی کم و کاست عرض کرده باشند و پاس فرست  
و خوشی و آشنایی و یگانگی منظور ندارد رقعته آخری که با جرای بی ادبی بدایت کیش چنانکه بر مراد فایض الانوار شاه بنده فوار  
گیشد و از خر خورده رفت و حوصله خود را عرض و او مفصل از فرسوانه نگار و بیافت شد آن عالیه را با بستی که هرگاه آن نابکار باین حال  
منگ در آن مقام رفته بود کسان خود تعین نموده غیر نموند که او را بشود قتال کرد و بیاید بجزو میفرستاد و ظاهر رعایت واقعه نگاری برین نیاد و  
از انجا که در بر در تعین نمودیم که آن تعین احوال کرد و بیار و تا کسان که بر روی کار آید چنین نکنند ما را و چنین مقدمات رواداری هیچ یک  
از فرزندان نیست تا به نیت الله خان چه رسد و او هم خدا نخواسته مجوز و روادار از کتاب چنین امور نیست نیست سلام الله  
علیکم از کرم رقعته آخری که پیری رسیده و ضعف قوی شد قوت از اعضا رفت یگانگانه آید و بیگانه میر و جمیع خبر از خود ندارد که چه کسیر وجه  
کاره ایم نفسی که باقی است نیز میرود و افسوس آن بانی میان ملک داری و رعیت پروری از من نیامده و عمر عزیز صفت رفت خداوند  
در خانه داریم و دشمنانی آن از چشم تاریک نمی بینیم حیات پایدار نیست و از نفس رفته نشانی بدیدانه و از استقبال قوت مقتود و تب مفارقت کرد  
و دوست تمام گذشت فرزند کام بخش اگر چه بچرا و پر رفت آنا نزدیک است و آن عالیه از آن هم نزدیکتر عزیز القدر شاه عالم از همه  
نور تر فرزند زاده محمد عظیم حکم الله العظیم بنده وستان رسید تشکر بآن همه بید صحت و پادشاه اسیم و همچون مضطرب که از خداوند خود جدا  
گردیده و در حالت مضطرب است و چون سیاه میباری نمی نمند که صاحب نعمتی دارم تسبیح با خود میاورم و درم شمره گناهان با خود می برم  
نمیدانم که در چه عقوبت گرفتار خواهم شد هر چند بر الطاف و رحمت ابد قوی است اما نظر بر افعال و اعمال خود و فکر سنگین دارم  
چون از خود که بشتیم و دیگر بی گمانند رقعته آخری که حرف چند روز است محمد اعظم شاه عرض نمود که کس دشمن جانی بنده اند و چون این  
حسان و امیر خان و شمس خان گفتیم امیر خان مروی که ذات است و احوال شمس خان بر این مظلوم و جوی بر جوی شاید جان سپارد



لکن جنگی بود و هزار سوار و اسب سپه افغانه در جلادوی آن محرم کشته شد تا قتل فرمان شمشیر خیزده با جماعت و اسب و قتل و  
جواب خواهر پسرید باید که پیش از پیش بر ملک گیر می و قطع و قطع مغسولان تا پنج دین که هر سوار انباشی ملوک بیت کوه بکرگزارد و شمشیر حکم و تنبیه  
سرکشان و توقع اضافه مثل نوکران نشوند که ما خود آفتاب بر سر ارمایم مصریح مرد آخرین مبارک کشته است. به العاقبت الا تقوی و الاخرة  
خیر و اتقی و السلام علی من اتبع الهدی رقععه دیگر با می مراتب لبش بزرگی ضابطه نیست که عنایت شود و یک چنان آن مختلف بکرنگ کرد و  
نصرت خان عزیز کرده و کار دست بسته از و بظفر آمد و او هم از جهان با می مراتب که از آنجا آورده یکی گیر و در شکر اندام عظیمه غلشی که فوق المرتبه او است  
بصدق دل بجا آورد و چون شکرتیم لاریز که رقععه دیگر نوشته است بخان و می نیست که خواجواد بر و عمل باید کرد و بند و بست از این چیزها میسر و اگر چه این  
خالی خود میسر و در حال چون او نیز از خود بزرگوار است که بی یونی اگر با و آورده خبردار باشد و بست ناظم از امور و یونی که در بیان رسا و دیده  
در از نموده و کوه کن و دیوانی لاهور بد بگری می بخیر نماید رقععه آخره سفتیق الله خان که حسب الامتاس آن فردوی بجا آمده و در کوشش  
بسیار است اول آنکه جمع برگنه زیاده آرد و دوم آنکه یکسی غلام نشود و در بران نگردد و سوم آنکه حدود و نو جهاری خود بخان از قطاع الطرفان  
خالی و از امن برکن که مسافرن و در و درین بلا و سواس آمد و رفت گفت باید که اخیر اتم با او بر نگارد و اگر قبلی و یونی باشد سینه جواد  
وکیل او کن و الا لا خلیفه ثانی امیر المومنین عمر رضی الله عنه در خلافت خود بر کمر امیر ناچکه میگردید یا نه چند چیز از او میگرفتند یکی آنکه بر در حاجب  
نگاه دارد و تمام مردم به تکلیف آمده و مطالبات خود با او رفع نمایند و دیگر آنکه اوقات خویش را در مصروف کار غرض بقوی الله است و آنکه مرکب اختیار  
نمکن چهارم آنکه به خود و عیال خود چیزی از بیت المال نگیرد و کسب کند و از وجه حلال قوت نماید اگر کسب حسن یا عارضه نتواند بشوزت مومنین  
یکمیزم تا سه درم بگیرد و زیاده از این جایز ندارد و پنجم آنکه محبت صرف بر عدل دارد و در فیهلی قضا یا رعایت قیامداری و آشنائی خایه و دیگر هم  
شروط بسیار در کتب معتبره سیر و جویای مسطور اند که پیرو ایشان سلیم بقدر طاقت خود بگوئیم اللهم اهدنا الصراط المستقیم و السلام علی اهل التکریم رقععه  
آخره منعم خان وکیل شاه عالم بهادر که دیوانی سرکار ایشان هم بانشه امیر زبیری رخصت بیار و تا از در عینه ناصواب اگر بکیر باد بداند  
ایرانی غول بیابانی در برات قریب قن بهار سقیمت به باشا و والی ایران طرفی نیرود و انتظار شنیه نامرضیه میکنند فرموده آید ارباب  
زلفت از و لم قول آنکاسه گریه که میگفت با کاسه پر خطره نه اندام که سنگ جفا می سپرد و ترش کند یا مرا بشیر به و تند بر شش غیر از نیک  
پس خود را گذشتن با نفع بزرگ یعنی محمد بن ادرامان با سامان سرگ تا انفصال مقدمه یعنی بعد رفتن این فانی صلح نمودن و راضی بود  
به تقسیم ملک نیست بطریق قضا یا گفته شود که بسا نامداران صاحب داعیه با فرو رفتن سران اقبال و دولت بحسرت گذارشته به عمر خلیج واده اندکی از آنجمله  
دارا شکوه بود و اگر نصاح اعلا حضرت می شنید در بیچرامی و بدین حق بطرف او بود و عرض آدمی را شنید که از و می چند با سالبش بر آرد اللهم  
است محمد و احم است محمد و فتح عظمی محمد علیه و سلم و الله الحمد فی الاولی و الاخرة و السلام رقععه محمد بن خلیج خان را التوبت هم خواهد شد  
از قبول نشدن عرض امروزه دل گران نشود و راضی رضای ما باشد بهر بایه خوبیهایی ملازم راضی بودن از صاحب است در حال و  
مال الحمد لله علی کل حال مصریح در خانه اگر کس است یک حرف بس است رقععه از نوشته خیر می ظاهر است که محمد عظیم کسان البیاتی  
واک جوگی در راه نشاند چه معنی دارد و با آنکه افراد و قایع اکثر پیش او میر سنج که انبند به بعضی مسانیده شاید و ماغ یاری نداده باشد  
چرا در مقدمه بادشاهی که نموده تا درگاه الهی است می آمد و با و نبوبند که بدعت خانگی را که از راه چنده بردارد و الا بر داشته خواهد شد  
استغفر الله ربی من کل ذنب و التوب الیه حیث بس کثرت من زبیر کان به این بس است به بانک و و کرم اگر و ده کس است به



افسوس  
او کرده ملازمت ما اختیار کرده بودند و جمعی باشارت بر او نامهربان حرکات ناملاجم و حرفهای بی ادبانه نموده و گفته بتازبان اغماض و تمسک  
مستفیض شده از سر انصاف اقرار بصاحب حوصلگی ماکر و دانا نقش سرداری و بهادری ما بر لوح خاطر اشرف اعلا حضرت مشتم گم و می نمود و کارها  
و دست بسته بود و این تخفیف و ضعیف صورت بسته شماشل فتح الله خان را از بنید و خاطر گردید و پیوسته سپاهی جگر و در همه کارها که بکار عمده شاهی آمد  
و نیازمند دل شکسته گردید اگر در برابر گذشته و مجبوری گفت بهتر است و باصلاح کار مفید تر است نسبت به کثرت بشنو و بهانه گیرند که هر چه صلاح  
مشفق بگویدت پذیرد بدین ترتیب هر چه رضای اسلام علی بن الحسین رقیعه آخره عنایت الله خان زبانی محمد اخلاص عرض نمود که  
همین بود خلافت مقروض اند و طلب بسیار بسیار گردیده جایگاه بقدر مناصب و سوابج بلا احتیاج یافت مرمود شود انیمه انعامات رعایا  
بسیار بطریق آید چرا انباشت جان فاضل قمران اند و فاضل حقیر و لا بتییر ایا و غار اند و تفسیر این مکر کا پی سوا انهم بنحو اند و چشم باز و گوش باز و این و کار  
خیر و ام در چشم بندیدی خدا رقیعه و دیگر سید ابوالوفا عرض کرد که اسباب جانماز خانه استعمل و فرسوده شده و دیگر کارها نجات تبار باشند  
و همین کار خانه تیار و استغنی مندرس شود از سلسله فی بعید است آسمان سامان زود حکم برساند که هر چه در کار باشد باطهار و از دهنه سر انجام  
نماید مریض صریح حدیث که ما در خبر دار شدیم رقیعه آخره فقیر شنبه به از علم نادر و زاید شک معلوم میشود شاید آن هم  
برایا باشد اکثر افعال و اقوال او که یکی از آنها را فتوح است خلاف شرع اول اینکه خلیفه این بیت الدانی است هر چه کسی در بدو  
حداست و اگر محصول چند و به کعبه گفتوای علمائت و مشورت امر او شرک ملک و دولت براسه خود اختیار نموده و آن را صرف بخش  
قرار داده و مروت کند نیز خلاصه بدو پیش بی بر و بال چلو چراغ توان گفت و پیش بر سید اگر معقول گوید عرض نمایم تا این مخلوق  
نفس معقول کند و الا همچو بدعتیاست که از خود چیزی تراشیده نسبت بشرع و به بدعتی باید کرد و سلطان محمود و غفر کسست از بهان را  
و مبتدیان را در مجلس راه نمیداد و بل در ولایت خود جانشینان او را دیگران آنها را بصورت فقیر دیدد گمراه نشوند اللهم اهدنا الصراط  
است تقیر رقیعه آخره همین بود خلافت میل بودن دار السلطنت ظاهر بنیاد و دلم رفتن ایشان بقصد ما را میخواند باید دید ازین  
بیان مریض تا دوست که را خواهد و پیش بیکه باشد رقیعه و دیگر از ششم خان اینکار زود سر انجام نشد و چنانچه باید از عهد و استن  
بر نیاید ناکرده کار است و بیوده گفتار تعلیم باید کرد و کجی مراتب متنبه نمود اگر چه بین خود تربیت طلبیم مریض صریح مرمود و سرکش و مکر کرده  
رقیعه و دیگر امور بر این بعضی رسید که همین بود خلافت با وجود بی زری مرمود پیش علوفه نوکر میگردد ظاهر اقتصد قندمار داشته باشند  
خوب است خدا است ازین است و داد و دیگر التماس آمدن دار السلطنت نموده چه چیز است پانصدی حاضرین  
که باید کرد و در این بنده وی گفتیم اتم ششم خان ایستاد از خدمت آیه که میثاق الذین اتخذوا من دون الله اولیا یکنزل العنکبوت بر  
باید نوشت و صریح ابراهیم است چنانچه در مایه رقیعه آخره است و در راه بود هنگامه بر پا کرده است و مرمود شمر را بجان آورده  
مگر سر عاقبت او بدو و آموخته است یا ملک ملک و دیگر و در راه است ابراهیم بنیاد و طلبیده و آخر روز یافروا بعرض رساند تا کجی  
مرمود شد و در این بنده و پیش از آنکه در راه بود و با او است مرمود شمر را بجان آورده است و در راه بود و با او است مرمود شمر را بجان آورده  
زیر دست خان سپاهی است و در کار با و شاهی از پدر در دار السلطنت خوب عمل کرده و اکثر غنایان شهر و نواح را تفتیش کرده حساب کرده  
آفرین بجان مکرور بر کار و خلعت مهر بانی برای او علوه کند مریض صریح که مرمود شمر را بجان آورده است و در راه بود و با او است مرمود شمر را بجان آورده  
و کمن در ظاهر و فرمان دهان و بی بود و همینان بتقلب از دست آنها آورده بودند و ایشان را مملکت و مملکت لذات نفسانی متوجه مستغرق





رفت یکی از بزرگان حنفی سیرت شفیع شد و شفاعت قبول یافت و آن یک جوان سبک است و فضل الهی بر فوج جل گوش غالب آمده و بیکار شمشیر  
از شهر بدر رفته بجهان والی روم پیوست و در آنجا که در شمشیر کبک حق میکند بر سر حق نمیکند بلکه به بهر عزت است و حق یا و دوست قهر و  
این سعادت بزور بازو نیست به تاخت و خدای بخشنده رفته و یکباره بر سر دیوانی برهان پوشیده با نیت مطلوب است الا هم فسلام  
رقعه آخری که در میان درجه کار است با وجود اشتیاق زیارت حرمین شریفین توقف از چه راه او را ازین امر چیست فرستاد زیارت  
کردن خانه بود و هیچ رب البیت مرزانه بود و مدد الله از قضا که بر رفته از حرمین رحلت کرد و دیندار متقی بود و از جگر  
هم بهره تمام داشت و در وی در حضور پادشاه بود و خوشتر و لایقی در کرد و داشت خوشم آمد گفتیم که این خوش طبع است و جواب عرض کرد که نام  
این به از طبع است پس دم چیست گفت راضی گشت گفتیم در سر کار و الا هم دوست به همون طبع و نام تیار سازند از کمر آوروه نماید کرد و عرض  
نمود که آن تیار شود و این تیار محقر در سر کار اشرف باشد و رفته آداب بجا آوروه احوال سپران او عرض داد و در غایت انداخته  
بگوید تا بقدر هر یک رعایت کرده شود و رفته و یکبار خانبهان در گذشت انا لله انا الیه راجعون سبانه آدمی چه قدر غافلست و نفس  
تا کجا غالب درین ایام صوبداری و کن میجو است و بچه دل گرمی آرزوی آن میگردد آدمی کاف نفس بدتر ازین است ایهاست کشتن او  
کار عقل و دوش نیست به شیر باطن سخن و سرگوش نیست مدد عالمی را انچه کرد و در کشید به معده اش نعره زنانه بل من مزید به قوت از حق  
خواهم و توفیق لاف به تا بسوزن بر کفم این کوه قاف به او عالمی که است کند و ازین روز بهای بخشد بجهت محمد و آل محمد و رفته از حرم  
از عریضه واضح شد که میباید بهر اسب یا احمد مد علی و ملک تهراری ذات سوار و تا بنیان انعامه باید و او در خلعت و شمشیر و آب  
وکیل ارسال باید کرد و بهر اسب میباید و ازین شمرده سرور ساخت و وکیل را هم اگر رعایت ضرور باشد باید  
کرد نعم المولی و نعم الوکیل رفته و یکبار از عریضه فرزند زاده عظیم ظاهر شد که همین بود خلافت بسی از آن نور چشم آزرده شده اند و عجب که  
از چوپان بر شیده برنجیده خاطر شوند و حسب الحکم و عیناب ایشان باید نوشت و راوده عفو نام که فی الواقع نصبت عرض شد است نمود العذر  
عن و اگر یکم مقبول رفته از حرم از او به سعادت شد از آن نصبت شده اند اگر سبانه عالیجاه هم بر و ندر نصبت شوند بهتر است  
قهر و بهواری ادب کن خصم سرکش را که خاک تر به نمری زیر دست خویش گردانید آتش ۱۰۰ این هموار هرگاه که از جناب اعلی حضرت طایفه  
شاه نصبت شده طرفی را بهی میشد بخانه برادر بزرگ میرفت و هر قدر که ایشان میگردد از بنیانب انکسار بطور میرسد اگر چه در آنوقت  
آن موضع خوش نمی آمد اما الحال خوب نمید و نوازش حق سبحانه تعالی لطیف میون دید رفته از حرم از حرم حضرت خان امر و از بسیار  
لباس فاخره پوشیده بجهت آمده بود و دامن جامه آنقدر دراز میزد است که با بنظر نمی آمد بجهت خان فرمودیم که از دامن آن کوه عقل در گره  
و در کند امر و زلفت بالباس شاید که خوب نباشد رنگ و بوی زیب زنان باشد تر و درونی هم بگوید که انچه در حضور دستور دامن شده  
همین قدر بر فرزند و الا قدم در سلخانه نکند از و در فمای دیگر نیز موافق مقام بطریق موعظه بکوش او بخواند رفته از حرم که بان نموریم این کارخانه  
همه یک دیگر پیدا کرده آبدار خانه هم باب و تاب نیست بهوشیاری و تجررسی دار و غه مقتضی آن است که همه جا همه وقت کار خانات  
عمده خود متوزک و آراسته و در وقت کار مجرای او شود و در است مزاج و پاکیزگی طبعش بر ما ظاهر گردد و دوم مردم شنانش دیده  
دولت خدا و او را معلوم نمایند تهیات تهیات دعوی فقر و انیمه میباید محتاج بجا با مال سراپ و رب الا رباب رفته از حرم از حرم  
سوانح او چنین شد از نظر گذشت وزیر خان دیوان شهاب عالم بالا رفت جوهر انسانی و کار دانی داشت حالا میرزا نیا بر آید به تمام

در این

و یوانی دار و باید و داد و الا میر عبد الوهاب نیز بخشی است که بیدست محمد علیخان خانسان و دیوان بیجا بود و پیر می و صد عیسی با  
فرشته حسن زیانت و جوهر البشایم رفته اند و ای اندر وی مدار المدام حسب الحکم قضا وضا بقدرت علیها و قلمی نماید که از دست  
نیکنام خان بعرض رسیده شما بر سر پیران دیوان قدیم خود ابرار و در دوزخ و کاسی رسا و اریه مختارید حالا با فضایل خان و میر یادی نزد خان  
عنایت الله خان بر او اسطه المطالب ایشان کردیم میاوداشته باشند که گو کلناش در جبهه نظام است و کن و روح الله خان هنگام صبح در  
حیدرآباد و صد بعضی ادوای نامناسب شده بودند و صلیه چندی معاتب داشتیم آخر نظر بر قدم خدمت با آنها ساقم از زبان اعلی حضرت شنیده ام  
که عرض استانی اکبر بادشاه و فری بفرمود که لو در مل براسه نقیر قطیر اسیر ملک و مال شعورند و از داناغور و رش و رش نمی آید ابو الفضل با و دیو  
شکایت گویند عرض نمود جواب یافت که نو اختر را نمیتوان انداختند اما تو هم کار چهار ناچار باید ساخت و ضرر و خند ای راست ستم بزرگی و الطاف  
که جرم بنید و نان برقرار میدارد و با خان جهان چه ادوایا با ما نکرد و اما نظر بر حقوق و بر بنده و چشم می پوشیدیم که گفته اند متکلف حق بناید بود و قدیمی اگر  
بشدین و با اخلاص مثل طلا میوه است و اگر این هر دو صفت ندارد و کار بناید و او و از نان نفقه محروم بناید ساخت انبوتت هر چه سجاد آمد گفتیم معذور و اریه  
رفته اند و ای سید است الله خان زین رفتم بگوید که ای یار و بر یارانی که بشا نهاده و کام بخش مرحمت میشود و بنیان و بنیاد قطع کشت  
بر و دست خویش و زخم خویش به من بخورده ام چه نام از دشمن خویش به کس دشمن من نیست نم دشمن خویش به ای دوست من دست من در حق  
رفته اند و ای گریه خدمت داد و کشتن غمناک است و دیده و دانه از عمده باز پرس آخرت بر آن مشکل جا گیر بناید و او صریح داد و او دست  
غفلت و او او به سخاوتش کو قوال براسه بوالد دشمن او بمیان نه نوشته بود و در شک افتاد و من مثل مشهور که چون سخن گفته آید قبول کردیم چون به گفته نمود  
و قیام خود و یقین و دستم که دروغ است هر چه بگوید و آید بنابران حکمت و سعادت و ران و ولایت نهاده است قدرت اوست و دیده باید که بنید و از  
دار العداالت و او شرقی است و دولت سپهری نمیشود و چیکس از آسمان عزت برین نماند ای افتد ما دام که خوی نیک گذاشته سالک راه اخراج  
نگر و نماید است کسی خانه نمیدهد و تر از دنیا و طالب جوینده تر از مرگ و عاقل عجب تر از آدمی است پر تو عجز پراخی است که در بزم وجود  
به سیم شرف و بزم نول خاموش است اگر چه دنیا امر و زوایع است اما خود حکایت خواهد شد عاقل آینه را شده و داند و شده و رفته زیرا که  
آینه را روی درشت نیست و شده و روی در رفتن ضرر و فرصت از کف رفت و دل کاری نکرد و نسوس عمر به کار و ان بگذشت و من در خواب  
ماندم و ای من بعد از اشک و با سید الله خان خوب نبود و بنان مذکور آنرا میرساند روزی گفت شکر نعمت بندگان اعلی حضرت بر شما بسیار است  
از کجا بکمی رسانید خان مذکور جواب بود گفت الحق چنین است اما اول آنست که من مدعی ایشد الحال و در بار اعلی حضرت فرمودند من غم  
رفته اند و ای سید است الله خان زین رفتم بگوید که ای یار و بر یارانی که بشا نهاده و کام بخش مرحمت میشود و بنیان و بنیاد قطع کشت  
از شدت با سانی بزرگ در تمام عمده الملک فرمان و دیگر به خط خاص از بنیت ترتیب یافت که ایشان خود را عاشق پسر بیگ و بنده حالا بر و صر  
تنگست و در زور رسیدن تراخی و تسابل جزا و اریه بیت مالک الموت شایه هسته ام و من یکی پیر زال محبت ام و مدعی شدن و در  
و عوامی صادق بر آمدن و دیگر چون بجای گفته بودند که با کاری است اگر ما مورشیم و بنید و دید که ترکیب چه می باشد صریح دیگر بخود مناز که  
ترکی تمام شد و رفته و دیگر فرزند را بنید و در بنده بر کند و دل کند از اشتیاقی ضلالت پیوند گرفت الحمد لله کارهای آن نورالاعیان  
سید ادا و حسین و آفرین بسیار است و شمشیر خان هم مدبر و ششی کار خوب از آدم کار آید بر کند و شمشیر کند و موسوم کردم یکی را گرفتن و دیگر پیر  
دعوی کردن خاصه عرض بیت المال عالمگیر است بیت کانه چشم حریصان از پیشد به ماصدق و مانع شد و درشت و به



سعدی خان را بنایا فرستادیم تا چشم باینده و انظار مانی انغمیر کند از سیوه نورش که انجا بهم میرسد انگور است اما اهلای یونانی چه آن  
 محمد و مخلصان مزار جانان شریکینند با هم بنموده ناگوار کردیم انشا الله تعالی وقتش بعد تحت کامل و ششای عاجل یکی بنوریم و یارب این  
 آرزو سے من چه خوش است به تو بدین آرزو مرا برسان به با نجامه چون عالمگیر بهار شد و شاهزاده محمد اعظم شاه بیستم و یقینده بعد بدست  
 مالود و ستوری یافته بود و حالت باور شاه را از بیماری سقیم دیده نظر بر بقا داشته میرفت بیست و ششم و یقینده وقت صبح جمعه عالمگیر در گذشت اعظم شاه  
 هنگام شام آرزو ز منته کرده ایلغا نموده با حمد نکر رسیده عالمگیر را تجویز و تکفین نمود و محمد کاظم بخش خبر حیات عالمگیر شنیده از پسرش اسکن کران  
 ایلغا نموده به بیجا پور رسید چه عالمگیر قبل از رحلت چند ساعت وصیت کرده بود که با دشمنان و گان بدین نوع عمل نماید و بیست و شش عالمگیر و پسرش  
 شاهزاده عالمگیر و شاه از کابل تا نزدیکی اکبر آباد و شاهزاده محمد اعظم شاه از اکبر آباد تا در بای بهنرا که در دکن مشهور است و شاهزاده  
 محمد کاظم بخش در بیجا پور کامرانی نمایند و قنده و نزاع قیامین بخوبی با نجامه محمد اعظم شاه بعد تجویز و تکفین علیین مکانی یعنی عالمگیر و هم و محمد عید الله  
 روز سه شنبه بر تخت سلطنت جلوس نمود و هر یک سپران و امیران خویش را با امانت منصب و خطاب سرفراز ساخت چون بدست چیرست  
 نداشت بشیرین زیبانی و جاپلوسی اجور است کار میخواست و بر ملا و ان پادشاهی چندان اعتماد داشت و کم کسی را از ساعده و انعام  
 بهر دور گردانید و برادران را بخت و سبکی عقل با و نمود و در شجاعت و دلادری هم ترازوی خویش میدید و توپهای کلان و تودر را در  
 احمد نکر گذشت و با تمام هم و زنگاه روانه هندوستان گشت و میگفت که جنگ توپخانه بازی کو دوکان است سوای شمشیر بجز به دیگر  
 دست نباید برد و همین باین چوبستی سرکشی بنک شاهی داربانه الف المی که در دست دارم اسکا و پرواری یعنی بهادر شاه را میفرستیم  
 اسرا و کچی مثل سید افرازان و در آن کانه و غیره از اعظم شاه جدا شده به کام بخش میروند و برخی مثل اندرسنگه را امور و غیره راه  
 وطن خود با گرفته و بعضی فرار شده دست بهاراج ملک در از کرند با نجامه شاهزاده بنیدار بخت ابن اعظم شاه از احمد آباد کجرات آمده بود  
 مقدمه فوج اعظم شاه شد و در ملا نجه شش کرده از تودر رسید و شاهزاده اعظم شاه ان ابن بهادر شاه که حسب الحکم و طلب عالمگیر بهادر شاه  
 از بنگاله روانه هندوستان سپرد و در فوج سپرد اورا آنگاه گذاشته در انسانی خبر حیات عالمگیر شنیده اخراج اکثر قریب بمقتدا سوار فرستاد و  
 با کبر آباد رسید و مختار خان ناظم اخبار که دخترش در محاله کالج بیدار بخت بود و مختار خان میرش نظر بند کرد و خانه اش را ضبط نمود  
 و قلعه اکبر آباد را محاصره نمود و با فغان قلع را متحصن شد و گفت که بهادر شاه از کابل و همین شب اعظم شاه از دکن می آیند هر کسکه سلطنت  
 مستقل خواهد داشت قلع او را باشد فوج عظیم الشان دست از محاصره قلع باز داشتهند اعظم شاه و دو الفقار خان و خان زمان خان  
 عالم و کچی و راجه و لیب را دستگه بونایله و راجه چتر سال و غیره با نژده اسرا را با جمعیت هفت هزار سوار در مقدمه پیش بیدار بخت  
 فرستاد و راجه ساهو ابن سنها ابن سیوا که در عهد عالمگیر نظر بند و باز حواله نصرت جنگ شده بود صریح رخصت داد و او را  
 صلاح ندیدند تا شاه اعظم شاه از نزدیکی دور اسبه با چند سوار از نقای خویش فرار نموده راه ملک دکن گرفته پیشه غارتگری  
 گرفت و جمعی فرزان بهر سکنده بیرون شهر اورنگ آباد بر یوره حیات دست تعدی در از کرد و دو الفقار خان به بیدار بخت  
 پیوست اعظم شاه بکوچه های متواتر سیر و پیچ رسید و گویا قانوگوی اخبار که غرور سے داشت بقتل رسانید و در لشکر بیدار بخت  
 که در بلا بچه رسیده بود از حرارت هوا باستان و لے آبی یک یکمال نگران و بر از آب خویش بکل و لای سبلان باز و رو پید شد و او را  
 در دستهای او را گران قلع او را بران عظیم الشان اکبر آباد و مختار خان را حبیبت از او را گران باقی بخشش تعیین نمود و او در دلو پور

ما انا اخبارات را که در این  
 مختصر بنام از عاده تحقیق ما را  
 نه او رنگ زب بیا

حال بیای عالمگیر  
 وفات او و چون در حق  
 شهنشاه شاهی  
 چگونگی قتل او را

رسیده که از کوه و کوه رسیده و دو ساخت بیدار بخت و دو گویا رسیده و مکه را در آنجا گذارشته بر سر بی زمینداران از گذرانش و کوه را  
 در بیای چنیل را بایاب عبور نمود و چشمه خان شایب که سینه با کبر آید پیش عظیم الشان رفت و بیدار بخت و دو گویا رسیده و دو گویا رسیده و دو گویا رسیده  
 در خلال آنحوال گویا رسیده و مکه را با بیک صاعه و دو مکه محال و امیر الامرا اسد خان را در آنجا گذارشته و در آن پیشتر شد چنیل را عبور نمود  
 بیدار بخت و دو الفقار خان بخت پیوسته بر کما بخت بخت عالمگیر در پشاور بسیت نموده و بخت بهادر شاه استماع یافت و بخت محرم با فوجیکه  
 در کاب بود که فرمود و تو هم محرم بر در بیای آنک رسیده حکم مل بستن پیشتر شده بود فی الفجر عبور انگ نمود و در بیای بهلم و چناب را بر پل  
 کشتی عبور کرده در نواح لاهور رسیده چشمه خان نائب صوبه آنجا بخت پیوست و خزانة لاهور را پیشکش نمود و بهادر شاه در بیای را وی  
 پل بسته بگذشت و شاهزاده مغز الین با فوج شایسته از ملتان بخت پیوست و بهادر شاه با نسبی هزار اسوار بسیت و بخت صفیر شایب آن  
 رسیده عرافین شاهزاده عظیم الشان در سرعت سینه بخت بخت بهادر شاه در رفتن شتاب کرده و بهادر رسیده و با عظیم شاه نوشت که  
 بغایت آبی از آباد اجدا و اجدا و مالکی وسیع که تفحص چنیلین سلطنت است رسیده مناسب آن است که با هم شمشیر از بسبب  
 بر نیایم و ملک را با هم قسمت نمایم هر چند که زمین برادر بزرگ ام آنا اختیار قسمت بشود و گذارشته ام آن شهسوار و مغز و یعنی عظیم شاه در جواب  
 گفت که من قریب جواب ننویسم خود آمده میدهم بهادر شاه ناچار منم خان را از جانب ایمان قلعه دار اکبر آباد فرستاد و او را مشغول عنایات  
 ساخته یار و یار و هم ریح الاول بهادر شاه بلاغ و سره و قبول فرموده شاهزاده محمد عظیم الشان بخت پیوست قریب یک لکنه و بخت  
 هزار اسوار جمع کرد و در چشمه خان مع با ایمان قلعه دار بخت پیوست و پانزدهم ریح الاول بهادر شاه چاچور دوست چپ گذارشته و بخت  
 ماه مذکور افواج را آراسته روانه جنگ شد و عرض بهادر شاه رسیده که محمد عظیم شاه غریمت اکبر آباد میدارد و بهادر شاه بخت پیوست  
 در خلال آنحوال بعض رسیده که محمد عظیم شاه از چاچور مفاصله دو کرده رسیده شاهزاده عظیم الشان بخت تمام صفت ارگشته بهادر شاه  
 شاهزادگان و دیگر اکبر عظیم الشان تعیین فرمود و فوج عظیم شاه پیشچانه بهادر شاه که متصل جابو استاده بود و بخت در رسم و لجان که بر است  
 حفاظت پیشچینه تعیین بود کاری پیش بر فوج عظیم شاه بخت و تاراج مشغول شدند و بخت بین افواج عظیم الشان نمود و بخت و دو الفقار  
 بمقابله شایب فوجیکه تاراج مشغول بود و بهادر شاه و دو الفقار خان رفت سر رشته تدبیر از دست رفت سرداران متفق شده را و ولایت بود و بخت  
 رام سنگه هار و خاندان و منور خان که در مقدمه بیدار بخت و دو الفقار خان بودند و حسب تاکیدات عظیم شاه و اشارت نصرت جهان و بخت  
 انتظار فرام آمدن جماعه متفرقه بکشد و بمقابله فوج عظیم الشان روانه شد و او ولایت پیشچیل فیل سواری خود را نزد یک فیل باز خان افغان  
 که هر اولی عظیم الشان بود و رسانید و جنگی رستمانه کرد و از شکست و پیشچانه کوهانه فرمود که بر رخ را و ولایت رسیده و از عقب پشت بگذشت و اکبر  
 بقتل رسیده و بخت خاندان و منور خان و کنی فیل خود را متصل شاهزاده عظیم الشان رسانید و نیزه ویران شده انداخت و بخت  
 و خواصی عظیم الشان بود و پای خود را سپهر عظیم الشان نمود و نیزه بران خواص رسیده عظیم الشان از تیر کار خاندان تمام کرد و دیگر  
 رام سنگه هار و غیره و مراد بقتل رسیده و بخت و دیگران و داود و داود و کشته و کشته شدند و نصرت جنگ و دو الفقار خان دل از  
 دست داده و از عرصه جنگ فیل را بچیل رسانده عقب سواری عظیم شاه و در تر رفیده و فیستاده شد و نیزه عظیم و فوج عظیم شاه  
 رویداد و با و بهادر شاه عظیم شاه و زیدن گرفت از افراط کرد و در غیا ربان و چشمه عالمیان تیره و تار بکشد و بهادر بین افغان  
 به اول عظیم الشان باز خان نام زخمی شد و دیگر امیران بهر اولی بای شتاب مستحق گردید و بهادران کرده و بخت راجه حبیب که بخت

شاهزاده عظیم شاه

عظیم الشان





بجاء در شاه بدین غریبت از کربا باد در سینه احد جلوسى باجمیر تشافت و زیارت حضرت خواجه معین الدین چشتی نمود و آب سیر را  
از راجه جی سنگه و برادرش بجی سنگه و بعد فوت جسونت سنگه را هنوز وجوده پور را انتراع نموده بجایگزیر امیران داد و یکبارگانش  
راجه ساپو که از نزد محمد اعظم شاه برخاسته بدکن رفته بود در آن ملک فساد انگیزت چه پور دجاث او یک آباد را آتش داده بسوخت  
و غارت کرد و متحصیل ملک و مال پر داخت و در خلال این حال امیرش باو شاه رسید که کام بخش قلعه و اکین را قهر آنگه بشود و  
گلگیر را متصرف شد و بجای آباد رسید و قلعه گلگیر را محاصره نمود و خان الدین خان که بگجرات نرفته بود باو یکبار کام بخش  
متفق است بناد در شاه محمد را نا به وقت دیگر موقوف داشته متوجه و کن شد و جماله رسید چون انبر وجوده پور و وطن چنگه  
و جسونت سنگه تصرف را چو بتان نهاد تا قوجا بنگاه داشته بر کاب حاضر باشند برخاسته باو لجان خویش رفتند بناد در شاه به اسدخان  
نوشت که از شاه جهان آباد با کبر آباد آمده را چو بتان رسد شمال سازد و خود عبور در یاسی زبده نموده گرانی غله و کاه و بسیار واقع شد جماعه  
کثیر از لشکر و یکاه افرادان برخاسته راه شاه جهان آباد و اکبر آباد گرفتند و درین اثنا بعضی رسید که راجه های کچوا سید و اهور بارانا  
متفق شده انواع بدیا خود حجت ناظمان باو شاه می فرستاده اند چنانچه که حسین خان نو جارا امیر را مخالفان حرکت مذکور کرده و  
محراب خان جو دو پوچیک جابا را اگر داشته بدر رفتن را چو بتان مستقل گشتند و باغواى را نا اراده باطل دارند بهادر شاه مکرر به اسدخان  
نوشت تبیه را چو بتان پر دازد و خود بدولت از برهان پور برادر ملک برار متوجه حیدر آباد جهت تادیب کام بخش کرده و با جماعه که کام بخش  
فرامهم آورده بود از آمدن بهادر شاه از وجوده پور کام بخش با سه چهار هزار سوار با استقلال میگزیرانینا آنکه بهادر شاه نزد یک رسید  
و یکبار کام بخش نوشت که والد بزرگ شما ملک بیجا پور داده بود و یا حیدر آباد نیز بنیامین تسلیم نمودیم باید که نزاع نکنید کام بخش نرفت و با جماعه  
قلیل صف قتال پیار است سپاه بهادر شاه او را رخصی بر فیصل اسیر کرده نزد بهادر شاه آوردند بهادر شاه او را بدید و بگریست و بتران  
طلبید که زخمهایش به بند کام بخش به بستن زخمهایش فشد بهادر شاه از شفقت گفت که ما بنحو آستم که شمارا اینچنین به بنیم گفت و  
گرم می فرمایند یک من اگر باین وضع نمی آمدم شما را چه روی نمیدوم جهان شاه گفت صاحب چرا رخصی بصلح شد گفت ما خطا کردیم شما را  
پار اوران خود اینچنین بنمایند که در همان حال تا سه پیر پیشرفتاده ماند و نگذاشت که زخمهای بنمایند و آه و ناله اصلا نکرد و آخر شب در گذشت  
با نجل بهادر شاه بعد از اتمام تنگ نامه کام بخش از دکن بنا بر بنیامین ناک گروید سیر اندیش سکهان که از مور و بلخ زیاده فرامهم آمده بودند متوجه  
لاهور شد و قوچی مسر گردی سلطان قلیخان بمقدمه روان ساخت سکهان بعد تاراج سرسبز و استیصال مساجد و مقابر و رستایان سرسبز  
و سجال سنگه آنجا ایستاده متوجه رسانیدند سلطان قلیخان از یابی پست پیشرفت سکهان رزمی معصب کردند و بهر سمت رفتند سلطان  
قلیخان نظریافت بهادر شاه بموضع شاه جهان آباد و گذشته سلطان قلیخان پیوست و در شاه و عبوده نزول فرمود و بارش کننده بهار شد  
رویداد چند اندک تا یکماه و چند روز آفتاب از نجات برآمد گرانی غله بمرتب آرم رسید آرو گندم مطلق نایاب و برنج برنج برست می آمد و در  
تلاش خود مردم از خود سیر رفتند نایاب و بیخوش شدند آستان طحان بخش شدند دیگر پار یا بیان از بی علفی الف دار خشک و لاغر گشتند و بعضی را  
عدم شتافتند لشکریان در بگامی و لای از زندگی خود سیر از از روزیکه باران حجت رحمت گشته و او و سلفی متوقف شد لشکریان با او  
ماندند و نمایان از اردو پیش از نقاب کرده کج برآمدند و بهانصلا چند گروه بر زمین مرتفع خمیر زدند و بانگ که با جمیعت سکهان فرصت یافته  
در لوبه گنده ما و منزل گزیده بود و دست داشت و تاراج پر داخت روزی بر فوج خانانان که متوجه بهادر شاه بود و بخت و روزی

آبایه سیم



تقریب بود که فوج خانخانان منظم شود و ناگاه رستم دل خان چون بلای ناگهانی خود را بر رخا انان زد و معجزه انان به چشم ترین و جوی منظم بود که گویا  
 پناه بردند خانخانان بجای آن پروخت نانک مجال بقا دست انجا ندیده بغاری و خنید باغ و سب و بهر افش بدست سوار رخا انان  
 و غنیمت بسیار وقت لشکر بایست چهارمین اثنا ششم خان خانان در گذشت و سراشی از رخا انان پیدا شد و در آن وقت یورش سگهان  
 بر طرف شد اما در حیدر سلطنت فرخ سیر باز سر قضا و بر داشتند چنانچه در سلطنت محمد فرخ سیر شده از ان مرتوم شد و با حمله بهادر شاه بلا بود و رحمت  
 نمود و حکم فرمود که بنهوان بوی سیر بر کشند چه سگهان ریش در از میدارند و ان زمان دیگر بنهوان و خصلع لا بهیم ریش میداشتند پس  
 تفرقه در بنهوان و مسلمان یک یک معلوم نمی شد و اندا فراین ریش تراشی بنهوان در محاکم محروسه فرستاد و تباری جشن خلیس نمود و محمد دل بابل  
 که در شاه جهان باد شاه تبار شد و در حکم بنصب آن فرمود آن در عرصه چند راه ایستاد و شد و چشم نظار گبان در تماشا پیش خبر گشت بهادر شاه  
 در آن خبر جشنی عظیم نمود و چهار شاهزاده معزز الدین جهاندار شاه و محمد عظیم الشان و نجبه اختر جهان شاه و رفیع القدر رفیع الشان و پسر ان  
 ایشان دوزر او امر از خود و دیگر بنوازش و عطایای بادشاهانه از نقد و جاگیر و خلائق قاهره و جوایز و سبزه و سوار گشتند و هنگامه جشن تا  
 ظهر و در پانصد هزار نفر از انشا ط جشن در مزارع بادشاهانه اختلال راه یافت اول در باب کشتن سگان اردو و شتر حکم فرمود و نگاره سگ کشی ملت  
 شد و دیم و در عرصه نهار نماز جماعت لا بود رفت و در آنجا وقت خواندن خطبه خطیبی وار و گریه واداشت ملایان پنجاب آنروز پوشش سخت  
 در میان آورده سنگ و خشت از هر کنار رخنه با لآخر بعضی در قلعه گو الیار و اکثری در لا بود و جوس گشتند و گویند که بهادر شاه به جویست  
 که به سبب شیع را در و اج دهد چهارمین اثنا چهار شد و در عرصه سبب چهار روز در گذشت مدت سلطنتش پنج سال بود بعد از و هر چهار پسرانش یعنی  
 معزز الدین جهاندار شاه و محمد عظیم الشان و نجبه اختر جهان شاه و رفیع القدر رفیع الشان و رفیع الشان با دعوی سلطنت برخاسته شیع یار محمد ملازم فواب  
 امین الدوله مولف انشا کردند که در آن واقعه حاضر بود و یولی که امین الدوله و دیگر شیران شاهزاده عظیم الشان بعضی رسانیدند  
 که زور الفقار خان سر مخالفت میداد و از بجزین و تکفین بادشاه فراغت کرده و میخواهد که کلال بازمیر و ان زور و اکنون که جریده است او را  
 و سنگیر باید که در عظیم الشان قبول نکرد و دو الفقار خان بنیه خود رفت و از انجا پیش شاهزاده معزز الدین شتافت و با جهاندار شاه عهد و پیمان  
 در اتفاق بود که گردانید انگاه شاهزاده نجبه اختر و رفیع القدر با معزز الدین جهاندار شاه اتفاق ساخت بر سه برادران با اتفاق یکدیگر با عظیم الشان  
 صفت قتال پیار هستند جنگ توپ و بان آغاز شد و آن تا بهفت روز کشید امین الدوله و نعمت الدین خان و معزز بنخان و راجه دیاب و  
 واکر و بازخان و عمر خان و غیره عرض نمودند که فرمان شود رخا انان را بیک حمله منظم گردانم شاهزاده عظیم الشان فرمود که اندک باشمید  
 تا اهل عظیم الشان بنابر آن بوده که خرنیش پیش با بسیار است و چون من جات و بخار و تکفل از زانی غایب شده اند و رخا انان مغلس اند و تقریب لشکر  
 آنها بعلت گرانی غله از گرسنگی هلاک خواهند شد پس توقع نیک میدانست و دیگر ششم بر آمدن مرزا محمد رفیع سربان بخان که در موضع بی فوج  
 کوره با لشکر از اسبته استقامت داشت و بداد و پوشش با سپاه بخیله و اساک می وزید با حمله دو الفقار خان با فوج سرتش شاهزاده بغانله  
 تریه توپهای کلان که از قلعه لا بود آورده بودند و فراز پناه و نصب کرده در زیرش گوله ها نمود و بعضی توپها را تار و کسری کم که از ان تکرار  
 میارید و عظیم الشان تزلزل شده راه لا بود که و ابو و طریق شریعت غریمیت کردن میخواستن امیران بزرگ تنگدل شده باز عرض کردند که  
 اگر حکم شود رخا انان بر عظیم الشان جهان فرمود که اندک باشند با وجود آن دلیران لشکر حکیم شاهزاده خود را از ششم خصم زدند و اعدا را  
 بشکستند و بهر شاهزاده توپها بدست آوردند از انان سهم شاهزاده به نصیب رفیق حرکت رفیق نشد و کسی را به پیشانیان فرستاد

سوار جهاندار شاه

بیان حقایق  
چرا باینجه

تلمیذ  
تلمیذ  
تلمیذ

بلکه بعضی سواران که قدم جرات بکشد پیشینان که پشت بر سپهر قراران فرستاده آنها را پیش قدمی منع فرموده چون فریاد  
دید که احدی بعد از این اجل گرفتار نمی آید باغ کثیر بر سر آنها رجعت و بسیار بر انفس رسانید و بقیه نسبت را بیای میسر نیست گشتند  
همراه عظیم الشان بقتل و دست نبر سوار بود و آن زمان بجز در دوازده هزار سوار باقی نماند و وقت شام عظیم الشان بنحیه داخل شد که با  
توب بدستور در بارش بود و از لشکر هر یک که بود در فکر رفتن سرگرم بود و هر چند بی از و شناسان با نظر جانداون بودند تمام شب بیدار  
و بعد عا و گریه و زاری گزشت و در وقت صبح عظیم الشان بر نیل سوار شد و گفت ای خان باده هزار سوار تنها و راجه رام سگ  
بقرب نبر سوار و حقیقتی این الدوله پیش از این بجز شش هزار نفر عظیم الشان و وسیع علیخان و چند بی و دیگر همه جت و دوزخ سوار  
همراه رکاب عظیم الشان بودند که بزرگوار رسید آن روز با تمام بر روی عظیم الشان دریدن گرفت و یک آب راوی و چشم مردم  
خلیله بن و غبار نارنج کشید و شد غیر از از توب که پیش سر سپهر حمله او باش مناسبت از لشکر خالص بعضی تاراج خزان که تبارک  
تیز باران کرد و از بیرون هم سپاه شانه او چشم پوشیده ترست پس از شمسیت که شاد و خندانان ماند با و نذر از پیش که بختند و این اشک که در نهنگ  
بر یکدیگر سوار عظیم الشان رسید یکدیگر نقش گرفت شانه او آن بالشت را بر زمین انداخت این که و گوید که رسیدیم خبر است فرمود  
که بجز گذشت چون شانه او را بدین حال دیدم گریه و فغان بنیاد نهادم شانه او را فرمود که ای قدر بهیچدی چرا عرض کردم که گشتی عافیت مراد  
من تبارک شد اگر فغان کنیم چه کنیم چند باب بگردد و تحویل عرض کردم غیر از اندک باشد از زبان نبر آمدند بر همین بود که شانه او را صلح  
چنان است که نوبت و ملت بر سپاه سوار شوند و در ملک بگاده مراد او نمایی محمد فرخ سرور در دیار و کن داد و دهان چنه از فدوان  
سرکار است هر جا که بخاطر بگذرد رسیده و اسباب جنگ خراسان آورده متوجه تدارک شوند فرمود که دارا شکوه و محمد شجاع بهر جهت چه کردند  
اگر سلطنت مقدر است بمصلحت آیت کم من فیو فلیک غلبت فیه کثیره فتح یافتن بعید نیست آهین الدوله گوید بعد اندک فرصت مرتبه دوم  
عرض کردم که حال همین مسیت و دوسوار همراه مانده اند و دیگر همه با رفتن فرمود که ده سوار همراه ما کنند که بر سر خزان الدین یازیم و شب  
با و دوازده سوار به تدارک خسته اختر روان شوند بدین گشتن به تدارک نگاه دوستی از ان بیان گفت که اینک راه بگاده میگیرم بایستد که  
شانه او را زنده است توانم گذشت تدارک این اشک که توب بر سر مردم میل سوار شانه او را رسید روی از میدان برگردانند و  
بقدم گریز بطرف آب راوی روان کردند فیلیان بر زمین افتاد و جلال خان بودی که در خواهی بود و بیان فیلی گریخته بر سر آمد و پیاده شده و رفت  
فیلی بهرعت میرفت که گرد باد بگرددش غیبت اندر رسید و بیان سوار می آمد و مردم هر چند پشیمان که توب میگویدیم دور تر ماندند نگاه فیلی از ساحل  
بلند خود را و آب راوی انداخت و بگرد آب افتاد و فرود رفت و غرق شد چون در آنجا رسیدیم دیدیم که کل و لاسه نه نشین بیای آمد  
سعدی شد که فیلی بعد شانه او را غرق گردید با بجهل چون کار شانه او را عظیم الشان با تمام رسید بجهت اختر جهاندار شاه بابر او را درش معزز الدین  
جهاندار شاه پیغام داد که تقسیم ملک موردی و قسمت غنائم عظیم الشان پر د از تدارک الدین جواب نامناسب داد و بجهت اختر بشتند  
برنجید و آوازه یکا گشت و شیخ یارچی مولف اشارت اندر مینویسد که چون خزان عظیم الشان بدست خسته اختر افتاد و دوا افتاد خزان  
داوری پیشکوه و پیغام تقسیم غنائم فرستاد و نمایی بجهت اختر گران آمد بهر صورت دوا افتاد خزان صفت قتال بیار است جنگ توب و افغان  
بیان آمدند نگاه رستم جنگ و حالی خان و غیره و انزای خسته اختر سپاه معزز الدین حمله آوردند و دست بر روی عظیم الشان نمودند معزز الدین  
سر آمدند و مضطرب بر خود فیلی غلبید و لشکر بالشت بر آگنده شدند معزز الدین هم در پراکنده که ببلغ رایان سواران بهر دست اختر

پشتند کوب عقب سپاه خویش باداد من آمد ناگاه از طرفی که او باشی چند برای تاخت خراین ایستاده بودند کله قشنگ بمقتل نجیب  
رسید و در گذشت سپاهش بزمیت رفتند مرموم و ذوالفقار خان و دیده فیل نجیب اختر را پیش گرفته آوردند و ذوالفقار خان بسوی وکلاش  
لبسای معزالدین را بدست آورد و تهنیت فتح عرض نمود معزالدین و ذوالفقار خان در عرصه زرگاه شب شب بسر بردند رفیع القدر را دیده که  
بلا حله شب تار و بهشت نادر سبب شمشیر خان بتوطن حصار قدرت شتافتن و تاختن در شب معزالدین نیافت و شبانی و تامل بالاس  
فیل با مید مرموم شب را با آخر رسانند چون سپیده صبح بدیدند و ذوالفقار خان نصرت جنگ تبخیل بر سر شاهزاده رفیع الشان شتافت  
و اطراف او را فرگرفت بشاهزاده رفیع الشان از فیل بر جست و داد و شجاعت داد و شمشیر خان بقتل رسید معزالدین تلف دریافت  
معزالدین جهاندار شاه ابن شاه عالم بها و در شاه برادران را کشته بر تخت سلطنت نشست و اسد خان را  
وکیل مطلق و سپهرش و ذوالفقار خان را وزیر الماک ساخت و کولتاش خان کو که امیر الامرا بخشی الماک گشت و باستقواب ذوالفقار خان  
سلطان محمد کریم برادر رفیع سیر این عظیم الشان را و بسیار بی از امرای عظیم الشان را مثل رستم دلیخان و مخلص خان و دیگران را امرای  
و دیگر شاهزاده بالقتل رسانید و کسیر ارجان بسلطنت ماند و اکثری مجوس کشته معزالدین خود را از امور ملکی و مالی معذور و ذوالفقار خان  
را و امرا را هم گردانید و خود باصل کنور بخت مخصوصیت خان از بنابر میان تاسین که محبوبه اولو و بعیش پرداخت و سکه معزالدین بن بود  
بسیار بزر و سکه در ملک چون مرو و ناه بدشاه شاه غازی جهاندار شاه بد القعه معزالدین باستقواب و ذوالفقار خان بعد الله حسان  
حسین علی خان سادات باز همه از امرای معتبر عظیم الشان که حسین علیخان در عظیم آباد و همراه شاهزاده رفیع سیر و برادر گلانش عبداللہ  
خان بظلمت الد آباد قیام میداشتند نوشت که سلطان محمد رفیع سیر را مجبوس کرده بشاه جهان آباد میا بند و مورد تفضلات بادشاهی  
شوند و الا به ضلالت خواهن گشت محمد رفیع سیر از قتل پادشاه عظیم الشان آگاه گشته با حسن علیخان و غازالدین خان عرف احمد بیک  
کوشت در سر سنا رحمت نموده به بنارس و الد آباد رسید و عبداللہ خان را با خود متفق ساخت و تمامی شیعی و سادات و افغانه و دیندار  
در اجپوت نمنه و الد آباد را ملازم گرفت با وجود بی زری و دلهای مرموم را بتواضع و خلق بدام تسخیر کشید و آنم حروف از بزرگان خویش  
سختیده که در موضع بنی از توابع کوثره که جاگیر عظیم الشان بوده و میرزا محمد رفیع سیر بلند خان دومی و دیوان عظیم الشان اینجا قیام میداشت  
بست سراسر او را فراسم آورده قصد غریمیت پیش عظیم الشان میداشت و درین اثنا خبر قتل عظیم الشان شنیده متوقف گشت و در  
خلال اینج ال خبر جلوس معزالدین بگوشش رسید و بمقتل آن بر طبق فرمان معزالدین و مکتوبات اسد خان و سپهرش و ذوالفقار  
از معزالدین بچشمان واقف گردان خویش بجانب معزالدین روان شد و در راه فرامین محمد رفیع سیر متعابرت خویش رسیدند  
و الد را قهر حروف هر چند که عرض نمود که از مرشد را رنج خود گنجین و بد دیگر پیوستن صلاح و دولت نیست اقربا پیش نگذاشتند که  
بافرنج سیر میبایست و لبش را معزالدین شتافت و معرفت اسد خان ملازم معزالدین حاصل کرد و مورد الطاف گشت اسد خان  
بعد چندین روز راه دور اندیشی که سیر بلند خان رفیق عظیم الشان است بودن او در حضور معزالدین مصلحت ندید و چندی نگذشت که مرموم با و  
فسا و کند و شورش انگیز و تباران از راه دوستی با سیر بلند خان گفت که شمار اور جنگ بمقابله محمد رفیع سیر شدن مناسب نمی دانم  
لذا مخاطرم میگند و از طرف من به نیابت احمد آباد و گجرات پروازند سیر بلند خان منت داشت اسد خان اور از بادشاه بخصمت  
گجرات و میا بند او بجات رفت القصد چون خبر رسیدن محمد رفیع سیر آله آباد بسیم معزالدین و ذوالفقار خان رسید سرگرم تبخیر

بجای سیر بلند خان

روزی که پادشاه بنده محمد اسعد الدین ابن معز الدین با حق اندوران شوهر خواهر گوگانش خان و لطیف خان صادق پانی تپی دو کبر  
 امرا با جمعیت کثیر باستصال محمد فرخ سیر تعیین شدند و مقرر فرمود که تا آله آباد و چندی بر و نادر بنامی این فتنه که هنوز مستحکم نشده است پانزده  
 و معز الدین با دو الفقار خان و گوگانش خان و محمد امین خان و عبد الصمد خان و غیره سرداران مغلیه قورانی مشورت نمود  
 عبد الصمد خان گفت که فوج شرقی را از سر و صدا وقت با سپاه بادشاه دست مکر سادات باز بده که بیاورند میجنگند یعنی پیاده شده جان  
 میدهند فکر می بکار رود که اینها از فاقست محمد فرخ سیر بپوشی کنند باید که بفرمان پیشین منصفی و امید انعامات و خدمات عمده بنام  
 آنها رود تا اطاعت و رزند و این بعمل آید یک پیش رفت با تجمیع چون خبر رسیدن فرخ سیر در آله آباد مکرر سمیع معز الدین و  
 ذوالفقار خان رسید و ذوالفقار خان معز الدین را از لاجور و شاهیجان آباد آورد و بفرستادهم آوردن سپاه و بدست آوردن قلوب  
 مردم سرگرم گردید و گفت داد و دوشش بکشود و نفوذ فرمایند و اجناس همه در مهابادی اینکار خرج شد بالاخر فوجت بسفت و دیوان خاص  
 عام شاهجهان آباد که از فقره و طلبا بود رسید و آنرا شکسته بخرج آوردند محمد اسعد الدین ابن معز الدین بالمشکری آراسته بچوهر رسید  
 و بمورچال پرداخت محمد فرخ سیر از آله آباد بدینجا آمد شرافت محمد اسعد الدین بنیچیک هنگام شب از مورچال بکبرایت و با کبر آباد رفت  
 محمد فرخ سیر بفریاد یافت باستماع این خبر ذوالفقار خان معز الدین را از شاهجهان آباد بر آورد و مشغول اکبر آباد رسید و بر کماست سوار  
 بر آب حین جمعیت یک لک سوار خیمه و خرگاه زد و سوار بر چمن را از مردم سپاه و توپخانه فرستاد و گذارد و سد و وساخت حجاب سوسان  
 محمد فرخ سیر رسانیدند که بالای غبوره سوار گشته و بمسافت پنج شش کرده پایا بست محمد فرخ سیر بخرج استعجال بدینجا رفت و بی ستار  
 عبور چمن نمود معز الدین و ذوالفقار خان ازین ماجرا با خبر گشتند بترتیب افواج پر و اختند عبد الله خان حسین علیخان و راجه  
 جملی رام بر آوردند و راجه دیاباد را که در غار الدین خان کوسه و غیره از اطراف حمله آوردند و گوگانش خان را که مقدمه سپاه معز الدین  
 خان و پیش روی ذوالفقار خان چون کوه آهن ثبات میداداشت با او زرمی صحبت کرده و بقتل رسانیدند از فاقست شنیده که ذوالفقار خان  
 که از طرف گوگانش خان که در قی و در دل میداداشت و در عداوت و انحاض نمود و بطنه و غیره و آنکه چون کار گوگانش خان تمام شود البته پاد  
 محمد فرخ سیر دست و مانده گرد و آنزمان بدفع ایشان باید پرداخت همین که گوگانش خان از دست بر و سپاه محمد فرخ سیر بقتل رسید و بدین  
 طبع ذوالفقار خان که گرد و بدو است بران جامه زدن و بوب و بان با شام سردادن آغاز نهاد و پانزدهات در معرکه پیش رفت و چون فوج از  
 محمد فرخ سیر و بعضی گوید که عبد الله خان صبی از لشکر فرخ سیر و چند نفر سوار بر آمده و کشت زد و قلیلی از روز مانده پس شب معز الدین و راجه  
 آنجا محاصره این خان و عبد الصمد خان و غیره مخول قورانی محافظت میدادند چون خبر قتل گوگانش خان شنیدند و دیورش افواج محمد فرخ سیر و دیگران  
 بدر رفتند گویند که قورانیان با عبد الله خان و خفیه ساختگی داشتند و آله اعلام با محمد فرخ سیر از پس پشت شنیده  
 مستطرب گشت و دوران معرکه عمل کوفته شود و او را و سبب بزمیت نهاد و در راه بر دست محمد یار خان ناظم دلی اسیر شد معز الدین سر اسیمه  
 گردید از خلگه به در رفت ذوالفقار خان چون خبر بزمیت معز الدین شنید دست لغابین بر سر زده منظم گشت و محمد فرخ سیر بفریاد یافت معز الدین و  
 قلعه شاهجهان آباد رسید و نحو است که اندرون رود و مستحفظان خراج شاه معز الدین بنجانه اسد خان رفت است و خان او را محبوبی گردانید  
 از زبانی ذوالفقار خان پیش بدر رسید و گفت که معز الدین را این و چند تا دریا که و کون رفتند جمعیت فراخ آورد و بتدارک مافات و از  
 اسد خان گفت از نیخیال فاسد نابا می محمد فرخ سیر و معز الدین را از نیخیال فاسد نابا می محمد فرخ سیر و معز الدین را از نیخیال فاسد نابا می

در حین جنگ  
 از حین جنگ

که از پیش پدر برادرش یافت و به دستور مغزالدین مجوس گشت اسدخان سرد و محبوبان را حواله نمود و التماس بنشانی جرجیم  
 باوید و شکیب ساختن جهاندار شاه بزرگاه محمد فرخ میر فرستاد محمد فرخ سیر و شایان آباد شافت و فرمان داد که جهاندار شاه بریده بدرگاه  
 آید اسدخان و پیشکش ذوالفقار خان بکازمت رسیدند اسدخان خصت مراحت یافت ذوالفقار خان بقصاص سلطان کریم ابن  
 عظیم الشان و مجلس خان همه بکاک گردیدند مدت سلطنت مغزالدین جهاندار شاه یکسال و چند ماه بود و بعد از محمد فرخ سیر ابن  
 عظیم الشان ابن شاه عالم بهادر شاه ابن عالمگیر در آخر محرم سنه یک هزار و یکصد و بیست و پنج هجری سلطنت نشست و سکه اش این بود  
 سکه سکه ذوالفضل حق پریم در پادشاه بجز در فرخ سیر بد و بد و سلطنت او قضا و قضا و سید عبداللہ خان را خطاب قطب الملک و وزارت  
 و برادرش سید حسین علیخان را امیر الامرا بخشی الملک و محمد امیر خان حسین بهادر را خطاب اعتماد الدوله بخشی دوم و خانم در ان مسی بخواجه  
 عاصم را و او و علی دیوان خاص قمر حیدر او و او و علی خوصان و همچنین سر یک را بدار و علی و خدمات و رساله و مرتبه اش بلند ساخت و  
 محبوبان ذوالفقار خان را که اکثر در آئینان اثر بودند حکم نجات داد پس از ان بخش جلوس اجلاس فرمود و تا هفته هنگام جشن سرگرم  
 ماند و بعد از ان با سورات ملکی پر دست و چون دخل بر خراج الکفان نمود و با مقصود ابکاران در سال شش با به تنخواه و جاگیر با سیران و  
 ملاذنان داد و در خلال این احوال جماعه سکمان در لاهور باز مصدر شورش گشتند عبدالصمد خان ناظم لاهور آنجا عه را بحسن تدبیر متاعل  
 ساخته و اکثر از انهارا بچینه کلاه کرده بر شتران سوار کرده بدلی فرستاد این قضا یا در ضمن قضا به سمت تحریر خواهد یافت و در عید سلطنت  
 محمد فرخ سیر بلند خان بموجب طلب از احمد آباد و کجرات بدرگاه آمد و حسن سعی عبداللہ خان حسین علیخان عفو جرایم او شد و  
 ملازمت حاصل کرد و امور و تفصیلات خسروان گردیده نظامت او ده شافت و بعد از ان نظامت الله آباد رسید و حسین علیخان  
 بر اچیتانده رفت و موافق ضابطه قدیم و تشری از اخفا و راجه حسونت سنگر لاهور باز و و واج با و شاه در آورد و این حکایت امیر علی  
 ملگرامی و اسطی نظم آورده این بیت از آنجله است هنگامیکه محمد فرخ سیر با نظم خلوت کرده در ابیات گفته سمیت با سلام آن صنم را  
 هست ناکرده که از رشته زنار و اگر دود و پس از این که سلطنت سست گشت در اچیتان رسم را از میان برداشتند با کمال پادشاه  
 سیر حیدر ابطاست عظیم آباد و محمد راجه قمر بیج پور به که سر حلقه سمران بود و حسین فرمود و حسن علیخان را بنابر نظم و نسق و کن و تاویب  
 و او و خان افغان یعنی فرستاد سیر حیدر خان همه با بیسی که عنارت از بیست و دو و امرای نامدار با فوج کثیر است از شاه جهان آباد  
 بعظیم آباد شافت و مهم و سیر از و سر انجام نیافت و بطریق بجهت رفت فرخ سیر بلند خان را از الله آباد و نظامت عظیم آباد و مهم راجه قمر  
 نعین فرمود و بلند خان بعظیم آباد شافت و راجه و سیر ابر و دست و الی و فرم و شیخ عبداللہ غازی پوری القبل رسانید و این قضایا  
 و ضمن عظیم آباد و احوال اقلیم و دیم در سر امور قوم گشت بعد از ان سر بلند خان طلب حضور شد و در وقت عبداللہ خان نظامت کامل و  
 تقویض شد و در و رویه انعام یافت و ملک پنجاب از توابع لاهور ضمیمه صوبه کابل و بجایگزینش مقرر گشت سر بلند خان در کابل  
 شد و با این شایان آباد و سر بلند خان نظاره و اقمه مقامات فرمود و پیش ازین غار ان خانه بزرگ از مزاج با و شاه فرخ سیر را از طرف سادات  
 و طبع ایشان از جانب و لیسعت مکرر ساخته بودند و آن فرجه نیمه رفته و بالا شده بکتوب عبداللہ خان متضمن بر طلب حسین علیخان و سوز مزاج با و شاه  
 با و سید حسین علیخان بر شافت و محمودی را شایان او قرار داده و عمارتی متعلق بر فیل نشانیده با لشکر آراسته و مرسته با از کن متوجه جهان آباد  
 شد محمد فرخ سیر اندیشناک گردید و سیر خان میر بخشی را بنابر استقامت پیش حسین علیخان فرستاد و آن متوجه شیت آنچه نایست از جانب با و شاه

نسخه سیران  
 شاه عالم

چنانچه سادات  
 فرستاد

حسین علیخان رسانید روز طاهر استقامت داد و اورا بشاه جهان آباد آور و حسین علیخان عبد الله خان بیست و شش سالگی که در گاه  
 بادشاه غرض داشت که سوختن در بیت مانده با از همه بندگان زیاده است آنجا دوان و کین اندامید و ابریم که در گاه مصلحت از وجود ملازمان  
 سر کار خالی شود و بنده بیست غلام شود تا بملازمیت برسیم با و شاه کلیه ابواب پیش او فرستاد و عبد الله خان و حسین علیخان آمده ملازمیت نمود  
 و بادشاه را مع خدمت محل اضعیف و کسیر جمع ترین و جمعی اسیر کردند و انبیا و اقوام مشتم بر بیج الاول سنه یکم از و یکصد و سی و یک اتفاق افتاد و یکی را  
 از شاهزاده های محبوب بر آورد و در تخت نشاندند بعد چند روز بمرگ طبعی در گذشت و همچنین دیگری و محمد فرخ سیزده روز آنحال حلت نمود  
 مدت سلطنت محمد فرخ سیزده مرتب سال بود و بعد از او دهمی شاه محبسته اخضر جهان شاه ابن بهادر شاه ابن عالمگیر را از  
 زندان بر آورد و در دقت و ستم کینه را و یکصد و سی و یک بجزی بخت سلطنت نشاندند سر بلند جهان که به انتظار آشوب مابین  
 سر بلند و شاه جهان آباد میگردد از اندک طبع وزارت غنیمت دلی نمود و عبد الله خان فرمان محمد شاه بنام سر بلند جهان فرستاد که بمیل  
 سمت کابل روانه شود و سر بلند جهان کجای نشافت عبد الله خان حسین علیخان بدست و پیش محمد شاه وزارت و امیر الامرای قیام  
 نموده مدار المهاد ملک گشتند و در سلطنت محمد شاه محمد امین خان توراتی بکانات محمد فرخ سیزده و ابید محمد شاه حسین علیخان که  
 با محمد شاه بادشاه بنا بر تادیب نظام الملک بدین میرفت و غریب و قدر گشت چه زوری حسین علیخان از در بار بادشاهی خصیت  
 شد و بسواری پالکی بخیه خودی آمد و در راه و دو کوش از مخول نصب دار بادشاهی که یکی از ان حیدر بیگ نام داشت فرار و بگریزند  
 و ناکش محمد امین خان نمودند که در تنخواه مامور دم نمید بدی از ان بدست راست و در دومی بدست چپ قتل با یکی حسین علیخان  
 آمدند و یکی عرضی بدست حسین علیخان داد و او بخواندن مشغول شد شخصی دیگر از انطرف پالکی پیش قبض از گم کشید و در پهلوی حسین علیخان  
 زد و زمین که حسین علیخان با و نگر نیست و دیگری از طرف دیگر پیش قبضی حواله او کرد و کارش تمام ساخت و این واقعه در آخر سنه  
 هزار و یکصد و سی و دو و بجزی اتفاق افتاد و چنانچه شاعری در تاریخ انبیا و اقوام گفته از آنجمله است مصرع قتل حسین گردن بیدار حسین  
 یک از آنها بقتل رسید و دیگری جهان بسلامت بر و شورشی عظیم در لشکر و دیار و انجا مش خیمه و بنگاه حسین علیخان بتاراج  
 رفت چه موجب حکم محمد شاه هر یک از امرای و خیمه های متعلقان حسین علیخان تسلط شدند چنانچه سید سعادت خان برهان الملک  
 برخیمه و احوال و افعال غیرت خان بشیر و زاده حسین علیخان تصرف گشت و از ان روزا قبایلش روی تراج نهاد و با کجمله بعد از این  
 قضا یا محمد شاه و محمد امین خان بشاه جهان آباد مراجعت کردند عبد الله خان که در دلی بود خبر قتل برادرش شنید و شاهزاده را  
 از حبس بر آورد و بخت نشاند و با فوج بسیار قصد محمد شاه کرد و زخمی صعب کرده اسیر گشت و در حبس بسر و محمد شاه مستقل  
 و سی سال سلطنت نمود و در سال بیست و یکم جلوسی نادر شاه والی ایران به تخییر شد و چنانچه شاه جهان آباد شد و محمد شاه با  
 عساکر و توپخانه و افراد و دلی بر آمد و در یانی پست کر نال با امیران محمد شاه چون هم مقام الدوله خاندان و ان جهان امیر الامرا و  
 و برهان الملک سید سعادت خان ناکم او و و افواج نادر شاه و محاربه دست و او خاندان و ان جهان زخمی شد و بر گشت و  
 جهان شب در گذشت و سعادت خان را فوج نادر شاه مع فیل سوار سی و اسیر کرده پیش نادر شاه بردند و انبیا و اقوام در ستم کینه را  
 و پنجاده و یک بجزی اتفاق افتاد و با محاربه و فیر دیگر موجب طلب نادر شاه نظام الملک آصف جاه و اعتماد الدوله قمر الدین خان  
 فیر بجزی رفتند و دیگر روز طلب ایشان محمد شاه بادشاه پیش نادر شاه رفت نادر شاه همه را در لشکر خویش توافع نگا بداشت

مردمان بادشاه  
 فرستادند  
 بجزی  
 بخت

مردمان بادشاه  
 فرستادند  
 بجزی  
 بخت

مردمان بادشاه  
 فرستادند  
 بجزی  
 بخت

مردمان



پس از آن روزی نادرشاه با محمدشاه سوار شده داخل قلعه شاهیجان آباد شد هنگام شب مردم بازار سی افواه کردند که نادرشاه قصد محرم محمدشاه نمود فلما قیام مجلسی با و شاهی او را در قلعه بکشد شورشی عظیم برپا شد مردم شهر از سپاه نادرشاه هر کس را که یافتند در آن شب بقتل رسانیدند در آن هنگامه سربلندی چهار سوار کس از سپاه نادرشاه کشته شده چون سپید صبح باد سپید نادرشاه از قلعه برآمد و مسجد روشن الله و که متصل جانی چون کس است رفت و نشست امیران محمدشاه برکاب او حاضر بودند حکم بقتل عام فرمود تا یکپاس پس هنگامه قتل عام مانند خلقی کثیر در آن یک بهر قبض رسید و چهارات بعضی چهار بار ایستادند و ناموس اکثری بر باد رفت پس از آن نشست امیران محمدشاه مثل نظام الملک و قمرالدین خان و مبارز الملک سر بلند خان از قتل عام و گذشت و همین که از زبانش امان برآمد فی الفور آئینه شورش و هنگامه بطرف شد گماهی و چند روز نادرشاه در دلی بماند و از ابو منصور خان و اما و سید سعادت خان که در کمانه نیابت صورت داده قیام داشت و سعادت خان در همان ایام از بیاری سلطان که داشت در دلی فوت شده بود و دو کور و رو به طلب فرمود و در جانی خود و در کمانه پوش همراه نا محمد خان سربلندی برادرزاده سعادت خان بکمانه پیش ابو منصور خان فرستاد و مبارز الملک سربلندی خان را خدمت تحصیل زر از مردم شهر دلی چه شریف و زویل و او سربلندی خان چار ناچار آن را قبول کرد و ابو منصور خان دو کور در ریه نقد میزد و نادرشاه و تسلیم نمود و نشست انصاف و او نادرشاه و از این نقد و اجناس محمدشاه و نادرشاه که انداخته اسلامان بود آنچه که یافت بگرفت و همچنین از همه امیران نظام و سکنه بصدور دلی و افریخت آورد و آنرا از قمرالدین خان و نظام الملک و دیگر توریان بسیج گرفت و بدستور از مبارز الملک سربلندی خان که او هیچ نداشت و هنگام غریبت ایران محمدشاه را بدستور سلطنت داده بایران حمله نمود محمدشاه با شاه سلطنت میراند پس از پنج سال محمدشاه و ابو منصور خان که آن هنگام و در دلی توپخانه بود بر علی محمد خان رو بیکدیگر خورد می چید و از اتفاقات نزاع سیله از مردم او و ابو منصور خان واقع شده بود و کشید علی محمد خان رو بیکدیگر که از میثاق او و ابو منصور خان انوارج بادشاهی بخاصه بکشته بودند چند روز مردم توپخانه بیان ماند و بالاخر حضرت قمرالدین خان وزیر علی محمد خان رو بیکدیگر بکشد با و شاه اکبر از حروف در گفت ملازم ابو منصور خان و متعینه را بطلی رسد و در پیش حاضر بود این قضایا و دشمن آنکه از توان شاهیجان آباد مرقوم خواهد گشت تا بکمال بعد ازین واقعه ازین سال احمدشاه ابدالی و آلی قند بار و کابل بفرم قشیر دلی بلاهور رسید محمدشاه بس خود احمدشاه را با قمرالدین خان وزیر ابو منصور خان در احمد ايسرى سنگه ابن جیسنگه سوالی کچو اهر راجه بکشد و غیره راجه بکشد جانان بمقابل ابراهیم فرستاد و در پاچی واره باین سربلندی و بلاهور ملاقی فریقین دست و دوز می صعب بمان آنرا قمرالدین خان وزیر از کله توب و درجه کشته شد و راجه ايسرى سنگه همان روز هر اسان گشته بیجاگ از او و بگرنجیت معین الملک عرف بهر سو این قمرالدین خان وزیر ابو منصور خان قرار برقرار اختیار کرده قتالی فاحش کردند و وزیر دیگر احمدشاه ابدالی بهر میت رفت احمدشاه بهر میت فتح به پدرش محمدشاه با و شاه عرض داشت محمدشاه معین الملک را صوبه بلاهور تفویض فرمود و در خلال این احوال محمدشاه بگریه و بی رگدشت پسرش احمدشاه ابن محمدشاه در سینه کینه از و یکصد و شصت هجری سلطنت است و ابو منصور خان را ابد و در وزارت نمود و شاهیجان آباد آمد و درین اثناء نظام الملک قصف جاده در و کین رگدشت ابو منصور خان وزارت رسید و خان و احمدشاه با و شاه را مشغول معیش و عشرت گردانید و مقرب حضرت گشت و نفرت و کار وزارت کردن گرفت ابو منصور خان بچید و نادرشاه را سلطنت احمدشاه از ابو منصور خان شوم شده و سوزناج گردید ابو منصور خان خواست که او را اسیر کند و بکشد

محمد علی خان

محمد علی خان

محمد علی خان

محمد علی خان

محمد علی خان



احمد شاه آقام الدوله ابن نمرالدین خان را منصب امیر الامرا بخشید الملک و غازالدین خان ابن نظام الملک را وزارت داد  
 ابوالمصنوع خان برنجی و سوج مل جات را با خود مفتی ساخت و دلی را محاصره نمود و غازالدین خان نجیب خان را و میله را که در آن وقت چند  
 کرد و فرزند است و پیش و در میان و حافظ رحمت خان در سنبل مراد آباد و غیره بر سر بر و خود اند و نجیب خان با جماعه کثیر از و میله را با جماعه  
 رفت و با ابوالمصنوع خان زر مهمای صعب کرد و ابوالمصنوع خان را بکینه مراد رحمت بخشید و نجیب خان بر غایت غازالدین خان  
 بر تبه اعلى رسید و نجیب الدوله خطاب یافت و تیر کده قطع او مقرر شده و غازالدین خان که در آن وقت نوزده یا بیست ساله بود  
 مقرب المحضت و مدار الملکام گشت و بالاخر از احمد شاه مخالف شد و احمد شاه با ابوالمصنوع خان و در ساخت احمد شاه از شاه جهان آباد  
 غریبت لکنه کرد و بسکندره رسید و آنجا مقامات کرد و غازالدین خان مرسته را بر احمد شاه بادشاه تعیین نمود و تا غارت کنند مرسته را  
 در سکندره و بلشکر احمد شاه رسید و بتاخت و تاراج پرداختند احمد شاه منعم بشاه جهان آباد رفت و لشکر غارت گشت غازالدین خان  
 او را گرفت و میل کشید و مادرش او هم بائی را نیز در چشمان میل کشید و زندان فرستاد و عزیز الدین محمد بن معز الدین بن هباده شاه  
 را از حبس بر آورده و در سنه یک هزار و یکصد و پنجاه و پنج هجری بسطط نشانده عزیز الدین محمد خود را با کیم کیریانی مخاطب گردانیده  
 بخت جلوس کرد و غازالدین خان وزیر و مدار الملکام ملک گشت در آن هنگام احمد شاه ابدالی والی قندهار بنام مستان نشان  
 غازالدین خان نجیب الدوله را با عسا کر بسیار بمقابله احمد شاه ایرانی فرستاد و خود بادشاه میخواست که از دلی بر آید  
 لبک بادشاه اجابت نمی کرد و گویند که بادشاه احمد شاه ابدالی را خفیجهت تادیب غازی الدین خان طلب کرده بود  
 با تجمعه نجیب الدوله با احمد شاه ابدالی بتاخت و بخت و او بر غایت غازی الدین خان بحرانی و شجاعهتیکه داشت بر آید  
 سوار شد و تنها بلشکر شاه ابدالی بر غایت احمد شاه ابدالی او را بنواخت و خطاب فرزند خان او را بنواخت و مخاطب شد  
 و با او بدلی آمد و با عالم گیر ثانی دوستی کرد و عمارات عالیه آتشر از اعلی دادند و بکند و میانج بسیار که نوبت از کرد و با گذشته  
 بسکندره رسید بدست آورد و در وصیبه از احفاد و جموریه که یک از ان دختر محمد شاه بود و دیگر از عالم گیر ثانی یک بنام خود  
 و دیگر بنام سپهر و خطبه کرد و عالم گیر ثانی را بدستور بر سلطنت هندوستان مقرر داشت و قیلاست خویش بقندهار رحمت  
 نمود و شاهزاده عالی گیر ابن عالم گیر ثانی که در جبهه و فوج آن بود و مغرول شده بشاه جهان آباد رسید و در حوالی دار اشکوه منزل گزیده  
 سپاه غازالدین خان او را محاصره کرد و شاهزاده پتوریکه داشت از آنجا برآمده براه سنبل مراد آباد و بالوله و برلی با حافظ  
 رحمت خان و دویند بخان روساے رومیله ملاقات کرده بکینه شتافت و بصوبه بدید شجاع الدوله باله آباد رفت محمد قلی خان  
 معروف بمیزرا کوچک ناظم آباد ابن عم شجاع الدوله با شاهزاده متوجه شتافت و شاهر احمد آباد شد و احمد رام نراین که از قبل  
 میر محمد جعفر خان ناظم بنگالیا بکنت عظیم آباد داشت در قصبه پیلواری بنجیدست شاهزاده آمد و بنگام شام بحلیه آوردن کاغذ ملکی نصبت  
 شده بقاعه عظیم آباد داخل شده با تحکام برج و باره آن پرداخت شاهزاده عظیم آباد او را محاصره کرد و رام نراین متحصن شد و خلل آنجا  
 شجاع الدوله باله آباد شتافت و بر قاعه و صوبه الی آباد ستولی شد و گماشتگان محمد قلیخان را بر انداخته و شجاع الدوله را خبر مقرر گشته از شاهزاده  
 جدا شد شاهزاده ناچار از محاصره عظیم آباد برخاسته به بوندیل گشت و رفت و محمد قلیخان نزد شجاع الدوله آمد و محبوب گشته بقتل  
 رسید شجاع الدوله جماعه قزلباشان را که با محمد قلیخان مربوط بودند از الی آباد و اواده اخراج کرد و شاهزاده و دیگر بار فوج فرام آورده

آدم نجیب خان  
 ابوالمصنوع خان

نشر شده است  
 اوسته و خود او را کشید

نشر شده است  
 اوسته و خود او را کشید

بکمال اطلاع  
 ابدالی و در دست از خاندان  
 محمودی که با او بود و بر

روسیه فعیم آباد نهاد و محاصره کرد و خلال این احوال خان الدین خان با نال و گریه ثانی مخالفت داشت روز سه پیش با دوشاه رفت گفت  
 که چند نفر از برادریشان ستیاب الدعوات از پنج و بعد او و دوشاهجهان آباد شده اند غلام بربارت ایشان رفقه بود بسیار شنیده یافته  
 بادشاه از روی ملاقات در ایشان کرد و روزی سوار شده بمقام درویشان رفت و حجه ایشان در آمد ملاقات نمود و ساعتی بناسود  
 این سفاکان در بوسیرت کار و از بنام بر کشید آن بادشاه فرشته سیرت را بشهادت رسانیدند امور سلطنت کجی بر هم خورد و تهریرین ایشان  
 احمد شاه ابدالی باستعجاب احمدخان ننگیش فرج آبادی و روسای رویه و دیگر بار بامر اتصال بسواش را و بها و و کفی از کابل  
 او دوشاهزاده عالی گمر که با حصاره عظیم آباد مشغول بود طلب نمود تا با سلطنت نشاند شاهزاده رفتن شاهجهان آباد مناسب وقت ندید  
 ابدالی در حدود پانی پت باو کینان زبسته صعب کرد و ظفر یافت چنانچه این قضا یا در اقلیم دوم و در تحت صوبه خاندیس بعد از حالات  
 سلطین انجی معروف است با تجمعه ابدالی بعد از ظفر میرزا جوان بخت این عالی گمر این عالمگیر ثانی را به نیابت پدرش در شاهجهان آباد  
 بر تخت سلطنت نشاند و بجهت الدوله اندر اهلها ساخت و غازالدین خان پیش سورجلی جات رفت و احمد شاه ابدالی بکابل حجت  
 نمود و تهریرین افشار میر محمد قاسم خان با عانت انگیزان خسرو میر محمد جعفر خان را از امارت بنگاله خلع کرد و خود بجای او نشست و عظیم آباد  
 اند و ارام نراین را بجمیل محبوس ساخت آن هنگام انگیزان با شاهزاده عالی گمر سوخ و روزی دوشاهزاده باستعجاب انگیزان و میر محمد قاسم  
 خان و عظیم آباد و در سینه بکیرار و یک صد و هفتاد و دو نفری سلطنت نشست و خود را بشاه عالم ثانی مخاطب ساخت بعضی احوال  
 این بادشاه در ضمن بابی و دیگر جاها معروف است با تجمعه از عظیم آباد با دوده و کهنه رفت و با شجاع الدوله نسبت بهانسی و بر  
 پسران چهر سال و نهمه شتافت تهریرین افشار میر محمد قاسم خان ناظم بنگاله و عظیم آباد و از انگیزان منبرم باسید استعانت بشاه عالم  
 و شجاع الدوله پوست بشاه عالم و شجاع الدوله با عانت میر محمد قاسم خان پسر انگیزان لشکر عظیم آباد کشیدند و در آن سال  
 کاری نساخته و برگشته و یکسره جاپی کردند انگیزان با میر محمد جعفر خان که او را پیش ازین از حبس بر آورده ایالت بنگاله و پنهان داده بودند  
 نت افتد و با شاه عالم و شجاع الدوله رزم کردند و ظفر یافتند و اب شجاع الدوله بهادر و صوبجات خویش اقامت مصلحت ندید پیش احمدخان ننگیش  
 فرج آبادی و روسای رویه و کاپی رفت و بادشاه با انگیزان پوست انگیزان کوره و والد آباد و بیست و شش لشکر و پیه سالیانه از دکن  
 بنگاله جهت تصرف بادشاه مقرر کردند بادشاه قریب شش مهب سال در آل آباد استقامت نمود چون نجیب الدوله فوت کرد با اتفاق کینان  
 بادشاه از آل آباد و شاهجهان آباد و حضرت فرمود و از میان کوره و والد آباد از تصرف بادشاه بیرون رفت گماشتگان شجاع الدوله بران متصرف  
 شدند و مر سوم بنگاله که از انگیزان بیادشاه میر سید موقوف گشت و تا امروز که سلخ و حجه سید بکیرار و یکصد و نود و پنج سحر می و بیست  
 سه سال از جلوس گذشته و از ننگ سلطنت هندوستان را دوشاهجهان آباد و زیت بخش است و در عهد دوسکمان از لامور تا وریا تاک  
 و سمت مشرق تا حدود و فواح شاهجهان آباد متصرف اند و از سورت بندر تا کلکته تمام ساحل دریای عمان را و از کلکته و بنگاله و پنه  
 و نا به تهریر و متصل و با صاحبان انگیزه کوشی ساخته در لباس سوداگری بر حکام بنگاله و آورده والد آباد و غیره محیط و حکمران اند و والد آباد  
 و آورده نا به تهریر و با دوشاه انگیزان نصف الدوله بهادر و عرف میرزا افانی ابن شجاع الدوله و صوبه اکبر آباد و تصرف خود و الفقار الدوله  
 فواح نجف خان بهادر است که تمام آند بار را از سمت تصرف قوم جات بجوان مروی و یاوری طایع بر آورده بحیطه ضبط خویش  
 در آورده و پیکری محقر بادشاه را خدمت میکند و از ننگ آمو و جدر آباد و دیگر صوبجات مملکت و کن و تصرف نظام علیخان ابن

در این زمان که احمد شاه ابدالی در کابل بود و دوشاه از روی ملاقات در ایشان کرد و روزی سوار شده بمقام درویشان رفت و حجه ایشان در آمد ملاقات نمود و ساعتی بناسود

در این زمان که احمد شاه ابدالی در کابل بود و دوشاه از روی ملاقات در ایشان کرد و روزی سوار شده بمقام درویشان رفت و حجه ایشان در آمد ملاقات نمود و ساعتی بناسود

در این زمان که احمد شاه ابدالی در کابل بود و دوشاه از روی ملاقات در ایشان کرد و روزی سوار شده بمقام درویشان رفت و حجه ایشان در آمد ملاقات نمود و ساعتی بناسود

تصفت جاده نظام الملک است و احمد آباد و کجرات و آلوده و کنگ و اور و سیه نامند و دیگر امصار و کن و در تصرف و کنیان است  
 و سیه یکین از و یکصد و نود و چهار مجری احمد آباد و کجرات را کنگال کا و انگیز از گماشتگان رئیس و پنا بقتال و جدال آتش که در تصرف  
 شده از پنج جاده ای و در می بیاد شاه نمیر سید یک نام هنوز خطبه رسد و رسد و سستان بنام نامی اوست یا بی است از جایگاه  
 معروف است و توابع شاه جهان آباد است مزار شاه اشرف و علی قاندر در آنجا است و قلعه اش آنجا مشهور بود و شهرهای  
 شهری مختصر است و در نزدیکی آن جو نیست که آنرا که گویند و معبد هندوان است و در نزد کسوف و خسوف مردم اطراف و جنوب  
 در آنجا حاضر آیند و غسل و خیرات برد از اند اکثر امان آنجا که در بجای سستی نزدیک شهر میگذرد و دوست چهل و شصت کرده است  
 بنام عابدان هندو و متقدمین منسوب است و آنهمه سزین از افغان تراز و دیگر سزین مندا نمند اختلاف دارند که هر که در آنجا میرد از آمد شد  
 زانکه که متقاضی و بر زبان هندی او اکنون گویند باز ماندند که روان و پند روان در آنجا جنگ و مهابارت کردند و آن زمین چهل کرد  
 از شاه جهان آباد و سمت مغرب مایل شمال است مساحت آنجا که در سزین از توابع شاه جهان آباد شهری قدیم است و در آن شهر میزند  
 سکافی است معبد هندوان و با حقا و ایشان بعد از مرور و در بعضی مظهر انوار آتشی از آنجا میاید اند که زمان ایشان آنرا به کنگالی اوتار  
 نامند و عوام گویند که در آنجا از آنجا ظاهر گرد و جلال و جلال و در سزین که در آنجا از سزین و متصل سزین نام است متعه جانیست که  
 معادن زر و نقره و مس و آهن و سرب و زرخ و سنگ و تکه در آنجا یافته اند و آهویی مشکین و گا و اسب کوهی و گرم پله و باز و شایین و فصل  
 فراوان از آنجا آید و زمینداران آنجا بنابر صحت راه مطلع حاکم نباشند و در فاصله قریب سزین حصار او آبادی است که پنج  
 در سزین سلطنت خویش قطع بران افزوده آنرا صوبه قرار داده و در همه اکنه آنجا آنجا از شیوخ و سادات بکثرت قیام میداشتمند  
 و در سلطنت محمد شاه با و شاه کور کانی غلظت الله خان شیخ زاده لکنوه بنام است آنجا از طرف قمر الدین خان وزیر الماک قیام میداشتمند  
 و علی محمد خان رو میله در زمره ملازمان او بود و احوال او و اولاد او اتماعش و زمین آنکه مرقوم شود با جمله اولاد و احتفا و عظمت الله خان  
 در آنجا کارهای با نام کرده اند و در آخر سلطنت محمد شاه شیخ محمد اسکن سقو قاضی طبیب عمده پکنه سورام از توابع اله آباد که پیش ازین  
 ملازم قمر سباز الملک سر بلند خان و آورده و الی راقم بوده و عاقبت بدار و نگی تو پنهاندر سیده چون و شاه جهان آباد و سر بلند خان  
 پایدار من قناعت کشید شیخ محمد جدا شده چندی ملازم خان و ران و بعد نادر شاه می ملازم قمر الدین خان گردید قمر الدین خان  
 او را بنظر است مرا و آبا و فرستاد و بی چندی همان جادو گزشت و بالاخر الملک تمام بقبضه تصرف علی محمد خان رو میله در آمد و آخر قمر  
 آبادی و حربه است اکثر قوم سادات در آنجا سکونت می دارند و ظروف گلی نقش رنگ های گوناگون مثلا گلکاری های طلائی و نقره  
 بار یک و نازک و صاف و لطیف بسیارند چنانچه یک حقه با خواجه و چلم سرخوش و غیره اسباب گلی قیمتی یک اشرفی یا دوشه بهرست  
 می آید و آنجوره و کالته همچنین آقوله شهر مسیت لوا حداث از البیهر علی محمد خان رو میله از خمارات عالی و مساجد و خورق بسیار و چند ساجد  
 با گنبد های طلا و مس طلوع کاری طلا بطور مساجد شاه جهان آباد که نظار گیان را از آن فرست افزاید منبی بوده و آن شهر در پیش  
 نواب شیخ الدوله و انگیزان که برها فخر حمت خان شده خراب گشته با کجاده و وقت آبادی خویش انشای سردار در آنجا موجود بود  
 راقم حروف در زناقت میر محمد قاسم خان آنکان بسیار تر شا کرده و شهری که کان و پر رونق بوده و رو میله و فغانان بسیار در آنجا سکون  
 داشتند و رواج اسلام در آن شهر از بانک مصلوات و زکات بسیار بوده و چون شماره النبال رو میله و دوی به تنزل شاه مرقوم اند با و امانت بر

میان شاه سیه و کجرات

سیه

چوب

وصف شهر و جاده

شهر

و

اعمال حسنه بدل بسنه گردید حتی که با اسرار و فرزند خوش شکل میل کنج میگرد و در ستم است لوط تازه شد در و فقره نقوش انجاء است کمین  
 دخل ساخته بکاری بزند و دیگر ازین قبل بسیار بوده است چون طغیانی سیاحت بدرجه اتم رسید حق تعالی شجاع الدوله ابن ابوالمنصور  
 خان وزیر و انگیزان را بران قوم و شهر تعیین نمود و در اندک فرصت انبشیر را با جمعی بسکن بر ویلایه و غیره بتاخت و تاراج بنارست رفت  
 اکنون آن شهر آبادی بلای رونق میدارد و حکایت عروج علی محمد خان بدین منوال است که در عهد محمد فرخ سیر بادشاه تیمور کور کاشانه  
 شاه عالم خان حسن خان و دیگران بودند از قوم تترچ از ولایت رود و در قمر آباد و بدراون و بریلی که آن ضلع کبشیر مشهور و مشهور  
 گردیدند و بعلماقه نوکری حیات مستعار میسر میبرد و حسن خان چند سپه داشت از انجمله از اخفا و او و مندر بخان است که پیش علی محمد خان  
 مقرب و خلم بود و شاه عالم خان را و فرزند فوده یکی داد و دهان و دیگر جافظ رحمت خان و جافظ رحمت در عهد ریاست علی محمد خان  
 نیز بنسبتور و دندی خان رکن دولتش بوده و جافظ رحمت آن است که شجاع الدوله با خفایت انگیزان او را در زرم بقتل رسانید  
 با انجمله او و دهان بنوکری ازینداران در اخباری ضلع که کبشیر میگذرد ایندو تیره پیش راجه کماون بصیغه سپه سالاری مقرب و صاحب شست  
 و کارهای مشکرف از و بطنور آمد بالاخر راجه از گفته شماران از و قوم گشت و او را بسیار است کمینست و او و دهان و و سپه داشت یک  
 محمد خان و دومی علی محمد خان گویند که علی محمد خان از قوم راجهوت بوده که با سپه می آید و او و دهان او را با جمعی سپه پرورش و  
 تربیت نموده بعد گشته شدن پدر علی محمد خان پیش عظمت الله خان و در عصمت الله خان معروف بقاضی زاده لکنوه که در آن هنگام  
 از حضور محمد شاه بادشاه بنطاست مراد آباد و غیره که تهر می برداشت بدرجه رساله داری نوکر گردید و در اندک عرصه ستاره اقبالش روی ترقی نهاد  
 چه بر گشت چند بجای رساله و تنخواه بود و سو آن پرگشت و دیگر با جاره گرفت و در قریه سیولی استقامت و زرید و بتالیف قلوب اوشان نشو و  
 پرداخت و ضلال انجوال عظمت الله خان مغزول شده بشاه جهان آباد رفت علی محمد خان در کشته متوقف شده تا که عامل از حضور بادشاه نیاید و او  
 در ساخت و بسط اجاره تمام او نمود و دیگر پرگشت اجاره گرفت و اسباب امارت و ابالیت بقدری بهم رسانید و قوت گرفت و آنگاه عامل از  
 رادست برداشت میداد و قوجدار به استعداد ابالیت و محل سیاحت داشت و بارالکین بادشاه فوت شد و خواجگان پیش نمود و خوف و دایا و نذر و رات  
 بدرگاه بادشاه و وزیر اعظم اعتماد الدوله قمر الدین خان از سال کردن گرفت چندا که خود را در مرقد منصبداران بادشاهی منسلک ساخت و این  
 شاهنواجه سر از طرف عمده المکات امیر خان بنا بر انتظام نموده که بجای گشتش مقرب و با جاره علی محمد خان بود تعیین شد قلمه سیولی معموله آلوده نموده  
 از علی محمد خان باز خواست کرد علی محمد خان او را بقتل رسانید و قوجخانه و غیره اسباب شتم و خدمت خواججه سرابستش افتاد و در آلوده و نموده  
 مستقل گشت و از امیر خان میرد و با قمر الدین خان وزیر پرست جهان ایام شریف الدین علی خان و غیره سادات باره افسر  
 عبداللہ خان حسین علیخان سر مشورش افسر خسته بودند قمر الدین خان که با سادات باره حکومت میداشت عظیم الله خان از شاه جهان آباد  
 با فوج پیشمار و توپخانه بسیار بر سادات از پیشگاه خلافت تعیین نمود و به محمد بن الدین خان ابن عظمت الله خان و علی محمد خان حکم کرد که شرک عظیم الله خان باشند  
 در زور جنگ محمد حسین الدینخان و علی محمد خان مروانده بکشید بصیغ الدین علیخان بقتل رسید عظیم الله خان طغیان یافت و در جلد وی این خدمت قمر الدینخان  
 وزیر الماک علی محمد خان استخفاف ابوابی و عنایت طوع و نوبت باهی مراتب منصب نیز از این ذات و پنجه اسوار سر از ساخت بعد محمد علی محمد خان  
 سر از طاعت وزیر باز و وجه در آواک مالو حبث باین اجاره نمودن و زرید راجه بنسبتور قمر الدین خان عامل مراد آباد شده که بر سر علی محمد خان  
 با و الحان کرد و صلح نمود است هر چند با کرد و در حمله زرم حار است علی محمد خان با او مصاف و او هر چند و سپهش موتی نامت عبداللہ بنی خان برادرش

بجانب حضرت مولانا  
مخدوم جلال

کتابت حضرت علی

ولیرخان ابن شجرخان ساکن بلخ آباد و قتل رسیدند علی محمد خان ظفر یافت و غنائیم بسیار از صامت و لاطق و توسیجانه وافر و دیگر آلات حرب بدست علی محمد خان افتاد و محمد الدین خان ازین ماجرا در غضب رفته متعین الملک عرف میر سید خلیف خود را بالشکری آراسته بر علی محمد خان تعین نمود و تعین الملک باشولا بری مادر خود و وجه قمر الدین خان برگشت و از آنکه خیمه گاه ساخت علی محمد خان معجز و حاجت پیش آن و بجا آورد بسیار تحف و هدایای بیشمار از آن اعتماد الدوله فرستد شولا بری و همین الملک را از یاده از سابق بر خود ساخت و بر کشتی میان دریا گنگ سجدت معین الملک پیوست و وصیه خود را به برادرش میر صدر الدین ابن قمر الدین بکاج داد و معین الملک به بلخ مراجعت نمود و علی محمد خان به شتافت و مطمین نشیست و همواره با جماع افواج سرگرم بود و برادره آنکه به عوی خون پدرش بدل داد و در آن باره که کماؤن میا و نیزه و چون اسباب حرب بود و فراموش آورد و پانیده چنان را بر اول و دوفندی چنان را سپه سالار و ملا سردار را بخشی و فتح خان را امیر سامان مقرر کرده با حشری انبوه از افغانان و در وسیله عازم کماؤن گشت پانیده چنان اقطاع ملک کماؤن مثل صوبه کاشی پور و در پور و غیره را که در دامن کوه بود همه آن را تاخت و تاراج نمود و تنگ و ناموس عالمی را بر باد داد و کماؤن آن فواج را قبل و اسیر کرد و چون علی محمد خان بمقدمه خویش بلخ گشت امر کرد که تمام فوج سپاده شده بر کوه بنایند و خود نیز با تمامی اراکین سپاده شده بر کوه کماؤن قدم محبت نهاد و تا چنانکه ولی که تا حال احدی را از بادشاهان نمیدانست قدرت بران نرسیده متصرف گشت راجه کماؤن منظم بر راجه سیدی نگر پناه بر و علی محمد خان بشفاعت راجه سیری نگر و مردم و انان و عوی خون پدر و گذشت و شکایت بسیار و اموال بیشمار بطریق خون بها از راجه کماؤن گرفت و ملک بالاک کوه را که در تصرف آورده بود بمیوض سه گانه رو پیه راجه سیری نگر اجاره داد و کاشی پور و در پور و غیره ملک و امن کوه را به تصرف خویش گرفت و بانو در مراجعت نمود و چون چند روز بآن برآمد بار و میل و بار و قمر دم دار و غنچه میر عمارت صفدر جنگ ابوالمنصور خان که آن وقت بدار و غنچه توسیجانه با و شاه سیرنگریا بار پیش و تنبا بر ارسال خوب کور و که در دامن کوه نبر از آن درخت بریده بشاهجهان آباد می بردند و خشک و خاست نوبت به پنج و خنجر رسید و مردم طرفین زخمی شدند و در غنچه عمارت بشاهجهان آباد که نیت ابوالمنصور خان بطلب نیت و قمر الدین خان وزیر از آن ماجرا مطلع ساخت و اعانت خواست که بادشاه را متوجه استیصال رو وسیله پاسا زند که صلح دولت احست قمر الدین خان بطایفه متفق شد ابوالمنصور خان عمده الملک امیر خان و قمر جنگ غزال الدین خان ابن نظام الملک و سخی خان و مصمم الدوله ابن مصمم الدوله خاندوران و دیگر رکن السلطنت را با خود و بار ساختن آبی محمد شاه را بر استیصال علی محمد خان آوردند و بنابر عهد بادشاهی یک لکنه رو پیه نقد و در کج و تنجا به نزار و پیه قهقمر بر نه خود مقرر نمود و محمد شاه با عساکر و توسیجانه بسیار فرستاد و در باسی حسن و گنگ بل شتیما بنده عبود فرموده بر ساحل بان گنگا لشکر گاه ساخت و ابوالمنصور خان راجه نولر آ نام خود را از صوبه آورد و طالب فرمود که قمر الدین خان ابوالمنصور خان بمیدان ساداری همراه راجه نولر آ در آن یورش حاضر بود و قایم جنگ ابن محمد خان جنگی با بادشاه از فرخ آباد و خلیف بشاهجهان علی محمد خان مست ایمن شسته و جنگ که در این آنور و بد آن زمینات و بود و محض گردید فوج هندوستانی تمام و اکثر وسیله با که بهر از علم پیدا شدند بطریق متواسی علم که با بادشاه رزم کردن و چون جنگ کمال عاقبت است از علی محمد خان جدا شد و دیگر اوس را فاخته ولایت کمر عیار به بادشاه بستند و قمر الدین خان همراش بوده و شند با کج افواج بادشاهی بحاصره جنگه و درخت کایطون آن مورچال شد و دیگر اطراف با حاصره آمد و نقصه خنجر و جنگ قنجا به میان بالا محمد قمر الدین خان و قایم جنگ از محمد شاه بادشاه شفاعت خواستند بادشاه از نقصه است او در گذشت علی محمد خان سجدت بادشاه پیوست

بادشاه

باو شاه اور البشایجان آباد آورد و هنگامیکه علی محمد خان از جنگده برآستد ملازمه باو شاه از آن خود است و رستم حریف باختر سواران خود نیز  
 بطریق سیر از لشکر برود و در آن جنگده آمد و نظر با سیاست و کجنگام برآند از خیمه علی محمد خان را نشان میداد و قیام خاکی برپا میداد و سینه قمری سفید پوست است  
 قد در فرسبی و لاغری متوسط و ریشش مثل انگشت دراز و سیاه و بروت ناله برآستد و سرش در شیمان کشیده پوشاک سفید پوشیده و در فرسبی قاف  
 و تکلیف که کرد ملال و غبار از نظر آب هرگز بر جبهه اش نشسته از خیمه که بر درگاه سپی جنگده زده بود و برآند بر سیل سوار شده با سیاست و  
 تا خیمه اسپک و چون که ویرانچه فرو آورده بر شتران بار کرده و در گفت که خیمه را بر زمین باو شاه داده رسید بگنبد و روان شد و بخت باو شاه  
 همراه برادر قائم جنگ شتافت و قمر الدین خان و محمد فرید الدین حسان ابن عظمت الله خان را حکومت کشته داد و علی محمد حسان  
 را اسیر نمود فرستاد و علی محمد حسان آنجا بود و در میانیکه احمد شاه ابدالی بنزد قشون رسید و محمد شاه پسر خود احمد شاه را بمقابل  
 ابدالی فرستاد و علی محمد خان فرصت یافته از سر میدان بکلی نویسن شتافت و بر تمام کشته را از آنکه و مراد آباد و سنبل و آقرویه و بریلی و  
 شاه جهان پور که جاگیرات اعتماد و اوله قمر الدین حسان و ابو منصور شان و خالصه شریفه بود و شش گشت و باو که مستقل  
 گشت و بعد چنانکه برض استقامت داشت و پسرانش عبد الله خان و فیض الله حسان را احمد شاه ابدالی بعد از انعام  
 از احمد شاه همراه خود بقتل بار برده بود و بافر و سپه سومی خود و سعد الله حسان را به نیابت عبد الله خان و فیض الله خان بر سر ریاست  
 نشاند و محافظت را نائب مستقل سعد الله خان و دودهی خان را سپه سالار و ملا سردار رشید بخشی و فتح خان را خان سامان  
 بدستور سابق قرار داده و قوم شوال سینه احمد احمد شاه بن محمد شاه مطابق سبک بزار و یک صد و شصت و یک جبهه و در گشت و  
 او شش پید و شش سینه از آن مرقوم شد و سینه از آن دیگر محمد یار خان و الدیار خان و قمر فیض خان باجمعه بدار و و پسرش سعد الله خان ابن محمد خان  
 بحکومت شصت قطب الدین پسر و عظمت الله خان از طرف احمد شاه ابن محمد شاه بواسطه انتظام الدوله ابن قمر الدین خان بحکومت کمره  
 مقرر شده باو و سه صد سوار بالفتح رسید و دودهی خان و خیمه با جمعیت بسیط بزار سوار و پیاده با قطب الدین خان بمقابل و مقاتله نمود و  
 قطب الدین بجز در حواله با آن سه صد کس رزم کرد و در قتل رسید و دودهی خان نظر یافت و در خلال این احوال و بر فصل آن قائم جنگ ابن  
 محمد خان بنکاش بنجالت سعد الله خان برخاست و با انوش افغانه جمعیت نمود و کمره اتصال رو میله باست سعد الله خان دو دیگر رو سینه  
 رو میله بر چند که بجز و زاری کردند و تصوف و فصل گرفته و شش و یکیش و یک گناست سو جل گنگ میدادند و قائم جنگ بصواب و بدید محمد خان  
 بخشی که بدار الهام او بود و قبول نکرد و رو میله با دست از جان شسته از آنکه که می نمود و در قائم جنگ از نیست و حرکت آمد و در ساخت  
 موضع ووری که از بداون سمت مشرق بمسافت چهار گروه است تلاقی فریقین افتاد و وزی صعب بیان آمد و بهر بیت بر فوج سعد الله خان  
 افتاد و سعد الله خان با حافظ رحمت خان و دودهی خان و دیگر روسای با سعد و وی چند ثبات و زبید و یک طرف ملا و سوار بخشی  
 با جمعیت خویش را ایستاده بود و قائم جنگ با سه صد فیل سوار بر سعد الله خان حمله آورد و ملا سردار اسبان با جمعه بر پشت قائم جنگ خنجر  
 و شکاری فاحش سر او انداخت و قائم جنگ منظم و پر گن شد از قنای الهی محمد فیل سواران زخم فنگ گشته شدند و قائم جنگ از  
 مرگ و حیات نشانی نیافتند سعد الله خان نظر یافت و بجهت ابو منصور خان میگذاشتند تا زمانیکه احمد خان ابن محمد خان بن  
 ابو منصور خان را سینه رزم ساخت و ابو منصور خان با بهار او و کبی بر احمد خان بتاخت سعد الله خان با احمد خان تفرق شد و  
 با ابو منصور خان رزم کرد و سینه رزم کبود که او را و پیاده برود و این قنای با و زمین فرخ آباد و قوم است با جمعه چون خبر فوت علی محمد خان با احمد شاه



ابدالی رسید تا سفت خود و محمد الله خان و فیض الله خان سپدان علی محمد خان را اولداری کرد و بحسب استدعای ایشان از قندهار  
 رخصت نمود و شان نمود و هر دو برادر بکثر رسیدند بموجب وصیت پدر و فرمان احمد شاه ابدالی از سعد الله خان خواهان ریاست شدند  
 حافظ رحمت و غیره اراکین محمد علی خان ملک سورونی را اسبه حصه کردند و پاکت اورنگان یک برادر خود را بنا بر تربیت همراه دادند  
 چنانچه بر یک حصه عبد الله خان و مر قننی خان و بر حصه دوم فیض الله خان و محمد باقر خان و بر حصه سوم سعد الله خان و الله بار خان قایم  
 شدند و حافظ رحمت و دوند چنان و فتح خان و ملا سردار بخشی مدارالمهام اینها شده ملک را متصرف گشت و حاصل هر حصه از ملک نیز  
 بوده باجمعه عاقبت محمد الله خان بکرات لغو جان شیرین را بپادشاه داد و وجه اکثر اوقات تداران و کز و مان را در مجلس خود سر وادی و  
 با قسود آن را بدست گرفت و رفتی او را از گزید و رسته بمانش پیرید و فیض الله خان در رام پور سکونت گزید و سعد الله خان به بلو و لعب  
 بر دشت حافظ رحمت و دوند چنان و ملا سردار بخشی و فتح خان میر سامان بر تمام ملک کمر متصرف شدند و شست که در پیه سالیا نه باران و اجا  
 سعد الله خان و همچنین برای خراج و دیگران مقرر کردند و مر قننی خان و الله بار خان اینها علی محمد خان در گذشتند ریاست بر  
 سعد الله خان و فیض الله خان قرار گرفت تا آنکه سعد الله خان در پیچ شهبان سده هزار و یک صد و هفتاد و پنج هجری در گذشت  
 و برادرش فیض الله خان ابن علی محمد خان در رام پور برسد و امارت قیام داشت حافظ رحمت خان و دوندی خان و ملا سردار  
 بخشی و فتح خان میر سامان بر ملک علی محمد خان مستقر گشتند و فیض الله خان را همچنین رئیس داشتند و در میان خود با اتفاق  
 میکرد و اینها چون و دندی خان و ملا سردار بخشی و فتح خان میر سامان در گذشتند شجاع الدوله ابو المصور خان طبع در ملک کمر  
 کرد و مبالغه که در باب صلح خمر و حافظ رحمت بد کنیان بر طبق تمسک حافظ رحمت و او بود از حافظ طلب نمود حافظ صلح و خزانة شد  
 خراج او بر دخل افزون بود و مبالغه را از سپران و دوند چنان و غیره طلب نمود ایشان در اداسی آن حواقت نکرد و دوند و خزانة بر یک  
 جوانی از شجاعت خویش نسبت چنین به شجاع الدوله کرده و او نیز گفتند که تمسک بنام شما است سعد انجام کرده و دوند حافظ  
 گفت که ملک شما را از تاخت و تاراج و کنیان حفاظت کرده ایم پس مبالغه بر ملک است و پیدا آیند که من زرن دارم جوانان  
 نشنیدند فیض الله خان نیز سخاوت گفت که ز شجاع الدوله داون و صلح نمودن اولیست چون حافظ رحمت تهدیدست بود یا نمود و آماده حربت  
 شجاع الدوله با اتفاق انگیزان با حافظ رزم کرد حافظ رحمت بقتل رسید لشکر افغانه منظم و پران گشت و فیض الله خان در دامن  
 کوه که او در بلال دانک پناه برد و شجاع الدوله اولاد و اخفا و وسای رومیله را اسیر ساخته باله آباد و اووه فرستاد و خرابی بسیار  
 در آندیا کرد و هر کس که فرصت یافت بلال دانک شتافت و پیش فیض الله خان اجماع شده شجاع الدوله در حالت بیماری از بسوی  
 بلال دانک شتافت و راه رسید غلبه بر فیض الله خان مسدود ساخت و در چند روز که مرضش زیاده شده خبر برشتن چاره ندید و فیض الله خان  
 هم از بسوی طابع از تنگی غلبه تنگ آمده مسرت جنرل حاکمین انگلیزین پیام صلح به شجاع الدوله داد و شجاع الدوله صلح کرد و رام پور و چند محلات  
 دیگر فیض الله خان را و او تبه اووه مزاجت نمود و تبه چند روز در گذشت گفت که سده کنیز را و یکصد و نو و پنج هجری است فیض الله خان  
 در رام پور ریاست قیام بسیار و ملک کمر و در تصرف نصف الدوله خلف شجاع الدوله است که با عانت انگیزان استقلال بسیار و میر کا و  
 مملکتی علمی و بیرون از تصرف و اماوک هند بقول لاف آیین کبری از توابع شاهجهان آباد است و آشفتری است بر کوه مداریه که سمت شمال هند است  
 مثل بکار و شاهجهان آباد و یکصد و دو گویند که کشمیر و دیگر اعمار یامین غربی و شمالی و دین کوه واقع است و بعضی گویند که مملکت چین و خطای



درین کجاست و نیال که شهری است بوفور آبادی و آنجا از خاک شوی طلا حاصل نمایند چهارین کوه است شیخ یار محمد صنف انشا و قلند  
 بکراون رفته بود آنچه که در آنجا مشاهده کرده در آن انشای مرقوم نموده و هر یک از آن بر سهیل اختصار تخریری آورد و آخر سه سوم از  
 از جلوس محمد شاه مطابق سنه یک هزار و یک صد و سی خط راجه دیو چند باز بهادر ابن راجه جکت چند باز بهادر مالک کوهستان کماون تعلیم و  
 پدرش و شکوه عدم تبلیغ تعزیت نامه بنجد دست محمد شاه باور شاه فرستاد و بسلیه امین الدوله از درگاه محمد شاه باور شاه کور کانی خلعت و جوهر  
 و اسب و یک تیرگی و تاجه شکر تسلی هوا که بنده یعنی یاز محمد شد تا ایلی شده برساند چنانچه بنده از شاه جهان آباد کو حیدر عبود  
 همن نموده بهار به آبادی سادات رسیده در بهار دوه رسیدم و از آنجا بقبضه کولان مملو که شاه مرتضی رسیده شد و از آنجا بکشدش  
 روز یکجاشی پور که صوبه کشند از توابع کماون و از کاشی پور راه اسب و فنیل نیست در آن طرق در آنجا کماون و دانگی از سه کار  
 راجه رسیده بود و بسواری جهمان و رفقا بر دانه سوار شده بر سهی کمان راجه زیاده شدیم اسب و فنیل را محروم  
 راجه از راهیکه بهند و ستانیان را بان راه واقف نمی کنند بر دند از صوبت و سختی راه و هیچ صعود و نزول گمانی و سعت جیا  
 و در آنجا که بهارستان بیابان و کوه و فتره باید که بر تابد در عصر چهار روز کماون منزل گاه شد راجه در بهار  
 باغ که تعلیم باغ شاه مار و از خلافت شاه جهان آباد کماون و بقا صله چند کوه ساخته و بنا گدشته است و سلافتش است رفته بود  
 به آنجا طلبید و علی الصبح در آنجا رفتن است و مردم و ریتاری فروش و آرایش و تزیین و پیرایش باغ مذکور تگاپوسه کردند به  
 سکنه کماون و دیسات ان میب و دیدن ضروریات بجلدی هر چه چنانچه می آوردند وزیر و بخشی و تیر سامان و مصاحبان و عده با  
 و رنگ بران و مردم و دران و دیگران و در بهارستان و کرم و دیدن و بار بر سر آوردن بودند تا شام تباری آنباغ  
 باین تمام کردند آنجا وزیر و بخشی و تیر سامان و بخشی و مصاحبان و جمعی از آن بلباس فاخره و فرشان متوافره رسیدند  
 نشست و حضرت زون بهالقه و مصاحبه بهیچ بطور نیار و دند زار واری پیش آمده گفت که چهار راجه اینهمه ارکان دولت را بر  
 استقبال شما فرستاده و خود راه شاهی بهینر بهمان زمان روانه شد و چون بدروازه باغ رسیدم بهر اران و وسیله شمشیر علم کرده نفس  
 سه و سیکر دند و به دیوار باغ با دو چپیده و در برده پای و خود بهبه از تاش و باد و فرش از دروازه باغ تا دیوان خانه تمام  
 تا این ای و لایقی تازه و نو و خشت ان بالکل از سر تا پای بنایش و باد گرفته و محاسنی بنکناش یعنی شنگاه برو و گوشه حوض دو  
 درخت بقامت ابنه نونال که شمر و دیک از طلا و لقره و بر گماش بینا کاری سبز و بر سر شاخ بصورت طوطی و شاریک و قاخته  
 و کبوتر و زرافه و غن و بلب و غیره واک جبه انوران از طلا و لقره نشسته و در منقار هر یک طیور نقیده با سه رنگارنگ افرخته بودند  
 و سبزه پوشان و زر و لباسان و پیاده یا سیاه و بان داران و خاص بر داران و دیگر همه تحمل و مشتم بادشاهان بر جاس  
 خود ایستاده و محقق سنگما سن رام جنبی با و دیگر اهل طرب و لثاط و در لباس و پوشاک بهند و از جلوه گر کوئی خیل پریان است  
 یا جمیع خوران باغ جهان متصدیان پیش پیش من میرفتند و از سلام گاه مجر اگر دند چویدار نام هر یکی را گرفته مجر اکنا نیند من هم  
 به ادب تمام سلام کردم و چون بدیدار همین قدر گفت که وکیل بادشاه بهند معراج سلاست راجه دست بر سر گذاشت و اشارت  
 پیش آمدن کرد و ادب سبب آورد و پیشتر رفته برابر حوض ایستادم و گفت ای شاه ای صواب پیشتر بنامید و نعلن به  
 معافه است که و در دستور و مضابطه و باز بادشاهی و دیدم و دست بر قدش بر دهم هر دو دست من گرفته هم آغوش شد

یکساعتی پیش آوردیم گرفت این زبان نامه با و سناه گذر اندیدم گرفته و زرو مال و آن گذشت چه تسلیمی و قبولی بجا آورد و  
 آنجا و برای شستن بر سنگها من فرمود و بعد آداب شستن اول از غیر و عافیت من پرسید بعد از آن گفت که در راه است و هیچ  
 یعنی قصد هیچ لباس یا کفش ندارد گفتیم چنین دولت بی محنت و در کنار نمی آید باز از کوا ایست با و سناه مجید شاه پرسید و شکوه بانو شستن  
 خطا تمام بر می سر کرد گفتیم آنجناب از شما که ایست و از دور بر او می رسم خاص و عوام چنان است که هرگاه بچانه کسی ماتم رو نیست و در مقام  
 بر او بر می خیزد و شاد و درین معنی احوال گردید گفت فی الواقع تشبیه یعنی تقصیر شد بارگشتیم خوش وقتی راج شها بجدی دست داد که هم سر او  
 فراموش شد بسیار خوب بشنود و گردید و در وقت دیدن کرد و گفت که مردم هندوستان چنین قابل می باشند که تا این مدت از وکلای بابو شاه  
 چنین کسی نبوده است همه اری و ملی تصریح کردند پس از آن فرمود که ضابطه خاندان ما این است که هر که بکالت از سب رمی آید خلعت  
 ملازمت می یابد اگر تاخی یعنی سب اوی میدانم انداز فکر اگر نام خلعت بر زمان می آید مناسب نیست و اگر این نشود ضابطه قدیم بخورد  
 گفتیم شما کم از بابو شاه نیستی خلعت شما خوب است خواهم که ضابطه بزرگان شما بر هم خورد و زیاد تر مرمرانی فرمود و دیوان را گفت بنوشته  
 خاص برده خلعت خاص پوشانیده بپارند بعد پوشیدن خلعت بحضور آمده آداب بجا آوردیم و بعد از آن را منع کرده بود که بدست دیگران  
 نام ایشان بر زبان نیارند بدست و شستن بجا می خورد و شستن و احوال با و سناه و راجه بیضا که سواکی که پناه و اجیت سنگه را بر سر پیدایان  
 کردیم بعد از آن گفت که این راجه با شان و شوکت بسیار داشته باشند گفتیم هر چند جاه و چشم بسیار و از دلیک بشما نمی رسد آنها را که با و سناه  
 و شما هم بسیار بسیار فرحناک گردید چون راجه بعد چاره سالگی و حسن و جمال بی سبها و چشم بر رویش باز داشته تماشا کرد قدرت ضابطه  
 بی حال بودیم در حال این احوال گلبارنگ مبارک و قول فرزند راجه از هر طرف بلند شد من یک اشرفی پیش بروم گفت این حال  
 چرا گفتیم نزد مبارک و قول کند صاحب است گرفته بدیون گفت که خلعت از سر کار کنور هم پوشانیده مبارک خلعت سابق و سنگینی کم  
 بنویز این خلعت که پوشیدیم و در زیر بار این خلعت احوال متغیر شد نفس تنگی گرفت آداب بعد محنت بجا آورده شد باز بهمان وقت  
 نشستیم راجه از من شتاق شنیدن احوال من بود و من لحظه لحظه میدانستم که حال طایر روح از نفس قالب بر و از بهمان تشنگی  
 غلبه کرد و دیوان اشاره کردم او در آنجور سیمین آب آورد و خودم آن آنجور و بخار من حواله شد و پانندان گذشت پیش  
 من گذشت و دوبره برداشتم و برخاستم آن پانندان نیز بپشت او آنجور و من آمد چون نزدیک آن انجبار شمع ایستادم راجه  
 خود دست بر گذاشت و برخاست و گفت فردا باز ملاقات خواهد شد چون اندرون رفت هر دو خلعت از بر خود جدا کردیم  
 و از آن سب که پیش گردیدیم هنوز بفرودگاه نرسیده بودیم که شعلا افرخته مردم بیار می آمدند من قدمی چپ پیش نهاد از  
 پس چون بپانندان من در رسیدن آنها هر گردان که همراهی پرشاد یعنی تبرک فرستاده اند ظروف سابق که بجز و رسیدن در آن  
 مکان بر از انواع شیرینی و شیرینهای خوشگوار آمده بود و این ظروف که پوری و چوری و دیگران خدایه کی از ویکرست شیرین تر و  
 لذیذ تر در آن آورده بودند با تقارن تاکید کردیم که حواله آنرا به ما نمایند آنها آن ظروف را چپارده خوان و چند کشوره و نهالی  
 سببیم بود جدا کردند که از شما است ظروف حال را گرفته بردند پانزده رویه انعام و ما سبدم نگرفتند گفتند که حکم  
 نیست از یکم که شویم وزن و بجهت بنارت روند بعد رفتن این انشی و و صدر رویه نقد و وجه ضیافت  
 و شربت و یک رویه بویه بنام همراهیان آوردیم پس قسم تا فردا روز و چهار مرتبه هر روز یکوان نوبت شیرینی با



و چندی از مشهوره میروند و متوجه آنجا علی العموم مقرری نمایند چنان زمان عیالان و توجاران و سربازان سپاهان و آهنگار  
 اینچنانگی بهر سانسینند و در یک از سرکار تنخواه میشود و بیست زمان مذکور می افتد بقدر قوت لامبوت و گاه و دانه خرج مینمایند و دیگر همه  
 پنهان پنهان کرده و حساب مصاوریه مقرره سرکار میرسانند بر آنهم اکتفا نموده راجه بهبهانه شکار کوچ بقدر شش ماه  
 می کنند چنان نیست که بقالی جنبس خوردنی باشد که بر مردم و بیات را تا یک می رود که یک دانه بیست شکر بیان نفروشدند چون  
 خلق است از گرسنگی قریب بهلاکت میشوند که اگر در که عبارت بقدر کم از یک آتار بیک روپیه از سرکار می دهند و چند روز  
 مقامات می نمایند و طلب با نهاده و یک کوچ خان میسازند اگر کسی خواهد که خرج بخانه بفزاید و مهاجران را منع است که  
 بهت دوی بنویسند نقد برون مجال احدی نیست از زمانیکه مردم روپیه با سلسله است و این رسم بر طرف شده نزدیک  
 که روپیه با آن ملک را قبض و تصرف خود در آورند از آنهم حروف گوید که آنچه از دست علی محمد خان روپیه در آورده گذشت  
 و دیگر روپیه است روان طلا از میان آن بر می آید و روزی بهتاش است آن آب رفته بود و دایم هزاران مردم از هر طرف  
 آن مشغول به یک پیزی اند جا بجا تو ده های رنگ بدست و خیرین جمع کرده از آب میشوند تا رنگ بگی در آب میرود و تر نشیمن با  
 زر فرو می نشیند آنگاه سه حصه کرده یک حصه بهر کار و دو حصه آتار را بر سر طلا می صاف بر نمی آید مگر بعد از اختن تاب و  
 سه حصه بقدر نصف طلای خالص حاصل میشود و چند تو لجه از آنجا خرید کرده شده بوقت فروخت دو آنه منافع سر روپیه  
 بدست آمد و دیگر غراب یکی این نظر آمد که خانه روزی نه تقسیمیکه بدو از قاعه میسازند مشاهده افتاد و خدا الاستغفار از ظاهر گردید که  
 نشان شمشاد است زنبوران غسل وقت گرفتن غسل حرکتی نمیکند و کسی را نشین نیز خند و سر قدر که حصه گیسوان در شهر از قدیم مقرر  
 است اگر کسی را طبع کند ناخوش شده راه صحرای میگردد مالک خانه جمعی را همراه گرفته بدینال آنها میدود و دافسون و سماعت  
 از خدا افزون سوگند و قرار و عهد و استوار باز میگردد و اندک وقت باز میگردد و در روزن با جا میگردد و در سر مقرر است که در کار خبر  
 و خیران مردم آند یار یک و نگاره یا دو یا زیاده بهر میسازند و نگاره بدال فارسی بزبان هندی کو بیان مکنس سردار سرخیل را گویند  
 القصد بعد نوزده روز رخصت از خدمت راجه حاصل گردید و بدستور شد آند راه محبوب متعبد بیان در اسیزان راجه بجاشی پور رسیده  
 و آسپان مردم مهر ای که در آنجا گذشت رفته بودم همه را با خود گرفته بدو روز و مراد آید پیش عظمت الله خان مانظم آنجا رسیده شد  
 و از آنجا بشا بهمان آباد مر حبت کردم سر مندر که شهر بدمش نشانند سلطان فیروز در درنه مقصد و شست و شیری آرماسا نه شکار گردانند  
 و صکار در آنجا بنام فیروز و موسوم بغیر در آباد و ساکنان سر مندر بخیر اندان و نوشن شعلی دیگر ندانند صنعت تصویر انیکو میدارند لا بهر شهر است  
 در بند و شان بر ساحل دریا گراوی بولف خلاصه تاریخ بنویسد که هندوان آبادی آنرا آنجلف را می چند که بعد از اشد نسبت می بند و لاهار  
 و لو بهر لاهار و لو با و شیر نامند و چون بهر و یام بهر می آنروی با خطاط نامند و از حکومت شهر سالکوت مقرر گشت و چون سلطان محمود غزنوی فتح  
 نمود ملک ایاز آبادی آن کوشیده و شهر می بنید و قلعه بنی تعمیر ساخت و چون خسرو شاه از قلع و سلطان محمود غزنوی از سلطان علاء الدین غوری  
 جدا و منبر من در لاهور سلطنت نشست و بعد از او پسرش خسرو ملک یکی بدیگری تاشی و بیست سال آنجا حکومت کردند چنانچه احوال ایشان غریبن  
 مرقوم است بعد از آن از سلاطین هند در آن شهر مجلس بسیار کرده و بهر آن آبادی آنجا از رونق یافت و پس از مدت ناما خان از سلطان سلجوق  
 در آنجا حکومت نشست و بعد از او پسر کاخران خلعت با پشاه در آن شهر قاست گردید و پس از او محمد که بادشاه بعد خویش قلعه خشی و شهر بناد و ولخانه

تحقیق نظر کنان  
 که بیان  
 گویند کرده

تحقیق و در بار  
 علامت بر چه

تحقیق و نگاره

تحقیق و در بار  
 در بیان

تحقیق و در بار  
 در بیان

تعمیر نمود و بعد از آن جهانگیر بادشاه عمارت عالییه ساخت و شاه جهان بادشاه این جهانگیر بادشاه بنده را می و در کوه جنت محافظت به نسبت و  
 حسب الالتماس علمبرداران خان برآوردن آب در یکرازی بشبه لاهور یک لک و پانصد و بیست و هشت هزار ان از موضع را بچید که تا شش حبل و شش نیم  
 کرده جری مسافت سیدار و شروع در تعمیر نمود و بعد از انجام چنانچه باید آید آنقدر بنظر راه رویه دیگر جواله رفت چون پنجاه هزار رویه از آن صرف  
 شد کار می پیشرفت حسب الحکم ناماشی لونی نه علمبرداران خان را بمنحصایه چک کرده گذاشته ستی و در کوه راه نوبیده آب وافر آورد و در  
 عجب آب تخلیقات مینویس که دو تنه باره استخوان از آن لونی آوی در زمان سابق در لاهور افتاده بود و توطنان آنجا یکی را بنبار غله و دیگر را  
 قطره آب ساختند با کجمله لاهور بود و نهمه و زیاده ای اتعده و کثرت مروج در تمام هند شهر به بدین عظمت نیست و در اکثر صناعات  
 مهارتی تمام دارند و برکنار دریا محازی عمارت جهانگیر بادشاه و جهانگیر بادشاه و سجده ای عالی از سنگ بنا نموده و مقبره جهانگیر بادشاه  
 آنروی و دریای راوی نزدیک شاه دره واقع است و در هر دو اشیا آن باغخانی و در کشت افراوان است و از سیوه انگور و خربوزه و غیره خوب بسیار  
 میشود و در بون و تاج نیز با فراوانی است می آید و شهر لاهور این شاه جهان آباد و پیشاور واقع است چه از شهر لاهور پانزده منزل سمت مشرق  
 شاه جهان آباد و پانزده منزل سمت مغرب پیشاور مسافت دارد با کجمله طول این صوبه از آب سلیج تادریای سنده صد و هشتاد و نه  
 و عرضش از شهر مدناجوی که در سی هشتاد و هشت گره شرقی آن سر هند و غربی آن بلتان و شمالی آن کشمیر و جنوبی آن دینا پور و مشرق  
 سرکار لونی پنجم و دوازده مایه صد و شانزده محال و هشتاد و نه گره و سی و سه لکه و هشتاد و دو مایل و غل و میوه به است و احوال هر چه دریا که عبارت  
 از پنجاب است و آن در حقیقت کشتش دریا اند که معروف به پنجاب گفته بعد از گذارش صوبه متعلقه لاهور و قمر و کلک بیان خواهد کرد  
 با کجمله و آب جالند سر نام قصبه است قدم و پنجم درین دو کوه تجاره نیز قصبه است باستانی پارچه سری بران و آرد و سر و دوریه  
 و چمن و لیه و چهره سفید و گمر بند طلا دار یک میشود و دیگر دو کوه سست پور می پرگنه است که اسپ عراقی بقیمت ده پانزده هزار روپیه  
 آنجا پیدا میشود و چند گروهی پشاه قصبه است و کشتا و خوش آب و هوا گویند و فونی آنجا طوفان آب آمد که از دریای سلیج تادریا که  
 چناب تمام زمین باب غرق شد و ساکنان آنجا بکشتند بعد از رفع طوفان مدتی آن سرزمین ویران بود و اگر جای قدری آباد  
 میشد از ترکسار و خول و تل و کابل آبادی خوب نمیشد و در عهد سلطان بهلول لودی برای راندن بوسی از تانارخان ناظم لاهور تمام پنجاب  
 را ناچاره گرفت و آبادی کشتکار ساخت و در شهر و ده و هفت چتری با جازارت تا تانارخان ناظم لاهور قصبه پشاه آباد کرد و آن  
 قصبه است صوبه و وجهه ششمیه آنکه در گام طرح بنا شکون نیک نشد تعمیر از آنجا موقوف کرده و در نزدیکی آنجایی دیگر رسته بنای آبادی  
 گذاشتند چون بریان پنجاب پشاه بسا در را گویند که از آن شهر به پشاه موسوم گشت و از عهد محمد اکبر بادشاه هر جا بلکه آنجا ساعی آمد  
 بمبوا قففت روسای آن شهر و متولان منور و مسلمان بزیادتی عمارت و درون شهر میکوشید و دوازده کرده از پشاه تا ساحل دریاست  
 راوی سرکان نانک گرو است که تا حال همچو او و آنجا سکونت دارند جماعه مسلمان از مردان اویند و گویند که گروی مذکور در شهر و متولان  
 و در بون و چهره سفید و گمر بند طلا دار یک میشود و دیگر دو کوه سست پور می پرگنه است که اسپ عراقی بقیمت ده پانزده هزار روپیه  
 آنجا پیدا میشود و چند گروهی پشاه قصبه است و کشتا و خوش آب و هوا گویند و فونی آنجا طوفان آب آمد که از دریای سلیج تادریا که  
 چناب تمام زمین باب غرق شد و ساکنان آنجا بکشتند بعد از رفع طوفان مدتی آن سرزمین ویران بود و اگر جای قدری آباد  
 میشد از ترکسار و خول و تل و کابل آبادی خوب نمیشد و در عهد سلطان بهلول لودی برای راندن بوسی از تانارخان ناظم لاهور تمام پنجاب  
 را ناچاره گرفت و آبادی کشتکار ساخت و در شهر و ده و هفت چتری با جازارت تا تانارخان ناظم لاهور قصبه پشاه آباد کرد و آن  
 قصبه است صوبه و وجهه ششمیه آنکه در گام طرح بنا شکون نیک نشد تعمیر از آنجا موقوف کرده و در نزدیکی آنجایی دیگر رسته بنای آبادی  
 گذاشتند چون بریان پنجاب پشاه بسا در را گویند که از آن شهر به پشاه موسوم گشت و از عهد محمد اکبر بادشاه هر جا بلکه آنجا ساعی آمد  
 بمبوا قففت روسای آن شهر و متولان منور و مسلمان بزیادتی عمارت و درون شهر میکوشید و دوازده کرده از پشاه تا ساحل دریاست  
 راوی سرکان نانک گرو است که تا حال همچو او و آنجا سکونت دارند جماعه مسلمان از مردان اویند و گویند که گروی مذکور در شهر و متولان

بیان لاهور و قصبه جلال  
 حاکم زمان و بی

بیان پنج دریا که  
 پنج آب میشود است

بیان بار که پشاه پشاه

بیان نانک گرو و دیگر  
 او که سکونت در قصبه پشاه  
 و در بون و چهره سفید





این انار در فوجی ملتان با یکدیگر پیوسته در حوالی ششمه همان میرز و انین آب گنگ و جمن در تبت و لومپی هوازین کوهستان آمده  
 جاسجا کجاشده در ولایت بنگالہ لخم میشود سیالکوٹ در آبه جناب که خا نبرس گویند شهری قدیم است مولف خلاصه تاریخ مینویسد  
 که آنرا سیالکوٹ نیز گویند چه آبادی آنرا راجه سال طنای بانمندان منسوب میکنند و بعضی از اینها سیالباهن زمیندار که راجه بکر جیت  
 گشته اند قلعه کاور از باد گار است و آن در زمان سابق دار السلطنت پنجاب بوده و دوسه گروہی آبادی داشت اکنون  
 بسیار کوٹ شهرت دارد و سلطان شهاب الدین غوری چون مرتبه پنجم در بالند و شهادت هجری لاهور را محاصره کرد و بر آن دست  
 نیافت سیالکوٹ آمد و قلعه کمنه آن را مرمت کرده جماعه کثیر از عساکر خویش آنجا گذشت و بعد از امتداد ایام راجه بان سنگه اکبر شاهیست  
 فوجدار جمو و سیالکوٹ محبت بر آبادی شهر و منافع قلعه گذاشت و پس از آن صفدر خان گیلانی فوجدار جمو قلعه از وج تعمیر ساخت با حمله  
 در سیالکوٹ کاغذبان سنگی و خری و تها نگیری میگویند و کار چکن از ایر شیم و کلا بون و از اسلحه خنجر منید و آن که جدر هر و کثار  
 گویند و بر جوی مبر عیساز مذکور جوکان قلعی است که سکرزیه از دریای موسی که پایان جمو میگردد و بر آورده میگردد از د قلعه در غایت  
 سفیدی و محکم می آید و دوبره قصبه است معروف شش لکنه رویه در عمارت باغ آنجا خنجر شده و ایضا درین دو آبه  
 گجرات قصبه است و در عهد محمد اکبر بادشاه آباد شده چند و بیسات از برگشته سیالکوٹ جدا کرده برگشته علیحدہ نمود و آن شهر مشهور  
 بجرات شاه دولاست چه سزار شاه دولات متصل آن شهر است و اسب عراقی آنجا پیدا میشود که بعضی از آنرا قیمت تلبه هزار  
 رویه رسد و در دو آبه سنده کان نمک سنگ متصل شمس آباد از دامن کوه برمی آید نمک لطیف و شفاف که بنگال بزرگ  
 است تمام دارد و آنرا نمک سنده گویند در دو آبه مذکور تمام کوه از نمک واقع شده که طول آن زیاده از صد گز و نشان میدهند  
 و جمیع که نمک بر آرند آنها را لاکه گویند و در دامن کوه نقبی زیاده از دوسه صد و بیست و یک گز بر کشته هر یکی سر و پا برهنه چرخ می در دست  
 و کلیه بر کتف نهاده و نقب میروند و کلونی مقدار سه من از نمک کنده بر پشت نهاده بیرون آرند و بسیاری از سرنگان  
 آنجا از نمک ظروف طبوق و کجای و شمعدان میسازند و بالای آن کوه قلعه رمتاس بنای مال ناتمه جو گیت که آنرا بله گویند  
 و چهار گز و بلندی سیدار و دور بر آن درستان شجی که منودان آنرا منسوب بهما دیو کنند و آن روز را شیوات خوانند خلق کثیر و  
 گروه جو گیان در آنجا جمع شوند و پرستش نمایند مولف خلاصه تاریخ که متوطن پائله است ششمه از احوال اماکن مشهور پنج دو آبه و شش  
 در ریاست اینصوب که معروف به پنجاب اند مینویسد اول دریای ستلج از کوه بهویت بر جوشد و از حدود ولایت و کلو و شمشه میگردد  
 و بعد از آن در کوه سر کشند و رود کمور رسیده و اولایت را از سه طرف احاطه کند و دوشبه شده از پایان ماکو و ان مسکن  
 مکر گویند و در گذشته تاریسدن قصبه روز یکجا میشوند و از آنجا پایان قصبه حاجی واره گذشته نزدیک نود و پینانه میرسد و در آنجا  
 شش گز واقع است و از آنجا نزدیک طول و بهارت گذشته متصل موضع کوه کده از اعمال برگشته تبت نور پی بدریاس  
 بیا می پیوندد و میان این رود و دیو آبه ایست جب الندر که شهر اول نامند و دومی دریاسه بیا و آن نیز از کوهستان  
 بهویت از میان تالاب بر جوشد و از قصبه کلو گذشته در قصبه مندنی میرسد و از حدود ولایت کینست و بخت و  
 محله سوسه جاری شده پایان شهر سید و ان که مکان پورن فوجدار کوهستان است میرسد پس از آنحد و دموال و سر و  
 و کوا لیا میگردد و از آنجا از دیهات نور پور گذشته از کوه بر می آید و بر زمین سطح رسیده از پایان کالواهی که شکارگاه

بیان سیالکوٹ در راجه بان  
و شهاب الدین غوری

بیان قصبه در دو آبه گجرات

بیان کوه در دو آبه گجرات  
موردن اسپه جو

بیان کان نمک و منبع نمک  
بر آوندگان و قلعیه بناس  
و بنای مال ناتمه جو



بادشاه است و قصبه المیه گذشته نزدیک موضع کوه گنده بدریاسه تسلیم اقبال می یابد و یکی می شود و از قصبه فیروزپور و محمد  
 می گذرد و آنرا پنج در حدود و محال سرکار و فیروزپور رسیده در ایام برشکال پس می شود و بعد گذشتن از دینا پور و قصبه  
 شده یکی بجانب جنوب رفته و دومی بطرف شمال برده میول و یکمادی و بلند می انحراف و زبیده بیه نام می پذیرد و این  
 هر دو شعبه پس از چنبر فرسخ باز هم می یابند و از حد و دینا پور چنان بدریاسه سنده که راوی و چناب و بهشت نیز در داخل  
 است منتفی می شود و آنهمه دریاسه سنده نام باشد و سوم دریاسه راوی است در میان سیاه و درین دریا دو آب با پنج  
 مشهور است و راوی از کوه منبیس تابع ولایت چننه که مکان منسوب بهاد و یور جوشت و پاپان شهر بنده می گذرد  
 و آن ولایت دارالحکومت مرزبان پنجاب است و از بارش برن جوای کشمیر و کابل وارد و اکثر سیوه لطیف و شیرین  
 پیدا میشی و در و راه پنجاب و نورجرجیت قریح و حسن این دم استقلال میزند و این دریاسه در راه لشکر بادشاه است  
 بعد برآمدن از بنه سجد و ولایت بسو می گذشت و پاپان قصبه شاپور تابع نورپور میسر و در و بشاه نهر و ریاح  
 شاه بار واقع لاهور میسر و در و دوم در پرگنه سال و سوم به پرگنه پتیا و چهارم به پرگنه لماره پنجمی پور می  
 میزد و از نزدیک شپان پور از ان دریا نهر می بر آورده اند و کمز و غلات آب و بهشت و این دریا از پنج آب از ان شده  
 از حد و دو سال و کابو منبه و کلا نور و پتیا و بر و اکین آباد و دیگر محال گذاشته بلاهور و پاپان عمارت شاه  
 را بگذارد و واقع شود و آنرا پنج آب از حد و دو سنده چون و خیر آباد و در یک و لماره گذشته قریب میسر و سنده چون  
 گرو به طمان بدریاسه چناب که یکجا میسر و در داخل میگرد و در چناب نام می یابد و چهارم دریاسه چناب میان دریاسه  
 راوی و این دریا دو آب چناب مشمرت میدارد و چناب را در کتب هندی چند برهما کالو سنده و برآمدن چند از ولایت  
 چین نشان میدهند چون از حد و ولایت چین گذشته یکشتوار که عفران پنجاب مشهور است برسد و دریاسه بهاکا  
 از جانب تبست آمده باو ملحق شود و چند برهما کالو نام میگرد و آنرا پنج آب سال و بهونه مرور کرده پاپان قصبه به انباران  
 اکید در و ناپ از کوه بدر می آید از نزدیک کوه برکت تابع جمبو که مکان منسوب به بهوانی است و بعد از گذشتن از پنج آب نهر  
 سنده میزد و در و تار سیدان پاپان بهلول پور مسافت و و از ده گروه بازیکی میگرد و و از دیات پرگنه سیدالکوت و پاپان  
 سود و هر گذشته بوزیر آباد میسر و در و چوب سال و غیره را سوداگران بر اه همین دریا از کوهستان جنبه و غیره بوزیر آباد می آید  
 و در مکان وزیر آباد و شا بگذر واقع است پس از ان پاپان جا کونا گذشته به لود میانه و بهونه و هزاره میگذرد و آنرا پنج آب نزدیک  
 شهر خند پوت از میان کوه می جاری شد و به فصل قصبه جنگ سیالان سکین پور و در آنجا که حکایت عاشقی و معشوقی ایشان مشهور است  
 بدریاسه بهشت به اتصال یافته به پتیا میسر و در و چیم دریاسه بهشت پاپان چناب و درین دریا دو آب جو بهشت مشهور است و بدریاسه بهشت  
 از کوهستان تبست از حوض بر جوشد و در شش کشمیر رسیده از میان بازار و کوه بهامیگز و و جابجا در کشمیر برین دریا و دیگر دریاها  
 به سنده اند و بعد برآمدن از کشمیر و حدود ملکی دریای کشن گنگ درین رود داخل می شود و آنرا پنج آب پاپان قصبه در یکی  
 سه گروه لکمران می رسد پس از آنجا از میسر و در و غیره حدود و لکمران پاپان قصبه به حکم که درین محال شا بگذارد واقع  
 است دریاسه بهیم نام یابد و آنرا پنج آب از کوه جاک و بهونه و شمس آباد و بهیره و خوشات و خور و خانه گذشته و یک قصبه

دریای راوی و سیاه  
 و چناب و غیره

نام چنانچه در کتابها آمده  
 است و این دریا در تمام  
 کشورها جاریست

میان دریا و دریا

جنگ کابلان آب پنجاب می پیوندد و پنجاب نام می یابد ششم دریا سند در بایین هیبت داین دریا ولایت لوهر و لوهار و آبه  
 سند ساگر مشهور است و این رود در میان هندوستان و کابل و زابل جائی است که چشمه آن ظاهر نیست اما بقول سیاحان  
 از ولایت قلماق بر جوشد و از حدود و کاشغر و کافرستان و حدود ولایت کشمیر و کپلی و ونور گذرشته باو لکمه یوسف زئی میرسد  
 و پاپیان قلعه انگک در ریاسه نیلاب با چند رود دیگر از جانب کابل آمده اتصال می یابد چون آنجا عرض کم دارد و نهاران بسیارند  
 میرود و درین محال شاگردی مقرر است بسبب تنگ آب کشتی یک خیمه زن بان ساحل میرسد و جانب مغرب بر لب دریا  
 سنگ سیاه است که جلایه نام دارد و بعضی اوقات کشتی بان سنگ غور و لب کند و اهل کشتی غرق شوند عوام گویند که بران  
 سنگ قبر بزرگ بود که جلای نام داشت و دیگر وجهی نمیده آن در تواریخ چنین دیده که در عهد محمد اکبر بادشاه جلای نام افغان  
 منف در اسیرن مشهور بود و نسبت محمد اکبر بادشاه به بنرم سیر کابل ازین دریا عبور می کرد و ناگاه کشتی جواسر خانده لب سنگ غور  
 رسد و لشکریست بر زبان بادشاه گذشت که این سنگ هم جلایه گوید از آن زمان جلایه نام یافت و نزدیک آن  
 نهارات را آب بود و نسبت که در ایام سابق حاکم ولایت بود و بر ساحل مشرق قلعه انگک واقع است که دارد و صادر را جهر  
 اندرون آن قلعه است و دیگر نسبت و این معروف است مثل السوا و بایین هندوستان و کابل چون برزخی است که این رود  
 طرز زبان هندوستان و این طرف است آب مسکن افغانان و آیین زبان افغان است باجمله دریا از آن مکان برآمده از کوهستان  
 افغان و غیره و گاه در شسته در حدود افغانان برزخین سطح میرسد و از آنجا از حدود بلوچان و ملتان میگذرد و قریب دریا می پوید  
 که بقلم درآمده تمه از کوه شمال برآمده و آن طرف ملتان تفاوت یکدیگر در حدود بلوچان بایین دریا می پیوندد و همه یکی  
 شود و دریا می سند نام می یابد و دریا می غلیم گردد و از آنجا پاپیان قلعه بکمر و نخت شده قلعه را در میان گیرد و از آنجا  
 براه سیوستان از اعمال هند می و آید و سی گر و بی بلده ششم که به بندر لاهور مشهور است بدریا می شود و منتی می شود  
 باجمله صوبه لاهور همه آب و هوای خوش دارد و آبستان بسیار گرم و زیستان نسبت بهند سرد است و خمر بزره و انگور  
 بسان ایران و توران و آینه مانند هندوستان و بهتر از آن و تبریز خویتر از بنگاله ویش که خوشتر از دکن پیدا شود و در  
 درین صوبه اکثر مدار زراعت بر آبشار می چاه است که دولابنه از کوزه های چرمین ساخته بزرگ گاو دان آب از  
 چاه می کشند و بزرگو عات می دهند مدار فصل خریف و آرزای غلات بر بارش است و بر دریا می  
 بیاه از یک شونی طلای بر می آرند و در کوه شمالی بعضی جاسعدن فقره و کس و روئین و جبهت است  
 اووه شهر نیست بزرگ بر دریا می گما گره که سد خونیش گویند و آن شهر را در کتب هندوان اچو و میا  
 ناسند و گویند که درست جنگ آن شهر شنگاه راجه رام چند عرف رام بوده و قبل بستن رام و پاشا شود و فتن بلنکا  
 در ضمن بیگانگر قوم است و بعد از رام آن شهر را در دور کلجک کشن بن پورپ بن هند بن جام بن فوج عمارت نمود و  
 در سواد شهر اووه در زمان پیشین مردم حاکم بزی می کردند و طلا می ریزه بر می گرفتند و در نزد یک شهر  
 نسبت مغرب بمغاصه یک گروه قبر حضرت شعیب بن آدم و ابوب پیغمبر بارت گاه خاص و عام است و مقبره میا  
 درین مقام از تواریخ اصلی ندارد و قبول صوبه اووه از سرکار گور کپور تا قنوج یک صد و سی و دو گروه و عرض از شمال

فصل بیان دریا می سند و ولایت لوهر و لوهار و آبه

فصل بیان دریا می سند و ولایت لوهر و لوهار و آبه

فصل بیان دریا می سند و ولایت لوهر و لوهار و آبه

فصل بیان دریا می سند و ولایت لوهر و لوهار و آبه

فصل بیان دریا می سند و ولایت لوهر و لوهار و آبه

ایک

سليم بن عبد الله بن عبد الوهاب

بیان حقین بادشاہ  
بار دوم

[illegible]





مهمان گشته اقامت را با شیوخ و فضات آنجا برادرست زیاده برین نوشتن نمایش خود و تطویل کلام می دانند و گویند و قبیله  
 کلان از شیوخ اندیشک شیوخ فضات که بقدر زیاده معروف اند و دیگر شیوخ قنوج است که از قنوج آمده مسکن گزیده اند و در میان این  
 هر دو قبیله توحید است و از اولاد آل دین خان که با موسی که بنده از احوال اش در آن کاه گشته است از قبیله شیوخ قنوج است  
 و از آن منکو قبیله مشغله چهار سیر است و محمد بن خلیفه خان و بدر اسلام خان ابنای نورالدین خان و بدر اسلام خان  
 اکثر بانایب نو جدار است و از آباد و شکوه آباد و دانا و دغیر و قیام داشته و پسر و پست صدر اسلام خان ابن بدر اسلام خان  
 که مشغول شده و رگه گشته و پسر و پست محمد اسلام خان ابن صدر اسلام که اکنون در قبیله حیات است و پسر و دم  
 محمد بن خلیفه خان در آن کاه با صاحب علی خان ابن نورالدین خان پسر و پست و آخر از وجد شده و بجهت نایب والی مسیور پست  
 و دیگر پسران نورالدین خان از منکو و منکلی عبد الوهاب خان و محمد علی خان ابنای نورالدین خان اند و محمد علی خان ایسر  
 با صورت و قبیله پرور است که بر اقامت رسید که از دوی آن داشت که کسی از اینها شیخ اله یار و شیخ ال بدین خان بلگرامی اگر بخندور من رس  
 چند خوش باش و حقیر را چند با توایش خاطر با فکوشید اما بشو یا منصوب گشت بدینست بر که نان از عمل خویش خورد و بدینست حاتم طانی  
 شهر بد آن محمد اند علی کل حال با بجمعه محمد علی خان بعد قتل پدرش نظامت از آن کاه گشته و پسر و پست از آن کاه گشته و پسر و پست از آن کاه گشته  
 و در زیاده آنکس از آن در ساهنت و تا اکنون بر سینه از آن کاه گشته است و بنده از احوال اش در اقلیم دوم در ضمن آن کاه گشته و قوم است  
 که مشغول شهری است بر ساحل دریاست گوئی و دریا بطرف شمال شهر گدو آب و بهو خوش دارد و قنده و آنکه شیرینی و کمان آنجا  
 مسروفت بوده اما اکنون گمان بآن خوبی ساخته نشود و در آخر سلطنت و محمد محمد اکبر با شاه قاضی محمود از اسلامت راقم حروف دیوان  
 که مشغول بوده اکبری در وازه و سرانگی اکبری متصل آنجا س بناام اکبر با شاه و پل که اکنون قضا بان بران می نشیند تعمیر کرده است  
 از آن حال و دیگر تعمیر و وازه اکبری کرده و پل که مشغول موجود است وزیر الممالک آصف الدوله میرزا امالی ابن شجاع الدوله در کرد  
 و دوله و پسر و پست و عمارت که گشته بر انداخته گشته است و وسیع و باغهای بیایع لغایت شگفت در کمال وسعت و زیبایی احداث  
 فرموده مشهور است که هر کس خانه در و بنای سازد و آن مالی حومه و بن و در خانه ساخت بنای امام باڑه و مسجد بر ساحل  
 و بر یا متصل مسجد را مالک بران بنساده که هیچ ملک را از مالک مہنت تسلیم بانی آن در رفعت و متانت و وسعت  
 پید نیست راقم حروف در هنگام نوکری ابو الفیور خان همراه راجه نول راسه نائب صوبه اوده در لکنئو  
 تسه بار مانده و باز برگان آن وقت مشمل مولوی نظام الدین که در علم و فضل ثانی نداشت و شاه عبدالعزیز  
 و غیره ملاقات داشته و مہنت کرده از لکنئو سمت مغرب راجه نول راسه شهر سے شتمل بیعارات و لکشا و باغ فرج  
 انست و او چهار بن دشتی تعمیر نموده و چند جریب بیرون اطراف حصار گشته خشت رقی بعرض چپ در رخ خنجر کرد و جاذبی  
 چوب را در وازه از چوب و گل پل است که بهر مردم و غیره بر آن بار شد و آن شهر را بنول گنج موسوم گردانید و  
 بهر و وطن آن شهر در راه گذار نایک کرده و در ویه در جتان بر نشاند و صراط استوار از خشت و کچ و سنگ  
 بر سر سی زید قصبه بوبان که یک گرسه غربی نول گنج است بنا کرد و نو است که بنجا و شد فاطمه را ف  
 باحسانت و شاق را صنی کرده در آنجا آباد ساز و چنانچه لکنئو بوده ادر اقامت حروف جوی از خشت و کچ در نهایت

باین شهر  
 و فضات و غیره

باین شهر  
 کشته

باین آصف الدوله  
 شجاع الدوله و پسر

باین مولوی نظام الدین  
 عبدالعزیز

باین ابوالحسن  
 و باغات و غیره

بانی آبادی نول گنج  
تاری ازین گنج

ان قصه بلگرام

لاوت راقم و  
خوانام

وسعت که حسانه باغ و چاه بخت داشته اندرون شهر سپاه بخت متصل دروازه جنوب از حوالی وگه بی راجه بلبل سرف  
 مشرق و کشر و خام بیرون حصار بر پشت حوالی میوه چادونی مردم برادری تعمیر ساخت و سازند که عرصه آبادی از شهر بانه  
 بخت تجاوز کرده بطرف مغرب متصل موهان و از سمت مشرق با قریبه خوشحال گنج که در کوه از نول گنج بنام پسر خود  
 خوشحال رسد با عمارات پرزیب و با بنامه و لغزیم تعمیر کرده بود و رسید بحکم آنکه آنچه زود ویرانید چون راجه نول رسد  
 در جنگ احمد خان ملکش فرخ آبادی کشته شد زمینداران آن نواح آن شهر را غارت کردند و بعد از آنکه غلبه از اهل حرور در آن  
 آبادی شد و در شجاع الدوله بنابر عداوتی که با راجه نول راسه داشت چاه او غیر از ابو منصور خان کسی را بنظر نیامد آورد  
 حصار بند نول گنج خراب ساخته مابین نول گنج و کاشو آبادی بنام نوده بوزیر گنج موسوم گردانید و ساکنان نول گنج را  
 آنجا آباد ساخت و مصالح حصار نول گنج را نقل کرده در تعمیر وزیر گنج صرف کرد و بعد فوت پسرش آصف الدوله میرزا الهانی  
 نظیر حقوق راجه کرده وزیر گنج را ویران ساخته نول گنج را عمارت نمود و در بختی بدستور یک بود حوالی آن کشید و آن با بهنام  
 راجه جهاد و لعل بانصرام رسید اکنون آبادی آن از اهل حرفه میوپاریان در تقیست و از عمارات راقم غیر از چاه بخت  
 در آنجا هیچ باقی نیست بلکه راقم در زمان پیشین سری نگر نام داشته مولف خلاصه تاریخ و دیگران می نویسند که ملگرام  
 قصه نیست خوش آب و هوا و آنجا هیچ نیست هر که چهار روز آب آن بیاشامد حسن منظری و خوش الحانی انسان را بدین طریقه  
 آنکه بجلالت آن در عوام مشهور است و آبجیاست که منقله در زمان پیشین ندانم که کدام وقت در جاکونت فوجدار می جوشن  
 آن چاه حفر کرد و آن چاه سهجن نام دارد و ظاهر او عسلت آبجی داشت و یا منظم بوده اکنون آینده و رونده بطریق ضراح  
 از آبکشان و غیره مخصوصاً از زنان می پرسند که چاه سهجن کیاست او پسر سنده و شناسای منظم مید و سایل می خندد  
 با آنکه قصه بلگرام نواز قنوج مست شمال مایل بمشرق بمفاصله پنجگروه واقع است و در یاس گنگ بمسافت دو و نیم کرده و در  
 وسط آن هر دو شهر گذر و آن وطن مالوفه راقم حروف است و قولد حقیر در ایام صوبه داری کابل که در بدو سلطنت محمد شاه  
 بمبارز الملک سر بلند خان لولی بوده در قلم محرم سنده یکینزار و یکصد و سی و سه هجری و در پیشا و روی داده غلام نبی تاریخ است  
 و نسب مادری حقیر خواجه عبداللہ احرار قدس سره می پیوند و در بیر و نبات نشو و نما یافته چون جرجفر در آن قصه فامست  
 گزیده بنابر آن سطوح چند تلمیر بر احوال اجداد و اسلاف خویش و برخی اخبار از مردم شاه پیر آنجا که در زمانه راقم بوده اند  
 فیض ترتیب و حسن آداب از ایشان یافته بر صفحه روزگار بنابر یادگار تبرتیم می آر و پوشیده نماند که چون جدر راقم عبد الکریم  
 عثمانی اروار النبوت مدینه منوره در فارس آمد و بجاذرون اقامت کرد و بعد از و پسرش خالد بن داود و بعد از و عاصم بن  
 خالد بجای او نشست هر گامیکه در سن چهار صد و نه هجری سلطان محمود غازی غزنوی عزیمت هندوستان نمود و تا قنوج  
 بکشود و قلعه آنرا مفتوح ساخت محمد یوسف بن عاصم بن خالد بن داود عثمانی جدر راقم را که در خدمت سلطان بستره بر  
 حکومت ریاست قضا می سر می نگر که بعد از ویر گاه موسوم به بلگرام نوشته و تفویض فرموده شخصت نمود محمد یوسف مستطه قنوج سلطان  
 گشته پسری نگر بلگرام نوآمده لواهی اسلام و حکومت قضا بر مقتدا احکام شریعت عزرا بر افر داشت و بر سجالات و کواغذ طغرای خود را حکم قصه  
 سری نگر می نوشت تا آنکه در کشت راقم حروف در سنده یکینزار و دو صد هجری بر بنیانه زمین که بنامه سید محمد الد و دیه بر آند بر آن طغرا

تاریخ



بدست خط قاضی محمد یوسف چنان نوشته و در کتب محمی یوسف بن عاصم بن خالد بن داود حاکم سری نگر و تحریر بیخنامه مذکور تاریخ چهارم  
شهر جمادی الاول سنه چهارصد و نوبست یک هجری بوده و تاریخ صبح صادق صادق سال وفات سلطان محمود غازی غزنوی شش شنبه  
نوبست و سیوم ربیع الآخر سنه چهارصد و نوبست بقول مولف مرات الاسرار چهارصد و نوبست و یک هجری مرقوم است پس تحریر بیخنامه  
در بنام سال وفات سلطان و ابداً یک سال از فوت سلطان محمود مرقوم شده باشد و میر غلام علی آزاد بن محمد لوح هبند ساکن محله  
میدان پور در بلگرامو اثر الکلام و غیره تالیفات خویش بنویسد که مملکت هندوستان محمد قاسم ثقفی در خلافت ولید بن عبدالملک  
مرزونی از سندها فتوح مفتوح ساخته و بر وایت مولف صبح صادق فتح مملکت سند بر دست او شده و چنانچه در سیستان و بلاتان  
رقم زده کلام بیان گشت و چهارم تاریخ و روضه الصفا مقرر است که از سلاطین اسلام محمود غزنوی در سنه چهارصد و نوبست  
فتح کاشغر و معانیم است که میر غلام علی آزاد از کدام تاریخ فتح قنوج بر دست محمد قاسم ثقفی نوشته و اینها چهارم کتاب است نویسد  
که در سنه ششم و چهارده هجری در عهد سلطنت شمس الدین ایبک سید محمد بن محمد که جبر سادات و اهلی ساکنان محله سید واره است  
در سلسله نسب خود را باور ساند و می فرماید که رواج اسلام در بلگرام و اواده اگر بنویشت که در بلگرامو اسلام که سندرکس شده  
بود و او تازه گردانید پندیده بود هر گونه تحقیقات او محال تعجب است و دیگر بنویسد که حکومت قضا از قبایله شیوخ فرس و سوریان و شیخ  
عثمانی رسیده و درین سخن حدیث است چه الوقت اسناد و گویند پیشین مردم شهر بلگرامو که سبیل و طغرا بدست خط قضا عثمانیه اند و نظرش  
نرسیده با کمال بعد فوت قاضی محمد یوسف او لاوش ابنا بعد یطین با مور قضا است بلگرامو قیام نمودند چنانچه غلام حسن و اما قاضی محمد بن  
از وقت قاضی محمد یوسف تا اکنون بقید اسامی از روی اسناد مرقوم بطغراسی قضا است افتاد قاضی محمد یوسف را بنام محمد بندهی از احوال  
آنها بوقت تمام تحقیق کرده رقم نموده از ان بهرین است با کماله با انکه امر قضا از انبناست محمد یوسف ابنا بعد یطین به بندگی عبدالکیم رسید  
و او سه سپرداشت قاضی کمال و عبدالحمی و عثمان و محمد بار بار بزرگوئی و ان عبدالحمی را خرده خلافت داده بر سندها و نشاند عبدالحمی و  
بعد از او لاوش چندمی بر شد و ارشاد و پر رختند و لب تشنگان با دویه شوق را سیراب میگردد و انیدند و سپردوم محمد باز بدرا امر بر سر  
عالم ظاهر می نمود و اطالبان را از ان علوم بهره مند سازد و امر قضا بعد فوت قاضی عبدالکیم بموجب وصیت به سپردش قاضی  
کمال رسید و بعد چندمی الی الله و صدیق فرستور می از حضور محمد اکبر بادشا و بنیری قاضی کمال بر سندها نشست قاضی محمود بن قاضی  
کمال بجنور محمد اکبر بادشا نشست و بنیرت بر و شناس گشت و بعد چند سال قاضی الی الله و را اخیر کرده سندها قضا از درگاه شاه بنام قاضی کمال  
حاصل کرده فرستاد قاضی کمال باز بر سندها نشست در تنه معروف قضا یا بوده تا آنکه در گذشت و قاضی کمال از دختر قاضی  
معروف قدوائی از احفاد خودم ابی جمشید را بجای سه سپرداشت قاضی به کمار می و قاضی محمود و قاضی بهد و احوال ایشان  
مرقوم شود قاضی معروف بعد فوت منکبه اول و دختر بند که شیخ عبدالعظیم ابن محمد و م سبیل العاشقین صاحب ولایت قصبه ملائوه  
را در نکاح آورد و از قاضی عبدالصمد و قاضی سدرن ابن قاضی کمال بوجود آمدند قاضی سدرن لا و در رفت قاضی راجب  
ابن قاضی عبدالصمد جد القصبه اهل الله و رحم الله و امیر الله انبناست محمد انخل و غلام علی و غلام احمد و کریم الله و خطمت الله ابناست  
غلام صغری بر او فرمود و محمد افضل است و قاضی سها بن عبدالقصبه محمد حیات و دوست محمد انبناست عبدالواحد و نور الله ابن  
عسکیم الله و محمد عاروت و باورش و ابی الله است و قاضی حمید ابن قاضی عبدالصمد الله که در عالم سبکگری هنر درخت

بدرست آورد و عبد الواحد نام گذاشت و در پیر خواندگی گرفت و عبد الواحد در کتب پیر داشت از دو پیر عقیب با ندرت سوسه  
 عبد الحمید ابن عبد الواحد و پیر بود یکی عبد اکرم محمد نواز و محمد سرفراز از ابناء عبد الکریم انداز محمد نواز عقیب بنامند  
 محمد سرفراز ابن عبد الکریم را ایک پیر و دو دختر و دو پسر و دختر کانش در کالج حاجی رحم علی ابن صدر دینا و دختر دیگر در کالج محمد علی  
 برادر زاده حاجی مذکور است و دوم عبد الرحیم ابن عبد الواحد را ایک پیر از منکوحه نانش اسد الدین عرف اسد و از سدر به  
 خیر الدین که لا ولد رفت و قضا و الدین که بدکن رفت و یکمتر باشد و وطن گزید اما قاضی بهکماری ابن قاضی کمال داد و از همه در سبب  
 بزرگ بود عبد القیله قاضی محمد احسان و قاضی بهوسه است و سرای قاضی بهوری در بلگر انوسکین اولاد او است و دوم قاضی محمد و سوم قاضی  
 پند و عبد فوت قاضی کمال پیر خردش پند بر سینه قضا مکن گشت و پس از چند است با منصوب قاضی محمد و قضا را حواله برادر کلان خود قاضی  
 محمود و این سواد است از کتاب غلام حسن است و واضح است که قاضی پند بزرگ قضا گفتند تمام عمر بان پرداخته و عبد فوت قاضی پند پیرش  
 قاضی محمد پیر گشت قاضی بهکماری بام قضا پرداخت و این سخن از روی کاغذی است که محمد یوسف عرف پند پیر کلان قاضی محمد احسان  
 آن کاغذ را از خانه راقم وقت تسلط خویش برده و تفصیل این ابرام آنکه چون راقم حروف بمشرق زمین بوده والده راقم اورا پیر خوانده کرد  
 و در حوالی جاداد و کارهای دیانت و غیره محمد یوسف عرف پند متعلق گشت و در آن هنگام آنکاغذ از اسناد او بر آورده گرفت با محمد قاضی بهکماری  
 امور قضا را با استقلال و امانت تمام سرانجام میداد و بعد از او اولادش بر آن متعلق گشتند تا آنکه فوت قضا بقاضی محمد احسان رسید و احکام  
 قضا را بشوکت و شجاعت جاری فرمود و در بیان او چند کسان او را تائید کرده اسناد حکام عصر حاصل کرده و چون قضا نموده قاضی محمد احسان  
 آماده جنگ شد و یکس را داخل نهاد و آنقضه قاضی مذکور بر اقم حروف شقیه تمام میدادند از جمله است و قتیکه راقم مذکور میگرد از این جهت حصول  
 کار از ناظران وقت باشد که می آمد و بجز بجا است مقاسمت می فرمود آخره و برادران تکلیف استقامت دیرهای خود می نمودند می آو جواب داد  
 که این خانه ریس شما باشند و خاتم می باشد هر چند که خطی خوش نداشت اما از غایت شوق صحیح بخارے را تمام کتابت کرده و آن بزرگ  
 از درستی خلف ارشد خود احمد الدین عرف محمد عثمان را و لیچند گردانیده و باست قضا را بقضه اقتدار او نهاده خانه نشین گشته نش  
 از بهشت تاد تجاوز کرده و حواس خمسہ ظاهری و باطنی تا وقت رحلت صحیح و درست داده دیگر در نصارت ظاهری نقصان پدید آورده بود  
 قاضی احمد الدین عرف محمد عثمان ابن قاضی محمد احسان اکنون که تاریخ نسبت و ششم محرم سنہ یکزار و یکصد و نود و شش هجری است پیر گشت  
 قضا مکن است و او بجایه علم ارسته است خصوص در فقه و مسایل شرعی و حدیث در بلگر او دوم ندارد و قمر دے سلیم الطبع است تا  
 محمد یوسف عرف پند پیر بزرگ قاضی محمد احسان هم کس فقیر بے تکلف و سپاسی وضع است با کجمله مروت و محبت بهم می دارد  
 محمد صدیق ابن محمد احسان از علوم بهره میدارد و علم طب را نیک حاصل کرده تا بر حوائج اتفاق عمل در حضور عامل بافتاده  
 با وجود این عمل دست رس دارد و تنبایت راست باز و راست گو بی طمع است نظر عوام شورش در دماغ میدارد و حافظ کلام الله است  
 و با آن خوش می خواند و در شعر سخنور مخلص میکند و تنبایت شسته و بر جبهه و میگو می گوید و صاحب دیوان است غلام حسن  
 همشیره زاده و داماد قاضی محمد احسان از عشیره فرزند است مخلص بے یو و رنگ حقیر است و بکمر ای حقیر در نوکری گذرانیده  
 مرد است بزرگوار دانش و پیش ارسته و در شعر مین مخلص مے کن و او کتابے مستملیه احوال قاضی محمد یوسف عبد القیله  
 شیوخ عثمانیه بلگر انوسکین و احفاد او از محمد عثمان ابن عثمان رضی الله عنه تا زمان حوالی تحقیقات تمام معده

بدرست آوردن قاضی  
 عبد الحمید بن عبد الواحد

بدرست آوردن قاضی  
 سید زاده و در جرم

بدرست آوردن قاضی  
 محمد عثمان بن محمد عثمان

بدرست آوردن قاضی  
 محمد عثمان بن محمد عثمان

بقول فرامین سلاطین در تفویض سیاست قضا و نظار و نقوش مهر سربیک از قصص تالین سوره و اقوال سربیک را از حسب ذیل  
 و نقل نام کرده درج نموده و تشیل و دیگران طبع آزمائی و بلند و صلی نکرده و بر خود بخیر و از غایت خرم از بیان واقع کثیر نوشته غلام  
 از اخفا و قاضی به کما ری در احمد آباد و تجارت همراه مالدار اتم ملازم مبارز الملک بوده از انجا بجا زشتافت و مناسک حج و حج آورد  
 و باز آمد و در آله آباد همراه حقیر نوکر شاه نواز خان ابن مبارز الملک مانده متروک معنی و پرنیز کار بوده قاضی محمود پسر دوم قاضی کمال  
 است و او بدرگاه محمد اکبر بادشاه رفت و سند قضا بنیروی شیخ الله او صدیقی ترشوری بنام بدین خویش فرستاد و چنانچه گذشت و در  
 احمد محمد سلطنت محمد اکبر بادشاه بخد مت کرور گزین صوبه او و بدیوانی سربکار لکنو فوج داری برگزیده بلگر انور سید و در عهد  
 سلطنت جهاکیر لغایت منیر گشت و در آخر عهد او بدیوانی لاهور رسید و در عهد سلطنت شاهیجهان بلگر الیار و در گذشت سرب  
 اکبری در درازة متصل نخاس بنام اکبر بادشاه و کل قصاب بنیر نانو که در شهر لکنو سید و از اینده است آنا اکبری در واز و دلیل که بنابر  
 لکنی از هم سخته و شکسته بود اکنون دیگر سخته نموده و باغ و جویلی پخته بر زمین زر خرید و در لاهور از تعمیرات او نیز هست علی اکبر  
 نیز پسرش مفتی همراه لشکر ابو المنصور خان هنگام منظم شدن احمد شاه اندالی بلاهور رفت و بر کسانیکه بر جویلی و باغ معترف بوده  
 دعوی کرد آنها کاغذ مهری قاضی محمود و بدستخط او که تا بهت اثر که و عمله بخشیده بود و آورده و بدستش داده علی اکبر بدید و بگریست و  
 بهر سید و بر سر زشم نهاد و گفت که من از کاغذ مطلع بودم اما عرض من آن بود که ندانم آن کاغذ پیش شما هست یا نه و بدو خواست  
 نشان مهر و بدستخط بران کرده داد و با حقیر این نقل می فرمود و با مجله قلع و مسجد جامع ششی بالاسه حصار و عید گاه بیرون شهر  
 سمت شمال در بلگر انو با بهنام برادرش قاضی پزده از بناهاست دوست قلعه مذکور بنابر مرمت حاکمان فی الجملة باهنر حاکم کشین  
 است و از جامع مسجد غیر از دیوار غری آثار باقی نمانده و عید گاه را در سنده هزار و یک صد و نو و یک هجری انگریزان از یاد آورده و نوشته اند  
 آن را در عمارت کتب که باین بلگر انو و نانو طسح انداخته بوده صرف کرد و دیوان نیز بعد یک سال منظم و مندم گشت و اکنون از  
 عید گاه غیر از یک دیوار باقی نمانده باجماع قاضی محمود و جلال قبیلہ محمودیان گشت و از اولادش که بعد از آمدن و حقیر آنها را ندیده از آن  
 در گذشت و کسانیکه در وقت حقیر روزگار میگذرانید بدو فیض تربیت از ایشان یافته بقلم می آرد علی اکبر بنیر احمد علی ابن قاضی  
 محمود است حافظ کلام الله و قرأت لغایت درست با دایه مخارج حروف می خواند و خط ثلث نیک می نوشت چنانچه مصحف  
 نبو شت و مذہب و مجلد ساخت و او فرسخ و صله و صاحب سلوک و مسلح کل بوده در هنگام صوبه داری کابل که مبارز الملک سربکار  
 بوده نه نیابت روح الامین خان بکومت مال پور و رامپون و غیره حال پنجاب می پرداخته آتارام ساکن انجا که بعد  
 از ان بیادری طالع بدیوانی برهان الملک سید سعادت خان ناظم صوبه او و رسید و اولادش هزارین رام نراین  
 و پرتاب نراین و دیگران در سربکار او چون اولاد کو در که در عهد کیمخیر و تحمیط سلطنتش بوده و در وفات گشتند سرباز این در  
 رامپون با علی اکبر است و س داشت و بصینه مالگذاری سربانجام زرباقی برود و شوار گردید روح الامین خان با نوشت  
 که سربزاین را سخته متعلق ان گرفته بخند و بفرستد علی اکبر از این پزیده داشت و شب خفیه بدریه او متعارف و او را اگر نیر این  
 روز دیگر سوار شده بدریه شتافت و در بهر گریخته بود بخان عرضی کرد که او گریخته رفت از انجا که دانا یان گفت اندک  
 در حالت توانائی نکونی گشت در وقت مینوئی زحمت نه بیند از اتفاقات علی اکبر از صدمه افتد لاب مان

بیان چندی از درازة  
 بی نصیب بود و کثرت

بیان جامع مسجد و عید گاه  
 و عید و باین بلگر انو و نانو

بیان چندی از دیوان  
 بیان سربکار و غیره

بیان سربازین رامپون  
 و سربازان و با علی

یاد نیک حسن و حسن

یاد کردن دودار  
باقی سرکار را

عذر آوردن و سباحت  
تجایب کلام و فانی

یاد کردن و سباحت  
تجایب کلام و فانی

در وقت عذر ده گے ہر روز این آواز دود پیش اور وقت ہر زمان اور انمایت معزور است علی اکبر حسن سخی خوش در یک سال تا آنکہ  
 ابو انور خان مخالفت روح الامین حسن بودہ پروانہ سید سعادت خان در باب طلب روح الامین خان معرفت او شیخ غازی پور  
 حاصل کرد و حسن بنو مہر بنیق آن ملازم سعادت خان شد و در سے با حقیر نقل کرد کہ در محال متعلقہ ما در فصل انہ از باب  
 کچہری گفتند کہ ضابطہ انجاست کہ حاکم وقت انہ ہاے باغات اہالی شہر را فرق میکنن کسانیکہ باغ داشتند طلب کردم و باغی  
 باستان و آگذاشتم و معاف کردم چون انہ ہا ہر او خوش بختیہ شد ہر روز از خانہ ہاے ہر یک انقدر می آمد کہ عکسہ کچہری را صرف آن  
 و شود اگر شکت گفتیم انہ خوردن ہم ہر نامی بہتر یا نہ بیک نامی دیگر گفت در ضابطہ پنجاب زمیندار نیز بود کہ من اور اسبوت ہمارے خواندم بیویں مبلغ  
 پا انقدر روپیہ بابت باقی دودہ خود ہا ہر ناداری در قید بود با او گفتیم کہ قساط آخر شد و تمام برگشتہ بیباق گردید مبلغ سرکار از تو رسید  
 گفت کہ اکنون باز آگذا اید تا بتدبیر سد انجام دہم ضامن طلبیدم گفت ندارم مگر سپرے جوان دارم عیوض من در زندان باشد  
 قبول کردم و سپرے اور اہجایش در زندان داشتیم چون وہ روز بگذشت پسادہ ہا ہر نقاضای مبلغ پیش او فرستادم و زن سپرے  
 خفیہ بہن بنیام داد کہ ہا ہر سپرے زمان کس دودا دہی شود کہ نکاح کردہ و او در قید شہاست و من بمبارقت او میگردد انہم آتش نیدن  
 این سخن در دی بدلم رسید روز دیگر زندانی را طلبیدم و زنجیر از پایش گرفتہم و ہا کردم عکسہ کچہری فریاد کردند کہ زبردست نخواہد آمد گفتیم  
 اندیشہ نیست من از پیش خود در سر کار خواہم داد و سپرے بجانہ رفت پادشہ پرسید کہ چگونہ آمدی گفت ندانم اما حاکم زنجیر از پای من  
 برداشت و ہا کرد و گفت کہ من زرا از بندہ کو خواہم گرفت ہمان وقت پادشہ پیش من آمد و بشت و پای خود را پیش آورد و گفت  
 چون سپرے را ہا کرد دید اکنون بندہ ز پای من نہیںد گفتیم کہ من ترا نیز ز ہا کردم برو و بجانہ بیارام اگر بجا طر آید ز ما بدہ آن سر بسجایا گفت  
 کہ بسجایا سپرے شد قبول نکردم و روز سوم آن زن از خانہ ہا ہر خود پا انقدر روپیہ نقد سد انجام کردہ و چہری شیرینی بطریق ہر بہر بخت  
 شویہ خود پیش من فرستاد و عذر خواست وقتی راقم حروف اور از محالہ و مینوی این و منصف کرد اور از طرفین محاکمہ گرفتہ حکم نمود  
 چون خسارت کچی حقیر کردہ بود و سر باز زد و واز راہ جوانی حرفی چند بے ادبانہ با و نوشتیم جواب بر پشت خط این بہت نوشت و  
 تہر زانم کہ خواہی گفت آئی ہا کہ دانم عیب من چون من ندانی ہا ہوش اندم و دانستم کہ ہر مزاج مبارک گرد مال نشسته و روز  
 بجانہ اور فتم و گفتیم ہر چہ رفتن ان مار را و داشتند اما حقو تقصیر انیکہ در خطر رفتہ التماس میدارم التفات نکرد و گفت کہ ریاست عبارت  
 از غمخواری و بردباری است و زیادہ برین نیست کہ فیصلہ مارا قبول نکردید تا مل کردم و دستار از سر خود گرفته بیایش افتادم  
 و گفتیم اگر معاف نشود سد بزندارم مگر نیست و سد و در کنار گرفت و عفو کرد و بوسہ چہرہ پیشانی داد و ہر چہ او فیصلہ کردہ بود  
 بپذیر فتم اکثر احوال آنجناب را سہ فرزندانش غلام حسن و تالیف خود مر قوم ساختہ و این مختصر متحمل آن نباشد و آواز و لب  
 داشت ہر دو حافظ کلام آگذا بودہ ہمراہ راجہ نواب کے کشتہ شدند مر قے حسین الخطاب بالہ یار ابن الدیار نام راقم حروف است  
 چون در کمال پراگندہ گی خاطر بہت بر تالیف این نسخہ گماشتہ بمقتضای حال احوال خود را تقریباً در بعضی از بلدان و امصار  
 مر قوم ساخت و چون از ان کیفیت حاصل نمود بتکرار تہر زخت التماس از صاحب طبعان آنکہ بے ترتیبی این نسخہ نظر نمایند  
 و ستر عیوب باشند و در باغ عقل تخم بہر تہر کا شتند و ہر اسے عشق بین کہ چہ تانہ رستہ است ہا ہر  
 سبحان سپرے یک دختر راقم حروف از دفتر رسید عظیم الشان چہ بیہ و آن وقت ہر در نکاح بشارت انقدر فروری بود و گذشت

و دیگر محمد سجی و لفران که دانش از تاریخ تولد اوست و آیتنا غازی الدین محمد که ان نیز حساب جمل خبر از تاریخ تولد او میدهند و نظر کام بخش یعنی غازی الدین محمد کام بخش ایراد کرده صاحب راقم حروف گیتان جزو اتمان اسکاٹ است که خطاب کام بخشی بنشیده یعنی غازی الدین محمد کام بخش و دیگر صاحب شاد و در باب شیخ جلال الدین علی جنونه اضافه نموده و شیخ جلال الدین جنونه بنی که کام است تاریخ تولد جلال الدین است ریاض الدین محمد که شمس سر تاریخ تولد اوست و مولوی محمد علیم اسم محمد ظاهر تاریخ او یافته و در قطعه آورده است **سپاسات** اند تقاضای پوشش آرد باریه نسود و عنایت پسرنیک اختر به این اثر و ششید با لقب غیب و کفایت به نام موسی و تاریخ محمد الطهر به این چهار پسر و دیگر خیرین برود و دیگران از اهل بنکوه صبیحه افغان بودی تا حسن یک هزار و یک صد و نو و شصت هجری بوجود آمدند و دختر موصوف در جلاله کماح شیخ رعایت الدین این شیخ علیم اند قدوائی ساکن موضع اسراوست و سبقتش بقاضی معروف از اخفاء و خواهرزاده محمدم اخی حبش بدایه میرسد و رضی الدین محمد ابن محمد سیحان نیز در راقم شمس نیز تاریخ تولد اوست اکبر آبا و در سابق آباءم اگره نام دیه بوده از توابع برگنه میان سکندر بودی محبت با شش و فی آبادی آن برگنه ساخته و آن بشهر بادل گده مشهور گشت شیر شاه و پسرش سلیم شاه افغان سور نیز در زمان سلطنت خویش با آبادی آن کوشیدند بعد از آن محمد اکبر بادشاه در عهد سلطنت خویش از احاق وسطه مالک هند و سمان تصور نموده جنگگاه ساخت و آن را اکبر آباد نام نهاد و در سینه منصف و مہفتاد و دو هجری قلمه سنگین تعمیر نمود و آن در عرصه چهار سال انعام یافت مہفت کرد و تنگه کس که حساب سی و پنج لکمه روپیہ باشد در تعمیر آن قلمه خرج شد از صفات اکبر آبادی که آنست که در یاسه هین با چهار کرده از مینا نه شهر بگذرد و هر دو طرف ساحل حین عمارات و باغات بازب و زینت تعمیر یافته اما اکنون بحال کمال ویرانی می دارد و کار زرجوب و دیگر پارچه با انجبانیک سبب سازند و کلاتون و کناری و گلاب و عطر آن شهر بغایت پسندیده بود از میوه های خربزه آن شهر مشهور و چمالی بسیار شیرین و برگ تنبول بهتر هم میرسد و بواسطه آنجا بسیار دلگشا و روح افزا و موافق ابدانست و مزار اکثر اولیاد آنجا واقع است و مقبره محمد اکبر بادشاه و سیره اش شاه جهان بادشاه متصل آن شهر در موضع سکندریه واقع است و در آن مقبره سبست لکمه روپیہ صرف شده و در سبست سال عمارت شده راقم حروف همراه مبارز الملک سربلند خان در عرصه سالگی بعد محمد شاه آن شهر را دیده فی الواقع آبادی داشته و اکنون که بس شخصت سالگی در عهد شاه عالم ثانی در سن یک هزار و یک صد و نو و دو هجری در وقت نظامت امیر الامرا میرزا نجف خان بعد استیصال جاثان مقبره به آنجا رفته تماشا کرده قلمه جا بسا رسیده و عمارات آن شهر اکثر شکسته یافته از دروازه قلمه تا پهلوی منتهی و کنار سبب بازار آبادی و رونق نیکیو میداشت و بعد از آن درجه بدرجه کمتر اطراف و جوانب آن شهر همه خراب افتاده و با ففصل امیر الامرا نجف خان بجکوست آنجا قیام میداد و آن صوبه را از تصرف جاثان بساها سبب در از بیرون آورده با لحد شرقی صوبه اکبر آبادی گما تم پور تا پهلوی عمده صوبه شاهیان آباد یکصد و هفتاد و کرده و بخشش از قنوج تا چند ریسے مضاف صوبه بالوه هند کرده سرکارش الورد بخاره و باری و آبرج و کالپی و سانوان و قنوج و گول رسیدن پور و گوالیار و غیره چهارده سرکار شتمبر و صد و شصت و سبست محال و نو و شصت کرد و و شمرده لکمه و شصت و پنجاه و هفتصد و دهم داخل این صوبه است که دو کرد و پنجاه لک روپیہ سری کم باشد و اندرین صوبه دو دریا سبب نامور اند یکیک هین و دو هینیل و سبب هینیل از مقام حاصل پور تا پنج ساله برآمده و در شصت کرد و سبب از اکبر آبادی و بعد از گذشتن نزدیک اکبر پور تا پنج سرکار کالپی

تاریخ تولد راقم تاریخ

بیان کسب و کار و شغل و احوال

برای تعمیر و آبادی و کسب و کار

بیان اسکنان و کسب و کار و احوال

بدریای حسن میریزد و حیران کننده در قدیم شهرت بزرگ بوده و قلعه محکم داشته و اکنون جز نامی ندارد و حتماً و قبل آنجا خوب میباشد و میوه آن  
 قریب یک آثار پخته بهم میرسد سیگرمی از انواع بیانه بسیار است و دوازده گروه از کبر آباد است جنوب واقع است آنجا اکبر آباد  
 باشد از بدو الاولیا شیخ سلیم چندی قلعه سنگین و عمارات و کشتین و مساجد و مدارس و خوافق تعمیر نموده و فتح پور سبزی بوم  
 گردانیده چه در اثنا به تعمیر آن کجرات مفتوح شده بود و گمانستح پور نام کرد و بوسطان تالابیت بزرگ در عرض و طول دو کرده  
 و ضمیمه و الا و منار عالی و دایره گاه فیلمان بادشاهی و حوضه چرکان بازاری در غایت وسعت بر کنار آن تالاب واقع است و در نزدیکی  
 آن معدن سنگ مسخ است که بکار عمارات صرف می شود و چکه گو الیاء از انواع اکبر آباد است و چهار سرکار و در و چون سرکار  
 پور او ان و کروی و زور و غیره اکنون راناجر سنگه لوک اندر بهادر راجه گو با چند محال از آن سرکار در تصرف خود دارد و گو الیاء شهرت  
 مشهور است و شهرت پناه سنگین بنیدار و اما محال جاسجاشکسته و از نیم ریخته است و در گو الیاء چند جا معدن آهن باشد و گل یا سیمین آنجا در غایت  
 افزونی میباشد و در تیل خوشبو از آن میسازند و بطریق نجابت بجای می برند و تسکین آنجا در نیمه پور داری مشهور اند و قبر میان تان کسین  
 که در زمان خود در نیمه پور داری و میرانیده کی معروف و معاصر محمد اکبر بادشاه بود و قریب آن شهر متعل مقبره زبدۃ العارفین شیخ محمد غوث  
 گو الیاء می است و عمارات متقبره و شیخ و لکشا و بنایت بطوع واقع است و اولاد شیخ اکنون در آنجا سجاد و کشتین اند و صاحب سجاد  
 آنجا شاه سلطان بخش نام دارد و در قریب حرم ادا شده و میراسته است تا خم حروف را با او ملاقات است و قلعه گو الیاء از انبیه قریب  
 و آنرا راجه سورج پال با شماره کو حاصل در ویش صاحب کمال تعمیر نموده و چنانچه در گو الیاء نامه مسطور است بر فراز کوچه در غایت  
 مسانت با عمارات رفیع و کاخها سه پنج مثل بان مندل که از انبیه راجه مان سنگه و کنوت محال و رنگ محل و غیره سردار آنهاست بدلیج  
 واقع است و در آن قلعه افزونی آب از چاه و باونی و کولاب بسیار و تیر و دوت و رطوبت و در آن قلعه بر تبه است که در خیمه و  
 خیمهات با کوه زیاده از کسایا محال شده ماند و تیر و دوت پیوست آن مکان نیست معروف به اور و اس و گویند که از انبیه جهانگیر بادشاه  
 است و آنجا نیست که هست مغرب قلعه اندک مائل جنوب بر روی زمین و دیوار سه کتیبه و طرفین آنرا بقاعه پیوسته و آن هیچ  
 در می ندارد و آمد و رفت از درون قلعه باشد و در گو الیاء نامه مسطور است که سلطان شمس الدین ایتیمس در شش صد و  
 پنجاه و شش قلعه گو الیاء قمر اکبر و چون آب در آن قلعه کمتر و در بفرمان سلطان مکان اور و اس تعمیر نمود و بان قلعه ملحق ساختند  
 و در مکان مذکور نسبت چاه کلان کشید و زمین و دیوار و واقع است و ایضا سمت شمال مایل بمشرق مکانی دیگر است معروف  
 بادل گد و بر روی زمین که کوه و قلعه ملحق میشود و گویند که از محارثات محمد اورنگ زیب عالمگیر است و این بقول ضعیف است  
 چه بادل گد از انبیه قریب است مگر در وازه ششم از طرف قلعه بر روی زمین با ستمام محمد خان شاهدار عالمگیر است تعمیر یافت و ارتفاع  
 دیوارش کمتر از دیوار قلعه است و آب و هواست آن قلعه بنایت سازگار ابدان است و آن قلعه در زمان پیشین تعمیر یافته  
 چه در گو الیاء نامه می نویسد بهنگامیکه سید صدوسی و دو سال از محمد سلطنت بکراجیت گذشت بود راجه سورسین که از و سورج پال  
 تعمیر کنند از قوم راجپوت که پناه در مدت سی و شش سال با شماره کولیا نامی شده و جوگی با تمام رسانید و اولاد ایتیمس است  
 در از محکومت آن برداختند تا آنکه در سده شش صد و نیمه هجری شمس الدین ایتیمس والی دیلی شد که گو الیاء کثید و بعد از مدتی  
 یک سال مفتوح ساخت و قنات در از بدست سلطان ایتیمس اسلام ماند تا آنکه در محمد محمد شاه غازی از سلطان ایتیمس تیوریه کور کافی از تصرف

بازن شهرت پناه سنگین  
 جنوب در آنجا

بازن شهرت پناه سنگین  
 جنوب در آنجا

بازن شهرت پناه سنگین  
 جنوب در آنجا

بیرون رفت و تصرف و کمینان آمد و آن تقریبی در ضمن احوال کو بهر واحد در اناجیر سنگه مرقوم گرد و با کمال میل سال در تصرف  
 و کمینان ماند و در سنگه یکبار و یک صد و فود چهار سحری انگریزان بر آن قلعه مستحضر شد و در آن وقت صبح  
 و الا متعجب که چنانچه تا آن زمان اسکاٹ بود و مشایخه نمود و چه سحر نامش لشکر انگریز که با در آن است که کو بهر بنا بتنبیه و کمینان  
 استند عاے رانا از جمله میر شمش کورنر صاحب کلان کلکته تعیین شده بود و برز مهابه استوار و کمینان را از ملک رانا کو بهر بر اند  
 یا اینجه رانا از سحر نام سو مزاج شده سخن خصمت میان آورد و سحر باقی بملح منسوخ و طبع شد و در خفیگی که بهر سحر کو الیایر است  
 و در تخلص افتاد که پیش ازین بعضی موایمان ملازم رانا چند مرتبه از طرف او و والی بخیله و رشب تبار بر اسے و زدی بدرون قلعه فرست  
 و بر انا این احوال متکشف بود و آن سحر چند که خواستش تسخیر قلعه بجا طرید است و در پی این سخن کار است از خود پیش بر و زدی رانا  
 سنگه مرقوم وقت حکایت و زدی از سحر نام میان آورد و سحر موایمان را طلبیده استفسار نموده و با انجام امیدوار ساخت و بهر است  
 اقوال و تحقیق را و معهود بر قلعه جاسوسان را همراه کرده فرستاد و راستی آن هویدا شد و چه طرف او را می جاسے بوده که دیوارش  
 چندان بلند بود و اگر کو بهر چه رفته کند بر لنگره اندازند رفتن بالاسے قلعه سیر آمد و سحر نام میان بی تباری اسباب قلعه گیری از کمین و  
 مردبان و غیره که کشید و از بهر گد که کو حیدر که موضع بر اسے پور که رسے پور نیز شمش کو حیدر و از گویا چهار پنجگروه سمت جنوب  
 مائل بشرق مسافت داشت که گاه ساخت و چندی بهر بر و رشب غره شجیان با چند انگریزان فیسر شمش بهر باد و پایش سپاهی که کمینار  
 و شمش حدیقه نام که باشد جریده از لشکر بنا بر تسخیر قلعه گویا بنا ساخت و چون شب تاریک بود کسی بر راه ملاقی نشد مگر یک کس مقتضای که با گاو آن  
 فایزانی بر سر خورشید میرفت و دهقان بلا حمله هجوم مردم بگریخت و آواز بر کشید و غلغله کرد و چند کس از سپاهیان بهر ویدند و او را بگریخت و پیش  
 از بار چه بر سندان و تیرا که رفتند و سپاهی قلعه رسیدند آنوقت همان طرف اندرون قلعه طلسمه گرویش کرد و رسیده بود و چه شجاع و روشنی شعله با نظری آمد  
 و قندار و تقریب سماع عیان بر سر آتشی توقف گردید و چند آنکه طلسمه میرفت بکنفر میواتی بر مردبان نمیدیدند کمین بالاسی کو بهر رفت و  
 سپاهی و دیوار رسید و کمینار را با لنگره استوار کرد و فرود آمد و گفت که کسی در قلعه انظراف میدار نیست بعد از آن کاو که کده که چنان بود و  
 چوبی در سنی بر کو بهر نهاد و سپاهیان که کفش با از پیله و پاچه در پا داشتند بر آن مردبان بر آمدند و قانده کفش پیله آن بود که پامی روندگان  
 بر مردبان سخت کشیدند و دیگر سنگام شمش آواز با پاها هر نگرد و با کمال سپاهیان و صاحبان انگریز از مردبان گذشته بکنر بار رسیدند و از آن  
 با اندرون قلعه آتش دار و آتشدن مجموع ده و دوازده نفر متعبر و س صاحب و مثل شدند و دیگران بهر ایشان سرگرم رفتن بالاسی قلعه بودند  
 و س که کس از قلعه و از آن خواب شیرین آنجا خوابیده بودند و س که کس از سپاهیان انگریز از راه اولی بند و قهای خود در آن خوابیده گاه  
 سر و آواز و قندار خوابید را بیدار کرد و نهجه از او از بن و اوق ساکنان قلعه بیدار شدند و چون جوق بهر سپاهیان انگریز رسیدند آنوقت سپاه انگریز  
 که بر درون قلعه مانده بود و کوشش و هجوم میکرد و نهجه آنکه بهر با اندرون قلعه و راند سپاهیان انگریز رزمی صاحب کرد و ناگاه که تفنگ بهر باو که پیش قلعه  
 بود و رسیده و کمینان او را گرفته کشتان کشتان زد و بگریزند و بعضی بطرف رنگ محل و برنجی بیرون رفتن از قلعه دویدند و چندی از غایت مضطرب  
 خود را از در فسیل قلعه بهر و شمش بهر اندر رفتند و آغوشش از هم رنجید و باو در حال کشتن باو بهر با جمعی آمد و کشت و زشت و آنچه در قلعه بود و بدست انگریز  
 آمد و کمر قیاس و اکثر سیر کشند و بهر نام حسین سخی کمینان چو تا همان اسکاٹ سیر از اسعه و بهر باو و دیگر زمان و کمینان سواری و از راه داده بطرف  
 مالوه رخصت انظراف و او را در آنم حروف نیز در باب رمالی اسیران پیشین صاحب خود ساعی کار بود و با کمال فنی چنان و سحر چندی از جمله

صاحب  
 کوشش کردن صاحب  
 کوشش کردن صاحب  
 کوشش کردن صاحب

صاحب  
 کوشش کردن صاحب  
 کوشش کردن صاحب  
 کوشش کردن صاحب

صاحب  
 کوشش کردن صاحب  
 کوشش کردن صاحب  
 کوشش کردن صاحب





که جز قلعه گویا بر تصرف گشت بر در قلعه گویا را قلعه ارباب و شاه بی قیام و بخت اطراف بجا گیرش بود و در عهد سلطنت محمد شاه  
 بنابر ضعف سلطنت محل قلعه ارباب گشت شد و اجهاسه اطراف او و کنینان بر و ریاست متصرف شدند قلعه ارباب را بنابر اجابت حاجت حاج  
 گشت در خیال این احوال و کنینان بقلعه ارباب بیام کردند که اگر قلعه را باین تسلیم کنند و در عوض آن مسلح کنند و بنابر بیام قلعه ارباب قبول نکرد و همچنین  
 را نا بهیم سنگه جاث زمین را که برادر قلعه ارباب گفت که اگر قلعه را با این جانب سازند و دست و پشت بر پشت بآن اقدام نمایم قلعه ارباب بپذیرد  
 بنابر آنکه و کنینان مخالف با و شاه اند قلعه را با ایشان تسلیم نمودن مناسب نیست و را نا بهیم سنگه که زمیندار این نواح است قلعه را با و باید  
 چنانچه قلعه را تسلیم را نا بهیم سنگه نمود و بهیم سنگه با قلعه ارباب سلوک نمایان کرد و چنانچه تا اکنون اسلح قلعه ارباب چیزی محقر را نا بهیم سنگه و طایف  
 مقرر و است به بنجمله چون را نا بهیم سنگه بر قلعه گویا بر تصرف شدند و کنینان با او نزاع کردند و بهیم سنگه در یکی از محاربات پیشل را و دیگر  
 و کنینان بقتل رسیدند و برادر را نا بهیم سنگه در قلعه گویا بر متحصن شدند و کنینان تغییر قلعه متعدد و بدید و هر نامه سنگه را که از طرف بلج و در قلعه  
 کوید بود محاصره کردند مدت محاصره تا بشاه کشید و از بلج و داد و هر نامه شد و عاجز گشت و کنینان بیام دادند که اگر قلعه گویا را بر بند دست  
 محاصره کوید باز وادیم و صد و بیست و آباد در عوض قلعه بدیم و قلعه گویا را بر تسلیم پیشل را و و کنی کرد و کنینان صد و بیست و بلج و داده و از  
 محاصره کوید دست کشیدند بلج و در کوید متقل گشت و او سه سپه داشت سپه کلاش بر تاپ سنگه را بر نا مخاطب ساخته بر ریاست داشتند  
 را نا بر تاپ سنگه بعد از یک سال در گذشت بلج و دیگر خود و سپه سنگه کوک اندر بهادر و دیگر جنگ از درگاه شاه عالم ثانی عالمی گرا و را  
 خطاب است اقبالش چندان یاوری نکرد که علو مرتبه اش از آباد و در گذشت گوید زنی جمیل از اقریای را نا  
 بهیم سنگه در قتل و غارت موضعی هاسیری در دست سورج مل جاث رئیس دُک و کنینان افتاد و سورج مل شیفته  
 جبال او گردید و باز دو جانشین از آن هنگام مرتبه را نا بهیم سنگه بنابر نظر رعایت سورج مل روسی سراج نهاد و اتم حروف  
 این را تحقیق کرد اصله نداشت و تحقیق آنست که راجه سورج مل را اگر مرگ امان میداد از را نا بهیم سنگه نشان  
 نمی گذاشت مرگ سورج مل را از جمله اقبال را نا میگویند اکنون سبک هزار و یک صد و نود و پنج هجری است را نا بهیم سنگه  
 در ریاست استقلال میدارد و در آخر سن مذکور سراج حکم صاحب کلان کلکته قلعه گویا را بر را نا بهیم سنگه تسلیم نمود  
 و باله آباد و بنارس شتافت کلین کلک که بر هم سندی و غیره و کنینان والی مالوه با اتفاق و سپه سنگه تعیین شده بود و بجای  
 او کلین سمور با مویشی چون را نا از پیشتر حرکات مخالف عهد نامه میکرد تا آنکه قلعه گویا را بهیم با و سپه شد لیکن از آنجا آمد  
 کلین میوز با سندی با صلح کرد و نام را نا در صلح نامه داخل نکرد و از صلح کوید و نور مر اجبت کرده عبور چنین نمود اکنون شنیده میشود  
 که سندی با بار نا بر قلعه گویا نزاع میبارد و چنانچه هنگامه رزم در پیش است و جمیع رقبه است قلعه متصرف و سنگین بر فراز  
 کوچه و در دور راجه پنج هندو پت نامی از قوم جاث است و بار نا بهیم سنگه قرابتی دارد و داخل ملکش یک روپی  
 است و بر و رگنه است از جنوب سمت مشرق بایل شمال و قسمت و راجه پنج از قوم جاث بهارته سنگه نام از هم فرزند  
 را نا است و در آنجا قلعه است مستحکم بر فراز کوچه و اطراف کج و رده عمل را نا است اناسی چهل موضع در و آنک عمل بهارته سنگه  
 است و در خاشش قریب بیست و هزار روپی تخمیناً باشد و در آنجا مکانیست در دامن کوه از درختان سامحات  
 و عمارات مرفعات و آب ریز و حاض پر از آب بسیار و پذیر و سیر گاه نیکوست و برج کج و رده ما نام است بهتر و ادیب

قلعه سنجیده دارد و حاصلش قریب سی چهل هزار روپیه باشد در احم قور آبادی میان دارد و عمارتش اکثر خام است از  
 خان پور و ریابا پنج شش کرده سمت جنوب واقع است و قلعه سنگین سیدار و در آنجا کتبخانه سنگی است از قوم  
 راجپوت کجوا به بود اکنون فوت نمود پیش سیاهی او ممکن است و پیر گفته که کبار و لیا در قلع و قمع او بود و کشتیان  
 از و انتزاع کرده بوده میجرایم بانفاق را ناگوید در سنه یک هزار و یک صد و چهار پیمانی قلعه لمار را تا یکم ماه محاصره داشتند و  
 باو کمینان که از سیرون به گامه آراسه رزم بوده زرمهای مروانده کرد و بالاخر قلع زده برخی را از آن انداخت و پور کشش کرد و  
 رزمی صعب بمیان آمد ساکنان قلعه رزمی سخت کرده و آخر سیر و قتل گشتند و پور را و پور که رئیس آن قلعه بود و سایر  
 آذربایقم هروقت در آن رزم حاضر بود کسین سی کپتان جو هاشان اسکات صاحب رانم هروقت بلونم سیمران رنالی یافت و بهانهها  
 را از راه و لباس داده رخصت انصاف فرمود و بهر در او را راجه به اسم آسجی از قوم راجپوت چو مان راجه سوروی و از  
 سفیداران باوشاهی بوده و ایشان را راجه بند و به نامند گویند که پیش ازین در ملک سیدار و در قطاع الطریقان  
 تاغلق گرفت انباش باوری کرد و چیرے از انجماعت تباراج و غنیمت بدست آورد و دست پا زد و سبب بخیر و پیاده گان را  
 سوار ساخت و در قطاع الطریقان میزد تا که قریب صد و صد سوار و پیاده فراهم آورد و ناگاه رئیس قطاع الطریقان را بدست  
 آورد و بکشت و آند بار را از رانرمان صافی ساخت و مورد الطاف با و شاه عصر گشت و متقل شد و اکنون اولادش در آن  
 ضلع راجه اندا تا بنا بر انقلاب زمانه از چند مدت ضعف سجال ایشان را یافته چند بسیار سے از ملکش در تصرف راجهات اطراف  
 است بر ملک قلیل قناعت میدارند سیر انشین گاه ایشان است و بهندران نیز در تصرف میدارند گویند که چون همت سگد چو مان  
 راجه شد و اورا پسری بود که بجایش نشین طفلی از هم قوم خویش بخت سنگی نامی را بد پسری برگرفت و او بعد خویش کرد و آند اکنون  
 بخت سنگی بجاوست آنجا می پرواز و با انفصال بطرف دریای چینل راجه سیدار و آنروز سے چینل طرف شمال عمل آصف کرد که  
 ابن وزیر المملک نواب شجاع الدوله است و بطرف مغرب چینل عمل میرزا نجف خان است و شمر حد سیدار و بطرف جنوب  
 با سیدار راجه که بد متصل همه کاوان که نجیب کرده اگر گوید است انفصال می دارد و اکنون آنچه از ملک سیدار و در تصرف راجه  
 سیدار است قریب هشت و نیم لکه روپیه تخمیناً مدخل آن باشد و در همه سابق آبادی کلان و اشقیه شمارت  
 جن انگیز نگر و تالاب مشهور و مستی باره از آئینه نرسنگه دیو است و احوال نرسنگه دیو در ضمن و تیار قمر زده کلک بیان شود  
 بنیدل کند عبارت از او رچه و دیتا و غیره است اکنون راجه او رچه راجه و راجه و تیار را او سے نامند و با انفصال راجه  
 او رچه بکر باجیت بند بکه نام دارد و بجایت را و تشریبت بند بکه حاکم و تیار قلیلی از ملک او رچه تصرف است مدخلش نمی رسد  
 روپیه باشد و اکثر از ملک او رچه در تصرف بکر باجیت است و اکنون این هر دو باج گذار و کمینان اند و میزاشتری مختص است و  
 و قلعه از آئینه نرسنگه دیو است اما صح نیست که را و دلیپ ابن سمنکر ابن بنگوان ابن راجه نرسنگه دیو بند بکه تعمیر کرده و حکایتی عجیب در  
 تعمیر آن براب بیضا و عام است چه وقتی را و دلیپ نیل شکار نمود و جنگل که اکنون در برادر آنجا آباد است رسید و باهی از سوره سینه  
 بیرون رفت سگان شکاری قهر و باه کردند که متقل رو باه رسید و باه برسنگ حمله کرد و باه از او بر مید و باه جان سلامت بر و او  
 دلیپ آن موضع را به پسندید و جنگل را سیر بد و طرح عمارت نمود و قلعه و جوی و باغ احداث کرد و ابن را و دلیپ گشت که در جنگل عظیم



[illegible]

بعد قتل گشایین پیش شجاع الدوله ابن ابوالمنصور خان وزیر نهایت مقرر بود و قریب بوده و اکنون پیشی تخت خان باعتبار و شکست  
میگذرانند و قلعه یوننه در تصرف سپاهان مخفی نماند راقم حروف که کوخ و جانون و جبهانی را و حقیقه را و جانب میر محمد قاسم خان برست  
پیش رام چند گشتن پیش او و پیشش ایشان بی نیت رفته بود و آن شهر را منازل کرده و در جبهانی تالابی است منقطع و پشته خوشتر  
کج از بیه سراج اندر گر گشایین که اطرافش عمارات میدار و مسافران در آنجا منزل و مقام میکنند و پیکر اینج و نهاند بر تعلق از جبهانی میدار  
و اکنون رکنان را و دشمنی حاکم آنجا است و پیکر جانون به کالبی را انگار و هر لایس کویند پندرت که فوج احمد شاه ابدالی آنرا بقتل رسانید  
بود در تصرف میدار و سرکار که و ملی شهر نیست در آن کوه باندک فاصله و قاضی متین وارد و قصد مرا قلم حروف در آن شهر شده است  
و بعد در غایت آبادی از دوز و دانات آنجا اکثر صاحب جمال و عشوه پرواز اند و هر سه بمفاصله یکدیگر و کرده از شهر مرور دارد و گویند که از مردان  
آن آب را بنوشد عادلی و علی شود و آنجا مانک پال راجه است و راجه آنجا را خطاب پال است چون مانک پال و فلان پال  
و از قوم جاد و است و در آن شهر اکثر جاد و آن مسکن دارند و نسب جاد و آن به بلبلد برادر کرکشن که کنیا این باسد و است میرسد  
بالجمله راجه مانک پال با جگه از امیر الامراء و الفقار الدوله تخت خان است و بعضی از ملکش را و کنیا این و همچنین برانا چند سنگ جاد و در وقت  
خود میارند و پرگنات نه ده لکه و پخته نیا و تحفیل راجه مانک پال است سرکار مرور شهر نیست و این کوه و شهر نیا سنگین از تپه  
راجه پسر سنگ که چو اهره و دیگر آبادی بر قلعه میدار و قلعه متین بر منخ کوه واقع است و از دور راه بر آن کوه و قلعه توان رسید  
و طرفین آن راه را پائین کوه تا منبع آن متصل بقلعه دور و دید و یاری سنگین کشیده و قشنگ انداز و تیر کشا در انگذشته و در می استحکم  
بر آن نصب کرده مابین آن هر دو دیوار راه آمد و شد مرسوم باشد و اگر در بند کنند راه مسدود گردد و در طرفی دیگر بدستور است و بر کوه  
اندرون قلعه شهر سه و دیگر آباد است و هر سه تفاوت یک کوه از زور سمت شمال و بدستور سه چهار کوه بطرف جنوب میگذرد  
و هر دو طرف آن دریا صراطی از سنگ بر آن بسته اند و گویند محمد ادرنگ زب عالمگیر بادشاه تمیز نموده و اکنون آن هر دو صراط گشته  
شده آماره آمد و شد میدار و سیاحان گویند از سر و خ سمت جنوب بمفاصله پنج شش کرده و طبعیت سمی بکبریا و آن طرف  
موضع تالابی است از آن تالاب نهر سده میچو شد پوشیده نماند بر تخم سند و آن نسب راجه زور در رام برادر پلیم که درست جنگ  
فرمانروا کرده بوده سه چون در راجه زور و انبر و برادر حقیقی اند و جنگ تر تیا اولاد رام از انقلاب زمانه از او و بر آمده و در  
بنارس رسیده بر ریاست آنجا قیام نموده و میرور و دیو بر بهناس گده علم ریاست برافروختند و بعد از آن بگو ایار آمده بگو  
پرداختند و قلعه گوالیار بر وایتی تعمیر نمودند و از آنجا بتقریبی در انبر رسیده بر ریاست نشستند گویند که در اجداد ایشان و برادر  
حقیقی بوده برادر خور و کلان را از ترغیب داد که پدر را بکشم و بر سر حاکمیت بنشینم او ابا کرد و آخر با خواهر برادر خور و پدر را بقتل  
رسانید آنگاه برادر خور و کلان را گفت که از تو کار کشن و واقع شده باید که به پرستش معبد با و تیر تیرا بروی تا از گناه پاک شوی  
آنگاه بر سر حاکمیت نشینی برادر کلان بران اقدام نمود و بر سفر اختیار کرد و برادر خور و شش بکومت نشست برادر کلان شش چون  
از پرستش و زیارت معبد با فراغت کرده باز گشت برادر خور و او در ریاست و خل نداد و انبوعی بکومت گوالیار رسید  
و بر آن قناعت کرد بعد مرور دیو از او لار ش مشیره زاده خود را از گوالیار بر ریاست نشاند و مشیره بتقریبی از آنجا بر آمده  
به زور رسیده و بکومت افضح متکمن گشت اکنون که سنگی از رویک صد و نود و پنج میرست راجه رام سنگی صیبت جنگ اندرین

راجہ پتر سنگہ کچھو امہ بریاست زور قیام میدار و راجہ پتر سنگہ آنست که حکم محمد شاه همراه بازر الملک سرباندهان گجرات احمد آباد  
 مندیست به رفته بود و بالدر اتم حروف انجاوسه میداشت و احتفاد برادر خرد که در انبر کوس ریاست سے نوازند و آن در ضمن  
 بی نگمر قوم شود لقصه در بد و حکومت رام سنگه و کمینان بر ملکیش منصرف گشتند و بر نیی ازان صلح کردند ازان هنگام رام سنگه بر نیی ملک  
 بلکه کمتر ازان فایده گشت از قلعه کوه و قلعه فرود سے آیدر اتم حروف در آخر سنگه یک هزار و یک صد و نود و چهار سحری همراه کمینان  
 حونا نمان اسکاٹ انگریز از طرف کلین ملک بر سالت پیش راجه رفت و مبرفت سابق اورا طیلین ساخت و بهانات کلین ملک  
 ترغیب نمود و کس سحری کمینان حونا نمان اسکاٹ فریقین را ملاقی دست داد چون کلین ملک و کمینان را ر سحری و کلک کوس  
 سر و رخ بر انداز سحری ناشاه و دیوره تسلیم رام سنگه نمود انا بنا بر پورش و کمینان از تصرف اور بیرون رفت سحری نگر  
 شهر مسیت کلان متصل آنبر در غایت خوبی بار آنگی تمام از آئینه به سنگه سوائی بن به سنگه از احتفاد برادر خرد که احوالش در  
 ضمن زور گذشت و او از قوم راجپوت کچھو امہ است و سوا به نگر اکثر سرب و جاسا آبخار با جاری و شهر بنایه سنگین میدار و در ضمن  
 در ان شهر از آئینه به سنگه سوائی است انا با تمام بر سیده ر اتم حروف در آن شهر تقریب یک روز منزل کرد و به قافله در سیر ساخت  
 کرد اتفاق دیدن آن شهر رفت و راجه به سنگه سوائی مرو سے باتدیر و بر فکر و زمان ریاست خود جمله کوه هاسے فکر و خویش را از  
 برج و باره و قلعه متین محکم و استوار ساخت و عمر و کمینان از اصرار خود سر و نمود و تا که ماند و کمینان بر آن ملک دست نیافتند  
 اکنون مشاهد رفته که بر آن کوه باغیر از دیوار هاسے شکسته اثری باقی نمانده و و کمینان بر آن ملک دست یافته بر نیی  
 ازان صلح نموده با جمله چون به سنگه سوائی در گذشت پس ان اسیری سنگه بریاست نشست و او آنست که در عهد سلطنت  
 محمد شاه بحسب فرمایش همراه سپهرش احمد شاه بن محمد شاه وزیر الملک اعتماد الدوله قمر الدین خان و سیرانش ابو المنصور  
 به بقایه احمد شاه و زانی والی قند بار و کابل عازم شد و در روز یک قمر الدین خان وزیر بغرب گلک توپ احمد شاه در آن  
 و در نهایت جاسپر در همان روز اسیری سنگه مضطرب شده از لشکر احمد شاه بن محمد شاه ملک خویش مراجعت نموده  
 بعد چند سے در گذشت و بعد از و برادرش باد هو سنگه بن به سنگه سوائی بر بند حکومت نشست و پس از و سپهرش بر نیی سنگه بن  
 او به سنگه چند سے حکم راند و باند اکنون که سنگه یک هزار و یک صد و نود و پنج سحریست برادرش بر تاب سنگه بن باد هو سنگه بر بند  
 ریاست در به نگر قیام میدار و مشهر اشتریت بر ساحل دریاسے جمن مشتمله بختانه هاسے عظیم و دریاسے جمن سمت شمال آن گذرد  
 و سولد کشن بن باسدیو که اورا منودان کنیا گوید و اورا محل حلول واجب قیام میدانند که زبان مندا و تار سیگوید آخبر بود و در آن  
 در کاسه فریاد کیویر مشهور بوده محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاه در عهد سلطنت خویش قدیری ازان لشکست و باقی را همچنان گذشت  
 مسجد برقرار فرمود و بر ساحل جمن عبدالنبی خان حاکم آنجا زینہ سقف تعمیر نموده در وسط شهر مسجد سے عالی احداث کرد و تا هنوز مسجد  
 عبدالنبی حسان مشهور است ر اتم حروف وقتی آن شهر را دیده مینار طرفین مسجد با نمرتبه ارتفاع میدار و که کتر کس را بار اسی صعود  
 بر آن باشد گوید عبدالنبی خان در شفقت و مرحمت سر آمد روزگار خویش بوده تخیر و دنا سے منودان شهر تیرتبه کرده بود و چون  
 در گذشت مردم منودان هنوز میسر این سحری یعنی جی نم بن تراسونی + بالجملة آنجا اکثر منودان مسکن میدارند و سیر و شهر که قسمی از شیرینی  
 دست معروف و در لطافت و لذت آن شهر از شهر است شمال اندک نازل بخرب مضافت سه کرده بر کنار جمن بند را بن



نام جاس است با عمارت آریسته و پیراسته و بازاری مختصر که نسبت و پانزده دکانین لقال و پان و کلفروش و مثل آن دارد و اکثر  
 در ویشان بنود اهل کمال در کنجاس بندر این و تلیلی از فقر است اسلام و حجره های استقامت میدارند و مشهور است که آن مکان سیرگاه  
 کشن بوده و کور و دانات آنجا همه در کمال خوبه و بی بیاشد هر کس که آنجا سیر و تماشا کند بی شبهه سورش عشق و شوق مجازی و حقیقی بحسب  
 استعداد و وبال اگر در آتم حروف در سن یازده سالگی مطابق سن یک هزار و یک صد و چهل و سه هجری موافق سال سیزدهم از جلوس  
 محمد شاه همراه شاه نواز خان و دلبازار الملک سر بلند خان که از دلی ناظم صوبه آک آباد به نیابت پدرش شده میرفت و اردو تهر اگر وید  
 و با شاه نواز خان بسیر بندر این رفت تماشا عجب و غریب حسن بدیع که بیرون از توصیف و حاطه تحریف باشد کرده چه هر و سه چهار  
 گتری روزمانده از مروان امر و سبزه آغاز و زمان نوحیز نارستان باین سیزده و نسبت سال در حسن و جمال چون حور و غلمان با زیر  
 آراستگی تمام پوش ربای مردم در جاس مسموده که عرصه گاه فراخ دل کشاده است حاضر آیند و نایک گتری شب سیمایا به سد و دوقفه  
 و حنفه بازی با یکدیگر سیر می برند بعد از آن مجلس تمام شود و زنان چراغهای چهار رویه و دور و پیه خود را بدست گرفته بمقام خوش  
 مراجعت کنند و مروان نیز با مشعلها بجا نماند خود و دند و این مجمع را کیان گذری نماند و قواریخ مسطور است که لشکر بایان سلطان محمود  
 غازی غزنوی شهر تهر را غارت کرده بجانهارا آتش دادند و یک بیت زرین که بفرموده سلطان شکسته وزن گردید و نو و شست  
 هزار رویه و سه صد و چند مثقال زر بوده و یک پارچه یا قوت یافتند که چهار صد و پنجاه مثقال وزن میداشت با لجمه در سلطنت  
 محمد شاه جاتان در شهر تهر و غیره بریاست مستقل بودند و ایشان از احفاد چور این جات و دین سنگه اند چنانچه سورجل و پیش  
 جواهر سنگه روزگار حشمت و اقبال گذرانید سورج مل همراه ابو المنصور حان وزیر بیگ احمد حان فرخ آبادی آمد  
 و با ابو المنصور حان منزم گشت و چون ابو المنصور حان وزیر از احمد شاه بن محمد شاه یعنی کرد سورجل بر فاقه ابو المنصور حان  
 پرواخت و تمام شهر کنه شاهجهان آباد را غارت کرد و عمارات عالی را بکند و آخر بر دست نجیب حان رویه و در زر منمقتل رسید  
 پیشش جواهر سنگه بجای او نشست و مرتبه اش در شمت و شوکت از آباد و جداد و در گذشت و چند بر دست در ویشی کیمیاگر  
 جلیه متاع تعلیم صنع کیمیا بر جم کار و کش کشته شد و بعد از و برادرش نول سنگه بن سورجل بریاست نشست و آن را امیر الامرا  
 ذوالفقار الدوله نجف خان برز مهای منوای از دیک و غیره قلاع محبزه جاتان دفع کرد چنانچه اکنون ملک متفرقه جات از  
 نوان اکبر آباد و قبه نصر نجف خان است کالپی شهر نسبت بر ساحل دریای همین و مصری و اوله کالپی که قسمی از شیرینی  
 است با نام بود اکنون آن ملک را گنگا و هر بن گویند و پدیت و کمین متصرف است شاه سید محمد و لدار شدش شاه  
 سید احمد کالپی در زمان خویش با کمال ذوق و وقار آن حال با خرق عادات و کرامات کوکس شهرت می نمود  
 و اکنون اولاد و احفادش در مکانی از نوان کالپی این رویه دریای همین جانب شمال بر سجاده ارشاد و شکا اند  
 قنوج شهر نسبت قدیم در زمان پیشین تنگه رایان بهار بوده و از آیدیه راجه سورج است از احفاد سهند بن جام بن لوح  
 چنانچه در ضمن دلی اندراحوال راجه ساء اولاد سهند بن جام مرقوم است با لجمه شهر قنوج بر وایت مولف خلاصه تاریخ  
 بر ساحل دریای گنگ واقع است و اکنون از آن دریای مذکور مخصوص در تالستان یکد و کرده فاصله می دارد و  
 در موسم برشکال متصل آن شهر سیرت در تاریخ روضه الصفا مسطور است که بر پنج ثل بزرگ پنج قلعه داشته چنانچه اکنون

از ان قلعه بخبر تل باقی نمانده و آن هر پنج قلعه را سلطان محمود غازی غزنوی قهر اقمرا بکشود و در زمان سابق در قنوج راجه  
 نور حاکم بود و بجایک پیش آله آبا دلو و ساسا اسکندر رود القریین بوده و اسکندر با او رزم کرد و او را بقتل رسانید چنانچه  
 خواجه نظامی گنجوی بر اسکندر نامه بری میفرماید و چون فارغ شد در کینه توریان که مرست بر کین غنوریان و آن تقریری در آله آبا  
 مرقوم است بالجملة قنوج بر دایت مولف صبح صادق در عصر چنان آبا دلو و ده که سی هزار دوکان پان فروش در آنجا بود و آن  
 شهر آب و هواست نیک نمدار و اما اکنون چندان آبادی ندارد که تعریف توان نمود و بسیاری از سادات تجاری از ایام  
 قدیم آنجا مسکن دارند میرفت الدین ساکن آنجا در سرکار مهابت جنگ علی وردیخان ناظم بگانه رساله دار خود و جلیل القدر بود  
 و اکنون پسرش حسین الدین علی عرف به بنگاله بزبور حاکم آراسته و بجای ادب پیراسته است بوسید صاحب مادر خدست بهجند  
 پانیم صاحب در زمره نهانیان مسلک و معتز بود استغناء نوکری داده و وطن رفت گنجه قنوج که قسسه از شیرینی است در طبقات چون  
 طباشیر صبح شهر است که در پور تاج پرنده بهر سرکار قنوج فرار بر انوار هدیه الدین شاه مدار آنجا است که هر سال در عرشه  
 دوم جادی اهل خلعت کثیر از کهن و بنگاله و دیگر امصار میسر با علمای رنگارنگ آنجا جمع آیند و بعد از اختتام عرس با وطنان  
 خویش روند و آن جماع را چندین شاه مدار نامند فرج آبا و شریعت جدید از ابدیه و غنفر جنگ محمد خان نیکش که در عهد  
 محمد فرخ سیر بنام بادشا و طرح انداخت و در بایک گنگ از شمال بمشرق آن میرود و آن شهر است در غایت کثادگی و وسعت  
 بوفیر آبادی متناسه هر کس در آنجا میجوید و دکنار میبندی در آنجا بنایت پسندیده بود محمد خان نیکش در ابتدا که بجهاد  
 سوار و پیاد و نوکری میگردانید و بنگاله که شاهزاده محمد فرخ سیر ابن عظیم الشان ابن بهادر شاه از عظیم آبا و پنه بر سیر الدین  
 ابن بهادر شاه فرستاد و چون کرد و توجه به سرب گردید محمد خان نیکش با جمعی هزار سوار ملازم محمد فرخ سیر نمود و بمقتضای همت هزاره  
 هفت هزار سوار و سنبطاب غنفر جنگ سرفراز گردید و در جنگ شاهزاده اغرا الدین ابن سیر الدین ساسی جمعیله بطور رسانید  
 و از غنفر محمد فرخ سیر در جلدوی آنقدر دست پر گشتش آبا و دهیج پور و مهر آباد و غیره جاگیر یافت و بقاصله و از ده کرده از قصبه  
 شمس آبا و که آبادی افغانه است در حدود پر گنجه دهیج پور بر لب دریای گنگ شهر عظیم بنا نهاد و بفرخ آبا و موسوم ساخت  
 و دیگر آبادی قایم گنج بنام پسرش تمیر نمود و بتدریج از سرحد کول باشد پور اکبر پور که مسافت صد کرده تخمینا باشد امصار متعدد  
 مثل محمد آبا و دریا گنج و خدا گنج و بنی گنج و علی گنج و باقوت گنج و شمشیر گنج و کاس گنج و غیره آبا و ساخت و بعد چندی اکثر این  
 آبا و بسیار دست ابو المنصور حسن و نایبش راجه نول را که خراب و ویران گردید و حقیر درین بنگامه باراجه نول را که  
 بوده القصبه محمد خان نیکش بجا نهادت عبداللہ خان و حسین علی خان سادات بار به در عهد سلطنت محمد شاه بنیر می گردید و بار  
 را که بنیاست آبا و در سید و از خلافت بمناسب پسران و همراهمیان سرفراز گردید و در اسنہ عوام به پنجاه و دو هزار سی و شصت  
 و پیش ازین راجه ستر سال دکنه و بوند بلیه میرش گویند کالپی و موبه موده و سنده و غیره محالات جاگیر اورا در تصرف آورد و بوز  
 محمد خان نیکش با سبب هزار سوار از آبا و عبور چمن نموده متوجه چتر سال گشت چتر سال با جمیعت شصت هزار سوار و یک لک  
 پیاده و توپخانه بسیار بزم پیش آمد و نزدیک موضع اجونی عکله پر گنجه موبه قتال فاشش نمود و شترم بکوهستان گرخت  
 غنفر جنگ ظفر یافت و آخر الام چتر سال از راه مکر و فریب انعامت اختیار نمود محمد خان نیکش تا دو سال نواح حبیت پورا را

نیکش

نیمه گاه ساخت و در خلال این سال باجی را دو غیره نوج و کینان را طلب داشت و خود از آن شهر مطلع شد و بجای  
 انجام سفر که همراه محمدخان نیکش پیش پادشاه روانه شود و در حقیقت بجای آنکه باجی را از او گشتی با منصب هزار سوار  
 در رسید و بوندید با از سوار و پیاده هر قدر که توانستند باجی را در آمد گردید و شورشش عظیم بر پادشاه محمدخان نیکش آمده جنگ گردید  
 در اکثر روزها بر نوج مخالف نظر یافت باجی را و تاب داشت جنگ بنیاد و در آنست که در راه و رسید غله کوشید و در ایام گرمی غله در  
 لشکر نیکش بید آمد و نوج جنوب با کوله فی آثار بدو روید که رسید ازین هر اکثر سرداران راه پیدلی سپرده و تفرق شدند و تحلیل از سواران  
 ثبات و رزیدند محمدخان نیکش ناگزیر گشته بقبله حقیقت پور پناه برد و محمدخان بجای قلعہ برداشتند محمدخان متحصن گشت مخالفان و برقی  
 بمسار سعی بلوغ نموده غله حکم غنای گرفت غیر از آب در آن قلعہ خیر سے نبود و آن بدل با تحلیل ابدان حیوان گشت ابدان و جان تحلیل شد  
 گرفت مرزم بیرون قلعہ شبها مخفی زبردوار قلعہ آمده از جنوب با کوله آرد و شورش با سخنان بسیار فی آثار تقویت صدر روید  
 سودا سیکر دند و آنچنان بود که مرزم قلعہ صدر روید و فوطه بسته از دیوار قلعہ بر آویختند و تجاران صدر روید سیکر فتنه و شورش  
 آن در همان فوطه یک آثار آن در صلبه بسته تا مرزم بالا سیکر میداد و این گرمی بازار زیاد از سه چهار روز ماند مسلمانان بگشت  
 اسب و سید و روزگار سیکر را میداد تا آنکه مرزم برسات بر سر رسید باجی را و غلبه خود مرا حجت نمود و بوندید با همچنان قلعہ را  
 محاصره داشتند در خلال این حال قایم خان خلفت ارشد محمدخان نیکش که قایم جنگ خطاب داشت باسی هزار سوار  
 بکنار دریائے چین بکام محمد حسن خان رسید بوندید با هر اسان گشته در مصالحه و رند بگی چهار صد پانصد کس از قلعہ بر آمدند و شخصیک  
 درین قضایا حاضر بود و راقم حروف اینجا بگشت از کتبش مرقوم نموده بالجملة محمدخان نیکش بعد از آن بصوبه باری مالوه رسید و در  
 سال آنجا بسر برد و بدلی آمد و در خلال این احوال نادر شاه دلی ایران اکثر ممالک ترکستان را ضبط و در آن دوره بقندهار رسید  
 در یکم سال آنرا از افغانه گرفت و متوجه هندوستان شد محمدخان نیکش در آن وقت حسب الحکم محمد شاه در دلی بحفاظت  
 محاسبه اقیام میداشت بعد از قتل عام دلی و مرا حجت نادر شاه از محمد شاه رخصت شد بفرخ آباد آمد و راقم حروف از آن آوان  
 براه فرخ آباد بدلی میرفت سعادت ملازمتش دریافته را ہی شد و غضنفر جنگ محمدخان بعد چندی بمکر طبعی در گذشت بعد  
 از و پسرش قایم خان که قایم جنگ خطاب داشت در فرخ آباد بجای او نشست او شکار دوست بود با سعد الدخان ابن  
 علی محمدخان روید و مخالفت آغاز نهاد سعد الدخان مصالحه خواست قایم خان از گفته محمود خان بخشی که مدار المہام او بود  
 نه پذیرفت سعد الدخان آمده حرب گشت قایم خان با او مصالحت داد و قبضل رسید و این قضایا در ضمن آنکه در صوبه شاهیجهان آباد  
 در احوال علی محمدخان روید و مرقوم است بالجملة نیکش قایم خان را بنیافتند تا بدست در از شهر زندگانی او در آفاق ماند و شخصه بهان  
 بهیت خود را بان نام مشهور کرده چند سال گرمی بازار خود نمود و راقم حروف او را دیده بود بالجملة بعد قایم خان وزیر الممالک و منصور خان  
 بفرمان احمد شاه بفرخ آباد و خانه او را ضبط کرد و گویند که از نقد و جنس شخصت لکنه روید و انجام یافت و تمام اولاد و احفاد  
 و حیلہ ہاسے نامی محمدخان نیکش را اسیر کرده بقلعہ آک آباد فرستاد و آنجا بقتل رسانید و بر ملکتش متصرف گشت و آنرا براجہ نوکر  
 تفویض نمود و احمد خان بن محمدخان نیکش را که محبوب و مفلوج چند اشته و از آن حاسے گرفته رہا کرده بود او با غوامی افغانه  
 شوش آباد که سرگروه آن رستم خان نام داشت خروج کرد و براجہ نول راسے متصل سعدن رزمے صعب نموده اورا

بقول رسا سید جنور الممالک ابو المنصور خان با امیران شاهیان آباد و جات جمعیت یک لکمه دسی سوار سوار که از دلی نهار آباد و  
 راجه نول رسا بر آند تا سید رسیده بود و خبر قتل نول رسا به کشید بر سر احمد خان رسید احمد خان با بنده سوار سوار و پیاده  
 با وزیر رزمی معصب نمود و دستم خان افغان که باعث این شورش و جنگ بود از دست افواج جات و تحلیل خان رساله دار وزیر  
 جوگر نجات جانان و تحلیل خان تانوا و اوتاقا ب کرده قتل رسا بند در خلال این احوال احمد خان فرصت یافته قرار بر قرار اختیار نمود  
 مردانه بکوشید و بر وزیر حمله آورد و اسحاق خان که با جمعیت آراسته پیش روی وزیر ایستاده بوده او را قتل رسا بند بر وزیر الممالک  
 رسیت پنجه از غلیه کلاه پوش که با تفنگ از اسپان پیاده شده اطراف فیصل وزیر ایستاده بوده یک فلم رو بگریز نهاد احمد خان  
 بر فیصل وزیر رسید و بر زخم تفنگ خورده در حوضه غلطید افغانان بر غنیمت افتادند فیلیان به یک پافیل را از سر که بر آورد و یک بگریز  
 نهاد و وزیر شاهیان آباد آمد احمد خان با فتحه چنان مستطرد شده مستقل گشت و سپر خود محمود خان را با جماعه افغانان ملکشید و آورد و  
 شادین خان نامی را باله آباد فرستاد تا بر ملک وزیر متصرف شوند رسا بر تاج نراین و خان عالم بقا الله خان که در لکنئو رسا  
 و بر اسنان می گذرانیدند از استماع خبر آمد رسا بر راجه نول رسا به جمعیت سوار از لکنئو باله آباد مراجعت نموده و بجهو نسی رسیدند  
 راقم حروف درین قضا یا رفیق پر تاب نراین بوده علی غلیخان کرجی نامک صوبه آله آباد که خطاب حیدر قلیخان میداشت ملاقات  
 رسا موصوف و خان عالم آمد چون شنید که شادین خان با جمعیت سبت سوار و پیاده شش سی انبوه از فرخ آباد متوجه آله آباد  
 بصواب دید رسا مذکور با فوج خویش و قلیانی از شاه رسا موصوف بمقابله شادین خان شافت متصل کوره جهان آباد تلافی فرقیان  
 افتاد و شادین خان بعد از رزم منظم بفرخ آباد رفت و علی قلی خان مظفر منصور باله آباد آمد و محمود خان ابن احمد خان که از جانب پدرش  
 بلکنئو رسیده بود به منازعتی استقلال یافت احمد خان از سربمیت شادین خان بهم بر آمد و با عساکر بسیار از سوار و پیاده متوجه آله آباد  
 شد رسا بر تاج نراین و خان عالم و علی قلی خان در قلعہ آله آباد در آمدند و در باریست جمن متصل نبی در وازه قلعہ پل کشتیابستند  
 و لشکر آندرسه جمن بجنوب قلعہ قرار بر استقرار داده احمد خان باله آباد رسید و راجه پرتی پست این خبر داری ابن رسا سنگه  
 سوم بسنی راجه پر تاب گزده اورا اطاعت کرده بخدمت پیوست و تسخیر قلعہ آله آباد را بر زنده خود گرفت رسا بر تاج نراین در  
 قلعہ متحصن شد احمد خان بمحاصره پرداخت و حسب الحکم راجه بلوند سنگه بنارسی از بنارسی بجهو نسی آند استقامت کرد و پیشکش و تمنا  
 به احمد خان ارسال داشت و بخدمت آمد و بعد چند روز بخدمت بافراغ حاصل کرده به بنارسی شافت حیدر بن اثنا محمود خان ابن  
 احمد خان حسب الطلب پدرش از لکنئو بجهو نسی آمد و نیمه زوراج اندر گرگشایین که در آله آباد رسا غسل گنگ آند بود رفیق رسا پر تاب ابن  
 شده و رزم مساعی جمیل بطنور رسا بند در خلال این احوال وزیر الممالک ابو المنصور خان شکستگاه رسا شکست را درست نمود و  
 و ملهار را و دکنی را اسباب کثیر قریب شصت لکمه روپیہ داده بعد خود تواند ملهار را و با شصت سوار سوار بخدمت وزیر پیوست و وزیر از  
 شاهیان آباد با لشکر رسا آراسته بفرخ آباد شافت در خلال این احوال شیخ مغر الدین خان با شیخزاده هاد ملک زاده هاس لکنئو  
 کا کوری اتفاق کرده گماشتگان محمود خان از لکنئو بر اند احمد خان از استماع مراجعت وزیر بعد از پنجاه و چهار روز از پامی قلعہ آله آباد  
 برخاست و با یلغار کرده بفرخ آباد رسید و متصل آن وزیر الممالک نیم بفرخ آباد آمد احمد خان توقف در فرخ آباد و مصلحت ندیده در  
 کنس گنگ که بمفاصله دو کوره از فرخ آباد است لشکر گاه و ناگاهت آماده جنگ گشت وزیر متصل سنگین رام پور بر وریای گنگ پل گشته

بہت دلمہارا اور وغیرہ و کمینان با فوج خود حکم عبور فرمود و خود با جماعہ قلعہ کی سرپرست رہا۔ سید احمد خان ابن علی محمد خان کہ لہا ہر  
 سب سے استصواب حافظ رحمت و دیندینان وغیرہ بر سوا ملک احمد خان آئندہ ہو و با کمینان رزم سے صعب کردہ منہز گشت و جہان شب  
 احمد خان با جماعہ خویش از دریا گزشتہ مسعود اللہ خان پیوست و با یکدیگر یکوہ کماؤن پناہ بردہ و حافظ رحمت خان بگرگ آشتی پیش وزیر  
 آمد و در لشکر بماند وزیر تاجب افغانہ و روسیہ شتافتہ بجا سر آمد و پخت و با الاخر بعد چند ماہ فیما بین مصالحہ اتفاق افتاد و وزیر نصرت  
 ملک احمد خان را بد کمینان بخشید و دیگر از ان با احمد خان تفویض نمود احمد خان بفرخ آباد مستقل گشت بنیکنامی تمام امارت نمود و در  
 سلطنت عالمگیر ثانی سرفراز الدین خان وزیر بر صاف جہاد نظام الملک از پیشگاہ خلافت امیر الامرا بخشی المملک غالب جنگ  
 احمد خان بہادر خطاب یافت ہنگامیکہ در آخر عمر سلطنت عالمگیر ثانی احمد شاہ ابدالی بجزیرک حافظ رحمت خان وغیرہ روسیہ و روسیہ و  
 بخشی المملک احمد خان بخشی از قندہار و کابل بند آمد و بہاؤ و کمینی را بقتل رسانید و دیار مابین گنگ و جمن از کمینان انتراع نمود و از غلہ  
 چکلہ کوڑہ بشجاع الہ رولہ و اما وہ حافظ رحمت خان و ملک احمد خان کہ از وقت مصالحہ وزیر المملک ابو المنصور خان و بخشی المملک احمد خان  
 شدہ و وزیر موصوف نصرت ملک احمد خان را بکابلہارا و کمینی دادہ بود آئنا با احمد خان تفویض نمود و چنانچہ بندر سے ازان بتقریبی در تعلیم دوم  
 در ضمن آخر صوبہ خاندیس در احوال بہاؤ و کمینی مرقوم است بالجلہ او امیر سے عالی مہمت و قدر دان بخبا و مردم خاندان بزرگ بود و در مروت  
 شجاعت و سخاوت و پاک اعتقاد ہی و عہد خویش ثانی نہاد شدہ در زمان امارت او اکثر امیران دہلی کہ از دست بزد احمد شاہ ابدالی گذر  
 شاہ جہان آباد واقع شدہ ہو و مثل غازی دین خان ابن نظام الملک آصف جہاد و امیر زادہ گان عظام و بسیار سے از درویشان فقیران  
 نامور و محتاجان و غیرہ بیان از شہر دور و نزدیک او ازہ سخاوتش شنیدہ بفرخ آباد آئندہ و مقیم گشتند و بہرہ و نصیبہ بانڈازہ خود ہا از خوان نعمتش  
 می یافتند و بدستور خادمان ہر در گاہ تبرکات می آوردند و در رات گرفتہ میرفتند و اورا ضابطہ ہا بودہ کہ ہر چہ از ملک تحصیل می آید اندران یک  
 حصہ شہر خوانوادہ و سلسلہ مثل قادیان و سرور دیہ و چشتیہ وغیرہ در خرطیہ ہا می علیحدہ نگاہ میداشت و از ہر جا کہ خادمی میرسید سے پر سید  
 کہ خادم کدام در گاہ و از کدام سلسلہ است اورا انان خرطیہ بہرہ میداد و دیگر ہر چیز از ماکول و مشروب و ملبوس و استعمال آن بنظر او  
 می در آوردہ اول ازان یکس چہر سے بنام اللہ بر آوردہ بفقیران میرسانید و قتی بر سے خود لباس جامہ بساخت و از اتفاقات حق نظر  
 فراموش کرد و ہنگام پوشیدن پیادش آند کہ حق نظر ازان جامہ ندادہ خیاط را بخواند تختہ تختہ ازان جدا کرد و فرمود کہ این تختہ ہا را ہر یک  
 فقیران برسانید و رزمے راقم حروف در مجلس نشستہ ہو عرض شد کہ درویشی از جو پورا آئندہ اورا بخواند درویش بیاد و مصافحہ کرد و شیشہ  
 روغن خوشبو پیش نہاد و بسیار خوشوقت شد و گرم پر سید و بخدمت فرمود کہ منیہ ازان ترک کردہ و در درجی نہادہ بنام اللہ بدرویش رسانید  
 و بعد ازان خود دوسے کرد و قتی در شب برات البش باری بسیار پیش او آوردہ فرمود کہ ازان بنام خدا الفقرا بدینہا بطفلان درویشان  
 تماشائید و اکثر بنا بر سیر و تماشائے شہر فرخ آباد سوار شدے و خیرات و نذر بدست چیلہ ہا سے عمدہ مثل مخمرالدولہ و مہربان خان و رحمت خان  
 وغیرہ میداد و میفرمود کہ تا بفلان محلہ و مقام میروم و شما فلان فلان طرف بروید و ہر یک درویش و سایل این مذورات رسانید و دیگر  
 خاصہ فقرے طبع ما بودہ کہ اتمشہ زلفیت و کمخواب در موسم سرما سالتہ و امثال آن از میر سامان تختہ ہا وبتہ ہا می طلبید و آئنا بر فرش  
 پراگندہ میکرد و ساعتی میدید و بر خاستہ بطہارت خانہ میرفت خدمتگاران و فریشان و چیلہ ہا سے عمدہ و دیگر اہل خدمت ہر کسے کہ میخواست  
 ازان اتمشہ میگرفت و پنهان سے نمود و چون از ہمار تھانہ بیرون می آمد حکم میفرمود کہ اتمشہ را بدستور دربتہ ہا و تختہ ہا بگذاشتہ پیش

میرسانان بیرون و بیرون از کم و کثرت آن پیرایه نمی گفت و یکا بهای بیرون بر فرشتان میراث و با سیمای میراث مردم دست نیما کشاده حیب و حشمت  
خود را بر سیکر و زوچون بازست و آخر پیرایه بفرشتان ساینده و باقی را همچنان ناشنیده و اندرون محل میراث و تا صرف کنند راقم حروف از زلفت  
میراث و سیم خان عالیجا و ناظم منزل و سوبه نیک از کوه بدر خاسته با کمال بی سامانی بوطن ششست ششید و سلمه استد عای راقم بروایط  
بدست میورده فرستاد راقم حروف باینچ کس یک از سجان محمد میر راقم و دیگر کسی غلام محی الدین ابن غلام قطب الدین میره روح الامین خان  
وامام علی ولد مصطفی حسین برادرزاده حقیر و حیدر بخش ابن سعد الله برادرزاده رضا محی راقم محی احد انداز مره برادران شینوخ و وجهه که اسب  
در کمال شگفتی بر پاکی گشته است به تشریف رفت و هنگام ملازمت بقرب مبارکباد و شادی گفتن را می پسش منظر جنگ که در همان ایام  
شده بود پنج کله قند که شش پنج روپیه نذر گذرانیده هجاشب سربازان طعام مرحمت فرمود مردم گفتند که پانصد روپیه جهت ماهوار  
مقرر شد چه برخوان اسارت پانصد روپیه است و همچنان شد که خرطیله پانصد روپیه نقد بر دست چه بدارست فرستاده حال آنکه شرح یک  
سوار خوش اسبه در سر کارش نیست و پنج روپیه بود یکسال اتفاق اقامت اسباب افتاد چون شورش سرشته بصلح انجامید هر یک را سوار و دوشاله با  
انعام داده خدمت نمود و راقم نیز خدمت شد بوطن آمد و بعد از یکسال بهرست آخرت فرامید و بعد از و پسش منظر جنگ بهادر ابن میر الامیر  
سجشی المملک غالب جنگ احمد خان بهادر ابن منظر جنگ محی خان نگش و فرخ آباد و بر سمنه امارت ششست و از پیشگاه سلطنت شاه عالم  
عالی گمر بادشاه خطاب امیر الامرا بجیشی المملک فرزند خان منظر جنگ بهادر سر فرزند و دست جو و کرم یکشاد و در مراعات علما و فقیران  
از سالیانه در وزیرینه و دستاوت برادر و زسی و محفلش درویشی مجذوب آورده پانصد روپیه نقد و لباس فاخر از دوشاله و فرغال و مثل  
آن نذرش کرد و دیگری عرض کرد که مجذوب است و خبر ندارد و فرمود که میدانم اما مرده است و خبر ندارد که محروم رو و هنگامیکه شاه عالم عالی گمر بادشاه  
موجب عرض حاجی سیند به بل و کندی از آله آباد سمیت و ملی برافه فرخ آباد خدمت فرمود امیر الامرا بجیشی المملک فرزند خان منظر جنگ بهادر  
با استقبال شتافت و بهلازم است رسید بهانور و جلالت خیره لبوس خاص و پیچیده و سرب و سرخ و شمشیر و زنجیر فی و اسب اغرازی یافت و همچنین غلام  
خرومند خان ابن خدا بنده خان و بعضی از برادران بجایان شاهی ممتاز شدند و بادشاه را بفرخ آباد آورد و گویند که چپو تره یک ملک و سمیت  
نیمه از روپیه که عبارت از چپو تره سوادک روپیه است بهست بادشاه بر آن جلوس فرمود و از فیلان کوه پیکر و اسپان تبار و جواهر آبدار و شمشیر  
اسلحه و دیگر تحائف بسیار بنذر کشید و یکد و منزل همراه رکاب بادشاه رفت و در خدمت انصاف حاصل کرده بفرخ آباد مراجعت نمود و اکنون خان  
احسان بر حاضر و محو ام گسره بکامرانی سب سیر و انگیزان با او اختلاطی عظیم دارند خدا بنده خان ابن منظر جنگ محی خان نگش با برادر خویش  
امیر الامرا احمد خان سمیت و شوکت تمام با اتفاق اسبه سیر و در وجود دستاوت و ستانت رسک معروض بوده و صبیبه اسش در حباله  
ملک سجشی المملک فرزند خان منظر جنگ ابن غالب جنگ احمد خان است چون برادرش امیر الامرا احمد خان در گذشت خدا بنده خان  
پس از یکد و سال بدلی شتافت و از پیشگاه سلطنت شاه عالم عالی گمر بادشاه خطاب و خلاص و فی و اسب و شمشیر و همچنین خدمت  
در شش خرومند خان اغرازی یافت و فرمان جاگیر از پرنده سکندر آباد و بارگنه آبر و سلمه مجموع بهست و دو محال بنام برادرزاده خویش  
سجشی المملک فرزند خان حاصل کرد و بفرخ آباد مراجعت نمود و بعد از خلف ارشدش خرومند خان ابن خدا بنده خان بهادر جنگ  
افتخار یافت و اکنون مدار الهام و مختار کار سیر کار امیر الامرا فرزند خان منظر جنگ بهادر است و در اخلاف حمیده و صفات پسندیده  
کوسه از فرمان ر بوده از حمال آن در شگبیر و ضعیف و قوی و دانی نجبا و آراشگی عساکر و دستی قوی و دار و دانه حق پرستی و خدا ترسی و

بجای

سجده است از آن گمان بسته و برود و نهانشست و در وضا و از کعبه حاشش به رویاب و کامیاب اندکینون کسیت قلم در صفهار نظمها را حوال الماک  
 پیغمبران دست گذشت ایشان سبکشان سازد پوشیده نماند **شام** و لکنست و سبع حق سبحانه تعالی آن را ارض مقدسه خوانده  
 و محمد ص فرموده که نیکویی ده قسمت و نه قسم آن بشام است و یک قسم در تمام جهان و از خواص شام یکی آنست که هرگز از ولی خالی نبوده و ابدالان  
 که مینشاندن اند و شام میباشد و مولف عجائب المخلوقات می آرد که یک ارش زمین در شام تابند که جبرئیل علیه السلام بد آنجا نزول  
 نکرده و یک صد و هشت و چهار هزار پیا سبران از آن دیار برخاسته اند و در کتاب سالک ممالک آورده که غری بشام روم سیاحت بر اقم  
 میگفت که از شام چهل منزل تسلطینه که دارالملک روم است مسافت میدارد و اکثر منازل آب و آبادانی ندارد و شرفی آن بادیه بلکه است  
 تا فزات و جنوبیش سرحد مصر و تیه بنی اسرائیل است و قمر و جسم است زمین بهفت اندام بدانشش غرب است و پشت او شام و  
 و بهترین ولایات شام فلسطین است و ابتدای شام نیز از دست و در زمان سابق شد و بعد برادر خود شد و بد سلطنت شام رسید  
 و بهود غایبه اسلام ایمان نیاورد و او آنست که بهشت ساخت و حوالش در اقلیم اول گذشت و دارالملک شام بیت المقدس است  
**بیت المقدس** مبطوحی آلی و محل قوطن انبای بنی اسرائیل بوده و گویند که از بیت المقدس شهر صفت و روز مسافت است  
 و آب در آن منازل نیست مگر یک چاه در منزل ششم و چاه دوم نزدیک بیت المقدس که ازین چاه بیت المقدس بچکوه می ماند  
 بالجله آن شهر را عمری المیا میخوانده اند و در کتاب عجائب المخلوقات مینویس که در آخر الزمان تمام عالم خراب گردد و لاکه و مرینه و  
 بیت المقدس در قیامت حشر آدمیان در آن موضع کنند و بنی اسرائیل از والد خود کنگان هجرت کرده در بیت المقدس قوطن  
 گردیدند و او در وقت تولیش با اتفاق عظمای بنی اسرائیل مسجد اقصی را بناناد چون دیوار آن بقدر آدمی رسید بر طبق وحی که ختمام  
 آن بر دست دیگر می حکم گرفته دست از تعمیر باز داشت و چون سلیمان علیه السلام نبوت بشنست در تمام مسجد اقصی و تعمیر بلده بیت المقدس  
 اهتمام فرموده شهر بساخت و شکر و دوازده سوره و بنای آن شهر را از سنگ رخام نهاد و گویند که هر روز صد هزار سنگ  
 تراش در آن شهر کار میکرد و اندونلی هزار کس از جبال سنگ را بریده اند و مینشاندند و هزار نعل و شتر سنگبار کرده و بشهر می آورد و در دیوار  
 تمام آن شهر دیوار بمجاور و بجورش تا فتنه جوهر سو فو و در غیر محله و بیت مسجد آورده و در آن تعبیه نمودند مسجد اقصی و در شرفی  
 بیت المقدس واقع شده و طول آن مسجد بمقدور هشتاد و چهار درج است و عرضش چهار صد و پنجاه و پنج درج و شش صد و هشتاد و چهار  
 است و آن در دو بهر شب چهار هزار قندیل روشن میکرد و اندون هزار گز حصیر بهر سال صرف فرش آن می شد و بمقدور فراش درخت  
 آن مسجد بوده و پنجاه خم از عجمه آب کردن در آنجا گنبد داشته بوده و چهار صد نبر داشته و در حین سحر بصلطیه است که ارتفاع آن پنجاه درج است  
 و زمین بصلطیه قبه عظیم است میثمن که آنرا قبه الفخره گویند و درون قبه سنگیست که اثر قدم محمد ص بر یک طرف آن ظاهر است و آن حضرت اسر  
 از آنجا بمسجراج رفته و یک طرف آن سنگ بمواثقت رسول ص قریب ده درجه از زمین برخاسته بود که آنحضرت فرمود قف همچنان بجال خود ماند  
 محراب مریم فکریا که نماز آنجا میکرد و در کرسی سلیمان علیه السلام که در آنجا خدایا را یاد میکرد و در بیت المقدس است آنحضرت مسجد اقصی اول  
 مسجد نیست که در عالم ساخته شده چنانچه کعبه اول خانه ایست که بر روی زمین عمارت یافته و از ابن عباس مرویست که در تمام مسجد  
 اقصی بگذشت زمین نیایی که بران پیغمبر نماز نگذا رده باشد و یا آنکه فرشته مقام نکرده محراب داود علیه در بیرون شهر است و مقام خلیل در  
 سینه و بیلی واقع است و گویند که در و فرسنگ بیت المقدس و بیی است که آنرا ناصر و مجلس خوانند و لادب عیسی ص در بیت اللحم که شش





بنغازی روم در گذشت و بعد از او دیار شام تصرف مسلمانان درآمد و بنی نکهذشت که بنی امیه و بعد از ایشان بنی عباس بر آن تکیه داشتند  
 و امیر سر از امر او ایشان شام و مصر حکومت کردند چنانچه در شرح خلافت باریان در رشید طولی و بجایست مصر رسید و در مصر باریان  
 حکومت یعنی از شام بلحاظه رسید و اول ایشان تاج الدین پیش است که در چهارصد و هفتاد و هجری بنغازی برادرش ملک شام  
 سلجوقی حکومت یعنی از بلاد شام بالجملة چون زاد بوم اکثر بنیان مملکت شام است بنابر این اخبار انبیا نعم پس سبیل اختصار در ولایت شام  
 بقلم می آید مخفی نماند که نوح عم از شوق استقامت پس بنحو شام عمر را که رسید و او از این پایه سرسل بوده مملکت شام و جزیره و عراق و  
 فارس و خوزستان که بهترین جهانست تقوای نمود و اولاد را بهتالعت او مکرر و در عیال نمود و اکثر انبیا و اولیا از نسل او باشند و  
 او نه پس داشت اول ابوالانبیا محمد و در دهم ابوالملوک کید مرث که احوال او در کفین اقلیم اول نوشته شده سیوم اسود که بکین و شام و  
 روم و اموار و بلو سپران او نبرد و فارس پس بهلویست چهارم لورج و بعضی بر این که توران او ساخته پنجم اولاد و که فراموش مصر از اولاد او نبرد  
 ششم غم غیاث که خراسان و مینال سپران او نبرد و عراق پس خراسان است و کرمان و که ان سپران مینال اند فخر رشید و ششم نور که  
 آفر با سیمان و از ان دیوان سپران او نبرد و شام و اولاد اول کسبیت که باغ ارم ساخت و باغ ارم با و مشوب است و آن بطوطه و شوق بوده  
 و شاد و بن عاده که نسب عادی و شام می پیوند و و بعد از ان مقام بهشت بنامند و لاجرم از انیر باغ ارم گفتند و و امین شام ارم نیز گویند  
 و شمر ارم نیز از بنایست او است و او یازده سپرداشت عمایق و نمود از انجمله اند و شام ششم صد ساله شده در گذشت و بعد از او سپرش ارم  
 بن شام لورج نه بارش و قوم پر دخت و علوم افلاک که بعد از طوفان مظلوم شده بود ظاهر ساخت و شهر حران بنامند و چهار صد و شصت و  
 پنج سال عمر یافته و در گذشت و بعد از وفات او فرزندانش صورت او سجد که نیکو و آن رفته رفته بهت پرستی کشید و بعد از او شام لورج و  
 او را سر لورج نیز گویند و بن شام و چهار صد و سی سال عمر یافت و سپرداشت عیار و بعد از این بنام او را عیار بنام بوده و لغت عبری با و نموسبت  
 و پیش از ان سبب بایستی سخن گفتند و جمیع مورخان گویند بعد از نوح و شام پیش از ابراهیم حرم و بعد از او صالح پیغمبر بودند و راقم حروف  
 گوید که صاحب تاریخ مسیح صادق و اقرین اکبر را بعد از صالح از انبیا سرسل نوشته اند و گوید که از اولاد او یافت بن نوح عم است نه از  
 اولاد شام بن نوح و آن در اولاد یافت مرقوم شود بالجملة بود و قوم عادی و شاد ابراهیم که آن وقت با و شاه بود و معوض گشت  
 و آن محافل او را منکر شدند و بطوفان با و با لک کردند مگر قلیله که ایمان آورده نجات یافتند و شاد ابراهیم عادی است که بهشت  
 ساخته بود و احوال است در ضمن اقلیم اول در تحت ولایت مین گذشت و در حضرت موت اقامت فرمود و پنجاه سال دیگر نبیست عمرش  
 چهار صد و شصت و چهار سال بوده و گویند که بکیر در گذشت و بهر بیت البدو مد فون گشت و انتخاب بزرگوار یافت کوشید  
 و بقدری بسیار فرمود و تجارت معاش کرد و و آنحضرت و و سپرداشت قانع که نور محمد عازم بود یا او انتقال کرد و و دیگر مورخان  
 که اتم را ب مین که ایشان را محطای گویند از اولاد محطان و محطان پدر سلطین مین است و احوال ایشان در مین  
 گذشت و اعتراب حبار که ایشان را عیالانی خوانند از اولاد قانع اند قانع در شام اقامت گزید و سه صد و چهل و سه  
 بزمیست و بعد از او عو بن قانع و بر و است سیر لایمین شروع بن قانع جالس پدر گشت و نور محمدی با او انتقال کرد و  
 و او نه صد و نه سال عمر یافت و بعد از او بمرد و بادشاه شد و بعد از او سپرش سارع بن ارم و بعد از او تا شمس  
 پس تاریخ است و آذر عیارت از و است و او مقرب و ندیم نمرد و بوده و آذر چون نبیست او ساله شد ابراهیم خلیل



ووجه اسرائیل گفتن اورا این است که چون اسحق در گذشته یعقوب بموجب وصیت او به انشباع بیرون آمده بود و از دیار شام نزد یک خال خود بهستان رفت و چون از وطن هجرت گوید با اسرائیل موسوم گشت و آنجا دو دختر خال خود را که در سرای ابراهیم جمیع بنی الاممین زیست بوده بکاح آورد و دو کینیز که خال او داده بود بر آنها نیز منتصرف شد و او را دو ازاده پس که چهار از منگوبه اول و دو از ثانی که یکی یوسف و دیگری این نام داشتند و سیمیه پس از آن دو کینیز که بوجود آمدند اسباط و قرآن مجید عبارت از بن و دوازده تن است و از اولاد یعقوب بن اسحق ایوب پیغمبری رسید بعضی گویند که از اولاد یعقوب که پیغمبری نرسید و یعقوب پدر بلوک روم است و بعضی خضر را از اولاد یعقوب و برخی از احماد و یعقوب بن اسحق دانند و دیگر شعیب را بقدری از اولاد بنی ابراهیم عم است که ابراهیم بعد از وفات ساره زنی از کنعانیان بخواند است و از وکشتن پس بوجود آمدند و از آن میگوید ام نبوت نیافتن و در بن جد شعیب از آنجمله بوده باجمعه پیغمبران بنی اسرائیل از دوازده پسران و دختران یعقوب بوجود آمدند و اولاد و احماد یعقوب را بنی اسرائیل گویند و کثرت توالت در ایشان بسیار شده چه تنگام خرمی موسی عم از مصر بطرف آمد و در نیل وقتیکه فرعون را غرق کرد عدد فرزندان یعقوب با فوق سبست ساله و نود و پنج ساله بلکه که نارسیده بود و چنانچه فرزندان یوسف هم هفتاد و نه را و پانصد مرد و شصت زن از دوازده دیگر پسران یعقوب عم علی بن ابراهیم مجموع قوم از نسلان و صعبان بنی اسرائیل از دوازده بر آن بوده و این جمله بر دین و مشربیت ابراهیم بوده اند و دعوت میکرد و اندک آنکه بر موسی تورات نازل شد و او شریعت جدیدی موافق تورات پیدا آورد و موسی کلیم الله بن عمران اول الواسع موسوم و تقوی چهارم است و آن جناب در برادرش هارون بن ولید بن موسی و امی مصر که فرعون چهارم است مبعوث گشت و کینان جوانان اسکاٹ از کتب خویش بارافتم می گفت که در سال یک هزار و چهارصد و نود و یک پیش از پیدایش عیسی عم موسی در مصر خروج کرد و در ترجمه انجیل مینویسد که از برآمدن مسیح بنی اسرائیل از مصر و غنای شدن فرعون در رود نیل یک هزار و پانزده سال گذشته بود که عیسی عم متولد شد باجمعه بعد غرق شدن نوح بر آن نازل شد و شریعت و احکام جدید که در تورات بود مردم را از هر فرموده که بعد از و چون بوش و حرمل و الناس و المسح و دو و اکل و انجیل و دوازده صاحب کتاب زبور که در آن جمله مجید و موسی و غیره است و از احکام شریعت در آن هیچ نیست و سلیمان و یونس و سبأ و ارمیا و انبیا و غیره و در کتاب و یوحنا و غیره همه بر شریعت موسی عمل مبعوث بوده و بر آن اعمال دعوت میکرد و دیگر کسی که با خبر بر شریعت عیسی عم دعوت و عمل میکرد و قصص همه انبیا در قرآن و تورات و انجیل ثبت است و نقل است روزی موسی در مناجات گفت ای خدا آنچه در کلیه کدانی من بود است و در خانه بادشاهی تو نیست خطاب آمد که تو چه داری که مانداریم گفت من هیچ تویی دارم تو مانند خودی ندارم پس را فم حروف در باغی حسب حال بیا و آمد مستعجرا و اول همه چیز را او بیا کردم و دولت این است و آخر همه را ترک میکنم اگر دم بهمت این است از آنچه خودی نکرد و پیدا تا قایل به مقدر و برید است و من خوب تری خویش پیدا کردم و قدرت این است و وقتی آنجناب گفت یا زب الحزت کجا یا هم تر اندا آمد که هرگاه قصد کردی رسیدی کینان جوانان اسکاٹ بارافتم میگفت که میودان قابل تشبیه اند اگر نخواهند که شبیه خدا باشند یک تصور آدم سر ریش سفید باشند و گویند تصویر خداست و این خلاف تورات است و نیز میگویند که موسی در کوه طور رفت و کلمات چند بر تخته نوشت و آن دو یا سه تخته بود و چون از آنجا نزول نمود قوم آمد قوم را که ساله پست و بد و ر غنای شد و آن انواع بنیداخت و یک باد و از آن شکست و تورات بر آن تخته منقوش بود و آن زیاد از دوازده کلمه نبود و بنی اسرائیل

آنرا اول گردیدند از ان وفات پر داشتند آن کلمه ما این است اول آنکه من آریستم و خبر من خدا را می نیست ویت بسیار بد شکل چیز که در آسمان  
 و زمین و دینا زیر زمین و با در آب باشد آنرا تمثال انسانند و پرستش آب بکنند که من خدا هستم و گناه شمارا تا پشت سوم ترا خواهم داد و  
 آنما که را فرمان بردارے شوند نعمتخواهم و او هزاران سال در دوزخ بودیم شب که شنبه است آنرا عید بند است که من در آن روز آرام گرفتم از  
 ساختن دنیا در شش روز مخلوقات را ساختم سوم پدر و مادر و عزیز و اقارب را و چهارم در دوزخ بکنند و پنجم خوریزی بکنند ششم در آسمان  
 بهشتیم سوگند در دوزخ بخورند و ششم گواهی در دوزخ نذر است و ششم مال و فرزندان دیگران آرزو بکنند یعنی طمع در آن ندارد که مالک آن شوند و ششم  
 حقد بیزاری عیسی را روح الله در این مرتبه چون او منکر شد بتجارت بزرگ در رومیه کبرای بافتاد و در ترجمه انجیل که در عهد عیسی جمع  
 شدند و چیز مخالف که خدایت و آدمیت باشد و بر توے اولو الزم چهارم و بر ذاتی اولو الزم پنجم است و سبب از آتش گفتند  
 که شفای بجز دم و سر و دهن مسیح اومی شد و احیاء موتی از معجزات او بوده یکی این ذکر یاد در آخر عمر خویش سبب عیسی میل فرمود و عیسی علی  
 بنایت فرحناک و خندان و شادان بود و یکی برخلاف آن روزی عیسی علیه را گفت که ترا پیوسته گریان می بینم مگر از  
 رحمت خدا تو میاری ایست گفت ترا همیشه خندان می بینم مگر از غضب خداوند آگاه نیستی درین آنا و حی بر سر دوازده نازل شد که مسیحین  
 عیسی است ان الله غفور الرحیم و دیگر واقع است ان رحمتی سبقت علی غضبی بالجمله بود ان که بر دین شریعت موسی انداختند و انرا  
 دشمنان الله و این بولف صبیح صادق و خبر خوار یا که گافز بوده کسی دیگر با انتخاب در سابق نگرییده اند و ایشان از انتخاب معجزه خوا  
 عیسی اند و اما سائے ایشان در یک چشم فرو برد و بیرون آورد و هر یک بر یکی ایشان ایمان آورد و خواریان بقولے ذوالقرنین  
 بوده و سمون از جمله خواریان و وصی انتخاب و وصی انتخاب و فیلبور شش خلیفه مسیح علم بوده و باب لقب داشته و باب لقب خلفا  
 مسیح است بالجمله عیسی در سیزده سالگی منبوت شده و در ماصره از اعمال آرون انجیل متکلم احکام شریعت جدید بر و نازل شد از ان  
 تا بعاش را افشار است مانند کپتان جوانان اسکاٹ بار اقامت میگفت که صوم نصرا الهست روز یک شبت صوم گفت آنروز  
 گوشت نخورند و دیگر هر چه خواست بخورند روزی داشته باشند و اکثر مثله حلال و حرام و امثال آن برخلاف احکام تورات  
 در آن مندرج است و انتخاب بقولے در هر صلی و دو سالگی مرفوع گشت و نصراے گویند که عیسی با خواے مخالفان گشته  
 شد و بعد از ان با آسمان رفت روزی کپتان جوانان اسکاٹ کتابے بخط و زبان الگری میخواند و ترجمه آنرا بزبان فارسی  
 پیش را اقم میفرمود که عیسی عمر را ایهودان بردار کرد و نقش اورا تا بعاش و دفن کرد و عیسی از قبر بر آمده بشهر کلک رفت  
 تا بعاش شنیده اخبار رفتند و اورا آنجا دیدند عیسی چهل روز در آن شهر ماند و بمردان و عطف و نصایح گفت و احکام شریعت  
 بیان نمود و در روز چهل و یکم ناگاه ابرے از آسمان میاید و عیسی را در خود چپید و از جماعه میبردان بسوے آسمان برد و ملائکه  
 از اخبار گویند که ایهودان عیسی را با چند سکه از میردان او مجبوس کرده و در ان نصب نموده و تحفه از ایهودان در زندان  
 رفت تا عیسی را گرفته بر آورد و بردار گشت حق سبحانه تعالی عیسی را پیش از ان با آسمان برده بود آن ایهود چون در  
 زندان رسید حق تعالی شبیه عیسی را بر و انداخت او عیسی را در زندان نیافت بیرون آمد و با ایهودان گفتن گرفت  
 که عیسی را در مجبوسان نیافتم ایهودان گفتند که عیسی توئی باین جمله میخواند که از دست ما را میانی بابی نگذاریم و اورا بردار  
 کرد و بعد از ان که اسیران را بشهر دند یا رخورد و انیا رفتند حیران گشتند مفسران از اول تا آخر آمده و الا کس سده که آ

جهان یهودی را گردن خنجر گزشت اما پیش را تم حروف جاس نظر است با کلمه بعد از رفع عیسی پس از شش صد و سیست  
سال ولادت محمد صلیم اتفاق افتاد و مریم بعد از شش سال از رفع عیسی در گذشت و در ترجمه انجیل که در عهد سلطنت محمد اکبر پادشاه  
زیر سایه شمشیر پیاوری کرده می نویسد که مریم از افتاد و آرد و با خدا عهد کرده که شش ماه ننگند و کربا و غیره با انجام کار او  
مترود بوده که ناگاد بالهام الهی ملهم شدند که رضای خدا آنست که مریم را تختی کنند پس فرار بر آن افتاد که مردان اولاد و آرد  
را جمع کنند و عصا بر دست هر کسی که سر بنشود و گل آورد و مریم را با عقد به بند از افتاد و آرد و پوست ناسه که در و و گری میگرد  
عصا در دست او بنشود و گل آورد پس مریم را با یوسف عقد بستند و یوسف هم با خدا عهد کرده بود که زن نکند با بران با مریم  
مباشدت نکرد و با مریم معاش و خدمت برادرانه نمود و حکمت الهی در تختدانی مریم آن بود که اگر او را شش ماه نبود  
نیز نامتقان کردند پس چون عیسی پیدا خواهد شد در طفلی او را با مادرش محبت هجرت از وطن خواهد داشت و پس ناگزیر بهجت  
مرد احتیاج خواهد شد و هم اسی زن با مرد بیگانه مردم را خوب نمی نماید با لجه چون از عمر مریم سیصد و ده سال و شش ماه بگذشت جبریل  
از پیش خدا بر مریم آمد چنانچه فرسان و مورخان میگویند همچنان در ترجمه انجیل است و نیز سطر است که تا که عیسی عا سی ساله شد سخی بن بکر با  
با اولاد نکند عیسی عا خلق بدین خویش دعوت نکرد و وقتیکه سخی زائیده شد از محل مریم سه ماه گذشت بود اینها اسلامیان گویند چون محمد  
ظهور کند و حال خروج نماید عیسی عا نزول کند و بهتاجبت شریفیت محمدی یا عا سه وین محمدی محاربات کنند و چهل سال  
زندگانی مانند زن کند و از و فرزندان آیند پس بدین رحلت فرماید و در قرب و جوار قبر محمدی که جاسنه یک قبر باقی است مدفون گردد  
و بعضی گویند که روح عیسی در عهدی برود و کند و نزول عیسی عا عبارت از آن برور است انجیل عند الله کتین جو نامتقان اسکاٹ  
میگفت که من در متن انجیل خوانده ام که عیسی نوشته است که بعد من بسیار دعوی پیغمبری خواهند کرد و آنکه دروغیان باشند  
و سلاطین را از دین متین برگردانند و بهنگامیکه من باز خواهم آمد بار دیگر دین متین تازه خواهد شد نقل است که عیسی عا فرمود  
من از ساجده که در و ابرص عاجز نماندم و از ساجده اجتناب نماندم و انجیل را گفتند که صعب ترین چیز با حقیت فرمود و ششم خدا  
گفتند بچیز از آن ایمین توان شد گفت نفر و بر دین شتم خود انجیل را گفتند که است و دین ناس کیست و در فیصد خاک برگرفت  
و فرمود که ازین دو کدام اثر است پس هر دو را بسج کرد و بنیدخت انجیل و وقتیکه ششم گفت میخواستی که ترا چیز  
آموزم که در دنیا و آخرت نفع یابی گفت نخواهم عیسی فرمود که چرا گفت و چه کار انکار است ام فرمود که آج حقیت گفت  
تا راست باشد و دروغ نگویم و تا حلال باشد حرام نخورم و تا حرام در نه خدا راست از دیگر سخوا هم و تا حرام  
را حرام فرماید بنیم بصیان او نمی برد و از هم و تا عیب خود را سینه بنیم و دیگر سخوا شش و نیم از سخوا بن عیسی عا است  
که اگر کسی بر خنجره نور ماه کرده طمانچه زدن خنجره دیگر پیش او حاضر کن که بران نیز زدن در ترجمه انجیل است و نویسد که  
عیسی عا خود را بنیت روزه بصحر کشید و چهل شبان روز در عبادت بسر برد و سخی بخورد و شیطان در لباس سخی بیرون  
آمد گفت اگر تو پیش خدا هستی همه چیز در دست من است چرا خود را از گرسنگی با ناکی میکنی عیسی عا گفت که آدمی همین بیان  
سر زدن که از زبان خدا بیرون سخوا آید انسان را سید از دنیا است و سخی سر شیطان عیسی را بهجت المقدس بر و در گنا  
سج میکی که بنایت بلند بود پس ناده کرد و بر او مردم بود و گفت که سبب میکنی که خود را از مردم جدا کنی و اگر کسی

خدا هستی خود را بر انداز تا فرشتگان ترا بر دستهای خود گرفته بر روی زمین گذارند و ترا آسمانی بر سر عیسی گفت که نوشته اند که در حساب  
خود را نه آزمائی شیطان شرمنده شده بهمان صحرا اورا بر دو بالای کوه بر آورد ملک و دنیا بدو نمود و گفت ای همه ملک از من هستند  
اینکه ترا بیدارم اگر مرا سجده کنی و میدانی که من کیستم من ابو سقراط یعنی آرنده نور تمام عالم عیسی گفت که بروای ملعون چرا که نوشته است  
که سجده و پرستش بخیر خدای را لایق نیست و اورا سه شریک بندی باید کرد شیطان در حال غائب شد و عیسی عا در همان صحرا  
ماند و در همان زمان فرشتگان خودی بر سه اواز آسمان آورده باید دانست که عیسی در همه حال آنکه گذشت با مردم را نمود که اگر در حال  
خویش محتاج بچاره شیطان نمی شوم خدا علاج مایکند بالجمله چون روز تمام گشت عیسی از صحرا با بادی آمد و بجا نیکی که مردم بند  
میداد گذر کرد و سخنان بلند گفت یحیی بمردم گفت ایست آنکه شمارا سیگفتم که در میان شما میگرد و شما نمیدانستید و خدا را اس  
ندیده انا پسر گانه او خبر میدید و نیز در ترجمه مذکور مرقوم است که انتخاب بایهودان گفت که راست با شما میگویم چرا که پدر من  
یعنی خدا میکند بهمانست که پسر میکند یحییان که پدر مردگان را هم انگیزد و زنده میکند پسر نیز یحییان زنده میکند و پدر بر کسی حکم میکند  
همه بدست پسر و او در مرقوم است که انتخاب در ابتدا موافق دین تورات زندگانی میکرد یعنی دین خود را بطرف دین یحیی که از تورات متعلق است و این  
یهودان بدست آورد و نیز موافق و بنیای دیگر هم ظاهر بساخت کپتان جوانان آن اسکاٹ میگفت که این سخن مردود است چه بی متابعت پیچ  
دین نکرده دین خود را ظاهر ساخت و مولف هیچ صادق گوید که عیسی در ابتدا بر دین محسوس میگرد تا آنکه دین خود را ظاهر ساخت و الله اعلم الساینا  
گویند که ابوالمشرخ خلیفه است و خلف محزون است و اولی بر لایحه مشهور هم من هم بالجمله بروایت مولف هیچ صادق اصحاب و خلفای  
عیسی هم حواری و باب لقب میدهند و اول حواری شمعون نام داشته و او صی عیسی علم بوده چون عیسی علم عروج نمود و یهودان را بران  
را شکست میگرد و نزد آخر حکم ملک و هم نمایان اطاعت او کردند و بعد از مشایده معجزات هر یک ملک انطاکیه با بعد و سه چند ایمان آورد و بعد از  
شمعون فیلیپوس از حواریان عیسی عا در انطاکیه باب بوده و بر دو میه شد مازون اکبر فیلیپوس روم او را پیش کشید هلاک کرد و بعد از او و لیهوس  
باب گشت و کراماتش را در میان سحر گفتند و هلاکش کرده و بعد از او هر که جانشین گشته باب لقب او بودی و از ایشان ملک بطول  
بعد از قیاس فیلیپ باب شد و امر کرد تا میامره عوی سروریش تر شدند بالجمله هرگاه که قیاسه بملت مسیح در آمدند هر که بقیصری گشته باب  
ناح بر سرش نهادی و در تاریخ بنا گیتی سطور است که در مقصد و مقصود تجریدی مطلقا کوس باب بوده و خلیفه صد و دوم است و او حاضر اثر  
قیصر که صد و نهم فیلیپ است از ایشطوس فیلیپش ابرطوس بن اطللس بوده و اطللس معاصر غار اخان بوده اکنون خلفای مسیح را لقب باب است  
بالجمله جمهور و زخان اسلام گویند که بعد از یک سال از فرخ عیسی عا باسمان قوش گفتاریونس بودی که خود را بکافران کرد و بود قابل نما  
نموده گشتند و حکایت آن در تواریخ و مثنوی مولوی روم شرح و ضبط سیر منی است و این مختصر تحمل آن نباشد مگر سیریل خنصر حکایت میکند یونس سه  
سه اصحاب بوده یعقوب و ملک و بطور قوم نصاریه بعد از یونس سه فرقه شدند یکی یعقوبیه و ایشان گویند که کشت خون بدل شد یعنی خدا  
عیسی علم ظاهر کرد و دوم ملکانه گویند که لاموت و ناسوت عیسی الباس خود ساخته و بعضی از ایشان گویند که چیرنی از لاموت و ناسوت در  
عنه فرو آمده بطور به فالیند با شراق آلمی در عیسی عا چون اشراق سمش در روزن نوحش در موم را هم حروف انجیل که گوش شنیده است  
که گویند عیسی عا را اگر خدا گویم هم کفر است و در مثنوی مولوی روم است که نصاری بعد از قوت یونس و از ده فرقه شدند و مشتق از بلاد شام است  
خشت ارمین سام بن نوح عا در آنجا و باغی ساخت و آن باغ ارم بود و سوم گشت راقم حروف گوید که باغ ارم که اکنون در عوام شتهار



دارد و گاهی آن صوبه را کارش ضلع دکن با اقسام نقل می کردند که در آن انواع باغ ارم نام همیشه ایست در عرض و طول  
 فرسنگها که انتهای آنرا کس نداند نیز از اشجار سیوه دار و غیره در آن در بعض جا کثرت درختان بحرته دارد که آفتاب می  
 نمی شود فقیران و سبیاخان در آن همیشه روزی زبانی ایشان است که بعد پانزده و شانزده روز از قطع مسافت فوری نمی  
 در آن همیشه دو چار میشود و از رفتن بیشتر منع میکند و گوید که بیش ازین گذر و مسکن در آن در پستان و راهی پدید است و میگفتند که غذای  
 آن در ویش غیر از سیوه آن همیشه نیست چشمه های آب شیرین بسیار در آن موجود است البته علم الروای با لیا که در ویش گفته اند که  
 بن فال بن مالک بن ارض بن سام بن نوح است که همت بر آبادی آن شهر گماشته و بقولی پدید بر ایدیم آباد نموده اما سکنه رمی  
 در صد و آبادی آن کوشیده و نزد جمیع از محدثات فحاک است بر تقدیر شهر و بدان لطافت کس نشان نداده و چه چید کست از  
 نزدیک دمشق گذشته و قدم در آن شهر گذاشته و فرموده که دمشق بهشت و پیست قدم من آنرا ندیده و پیست دمشق را الملک  
 معاویه بن ابی سفیان بوده و در آن شهر بادشاهان بنی امیه عمارات رفیع و کاخهای بدیع بنا نموده اند و در آن شهر هیچ منزل  
 و برزن در واق و اسواق بآب روان نیست و عمارات و اسواق بی تکلف و حمایات نیکو بسیار میدارد و از جمله عمارات مشهوره  
 آن شهر یکی مسجد ولید بن عبد الملک است از خلفای بنی امیه که در شتاب و عفت و خیر آنرا بنا نموده و بعد از مسجدی در آن نظر و لطافت  
 مسجدی ساخته شده بعضی پنجاه ساله و برخی هفت ساله خراج شام را نوشته اند که صورت آن مسجد شده و آن مسجد در طبقه است  
 و تمام فرش و ستونهای آن از سنگ رخام است و سقف و حذر آن را با جود و طلا منقوش و منقوش غنیمه و قصور است عجیب  
 گردانیده اند و حاصل اوقات آن هر روزه در آن وقت هزار و دویست و دینار زر سرخ بوده و دویست و دینار بر شب صرف  
 روشتائی آن همیشه و هوای دمشق بگرمی مایل باشد و اندک عفوئی دارد و آبش که از طرف بلبلک می آید اکثر و سایه درختان  
 حریان میدارد و گوارا نموده و در بهار چنان عریض شود که گذرانان بدشوار می پیوسته گرد و طول آن هر هزاره فرسخ باشد  
 و در ظاهر دمشق کوهی است محله از مقابر انبیا و اولیاد آنجا نموده ایست که آنرا مقاره الجوع خوانند و گویند که چهل پیغمبر  
 از کسبگی در آنجا مرده اند و زعم بعضی بر آنست که قابیل حسایل در آنجا کشته و این روایت ضعیف است چه صحیح آنست  
 که قتل با بیل در سر اندیپ واقع شده و ابوب پیغمبر در یکی از مضائق دمشق متولد شده و آن موضع الحال بدار ایوب  
 شهرت دارد و چشمه که از آن فرقه میشود پدید آمده امروز جاری است محمد بن جعیر طبری آورده که من در سال سه صد و سی  
 هجری بدان چشمه رسیدم و آن آب آنجا میدم و هر یک که از آن آب بیاشامد صحت یابد و از باب مسالک الملک گفته اند  
 که از دمشق تا مصر صد و بیست و شش فرسنگ مسافت است پوشیده نمائیم که ملک شام در الملک دمشق  
 در عهد خلافت عمر رضی الله عنه بر دست ابو عبیده بن الحجاج مفتوح گشت و چون او در گذشت معاوی بن جمل  
 بجای او نشست و عنقریب در گذشت پس پیغمبر با رضی الله عنه نیز بدانی سفیان بامارت شام  
 رسید و حیره و رفقه و سدران و حصین و غیره مفتوح ساخت و گویند که بر دست سعید بن وقاص  
 فتح شد گویند که یک سال بمحاصره حصین پرداخت و کار ساخت بالآخر کوزه های پر از کرم و زنبق نهاده  
 بشهر انداخت کرم ها در حصار بان آویختند ایشان را چار شده شهر پر و فراخ و با لیا و در دست نیز بدانی سفیان و الملک



که از بزرگان مدینه و مشورت نمود و می گفت یزید را در حسب و نسب نظیر نیست لیکن باندیش که بر است محمد کر او ای می کنی می  
گفت تو نیک خواه منی اما اکنون هر که از اصحاب رسول ماند نابیر کبر حسن است و او را اینجا است و او را اینجا به شایسته این کار نیستند  
انامن پس خود را از لیسران ایشان دوست بر میدارم و بانها را سوار روی کجایان نهاد و بیزید آمد امام حسین و عبید اللہ بن عمر و  
عبید الرحمن بن ابی بکر و عبید اللہ بن زبیر و معاویہ رفتند و باز نیافتند و بخندیدند دیگر روز معاویہ بر منبر شارب و گفت یزید  
و یزید در دم با او بیعت کنند و اگر حسین و فلان و فلان مخالفت کنند یا ایشان آنچه باید این عباس را در محبت بخواند و در عظیم و کرم  
او کوشید و گفت ما و شما آل عبید مناست ایچ پیش از نمیکه خلافت در قبیله منی یعنی ابوبکر و عدو من یعنی عمر و در ارضی بوده  
و چون عثمان را بکشند از بنی امیه اعراض نمودند چون این کار را رسیدند شمارا بپای بنواستم و مخالفت این عباس  
گفت چنین است لیکن حسین را فرسخان که ترا ملاست کنند معاویہ تمیز یافت و نمیکند و بهر کس اصله فرستاد  
امام حسین آنرا در کرد معاویہ آنحضرت را بخواند و گفت شایسته خلافت جز یزید نیست امام فرمود که یزید فاجر و بسیار  
به از من باشد معاویہ گفت برخیز و باز گردد از شما میان بر حذر باش پس عبید الرحمن بن ابوبکر را بخواند عبید الرحمن  
پیش از آنکه معاویہ سخن گوید گفت باغوا ای تو یزید بیعت نکن معاویہ گفت من سفا هست ترا شنیده ام بر خود  
بجشای و از شما میان تر پس عبید اللہ بن عمر را بخواند عبید اللہ گفت هیچ یک خلیفه با آنکه پسران لایق  
داشته اند و بعد خود ما و یزید نکرده و من با وجود آن مخالفت مسلمانان نکند معاویہ او را سختی نمود و باز گردانید  
پس عبید اللہ زبیر را بخواند چون او را از دور دید گفت این رو باه است که همراه که بروی بندگان راه و دیگر را  
پس گفت ای پسر زبیر بجان خود بجشای و مخالفت مکن عبید اللہ زبیر گفت اینک من مخالفت مسلمانان کنم  
لیکن ترا باید که فتنه بجوی و این کار بشورس باید از منی معاویہ او را نیز بدستور باز گردانید و دست بالنام کشاد  
و مالی وافر بقریش داد و روزی مکرری و غدر می انداختند و بر منبر رفت و اهل قریش و امام حسین و عبید اللہ بن عمر و عبید الرحمن  
بن ابوبکر و عبید اللہ بن زبیر را بخواند و در باب بیعت یزید سخنان گفت و ایشان را از شما میان سختی نمود و خطبه خواند و گفت ویر  
شنیدم که جمعی میگفتند حسین بن علی و عبید اللہ بن عمر و عبید الرحمن بن ابوبکر و عبید اللہ زبیر خلافت یزید را رضی شنیدند این چهار را بخوانم  
و از آن استفسار نمودم لطفا کرد و دعوت یزید بیزید رفتند و این سخن حضور ایشان ازان میگویم که کس را شکلی نماد و درین شما  
شامیان تیمار کشیدند و گفتند این چهار را اگر بیعت با یزید آشکارا نکنند بقتل رسانم که بیعت خفیه رضی شنیدم معاویہ گفت اگر بکشید  
نیام کشید امام حسین و عبید الرحمن بن ابوبکر و عبید اللہ بن عمر و عبید اللہ زبیر از معاویہ به تحجب گردید و هیچ نگفتند دیگران گمان بردند که ایشان  
به بیعت یزید رضا داده اند پس معاویہ از منبر فرود آمد و بشام باز گشت و در شصت و هجری بمصر فرستاد و یزید را بیعت  
کرد که حسین و عبید الرحمن بن ابوبکر و عبید اللہ بن زبیر را بیعت نکرده اند و بخوانند که حسین را رعایت کن و اگر مخالفت کند  
بتندی کفایت کن و از عبید اللہ بن عمر و یزید را که او را بملک حاجت نیست و عبادت مشغول است و عبید الرحمن بن ابوبکر را از نا  
حصری بمباشرت شریعی عظیم است او را مالی وافر ده که از تو راضی گردد و از عبید اللہ بن زبیر غافل مباش که بر تو خیر و بر من خیر است  
شامیان کنی که دوستدار تو اند و ایشان را بهر کجا فرستی چون مطلب حاصل شود باز خوانی و اگر جای بری بماند از آن مخیر و معاویہ

بعد چندی درگذشت و بعد از او پسرش یزید بن معاویه بجلافت نشست و از طرف او عبد الله بن زیاد امام حسین را  
 یکایک لشکرها را رسانید و مسلم بن عقبه در بی راهی است از جمعیت یزید فرستاد و بنیان با عبد الله بن حنظله بیت کردند و گفتند  
 که مروان بن حکم و سائر بنی امیه که در مدینه اند قتل رسان عبد الله بن حنظله یزید گرفت اما از سائر بنی امیه قسم گرفت که با او  
 حرب نکنند و از مدینه بیرون گردانند مروان با بنی امیه لشکریان پیوست مسلم با مروان در کار جنگ مشورت پرسید مروان گفت  
 ما را سوگو کند داده اند که بخنجر و ریش عبد الملک را سوگو کند داده اند مسلم از عبد الملک پرسید او گفت  
 که در فلان موضع فرو آورند و از اینجا مشرق قتل کنند که آفتاب بر روی مدینیان باشد مسلم بمدینه رسید و با عبد الله بن  
 حنظله رزم کرد و سه روز محاربه صعب گردید و عقبه آید بن حنظله با جمعی کثیر از مدینیان لشکرها را رسانید مسلم مدینه را تاراج کرد  
 و مسجد شد و ابوالی مدینه را جمع کرد تا جمعیت یزید کند عبد الله بن ربیع بنیر ام المومنین شده نزد او آمد مسلم گفت یزید  
 بعیت کن گفت بمقتضای کتاب خدا و سنت رسول صلی الله علیه و سلم بعیت کنم مسلم گفت چنین بعیت کن که خلیفه هر کس  
 که خواهد در اولاد او اموال شما نگذارد عبد الله بن ربیع با گرد و شهادت یافت مسلم عمر بن عثمان بن عفان را بخواند و یک  
 موی از محاسن او ببرد و بشفا عت عبد الملک بن مروان از سر خویش درگذشت و مسلم امام زین العابدین را بگفت یزید  
 اعزاز و احترام کرد و هر که مدینیان اول خواسته بودند که بعیت با امام زین العابدین کنند و آنحضرت قبول نفرمود و در او اکل سال نشست  
 و چهار حجری مسلم متوجهی که شد و در راه بود و حصین بن تمیم سکولی را امارت داد و وصیت کرد که حرمت حرم بدل بگیرد و بجای  
 نصب کنی و از ویرانی و خرابی کعبه پاک نداری حصین بگردد و عبد الله بن زبیر را که بگردد و متحصن شد و در بیع الاثر  
 آنسال یزید بن معاویه در حال شستی شراب رقص میکرد ناگاه بنفقا و سرش بر زمین آمد و بگرفت دست از محاصره  
 باز داشت و بشام شتافت و بعد از او پسرش معاویه بن یزید بجلافت نشست و بعد از او چهل روز بزرگان شام  
 جمع آورد و بر منبر شد و گفت مردی عاجزم و پیر و حید من آنچه خواستند کردند اکنون خلافت حق زین العابدین است  
 باید که او را اختیار کنید و گرنه هر که را داند ایند بجا گوشت بگریه پس بجا نرفت و بیرون حید و درگذشت  
 و بعد از او هر والی بن حکم بجا گوشت نشست پدر او حکم بن ابو العاص بن امیه بن عبد شمس بن عبد مناف بود  
 نشست که نفرین حارث از دوستان بنحو که بن قیس بعد قتل ضحاک که مطیع ابن زبیر بوده از مروان بگریخت و بقیه فاشند  
 و بمیاض بن مسلم والی آن قلعہ پیغام داد که هر قلعہ راه ده او بپذیرفت زو گرفت مرا چند آن شخصیت ده که قلعہ در ایم و حاکم  
 غسل کنم و بر آیم عیاض او را سوگو کند و او قلعہ بخواند و فرزند او را بجا ماند و گفت فردا بحمام روم و بیرون شوم پس ابوالی قلعہ را  
 که خویشان او بودند بفریفت و دیگر روز گفت من سوگند خورده ام که بحمام روم و بیرون شوم و اکنون بحمام میروم و نماز قلعہ بیرون شوم  
 و عیاض از قلعہ میانه و استیلا یافت با حاکم مروان بن حکم عبد الملک بن مروان بجلافت نشست و اکل کسی است که از اسلام نرفت و فقره را سوگو  
 کرد و اول خلیفه است در اسلام که نخل در زید را حرم عطای او را از شیخ الحواری و دیگر خلق از کلم پیش خلفا مانع اند پیشتر چنان بود که هر  
 هر چه خواستی بگفتی و بدستور محاسبات دیوانی را از پارسی عبرتی نقل کرد و او بگفته که اگر مشورت کنم و خطا کنم و ده ستر دارم که بر عقل خود  
 کار کنم و گویند که چون عمر بن سعد اسدق که از بزرگان بنی امیه بود بدمشق خلیفه ساخت و خود قصد تسخیر عراق کرد عمر بنی نمود و عبد الملک آن

را در بازگشت و او را در دمشق محاصره کرد پس بمصالحه آنفاق افتاد و قریب آنکه خلافت در میان ایشان مشترک باشد عمرو  
شاد شد و بدون آمدن و بعد الملک او را با خود بر تخت نشاند و پس از چند روز با او گفت من در ایام محاصره سوگند خورده بودم  
که غلی بگریزم تو نهم اکنون چه زیان دارد که سوگند من راست شود پس غلی برگردان او نهاد و سوگند خورد که آنرا بر گیر و بجای پدر  
عمو بر بازو بان لشکریان در خروش آمد و آماده حرب گشت عبد الملک سر عمر را برید و از بام در میان ایشان انداخت و صد هزار  
درم فرورخت در و بریدند و با بر چیدند و سر خود بر گرفتند فقل عبرت انگیز و قتی که عبد الملک در قصر کوفه نزول کرد قاضی  
عبد الملک حلی در اینجا حاضر بود و سر مصعب را بیاوردند و پیش عبد الملک نهادند قاضی گفت یا این زیاد درین قصر بودم سر  
انام حسین شهادت را پیش او دیدم و باختر بودم و سر این زیاد را پیش او دیدم و با مصعب بودم و سر مختار پیش او در همین مکان  
دیدم اکنون با تو ام و مصعب را پیش تو می بینم عبد الملک برخاست و امر کرد تا دارالامارت را خراب کردند و عاملان عبد الملک  
پسرش عبد الله بمصر و حجاج بن یوسف بن لویع اقرین و مهلب بنجر اسان و هشام بن اسمعیل مخرومی به مدینه و موسی ابن اصرحی با  
بافریقه و محمد بن مروان بنجریره و پس از عبد الملک پسرش ولید بن عبد الملک بخلافت نشست و بر عمر شامیان افضل  
خلق بنی امیه است و من بعد از خود می و بر بنیانی را فایده می داد و مجذوبان را از خلق جدا ساخت و بهر ایشان و جرمشان  
تقین نمود و لیمارات شرعی تمام داشت و در دمشق مسجدی عالی بنیانها و چنانچه در ضمن احوال دمشق گذشت و در عهد  
او شهر اندلس مفتوح شد و قیصر بن مسلم با بلی و الی خراسان لشکر توران کشید و بسیار بکشت و بعد از او برادرش  
سلیمان بن عبد الملک بر تخت نشست روزی عمر عبد العزیز گفت چگونه در سلطنت گفت سر و بسیت اگر نباشد  
غزو و فیر است اگر بودی عذاب و خیا است اگر نبودی محاب بالجملة او را بخوردن طعام شغقی عظیم بود و هر روز صد طلب و شتاب  
جلا و در خواجگاهش نهادند و می تا هرگاه بنیاد شاهی ازان تناول کردی بالجملة سلیمان برادر خود مسلم بن عبد الملک را  
باعتد و بسیت هزار سوار برای روم تعیین کرد و او را آفرید و بجان و از من که والی آنجا بوده اینجا بشتافت و انون را که از  
بزرگان روم بود و با آفرید و بجان لیسر میر و او را و ان کرد ملک روم در ان دوران در گذشته بود و مسلم بن القسطنطنیه رسیده محاصره  
کرد و غله بسیار خج آورد و در امر کرد تا از است کنند و بهر خود منازل زید ایالی مسطنطنیه بجان آمدند و مصالحه خواستند مسلم بن قسطن  
رومیان بالنون گفتند اگر مسلم را باز گردانی ترا سلطنت روم و هم النون بمسلم گفت رومیان بسبب آنکه غله جمع میکنند  
نسبت میکنند باید که در انبارانشان تا شوکت تو ایشان را معلوم شود مسلم فریفته شد و آتش را بنابر باز و و پس از ان بنو کتشر  
نماند و مقارن آن خبر وفات سلیمان شنید و بشام باز گشت و بعد از سلیمان عمر بن عبد العزیز بن مروان بخلافت نشست  
و او از مروان دین بود و نامزد گفتن علی و ابلیس طاهرین را و در خلافت خود روم را منع کرد و آلی بدعت شنیع را از میان  
برداشت و او در خلافت خود عمر بن مسلم را جعزای سهند فرستاد و او بعضی از آنند یار گرفت و طایفه از لوک سندر المسلمان گردان  
در زمان مسلم بن عبد الملک مرید شدند و بعد از او مرید بن عبد الملک و پس از او هشام بن عبد الملک بخلافت رسیده و در خلافت  
نراج بن عبد الحکم بن عبد الله بن عمر بن حسی از سپه داران او را بترکان محاربات اتفاق افتاد و در همه آن غلبه بر مسلمانان را بوده و بعد از  
هشام برادر زاده اش ولید بن یزید بن عبد الملک و پس از او یزید بن ولید بن عبد الملک ب حکومت نشست و خود را بشاکر

لا اثم عند القیامہ نہ ہوا و نہ مذہب نہ رہے گزید و اور ایزیدنا قص گفتندی زیر کہ انجیر ولید بجاوہ باز سستہ و بعد از او برادر  
 ابن امیہ بن ولید بخلاف رسید و بعد از او مروان حمار بن محمد بن مروان بخلاف رفت رسید و او مروان حمار از ان گفتندی کہ هر  
 بعد سال راستہ الیہ خوانند یا بمعنی کہ حمار غریب صد سال مرده و پس از ان زندہ شد و از ابتدای دولت بنی امیہ تا حکومت از قریب  
 بعد سال بود و قریان را مخلوق می گفتند و از سخنان او سست اذ انتہی المدۃ لم تنفع المدۃ و در عہد خلافت او و ولست  
 بنی امیہ سیری گشت چہ شقای عباسی بصلطت رسید و او را بکشت و بعد از او طایفہ از بقایای بنی امیہ باندہ سلسلہ سلطنت  
 و از حیلہ وجوہ بنی امیہ خالد بن یزید بن معاویہ بن ابوسفیان از علمای زمان بودہ و در صناعت و کیمیا و طب بہت اہل گفتہ و  
 فرمود تا کتب یونانی و عربی نقل کردند اگر چہ یارون و ہامون عباس در نیاب اعلیٰ عظیم بودہ فصلی نہدی از احوال سلطنت  
 امرا بنی امیہ از انجملہ زیاد بن امیہ کہ پسر اوست عبدالمعد بن زیاد کہ بفرمان یزید بن معاویہ امام حسین را در کربلا شہادت  
 رسانید و دیگر ابو محمد حجاج بن یوسف ثقفی بزرگترین امرای عبد الملک مروان و پیشکش رسید بن عبد الملک بودہ و او  
 و ظلم و جور اخبار یادگار گذار شدہ و او را در سفک و باد و عقوبات اختراعات بودہ از انجملہ کہ زندانش سقفت نہشت و او را قاتل  
 دشمن اعلیٰ و اولاد امجادش لہودہ و چون در گذشت صد و پنجاہ ہزار کس در زندان او بودند و در مدت عمر خود سوائی انجہ در تنگنا  
 بقتل رسانیدہ صد و سست ہزار کس را بکشت و من کلامہ اکبر العذاب سفک الدمار کتاب الامور لا تقدر علیہا غیرہ و قال جور  
 السلاطین خیر من شغل السلاطین خیر من شغل السلاطین حجاج روزے باندہ ما پریدہ چہ چیز ماندگی را  
 دفع می کند ہر یکی سخنے گفتند حجاج گفت چیزی کہ در طلب آن ماندہ شدہ باشی چون بیابی ماندگی را دفع می کند روزی  
 وکیل خود را گفت مال مرا بکسی بدہ کہ از و نتوانم ستد وکیل گفت آنگہ باشد کہ تو مال از و نتوانی گرفت گفت آنکس کہ  
 نفلس بود از و چہ گیرم و او اول کسی است کہ سفاین را بقیارند و او اول کسی است کہ مردان را بایا زنمان در یک زنجیر  
 کشید و اول کسی است کہ محل ساخت و اول کسی است کہ در جنگ بسر نہشت و ثبات و زید و اول کسی است کہ ہزار  
 ماندہ بکیار و مجلس و می نہاد و بر ہر ماندہ دو کس نشاندی و گفتی رسول من آفتاب بہت چون سر زند حاضر شود و اول  
 کسی است کہ بر جروفت نقطہ نہاد و گویند کہ چہ سال بعد از ان کہ عثمان بن عفان قرآن را جمع کرد و قرآن بپا شد  
 و در ان تصحیف پدید آمد حجاج فقط پدید آوردہ تا حروف از یکدیگر متمیز شد و شدہ واسطہ از بنا ہای اوست و شاید کہ  
 زمرہ سادات بعد از مرگ حجاج در ان شہر سکونت گزیدہ باشند کہ اکنون و انسطی مشہور اند ابو سعید مہلب ابن  
 ابی صفہ از اکابر امرای بنی امیہ بود و جز دروغ گوئی عیبی نہ داشتہ و در سخاوت و شجاعت نظیر وقت بودہ و او اول  
 کسی است کہ رکاب از آہن ساخت و پیش از ان از چوب ساختند و از سخنان مہلب بہت کہ الحیات خیر  
 من الموت و ان الحسن خیر من الحیوات و گفت مرا از کسی عجیب می آید کہ بندگان را بجال می خورد و از او کاغذ  
 بخلق خوش نمی زند پیش ابو جہل یزید بن مہلب در جود و سخاوت و شجاعت با او مثل زنن ابن خلکان گوید  
 مورخان متفق اند کہ بعد بنی امیہ اکرم از ممالیہ و بعد بنی عباس از برانکہ کسی نبود از سخنان ابو جہل بہت کہ دوست  
 داشت می کہ کاسہ خمر ہزار دینار بودے وزن جبیلہ در پیشانی شیر با خمر بخورے مگر شیخ و نکاح کردے مگر شجلیہ اورا گفتند



چرا به خوش خانه ناسی گفت خانه من آماده است گفتند کجاست گفت اگر منصوبم دارا الاماره و اگر منزول امیر نند  
 وقتی بچ رفت و حجامی سزاوارت باشد یزید فرمود تا او را هزار درم بدهد و حجام متحیر ماند و گفت این از زبدا در خود برم که از وصیت  
 مراداده یزید فرمود تا هزار درم دیگر بدهد و حجام گفت کافر باشم اگر بعد ازین سزد دیگر بفرستد یزید او را هزار درم دیگر داد  
 ایضا عبد الملک بگفته حجاج یزید را از خراسان عزل کرد و حبس نمود حجاج او را معذب ساخت و گفت اگر روزی  
 صد هزار درم بدهد آن روز تعذیب بکنند و دستانش صد هزار درم جمع کردند و نزد او بردند تا عذاب یک روزه خویش  
 بخورد و اخطی شاعر در آمد و قصیده در مدح برخواند صد هزار درم باو بخشید حجاج بشنید او را بخواند و گفت در خیالت نیز چنین  
 بخششها میکنی پس انفرمود تا او را دیگر عذاب بکنند گویند که چون از حبس گنجیت زنی پیر او را بخانه برد و گو سفندی هبت او  
 بکشت یزید به بلو و باو گفت وجه خرج چه داری گفت صد دنیا گفت باین زن ده گفت این زن را باندک خیر  
 راضی توان کرد و ترا منی شناسد گفت آما من خود را شناسم پسش ابو جلد اسل مخلد بن یزید بن مقلب در جود و کرم  
 نظیر داشت پس بودی که صد هزار درم بیک کس بخشیدی یکی نزد او رفت و صله یافت و دیگر باز رفت و جائزه گرفت و چون  
 سوم باز حاضر آمد مخلد گفت ترا دو نوبت جائزه دادم شاعر گفت آری و این بیت برخواند بیدیت فاعلی ثم اعطی ثم  
 اعطی فاعطی ثم عدت و رفعا و از مخلد مضاعفت آنچه پیشتر داده بود باز بخشید و بالا آخر مخلد در عهد خلافت یزید بن عبد الملک  
 خروج کرد و در بنبره استیلا یافت و در موضع عفره که از کربلا نزدیک است بر دست سپاه یزید قتل رسید و گفته اند که بنی آ  
 بر روز کربلا دین بر انداختند و روز عفره بنیاد کرم و سخا را منهدم ساختند و ایضا آنکه در عهد خلافت بنی امیه خروج کردند و بسیار  
 ایثار سپاه بکنند و از انجمله یک مختار بود و دیگری صاحب الدوله عبد الرحمن بن مسلم در می که دولت بنی امیه بر انداخت  
 و عباسیان را بسطانت نشاند بعلبک در نزدیکی دمشق است و قلعه در غایت حصانت دارد و بعضی از موزان  
 گویند که آن شهر را بک نام بوده و در زمان الیاس بن یغییر بادشاه آن شهر را بسته بود از طلا موسوم ببلبل  
 پس از آن بلبل را یک ترکیب کردند و بعلبک خواندند و عفره شهری است بلطافت آب و هوا و نصارت کوه و صحرا  
 از اکثر بلاد شام رجحان دارد و در وصف آن شهر محمد صلی الله علیه و سلم فرمود که شمار ایشارت دادم بدو و رس  
 یک عفره و دیگر عسقلان و امام شافعی از عفره است ظلال عراقی گویند که حد اے قنایه چهار نفر منت نهاد  
 یک امام شافعی که فقه از حدیث محمد صلی الله علیه و سلم استخراج نمود و دوم امام احمد حنبل که در خلق قرآن مجت  
 بسیار کثیده شوم سحی بن معین که کذب اذا حدیث محمد و در کرده چشام ابو عبد بن قاسم طرسوسی  
 که حدیث اخاد میث را تفسیر کرده حطب از بلاد مشهور شام است و مواسه تنگ دارد چون  
 ابراهیم خلیل الله علیه السلام در روزه هاسه جمعه گوشت ان خود را در آن موضع می ووشید  
 و شیر آن را بفقده اقسمت می کرده هر یک بکسب موسوم گردیده و در لغت عرب حطب  
 بمعنی دوشیدن باشد گویند که در نواحی آن شهر چاه می است که آب آن سگ گردیده اگر بیا نباشد شفا  
 یابد و در سال شش صد و سبت و چهار هجری از او بامی در حطب پیدا شد که دوازده فرسنگ از رفت و در



نیز است تا آنکه قدرت خدایتعالی ابروی پیدا شد از دربار در هم پیچید و از نظر مردم غائب ساخت فتح میان  
 حلب و فرات واقع است نوشیروان آنرا آباد ساخت و بارون رشید نیز در آن کوشیده بحسب قیاس شهر است  
 بساحل بحر روم گویند که مشهور است از نام حمص و در آن مقام اکنون زیارتگاه خاص عام است در محمد صلی الله علیه و سلم  
 فرمود که از عسقلان بنظر دو و بعد از شصت سال بمیرد و در جوشند ایافته باشند طرس و شمس شهر است بساحل دریای شام  
 و در سال صد و شصت و شصت بحری مهدی عباسی آنرا بنیاده و از پنج شهر که در پنج سکونت یکی بحر شام است که آنرا  
 بحر روم و بحر فرقیه و بحر الکبیر گویند و طولش هزار و شصت فرسخ است و در بعضی جا عرض می دو صد فرسخ باشد و چون بحد و  
 شام رسید و ولایت و شش فرسخ باشد و دیار اندلس بر شمال و بلاد مغرب بر جنوب آن دریا است و اکثر رودها که از روم آید  
 بدین بحر می افتد و دو و شصت این دریا بمیان این اقلیم در آمده یکی را خلیج اندلس و دیگر را خلیج یونان گویند و درین بحر دو ولایت  
 و شصت و دو جزیره معنور است و مسافت این جزیره از دفرسخ تا پانزده فرسخ است و دیگر از شهرهای شام اسکندریه  
 و آن نیز بر کنار رود نیل واقع شده تمام عمارت آن شهر از خام الزا است و حصارش چهار دروازه دارد که یکی همیشه مسدود است  
 و دیگر باب الرشید و سوم باب البحر گویند از آنجست که بجانب دریای روم بار می شود و در کنار آن دریا نیز حصار  
 و کمال متانت ساخته اند که سقا بن مغرب و روم و شام بدین بندر آمد و شد میدارند و از امتداد و امتداد آنچه که خواهند  
 درین بندر یافته میشود این دریا بقسطنطنیه که از خشکی سه ماهه راه است به پیروز در هر ای موافق با ندرک کم و بیش  
 میرود و در دروازه چهارم را باب سدره گویند چه درخت سدره در پیش آن دروازه واقع است و این درخت از زمان  
 اسکندر مانده و موقوف است تا هیچ صبح صادق میگوید که ذوالقرنین آنکه که ششصد سال سلطنت کرده و ستد یا جوح و با جوح از آن  
 اوست و آن در اقلیم هفتم نوشته آید و ذوالقرنین آنکه بعد اتمام سد متوجه شمال گشت و به بند شد و باز گشت و باراضی اسکندریه  
 رسیده شهر نافذ و بنه عمارت کرد و در صد و پنجاه سال آن شهر را با تمام رسانید و در آن شهر سوری از صا روخ کشید و آنچنان  
 مشغول و براق بوده که ساکنانش جهت محافظت چشم بدینی نقاب می بستند و آن شهر تا هزار و پانصد سال معمر بود  
 و هزار سال دیگر خراب ماند پس از آن سکندر رومی هم بر آن صفت که تاریخ او اهل معلوم کرده بود آنجا شهری بنام نهاد  
 و اسکندریه نام کرد و اکنون آثار از آن باقی است بلینا کس حکیم بفرموده اسکندر رومی در یک گوشه شهر مناری بارتفاع  
 ششصد گز ساخته و بقدر هفت صاع آینه در آن نشاند و بقوسه در آن منار سوراخها که بر دریا نگاه میکردند در آن آینه  
 نصب کرده که هرگاه لشکر عازم شهر میشد یا اهل آنجا بدیدند می مطلع شدند می وقت هفت اقلیم می رسید که هر گشتی که در قسطنطنیه  
 بر روی آب حرکت کردی در آینه بدید آندی اهل آن مطلع شده آماده حرب گشتندی و از خواص آن شهر بوده که موزیات مثل مار  
 و گزوم در آنجا باشند و هر صباح که اهل آنجا بر میخواستند منازل خود را پاکیزه و زینت داده ملاحظه می نمودند و دو که بر هوا تصاعد  
 کردی اثر آن مرئی نشدی در تواریخ منقول است که خبر از گشتن از آن شهر از فوج کشی فرنگیان که از آن منار و آینه که با بود یعنی بر مردم فرنگ  
 دشواری آمد که دست تصرف ایشان بر آن شهر نمیشد آخر الامر اعیان فرنگ جمعی را با اسکندریه فرستاد تا در لباسان هد و تقوی خود را بجا می نمودند  
 و چون ایشان را در خاطر قبول بدیدند آواره و آنرا اسکندر و پس از آینه که بنیاده است عمر خاص با این همه در آن شهر از لغت شده و مردم و

آئینه را از آن موقع برکنند و چون بغیر از کبر و حیل چیزی نیافتند باز آئینه را بموضع اصل نصب کردند اما آنجا نصبت نپذیرفتند  
 چون آسمان اسکاٹ نیگفت که منار مذکور از آئینه میولیس سپه سالار روم است و بر آن تاریخ استیلای خود در اسکندریه پیش  
 منقوش ساخته است و آن منار تا اکنون موجود است و آنچه در تاریخ شما از آئینه و غیره می نویسد به خلاف است مولف تاریخ صحیح  
 می نویسد که چون عمر حاصل اسکندریه فتح نمود و محلی بخوی نزد او آمد و گفت که کتب خانه ملک آنجا مراده تا مستغنی بشوم عمر گفت بسیار از  
 خلیفه صورت بنهند و نام عمر بر این الخطاب نوشت عمر گفت اگر این کتاب با موافق کتاب خداست بآن حاجت نبود و اگر مخالف  
 باشد نباید عمر حاضر چندین هزار کتاب که از عهد اسکندر رومی در آن شهر جمع بود گفت بنابر تمام اسکنندریه قسمت کردند دست  
 ستمش شاه حمامهای آنجا بآن پرداخته شد کپتان جوانان اسکاٹ از تاریخ فرنگ میفرمود که در سال شصت و هجده عیسی و غیره  
 عمر فاروق خلیفه ثانی کتبخانه اسکندریه در آب غرق کردند و دیگر جزایر شام که در دریای شام اند بسیار اند از جمله جزیره قلیس  
 است و در آن نود و هشتاد و دو سال که آنجا که تبه الخلق است و در سیر الاوصاف جزیره مبارک است  
 و دریای شام دو در او سه صد فرسخ باشد و بخا را از آنجا مهر شهر سیست وسیع و از دینیه چهل و زده راه مسافت دارد و همه  
 بر است مسافران آب و دانه همراه میدارند اما چاه ها در جای که مکان وقفه و منبر است واقع است و امتداد مسافت آنقدر  
 که یک پاسبان شب مانده روانه نشود و در دو پاس روز بر آمده بمنزل رسد و شهر مذکور مجری این هم بن جیام بن نوح بن سیست  
 و از نذر تشبیه رود نیل است که از جنوب بشمال میرود برخلاف دیگر آبها و ابتدای رود نیل از پس خط استوا است  
 من جبال القمر و بحر روم منتهی می شود و مولف اسباب العجائب می نویسد که سبب ارتفاع و بجان آب نیل است  
 که بحر روم در فصل بهار بآن کند و از موضع خود مرتفع گشته در پیش آب نیل چون سد باشد و بگذارد که آب نیل در وی ریزد  
 هر آئینه رجبت نماید و یوسف در آنجا مقیاسی وضع فرموده که بآن مقادیر زیاده و نقصان آب را معلوم کنند و آن بسیار  
 نیل موضوع است و بر آنجا خطی چند است و چون آب بخط شانزدهم رسد خیر و منفعت بسیار در آن شهر حاصل آید  
 زیاده پانزده خط بود و هرگاه آب اوین بیشتر بود و مصر خرابی بسیار پدید آید و دیگر از عجایب مصر احرام است و آن عبارت  
 از سه گنبد است که حکما و سلف ساخته اند و گویند که عمر المولی یکی از بنیامنه و در مدت هفتاد و سال ساخته شده و هفتاد  
 هزار مرد در آنجا کار میکرد و بعضی گفته اند که ادریس را بوحی احوال طوفان نوح علیه السلام معلوم شده بود که همه عالم را فرو  
 گیرد و قبر چندین از آبا و اجداد خود را با زوجه او و جواهر بسیار در آن مکان دفن نمود و بر آن قفسا ساخت  
 گویند هیچ وجه آلات آهن و غیره در آن اثر نماند با و شایسته بطمع نرد در اندام آن سعی مغفوره نمود و آخر  
 بے نیل مقصود باز ماند و با اعتقاد بعضی آن بنا از ظلم است کپتان جوانان اسکاٹ بار قسم می فرمود  
 که بر احرام سه قبیل قبایع تنجانه ساخته اند و آن مانند که مدور می شود نیست و اکنون عمارت  
 احرام نام نصف در یک فرورفت در آثار البلا و گوید که شخصی را در مصر ظلم کشائی بدست افتاد و چو  
 قبله کلمان زمین را حفر کرد چاه ظاهر شد هر که در آن نظر کرد می خندد از او با نظرش در آمدی او چیزی در آنجا افکند و ناپدید  
 پس با و کش بدرون چاه رفت چهار صدف بنظرش آمد و در هر صدف ده خم زمین نهاده بودند و بر سر خشم شیر از آن

آنست که دست پیش آن خم بردی شیر آنرا بچرخ ساختی و همچنین در هر صفه چهار بسیار افتاده شخصی از آن گروه دیده  
 از آن برداشت فی الفور در نظر الطائفه غائب شد پس از ساعتی دیوار خانه شکافی بهم رسانیده بر اثر آن سر بریده  
 آنرا در ظاهر شد و آنجا که چون طریق تصرف آن نمیدانستند بحجری تمام گشتند مولف تاریخ الفی گوید که در عهد ملک عادل  
 بسال پانصد و هشتاد و هفت هجری در مصر قحط افتاد که در عرصه یکماه دو بسبت نرگس را در سنگی مبردند و ملک عادل  
 همه آنها را از مال خود کفن پوشانید آخر کار بجای رسید که در مصر سگ گریه نماید چه همه آنرا خورده و بعد از آن مردم فرزندان  
 خود را خورده بعد از آنکه فرزندان نمادند شروع در خوردن اطبا نموده چه به بهانه بیماری بر طبیبی را که آنجامی بودند آن را  
 میکشند و گوشتش را میخورند و در تمام مصر آب روان نیست بگر و در نیل و در بخت اصلا نمناشد و باران نیز اصیانا بار  
 و هر گاه بسیار بار و علامت قحط باشد زیرا که حیوانات در زمین میشدند و در مصر حوضی هست چشمه که آب آن چشمه به آنحوض  
 آید و هر گاه زن حایض و جنبی است بان چشمه کند آب چشمه بالریق و آب حوض بدو بگیرد و تا آب حوض را بیرون نکند  
 آب چشمه روان نشود و در یکی از ناحیه مصر فرموده که دو عدد آن را بر یک شتر بار کنند و سر پیچیده دارد و بهشت مار  
 قریب بنیم گز و دنباله او بر کشیده است چنانچه میان دنبال و شکم فرق بسیار است و بر زمین مصر دریاچه است که آب  
 آن شور است هر گاه رود نیل غلبه کند آب آن دریاچه شیرین گردد و چون رود نیل نرسد باز شور گردد و از حد این دریا تا اولایت  
 شام همه ریگ روان است و آن مابین راجهار ماران گزیده و جنب بسیار اند که حبه محل سوار را بگیرند و گزندان آن باران  
 مهلک باشد و جبار حدی بدریای روم و حدی به تیه بنی اسرائیل دارد و مسافت تیه بنی اسرائیل چهل فرسخ است  
 و تیه مابین فلسطین و اباده و اردون و مصر واقع است و تیه آن مقام است که موسی علیه السلام بعد غرق کردن فرعون از مصر بقصد  
 تسخیر شام که آن هنگام عمالقه در تصرف داشتند بموجب فرمان الهی بدینجا رسید و بنابر فرمانی قوم تسخیر شام در آنوقت  
 افتاد و آنجناب مع قوم بهانجامد و من سلو در آنجا فرود آمد و بقوله موسی در اورشلم بارون در تیه گذشتند  
 و بر وایت اصح یوشع بن نون خلیفه موسی مملکت شام را مفتوح ساخت و عروج بن یحیوی که بدر ازنی تاسست  
 مشهور بود در جماعت عمالقه بسر میبرد و قتل رسید القصد طول معرض مصر شبانوز راه است مخفی نماید که مملکت  
 مصر در زمان پیشین فراتر در تصرف داشتند و فرعون لقب ملک مصر است و ایشان از اولاد عمیلیق بن لاو و بن  
 شام بن نوح اند و فرعونیان پنجکس بوده اند اول ایشان سنان بن طوان واد فرعون بن ابراهیم  
 خلیل است چه وقتیکه ابراهیم از بابل بقوله بعد فوت فرزند و حیرت کرده بمصر رسید آنوقت سنان پادشاه مصر  
 بود و شنید که مردی یازنی جمیل بشهر مصر آمده پیش آن ابراهیم که سواره نام داشت آنرا بخواند و بقوله آنکه ابراهیم از بابل  
 منبواج شهر مصر سواره را خدائی گذاشته برای سهرم رفت پادشاه مصر که از شکام اجبت کرده بود بدینجا رسید و سواره را نزد  
 گرفت و بمصر برد و خواست که با سواره دست دراز می کند و دستش خشک گشت گفت ازین سحر کردی سواره گفت ای قدر خداست  
 که دستش در دست شده و نوبت آنحال تکرار یافت بالاخر سنان و عذر خواست که تیرکی باخوشید و گفت با اجر انست اجر تو لا حرم  
 کنیزک بهاجره موسوم گشت و او آنست که سواره آنرا ابراهیم بخشید از ابراهیم از ماجرا عیال جدیدی بر محمد صلی الله علیه و سلم

میشود بشد بالجملة بادشاه سارہ را نزد ابراهیم فرستاد و سرگردان از مملکتش بیرون رود بالجملة سارہ خواست که حال بازگوید  
 ابراهیم سبقت کرده بگفت چه خوش تعالی حجاب از پیش ابراهیم برداشته بود تا آنچه میان سارہ و بادشاه گذشته بود بشناخده  
 نمود پس ابراهیم بفرستاد و در بیابانی مقیم گشت و بپایان آسجاء آبادانی رود و مردم آسجاء آنحضرت را رنجانیدند و رنجنا  
 از آنجا برخاسته میان رمله و ایلیا که بیت المقدس خوانند اقامت فرمود تا اکنون آبادی اول بموضع ابراهیم آباد و ثانی  
 بقدرس طلیل موسوم دشت تار دارد و فرعون دوم ایابان بن ولید که فرعون یوسف است و در عهد او یوسف را رنجنا  
 و عزیز که آن زمان لقب و خطاب وزیر مصر عزیز بود با شاره زلیخا یوسف را خریداری نمود و قصه یوسف در قرآن مجید و در تفاسیر  
 و تواریخ از دیدن خواب یوسف که آفتاب و ماه یازده ستاره در اسجد می کشند و گذاردن تعبیر آن یعقوب و جسد یون  
 بر آمدن بر یوسف و بجایه افکندن برادران او را از جایه و فرودختن آنجا برادران یوسف در مدینه چند مدتی  
 و آمدن برادران یوسف را در مصر و خریدن عزیز مصر با شتر و آب زلیخا آنجا را و به قیمت زلیخا افتادن در  
 زندان و خواب دیدن ملک زنان و تعبیر گفتن یوسف آنرا و بیرون آمدن از زندان و بوزارت رسیدن یوسف  
 و نجات دادن مملکت مصر از خشکسالی و بازواج کشیدن زلیخا را آنجا و آمدن برادران  
 یوسف جهت خواستنی و خریدن غله و مع غله باز رفتن و بار دیگر آمدن بحکم یوسف بن یامین برادر یوسف را در مصر پیش یوسف  
 گذاشتن و در سیمه بکنان پیش یعقوب رفتن و باز بموجب حکم یعقوب جهت مخلصی این باین پیش یوسف آمدن و بموجب  
 امر یوسف باز بکنان رفتن و یعقوب را مع متعلقان بمصر آوردن و زنان بن ولید بادشاه مصر یعقوب استقبال نمود  
 و دیگر واقعات همه شرح و بسط ثبوت است بالجملة ایابان بن ولید بیوسف ایمان آورد و فرعون سوم قابولوس  
 بن مصعب است که بعد از ایابان بسلطنت رسید و کفر ورزید و بنی اسرائیل را اعمال شاقه فرمود و فرعون چهارم برادر او  
 ولید بن مصعب که فرعون موسی بود دعوی خدائی کرد و موسی و برادرش هارون بر وی معیوث شدند و موسی معجزات  
 نمودند و ایمان نیاورد بالاخر او را موسی با تو ابان دعا کرد و درود نیل عزق نمود و آن نیز در قرآن مجید مبرهن است  
**نقل است** که هر روز راتبه خوان فرعون چهار هزار گوسفند و چهار صد گاو و دو لیست شتر بود موسی در شتاب زینت  
 که زود هلاک شود و مناجات کرد که الهی وعده هلاک فرعون دادی و سالها گذشت نذا رسید که هزار هزار از بنده نعمت  
 میخورند و او را زود هلاک نکنم تا که او نان و نعمت بر خلق فراخ دارد هلاک نشود پس چندی بگذشت فرعون با مان زیر  
 خود را گفت ندانم که کار من و موسی یکجا شد اکنون از خزانه ناچار لیست با مان گفت نیمه از راتبه کم کنم و بر خزانه  
 انبازیم پس چنان کردند و هر ماه و هر روز چیزهای از آن کمتر می کردند تا آنکه روزیکه  
 فرعون غرق شد در مطبخ او بوی ویشته گشته بودند مخفی نمائند جماعه فساد غنه که گزشتند  
 هیچ یک از ملوک عجم و غیره را مطیع نبودند و باستقلال سلطنت داشتند تا عهد که یحسرو  
 بن کیکاووس کیانی بالجملة فرعون تجسم و نقل است که تحت مصر که از طرف  
 کے کشتای بن کے کہ اس پ ملک فرس ابالت شام داشتہ اور اقبال سائید نجات نصر و ملاش

بالحاقیه در مصر بسلطنت رسیدند چو وقتی که سکندر رومی بر یونان دست یافت و غوس بن اغوس در یونان خلیفه ساخت و بعد  
 سکندر غوس متقل گشت و بر مصر تکی شد و آزادار الملک ساخت و خود را بطلمیوس خواند و بطلمیوس یونانی بادشاه  
 بزرگ باشد و کتاب مجسطی در علم هندسه از تصانیف اوست و گفته که او را بادشاه بود احوال بطلمیوس حسکه و جمن حکما  
 مرقوم است بالجمله بعد از بطلمیوس پنج ششکس از پی یکدیگر حکومت مصر رسیدند تا آنکه اعسطوس قیصر که اول قیصر است  
 از روم لشکر مصر و یونان کشید و گرفت و دولت بطالیه سپهری گشت و اعسطوس قیصر حاضر ساپور بن اساک اسکافی  
 بادشاه فرس بوده و احوال و در ضمن روم و مسطنطیه و قضایای سمشاپور در ایران و فارس مرقوم است و مصر در  
 خلافت عمر رضی الله عنه بر دست عمر عاص مفتوح شد و در عهد باورن رشید عباسی طولون نامی از بنده پاک  
 عباسیان بموجب فرمان باورن رشید حکومت مصر رسید و در و صد و چهل و هجری در گذشت و بعد از او پیش احمد  
 طولون بجگویت نشست و در سخاوت و تواضع کوشید و هر ماه هزار دینار تصدیق کرد و سه روزی که بر  
 صدقه بود گفت زنی از من تصدیق میخواهد و انگشتی طلا در دست دارد و او را صدقه توان داد و او گفت هر که دست  
 دراز کند او را صدقه توان داد و ایضا هر روز خلعتی نو که قیمتش هزار دینار بود و یک پوشیدی و شام آنرا بخشد و و کلا  
 از راه کفایت همان خلعت را بقیمت کمتر از اول میزدند و در خزانه می داشتند و بعد از چند روز رومی پوشیدند احمد  
 چون ملازمان کار آگاه شد هر جامه که پوشیدی انگشت سیاهی بر آستین آن کشیدی تا دانند که آنرا پوشیده است  
 یا نه احمد روزی طعام مخور و درویشی حاضر آمد غلام بموجب امر احمد در ویش را طعام و احمد در ویش نگریست و او را  
 پیش خواند و سخنان پرسید پس گفت راست گویی که جاسوس کیستی و نامه با ظاهر کن در ویش گفت آنها را  
 چه میگوئی احمد باز نامه و خطش خواند و در ویش از ترس نمود و نامه را داد و گفتند از چه داری که او جاسوس است  
 گفت چنانچه شده در ویش آن است در گرفتن طعام تعجیل نکرد و اقم حروف گوید همچنین بابر بادشاه بهرام خوردن  
 طعام شیر شاه را بابر حرکتی که از وصا در شد بنظر سنجیده بود و آن در ضمن احوال بابر بادشاه و شیر شاه افغان  
 مرقوم است بالجمله حکومت در و صد و نود و دو و و حیدری از آن وقت طولونیه بدر رفت و بعد از آنکه زمان ایالت مصر  
 بمملوک خشیدیه رسید و اول ایشان ابو بکر محمد است که خلیفه الراضی بالله عباسی در سه صد و بیست و سه هجری  
 امارت مصر و شام و جزیره و جزین شریفین به محمد داد او خشید لقب یافت معنی خشید بخت فرغانه ملک الموت باشد و نیست  
 او بمملوک فرغانه می بودند و خلیفه ایشان در سه صد و پنجاه و هشت هجری سپهری گشت و پس از آن خلفای اسمعیلیه  
 که عبیده نیز گویند و بنقوله نسبتش بابام حنفی صادق می رسد بجگویت مصر رسیدند و گروه اینجاء آمدند که بنوعیه اسمعیلیه  
 هر گاه که النورالدین بالیه از اولاد مهدی چون در مهدیه بجای بدید شمس غلام خود ابو الحسن جوهر فاند را به تسخیر مغرب  
 فرستاد او تا ساحل بحر اوقبا لوس جزائر خالدهات برآند و مصر بکشود و المعز و افریقیه ثابت گذاشت و بابل و عیال  
 متوجه مصر گشت گویند در آن سفر پانزده هزار شتر و ده هزار اسب را مسکوک او را می کشیدند و نقل است که چند  
 صندوق پر از هر روز در پیش بارگاه او نهادند و اجازت داده بود که هر محتاجی چندانکه در یک گفتش گنج از آن

برگردد و بعد از خلیفه پنجم است از اولاد او المستقر بالله بالیو تمیم معبد و آنچه اورا بسلطنت ملک و کثرت  
اعوان و انصار میرسد هیچ کس از بد پرانش را نبوده و بعد از او در ستمه چهار صد و شصت و هجری و در هر سال از غنیمت افتاد و چنانچه  
نابینان در قعر دریا مضطرب شدند و همدان سال تحط روستا نمود و هفت سال کشید و قیمت یک ریخت یعنی کرده  
نان بی پنجاه دینار رسید بالجمله متصرف بزرگ خود را از ولایت عمار داد و المصطفی لدین البیه لقب نهاد و این بزار است که حبیب  
فوشه اند مستقر از نزار برنجید و پس خود احمد را و بعد ساخت المستعلی بالله خوانده المیز الدین الکیا و اصل از ضعیف  
منسوب فراغت حاصل کرده ابو الحسن جعفر بن عبد الله را با قضا بلای و منسوب فرستاد و چهره ترا سا حال یابی او قیاسوس جزا را داشت  
که انتهای معمره جهانست و انده امی اقلید را از انجا گرفته اند متصرف او و در معمره نیز متصرف شد و نام عباسیان از  
قلیبه افکنند اسکندریه و دیار معبد و مناطق و کوه مدینه و فلسطین و دمشق را از تصرف عباسیان بیرون آورد و چهار  
سال سلطنت راند و در سه صد و هفت و یک هجری نزار پس خود را و بعد ساخت و در گذشت العزیز بالله بقیه  
درت عمرش چهل و دو سال و ایام خلافتش بیست و یک سال و بعد از او پسرش الحاکم بالله که جانشین گشت حاکم عادل بود  
و در امر معروف و منعی منکر مبالغه فرمود و در حکومت او و از ره حفر و کا کین بگذرید و سه شبها و یازار روشنی  
بنایت مستقل بود که گویا جشن کرده اند و شب پس بر خاستی زبان حکومتش بیست و پنج سال و بعد از او پسرش الطاهر بالله  
با و شاه شد در زمان او قیصر روم با ششصد هزار مرد متوجه شام شد و در دو وعظ از حرارت هوا تنگی بر آنجا غلبه آورد  
حاکمیان بر البینان شجون زده بسیار را بقتل آورده رومیان بهر سمت رفتند و زمان حکومتش شانزده سال و بعد از او پسرش المستقر بالله  
در عمر هفت سالگی بر تخت نشست و در یک سال در بغداد و خلیفه خود خواند و در عمار و مصر ساره ظاهر شد و مقارن آنحال هر روز قمر  
صد هزار کس از فقدان تان جان میدادند از زلزله بسیاری خرابی رونمود و ناصر و حسن صباح در خدمت حاضر بوده  
در عمار خود پس دوم المستعلی بالله احمد را جانشین ساخت و بعد از فوت او استعجیلید و فرقه شدند المستعلی بالله  
بر طبق وصیت جانشین گشت و برادر خود نزار را بقتل رسانید و بعد از هفت سال و در راه حکومت نمود و در سنه اربعین  
و اربعه و ثمانیست بود او امان نزار گشته شد الا امر بالاحکام بالمدین سقلی بالله و پنج سالگی بر تخت نشست  
و در زمان و حسن صباح بمرتبه اعلی رسید و در سنه خمس و عشرين ساله فدا انیان ملک افضل که لایق امور سلطنت  
بود کشته شد و احوال او را که حبیب باب بود متصرف گشتند و بعد از سه سال در سنه اربعه و عشرين و خمس و ثمانی فدا انیان امر را  
گشتند پس از و الحافظ الدین بالمدین مستقر بالله بر تخت نشست و در ارت با احمد پسر ملک افضل داد و او نیز بیست  
فدا انیان گشته شد بعد از آن حافظ پسر خود حسن را و در ارت داد و او را نیز کشته شد و حکومتش بیست سال  
بوده در پانصد و پنجاه و چهار و در گذشت پسرش الطاهر بالله که بجای پدر نشست و بآنسر و نیز میل  
به هم رسید و وزیر او را و در خانه طلبیده بجان گشت مدت خلافتش پنج سال و کثرت بوده و بعد از او  
پسرش الفایض بنصره الله بقتل بدیدند گشت و در پانصد و پنجاه و پنج انتقال کرد و درت سلطنتش شش سال  
و چنانچه بود المعتمد بالله بن الفایض بن نصره الله که در سنه خمس و عشرين و ثمانی فدا انیان گشته شد و در پانصد و پنجاه و پنج انتقال کرد و درت سلطنتش شش سال







تمام مقام پدر ساختند در خلال این احوال غلامان صالح بر ولی نعمت زاده خرمن نموده بقتل رسانیدند و غزال دین ترکمانی را  
مقتول سپاه ساخته و ملک ناصر حاکم کرک از قضیه واقف گشته لشکر به انجانب کشید امرای مصر متحذات گردیدند و جنگ بپوشید  
یافتند ملک ناصر بقاهره آمده خطبه بنام خود خواند غلامان بآبادش ملک صالح که حکومت دمشق میکردند در آنوقت مستقل  
گشتند ناصر نیز بنشیند و دولايت شام شتافت در سال شصت و پنجاه و دو امر غزال دین ترکمانی را که از ملک صالح  
ایوب بود بسلاطنت برداشتند و از آن تاریخ بادشاهی قطعی بگلامان گرفت و غلامی چند که در مصر حکومت داشتند  
معاصر جنگی بودند و با او شان محاربه بکار کردند اول ایشان امیر الدین ابیک بوده و ابتدا ملک ایشان شصت و چهار سال  
مدت ملک ایشان دو بیست و یک سال بوده و نیز ده نفر حکومت کرده اند تا در صدد و بستی سلطان سلیم بن سلطان  
بایزید و خوالی حلب با قاصد غوری که آخر سلاطین جبراک است صفی قاتل است قالصوب اکثری از امر گشته گشته مصر و شام  
بتصرف سلطان سلیم درآمد و از آن زمان تا حال در تصرف آل عثمان است از هفت اقلیم نوشته شد قسطنطین و در زمان  
دولت ملک مصر بوده بر شمال نیل واقع است و درین شهر کوچهای و محلههای عالی است که مردم کثیر از هر قبایل مدان میباشند  
و عمارتش جمله سه مرتبه و چهار مرتبه است و مزارع و مزارع شتافتی در قسطنطین است صاحب مساکن و املاک آورده که قسطنطین منقسم است  
علمای آنرا صمد و سفلی را از دست خوانند و در غربت الاسرار آمده که صمد و جنوبی قسطنطین واقع است و در صحرای آنجا  
که مردگان در آنجا افتاده اند و اموات مراد کتابهای سطر کرده اند و ادویه با دران مالیده که با پاره و بوسیده نشوند گویند  
نویسندگان را از آن مردگان باز کرده اند اصلا تغییر میبدهنش راه نیافته بود و اثر خدا در دست و پای آن  
میت باقی بوده و در عجائب البلدان آمده که مومیایی مصر از آن مردگان حاصل می شود گویند آن بهترین مومیایی است  
و نزد راقم آنچنان نیست و اثر خدا در پای میت نیز از قبل محال است در نزدیکی قسطنطین است که آنرا منظم خوانند از آنجا که  
ویرجه حاصل می شود قاهره به مصر و الحال دار الملک مصر است و حبیب اسیر آمده که در زمان امیر الدین الیدر الیدر  
که در ملک غلامانش انتظام داشت در سال سه صد و پنجاه و هفت هجری مصر را تصرف آورده میان قسطنطین و عین شمس  
شهری بنانند و آنرا بقاهره مغربیه موسوم گردانید و در سن سه صد و شصت و یک هجری امیر الدین الدار فرقیه بقاهره آمد  
و آن بلده را دار الملک ساخت و چون نوبت بآل ایوب رسید و در آن بلده بقلع خیر و عمارت عالی  
بسیار ساخته شد و قاهره بر کنار نیل واقع است و عمارتش هر چه طایفه دارد و منقش  
و ملون مشتمل بر طاقهای بدیع و رواقهای دلکش و فسیح و اقسام عمارات از رخام الوان است  
و دیگر از شهرهای معروف مصر عین شمس است و در جنوب قسطنطین واقع شده و دار الملک  
فرعون و یوسف علیه السلام بوده و قصری که در کنج جهت یوسف ساخته بود درین شهر است  
و در حنط بلسان و ریاض فرعون درین شهر بوده و گویند که اکنون ناپید است  
عماران اینوقت بجای حنط بلسان و عود بلسان حبیب و بلسان را که آن نیز درختی است استعمال میکنند و در غن بلسان  
نابیه است و از ثقه مسیح عیسی که در سلطنت حاکی که نو مردم کوچه در پی او میبرد و فرزند او را که نو بلسان است پیش میدرخش

در آن نواح پیدا است و میدارد بالجملة از عجایب آن شهر مناره ایست از یک پارچه سنگ سرخ که نقطه ها دارد و طولش زیاد از  
 صد ذراع است و در آن صورت انسانی است از مس بر زمین بسیار و صورت دیگر است و پیوسته آب از آن تماشای  
 ترشح کند و هر جا که رود سبز و آنجا بدو گویند که دیوان در زمان سلیمان ساخته اند و در الملک اینای طولون که از نظر  
 یارون سفید عیاسی حکومت مصر و آن بود و خدای آن شهر بانام است و ایضا قراقراس شهر کسیت کوچک اما نهایت خیرت  
 و آبادانی دارد و از قراس تا کسیت و فرسنگ است تا کسیت بر زمین مرتفع واقع شده و بر کسیت آن تلی است بر کوه نام داشت  
 و رفعت را داشت که بر بالای یکدیگر مرسوم را دفن کرده اند و این رسم گویا پیش از زمان موسی شائع بوده و قصه هم شهر کسیت  
 و عزلی نیل از نواح صید و زمینش مسطح است افیون مصری در آنجا حاصل می شود و ششاش آن سیاه است و بدست  
 سورنجان مصری و ششاق مصری و اغلب مصری که خدایه الخلف نامند از آن دیار بانام بوده و قند مصر نیز بانام بود و هم در میان  
 واقع شده و اطراف آن و نخلستان بسیار است و ارتفاعاتش نیک بحصول می پیوندد و ذوالنون مصری از آنجا  
 قسطل نیز می از احوال فرنگیان قلعه انطاکیه را محاصره کردند بعد از یک سال قهرانه را بکشید و در سال چهارم صد و دویست و هجری  
 تقدیس و در سال چهارم صد و دویست و هجری بر اکثر سواحل شام و در چهار صد و دویست و هجری بر قباریه استیلا یافتند ملک انضال  
 ابو القاسم شاهنشاه پدربجالی در مشغلی قصد فرنگیان کرد و از فرنگ ایشان خارج آمد و بمصر مراجعت نمود و در عهد خلافت  
 الامیر احکام الله مستغنی شاهنشاه قصد فرنگیان کرد و شمس الخلافت بایست عسقلان که از شاهنشاه نوهم داشت بافرنگیان  
 عسقلان در ساختن شاهنشاه روی بعسقلان آورد و شمس الخلافت بافرنگیان باور هم کرد و قتل رسید شاهنشاه  
 ظفر یافت و بمصر بازگشت و کشته شد و در سال چهارم صد و دویست و هجری فرنگیان علما بگرفتند و در پانصد و دویست و هجری  
 طرابلس و در پانصد و بیست و دویست و هجری صوری و در پانصد و بیست و هجری مرو و رابگرفتند و در پانصد و بیست و هجری  
 هجری مرو و نیش فرنگی که امیر فرنگیان بود با لشکر عظیم قصد مصر کرد و بیشتر فرمان بکشید و مساجد آنرا بسوزخت و در راه  
 مرعی شده و گذشت قبر او در میان مصر و شام واقع است و چون از آل ایوب ملک ناصر صلاح الدین بوسعیت  
 بن ایوب بسطانت مصر رسید فرنگیان از استقلال او خبر یافتند گفتند از ایوب قصد ما کنند همان بهتر که پیشستی  
 کنم آنگاه سال پانصد و شصت و پنج هجری روی ببلاد اسلام نهادند و با لشکر بسیار در قلعه و سیال نزول کردند  
 صلاح الدین متوجه مناط شده و با فرنگیان رزمی صعب کرد و ظفر یافت و در پانصد و هشتاد و سه هجری رو بفرنگیان  
 که بر سواحل شام استیلا داشتند نهاد و بحسب رقیه محاصره کرد و بکشید و فرنگیان جمع شده و کربا آورد و صلاح الدین به شایر روز  
 با ایشان رزم کرد و ظفر یافت و اسیر بسیار بدست افتاد ملک فرنجی که پادشاه فرامیس بود و پسر او بر نسل از نسل والی کرکه  
 و لونک که مشهور بطرابلس است و دوتن دیگر از امرای فرنگ که فرستاده و صاحب طرابلس که طرابلس گویند از مکه بگریخت  
 و بشهر خود رسیده و گذشت و صلاح الدین صاحب کرکه را بخواند و اسلام بر عرض داشت بپذیرفت و کشته شد و کلبان چون طرابلس  
 اسکاٹ از تاریخ فرنگ بار اقم می گفت که بر نسل از نسل قافله حاج را اسیر کرد و میزند آن داشت و صلاح الدین جهت  
 خلاصی اینها با و نود و شصت بر نسل از نسل پذیرفت و صلاح الدین بر بخید و سوگند خورد که اگر بر نسل دست نیاید او را

قتل رسانم چون برس ارنت والی کرا که و دیگران در رزم با سیری آمدند صلاح الدین برس ارث را بقتل رسانید و دیگران را اعزاز کرد و این واقعه در قریه اتفاق افتاد که حضرت شعیب در آنجا بود پس صلاح الدین بکاشد و بگرفت و طرابلس و قیصریه و صفوریه و ناصریه و صیدون و سدرت و رمله و عسقلان بگرفت و استیلا یافت و در حجب آن سال بقدس رسید اهل شهر فرحمانند و شهر بسط و بند صلاح الدین در شب بسبت و هفتم حجب که بر قوس معراج است بشهر درآمد و مسجد رفیع خطبه و سکه اسلام خواند و که برس که شاید قرص باشد که فرزندان آن را تصرف شده بودند باز در نظر مسلمانان درآمد و فرزندان عوض بر اسیران مرسو بسبت وینار و دیزر نه پنج دینار و دهر کو که یک دینار فدا دادند و اینها نجات یافتند صلاح الدین بصورشده و محاصره کرد چون درستان در رسید اطراف صور را سوخته بکاشتافت و در پانصد و هشتاد و چهار پیچری بقلعه کرا که شد و کاره بساخت و بدمشق شد و پنجر و زلسر بر بدمشقند که فرزندان با جماعه عظیم رو به بدیار اسلام آورد و وصیتی بنا که نمود و رو به بالیشان نهاد و عماد الدین والی سنجار و مظفر الدین که کیوری حاکم اربل با ویوستند و غم الدین مسعود فرمانروا بوسل سپاه بسیار بکرا و دفرستاد صلاح الدین چند شهر بگرفت و انطاکیه را محاصره کرد و فرزندان صلح کردند و اسیران مسلمانان را بگذاشتند صلاح الدین بجلب بازگشت پس بجماد برادرزاده کوش تقی الدین تعمیر نیافت کرد صلاح الدین از آنجا به بلعیک رفت و در رمضان بدمشق شافت و بصد صد که از بلاد کفار بو کرد و بمان بگرفت در آن سال قلعه کرا که بردست امر به صلاح الدین مفتوح گشت صلاح الدین بقلعه کرا که شد و بکشد و از آنجا به حکارفت و بسا و الدین فراموش را آنجا گذاشت و بدمشق آمد تا ربیع الاول سال پانصد و هشتاد و پنج پیچری آنجا بود و فرزندان جسر به انبوه جمع آورده و عکارا محاصره کردند صلاح الدین بمحنت بسیار بکرا رسید و فرزندان در تقبض حصار کوشیدند و ایشان زیاده از چهار صد سزار مرد بودند و عکارا بر ببا و الدین فراموش بوقت الدین تنگ شد و صلاح الدین را از بیرون کار پیش گرفت و برین قصه دو سال بگذشت کپتان جو ناتان اسکات از توابع فرنگ بار اقم حروف میگفت که چون فرزندان دانستند که شورش مسلمانان بسیار است به اندیشیدند و تمام بادشاهان فرنگ با اتفاق یکدیگر بر دفع فتنه صلاح الدین و غیره مسلمانان کمر بستند و مملکت فرنگ را از آسیب صلاح الدین و غیره بگذاشتند و این قضایا تا دو سه سال کشید بالجمعه در روز جمعه مفتی مهم جامی اول سال پانصد و هشتاد و هجری عامه حلائق از عکارا بیرون آمدند و خواستند که مصالح گشتند بر آن موصی که آلات و ادوات حرب در شهر گذارند و دو سیست هزار دینار و پانصد نفر از لشتر بفرنگیان و هشتاد صلاح الدین منکر صلح گشت و در تدبیر کار بود که ناگاه فرزندان بشهر درآمد و لغارت پرداختند و فراتوس را اسیر باختند و بسیار خرابی در شهر کرده صلاح الدین شهر عکارا در باخت و برده آمدند فرزندان قصد عسقلان کرده صلاح الدین از ایشان توبه عظیم نمود و بیعت المقدس شد و از غایت بر اسس امر فرمود که شور آن را خنداب کنند و در خندابی آن مبالغه تمام مینمود و بذا محنت یک شب آنجا بسر برد اقم حروف گوید که این قضایا بمعنی قضایا محمد باخان و صاحبان انگیز بوده و آن در ضمن عیار گذشت بالجمعه ملک عادل برادر صلاح الدین که در برابر فرزندان بود

فصلح الدین نوشت که با الکندار ملک الملوک فخرنگ ملاقات کردم بصلح رضی است بشد طیکه بعضی بلاد از سو حاصل  
 ششام بایشان گذارم صلاح الدین منت داشت و در شعبان سن پانصد و هشتاد و هشت هجری مصالحه با تمام رسید  
 صلاح الدین به آبادی بیت المقدس پرداخت ملک عادل بکر که و ملک طاهر سبل و ملک افضل بدمشق رفتند پس  
 صلاح الدین شنید که الکندار قصد دیار او کرده لاجرم بدمشق شد و به بیت المقدس بازگشت و بمصر رفت و  
 قلاع و ایالات خویش تحکیم ساخت و بدمشق مراجعت کرد و در پانصد و هشتاد و نه هجری در گذشت و در ششصد و شانزده  
 هجری فرنگیان و مناط محاصره کردند ملک کامل را که والی مصر بود کارس پیش رفت و فرنگیان در ششصد و شصت و سه  
 و میاط بگرفتند و قتلعام کردند و قصد مصر نمودند ملک کامل با فرنگیان صلح کرد و در ششصد و شصت و سه هجری  
 بیت المقدس بایشان داد و در سال ششصد و چهل و هفت هجری در عهد ملک صالح ایوب بن ملک کامل والی دمشق  
 روسه بدیار ارمنا و نند و مناط را قهر اقمرا کشید و بدو چون ملک اشرف صلاح الدین خلیل بن یوسف الدین فلان  
 غلام زاده علاء الدین شامی سلطنت رسید لشکر بطرابلس کشید قهر اقمرا کشید و بسیاری از فرنگیان در آن بزم کشته شدند  
 پس بکشتافت محاصره کرد و روزی فرنگیان یکی از مسلمانان را که در حین بود و در کف منجیق نهادند برتاب کردند آخر آن  
 پنجاره در غوایس پاره پاره شد ملک اشرف در غضب شد و در تفتیق حصار کوشید و کشت و کشتی هزار فرنگی اسیر کرد  
 و این واقعه در سال ششصد و نو و هجری افتاد چون در سال صد و ده هجری ملک اشرف فالدو غوری غلام ملک  
 طاهر چرا که در مصر و شام با و شاه ساسری والی بلیار از توابع ملک دکن جهت دفع فرنگیان از واسطه او خاست ملک  
 اشرف فالدو غوری در غراب ساحل هند به امداد او فرستاد و چنانچه در تعلیم دوم در ضمن احوال بایستار گذشت ملک اشرف  
 فالدو غوری و سایر چرا که را سلطان سلیم صاحب روم در بغداد بست و دو هجری بقتل رسانید و بلاد مصر و شام در تحت  
 با و شاه روم رفت سوچیده از آثار ملک اشرف فالدو غوری است پوشیده نهاند که چون برخی از احوال با و شام بقلم آمد  
 اکنون باحوال اصناف عراق عرب که نیز در اقلیم سوم است در اندو عراق و سمرقند و ولایت است در غایت است  
 حد و دوش از کوستان تا بادیه کوفه دیار بنی سلیمان تا بحر فارس و بصره و شیر و قاسیم پیوسته است و مالین نیز داخل  
 عراق است و در عهد خلیفه ثانی عراق را پیوده اند بغیر از میانها و زمین نامزوع شش بار هزار هزار تریب بحال ضبط  
 آمد و خطیب شهر از عراق یک بغداد است گویند که در زمان پیشین باخی بود که نو شیردان آنخدا بعد است شست و  
 بستانخ و او مشهور بوده چون منصور و الفی در سن یک صد و چهل و پنج هجری آنجا شهرت بنامها و بکشت استعمال الف از لفظ باغ  
 حذف شده به بغداد شهرت گرفت گویند که چون منصور و الفی شهر بغداد را بنیان نهاد و خواست که عمارت مداین و طاق کبر  
 را بشکند و مصالح آن را به بغداد نقل کند و بر پیش خالدری که گفت زشت باشد گویند که پادشاه به نحو حست که شهرت  
 نمایند تا شهر غراب نگر و شهرت متوانست ساخت منصور پذیرفت چون دید که آنچه از آن حاصل است که آید هیچ  
 نقل تا به بغداد و نمیکند آن را ترک نمود و خالدر گفت چون در آن باب شهر درج کرد پس باید که با تمام رسانای  
 و گردن گویند پادشاه عمارت ساخت و ملک دیگر آن جناب متوانست کرد و منصور بدان نیز عمل نکرد و در عمارت کمال آن

کہ چون کسب در وقت تعمیر بغداد ملا خطہ نمود و قناب و ریح قوس بود و این دلیل است بر آن کہ پیش خلیفہ در آن شب  
نہید و همچنان شد کہ او گفتہ بود چنانچہ از جملہ سی و ہفت تن از خلفائے بنی عباس یک تن در آن خاک سپرد  
بر بستہ لاک نمسا و قنچین دیگر سالین کہ در بغداد و حکومت نشسته اند کہ آنجا نمر و مگر سبز اسبند برادر جهان شہاد  
از انفا و قرا تو بنکو کہ در شبست حد و پنج ہجری در بغداد و در گذشتہ در مجمع الحکایات آورده کہ در بغداد و کمنہ و خمریا  
البشیر و اوہ ہنگام زفاف شوہر فوت کرد و آلت مردان از میان فرج او ظاهر شد بعد از ان گفتہ شد زندان  
از وجود آمد و چہنیز محمد باوکی شیراز و والدہ را قہم سہ و ف پدر نظام الدین احمد المتخلص بنی فصاح مطابق مشاہدہ  
و وید خویش بار اقم میگفت کہ در محمد محمد بن سیر باو شہاد گور کاہنہ و در دہلی شخصہ عمدہ را دیدم کہ آلت مردان ہر زمان  
پرو و بکار داشت جہ او شوہر سے داشت و از ان اورا فرزندان بود و یکی را در حضور من از پستان خود شیر میداد  
مشجب گفت و سوال کردم گفت قدرت حق سبحانہ تعالی است کہ با این زلیخ و بروت شوہر دارم و این پس از  
شکم من متولد شدہ و چہنیز دو پسد از زنان میدارم کہ بسن تمیز رسیده اند و وزن در نکاح خویش متب دارم  
زحمات الی المطلب گویند کہ در بغداد و ہزار و ہر سنگ بودہ و عرض اہل افش جہل کو تعیین نمودہ بودہ و دوحام و ساجد  
بسیار در آن شہر بودہ و عمارات کہ بخلفا و توابع ایشان تعلق داشتہ و ہر سنگ بودہ اما الحال از ان بغداد اثری  
نماندہ چنانچہ سبع و دوحش و بطور در آن بقاع آتش یا نہ نمادہ مؤلف لب التواریخ گوید کہ امیر شیخ حسن الیلکانی بر  
آذربایجان استیلا یافت شیخ حسن تو مانی بروے خروج کرد و میان ایشان محاربات بسیار واقع شدہ آخر  
میر حسن الیلکانی بفرار و سرب رفتہ بغداد و نور انہا نسا و و در اندک زمانے چنان سہو گشت کہ  
سبب آبادانی آن کوفہ شد اب گروید از ان زمان تا حال بہمان ضوق آباد سے دارد اگر چہ ہوا  
بغداد گرم است اما صحت تمام با او نیست و قحط و غلا سے از روی قدرت اتفاق افتد و مردم نیک از ان دیار  
بسیار برخاستہ اند گویند کہ در آنجا ہیر و عذاب قبر برداشود بالجلہ آن شہر دار السلطنت خلفائے عباس  
بودہ چہ منصور و قلی آن ہجارت کردہ شنگاہ مقرر نمودند سے از احوال خلفائے بنی عباس در تحت بغداد و سر قوم قلم  
میں گرو اول الظایفہ ابو العباس عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس عم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
است و او را سفاح گفتند سے چرا کہ خون بسیار سے از بنی اسبہ بریخت و تسفح و نعمت خون ریختن با شدہ و آنچہ  
خلفائے بنی عباس شہم است و از سفاح مستقیم شہم تنی و ہفت تن بودہ کہ بخلافت رسیدند و سفاح اول سے  
است کہ در اسلام نام وزارت نہاد و چہ در محمد بنی امیہ کس را وزیر نگفتند سے بالجلہ چون ابو العباس بخلافت نشست  
بمسجد جامع رفت و بر بنیہ استقامت طلبہ خواند بخلافت خلفائے بنی امیہ کہ شہتہ خطبہ خواندند سے القفہ قبل ازین تہ  
متصل امر سے نزد اسان و دیگران و چہار و ہم ریح الآخر در سن یک ہمد و سی و دو ہجری با سفاح بعیت کردند  
سفاح عم خود عبد الدین علی را با لشکر آراستہ بر زم مردان حمار کہ آہن بن خلفائے بنی امیہ و مردان ایشان بود و ان  
او با مردان حمار زم کرد و ظفر یافت و مردان را بالآخر در سن یک ہمد و سی و دو ہجری در آہن بن خلفائے بنی امیہ

پس چون سفاح از قتل و غارت مروان بن مروان فرار گشت یافت برادر ابو جعفر را در یک صندوق و چپار و لیبر دست  
و بعد از سفاح برادرش ابو المنصور باقی ابو جعفر عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سر و دست  
بمنصور و وافی سجلافت رسید اورا بطلم و بخل نسبت کردند و از ان اورا وافی گفتند کہ از ہر کس و واسطی  
بگرفت و در حفرتی کوفہ صرف کرد و وافی سدس درہم است و تیرا ط نصف آن باشد و اسب چوکی بہ نوبت  
بر در قصر میا و اشتن اورہم نہاد و چہ وقت جماعتی قصد قتل او کردہ منصور پیادہ از قصر بیرون آمد و چون اسب حاضر  
نہود بر پشت ترے سوار شد و پس از ان اسب تیار بر در میید نشستند و شہر بغداد از امنیہ او بہت چنانچہ گذشت منصور  
در آن شب عمر روزے برہام قصر بود و مراشی پیر او بد کہ حوالی و اطراف قصر آب میزد اورا بخواند و گفت چہ را  
سلاطین کوتاہ عمر باشند و شاعرے در از یاسید گفت از ان کہ ایشان روزی خود را ایکبار سے خورد  
و ما بتدریج بکار میریم منصور بخندید و اورا شد صد ورم بخشید و بعد از مہفتہ کودکی را دید کہ بآن کار اشتغال داشت  
گفت تو کیستی گفت پدر آن پیرام و او در گذشت منصور گفت پدرت راست گفتہ بود و بسے نگذشت کہ منصور  
در یک صد و پنج ہجیرے در حدود کوفہ در گذشت و اورا اسد بر بندہ و روسے کشادہ دفن کردند زیرا کہ احرام  
حج بستہ بود و بعد از و سپارش ابو المہدی باللہ سجلافت نشست و زید انبان را نجات داد او ملکہ  
کریم بود و نقلست کہ مہدی در شکار از لشکر جدا ماند و شب سخت اعرابی رسید اعرابی ما حاضرے و کوزہ شرابے  
حاضر آور و مہدی چون کاس را بخورد و گفت من یکے از خلیفہ ام و چون کاس دوم در کشید گفت از امرای اہم  
و چون کاس سوم بخورد و گفت من خلیفہ ام اعرابی کوزہ را از پیش برداشت و گفت اگر کاسے دیگر خوری دعوی نبوت  
کنی دیگر روز لشکر بر و جمع آمدند اعرابی از ان گستاخی تبر سید و بگریخت مہدی اورا بخواند اعرابی حاضر آمد اورا  
وید بخت نشستہ بود و دیگران زیر او ایستادہ گفت السلام علیک یا اللہ گفت من خدا یم گفت رسول اللہ گفت  
من پیغمبر یم گفت خدا نیستی و پیغمبر نیستی چرا بخت نشستہ فرود آئی و در میان دیگران نشین مہدی بخندید و اورا  
صلہ داد و اللہ مہدی پنج شتافت بزرگان مکہ گفتند ہر کہ از خلفاے نبی اللہ و نبی عباس پنج آمدے کعبہ را جامہ پوشید  
اکنون از لباساے انواب دیوار ہا گران بار است مہدی بفرمود تا آن جامہ ہا را بفقر اوسا کین دادند  
و دویست جامہ زر بفت در خانہ پوشیدند و بیشک و عنبر و گلاب دیوار ہا بہ بندند پس و حج بگذار و و بکعبہ  
رفت و تہ صد ہزار درم و دویست ہزار دنیا بخشید و بہ بغداد شتافت و در یک صد و شصت و پنج ہجیرے  
مہدی دختر را و خود زبیدہ خاتون بنت جعفر بن منصور و وافی را بعد پس خود ہارون رشید کشید و اورا بفرستے  
روم فرستاد ہارون بروم شتافت و اسیر بسیار گرفت تا باز گشت و در یک صد و شصت و شصت ہجیرے  
مہدی دیگر بار حج رفت و زمین بسیار داخل مسجد حرام ساخت و بعد از و سپارش الہادی باللہ خود  
سجلافت نشست و او بناوت قلب و خشونت طبع و شدارت نفس و شجاعت و سخاوت انصاف داشتہ  
روزے در باغ جہنم سوار شدہ بود و بر میگرددیکے از خواہج را حاضر ساختند خارجے چون برابر او رسید

شمشیر یکی گرفت و روی با و بنها و معدودی چند که با و می بودند بگریختند وادی از مرکب فرو آمد چون چشم زد یک رسید  
 آواز برکشید که گردنش بزن خارجی بگمان آنکه از عقب کسی پیاده باز پس بگیرد هادی خود را با و رسانید و شمشیر از دستش  
 گرفت و آواز بگشت از آن پس سوار شد و سلاح از خود و در ساخت هر مهین امین گوید روز سه  
 هادی مرا نزد یک مجلسی در خلوت بخواند و گفت می بینی که این سگ بلخی می بجی بر کنی با من چه نوع  
 معاش می کند و می خورد که هارون را سخاقت نشانده هم اکنون بیرون و سرشید را نزد من آر پس نریزدان شود آل  
 ابی طالب را که آنجا اند بقتل رسان پس بگو فرود گیر را و عباسیان یا بی با تا با یگان بکش و آتش در کوفه زن  
 گفتیم یا امیر المومنین این کار بزرگ است گفت از آنچه گفتم چاره نیست اکنون درین مقام باش و فلان وقت  
 برو و خود بسرای عورات رفت و در همان شب برود و در همان شب هارون رشید بخلافت مقرر گشت و جنهر بن  
 هادی که پدرش را در آن محل مد ساخته بود و مخلوع و مامون متولد شد و یکشب حلیفه برود و حلیفه جان نشین گشت  
 و حلیفه مخلوع و حلیفه متولد شد با بجمعه بعد از هادی برادرش الرشید با بند هارون بن ممدی در عمر بست و  
 و وسالگی در سنه یکصد و هفتاد و هجری خلافت نشست و وزارت به سچی بر یکی داد و او اول خلیفه السیت که در میدان  
 گوی بازی کرد و او اول خلیفه السیت که شطرنج باخت و اول کسی است در اسلام که خمر برآست افکنده او را صحبت علما  
 و فضلا و شعر اشهری تمام بود و لغات متواضع بود یکی اورا گفت با چنین تواضع مهابت خلافت مانند گفت منابتی که بتوانی  
 شود و مرا باید روزی جوانی را که فرو می کرده بود و فرمود تا دستش بر نهد و رجوان اضطراب کرد و گفت دستم را که خدای  
 به او داده قطع کن گفت بفرمان خدا می کنم زن گفت قوت از صناعیت دست است هارون گفت که اگر دست او را نه برم از  
 گناه کاران باشم پیر زن گفت ای خلیفه ترا گناه بسیار است این را نیز از آنها انکار و دست ازین چاره باز دار هارون بخندید  
 و پسر را با و بخشید با بجمعه در سن یکصد و هفتاد و هجری محمد امین بن هارون رشید از زبیده خاتون بعد از هفت ماه ولست روز  
 از تولد مامون بوجود آمد و در یکصد و هفتاد و پنج هجری هارون محمد امین را و لی بعد ساخت و در یکصد و هشتاد و دو هجری مامون را  
 و لی بعد ساخت و امین را و در آن تقدیم نمود که مادرش زبیده بود و مادر مامون کنیزک بود لیکن مامون بعلم و فضل انصاف  
 داشت و امین را از آن بهره نبود هارون امر کرد تا سجده بنویسد و گواهی اکابر و علما و وجوه بنی هاشم و بنی عباس  
 و سایر امرای آن ثبت کردند که از شرقی حلوان که عبارت است از کرمان و نهاوند و قم و کاشان و نوار و نهر و ترکستان و  
 رمی و قوس و طبرستان و جرجان و خراسان و کابل و زابل مامون را باشد و بغداد و واسط و بصره و کوفه و شام و موصل  
 جزیره و حجاز و مصر و افریقه تا اقصی مغرب امین را و امین به بغداد نشیند و مامون قزوین و تنگ گاه سازد و اگر کسی پیش از دیگر  
 وفات یابد آن مملکت نیز و گیرا باشد و پسر سوسکه که فایم نام داشت بعضی از ولایات جزیره که برود متصل بود با و داد و او را  
 مومنین لقب نهاد و هیچ شرافت و مدینه رفعت و سه مرتبه الهامی آن و یار و لوطا و الهامی مدینه آن سال را عام الاعطیه التلثه  
 خوانند گویند که هارون رشید امین مامون را در خانه کعبه سوگند داد که با هم مخالفت نکنند و یکی را امر کرد که تا آن سبیل را که  
 نوشته بودند از خانه کعبه بیرون رود و وقت آنکه از دست دارند و بقتل و خلق آن را بفال بدگر فتنه با بجمعه



چون هارون در سینه یکصد و شصت و هفت بصری که از زیارت که مدینه بهر دست بعفور زایب عطر زوجه قیصر را  
 که فرمان فرمای روم بود گوشه نشاند و خود بسطنت نشست و آنچه هر سال عطر هارون میفرستاد و بار گرفت و این  
 سمریه هر فل سید و قتل و غارت کرد بعفور چراغ به پذیرفت و عهد کرد که بغی نور زد و چون هارون بر گشت باغی شد  
 و لشکر دیار اسلام کشید و بسیاری از مسلمانان را اسیر کرد و هارون در یکصد و شصت و هفت بصری دیگر یار روم  
 بروم نهاد بعفور اسیران نگذاشت هارون باز گشت و در یکصد و نو و هجری دیگر یار یان و یار شتافت و یکصد  
 و سی هفت هزار سوار سواهی آنانکه به رعیت و خواستش بغیر آمده بودند سمریه هر قتل رسید و قمر آفر آن شهر کشته و  
 و سپاه بقدر فرستاد و ما شایسته هزار اسیر از آنجا بیاورند و استغف در میان ایشان بود بعفور مالی وافر باز  
 خدمت فرستاد و عهد کرد که دیگر هر فل آباد سازد و هر سال صد هزار دینار بخزانه رساند هارون قبول نمود  
 و باز گشت و دیگر بروم لشکر کشید و در یکصد و نو و هجری بطوس در گذشت محمد امین بن هارون در بغداد  
 بحکومت نشست مامون بن هارون رشید در مرو و سجکو مستقر گرفت گویند که محمد امین در ابتدا و بعلامان غنی  
 غنیم داشت مادرش زبیده لباس مردان و زنان پوشانید تا رفقه با ایشان مایل گشت القصد امین روزی  
 چند با مامون بصلح گذرانید و بالاخر مخالف گشت و بدوست طاهر و امین که امرای مامون بود و در محرم سید و  
 نو و شصت هجری بود قتل سید ابوالعباس عبدالمأمون استقلال یافت و او ملکی عادل و عالم و بلند  
 بوده و قرآن حفظ داشته و گفته اند که پیش از وزیر عثمان و علی کسی از خلفا حافظ قرآن نبوده گویند که یکی نزد مامون آمد  
 و گفت از عرب ام گفت عجب نباشد گفت خواهم که حج روم گفت راه کشاده است گفت چیز نمی دارم گفت حج از تو  
 ساقط شد اعرابی گفت من آمده ام که از تو چیزی بگیرم نه آنگه فتوی خواهم مامون بخندید و او را عطای خریل داد و گویند  
 مامون در خرد سالی پیش بدین شوی کرد می روزی هارون او را گفت یا ابن الزانیه مامون این آیه بر خواند الزانی  
 لایکما الا ران او مشرک یعنی زانی نکاح کرده نمی شود و دیگر زانیه یا مشرک روزی یکی را پیش هارون آوردند که دعوی  
 نبوت میکرد و هارون بعفور موافق او را از یانه زند مدعی زاری آغاز کرد مامون آن آیه بر خواند و چون صاحب داد  
 ابوالعزم من المرسل یعنی صبر کن چنانچه کردند ابوالعزم از رسولان هارون از لطف طبع او تعجب نمود و گویند که در عهد  
 خلافت مامون یکی دعوی نبوت کرد و او را حاضر آوردند مامون او را گفت تو کیستی گفت بنفیرم در روح موسی در من  
 حلول کرده مامون گفت موسی اعصای خود انداختی تا مار شدی تو نیز خیال کن گفت عصای موسی از نگاه مار  
 می شدی که فرعون اماریکم الا علی گفتی تو آن گویی تا بر معجزه که خواهم مامون گفت خواهم که همین لحظه بریزد  
 از زمین بیرون آری گفت سه روز تو مرا مهلت ده گفت هم اکنون خواهم که گفت که این دو عالم را با کمال قدرت  
 خود در سه ماه آنرا بیرون می آرد تو مرا مهلت ده روز نمیدهی مامون بخندید و او را توبه داد و ازندای ساخت  
 با بجد در عهد خلافت او در هر گوشه علویان خروج کردند و مملکت پر آشوب گشت فضل بن سهل وزیر او با مامون  
 گفت تدبیر آنست که یکی از جمله سادات را و بجهت کتی مامون به کشید و در سینه و عهد هجری امام علی موسی رضای از مدینه

جوانان

نخواسان طلبیداشت پس صغیر و کبر اولاد عباس را برخواستند ایشان سی و سه نفر را کس جمیع آمدند با اتفاق امام را  
و لیعهد کرد و امر فرمود که رایات و لباس سپاه که شعار عباسیان بود برایت و نبات سپردل کردند فتنه و فساد  
بر طرف شد و آخر آنجناب را در آنکوره هر ذاد و مامون تولی بخلق قرآن ظاہر کرد یعنی قرآن مخلوق است گویند  
که مامون روزی نزد زبیده خاتون رفت و او را دل تنگ یافت گفت ای مادر مگر به فرزند عزیز خویش محمد ابن دل تنگ  
هستی که او را بکشتند گفت نه و لیکن از کرده خود پشیمانم گفت چه کرده گفت اگر گویم دل تنگ شوی مامون گفت بگوئی زبیده  
روز سه باید رت شطرنج می باختی پدرت بر دم گرفت عریان شو و گرد قصر طواف کن و در آن باب الحاح نمودن چار  
چنان کردم پس دیگر بار با او شطرنج باختی و به بر دم گرفتم بمطبخ رو و با چاریه خرقا نام که آنجا است جماع کن و خرقا  
کنیز کے قبیح منظر بود پدرت به حید زاری کرد و سو و نداشت و چندان الحاح کردم که ناچار با او گرد آمد و تو بوج و آمدی  
و رسید من و پسران من آنچه رسید مامون گفت لعنت بر الحاح که اگر الحاح کردی منی حدیث انگاه بخشیدی با بچه زبیده در آخر  
جای التانی در سنه و صد و دو هجری در گذشت و او ملکه عاقله بود و هارون را بنحایت دلالت کردی و در راه با  
و یادیه بابر کما ساخت و از بغداد تا ملکه بطنه و یواری کشید تا بامیان دست بران نهاد و سحر رفتند و به بنیم جانشین  
بالجمله مامون متوجه بلخ و روم گشت چهارده قلع از آن دیار بخش و دوا جمع نمود و در رقبه در گذشت گویند وقتی مامون  
بنخواب دید که موی سرخ روی با جامه زر رفت بر کرسی نشسته بود پیش رفت و سلام کرد و نالهش پرسید گفت منم  
ارسطا طالین گفت رخصت دهی که از تو سوا لے کنم گفت به پرس گفت خوب چیست گفت آنچه نزد عقل  
خوب بود گفت و دیگر چیست گفت آنچه نزد شرع خوب بود گفت و دیگر چیست گفت آنچه در عرف خوب بود گفت  
و دیگر چیست گفت و دیگر هیچ خوب نباشد مامون سیدار شد و معتقد او گشت و بعلم حکمت رغبت نمود و رسولی  
نزد ملک روم فرستاد و مکتب یونان بدست آورد و علماء را فرمان داد تا آن را لغری ترجمه کردند و آن علم را راجع  
دادند و بعد از مامون برادرش المعتصم بالله بن هارون بخلافت نشست و او عادل و شجاع و  
بقوت بازو اشتهار داشت و امی بود و از آن هارون او را در شمار پسران نه آورده و عجب تر آنکه بخلافت رسید  
و در اولاد او بماند گویند صد و سی هزار اسپ در طویل او جو خوردند و چون شهر شام و بنا نهاد امر کرد تا تو بڑهای  
اسپان را بر از خاک کرده در موضع ریختند پل لبند پدید آمد معتصم بر آن کوشک ساخت روزی معتصم کی  
در پیش خود گردن زدن فرمود مجرم گفت اسے امیر بحق خدا و رسول مرا یک شربت آب ده معتصم فرمود  
یا اورا آب داوند مر و آب بخور و گفت ای امیر المؤمنین باین شربت همان تو بودم اکنون اگر کماکان  
گشتن واجب بود قبر تا مرا بکشد معتصم گفت حق همان بزرگ بود و او را اطلاق فرمود و در  
سال دو صد و نسیست و شصت هجری قیصر روم لیلیه را عارت کرد و بسیار سے از مسلمانان اسیر ساخت  
معتصم با و ولایت هزار سوار که از آن جمله صد و سی هزار که همه اسپان ابلق داشتند متوجه روم شد  
و با قیصر مصافح داد و طعن یافت و عمویه را محاصره کرد و گرفت و متوجه قسطنطنیه شد

قیصر پر کہ از مسلمانان گرفته بود فردا دو مقصود برپا خوش بازگشت و در دو صد و بیست و هشت ہجری بسا امر  
در گذشت و او را خلیفہ متین خوانند زیرا کہ ہشتم خلیفہ است از بنی عباس ہشتم اولاد عباس است ہو مقصود من رشید  
بن ہمدی بن منصور و الفی بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس و در مدت سلطنت ہشت شہر فتح کرد و ہشت تن از ملوک  
زادگان عجم و خدمت او بر میر و ند و ہشت پسر و ہشت دختر داشت ہشت ہزار غلام ہشت ہزار کنیز و ہشت ہزار نانہ و ہشت ہزار  
کرد و ہشت ہزار غنای ہشت ہزار دینار و ہشت ہزار درم میراث ماند و این از عجایب اتفاقات است و بعد از ولایتش  
الواثق با عبد سبختاقت نشست چو دو اخلاق سلو و دو موصوف بود و با علما بسر دے و در تعلیم علویان  
کوشید ای وقتی زنی نزد او آمد و گفت من پیغمبر واثق گفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ لایستہ بعدی گفت  
آری لیکن غیر مودہ لایستہ بعدے واثق بخندید و او را تو بداد و خوردند ساخت گویند واثق در قول سبختاقت  
سبا لغہ نمودی یعنی اورا شیعیہ و گروہی مغربی گفتندی و در سنہ و صد و ہشت ہجری واثق خواست کہ بر حقیقت  
سد یا جوج و نا جوج اطلاع یابد پس سلام ترجمان را با پنجاہ نفر بمشرق فرستاد اقم حرف این واقعہ را در منن اقلیم مقصود و احوال  
سد یا جوج و نا جوج مرقوم ساخته گویند واثق بطعام خوردن شہر ہی عظیم داشتہ لاجرم در جوالی با ستقامت مابلا شدہ  
طلبیہ تنور گرم کرد و آتک را بر آید و آردہ واثق را استجا نشاند تا رحمت زایل کشد چون دیگر یاران مرض عارض شد  
و اثنی نفر مودہ را تنور زیر پست تر یافتند پس بدستور در آن نشست و از غایت حرارت طاقت نیاورد و بیرون نہ آمد  
و در گذشت و در سنہ و صد و سی و سہ ہجری بعد از برادرش المتوکل علی اللہ بن مقصود با عبد سبختاقت نشست  
و او زشت ترین خلقای بنی عباس بود با اولاد علی عداوت و زبیدے و در سال اول از جلوس او در مشق زلزله  
افتاد و تاسہ ساعت بماند خلق کثیر ہلاک شدند و ہچندین در خلافت او اکثر زلزله و زلزلہ ہائی وی و او سے و عمر دم بسیار  
تلف شدند و در دو صد و سی و سہ ہجری مسلمانان بجوالی قسطنطنیہ رفتند و ہزار ہزار قریہ از مضافات انولایت غارت  
کردند و درین سال متوکل امر کرد کہ اہل خرمین و خرمین و ہشت سوار بشوند و درین سال آب تکرار شد و بعد سہ روز سرخ گشت پس بحالت  
اصلی باز آمد متوکل ہوستہ نزل میگذاشت و بسیار بودی کہ باندای خویش ظرافت ہائی یکیک کردہ و شیرینی قلاوہ بمجلس ہر دو  
و گاہ تاسے و در شہر یکے انگندی و چون او را بگزیدی بہ تریاق علاج کردے و موافق این قضایا اشجہ را اقم حروف  
دیدہ است کہ عبد اللہ خان ابن علی محمد خان رو میلہ با بازی کران مار و کتر دم میلے تمام داشت و از این  
افسون مار و کتر دمے آموخت و بسا بودے کہ در مجلس خویش ماران را سہر دادے و بدشت گرفتے  
و بگردن او بستے و ندیمان او را از آن منع کردندے و او نشنیدے و ندیدی را کہ مار گزیدے او از افسون نہ ہلاک  
را دفع کردے ناگاہ روزے او را مار گزید و بمرد و حشر چند با فسون و افسانہ پزداختند و بیح حاصل نشد  
با بجا در شہر کہ متوکل بختند و بعد از ولایتش المستنصر با متوکل سبختاقت نشست و او صبور و عاقل و کثیر الخیر بود و در  
باہل بیت رسول عید شش و شش سال خلافت کرد و در گذشت و گویند کہ با شمارہ تراک او را بہر ہلاک کردند و لایق  
المستعین با عبد بن مقصود با شمارہ امرای ترک سبختاقت نشست و او بعلم و فضل معروف بودہ و در اخبار انساب و ہایت

بہار

داشتہ خلافتش رونق نیافت ترکان المعتمد بن متوکل اگر محبوس بود بخلاف نشاندند و او اول خلیفہ  
 کہ برین نایب سوار شد باجمہ ترکان از در سوّم طلبیداشتند و شورشی عظیم نمودند و او را بگریختند و در آفتاب گرم برپا داشتند  
 تا خود را از خلافت خلع کرد و بعد از او المعتمد بن داؤد بن معتصم خلافت یافت و از او و عابد بوده و او در بنی عباس  
 چون عمر عبدالعزیز و بنی امیہ و او آوایی و ظر و زرین و سپہین را بکذاخت و سکہ زد و و عورتہا کہ بر بساط بود و محو کرد و سیاحت  
 کہ در زنجیر بودہ بکشت و امر کرد کہ زیادہ از صد درم خرج مطبخ نکنند و بیشتر ہر روز ہر روزہ در مطبخ خلیفہ صرف شد  
 و در و صد و پنجاہ و شش ہزار ترکان بگریختند و قتل رسانند و گوشتہا کہ در خواجگاہ او عند قی مقفل یافتند کمان برودہ کہ گنج است  
 چون کشادہ علی بابا بن شہین دیدند و از خادمش پرسیدند و گفت او آخر ہای شب بیدار شدی و این جامہ پوشیدی و  
 غل بر کردن نہادی و تا صبح نماز گذاردی و بعد از او المعتمد بن متوکل بخلاف نشست و بسامہ و ہبیر و بار بار با  
 موسیقی مجالست میکرد و بعد از او دولت عباسیان دیگر بار رونق گرفت ترکان ہر گاہ خواستند ہی خلیفہ بکشتندی و دیگرے  
 بجای او نصب کردند ہی مغلوب شدند و در و صد و شصت و یک ہجری بمعتمد ہبیر و جعفر را و بعد ساخت و افریقہ مصر  
 و شام و جزیرہ موصل و ارمنہ و آذربایجان و حلوان و اوراد و براء و در نحو ابو احمد موافق را بولایت عہد مقرر نمود و بعد از او  
 کوفہ و سواد و طبرق و مکہ و مدینہ اسوار و فارس و عراق و عجم و خراسان و جرجان و طبرستان و کرمان با و تقویٰ بن محمود و یعقوب  
 لیث کہ در عہد او بر بعضی دیار استیلا یافتہ بود و برادر معتد موافق او را نہایت داد و بعد از معتد برادر زادہ اش المعتمد بن  
 بن موافق الملک بن سافخ ثانی بخلاف نشست و امیرے ضابطہ و شجاع و سفاک و سخیل مفرط داشت و بگناہ یکے  
 خلفے را بکشتی و در بنیاد عمارت حرلیں بودہ علویان را محترم میداشت و سبب آن بود پیش از آنکہ بخلاف نشست  
 بنجواب دید کہ مروے بخمار و جلہ نشسته ہر گاہ دست دراز کردے آب تمام و جلہ بدستش آمدی و چون باز کردے  
 بجای خود رفتے معتمد را گفت مرا می شناسی گفت نہ گفت منم علی بن ابی طالب چون خلافت تو رسید باید کہ با  
 فرزندان من نکوی گئی و بعد از او الملکاف بن ہمد بن معتد بخلاف نشست و بعد از او برادرش المعتمد بن ہمد  
 بن معتد در عہد چارہ سالگی بخلاف نشست و او سجد و کرم موصوف بودہ و بعضے از مورخان حادثات  
 خلافت او را در ہزار و ہفت ہشتاد و بعد از او برادرش القاسم بن ہمد بخلاف نشست و در عہد او و ہزار و  
 ظاہر شد زن گفت روج فاطمہ زہراء و در من حلول کردہ و یکے از مردان خود را علی و دیگرے را جبرئیل میخواند  
 قاسم ایشان را بتازیانہ خواست تا توبہ کردند باجمہ ترکان مخالفت قاسم آغاز نمود و او را بگریختند و قتل کشیدند  
 و او زندگانی درازیافت مانند سایر کوران حبیب مع مسجد بیضا و گدائی میکرد و فاعتمرو ایما اولی الالبصار  
 و بعد از خلع او برادر زادہ اش الراضی بن ہمد و بعد از او برادرش المتقی بن ہمد و پس از او ابن عمش  
 المستکفی بن ہمد از پی یکدیگر بخلاف نشستند و در عہد مستکفی مغرالدولہ و ملی از اضطراب و انقلاب مملکت  
 بغداد آگاہ شد و روسی بدانشجانب نہاد و استیلا یافت مستکفی او را بنواخت برادرش راعمال الدولہ و کن الدولہ و او را معتمد  
 لقب نہاد و بالآخر مغرالدولہ از او برنجید و او را بگریخت و عرصہ سہ صد و سی و پنج ہجری او را میل کشید و بعد از او لطیف بن ہمد

[illegible]

از سبب قتی که بجهت شکر نیاورد و در صدمه شکر الشان را برخواخت تمام نرنام مسعود از خطبه عظیمه و قده

با او مصاف و اذ طرف یافت لشکریان مستر شد که بختند سرش بجا خود ایستاده بود درستی مصحف و در دستی شمشیر داشت و جمعی از کشت  
 با وزیرش علی بن طار را و مانده بود و مسعود از وقار و کعب نمود و جمعی بفرستاد تا او را بگیرند مسعود سلجوقی به همان رفت  
 و مرو اتی و غیبت فدائیان ملا حده مستر شد را بکشتند و بعد از وی سرش را بر داشتند یا بعد در بخلافت نشست  
 و با لشکر سلطان مسعود سلجوقی نرم کرد و طرف یافت داود بن محمد بن ملک شاه از آذربایجان و تا یک عماد الدین بنکی صاحب  
 موصل بر داشتند پیوستند و را شد نام مسعود را از خطبه بر افکند و نام و او را در دلیت نام خویش ساخت مسعود به بغداد آمده بمحضر  
 پیر و اخت آتا یک بموصل گر سخت و داود و را شد بر اعنه شتافتند سلجوقی بر بغداد و مستغولی شد و را شد باصفهان شتانت  
 و و ران و یار بر دست فدای ملا حده قتل رسید و کان و لک فی پانصد و سی و یک سحر و بعد از او مقتضی الامر آمد  
 بن مستظهر با اشاره مسعود سلجوقی بخلافت نشست مسعود با و پیغام داد که با ستیاج تو اتباع تو چند است که موازی آن معین کنم  
 گفت هر روز چهل استراب کند بدار اخلاف می کشید و دیگر خبر ما برین قیاس باید کرد مسعود سلجوقی گفت مردی عظیم القدر را  
 بخلافت نشانیدم خدا شتر او را دفع کند و گفته اند که از هنگام ظهور و المهر تا آن زمان هیچ خلیفه با استقلال و حکومت  
 نکرده تا مسعود سلجوقی زنده بود و خلافتش رواج نیافت و بعد از او مستقل گشت و سلجوقیان را در بغداد راه نداد و بعد از او  
 رهش استخدا آمد بن مقتضی بخلافت نشست و بعد از وی سرش را بر داشتند یا بعد در بخلافت نشست  
 الناصر الدین آمد بخلافت نشست و در ستم ششصد و چهارده سحر سلطان محمد خوارزم شاه با سید  
 علاء الملک ترندی بیعت کرد و لشکر به بغداد کشید ناصر شیخ شهاب الدین سهروردی را بر رسالت نزد خوارزم شاه  
 فرستاد تا باز کرد و شیخ در حد و و همان سلطان رسید و بعد از محنت بسیار اجازت ملاقات یافت و چون سلام کرد  
 سلطان جواب نداد و بجلوس نیز اشاره نکرد و شیخ خطبه بر خواند و ناصر را بست و خوارزم شاه گفت ناصر بنیان نیست  
 که تو گفتی چون بخدا و رسم آن را خلافت و هم که چنین باشد پس شیخ باز گفت و خوارزم شاه بقصه جلوان رسید بر نه  
 سخت بارید و اکثر و اب شیاه سلطان تلف شد خوارزم شاه ناچار از عزمیت بغداد و در گذشت و ناصر با اشاره نصیر الدین  
 طوسی جهت استقبال خوارزم شاه چنگیز خان را طلبید اشت و در ظاهر خوارزم شاه را و در معنی خاندان خود و تمامی مسلمانان را  
 بیاد داشتی و فدا و او گویند که چون ناصر خلیفه خواست که نامه بمحمود و بلوآح وزیر چنگیز خان بنویسد تا او را برزم خوارزم شاه  
 تحریر و بگفتند فرستاده را باید که تا چهار ماه در ملک خوارزم شاه برود اگر نامه بدست کسی از خوارزم شاه پیاپیان افتد چگونه  
 باشد پس از سر مردی می ترسیدند و به استره آنچه خواستند بر آن نقش کردند و در وی بران مالیدند و چون موی  
 بر آمد نزد چنگیز خان فرستاد و چون آنجا رسید بر او را ترسیدند آن نقوش نمایان گشت تا مد عا و ریافتند با بجله ناصر در  
 شش صد و بیست و دو و سحر و در گذشت و بعد از وی سرش را بر داشتند یا بعد در بخلافت نشست  
 بخلافت نشست و او سجود و انصاف داشت و روزی با یکی از زندامای عرص خزانه می دید و بر سر حوضی رسید که پیران و نایب  
 مستقر گفت با چندان مهلت بایم که این را به چشم ندیم بخندید مستقر سبب این باز پرسید گفت فوتی با جد تو الناصر الدین آمد  
 بر سر این حوض رسیدم مقدار سی تپی بود گفت آیا چندان زندگانی یا بجم که آنچه خالی مانده است پر کنم با بجله بعد مستقر خرا و بچونا



بفرمان او کتبی قان بن یحیی خان قصد بغداد کرد و منزه از بازگشت و مستقر در شش صد و پهل سحری در گذشت  
و بعد از ویشتر المستعصم بالله خلافت نشست و او آخرین خلیفه خلفای نبی عباس است و او به تبحر و تکلم  
معروف بوده و از ملوک جهان کس را در مجلس باز نبود و بر ایشان ایوان سنگی چون حجر الاسود انداخته بودند  
و یک طلسم سیاه بر پشت آستین از مخمره فرو گذاشته هر که بدرگاه آمدی آستین را زیارت کردی و بر سنگ بوسه می  
و صد و بیست و چهار هزار سوار و زوایان او علفه داشتند و در خدمت او امر ازین بوده و در سه شصت و پنجاه و شش سحر  
بلاکو خان بن یولین خان بن یحیی خان بفرمان برادرش مکتوم آآن متوجه ایران شد و بسی نگذشت که لشکر به بغداد رسید  
و بعد از رزم و محاصره بر بغداد استیلا یافت و مستعصم را بایران و چندین هزار کس بکشت و دولت نبی عباس از بغداد و سیر  
گشت و بعد از مستعصم کسی از عباسیان در بغداد نام خلافت نبردند مگر چند نفر از ایشان در مصر نام خلافت یافتند و اول  
ایشان مستعصم را بعد از طاهر بنده مشهور با سودا و وجه بود و چون مستعصم بدست بلاکو خان قتل رسید مستعصم بگریخت و بمصر رفت  
و بعد از صاحب مصر و شام در سن شصت و پنجاه و نهم سحری نام خلافت برگذاشت و مستعصم را بعد که سلطان محمد  
تغلق شاه ماد شاه هندوستان در بلاد خویش بنام او خطبه خواند و همچنین و آوده تن و دیگر از عباسیان یکی بعد دیگر  
خلافت یافتند و آخرین آن گروه دوازدهم نفر متوکل علی الله است که در سنه نهصد و بیست و دو سحری به اتفاق سلطان  
قانع صومالی غوری صاحب مصر و شام با سلطان سلیم خود نکاح کرد و او سی و گشت و نام خلافت از خاندان نبی عباس  
برخواست با جمله گویند که چون بلاکو خان در بغداد قتل عام فرمان داد و مغولان هزار نفر او را مقتول کردند و سینه زنجیری  
باز مانده را پیش بلاکو خان بردند بلاکو خان گفت از اهل حرفه ناگزیر است و ایشان را بکشد و تجارت  
کنند و جمیع و آن گفت قومی مظلوم اند و سحر به از ایشان قانع شده و قصات و مشایخ و صوفیان و حاجیان و واعظان و  
محرران و گدایان و قلندران و کشتی گیران و قشاعران و قصه خوانان و بازی گران و سخن گران و امثال ایشان را بکشد و فرود  
که در آفرینش زیاده ندو نعمت خدای را زیان می برید پس امر کرد تا همه را در شط غرق ساختند و خلیفه گفت که ما اینم بمنزله قیام  
خلیفه مالی حاضر ساخت بلاکو خان گفت بر آنچه ظاهر است از است از مخفیات پنهان و خلیفه بعضی از اختلافات اشاره کرد  
آنها بکشد و حوضی پر از طلا یافت پس بلاکو خان طعام از خلیفه باز گرفتند و چون بلبایت گرسنه شد طبقی پر از زرد و جوهر  
او بردند خلیفه گفت این را چگونه خورم گفت آنچه توان خورد و چرا خدای جان خود و چندین هزار کس نباید کرد و ملک از بیگانگان  
نگاه نباید داشت پس امر کرد تا او را قتل رسانیدند و گفت شاید که خون خلیفه بر زمین افتد نگاه او را در سینه چیده چندان بمالیدند  
که در گذشت پوشیده ماند که بعد خلفای اشعری علیه خلافت با و عباس عمر رسول الله علیه و سلم رسید و آنچه که گشت و در عهد عباس  
اکثر طبقه از سلاطین اهل اسلام چون خلافت و همین صفاریه چون یعقوب بن لیث سامانیان حکایت خراسان غزنویه که سلطان محمود غزنوی  
از آن گروه است و سلاجقه و خوارزمشاهیان و غوریان و دیلیان و امثال ایشان بسیار و همچنین ملوک هند و تالعت و بعضی در خلافت چون  
حسن صباح و دیگران بسلطنت رسیده اند احوال هر یک بجا بای مناسب مرقوم است فصل نهمی از احوال  
وزرای و عظمای خلفای عباسیه موسی عباسی شیخ عباسیان بوده گویند که جمیع داشت روزی با او گفت اگر از



ماه نیکوترین باشی طافه زن در حجاب شد و موسی از گفته یسعیان گشت و گیر و فرزند منصور و والی رفت و حال بازگشت  
 فقها را جمع آورد و از آن سوال کرد و همه گفتند آن مطلقه است مگر سیه که از ایشان گفت نه چنین است زیرا که آدمی از ماه نیکوتر  
 است و قال الله تعالی و لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم موسی شاد شد مالی وافر بفقیه داد ابو الجولید معین بن زکریا  
 شیبانی از مشاییر اجواد دست در عهد نبی امیه حکومت اوزبایجان داشت چون دولت بنی امیه بسر آمد خدمت منصور  
 و والی رفت و اعزاز یافت صاحب ابن عباد گوید یک معنی را گفت مرا سوار کن و خطبه در من بپوشان من بفرمود و با شتر  
 و اسی و اشترے و دخترے و کنیز کے اور داد و اند و انگاہ جامہ و کرتہ و ردائے و کنپیسے و موزہ و چادرے و لنگے با عطا  
 فرمود و گفت بخدا سوگند اگر خزائن مکتب لباس سیدم آن نیز ترا می بخشیدم جعفر در بر کی لقب جعفر است و بر آنکه از  
 اکابر و وزرا و سخا بود و اند و اجداد و وزراے سلاطین عجب بود و اند و جعفر آنست که زرقه را صافی ساخت و در جعفری  
 با و منسوب است و در باب لقب یک جوایت بسیار گفته اند از آنجه آنست که چون سلیمان وزیر بگریست و از مجلس برانزدی  
 گفت که جعفر را با من از طلبید و از مجلس برانزدن سبب چه بود سلیمان گفت که او بد و دلیست که با خود زیر سیدار و ندیم گفت  
 که اگر فرمان می نفخس کنم سلیمان خدا داد و ندیم پیش جعفر رفت و استفسار نمود و جعفر گفت راست است وزیر نگین شتری من است  
 بهر احتیاط داشته ام که اگر کسی به امانت ما را تنگ کند از منم و از مذلت بر منم ندیم حال با سلیمان گفت پس سلیمان جعفر را  
 بطلبید پس از آن او را بر یک خواندند و نگاه سلیمان از منم او تحجب نمود و او را وزارت داد و وقت خلوت جعفر گفت که  
 خداوند چگونه دانست که با من نه بر است گفت و دو مهره بر بازوی منست فحاشیتش آنست که چون بوی زهر بدو رسید برکت  
 پس چون پیش می آمدی مهره با و حرکت آمدند از آن دانستم که زهر داری با بچه بعد چند روز سلیمان و پس از جعفر در گذشت  
 پسرش حسن الدیر کے در رضانت را می چون او را ان عصر نبوده و او آنست که هنگام خراب کردن قصر کسری  
 بمناجات را می منصور و والی را از آن منع نمود و این حکایت در ضمن بغداد و مرقوم است پس ابو ابو علی شمس  
 بن خالد بر یکی از مشاییر اجواد است و او چهار پسر داشته که هر یک در کار خود نظیرند است کند فصل در بغداد و جعفر در فصاحت  
 و بلاغت و کتابت و محمد و رعنا و سرور و دنیا و موسی و در شجاعت و شهامت از سخنان یحیی است ثلثه بدل علی عقول  
 از بابها المدیته و الکتاب و الرسول قال القنوا حسن بالبعون و حفظوا حسن بالکیتون و بخد لوالحسن یا یحفظون و  
 هر کسی که غبار موکب من بر و شنید بر من واجب است که غبار احتیاج از او بردارم روزی خواست که با معاوی بن مسلم مصافحه  
 کند معاوی دست باز کشید یحیی گفت چه واقعه شده معاوی گفت هیچ واقعه نشده لیکن ترسم که کف من خوش  
 گشت تو گیر و آنچه دارم از دستم رو و اسحق ندیم گوید یک از غلامان یحیی را در خدمت آواز داد و جواب ندا یحیی  
 بدل علی حلم الفناحب سوسے ادب علما منقول است که مدرسه عباسی بعد خورشید پیش یحیی را بنواخت و پسر خود  
 مارون رشید را که زن یحیی و ابوبابا و سپرد تا تربیت نماید یحیی مارون را تربیت کرد و چون خلافت معاوی  
 رسید چندان سعی نمود که بعد از مارون خلیفه شد و او را بنواخت و در یکصد و هفتاد و هجری وزارت داد و یحیی  
 بر ملک و مال مستولی شد و او پسرانش دست سجود و عطا برکشاند و رسوم حاتم طائی و معن بن زید را احیا کرد

اسحق ندیم گوید میرا پسرے آمد عبداللہ بن ملک چراغی وہ ہزار درم ہر من فرستاد و مرا بچو اندر نژاد و رستم شراب  
 میخورد و گفت اسی اسحق سر و دے بگوئی چون ہرگز با من گستاخی نہ کردہ بود و راستم کہ از ہر آن ہزار درم است  
 بتکلیف سر و دے آغاز کردم باندیشان گفت اسحق سر و دیک پیش برکیان گوید و برکیان ہر چند کہ حال  
 مسلمان اندازا ناز اولاد و کبر اندک گفتیم چہین بگوئے کہ انچہ در کہ پیش ایشان را بود و دیگران را نیز و اکنون یک کرم  
 از ایشان باز گویم گفت بگوئی گفت مرا خانہ شک بود خواستم کہ خانہ ہمہ سایہ بخرم ہمہ سایہ رضا داد و روز صبح فرستاد و بچہ آمد و مرخوہ  
 کہ من خواہم صبوحی بگویم خواستم کہ روانہ شوم ہمہ سایہ بیاید و گفت کہ کار سے ضرور درم اگر خواہی ہمین لحظہ خانہ مرا بچہ والا  
 بد گیرے فروشم بچہ پاش بخرید آن مشغول شدم پس خدمت شدم گفت ازین بہتر رعایت صبوحی نتوان کرد و حال باز  
 گفتم گفت ازین بخری از حال تو شرمندہ شدم پس صد ہزار درم و اسپہا گران بہا بمن داد و یکی را گفت کہ بجا نہ بخر  
 برو و بر بام شود ہر خانہ کہ گرداوست بخر و معماران را جمع آرد تا خانہ عالی بنا کنند و گیر و روز خواہ احمد وکیل بچہ بیاید  
 و سینہ و خانہ دیگر کہ اطراف خانہ من بود بخرید و بہا مضاف داد و در اندک زمانے خانہ عالی ساختند و  
 فرش و ران افکندند و از نقشہ و خدام انچہ در سر ای نذر گان باید با بجا فرستاد و صد ہزار درم بہر خراج آسجا  
 نہاد و نگاہ مرا گفت اسی اسحق وقت آن رسیدہ کہ عرض یافت کنی پس پسران و زیریان بجا آمد و تفصیل و جہش گفت  
 بدیہ اسحق چہ ساخته آید ہر کلام از ایشان ہزار و دینار دادند بچہ با ایشان تمام روز آسجا بود و چون برخاست کہ بجا رود دست  
 دینار و دیگر مراد و اسحق گوید چون این سخن تمام کردم عبداللہ بن مالک بر پامی خواست و انصاف داد کہ با برانکہ ہمسری  
 متواند و قتی تھے با ہارون رشید سوارہ سے رفت غلامے از غلامان ہارون عرض کرد کہ اسپہم سقط شد ہارون  
 گفت کہ پانصد درم با و و ہنید تا بہر خود اسپہی بخر و بادشاہ رتے کرد ہارون و چہانت پس غلوت شد و گفت انچہ نشاء  
 کہ کردی گفت تو خلیفہ زمانے نشاید کہ بزبان عدوے کمتر از ہزار رود ہارون گفت چون خواہم کہ نہای  
 اسپے کہ پانصد درم است غلام و حم چہ باید گشت گفت باید گفت کہ بہر این غلام اسپے بخرند گوئی چون بچہ  
 چند سے وزارت ہارون کرد از ان شغل استغنا خواست ہارون گفت اگر خود آن کار کنی پسران تو فضل و جعفر  
 ہر دو شاہیستہ اند ہر کلام را خواہی وزارت وہ بچہ فضل را اختیار نمود و فضل بن یحیی بر کلی رافع ہارون رشید  
 و اکرم برکیان است و گفتہ اند کہ جوہر برکیان از و شہرت یافتہ و اورا خاتم اسلام خواندند سے  
 با گمان جوہر نیابت متکبر بود و گفتی اجل و اجل مع التواضع ازین بالرجل من الشجاء و العلم مع الکبر از و منقو  
 کہ گفت کہ من کبیر و سنا از عمارہ بن حمزہ آموختہ ام گفتند چگونہ گفت پدیرم دستے عامل سواد فارس بود  
 در مطالبہ ہر چہ داشت بدادش شش صد ہزار درم برو باقی ماندہ دراد اے آن انتخاب گشت و با من گفت با آنکہ  
 در میان من و عمارہ وحشت خاست لیکن جہد او کسے مرا اعانت نخواہد کرد پس من بجا عمار رفت  
 او در صدر دیوان بر من نشستہ بود و سلام کردم جواب نہاد و قصہ باز گفتم خطہ خاموشش ماند پس گفت  
 در گم تاجہ شود من ملول از پیش ہارون آدم و از رعایت اندوہ در مسجد بختم چون بیدار شدم

بنحاله گشتناستم استرے چند پر زردیدم که بر در خانه ایستاده بودند حال به پرسیدم گفتند زردیست که  
 عمار بهرچی بر یکی فرستاده اندید را از آن آگاه کردم تعجب کرد آن بدیوانیان و او پس از اندک زمانی پدرم شغلی بزرگ  
 یافت و مالی وافر بدست آورد مرا گفت که آن وجه بهار برسان نزد او فرستم و او را بر وجه اول نشسته دیدم سلام کردم  
 جواب نداد و گفتم آن زرد را آورده ام برنجید و گفت باز که دویدرت ابگو می که من صراف نیستم که هرگاه خواهی مال از من بستانی  
 و باز دهی پس گفت از پیش من درویشو ناچار با مال باز گشتم و از آنکه مجبور و طبیعت من جای گیر گشت یکم نزد فضل آفضل  
 گفت چه حاجت داری گفت در همسایگی تو می باشم و نام من در تو کی است و ولادت من و تو و ریشب اتفاق افتاده  
 فضل گفت چه عمر داری گفت سی و پنج سال گفت راست گفتی پس او را ده هزار درم و اسپه بداد و مفت زد نمود  
 که هر سال دو هزار درم با و رسانند و تته پیش از آنکه وزیر شود با جمعی آمدند تا بشکار رفت و از صیدگاه مر اجبت نموده بمنزل  
 می آمد اعرابی بر ناقه سوار پیش آمد چون فضل را پایا بهید پیاده نشد و گفت السلام علیک یا ابراهیم بنی فضل گفت من خلیفه نیستم گفت السلام  
 علیک یا ابراهیم وزیر گفت من وزیر نیستم گفت السلام علیک یا ابراهیم گفت حلیک السلام بن خیمه دو اعرابی را بخواند و گفت اگر می آید  
 از قبایضا که گفت آن از اینجا چند فرسخ است گفت کشت حد فرسخ گفت نیمه بهر چه آمدی گفت از آنکه خدمت بر اکریم و از سخای ایشان بهر آفضل گفت بر اکریم  
 تو از ایشان کرا اختیار کردی گفت من هو اطولهم باعاً و مخمهم کفا و اشهد بهم که مرا گفت آن کیست گفت فضل بر یکی گفت فضل  
 مردی بزرگ است چون بار و ده جزو علما و فقها و شجره مجلس او راه نیابند اگر از ایشان خوش آمدی و الا خود را رنج  
 داشتی اعرابی گفت من نزد او آمده ام و دوست و مدح او گفته ام فضل گفت بر خوان اگر قایل آن باشد که در مجلس  
 فضل خوانده شود ترا نزد او برم و الا از مال خود ترا چیزی دهم اعرابی این دو بیت بر خواند با عی الم تر ان احو من ظهر  
 آدم به سحر رفته صبار الملک الفضل به قلوبهم طمطم صبا جو طمطم با مد و غلبه با سم الفضل الاستقصا طمطم به فضل گفت  
 نیک گفتی لیکن اگر فضل گوید این دو بیت را شاعر بگوید و حق من گفته چگونگی گفت دو بیت دیگر از کشتار خود بر خوانم  
 و بر خواند فضل همان سخن گفت اعرابی بر خواند و همچنین فضل میگفت و اعرابی شعر میخواند تا آنکه لعل شد فضل گفت اگر بعد این  
 گوید که این را دیگر گفته چگونگی گفت چهار بیت دیگر گفته ام که هیچکس نگفته گفت بر خوان اعرابی  
 گفت آن چهار بیت این است که چهار دست و پای نافع خود را و فرسلان با در فضل کنم و خایب خاسر  
 بقضا عدا باز کردم فضل منفعل شد و سر بر افکند پس سر بر آورد و گفت من فضلم بگو می که چه بنیخواه  
 اعرابی گفت ده هزار درم فضل بفرمود تا او را بیست هزار درم دادند و تا بر اعرابی حسد بر و ند گفتند  
 معلوم نیست که این اعرابی شعر تواند گفت و گمان آنست که آنچه خوانده کشته و دیگران است فضل کمان  
 بر گرفت و نیزه دران پیوست و گفت بیک بیت مناسب این را از خود فرخ کن اعرابی پند این بیت بر خواند  
 بیت فقوسک قوس الجود والمدی و بذلهامه و سهمک سهم الیفر فارعم به عده به  
 فضل به پسندید و بیست هزار درم دیگر با و بخشید و ازین قبیل حکایات جو د و بسیار است با بحسبه  
 چو فضل و و سال وزارت کرد و مارون خواست که برادرش جعفر بن یحیی وزیر باشد پس نامه به تھے

و در آن روز که از دست راست پست چپ کنی در یافت بقتل نوشت که قدامیر المؤمنین بنحو  
 من بود که انی شوالک فضل اگاه شد وزارت به برادرش جعفر باز گذاشت و در یکصد و هشتاد و هشت بجزری  
 بستان داد و در پراپان نراسان در بستان و بر جان رسید و برادرش موسی بن سنان بامارت سندر رسید و بالاخر  
 فضل از امارت نراسان مفرول شد جعفر بن یحیی بر یکی عالمی و فاضله بوده و در فصاحت و بلاغت  
 نظر نداشت و از دکانی او آنست که یهودی گفت که مارون و دین سال میر و مارون بشنید و منموم گشت و یهودی  
 حاضر کرد و شخص نمود و یهودی گفت که دین شک نیست آنچه از مرگ خلیفه گفته ام همچنان شود و جعفر گفت سخن را  
 معتبر توان داشت و هر چند ازین قبیل سخنان گفت مارون شادمان نشد جعفر گفت اے یهودی بگوئی که  
 از تو چند باقی مانده گفت چندین سال حبسه گفت یا امیر المؤمنین او را بقتل رسان و ظاهر شود که کذاب است  
 و ازین اندوه ربانی یابی مارون بخندید و یهودی را بقتل رسانید و زب جعفر با فضل بن ربیع در امور دینی  
 مناظره کرد و با او سخنان در رشت فضل بن ربیع بر خجید و روی به مارون آورد و گفت یا امیر المؤمنین  
 گواه باش که جعفر را بن چه میگویی جعفر گفت اسی اسد فلیک هر گاه امیر المؤمنین میان من و تو شاد باشد  
 حکم که خواهد بود و مارون بخندید فضل بن ربیع را گفت چه ای کسی مناظره کنی که از جواب او عاجز مانی سخت ندیم  
 گوید روزی جعفر در خانه خود خلوت کرد و لباس حریر پوشید و حاجب را گفت کسی را بدر و ن گذار  
 مگر عبد الملک را و این عبد الملک ندیم او بود و حاجب گمان برد که عبد الملک بن صالح هاشمی را میگوید  
 پس جعفر شراب مشغول شد ناگاه عبد الملک بن صالح درآمد و در دایه با شرع بود و خلیفه مکر را در آن کلیف شمر  
 کرده داد از آن ابا نموده چون جعفر عبد الملک را بید رنگش متغیر گردید عبد الملک دریافت طیبسان  
 بسلام داد و جعفر را گفت مرا در کار خود شریک گردان پس جائه خبر در پوشید و شراب نوشید  
 جعفر از آن حیران ماند و گفت حاجت خود باز گوئی که شمر سارم عبد الملک گفت خلیفه را با من سوز  
 مزاج است خواهی که آنرا دفع کنی جعفر گفت امیر المؤمنین از تو خوشنود گشت گفت چهار هزار درم دام  
 دارم جعفر گفت آن از جانب من حاضر است لیکن از خست خلیفه او لی باشد گفت پسر مرا بر این  
 بعضیات حمیده آراسته است خواهی که خلیفه و خمر خود او را بد جعفر گفت امیر المؤمنین و خمر  
 خود عالی را با و داد و امارت مصر را و تقوین مسمود و اسحق گوید از آن سخنان تعجب نمود و  
 برستی حمل کرد و شب بخانه شدم و صبح بدر آن خلافت شتافتیم قاضی ابو یوسف و محمد بن حسن شکیبا  
 را آنجا دیدم ناگاه ابراهیم بن عبد الملک بن صالح بیاید و بدرون رفت و با خلعت و لوا و منشور حکومت  
 مصر بدرون آمد و عالی و خست خلیفه را با و عقد بستند و چهار هزار درم با و بخانه اش بردند تعجب کرد و من و سخنان جعفر  
 رفتیم چون از دار آن خلافت باز آمد حال پرسیدم گفت صبح مرا خلیفه شدم و آنچه دو شش گذشت بود بگفتم  
 و آنچه گفتند نموده بودم و صف داد و بالاخر با اینهمه اقتدار و اعتبار مارون جعفر را بکشت و موسی و محمد

و محمد برادران جعفر را قتل رسانید و پدرش یحیی و فضل بن یحیی در حبس قرار گزشتند و سبب قتل ایشان در تواریخ مذکور  
 هست و آنجا ندان را بر انداخت چند آنکه زمان بقوت ششینه عاجز شدند محمد بن عطیان گوید روز عید بخانه شیدم  
 زنی در لباس سوگواران دیدم از او درخو پرسیدم که این کیست گفت مادر جعفر بر یکی است از حالش پرسیدم گفت  
 در حیات پسر من گذشت که چهارصد تنقه گران بها داشتند و درین عهد و دوست گو سفند دارم یکی لیست و یکی افت  
 منست بر حال او رحم کردم و یا نصدرم با و او گویند که چون یحیی و پسرش فضل بن زندان افتادند یحیی قدرت آن نداشت  
 که بر وضو آب گرم نتوان کرد و فضل ابروی پر آب بر شکم خود نهاد و می تا بقدر گرم شدی و یحیی بآن وضو کرد و می با جله خون  
 بارون رشید بر آنکه رستاصل ساخت امر کرد که هیچیکس نام بر آنکه بر جوانی بخانه ناسی بر آنکه که خراب شده بود و میرفت  
 و زار می میکرد و بارون این را شنید و آن جوان را بدست آورد و گفت از من ترسیدی که خلاف امر من کردی گفت یا  
 امیر المؤمنین بر آنکه از بر دهنه من حقوق بسیارست اگر فراموشی یکی از آن عرض کنم گفت بگوی گفت من سندر بن مغیره هستم  
 از خاندان بزرگ مالمی و اقمروا شتم از دوشتم گرفت به آوازه بر آنکه قصد بخت کرد و چون پرسیدم از آن و فرزند آن را در  
 مسجدی فرو آورد و دایم ایشان را اگر سینه نشسته نگذاشتند و مسجدی دیگر رسیدم جمعی نشسته دیدم برخاستند و روان شدند  
 من از بی ایشان بر نفتم بدر سراسی رسیدند و درون رفتند من نیز رفتم یحیی بن خالد بر یکی را دیدم بر تخت عاج نشسته من  
 با همراهان نشستم خامان را را شدم و در یکید و یک تن بودیم یکید و یک محراب عود آورد و در و مارا معطر ساختند پس جوانی خواست  
 در گوشه بنشیند یحیی تاضی را گفت و دختر من عایشه را بر این پسر که این نعم اوست خطبه کن تاضی عقد بست تاضی را  
 که در پیش صد و یک خام بایدند هر یک با طبقی از نقره و در یکبار وینار پیش هر یک طبعی نو و از همراهان من یکان یکان میرجوا  
 و طبیبی مع زر گرفته بیرون میرفتند من تنها ماندم خامی گفت طبیبی بر گیر و بیستون رو چنان کردم  
 و هنگام رفتن هر لحظه باز تیس می نگریستم که میباید که از بی بیاید و آن زرا از من استاند یحیی همراهان را ملت بدید  
 باز خواند پس گفت بشنیدم گفت بلکانه و غریب می خوانی مال باز گفتم پس پسر خود منو ستر را بخواند  
 و گفت این مرواز و دو مان بزرگ است بخانه بجز با و نکو می کن موسی بر آنجا نه خود به برو و طایفه حاضر  
 در من پوشید و آن شب و روز با او بعیش پس بر دهم دیگر روز برادرش فخر بدستخوار با من سلوک کرد  
 و همچنین هر روز یکی از بر آنکه ضیافت ما میکرد تا ده روز گذشت و در آن ایام نداشتیم که بر سر سر زندان  
 من چه آمد و هر چند میخواستم که بیرون بروم و رخصت نمیشد یافتم بعد از و روز و ز خامی بیاید گفت  
 بر خیز و تز و عیال خویش برو یا خود گفتم اگر فایده توقفت و در روز همان طبیبی و زر بود کاش  
 همان روز رفته بود و بی پس بر خاستم و روان شدم خام پیش پیش میرفت تا لیس می خویش  
 رفتم به فرشته و پروا آراسته چون بدر و ن رفتم فرزندان خود را دیدم که جاها  
 اطلس و دیبا پوشیده بودند و در زمین سدا میخرا میدند متحیر ماندم ناگاه صد هزار درم و چند نخچه  
 و قبالة آن خانه نزد من آوردند و آنچه آنچه بود نوشته تسلیم من کردند خدمت بر آنکه دیدم و از خطای این نشان

و عتقاد خیریم چون ایشان در گذشت نیز بر من سده خراج کران بران نزار آجاویم هرگاه دل تنگ می شوم باین  
ویرانه می آیم و ساختی بگریه دزاری مشغول می شوم در دگر کار را به بیوفائی نکوش میکنم بارون چون این حکایت  
بشنید رفت کرد و عمر بن محمده را بنخواند و گفت بهر خراجی که دران مدت از تو گرفته بود باز ده خراج بدستور محمد بر آنکه  
گرفته باشد چون بهای های بگریست بارون گفت با تو احسان کرده ام موجب گریستن چیست جوان گفت نه ایضا  
من برکات البر که چنین هست که امیر المومنین منیر ماید لیکن اگر من ایشان را یاد نکرد می مهربانی تو شامل حال من نشدی  
بارون به پسندید و او را اصله داد و گفت بهر من شیوه باش که وفا مبارک است حسن العهد من الایمان -  
ابو عباس فصل بن سهل ذوالرباعین سه خسته از اکابر وزرای بنی عباس است اول دین کبریه داشت  
و خدمت یحیی برنگی گزید و بهر دست او مسلمان شد و او اول کسی است که عنوان رسایل نوشت و پیش ازین  
نویشتندی که من فلان آب فلان کوفه نیز از تو ابع بعدا و است که چون بگذرے از حد و بغداد کوفه  
شمرے سعادت آباد و دراز مننه سابق از بنا های هوشنگ پیش و او بود بعد از آنکه شکرش بر من و ب مش  
بموم بدل گشت در سال هفتادم سعد و قاص بفرمان خلیفه ثانی عمر بن الخطاب بنامو و چون از تحت ازنی بوی  
منازل ترتیب نموده بودند کوفه شهرت یافت چه عرب آن نوع با که را کوفه گوید امیر المومنین علی علیه السلام  
بعد از فوت فاطمه زهرا در کوفه اقامت می نمود و خط کوفی اختراع آن حضرت است پیش از آن خط مستطیل شایع بود و  
و قول اهل کوفه اعتماد را نشاید چنانچه گفته اند الکو فی لایونی منجوت اشرف و زود فرسنگ کوفه بطرف شمال  
واقع شده و فرار علی علیه السلام آنجا است و در سینه سه صد و شصت و شش هجری بر زیر قبر آنجا به عشاء و الیه  
و ملی عمارت عالی ساخت و پس از وفات از وفاتان خان عمارات بران افرو و سه من را که مشهور دیار و از اینیه  
معتصم عباسی است و سببش آنکه چون معتصم در تربیت غلامان ترک کوشیده از ایشان امانت بسیار بابل بغداد  
رسید و در سه جمعی سر راه بروی گرفتند و گفتند که از شهر بایرون رود و الا با تو حرب کنم معتصم پرسید که کدام قوت  
گفتند درون شب با چینه ترو و دلهای ریش معتصم از شنیدن این سخن متاثر شده و در موقع تا اول شهر رسید خست  
و عمر من را سه نام نهاد یعنی هر یک که آنرا بیند سه و دگر و اما بتدریج بسامره مشهور گشت و در زمان معتصم هفت فرسنگ  
طول و یک فرسنگ عرض آن شهر بود و مسجد آن شهر در غایت وسعت و رفعت تعمیر یافته و حوضی از یک پارچه سنگ در میان  
مسجد ترتیب داده بود و در که قعرش بیت و سه گز و در تفاحش هفت گز و فحاشش نیم گز بود و در جنب آن مسجد مناری  
بطول صد و هشتاد گز بر آورده و دران شهر اکثر خلفای عباسی مسکن میداشتند و اکنون گویند که بقدر سه مانه  
و گویند که ضیبت ایام مهدی آخر الزمان در سر دایه سر من رای شده و در این از شهر های معروف عراق عرب است  
اول ظهورت دیو بند پیش او نرنا ناده کرده و آید خواند اما جمشید بن طهموت به اتمام رسانید و از آنکه معتصم ترین این  
سبعه بوده و شش دیگر قاصدیه درومیه و جره و بابل و حلوان و نهر و ان و هر هفت شهر امر و خراب است و مداین مال را  
دار الملک اکابر بوده عمارتیکه نوشیروان آنجا ساخته بود و منصور و دوالفی عباسی در شروع ساختن بغداد خود است

که اثر اثر آب کند و مصالح بغداد را بسیار و وزیر شمس پهلوان بن خالد مشهور است آن نژاد و این حکایت و مضمون بغداد و احوال خلفای عباس گذشت که و صیبه بقول مولف تاریخ فتح صادق در عراق شهر است بوده اند انیمه نوشیروان مانند الطاکیه که شهر نیست در دم و احوال بنای رومی در اقلیم ششم بقسط طایفه پتیر سیب مرقوم گرد و آن مبرهن خواهد شد باطل از دین سیمیه مذکور است و در میان عراق واقع شده و همچنان که عراق در میان جهان واقع شده و داول فیضان نیزه شیب آن را آب و کروی پس از آن طهرت تجدید عمارت نمود و بعد از فحاک فار الملک ساخت و قلعه و روی بنام و موسوم بکشت و که اکنون اثر آن باقی است و فرود و ان شهر سالها بمرود و ذکر هر دو بقصری همچو در عراق گذشت و پس از وی رفته رفته خراب گشت و کثرت دیگر و القهر بن اصف که اسکندر رومی است آن عمارت کرد و الحال باز خراب است و از توابع جمله است و در حین مرموی و از ده فرسنگ عرض آبادانی آن شهر بود و دوازده هزار قصر رفیع داشته و در اینجا چاهی است که بنام دانیال خوانند و بقوله باروت و باروت و این چاه محبوب است و در دهان که حجاج و در زمان ایالت خود سجاد نامی را فرستاد تا تحقیق آن منطقه را معلوم کند از مجاهد نوشت که با تحقیق و دلیل بود بدان چاه و در آنیم ایشان را دیدیم که هر یک بر شمال کوهی سنگگون آویخته و بندهای آهن برای ایشان نهاده گنتم آمد و اکبر چون این بشنیدند اضطرابی عظمی در ایشان پیدا شد چنانچه نزدیک بود که بندگان را باده سازند و دیگر قسقه ایشان را در خرابه و توارس مبرهن است مولف تاریخ صیحه و قی که بد که چون منوچهر بنیره ابرج بن فریدون بر مسلم و توری بن فریدون ظفر یافت و بایران باز گشت گلدایان بر بلاد روم خروج کردند و داول الطایفه کوشش بن ارم بن شام بن نوح است که دود و شام بسری خروج کرد و در آن دیار استقلال یافت و بابل تحت گاه کرد و ملوک بهت پرست بود و بعد از و پس شش کنعان بن کوس و پس از و پس شش خرو و بن کنعان با شاه شد و بر بسیاری از برهم مسکن مستولی گشت و و عجمی الوصیت کرد و این دو سبب آنرا برانست و با و نهاده و فرودایان تیار و در خوشی گوید که بعد از و در بابل مفت طلسم ساخته و داول عذریکه صورت جمیع بلاد و قلم و فرود و بر کار آن نوشته بود و بر گاه ایالی شهری نامرمانی آغاز نهادند و جوی از آن قدر بر این جانب بر آمدی و در آن سال بان و پارسیل آمدی مخافا غرق ساختی دوم عرض بود که هر سال فرود بر کار آن جشن کردی و اکابر و اصاغر شهر جمع آشتی و هر کدام قدمی پر از گلاب یا شرب و یا غسل و یا سر که و یا شیر و امثال آن در آن حوض ریختی ساقی جامی از آن حوض هر کس دوی سهم هر کس آن بودی که در آن ریخته بود و سهم طلبی بود که احوال غایب از آن معلوم می شدی چه دست بر آن زوی اگر آواز برآمدی غایب زنده بودی و اگر نه و فاش بودی و فاش بودی چنانچه آئینه بود که از حال غایب خبر دادی چه در آن نظر کردند غایب هر وجه که بودی در آن نمودی را قی حروف از حایب چند وستان که خبری است مینویسد چه بعضی از زمان قدری روغن تلخ و یا کنی و رتابه اینین لطیف اندونی آن دیار بر خبری دیگر که از آنش و و بسیار باشد و آن و نسبت میگردانند و در خانه تاریک بصیحت جو اسس نهاده و در آن یکد و ساعت در آن نظر میکنند صورت غایب را بطوری که نیست نیک مشاهده میکنند و از آن پرسنده خبر میدهند اکثر آن در شب باشد و بعضی در هر دو احوال انگشتان ابرام چرخ دست و دستهای مخلوط کرده میالند و چرخ را بر فرزند و در خانه تاریک شسته سر انگشتان او مقابل چرخ کرده و بر ماضی که هر دو متصل گشته اند می بیند و این را خبری ایشان چنانچه گویند مولف هفت اقلیم گوید که از طبل مذکور احوال بسیار معلوم میشود اگر آواز میداد و بیمار صحت می یافت و الا و الا آواز آئینه احوال غایب چنانچه گذشت و پنجم بطی از مس ساخته بود که هر گاه غریبی در آن شهر آمدی آواز دادی و بقول مولف هفت اقلیم هر گاه



با سوسی در آن شهر آمدی و آواز از آن بطور آمدی و آمدن غریب و مسافر هیچ نه ششم غیری قاضی شهر بر کنارش  
 نشست و مدعی و مدعا علیه را گفتی که پایی در آتش نهند هر که بر باطل بودی غوطه خوروی و هر که بر حق بودی آتش فرو فرستی  
 بهنقم در حق بودی و مس که بر نزار کس سایه افکندی و اگر یک بر نزار زیاده بودی همه در آفتاب بودی و استحکام سلطنت  
 نمر و به آنها بود و چهار صد سال ملک اند و ابراهیم علیه السلام را مطیع نشد و انجناب را در آتش افکند و او علیه السلام  
 سالم از آن آتش بر آمد خیا نچه در قرآن مبرهن است القصه بالاخر شب بدماغ نمر و رفت و بعد از چهل روز و بقوس رفت  
 سال را کشت کرد و بعد از او آتشش و بس از وی و یک تن از پی کید گیر سلطنت کردند و بعد از ایشان بیجا  
 پادشاه شد و لشکر به بیت المقدس کشید و بسیاری از نبی اسیر آمل را کشت و بعد از او منو ساسا و الی شد و آنگاه بخت  
 به ایالت بابل رسید بخت نصر بقول مورخان عبارت از زبام بن گو در زین کشاو بن کاوه آهن گریست و دیگر وزرات  
 نیز میزد و با بختی که هر اسب و که کشتایش در عهد سلطنت خویش او را سپه سالار ساخته بابل فرستاد و  
 آن مملکت را گرفت و بیت المقدس را بعد از محاربه کشود و قتلعام کرد و خرابی بسیار در آن دیار کرد و زمره بران هستند که  
 بخت نصر از ملوک گلدانیه بوده و بعد از او پسرش قوسود و ج و نه تن دیگر از پی کید گیر حکومت رسیدند که آخرین ایشان  
 اقطش است که فرمان سکندر رومی چندان بایران سلطنت کرد و در عهد او اسکا ثیان غالب آمدند و در ایران سلطنت  
 رسیدند و آنگاه قیامه بران مملکت مشغولی گشتند و ذکر قیامه در تحت اقلیم ششم در قسطنطنیه مابعد یحیه شهری معجز است  
 و حبیب السیر منقولست که عمر فاروق عتیبه را که یکی از اصحاب رسول صلی الله علیه و سلم بجانب ایلک فرستاد تا با دران ناحیه بلبده  
 بنا کند که میان پادشاه عجم و ملک هند طریق است و او از کید گیر سید و دیگر و و عتیبه در سال هفتاد و هجری شهر بنامند و موسوم به سید  
 گرو اتید و گویند شط العرب بر کنار یحیه واقع شده و در شبانه روزی دو مرتبه عند تر یافته اطراف و جواب یحیه را از باغ و بوستان  
 سخی کنند از آن سبب اطرافش همیشه سر سبز باشد و صاحب تاریخ گزیده آورده که چون معاویه مشفق را و از آن ملک ساخت یحیه  
 بن زیاد بن عتیبه داد و گفت که در آنجا شطیط سیاست بتقدیر سازند چنان سبب فغان مفسدان تا بحین بود چون زیاده بصره رسید  
 فرمود تا منادی کردند که هیچ کس در شب از خانه بیرون نیاید هر که را ببینید بکشید و در شب اول یک هزار و هشت صد کس در شب دوم  
 چهار صد کس در شب سوم سی کس قتل آوردند بعد از آن کس را زهره نبود که شب یامی از خانه بیرون نهند تا سی احراقی را  
 گرفتند گفت من بر زردین شهر آمده ام و منادی را شنیدیم زیاد گفت که راست میگوید اما گداختن موجب فلاح سیاست  
 است و او را نیز بکشت بعد از آن فرمود که شب یامی و کاکین نه نیند و هر چه بیرون او را جواب گویم بیجان کردند و خوش ملک  
 بشهر آمده در دو کاخ ناخرابی میگردند فرمود که حق کشیدند از آن وقت رسم حق کشیدن پیدا شد اما به انضمام هم در بار وجوده لاشه شد  
 بهای زده شهر است بر چهار فرسخ بصره و یکی از سلاطین عجم نهری از شط العرب جاری کرده که اثرات ابدی سبب آن آب تمام وارند و باغ و بوستان  
 و مزای آن همیشه سر سبز و خرم میباشد خفی نماند که از بغداد تا ابله عراق عرب بود که مرقوم گشت اکنون از شهرهای عراق عجم خبری از عراق عجم  
 پوشیده نماند که عراق عجم ششک است میان اقلیم سوم چهارم اکثر بلادش در دست اعدای خودش و لایق دریا بجان که در میان خورستان فارس و جلالت  
 پیوسته است و طولش از سفید رود تا نزد و شصت فرسنگ و عرض از جبل اناب تا خورستان صد فرسنگ است



سر از اطاعت پیچیده در شام بنایت مستقل گشت تا آنکه دعوی الوهیت کرد و ابراهیم علیه السلام در آن وقت  
 بوجود آمده بر مصیبت گشت کس در صورت نمیتواند شد که در اوقات ابراهیم در عهد نمرود هنگامی که گشته ضحاک بود  
 شده باشد و بعثت بعد از گشته شدن ضحاک در استقلال یافتن نمرود در بابل واقع شده باشد الغیب عند الله اما  
 این بقیاس اقرب می نماید لیکن این سخن مخالفت قول صاحب تاریخ صبح صادق و آن تاریخ است چه وقتی که منوچهر  
 پسر ایرج تور و سلم را گشته بایران باز گشت کوس بن ارم بعد از کوفت بسلطنت شام رسیدند و پس از آن نمرود پیرا  
 رسید و بابل تختگاه ساخت چنانچه در بابل گذشت و ابراهیم در عهد نمرود متولد شد و در تاریخی دیده که آنجناب بعد از  
 نزار و دویست سال پس از طوفان نوح ظهور نمود آن عهد سلطنت ضحاک تازی بود الغیب عند الله و تفصیل احوال  
 خروج کردن کاوه آهنگر بر ضحاک و چرم پاره که آهنگران حجت محافظت شد از آتش بر گزیدند و با چرم دم و حدادی  
 بر طریق علم بر چوبی بستن و آن دل علم بوده که در جهان بسته شده و بدست آوردن کاوه آهنگر فریدون را که پسرانشین  
 و سلطنت بر گرفت و او را کشتن فریدون ضحاک و در تواریخ مبین است با بجله بعد از قتل ضحاک فریدون  
 سلطنت نشست و او اول کسی است که فیل سوار شد و فیل را حرب فرمود و او اول ملوک است که بخوم نگریست و طیار  
 گرامی داشت و از کیفیت مزاج بحث کرد و او عادل و باذل بوده کاوه آهنگر عظیم و معتبر است و فریدون بن  
 رفت و سخن ساخت و تا بحر اوقیانوس صافی کرد و عراق عجم که صفهان و غیره است اقطاع یافت و در شش بن  
 انظر را که از اجداد رستم بود به تسخیر بلاد مشرق فرستاد و او انظرف شده بود و کوچ که از ولایات بنگاله است  
 رسیده بر نهر عظیم که آنجا بود سپله بست و آن بود و در عهد محمد بنختیار خلجی خراب گشت با بجله که شب از آنجا نظرف  
 بیستان باز گشت با بجله فریدون آن علم حرم را بر خود مبارک دانسته بزر و جوامر مرفع ساخت پس از او هر که  
 از ملوک عجم حکومت نشستی چنانکه از زو جوامر بر آن افتاد و در شش کاویانی عبارت  
 از است فرمودی طوسی در تعریف آن در شاه نامه گفته فرمود هو اسخ وزر و کبود و نفش  
 زتابیدن کاویانی درفش بن و آن درفش کاویانی در فتح تار و سیب و بیست مسلمانان اقتاد عمر رضی الله عنه  
 خلیفه ثانی زو جوامر بر آن را کنده و شکسته بر مسلمانان قیمت نمود و آن چرم و چوب را بسوخت مشهور است  
 که در در شکری که آن درفش بود نه طهر شدی چه میگویند که بر آن چرم پاره از شرارهای آتش و دود که بر آن نشسته بود  
 شکل صد در صد نقش بسته بود چون سپاه عجم بآن درفش قصد رزم مسلمانان کردند علی نقش صد یک  
 در صد یک نوشته خلیفه ثانی داد و تا نزد سعد بن ابی وقاص که سپید فوج اسلام بوده فرستاد و آن را برایت  
 اسلام بستند و طفر یافتند نقل است که فریدون وزیر می پسندیده داشت زر نقر ص مردم و او  
 و او ای آن بر مرگ فریدون اقرار گرفته فریدون بشنید و برنجید و عتاب فرمود و وزیر گفت فریدون  
 چو مرگت بود و عده سپیم من به بقا پیش خواهند از بیم من به نخواهی که مردم بصدق و نیاز به سرت بنزد  
 خواهند عمرت در از به فریدون چه پسندید و قدرش بنزد و انقصه فریدون را از دختر ضحاک و پسر سلم و تور

و ازین در سس یک پسر ابرج نام بوجود آمده بودند چون بسن تمیز رسیدند فریدون ریل مسکون را بخش کرد  
و نواح روم و دیار مغرب و مملکت فرنگ بسلم و بلاد چین و باچین و دیار مشرق و تمام ترکستان تنور داد و بلاد ایران  
که عبارت از کنار آب قراط و وسط معمور عالم درین عراق است تا شط جیحون و بحد و بصره و واسط و بغداد به ابرج  
نامزد فرمود و او را و بیحد ساخت سلطنت فریدون پانصد سال بود سلم و تنور بد بار بای خورشید رفتند و استقلال یافتند  
تنور با سپاه مو نور از راه و شت تپاج بروم رفت و سلم میوست هر دو برادران برای ج حد بر زد و بر تقسیم بد  
نار صان شدند نامه بفریدون نوشتند ابرج پیشین برادران گرفتند خواست فریدون منع کرد ابرج نشنید و رفت  
برادرانش سلم و تنور او را بقتل رسانیدند و سرش را بریده پیش پدرش فریدون فرستاد و فریدون ماتم داشت  
و شخص حال سیکستان ابرج کرد کنیز که از ابرج باز داشت فریدون او را مختاب نمود و دختر ی زانید  
هنگام بلوغ او را به یک از اخفا و بسک از دواج کشید و بقولی فریدون با او گرد آمد که در شرع ایشان جائز بود  
و از و پسر آمد و بر رخ گوید که همان کنیز که از ابرج باز داشت پسر زانید فریدون آنرا منوچهر  
نام نهاد و به پرور و چون بسن تمیز رسید یکین ابرج با سلم و تنور محاربه کرد و هر دو را بکشت و سرهای ایشان بریده  
پیش فریدون فرستاد منوچهر بن پشنگ در ایران بسطنت نشست و فرود سی گوید بهیت ندای  
بر انداخت آسمان به منوچهر شاه است شاه و جیحان به فریدون بعبادت پرداخت و احوال سلم و روم و ذکر  
تنور در ترکستان رفته و کاک بیان خوابد گشت بر دایت مولف روضه الصفا شعیب و موسی و در وسط سلطنت  
منوچهر بیعت گشتند و منوچهر را ملوک شام و یمن تا مغرب سوای سلاطین مصر که فراغت بود ندانند و ابریم خلیل الله  
یوسف تا عهد موسی و بطبع بودند و دستور سلاطین مصر از عهد فریدون بهج یک با و شاهان را فرمان بردار بودند  
در وقت بعثت دعوت موسی و منوچهر به محاربه افراسیاب بنیر و تنور تا ساقهای دراز مشغول بودند و آخر الامریان  
مصالح واقع شد بر آنکه این طرف رود جیحون منوچهر را و آن طرف جیحون که عبارت از یا و از انهر است فرنیان  
بن پشنگ را باشد و جیحون در میان مملکت هر دو حدی فاصل باشد و در آخر سلطنت منوچهر پوشع به پیغمبری رسید  
گویند چون منوچهر از حرب افراسیاب عاجز شد و بحدار طبرستان پناه برد افراسیاب تاده سال بمحاصره  
آن پرداخت همه چیز آنچه می بایست در شهر طبرستان تا ایام محاصره موجود بود که حاجت از بیرون آوردن نبود و  
پیل که از هندوستان می آوردند و یکی نهاد و آن شهر مشرف بدریاست هوای رطب و اید و پیل را در دیگها و  
یمنی با کردند و تا از طوبت محفوظ ماندند منوچهر باره آن ایگما پرسید گفتند که درین شهر تره ایست که آنرا  
نیمیل خوانند و تاثر مانند پیل منوچهر شاد گشت و با استعمال آن فرمود و منوچهر اول کسی است که خرقه کرد و اول کسی  
ست که صبح و شام تقاره زدن فرموده را اقم حروف گوید که نصاری بجای آن تقاره صبح و شام بکفر بوب سرید هند با بحد  
منوچهر صد و بیست سال سلطنت کرد این چند کلمه از وصیت نامه و دستور العمل اوست که مشهور بخطبه منوچهر است و در  
بدای خطبه خدا پستان سپاسداری کرد و بخلایق گفت که ای مردمان آگاه باشید که با و شاهان را بر لشکر بیان و سپاه و در

حق بود و رعیت و سپاه را نیز بر پادشاه استحقاق بود و اما حق ملک بر سپاه آنست که جلای پادشاه را مطیع باشند و با او  
 او جنگ کنند و بهر نوع که باشد و دشمن و مخالفت پادشاه را دفع کنند و پادشاهی بر او سگه و ازند و حق سپاه و  
 رعیت بر ملک آنست که ایشان را هر چه در راه و وظیفه مقرر کند بروقت محمود و برسانند بی تاخیر و رعیت غیر تابعین را  
 باید که ملک آبادان و از نه در زراعت و عمارت کنند و درخت بنشانند و در خراج دادن خزانة هر کار را پادشاهی نمایند  
 تا آخر کنند و حق رعیت ملک آنست که بر ایشان داد و عدل کند و خراج واجب از ایشان بستاند و در هر کار و در گرفتن خراج  
 سختی و درشتی نکند و تنگاران را بر رعیت نکارد و اگر رعیت را بر کار آبادانی و زراعت حاجت آید پادشاه ایشان را  
 از خزانة خویش مدد کند و اگر سالی از آسمان باران نیاید خرج باید خواستن و بدانکه ملک آید و آن باید که سه خصلت در او بود  
 یکی راست گوی بود که در دفع آبروی سپه و دیگر سخاوت و سهو چشم نگیرد زیرا که خلق زیر دست و اندر دست است  
 و هر چه سلطان بخواد بر ایشان تواند کرد پس نباید که خشم او بخوشیتن راه و بد چرخا که هر چه خواهد بی خشم تواند کرد و نباید که  
 هر چیز که ملک را بود از رعیت بخواسته و فراخی همه از بر رعیت دهد تا رعیت آبادان و آسوده باشند و آن چیز که ملک باشد  
 و رعیت را بکار نیاید چون اسبان و آلات حرب و جواهر که خبر ملک بکار نیاید و باید که عفو ملک بر عقوبت ملک یاده بود  
 چرا که اگر جانی عقوبت باید کرد و نفع عفو کند تواند که آنرا بکار عقوبت کند و اگر جانی عفو باید کرد و نفع عفو  
 کند آن از دست رفت و تدارک آن تواند کرد و خصوص در قتل نفسی و اگر کسی از رعیت پیش ملک ظلم کند از کاردار  
 که بروی ستم کرده باشد ملک را باید که آن ظالم و ظلم را حاضر آورد و اگر ظلم آن کاردار ثابت شود البته او را سزاوارد و اگر  
 چیزی بقیه ستمه باشد بفرماید که باز دهد و آن کاردار نداند و پادشاه از خاصه خود بدد و بتدریج از عامل بستاند تا و بگیرد  
 چنان بکنند و هم او را بدست نجا سبب باز بفرسید تا بر تپا می که در اینجا کرده است او خود نیکو کند و اگر عامل نفسی را بقتل رساند  
 است ملک را باید که بفرمان او قصاص دهد و هرگز ویت از وی بستاند و اگر از ثانی مقتول او را عفو کند و راضی بدست  
 شوند و بد ابتدای خلق اند که پادشاهی توانگر دیگر با اعتقاد درست فرمان برداری خدا و هر گاه پادشاه راه راست  
 و سپاه و رعیت او را فرمان بشوند و بی شک و شمتش شک نکند و اگر بدد و اگر نه دشمن نگارد استقامت باشند و در میان  
 شما که کارداران و عاملان اند باید که بر رعایا داد کنند و ستم نکنند چرا که این رعیت سبب خورشید طعام و شراب شماست  
 و شما هر گاه که داد کنید رعیت آبادان باشد و خراج من زودتر حاصل شود و روزیهای شما از سر کاپیت بیش برسد  
 و هر گاه که ستم کنید رعیت از آبادانی دست بردارد و ملک یران شود و خراج من تاخیر شود و روزیهای شما نیز تاخیر افتد  
 و شما با مغایر گردید و دشمن ملک در آید و از بدلی و ضعف شما دست بیا بد پس ملک بر ملک شما نفعی ستم کردن  
 بر رعایا این شمره و بد لازم است که رعیت را نیکو دارید این است راه و سیرت من که منوچهر ام و شما گفتیم همه جواب  
 دادند که سمعنا و اطعنا پس منوچهر به کسان را طعام و شراب داد و بعد از آن سپاه را بفرستاد و پادشاه ترک را  
 به رعیت داد و من کلامه عقیقه بنه الملک بقاء ملکه و بعد از او پیش تو درین منوچهر حکومت رسید و بر دست فراسیاب  
 پادشاه تو را بقتل رسید و فراسیاب و از ده سال در ایران بماند و خیرات با بسیار کرد و را ب بن ملک

از افتاد فریدون با اتفاق زلال بن سام قصد افراسیاب که به تسخیر یازدندان متوجه بود کرد و هفت ماه بر دوشکدر برادر  
 یکدیگر بوده در لشکر افراسیاب قوطا قنار و ناچار به صلح کردند و او و جواهر النهر باز گشت و زاب و ایران به حکومت  
 نشست و هفت سال خلاص از رعایا برداشت تا آن ملک آباد شد و سی سال ملک ماند و بعد از او برادرزاده اش  
 گرشاسب که بروایتی مادر او دختر این یامین بن یعقوب بوده به حکومت نشست و در گذشت و او آخرین سلاطین  
 شد و این بوده چون او مانند افراسیاب لشکر یاران کشید پوشیده نماند که بعد از زاب که او را در و نیز شش گویند کیتباد  
 که از خلیفه دوم و از سلاطین کیان است و که بلقب پهلوی چهار را گویند و اول ایشان کیتباد است که بگویند نیز  
 سکونت داشته کیتباد و نسب او بمنوچهر می پیوندد و در ستم بن زال باشاره پدر او را از کوه آورده به سلطنت نشاند کیتباد  
 نیز افراسیاب شتافت و در ستم در آن معرکه دست بردی عظیم نمود و افراسیاب صلح خواست کیتباد تا آنکه در ستم  
 و غیره راضی نبود صلح کرد و بفارس شتافت و مطمئن نشست فردوسی گوید قطعه از آنجا سومی پارس لشکر کشید  
 که در پارس بد گنجی را اکلید بنده نشستن که آنگاه اعظم بود بد گنجی را بد آنجا که فجر بود و کیتباد اول کسی است که  
 فراخ نمود و در ستم را سپید سالاری داد و صد سال ملک ماند و کیکاؤس اول بعد ساخت و در گذشت و ایاس  
 و السبع و شموئل و خرنیل بقولی بعد او مبعوث گشتند و اولت ایشان تیز رفت من کلامه العمارت کالجیوات انجیر  
 کاللمات و بعد از او پسرش کیکاؤس بر تخت نشست و او قوی به کل خوب روی و زشت خوی بوده و قلوئی  
 در طبیعت داشتی و محاربات او با افراسیاب و دیگر احوال در تواریخ مرقوم است و او و سلیمان و محمد اوص  
 مبعوث گشتند و آن هنگام مملکت عجم کیکاؤس را و ترکستان افراسیاب را و ناحیه حجاز و یمن تا حد مغرب  
 سلیمان علیه السلام ابو و کیکاؤس از سلیمان دیوان اطلب کرد و تا شهر و قلع سازند آنحضرت دیوان را باو شت  
 و کیکاؤس ستم بن زال را سلطنت اهل و کابل داد و جهان پهلوان و هم تن او را ملقب ساخت فرمود که چون  
 سلطان تاج بر سر بلند و بر تخت نشیند و کارهای شکر در ستم در جنگ غیره از عهد کیتباد و کیتباد و تا سلطنت  
 گرشاسب بن افراسیاب که اسفندیار بن گرشاسب راکشته در شاهنامه فردوسی طوسی مثبت است از سخنان  
 کیکاؤس است که نیکوترین چیز با صحت است و طبع ترین چیز با عاقبت و تمام ترین اشیا امن و لذیذ ترین چیز با غنا  
 و بزرگترین چیز با دین ایمان و اعتقاد عادل است و گفت نیکوئی را فاع بلیات است و کار با مرمون است به اوقاف  
 کیکاؤس را پسر بود سیاوش نام کند زن کیکاؤس از پدر برنجید نزد افراسیاب به ترکستان رفت  
 افراسیاب با استفاد اب میران و لیس که وزیرش بود و دختر خود فرگیش را با زواج کشید با آن خرنیانی که شنیور  
 برادر خود سرش از تن جدا کرد و مشهور است که چون خون سیاوش بر زمین افتاد خون سیاوشان که  
 بحر بی دم الا خون نامند از زمین برود و فرگیش از سیاوش باز داشت پسر او و در کینه خنم نهاد افراسیاب  
 او را بدشت و مهر باز داشت تا میان نهبان و مجبوران تربیت پذیرد و چون خبر قتل سیاوش بدید برین کیکاؤس  
 رسید با تم داشت و فتنه خوابیده از سر نو بیدار شد کیون گو در از اولاد کاوه آهنگر تنها بر ستم افتاد و توان رفت

و بعد از شش سال با کینخسرملاقات کرد و او را با نادرا و فریشتس بایران آورد و گویند که کیوشش سال در تفریح کینخسرم  
 بتوران بفرستاد و در بیامدی و بهر جهت بهر بریدی چون لباس کینه و بوسیده شد و بخت را به اختراع طبع تربیت  
 و پوشیدن نام کینخت کیوا آموخت است که اکنون بکثرت استعمال کینخت ناسند و بهترین کینخت از پوست خرباشد  
 بالجمله کیوا و کس بعد از مناظره و رد و بدل کینخسرم را بسلطنت نشاند کینخسرم و یکین پدرش سیاوش با افراسیاب  
 مکر و محاربات کرد چنانچه شاه نامه فردوسی طوسی از ان معلومست بعد از مدت و در و در و درش که ششوز و قاتلان سیاوش  
 را بدست آورد و بقصاص خون سیاوش قتل رسانید و همین بن افراسیاب بسلطنت ترکستان و انر سب اولایت عهد  
 خویش داد و خود ترک سلطنت نمود و بغار رے رفت و ناپدید گشت و بقولے چون سلیمان قصد مملکت او کرد و کینخسرم  
 کمر نخت و انجا ملاک شد جام جهان نما از اختراعات دست گویند که ان صافی و جام جهان نما بود و از سخنان کینخسرم است  
 که آبادی و زراعت چشمه مالماست و بند دست ملک بسته مال است چه گروانیده است حق سبحانه تعالی مال را  
 اسباب اصلاح معاش و آبادی و گفت بزرگ ترین خطایا آنکه کارزار کسی با کسی که صلح خواهد و گفت سعادت رسالت  
 قضاست و این سخن بلند است و بتوکل گراید پس از و کے لهر اسپ از احفا و کینقاد است بموجب وصیت کینخسرم  
 بسلطنت نشست و او اول کسی است که سوار شده و وضع کرد و او اول کسی است که اصحاب یوان چون مستوفی عازن  
 و مشرف و غیره تعیین نمود و در هام بن کو و ز که نسبتش بجا و آهنگری پیوند و سپه سالار ساخت و بقولے بخت نصر که بخت  
 خواب کرد و قتل عام نمود عبارت از ز هام است و لهر اسپ و را به بنجر بابل فرستاد چنانچه در ضمن بابل قوم است از سخنان  
 لهر اسپ است نمیکند غیبت انسان را مگر آنکه او خود معیوب است و گفت عمل مکن در نهانے چیزے که از حیاسی کنی  
 از ان چیز و طاهر و گفت که با و شاه در عذاب گه گاران و مهر بانی برایشان چون طبیب مشفق است که از بهر رفع مصرت  
 اعضا عفویر ایشکافد و باز بدرد و بعد از لهر اسپ پیش کی گشت تا سب بسلطنت نشست و در عهد او در و  
 ظهور کرد و دعوی پیغمبری کرد و معجزه بود و دین آتش پرستی و ملت مجوس را تازه ساخت و کتاب اوست زند و شرح  
 آن بازند است گشت تا سب با و برگردید و گشت تا سب است اسفندیار که از کنایون دختر ملک و م متولد شد و  
 و او آنست که مانند رستم براه هفت خوان برسم تجارت ترکستان رفت و همیشه بای خود را از بندار چاسپ الے  
 ترکستان برانید و از چاسپ را بقتل رسانید و مظفر و منصور بایران آمد و بموجب عهد از پدر و خواست سلطنت کرد و مکر  
 پدرش گشت تا سب بر دست رستم بن زال قتل رسید چشتا سب با سفندیار گفت اکنون مثل تو میاوان نیست  
 که خواهر ان خود را از حبس از چاسپ شاه نجات وادی حالایک مخالفت که رستم است باقی است با گیار و از بنجر  
 کشیده بیاری آن زمان مطمئن به سلطنت شستی اسفندیار تا از موده کار بطبع ریاست بنیم و ز پیش رستم آمد رستم او را  
 کرد اسفندیار بار رستم گفت که دست بسته همراه من یا یا بایران بخدایت گشتا سب بر نه و عفو تقصیرات نمایم  
 و بوزارت خویش برگردانم رستم باین بابت رفتن قبول نکرد و در نیاب الحاح نمود اسفندیار شنید کار مقابل انجام  
 اسفندیار بر رستم تیر کرد که رستم پیشانش نه و خسته و کشته شد رستم نیز او را تهمتن را بایوان خویش برد و تربیت نمود



و تیسلم سوم  
 گشتماست بهر این تیره طلبد داشت رستم اورا با خواسته بسیار پیش گشتنا سب فرستاد بهمن بخد مت پوست گشتنا سب  
 اول گشته است که شکل آتش کده بر یک طرف در هم و دنا فیر و طرف دیگر صورت خود نقش نمود و از سخنان او ست  
 میت کسی که دین ندارد و برابر است گفت مناسب نیست مر باد شاه را آنکه کند مر باد شاه بان گنیکو می خصلت  
 و بعد از گشتنا سب بهمن بن اسفندیار بن گشتنا سب سلطنت نشست و بهمن معنی نیکو باشت رستم بن ال  
 در عهد سلطنت بهمن نگذرد و خود شقا و بن زال در کابل بجای افتاد و خنادر در حالت نزع یک چوبه تیغ بود  
 چنانکه شقا و دیناه بان درخت برده بود و بدوخت این مصرع از شاه نامه بیاد آمد مصرع شقا و چهار و بهم بر  
 بدوخت بدوخت حاصل شقا و در رستم مر و از جان قالب تپ کرد و بدوخت بقصاص خون پدرش اسفندیار لشکر  
 به نمر و کشید و فرزند بن رستم را بقتل رسانید و آسجاند از انداخت و زال را بعد از عقوبت خیات داد و بهمن  
 اول کسی است که نام و راول مکتوب نوشت عنوان نامه اش چنین بوده که نامه آرد و شیر بهمن بنده خاص خدا و  
 حاکم شما اول کسی است که بدرگاه خود و زبان وری سخن گفتن فرموده و پیش ازین به پهلوی سخن گفتندی و دختر خود  
 بجای را که از حمل پدر داشت چه در دین زروشت و میجوس نکاح با دختر خواهر در بست بوده چنانچه اکنون نیز در  
 میجوسیان شائع است و لیعهد ساخت و پس خود ساسان را از سلطنت بی نصیب گردانید ساسان انقطاع  
 گردید و میقه طیس و لقا و معاصر بهمن بود و از سخنان بهمن است و گرنیکو شمره عمر است که انصاف نیکو ترین این صفا  
 است و گفت تجربه المجر بتبع العبر یعنی از موده را باز از مودن ضایع کردن عمر است گویند که بهمن هرگاه عالمی  
 بجای فرستادی نشی بر گماشتی منتهی اگر از عدل او بار عایا بیان کردی عامل را پایا به اش بکند ساختی و اگر نه  
 جزایش دادی و در سال یکبار عایا را بدرگاه خواندی و از سخت فرو آمدی و بر زمین نشستی و گفتی کیال شد  
 که میان شما حکومت میکنم اگر آمری از من صادر شده باشد که آن را منی نیستند اعلام کنند پس مودر مودر ان  
 یعنی تماشای القنایه بر پانخاستی و گفتی خافو م عام از تو را منی اند پس منفه عام کشیدی تا بخواه و ندی و چون  
 فارغ شدی شخصی تا و از بلند کردی که عمارت و زراعت کنند و از خدا ترستند و گردنیانت نگردند و بعد  
 از آن رخصت شدیدی و گفته اند که از کیان هیچ باد شاه فی فضل و دانش او مود و بعد از تهنن همای  
 بنت بهمن سلطنت نشست و چون از پدرش بهمن حمل داشت پسری زاید و از مردم بهمان داشت و از  
 حسب سلطنت او را مود و می کرد و از آب انداخت آن مود و وقت بدست گادری افتاد و چون کشتا و پس  
 نیکو روی دید او را به پرورد و و ارب نام نهاد و چون بسن تمیز رسید سر بگادری افروند آورد و ملازم همای گشت  
 و کاری بزرگ کرد و بر تیره عظیم رسید و بالاخر نهایی او را دانست که پسروست لاجرم ملک با و باز گذاشت که  
 و ارب بن که بهمن بچگونگی نشست او را و اربای الیگر گویند و او دختر فیلقوس را خواست و آخر بعد خدی پیش  
 پدرش بروم فرستاد و فیلقوس تاج گذار او بوده و هر سال هزار بیفته طلا که وزن هر یک چهل مثقال بوده بخزان  
 میرسانید و بعد از و ارب پسروش کی و ارب که او را و اربای اصغر گویند با و شاه شد و او آخرین ملوک طبقه کیان است

طبعه ناخوش داشت و با سکندر روی مصافقت داد و بر دست ندیمان خویش حمل سکندر بقتل رسید سکندر را قتل آن در  
 کشت دولت طبقه کیان منقرض گشت سکندر و اسکندر رومی بن فیلقوس و پکتان چون اتمان اسکاٹ میگفت  
 که فیلقوس نام داشت و معنی آن امیر لشکر باشد بالجمله اسکندر را ذوالقرنین اصغر نامند بر تخت ایران نشست و در  
 تاریخ الحکما سطور است که اسکندر از زبان یونانی اخشید روشن گفتند اسکاٹ موصوف می فرمود که الک  
 زنده نشد و فتح الف و کسر لام بجای تازی زده و فتح را بنون زده و فتح دال و هضم را به و اوزده فتح سین مهله میگویی  
 یعنی محب حکمت اسکندر و پدرش باو شاه روم بوده و اسکندر را ارسطو وزیر بوده و اسکاٹ موصوف میگفت که  
 در میان فرنگ وزیر بودن ارسطو اسکندر را قول مردود است چه زمانه ارسطو پیش از اسکندر بوده و آن گفته آید  
 انقد اسکندر رومی یونان آورد و ملوک آن ملک بر او باخت و مغرب رفت و بکشت و و بهر رفت و سفر ساخت  
 و بشام شتافت و گرفت و اخبار یهود را گفت که تاریخ موسی را ترک کند و از زمان ناگزیر قبول کردند و آن  
 سال است مفتوح بود از عمر اسکندر و اکنون که به تسوید این اوراق هزار و یکصد و نود و پنج بهر است و هزار و پنجاه  
 از آن گذشته بالجمله اسکندر بنده آمد راجه فورسی و دوسر بنده او مصاف داد و قتل رسید و گفته اند که فوراطاعت  
 اسکندر کرد و حکیمی که بدانش معروف بود باخت و کانه که هرگاه آن را بر زمین نهادند بر آب شد و نزد اسکندر  
 فرستاد و اما قول اول اصح است چه مؤلف تاریخ روضه الصفا گوید که اسکندر فور را قتل رسانید و کید بهندی که ملکی  
 بود در آن صحرای بلاد هند و قریب صد سال عمر داشت سکندر او را با طاعت خواند کید بهندی دختر خود را که در سن و جمال  
 شهره افاق بود با فیلسوفی و کاسه نزد سکندر فرستاد و در اسکندر نامه مینویسد که فور در زخم کشته نشد زهر خورده  
 مرد این مصرع شاید این معنی مصرع زمره انگلی فور کا فور خورده به بالجمله چون اسکندر وانا می برهمنان هند  
 شنیده بود پیش ایشان رفت و دید که در بیا با نهالت مسته اند و یکنا ره روزگار سیگزارانید پس سوال کرد و جواب ما  
 شنید و بفصل ایشان اعتراف نموده باز گشت و روسی بلدا چین نهاد چنانچه در اسکندر نامه گوید و فور و چنانچه  
 شد از کینه فورایان که بر بته بر کین فخورایان به ملک چین غلامی و کینه می دیکست پوشیدنی و طعام  
 یک روز و اسپه ابرو فرستاد سکندر حکما را از این معنی سوال کرد و گفتند اشارت است به آنکه اگر مالک همه جهان  
 شومی هر آینه ترکانی است جاریه بهر دفع فتنه و غلامی که خدمت تو کند و جامه که پوشی و طعامی که خوری اسپه  
 که بران سوار شومی پس چرا طلب یادی کنی و خود را و جانیان را آنچه میداری اسکندر گفت مرا ایند و او و متعمرض او  
 نشد و گفت هیچ باو شاه برین غالب نشد بگر خاتان چین و صاحب سکندر نامه گوید که آن کینه که چینی در زمر  
 روس جنگی عظیم نمود و بر دست و لوروسیان اسیر شده و اسکندر بر اسپه که خاقان چین داده بود  
 سوار شد و بر زمر و کوشتافت و او را اسیر ساخت و بالاخر آن دیو کینه زک را بطریق بدیهه پیش اسکندر  
 آورد و اسکندر بر روسیان ظفر یافت بالجمله چون سکندر نوبت دوم بایران رسید فرمود که تا کتب فرس اینونانی  
 نقل کردند و شروع شتافت و بر سولگی نزد نرسه نوشتا به نام که حاکم بر روس بود رفت نوشتا به او را شتافت سکندر از آن

نوشته

ابا نمود و نوکشا به سکنه را گفت مصرع به ابرو نه خود آسمان را بپوش بد و تصویر او را که کاغذی نقش کشیده بودند بدستش داد سکنه رحیران گشت نو شا به خدمت کرد و او را بشوهری قبول نمود و بعد از آن سکنه را بطلب آنچه او اشتناقت و نیافت و گفته اند که آن ذوالقرنین اکبر بود که اخبار او در قرآن مجید مبرهن است و ذکر او بسیار از عجایب المخلوقات نقلست موقوف صبح خدا و ق از نو نیز مینویسد که آدم آبی نزد اسکندر آورده بودند که دم داشت و بخشش مفهوم نمیشد زنی را با او دادند از وی پسری متولد شد گفتند که پدر تو چه میگویی گفت میگوید که دم حیوان است و این مردم را چسبست که دم بر روی میدارند و ایضا اسکندر خواست که بر ساحل بحر محیط مطلع شود پس کشتی با تکرار فرستاد و یکسال رفته و هیچ ندید پس بجای دیگر رفتند کشتی دیگر دیدند و در آن مردم بسیار و زبان ایشان فهم نمیشد زنی از ایشان بدست آوردند و پیش سکنه بر آوردند و سکنه آن را بر روی داد و فرزند می از او بود و آمد که هم زبان مادر و هم زبان پدر آموخت او را گفتند از اودت پرس که از کجا آمدی ما ورش گفت ملک از فرستاده بود و حال آنجا که دریا معلوم کنیم گفتند آنجا که معموری هست گفت آری ملک نیست ازین عظیم تر خلقی ازین انبوه تر پوشیده نمائند که آنچه اخبار سکنه از زبان کیتان چون اتمان بجا شنیده در اینجا هم میاید چه می گفت شخصی که همراه سکنه ریسر و سفر مانده بود و کتابی مشتمل بر احوال سکنه را بایست نموده آن در میان ما معروف و مشهور است چه سکنه را ملک ایران از او را از تراغ نموده در هیچ بلاد از چین و روس و ننگ و غیره نرفت غیر از تنجیر ایران به نادرست میگفت چه در کتب فرنگ قوم نیست نیز تمام ملک یونان را تنجیر نکرد و دیگر بعضی از بلاد یونان را بخشود و آنکه در میان ما مردم شنیده است که تمام دیار یونان در آب غرق شده این را نیز غلط میگفت به نظر خود که بعضی از تنجیر یونان را آب برده و دیگر اکنون موجود است بادشاه است و آنکه سکنه کشتی برای تحقیقات ساحل بحر محیط فرستاده این به هم نمیگفت اما میگفت که قریب سه صد سال است که صاحبان ملک مانند این دنیا جایز پیدا کرد و آنچه آنجا رفتند با آنجا پادشاه آنجا را بر انداختند و در آن ملک حریت و کمان و شمشیر و امثال این بود و از توپ و بکله و تفنگ و دیگر آتش بازی هرگز واقف نبودند و اسپ نیز در آن دیار نبود و فرنگیان با سوار و پیاده و توپ و تفنگ آنجا رفتند چون مردم افرقه سواران را دیدند که گامی نمیدادند و دانستند که مردم شکلی مهیب میدارند که چهار یا سپهر وند و اسپ سوار را حیوان واحد دانستند و گمان برزدند که این بلاد نیست که آسمان فرو آمده و یا از دیار آمده هر گونه تیر سیدند و دیگر فرنگیان با توپ و تفنگ آنجا رفتند و دست برو می نمودند آن جماعه منظم گشتند فرنگیان ظفر یافتند و آن ملک انصاف شدند و آن را و نیای نو نام گذاشتند و آن از فرنگیان سده کرده اند که آن دنیای نور او در تصرف دارند یکی پادشاه اسپین و دیگری والی تنجیر و سومی پادشاه انگریز و آن دنیای نو در کلانی و طولانی زیاده از هفت اقلیم است آید یا را امرقه نامند و میگفت که امرقه جنوبی اسی از خط استوا بطرف جنوب یعنی ما بین مغرب و جنوب در تصرف پادشاه اسپین است همچنین دیگر از جاها و قبیله والی تنجیر است و امرقه شمالی اسی از خط استوا جانب شمال ما بین مغرب شمال در تصرف پادشاه انگریز است هر چه درین هفت اقلیم پیدا می آید و زیاده بر آن دنیای نو پیدا میشود و مردم آنجا اکثر سوار الاوان باشند و روی پهن بینی است نهان فرجه چشمان سیاه و کلان موی سیاه دارند و زمان اموی سر دراز و سیاه و در حسن چنان زمان از مردان آنجا بر تبه افزون تر اند و تمام آن گروه بت پرست اند و از دوزخ و امار و عده های آنجا را و دیگر هر کسی که نذر کنند و خستند و دشمنی و سپهران نو خیز خود را جهت خدمت بتخانه ها میدارند

حدیقه الافلاک  
آن زمان بی تشویر و مردان بی زمان عمر را بسیر میزند و هرگاه از اتفاقات زمان و جماعه خدام بتجاذق ششود و مردم و زمان  
آگاه شوند زن را زنده و رگور کنند و مرد را بسته و زانش اندازند و اکنون فرزندان اسبها سیده اند و اسب ابر ماه و اسب آنداختند  
اسبان خوب بسیار پیدا شدند با جمله اکنون یا است بران گریه و فرزندان است متعمرین برسم و این جماعه میستند و آن نیای نواز ملک  
انگیز و شهر لندن که تختگاه انگیز بشرط موافقت هوا از راه دریای سه ماه راه مسافت دارد و در قسم حروف کتابی پیش کیتان بوضوح  
و دیده اند و آن نقشه و تصویر مجمع ملکه و شهرهای امرقه و نامهای امصار امرقه و اینچه در هر امصار آندای از جنوب با کوله و اجناس بطعمه  
و آتش و نباتات و حیوانات و غیره پیدائی میدار و مردم قوم است گفتند که نیشکر و انبه و دیگر میوه های هند و ولایت مثل انگور و سیب  
و غیره آنجا پیدا میشوند فرمود که همه با فراوان اسبها چندان بفرست که میرسد که همه فرنگ از رسیدن چیزهای اسبها از دیگر و یا مستغنی است  
و اینها اندران کتاب و دایره مقابل یکدیگر که هیچ یکی از آن کم و بیش نبوده کشیده و دیدم یکی را دایره دنیای گفته که عبارت از هفت قاره  
است نامهای امصار اقلیم و بعد و دوری آن از یکی بدیکر و بسیار چیزها مثل این بنحط انگریزی مردم بود و دور دایره و دیگر که ملک  
امرقه است و آن دنیای نو نامند و آن بدستور نامهای شهرهای دنیای نو بنحط و زبان انگریزی بطریق اجمال مردم است  
بعد از آن تفصیل هر یک امصار و آنچه آنجا پیدا می دارد و مردم است و در خواستیم که بحالی از احوال دنیای نو بد فارسی ترجمه نمایند تا لایق  
در عالم و عالمیان نماید قبول فرمود اما ما هنوز بنا بر عدم فرصت از تو تفصیل نموده اگر چه اصل میشود و بعد از بیان هفت اقلیم گفته اند  
خداوند و بالبدالتوفیق و دیگر سخنه غریب از همان کتاب پیش آتم بر خواند که در سال سه صد و سی و یک پیش از پیدایش عیسی  
علیه السلام سکندر را پادشاه ایران را بکشت و در سال شصت و سی و دو پیش از پیدایش عیسی علیه السلام از سطو بر و در وقت  
وزارت اسطو مر سکندر را ثوب نمیرسد تا پیش ازین چیزی بوده باشد با جمله سکندر اول کسی است که سوبق ساختن است  
و عذر را عاشق و مشتوق بعد از او بودند گویند که سکندر و باب الملک را دگان ایران از اسطو مشورت خواست و در آن باب نامه  
با و نوشت فرستاده مردم نزد اسطو رفت اسطو و را بیاعی برود و در حق چند سال خورد و بر کند و بر جا باقی آنها نهالی نشاند  
فرستاده باز گشت و حال سکندر را بد گفت سکندر دریافت و طایفه از امرای دارا را بکشت و اقربای دارا را بنیابت خود  
حکومت داری و در ایضا و قتی نامه از مادرش با سکندر رسید مضمونش آنکه ای عجب و سخوت را بنحو دله و از سخل بهیتر  
و گنجهای که بدست در و ده با مردی جلد بر است و دله تر و من فرست سکندر نامه بنخواند و با حکما گفت چندین گنج و خواسته  
برای من چگونه در آن فرستاد ایشان را سختی نباید سکندر گفت آنچه بدست آورده ام بر کاغذی نویسد و ببرد و بدست نامه ای  
علیه بنشیند و باورساند که مرا و او همین است حکما بروش او آفرین کردند و قتی سکندر از اسطو را پرسید که در باب غلان مجرم  
چگونه از اسطو گفت اگر گناه نمودی صفت عفو که بهتر من فضالت ظاهر نشدی سکندر مجرم را به بخشید و مردم از اسطو پرسید  
که عفو و رحمت نیکوست گفت و در وقت قدرت سکندر را گفتند لذت سلطنت در چیست گفت در سه چیز متعارف  
ساختن دشمنان و تربیت دوستان و روا کردن حاجت محتاجان منزه این هر چه بود آن را اعتباری نباشد و قتی بکشتن  
و زودی اشاره کرد و او گفت مرا بکش که درین کار گاه بودم گفت اکنون نیز در کشته شدن کار داری باش شخصی با جامه  
گفته با سکندر سخنان فصیح گفت سکندر را و را گفت که لباس خود را چون سخن خود کن گفت مرا بر سخن قدرت است

و پادشاه را بر لباس سکنه ریختند و او را حلقی ملوکانه و داور و زری از و شاعر می ده هزار دینار خواست سکنه رفت این  
مال از قدرت تو بسیار کمتر است سکنه در شاه شد و مضاعف آن باز و سکنه را گفتند که چگونه است که تو عظیم و ستاوش  
از تو عظیم تر کنی گفت آنرا که در سبب حیات فانی است و ستا و سبب حیات باقی پدرم از آسمان بر زمین آورد و ستا و عمر  
از زمین آسمان پرورد و زمی و مجلس شسته بود کسی از و حاجتی نخواست گفت امر و از ایام سلطنت خویش نمی شمارم و منی خود  
یا یکی گفت و در محافل آن میان نه نمودن را در فاش شد سکنه بطیناس حکیم را گفت سر می آنکه در از سلطان فاضل کنست  
عباس گفت از و سرخ که افشایی سر خود را خود کرده باز اسرار خویش خود توانی کشید اگر و دیگری تواند کشید عجب نبود یکی از اعدای  
مفسد بدرگاه آوردند سکنه خواست که از و عفو کند یکی از امر گفت اگر من بجای ملک بودم و او را بکشتی سکنه رفت اکنون که  
بجای من نشستی بشکری آن او را بخشیدم عالمی درست کرد و از نو او و سخنان و لبر می کرد و گفت از من نمی ترسی گفت ترس نبوده  
از خیانت او باشد و یا از ظلم خداوند تو و من ازین دو عیب مبرا ایم از سخنان سکنه درست که چه هیچ است گفتین  
و ناگزیده چه جمیلست کردن کیش از گفتن و گفت احتیاج آدمی بقول بیشتر است نه سوال گفت خدام سلاطین بسیار کرده اند  
چنانچه بقایای بدن بے چهار عنصر است نمی آید سلطنت بے ایشان محذرت پذیرد و اول اهل شمشیر امر و لشکران  
و ایشان بمشایه آتش اند و دوم آریاب قلم چون و در و کتاب و ایشان بمنزله هوا اند سوم اهل معامله چون بازرگان  
و اهل خرقة و ایشان بمشایه آب اند چهارم اهل زرع و ایشان بمنزله خاک اند گفت صاحب کرم کرم بود اگر چه در و شمشیر باشد  
و سبیل خوار باشد اگر چه تو نگار باشد چون سکنه ریخته شد و دانست که مرحن موت است نامه بسوی مادر خویش روانه داشت  
چون مادرش بر خواند نوشته بود و طعنا می که ترغیب کنی زنان بزرگان را با جمعی غرامی من کن و از ان لغام  
بصیبت کسی را ده که با و مصیبتی نرسیده باشد و فانیان کرد و چاکس دست لطعام بر و منده گفته اند آنکسی است که پیشی  
گرفتار نشده باشد و فقا گفت که مرا و عطر کرد که در مصیبتش صبر کنم با بچه سکنه بقول مورخان بابر شتا و و و طبعه که یک  
را با و شاهی جدا گانه بود غالب آمد و عدو سپاهش که همراه او بودند از شمشیر صد و بیست هزار مرد زاده بودند و شمار  
آنانکه در اطراف ممالک بودند حدادی بهتر میدادند و تاریخ صبح صادق و منو لیسید که غم لشکر شکن خان شتا و هزار  
سوار بود پس هشت صد هزار سوار که زبان بند داشت لکها باشد و در کاب شکن خان بودند که با او در تسخیر بلاد میگویند  
با این کثرت عساکر و سنگها و ما تسخیر میقت اقلیم توانست کرد و بیست از تو افع میتوان کرد و منم غاسطه  
خاتمی ملک سلیمانی چنین پیشتر است با آنکه با آنکه از موت سکنه در و میان خواستند که تسخیرش روس  
بن سکنه را بسططت بر نشانید نه پذیرفت و اقطاع کردید و روس نام در روم پادشاه شد و بطلمیوس  
لقب یافت یعنی ملک بزرگ و دیوتان و مصر و شام و مغرب تا کنار و حله خبط کرد و در سبب بود و میداشت و یازده  
و قیانوس پادشاه شد و دانست که امایش از و بگریختند و در کیف بیا سو و در و فقه اصحاب گرفت پیاد و نیز و برخی  
و قیانوس بعد از آنکه بطلمیوس بود و ذکرش در روم بیا بد مخفی نماد که بعد از طبعه سلاطین کینانیان استکامیان که  
طبعه سوم اند از ملوک بجم و رایران بسططت رسیدند اما چون اینجا احوال سکنه را قلم آمد و آن پادشاه جم جاهدت

دوست بود و بنا بر آن مناسب نمود که سطر سے چند در احوال حکما و بر سنجے از مشاہیر هر دو بار از ابتدای آفرینش  
تا پیش از ظهور اسلام و بعد از اسلام که بوده اند و در وفصل مرقوم ساخته بعد از آن طبقہ سلاطین اسکاٹیان  
تحت بر آرد بالند التوفیق **فصل اول** در ذکر حکما و بر سنجے از مشاہیر که پیش از ظهور اسلام بوده اند  
آغا نام و میمون مصری و او از قدما می حکماست و او را اورپاسی ثانی خوانند و گویند از انبای مرسل بوده  
و بر اہل مصر مبعوث گشته و گفته اند کہ او شہیت علیہ السلام است و در تاریخ الحکما مسطور است کہ اورپاسی  
اول شہیت است کہ آغا نام و میمونش نیز خوانند و او استاد مرسل لہرامہ است کہ عرب اورا اورپاسی گویند  
و معنی آغا نام و میمون نیکبخت باشد و اصح آنست کہ شاکر و شہیت و استاد اورپاسی بود و لید اعلم بالصواب  
صاحب پسر اورپاسی است و صابی با و منسوب اند از سخنان او است گفت کسی کہ صاحب عقل نیست غضب  
مغلوب نمیشود اندک و دگفت کہ بادشاہ عاقل بر فوق و مدارا میرسد بجای کسی کہ سبوح و صولت نتوان رسید  
خصوصا بانیکان و برگزیدگان و گفت کہ طریق بادشاہ صاحب راسی اینست کہ اعتبار کند مردان را بکوار  
ایشان نہ بر جہت و بزرگی جسم ایشان و گفت با کسی کہ قدرت دفع آن مدار می مخالفت ظاہر کن  
اسفلینوس از اکابر متقدمین حکماست وطن و مسکن او شام بوده و شاگرد اورپاسی بود و بقول  
جالینوس او پیغمبر بوده و بر وایتے و اصح علم طب اوست و تعلیم آن بالمشافہ نگرد می جز بفرزند  
خود دیگران را نیا مویختی تا آنکہ در عهد قمر اطبیگانگان را نیز اموصقتند و اکثر علما از اولاد اسفلینوس اند از  
سخنان اوست کہ بسیار روزگار باشد کہ آن را خدمت کنند و چون روزگاری دیگر پیش ایدستایش نمایند گفت  
تو ت حاجت از آن بهتر است کہ منت نا امل کشند و گفته منرا و از احسان آنکن است کہ کافر نعمت نبود و گفت  
عطا بر فاسق تقویت اوست بر فسق و گفت دشمنان شمان نامحشمان نیستند و گفت عابد بے معرفت چون  
گا و اسیانست کہ میگردد و بر جسامی خود ایستاده در ویشی گفته ز اہد بے علم مسخرہ شیطان بود و گفت تعجب  
دارم از آن کہ با احتمال ضرر از طعام مضر پرہیز و بسبب بیم آخرت از گناہ خود را پاک نمیدارد و لقمان حکیم  
بقول پیغمبر بوده اکثر برانند کہ حکیم بوده ہر گونه در عمد داؤد بوده و او غلام اسرائیلی بود و گو سفند پیچید اسرائیلی  
اورا بدست اسرائیل بفرخت اسرائیل اورا ہنرم کشی فرمود و گویند کہ خداوندش اورا روزے گفت کہ گو سفند  
بکش و بہترین اعضا می او نیز دمن بیار لقمان برفت و دل گو سفند را بیاورد و خواجہ گفت بدترین اعضا  
بیار لقمان برفت ہمانرا بیاورد و خواجہ تعجب نمود و از سبب آن سوال کرد لقمان گفت دل بہترین اعضا است گردان حکمت بود و بدترین  
اعضا است اگر بخلاف این باشد خواجہ بردمانی او تخریج اندازد و او را و ش کرد و گویند روزی خواجہ اورا گفت در فلان مزرعہ کجی بکار او جو کشت و  
ہنگام در و خواجہ بسیر مزرعہ رفت بجای کجی جو دید گفت نہ ترا گفتہ کہ کجی بکار گفت جو کاشتہ بجان آن کہ کجی بکار و خواجہ بخندید گفت چگونہ کجی کرد  
لقمان گفت تری بدیم کہ با اعمال کمویدہ ہشت میخوابی باخو کشتہ اگر باین اعمال بہشت رسد تو اند نمود کہ کجی بکار و خواجہ بر و شا گفت از او ش کرد  
حکایات دیگر در باب لقمان نیز بطریق سید البحرین لقمان از او ش خواجہش اورا بایاد و در آن تکیہ عظیم دید آید لقمان مالد ارشد

و سجدت و او دو سوست و در حرکت کامل گشت روزی لقمان ترو را و در وقت صبح که او و خلقش از آن میانه میانی میخ  
 نه پیر سیار لیکن تعجب نمود و او را تمام کرد و به خواست در بر کرد و گفت نیکو زهی است لقمان بے سوال حال  
 بدانت و گفت نعمت خیر حکمت او را گفتند او ب از که آموختی گفت از بے ادبان که هر چه از افعال ایشان در نظر من  
 ناپسند آمد آخر از مردم نفیست که لقمان صاحب مال بود و مردم قرض دادی و گفتی که بگیر این امانت خداست و در خیال  
 او کن و کتمان جو تا نتوان اسکا از کتب فزک بار آتم میگفت که لقمان سرگز ما را در آنچه در رعایت تنگدستی میکند  
 در حیب السیر می نویسد و قی رئیس می را و ام و او چون یکسال بگذشت پس خویش را طلب آن وجه فرستاد و هنگام  
 وداع گفت در راه زیر فلان درخت نشسته است اینجا فرود نه آسے و رئیس فلان موضع اگر ترا بدامادی قبول کند  
 قبول کنی چون رئیس بدیون برسی در قصرے که کنار دریا دارد و دست بخشی پس گفت اگر در راه پیری رفیق تو شود از فرموده  
 تخلف جان نذر ای پسر بر رفت و در راه پیری همراه او شد چون پیشه بود درخت رسیدند گفت اینجا فرود آئی گفت  
 پدر مرا از آن منع کرده گفت این نیز گفته که سخن پیر نشنود گفت آسے پس فرود آمد و بخت پیر او را حراست میکرد و بار  
 از درخت قصد پسر کرد و پیر او را جدا بکشت و چون جوان بیدار شد پسر گفت منستی که لقمان ترا از نزول اینجا منع  
 کرده بود پس همراه او از تن جدا کرد و با خود گرفت در روان شد پس بموضع رسیدند رئیس اینجا ایشان را شناخته  
 خود برو و خواست که دختر پسر لقمان دهد و او ایام نمود و اما آخر با شاره پیر قبول کرد و پیر آن سوار را در شرف فاف دید و  
 و گفت پیش از مباشرت این را بر آتش نه وزن را گوی که تن خود را بر آن محبوس کند و دو با سفل بدش پسر پسر فرموده  
 عمل کرد و دو بموضع مخصوص و خست رسید نعره نزد و بهوش شد و گرمی مرده از فرحش و رفتاد پیر گفت هر که باین  
 دختر گرد آمدی گرم قصبه را در بگزید سے تا ملاک شدند سے لقمان از آن ترا منع کرده بود پس روزے چند در خانه رئیس  
 ماندند و بدیده رئیس مدیون شده نزد او پسر را احترام کرد و خواست که شب در قصر کنار دریا پسر پسر لقمان  
 بموجب وصیت پدر را بنمود و بدستور با شاره پیر قبول کرد و شب چون همه بخواب رفتند پسر پسر لقمان را بیدار  
 ساخت و گفت عادت این رئیس آنست که چون فرزند خواهرش آید او را در کنار دریا بخواباند و شب با خود  
 چند بناید و آن بیچاره را با سر بر یک بران خفته است بر دار و در آب افکند اکنون بر خیز پسر لقمان برخاست  
 پسر با اتفاق او سر بر داشت و بموضع برود که پسر رئیس در خواب بود آنجا سوار او را بگرفت و آورد  
 بجای خود نهاد و رئیس شب بدستور اینجا آمد که پسر لقمان را بجای داد و او و سوار پسرش را بجان پسر  
 لقمان برگرفت و در آب افکند چون روز شد از حال آگاه گشت و متحیر ماند و مال بدو پسر لقمان را  
 مختصی المرام باز گردانید کتمان جو تا نتوان اسکا می فرمود که در توریت هرگز مرقوم نیست که لقمان متهم  
 و شگرد و او بود و چه او بعسرت و فقر روزگار گذرانید سے و بعد از او دو و پنجدهین سال بود و او آرد و از  
 جمله نصاب لقمان است که به پسر خود اخلاق مردم میباید و بدبخت و اخلاق مردم سعادتمند نمود و گفت  
 اے پسر تقی گیر از چنین کج خلقی تعالی ترا و انا نیده است پسر سے که و انا جابل نیست و گفت



اے پسر من بدستیکه بخش گوینده چپا و بد بخت است اگر خن گوید زبان او را رسوا سازد و اگر سکوت  
رسوا گردد و اگر عمل کند بد میکند و اگر فعل کند ضائع میسازد و اگر استغنا ورزد و مگر میکند و اگر مفاسد می شود و یا یوس  
میگیرد و اگر کسی برو قدرت می یابد خوار و حقیر میگردد و اگر خوشحال شود و با فراط می شود و اگر خربین گردد و اسیر میگردد و اگر  
بر کسی قدرت یابد بے اندامی می کند و اگر سوال کند از برام و مبالغه مینماید و اگر سؤال می شود و بخل می ورزد و اگر خند میکند  
مثل آواز خرم میکند و اگر مکافات کند جو را و امیدارد و اگر زجر میکند عفت نقد می میکند و اگر کسی باو چرمیکند چشم  
و عفت میکند و اگر عطا میکند منت می نهد و اگر کسی باو عطا میکند شکرت نمیکند و اگر ترس باو سپاند خیانت میکند  
و اگر کسی ستری بسیار و تهمت می بندد و اگر تبه اش یائین تر است از تو تر اعیب میکند و اگر بال تراست  
غلبه میکند و اگر مصاحبت تر کند ریخته می اندازد و اگر از کاره کسی تر نمیکند و از زجر کسی استراحت نمی یابد  
تعلیم او با خرمی و سدا و اهل آواز و خوشحال نمیشود و از ایشان بدمی را دور نمی سازند و اگر بزرگ از ایشان است  
همیشه ایشان را دور رنج میدارد و اگر خرد تر است بزرگ را و از آزار میدارد و راه بندگی نمی یابد و اگر راه نمایندگانی  
نمی کند کسی که با او معاشرت کند خوبی نمی بیند و کسی از گوشه گزیند سالم نمی ماند و اگر سخن گوید صواب نمی گوید  
و اگر با او گویند نمی فهمد و سیاه روی و فرخانی نمی کند و در بلاد متکدستی صبر نمی نماید و در مسئله تامل و توقف  
نمی ورزد و آنچه معروف و نیکو است بفعل نمی آورد و شکر گذاری نمی خدانی کند و و غایبازی ترک نمی سازد  
و قبول نصیحت نمی کند با حکما موافقت نمی نماید و علم او را در عجب میدارد و اگر موافق علماء و را می نباشد چنین  
میداند که نیکو کار است اگر چه بدکار باشد و معتقد خود را شکر می بیند و مشر خود را خیر می پندارد و در تقصیر خود را خرم  
و بخل خود را علم می انگارد و هر چه نفس او را خوشش کند فرامیگیرد و هر چه بخشش نه آید ترک می کند و خود را نیز بدان  
سقوطه میگرداند و اگر مخالفت افتد حق را تکذیب میکند و اگر محتاج سخن شود باو وسیل نمی کند و اگر از حق سوال  
کنید منع کند و اگر حاضر شود اهل حق را بار سے نمیدارد و اگر از ایشان غایب گردد و ابطال حق کوشد و اگر با علما  
مباحثت کند از ادب و تعلیم ایشان نگامدارد و اگر با زیر و ستان خود نشیند بر ایشان قفسه میکند و سخن حق که  
از ایشان سز زند خنده می آید و مخالفت ایشان میگوید از لقمان پرسیدند که کیست از مردمان و انان گرفت  
آنکه از علم مردمان بعلم خود می افزاید و گفته عجب در سخن خیر از عقل میدهد پس نظر کن آن چیز را که میگوید گفت بجهای  
که در آئی بالا تر از منمیشین و گفت حسن نیت از عبادات است و حسن اسماع از حکمت و خوشخوی از کرم است  
و حسن جواب از دانش است و گفت اگر کسی را بجا حجتی فرستی حکیمی را مرست و اگر حکیم را نیابی خود برو و گفت  
منگهار از جای خور نقل کردن آسان تر است از آن که کس چیز سے فمانیدن گفت و در شویدا از مردمان به  
تا سالم ماند و لہا می شما و راحت یابد بدن با سے شما و نیکو نشو و نفسها سے شما و گفت صبر و وقسم است سکه  
صبر است بر آنکه مکروه داری می کنرا مثل نقصان مال و ضیاع و عقار و قوت اطفال ایشان آن دو کم صبر و اتمک  
دوست داری کنرا و در تحصیل آن اضطراب میکنی و می یاید که صابر باشی و در تحصیل آن و گفت شکر گذاری کن

کسی را که بتواند و بدو انعام ده کسی را که شکر گذاری تو کند بد رستنیای بقای نیست در نعمتی که کفران کنی زوان نیست  
نعمتی را که شکر گوئی و گفت شکر گفت هر گاه که بر میتر گارد و متواضع میشود و خیس چون بر سبزه گاه شود مشکبه میکرد  
و گفت مراد کلید حاجت است و حاجت کلید گناه است و گفت علم بهتر از گنج است گنج ترانگاه باید داشت  
و علم ترانگاه میدارد و گفت در تفتیش مال خود و اصلاح مال دیگران بکوش که مال تو بود که ذخیره آخرت سازی  
و آنکه میراث دیگران گذاری از آن دیگران بود و گفت احسن بر چند صاحب جمال بود با او صحبت نباید داشت که شیر  
بر چند خوب رخصت است ز رخت کردار است و گفت سه کس را در سه حال توان شناخت حلیم را نزد غنیمت  
و شجاع را بر خوف و برادر را نزد حاجت و گفت چهار هنر کاوی حکمت جمع کردم و چهار از آن برگزیدم که دورا فراموش  
باید کرد و دور باید گرفت خدا را دور نگه ایاد باید داشت و نیکی را که با مردم کمی و بدی را که با تو گفتند فراموش باید  
کرد و گفت و خوشخوی یعنی خوشی خوش خویش بیگانگان است و بدخوی یعنی خوی بد بیگانه خویشان است و گوی  
و سر و بنده حلقه بگوشت از تن تو از منی برود و بد لطف کن لطف که بیگانه شود حلقه بگوشت بد و گفت اصغر عقل به از  
منکرم جابل اساق و فلیس و انبا و فلیس نیز من نامند از اکابر حکماست حکمت از لقمان و سلیمان بشام  
آموزخت و بقوله از او و تعلیم یافت و او مجرد و متوکل بود و هر چه از قوت گیر و زده اش زیاده آمد نه  
تصدق کرد و نه ذخیره نهاد و می و او پیونان رفت و از کیفیت خلقت عالم سخنها گفت نه پسندیدند و  
از شهر برانند و در تاریخ احکما مسطور است که حکمت و حکمت پیغمبری بوده که مزوج بلفلسفه بود و او اول  
کسی است که جمع بیان معنی و صفات الله تعالی کرد و همه را جمع بیک معنی ساخت و گفت که نیت حق تعالی  
را معنی تعدد و تمیز از یکدیگر که سر یک از آنها مخصوص بنامی باشند بلکه او یکیت فی الحقیقت جمع من الوجوه  
بجلاف موجودات دیگر بد رستنیای محرمات عالیله را بکثرت و تعدد عارض می شود و یا به اجرامی ایشان و یا بمجا  
و نظایر و ذات حضرت باری تعالی متفرقه مقدس است از همه اینها و باری از بزرگان حکما و مشایخ با او متفق اند و علو  
علیه السلام بصری و جامعه معتزله همین مذرب در پیشگاه غورس حکیم اول کیه است که حکمت را فلسفه نام نهاد و علم شیا  
پدید آورد و بعضی او را حکیم خوانند و گوی بر آنند که پیشگاه غورس معاصر هر اسپ و وزیر او بوده حکمت از اصحاب سلیمان  
آموزخت و پیوتان شد و علم هندسه و طبعی ظاهر ساخت و موسیقی اختراع نمود و او است و هشتم کتاب تصنیف کرد  
و به بقای نفس بعد از تنهایی بدن قایل گشت و اینکه بعد از نیکه اگر از اهل ثواب است ثواب می باید و اگر از اهل گناه است  
عذاب با خواهد رسید بر رای حکمای آلمی و او هر روز بر خود غذائی ترتیب داده بود که هرگز بیمار نشد و گاه فریه و گاه لاغر  
میو و گاه شاد و گاه غمگین گشتی و خنده و گریه میکرد و در تاریخ احکما سینو لید که طعام صباح او شیر گاو و غسل بود و وقت  
شام نان و آب و سبزی با و طعام مطلوب او ترابانهای کاهنای بود که بر امی خدا قربان می نمودند و هر گاه که رئیس کاهنان شد و خدا  
خود از چتر سے مرتب بود که گرسنه نشد و تشنه نشد و او مطلوب و ستان را بر مقصود خود مقدم داشتی و گفتی که مال و دوستان  
مشترک است میان ایشان و او بشهر فرو و طویا شناخت فلول از ابالی آنجا که بکثرت مال معروف بود و نزد آمد پس

خوشنای آغاز دنیا و فیتنا غورس اور اٹلاست کرد افلون برنجید و قصد فیتنا غورس نمود فیتنا غورس با اتفاق شاکر و ان  
 با او نرم کرد و ظفر یافت افلون با چهل تن قتل رسید حکیم از آلای آن شهر متوهم شدند فارا نو نیارفت و از آنجا بشهر فارس  
 شتافت بزرگان آن دیار نزد او آمدند و گفتند که قتل چهل تن را وادار و حکم نمود اکنون بشهر دریا بار کرد و فیتنا غورس  
 بشهر رسید دیگر رفت جمعی قصد او کردند فیتنا غورس بجای رفت آنرا میکل گفتند و دشمنان او را محاصره نمودند  
 و آتش در میکل زد و فیتنا غورس با اصحاب بسخت از سخنان دوست هر چیز بے عقل محتاج است لا دولت گفت خنده  
 بیوقت این غم گریه است او را گفتند تو حکیمی گفت فیلسوفم یعنی دوستدار از حکمت اتم حروف از کیشان چو باتمان  
 اسکاٹ تحقیق این لفظ فرمود که فیلسوف لفظ یونانی است مرکب از دو لفظ فیلاو یعنی محبت و عاشق و سوف یعنی علم  
 و بکثرت استعمال و او فیلو حذف شد فیلسوف ماند با جمله او را گفتند شیرین چیز با چیست گفت آنچه کس را بآن میل باشد  
 گفتند فلان ترا بد گفته گفت از آنکه راه بخوبی نبرد و گفت شهر دوام باز چیر زائل و گفت خاموشی موجب سلامت است  
 از بد است و گفت باید که شرم از خود بیشتر کنی که از دیگران یعنی در خلوت نیز باوب باشی و گفت عتاب با خود بهتر از  
 عتاب دیگران و گفت بعد کن تا ما کردنی در دل گذرای و سم آن کنی که شاید تا آنچه خواهی و گفت مدح خود همچو خود است  
 و گفت سوگند سبقت خوردن نشان درو شکوئی است گفت اگر از کسی خطا سرزد چه نیکو بود اگر سرزند و بر آن مطلع  
 شو و چه مفید باشد گفت بدترین مردم کسی است که مال بهر دیگری جمع کند و گفت نگار داشت آنچه در دست است  
 بهتر است از طلب آنچه پیش تو نیست و گفت آنکه مداح خود را مال ندیدد آتش برود که او را بدگوید کی راوید که لباس فاخره  
 پوشیده بود و سخنی با صدواب میگفت گفت با سخن را چون لباس خود کن یا لباس را چون سخن و گفت سخن را از است  
 که بشناسی وقت را که سخن گفتن در آن خوب است یا سکونت و زریدن و گفت طبیب کسی است که بدن خود را از  
 بیمار بیهانگا ندارد و کسی که محتاج بپایان غیر شود و طبیب نیست و می گفت بیشتر افتد که بر حیوانات میرشد تا بر بی زبانی  
 است و اکثر کلمات انسان را که رومی میدارد باعث زبان است و گفت کسی که نفس خود را در ساز و از چار چیز هرگز  
 مکرده می به او نرسد و آن اول عجلت است دوم بجاخت سوم عجب چهارم کمالی چه شمره تعجیلیشانی است و شمره بجاخت  
 حیرت است و شمره عجب متعصب و شمره شستی و لذت و خواری و گفت حکیم محافظت نفس خود نخواهد چنانکه دیگران محافظت  
 بدن خود مینمایند و گفت نفس میان نیکان و در لذت و نعمت است و میان بدان در کلفت و اگم گفت کسانیکه گرفتار  
 شهوت بدنی اند و بندگانند حواس را و ارباب فضائل موافق اند عقل را و گفت خدا کنید در دنیا کم از کسی که بی باکانه  
 عیوب خود را بشمرد و گفت فکر را پیش از عمل بعمل آرند و گفت با همه کس یکشاده رومی و تاملت به پیش آئی نه بگریفتگی  
 و کرامیت و گفت پیش حق تعالی قعلما و کردار با معتمد است نه قول با و گفتار و گفت چه نافع است انسانرا که  
 سخن گوید بچیزهای نفس و اگر ممکن نباشد گوش کند از کسیکه آنرا بگوید و گفت پیش از آنکه کاری کند فکر کند و از کار بازیر که  
 کار بدر نشیبه و مدد کار نیست و گفت محافظت و صحت بدن خود به میان رومی از طعام و شراب کنند و کج  
 و ریاضت چندان مکنید بلکه طلب کنید صحت نفس را و گفت ملاحظه کنید از کار یک در کرون آن نفس شما حدی کسب کنید



و در سال و دگر به منظر و دین دار و امانت گذار باشد و چون با و شاه بخواب رود و پاشغول بچرخد از لذت شود  
باید که اعتماد کند بر دربانان و نگهبانان قصر خود و صد رکن در خوردن و آشامیدن از دست زنان که نزدیک اویند و همچنین  
لباس از دست ایشان نباشد و استشمام رایحه و بخورات آئینه نماید که نهایت اعتماد بر او داشته باشد و گفت بهترین است  
اناث را نسوان و ذکور را مردان تعلیم کنند تا لیس ملیطی از حکماء کبار پیشین بوده مبصر شود و علم آموخت بملیطه بازگشت  
و او اول کسی است که در این دیار فلسفه ظاهر ساخت و از سخنان اوست که سبب اول آب است و هوا و خاک از آن  
متکون شده و از صفات آن آتش پدید آمده و از دو و پنج از آن آسمانها ترتیب یافته و کواکب از شعله های که از این ظاهر  
گشته و این قول موافق تورات است و در قرآن شریف است قال الله تعالی و کان عرشه علی الماء و ایضا ثم لکن  
الی السماء و هبى و خان از سخنان اوست عاقل کسی است که زبان خود را از مذمت نگادارد و گفت فاضل ترین برکات  
ملاقات است بروجه نیکو گفت صورت روان ضمیر خیر میدهد و گفت بخاشوشی عادت کردن صورت مستی است و  
گفت بجا بخت دور میکند رای عقل را و البواب سبکی میگشاید بسوی بجا بخت کنند و گفت لایت نیست ترا کردن چیز  
که هرگاه ترا بآن سر زش کنند و خشم شوی و گفت اگر خواهی که غمی شوی شهوت را مغلوب و مقهور ساز بد رستی که فقر کسی  
است که پذیرد دست شهوت است و گفت ایشان نیکو کار بهترین چیزهاست که بروی زمین است از سایر حیوانات  
و گفت که مردم سه طبقه اند یکیه موسوم به نیکی و دیگری موسوم به بدی و سوم عاقل که نه خیر شناسد و نه شر گفت همراهی  
بسیار باعث انحصار قدر است و گفت کیست که بداند که حیات موجب بجا کیست موت باعث آزادی و گفت اگر بر  
موصول غرضها صبر کنی هر آینه سعید شوی و گفت کسی که احسان کند بر کسی و او بدگر خیر تلانی نماید شکر گذاری آن نکرده است  
و گفت کسی که تحمل مصیبت های سخت شود او مرد است و گفت بسیار ضرر را که مردم میرسد بجهت ترک مشورت است  
و گفت ملاست بکنید احدی را که پیش از آن که تقصیر از کار او کنید و گفت خیرهای ظاهر را ترک نکنید و طلب خیرهای  
نباشد بکنید و گفت که ادب باعث انس همه چیزهاست و گفت بگریزید از مشورت مرد شریر و اگر مشورت عمل نکنید  
و برسد و شمارا مضرت پس تحقیق شما سزاوار مضرت هستند و گفت از کلام مرد دانسته میشود و مذمت او و گفت  
عادل آن نیست که طلسم بکند بلکه عادل کسی است که اگر تقویت دهند و بر میری کنند و از انظم طلسم کند و گفت آن کسی  
که پیگیر مرد از جنگ پس باز میگردد و و جنگ میکند او مرد است و گفت دوستدارنده مال را آزادی نیست و گفت شقی  
زندگانی میکند باز و آرزو و گفت سخن خوب نگا دارنده غضب است و گفت عمر آنست که به فرح میگردد و آنچه برنج گذرد  
زندگی زندان است و گفت جمیع مردمان می مانند و آنچه در اندیشه ایشان است چنانچه حق تعالی جزا میدهد ایشان را  
موافق عقیده ایشان و گفت عمر کیه عمر غیر گذرانید عمر اویست اتم حروف را حسب حال بیاورم آمد مصرع هر کس که بجام  
دیگری زیست که او است و گفت بد رستیکه زن عمر مرد را کوتاه میسازد و اگر نباشد تران فی پس زندگانی کن به بهترین منجی  
و گفت زینت هر زن سکون آرام است پس آن صالح سالم میدارد و منزل را و گفت هرگاه منزل را تجویز کردی طلب  
کن زنی را یا راری و بدتر از او کار را و گفت عاقبت نکاح بدامت است و گفت زن نیکو کار سهل و آسان بدست آید

وزن عاقل باعث سلامتی شوهر است و گفت زن اگر وزن کرده شود بهتر است از اینکه تزویج کرده شود و گفت زنان لطیف  
 میل دارند با فراطرفه و گفت نکاح کنیز از ناز به چنان ایشان را بدست میزد که مردمان نروخ میکنند چهار نه بر وزن و گفت طبیعت اخلاق  
 بزرگی بر زنان نمیکند و گفت هرگاه آراوه تزویج کنی پس نظر کن به سائید صفا به آن زن که نمی پوشد خیر را که در آن صلاحی باشد  
 و گفت زن قدرت میدارد بر آنکه چیزه از تو فرگیرد و گفت کسی که در یک چیز دو بار غلط کند حکیم نیست و گفت اگر پدری  
 صاحب دولت و کرم را چیزی اندک فراگیری از او بسیار و گفت ایشان قاورترین حیوانات است بر حیل و گفت او  
 دشمنان انتقام میدی کن تا ترا مفرت نرساند و گفت آماوه ساز آنچه خیر را که محتاجی بآن از برای ابام پیری و گفت  
 اگر سنگی و مفاسی عشق را بر طرف میسازد و راقم حروف گوید شاید عشق بجای می راید و نه حقیقی را و گفت مرد نکوکار  
 در آرام و سکون است و گفت کمتر یافت می شود و امانت در زمان و گفت بعضی از مردمان با شنیدنکه رومی نامی بدی می شنیدند  
 و کردارهای شان خوب است و گفت اگر عمل بقول دشمنان کنی مفرت کنی و گفت کسی که صاحب سکوت شود بسبب  
 آن مهابت پیدا میکند و گفت بعضی از مردمان دشمن میدارند و کسی را که احسان کند بسوی ایشان و گفت صالح از مردمان  
 کسی است که نیکو باشد ظن او راقم حروف گوید از آنجا است ظن المؤمنین خیر او گفت خوبیا حاصل نمی شود و نمی توان کرد  
 مگر بشت و گفت نیکو میشود و زندگانی تو اگر مغلوب سازی غضب را و گفت عاقل هرگز را بر زندقه ترجیح نمی نهد و  
 گفت بدرستی که از بد مهیا و آماوه نمیکرد و برای فاسق و حریص و گفت بگریزید از خوی بد و از تزویج زن بد و اگر زن میکند  
 پس نگاه دارد او را از اخلاق و رویه و گفت سکوت بهتر است از سخنایکه نه او از نیست و گفت پدر و مادر را قدر و منزلت  
 پیش عاقل است و حسد غالب است بر اکثر طبایع و گفت نیکو می کن بر کسی که قدرت بر نفع تو نداشته باشد و  
 گفت یاری کردن بدان را بر بدی کفر است بحق تعالی و گفت اساطیر از کبار حکما می ملیطه است صاحب  
 مذہب بونهم و او گفته که اول مخلوقات هواست و چو آن هر چه نیست از آن متکون شده است حکما و نحو سطلی از اکابر  
 حکما بوده اول کسی است که کون و فاعل را قبل گشته و از سطل و قول او را در کتب خویش آورده و آنچه موافق خود نیافته  
 رد کرده و مذہب و آنست که اصل اشیا جسمینیت که همه اجسام و قوی از آن متکون شده و او پیوسته و رعب و شفت  
 بود و گفتی اگر نفس نیردست می باشد از آن بهتر که من زیر دست او باشم و هر که او را ستالیش کردی الحاح نمودی  
 که از آن بگوید شهر او انقلاب پیدا آمد و خلق مضطرب شدند و بود چنانچه بود و گفتند درین حالت چگونه آرامی گفت اگر  
 امثال این در خواب بنید اضطراب کنند یا نه گفتند نه گفت مرایان خوابست که کارهای آتیانی را خوابی و خیالی میداند  
 وقتی ریش با او سخنهای درشت گفت حکیم تحمل نمود و زن از تحمل حکیم و غضب شد و در آنوقت رخت نکست بر سر  
 و عالم بر سر حکیم ریخت آن وقت حکیم کتاب مطالعه میکرد و سر برداشت و گفت مرا مهاتی کردی و طعام خویش را  
 و باران بارانیدی و چیزه دیگر گفت نه چون اکبر از اکابر حکمای یونان است معاصر انکیا و نحو سطلی از اکابر  
 و استاد و لا و قوس و صطامی بوده و بادشاه او را گفت مرا و خط بگو در کاسه آب بیاورد و گفت اگر تشنگی بر تو نماید  
 این را بنچید میخوری گفت نصف مملکت خویش گفت که چیزه که بشربت آب بر می نهند فخر متوان کرد و روزی

جوانی وید که یکبار دریا از غایت فقر محزون نشسته بود گفت چنان انکار که تا جرعه صاحب نایه بود و صد بار  
 گشته و آشتی و بر این دریا میرفته و ناگاه با دوسه عظیم برخواست و ثوبان را غشی که گشتی با غرق شوند خود بسلامت  
 بانی چنان شمار دوست از تفکر معاش بد از جوان شاد و شید و خدمت گزینگی که او را دوستان بسیار بودند و شاد و شاد  
 گمان برد که سر فروخ و در پس گرفتار خواست که نام موافقان خود باز گوید و ریتون گفت او را شکیجه کرد و نذرینون  
 زبان بریده پیش انداخت و در شکیجه گذشت از سخنان او است که قمر من از مردن بدن و ترس از مردن نفس و گفت  
 که اگر نیز بیدار شما افتد گویند که از ما است و اگر از شما بود و نگویند که ما را بود و چه آن عاریت بوده که اگر ملک شما بود  
 از شما بودی و از شما بدید که از دیگر بیدار شما منتقل نشدی گفت شکل ترین چیزها است که نفس خود را شناسی  
 و سر خود را ندان و ارمی و گفت زبان مرد و فیض از شمشیر بریده تر است گفت حکیم شراب المقدار که مست سازد میخورد  
 و در این پسیدند که خواب چیست گفت راست است از شفت مناسب است برگ و گفت سزاوارست  
 مردان را که کلاه کنند زن صاحب جمال چه بسیار میکنند با شرت با او و آن باعث ضعف است و از تکیه می کنند  
 بر مرد و گفت خواب مرگ است کوتاه و مرگ خوابی است و از و چه قهر طمس از اکابر مشایخ حکماست معاصرین  
 بن اسفند یار بود و در سطوحی او را بر سخن او سنا و خود افلاطون ترجیح می نهاد و از سخنان او است که تا شرفوت را منع و  
 خود کنی خود را از افراد ایشان نشمار می و گفت چنان شیرین مباحث که ترا فرود برد و چندان تلخ مباحث که از بدانت  
 بیرون افکند نقاشی او را گفت که خانه خود را بچ بزمی تا آنرا مصور کنم گفت اول تصویر کن تا آنرا بچ بیدار نام او را  
 گفتند گوئی دست بردمان نهاد و گفتند مشن و دست بر گوشش گرفت گفتند مسبین چشم پوشید گفتند بدان گفت این  
 و تا در نیمه او و هر کس شاعر اقدم فضال شعر می یونان بوده بعد از موسی یا نصد و نوزده سال خلا شده  
 در سطوح و یونان شعر او را از خود جدا کردی و وقتی با سنیر او فتادیکه خواست که او را بخر و گفت از بجائی گفت از  
 مادر و پدر گفت ترا میخرم گفت نتوانی خرید زیرا که خریداران بود که آفریننده بود و دیگری او را بخرید گفت بچه کار می کنی  
 گفت بکار از ارمی پس چند می بندد هماندا نگاه آزا و گشت صد و بیست و سال عمر یافت از سخنان او است که از  
 کثیرین از کوسامی و گفت خاموشی بسیار گمراهی آرد و بسیار می سخن قدر سخن را بیل نمیکند گفت عاقل آن بود که بر زبان  
 خویش قادر بود و آنچه یعنی نشاید گوید و گفت حیات موجب بندگیست و موات موجب آزادی است و هر دو از اکابر فلاسفه  
 است شاگرد هیشا غورس و استاد افلاطون بود نام سقر طمس است و سقر طمخفت است بعضی بر اینند که او وزیر  
 بهمن بود و دل از بهمن برداشت و بخرید و بخرید و در طرقت عبادت مخالفت یونانیان نمود و لهذا از حکمت طبعی برگزیده  
 حکمت عقلی را نیک سر اسیر نام داد او را گفتند که خدا شومی زنی را که بفاست میل بود و خواست و گفت این بهر آن  
 که دم که بصیر و تحمل عادت کنی کیتان جوتهان اسکاٹ با را قم میگفت که نام زن سقر طمخفت از ان چینی بود و در فرنگ  
 بر زن که زیاد گویند او را از ان تنی تا مندر دوز سقر طمخفت از زیاد گوئی آن چیده از در خانه خواست که بر زن و  
 آن زن و یکی بر از بول از بام خانه بر سر او ریخت مردم بخندید و از حکیم پرسیدند که این چیست حکیم گفت که بعد از عدد

نیز



بارش می آید پنجهای یاقوه آن زن مانند برعد بود و لول بجای باران است القصد سقراط حکمت را عزیز داشتی و در اینجا گفت  
ثبت نکردی و گفتی که حکمت پاک است و در لهای پاک باید دید پوست حیوانات و گفته اند که همین سبب هیچ کتاب تصنیف  
نکردی گویند که در ابتدا پنجه از او ستاوشند نمی نوشتی او ستاد گفت که اگر یکی در راه بتورسد و سخنی پرسد لاچار بجانم روی  
و در کتاب نکردی و جواب گوئی سقراط متنبه شد آنچه نوشته بود پشت و پس از آن آنچه اموصی باید گرفته افتی آوده اند که سلمان  
یونان هرگاه بحرب رفتند س حکمتی را با خود بر روی یکدیگر از ایشان سقراط را با خود برد و در میان سخت بود و سقراط شب با  
از شدت سرما بخرابه پناه برد و بی وز و در آن کتاب نشستی و گفته اند که در خشم بسر بردی روزی باد شاه در آن حالت  
اورا بدید گفت چرا نزد ما ن آئی گفت از آنکه مشغولی دارم گفت بچه مشغولی گفت با پنجه مرا زندگی بخشد ملک گفت نزد  
ما آئی که آنچه خواهی هست گفت اگر چنین هستی در خدمت تو بسر بروی ملک گفت حاجتی که داری بخواه گفت حاجت  
آنست که باز کردی که اسب های شما مانع رسیدن پرتو آفتاب شده اند و سر ما منخورم ملک خواست که او را  
خلعت دهد و سقراط گفت که وعده کردی که مرا چیزی دهی که زندگی را بر پای دار و اکنون لعاب کرمان میدی مرا  
حاجت نیست آوده اند که سقراط همیشه از بیت پرستی تیرامی نمود و لاجرم یونانیان که بت پرست بوده بعد از او شش  
برخاستند و باز ده تن از قنات اینان بقتلش فرمان دادند ملک را سخا گفت آنچه عیب یار بود بقتلش فرمان داد  
اورا گفتند چه مرگ اختیار میکنی سقراط گفت بزهرم بدهم ملک او را حبس نمود و فریادون و شاگردانش نزد او آمدند  
و گفتند اگر قهرمانی ترا شب از حبس بیرون آریم و بروییه رسانیم گفت این شهر وطن منست آنچه بمن میرسد مستحقم علی از  
بهر نصرت وین حق است اگر برویید و م و تصرف دین حق کنم آنچه اینز بهین واقعه پیش آید پس شاگردان را وصیت کرد و و  
کاسه زهر که بر او فرستاده بودند بخورد و وافر لیون را پیش خواند و بروی او نهاد و گفت پس خود را بفالین نفوس علما  
سپر و م و در گذشت گویند چون شاگردانش بمرگ او متعین شدند گفتند ای او ستاد و ترا کجا دفن کنم گفت اگر مرا بیا بیدید چرا که  
خواهید دفن کنید یعنی آن نه منم علی کالید من است گویند او سخن مرگ بسیار گفتی و هرگاه از او سخنی پرسیدندی زنایه  
سر پیش افکندی آنگاه جواب گفتی که او تنها می دوست بود و بخورد بسیار عیادت و کم سفر بود و صاحب تواریخ الحکما گوید که  
سقراط اکثر سخن رمز گفتی چنانچه گفت ظر قمار سازند از بویهای خوش یعنی پریا زند نفس خود از ملکست و با خلایق را که زمین  
گردانید و گفت حوصن مثلث از سر کوهها پر کن یعنی حوصن مثلث که عبارت از ترکیب بدیع انسانست چه از آن او که مرگ نیست  
از نفس نیاتی و حیوانی و انسانی معین باید که حوصن مثلث قابلیت انسان را از مساوی عالمیه که بهشتا بخل اند از سر کوهها  
که عبارت از زو اهر جواب و لای آید از حقایق است پر کن و گفت مخورید گرگ شیر را یعنی حذر کنید از گنایان که گناه مثل  
شیر و گرگ است که می خورد و گفت وقت مرون مورچه نباشد یعنی در وقت کشتن نفس القنات بر چیزهای خواش کنیز و گفت بجای  
سپاه و بذر وید سفید را یعنی گریه را بجارید و خوشحالی و سرور را بذر وید و اگر گفتند مثل نیاحت گفت دنیا از آن حقیر تر است  
که بهر او مثل زنده و گفت پیچ گنج بهتر از بهر نیست پیچ غری بهتر از دلش و پیچ پیرایه بهتر از شرم و پیچ دشمن بدتر از خوی نیست و گفت  
یا دشمن مشورت کن تا با یاکه دشمنی او را بدانی و گفت بگریه و انام مشورت کند از رسوائی همین باشد و گفت سعی و کار را که نشاید و سود

از کمالی بدتر است و گفت اگر خاموش شود آنکه بداند اختلاف بر خیزد و گفت کسی که علم نداند چون کسی است که روح ندارد و گفت حکمت آنکه بنگاه بحال سد که از ستایش خود خورم نشوی و از دست عکین نگر می و گفت نیک و کس اند عالم گویا سخن و خاموش شنوای حق روزی بر کشتی سوار بود و طوفانی عظیم رخاست ملح را گفت از کنار آب تا کشتی چه مانده گفت مقدار دو انگشت گفت کشتی بسا حل آن که میان ما و مرگ دو انگشت مانده اورا گفتند چرا ترک دنیا کردی گفت یقین انهم که مرا به اگر از این بیرون بزنند خود بر غمت ترک کرده ام تا حسرت در دل نماند یکی نترس و آمد و گفت جامی سقراط کجاست جامی خود با و نمود مردی را شناخت و چون دانست که سقراط اوست و باز گشت و گفت چرا نام خود گفتی گفت تو مرا از جامی سقراط پرسیدی نه از سقراط جواب مطابق سوال باید کی اورا گفت بدان تو از ازل ازل بیت شرمی نیست گفت تو عاقل سبب خودی و اهل بیت من عاقل اند و گفت حوادث دنیا لاک طایفه است و عظم طایفه و گفت تو نگر می صحت تن است علم صحت مزاج و گفت اگر کس را بیکه کارا بر مراد بود و عفتش را مل کرد و گفت باید و در چنان باش که پس خود را چنان با خود خواهی اورا گفتند و بشو از مرگ چیست گفت ندگانی به بطالت گذرانیدن گفتند چرا بادشاه خود را استحقاق کنی گفت او چگونه بادشاه من باشد که بنده بزره من است چه شہوت مغضب هر دو بنده من اند و بنده آنهاست گفت طالب دنیا چون سوار کشتی است اگر غرق شود خطا کرده باشد و اگر نه متکلب خطا باشد و در جزو حال اورا صیاب توان گفت و گفت نزدیکترین چیز با مرگ است و دورترین حصول آرزو و گفت مرگ نیکو کار است و گوی است مرگ بدکار است و گوی جهانیان گویند که سقراط در شرم علم موسیقی می آموخت گفتند شرم ندری که با این همه فضل و دانش شاگردی میکنی گفت از آن فتح تر باشد که درین جابل باشم و گفت اگر خاموش نشود و دیگری اورا خاموش کند و گفت اگر ساکت شوی تا دیگران سخن از آن بهتر است که سخن گوئی و خاموشی کنن یکی از دشواری است که کدخد شود و گفت خد کن ای در و ام است میل خروج دارد و آنکه بیرون است هوس و خول و گفت خواب کیست قیام و مرگ چیست و گفت بهترین گروها با قناعت است اورا گفتند فلان دشمن تو بمرگ گفت میخواستم که گویند که خدا شد وقتی با تو نگر می بر ای بیفت از آن در رسیدند تو نگر می و بر کشید و میگفت ای وای اگر مرگ را شناسند سقراط میخندید و میگفت ای وای اگر شناسند و گفت آغاز و ستی نیک گفتن است آغاز و دشمنی بد گفتن اورا گفتند او می و عیب باشد گفت آومی اگر بے عیب بودی مرگ با و راه نبردی گفت اقرار و اعتراف یگانگی حق تعالی و آبروستن خانه دل از بیرون اخلاص او و پوشیدن بدن و اعضا پلاس طبیعت و اعمال بشریت خلاص است ابل جور و کمر ای را از کشتی و بی را بی و گفت در عجم از کسی که داند و شناسد فنا و زوال را دنیا چگونه اورا یاری میدهد و غافل میگردد و انداز چیز بیکه زوال فنا را بران راه نیست نقلت که سقراط روزی پیش بادشاهی که اورا کشت در آمد بادشاه گفت ای سقراط تو میگوئی که بت پرستی خوب نیست سقراط گفت آری این سخن گفته ام و میگویم که بت پرستی خوب نیست که را خوب است بادشاه پرسید که اگر خوب است سقراط جواب داد که سقراط را خوب نیست و ملک را خوب است از برای آنکه کسی که شناخت خدا را از اینها آنچه حق شناخت است احتیاج نیست اورا بچیز بیکه از بدیها نگا دارد و برساند اورا و این از لوازم و اجبات شناخت پروردگار است که شناخت ناسنده حق تعالی از بدیهات و ترسها و ور و محفوظ می ماند و آنکس که خدای را نه شناخت محتاج است بچیز بیکه اورا نگاہ دارد و باز دراز گنایان و کردارهای بلند ترس

تنها که می پرستند آن را پس چون پرستنده به بت از ترس بت اندر دایمی بدیاز میانه بنا بر آن گفت با و شاه و راست پرستی  
 خوب است و هر کسی که اعتقاد بخدا آرد و آنکس را از بتها فایده نیست بجهت آنکه جسد هائی مروه اند و تاریخ الحکما مسلم  
 است که سقراط را گفتند که ترا کجایا بد شد گفت اگر ایابد است پس من بد روی و بد خلق از برای من بهر سانند گفتند  
 فائده این چیست گفت بد رویی است آنکه مرا بر نزدیکی او بسیار میل نشود و بد خلق بنا بر آنکه تا بجا است او ملکه و تحمل  
 بهر سانم گفتند چرا نزدیکی بر سبب است مگر در سبب شرت از لیست بی پایان گفت سبب شرت را  
 از برای چهار وجه خوش نمی آید اول آنکه دانا و عاقل با دور و از این که پیره خود را بشکافد یعنی عورت خویش را نکشوف  
 کند و شتر خیری مشاهده نماید و دوم آنکه در آوردن و انداختن چیزی باشد در جامی نحس یعنی آلت را بفرج فرو بردن باشد  
 سوم آنکه ضعف قوتست و عاقل محافظت قوت را ضروری داند چهارم آنکه هم سوگند و مصاحب شدنست تا و  
 مرگ اگر آن زن می زید و زندگانی یا بد این کس میوهون دوست و اگر می میرد این کس مخزون میگردد و عاقل نفس  
 خود را میوهون چتر نمی بسیار و سقراط را گفتند که مال و منال حل عاقل را تعمیر میدهد و گفت آنکس که چنین باشد عاقل  
 نخواهد بود و گفت شخصی که علم ندیده باشد یا شنیده نیست که روح نداشته باشد و تومی با و شاه بر سر او ایستاده و گفت  
 از من نمی ترسی گفت تو نیکی یاد گفت تیکم گفت از نیکیان چرا ترسم و گفت نفس خدایست همه چیز را یعنی همه شیا  
 و نفس حاضر و محض کسی که شناخت نفس خود را می شناسد همه چیز را و گفت از سه طبقه اندوه و غم جدا نمیشود و یکی حسود  
 که در فکر آنست که نعمت از آن شخص زایل شود و بیاورسد و دیگر حلو و که عذاب و کسی را در دل خود محکم ساخته همیشه در فکر  
 آنست که او را بکشد و سوم تو گری که از فکر و اندیشه فقر و پریشانی برسد و خوابان رتبه باشد که او را قدرت آن مرتبه باشد  
 و گفت بهتر از بهتر آنکسی است که عمل کند بهر بهتر و تدبیر آنکسی است که عمل کند بهر بد و گفت عقول مو بهتری است و علم  
 کسی و گفت سعی را کار غیر موقوف بدتر از کمالی در کار هائی کردنی و گفت کامل نشوی تا آنکه همین نشو و از تو دشمن تو و چگونه  
 کامل توانی بود هر گاه که دوست از تو در امن نباشد و گفت هیچ خیر و خوبی در دنیا نیست الا دوستی عالم گو یا سخن خاموش و  
 شنونده بحق و گفت دنیا و دوزخ است کسی را که بر منبر کند از آن و حیثیت است کسی که دوست دارد آن را و گفت چه عاقل  
 است کسی که گو یا شود و بر متن و باز گشتن از دنیا سعی و اهتمام راند و را با دانی دنیا و گفت کسی که ترک کرد و دنیا را از ترس است کرد از  
 مشقت با و در بنجا او و دوست دارند او را اهل دنیا و امین شود از خوف عاقبت بعد از منارقت دنیا و گفت که  
 واجب است تا اهل کند عاقل درین که سجد نباشد در عمارت چیزی که بگذارد و او را از بر آید و دیگر گفتند سقراط  
 ایکی بغیرت میگذرائی گفت اگر شما شناسید نفع عزلت و بچشیدن لذت را بر آئینه و حشمت کنید  
 و بگریزید از خود چه جایی دیگر آن پیش سقراط حکایت نبوت موسی علیه السلام کرد که رسیده شد گفت  
 ما گروه یونانیم احتیاج نیست در تنذیب اخلاق ما را بغیر خود و بنا بر آنکه ما احتیاج خود را پاکینه و  
 ساخته ایم و گفت بد سخن گفتن و در باب چیز که مدرک و مفهوم نباشد جل و آوازی است و سبب ساخته  
 و مناطره در چیز که بحقیقت او نتوان رسید خطاست و گفت دنیا هیچ طورت باست و در طو مار که چپید

برگاه نشوده شود و بعضی پیچیده گرد و گفت در شکم زمین میت است و مرده بر پشت زمین سقیم است و بیمار و گفت چه خوب است شوتهای سباح و چه قبیح است شوتهای بد و گفت ملاحظه نمایند و بر نیزه از سخن چنینی اگر چه هست باشد از سفر اطر سیدند که چیزی دشوار تر از مرگ هست گفت زندگانی زیرا که در بستن غم است اندیش پیچیداری و سخت سفر و رنج و دوری و آسایش و خلاصی است از همه آفت ها و گفت عاقل سزاوار است که هرگاه سخن گوید بجای سخن نگوید که طیب مشفق با بیمار و گفت طلب دنیا خاله نیست از اندوه و فتنه میانه است و در طلب آن اندوه میکشد و هرگاه که یافت او را اندوه می رود و ناله میکند و نگاہدارم که فوت نکرد و اگر همین باشد از نیک فوت نخواهد شد یقین میداند که از برائی غیر خواهد گذشت پس در غمت است همه حال و گفت شاگرد خود را می پس من قناعت کن از دنیا بجز راک روز که بتو رسد و گفت فاکن از مشروبات بجز یک تشنگی نباشاند و راضی شواز پوشیدن با بچتر یکم برادر کن و فداور از مسکنها بجای که در آن گنجی و خود خادم باش و مستغنی شواز و سلامیت بغیر و تعلیل را مرکب ساز و زمین را خوا بگاه و ماه و ستاره را چراغ و شعل و علم و دانش را مطلوب و عمل را زاد و آب و شعله را خورشید و حکمت را شیوه و شمار که میشود فاضل ترین اهل زمان خود را حق سیکر و کس به نیکان که پیش از تو بوده اند و گفت طالب دنیا همچو پیونده سر است که تشنگی آن را در نظر او خوب و مستحسن بنماید پس خود را در جست و جو در سیدن آن در لعب می اندازد و چون رسید بان زمین معلوم او شد که کمان او بخیانت کرده است و مقصود را فوت نموده و از آن نشسته است و حسرت او زیاده شده است و رنج او ضایع گشته و گفت دوستی دنیا سورت را بکار نیست و کاشتن تخم حسد و کجاند اشتن بدیها و بار آوردن از کجها و گفت ایشان در دنیا بجمع احوال در عذاب و ملاست آنچه با و میرسد از نعمتهای آن همگی در محرم غیر و زوال و بهره متع از لذات آن کم و گفت دنیا فریب میدهد و رسوای سازد و طالب خود را چنانچه می بیند از غیر اینکه بر اهل دنیا واقع میشود از نیک ساعتی لذت چشاند و در عفت آن قناعت و در کام نهد و می گفت جماعه حکما و اهل فتنه همه مخدوم اند و کسی که غیر خود را خدمت کند او بنده است نه آزاد و گفت مرگ حق است و مکرده نمی دارد آن را مگر آنکس که بسیار شده باشد جو رستم او کم باشد عدالت او و گفت تفصیلت مرگ همین پس است که باعث فعل است از عالم خواری و ذلت بعالم عزت و از عالم فنا بعالم بقا و از عالم جسد بعالم عقل و دانا می از عالم تعب بعالم سرور و گفت کسی که خوب گذر داشته است زندگانی او خوب است مرگ او و گفت در محالست نیکوان سعی کن و دور باش از صحبت بدان اگر چه تو نیک باشی و گفت مردمان را چرا و گوش و یکر زبان و او ده اند از برای آنکه شنیدند نهایی او زیاده از گفتن های او باشد و گفت نفس برین چیزها که جوانان باور محبت گیرند و است چه کترین نفع اولین است که انسان را باز میدارد از چیزهای رویه و گفت سلوک اسلام است از برای آنکه سخن بسیار بے خطای بسیار نیست و گفت که خطا کسی را در سخن عارض میگردد و که نداند که چه میگوید و گفت اگر بجای سخن اندک گوید مرگ بیخطا نبود و گفت نفع سکوت زیاده است از نفع سخن گفتن و ضرر سخن گفتن از حد زیاده از سکوت است از ضرر سکوت و گفت که عاقل در آنست میشود و بسیار می خاموشی و نادان و جاهل در آنست میشود و بسیار گفتن و گفت کسی که سکوت می ورزد و منسوب میگردد و بسته و کاهلی اما سالم میماند و سخن منسوب می شود و لفظ قول و گفت سکوت کننده را

همین است که المجادله و گفتگو نمیکشد و گفت حکمت طلب نفوس است و حکیم عیال نفوس گفت سخن ملوک ننده است بادام  
که از دهن تریده است و چون از دهن بر آید از ملکیت بر آید و گفت کلام کلید دنیاست و سکوت فعل است گفت ناموشی  
ستوده است و اکثر با او سخن نگویید است و بیشتر مواضع و گفت هرگاه سخن گوید دانسته می شود و کمال نقصان او و اگر سکوت  
ورز و دانسته نمی شود و حقیقت او چه بحالتش حکم توان کرد و نه بمقتضانش و گفت سخن را از نفس خود تامل اندیشه او نکنند تا کلام غیر  
شمار را اندیشه مانند از دهنی که معروف و مشهور بود و بخیره گی سقراط را گفت ای شیخ چینیج است صورت تو بقرطاط گفت اگر  
تو آئینه رنگ گرفته نمی بودی هر آینه روشن میشد بر تو حسن و خوبی صورت من و گفت هستی بر طرف سازنده نفس خلقت  
و نفس را چون همواره بے نفس و صورت میگردد و اند یعنی نفس و عقل بے پوشش و بی زینت مینماید گفت اگر دوست داری  
که دیگران سر ترا بپوشند سر دیگران را بپوش و گفت هرگاه ترا سینه تنگ آمد و حفظ اسرار خود نتوانی کرد سینه  
دیگران را زیاد تر تنگ خواهد بود و پرسیدند که چرا عاقل در کار مشورت میکند گفت از برای آنکه راهی خود را از سواد هوس مجرور  
ساخته است و مشورتش از جهت آنست که مباد آلوده بهوا شده باشد گفت فرق میان بنده و آزادانست که  
آزاد با طبع محافظت و حراست حق میکند و بنده بجهت غرضنمایی نگاهداشتن حق مینماید و گفت کس که زیاد بر اقصیاج  
خود طلب میکند عاقل میشود از فائده و منفعت آن و گفت قناعت پیشوای کفایت است و گفت بدی و دگر زان بسیار  
است هرگز آن را کس نتوانست شمر و دهم و شصت و یک پشیمان است در آخر کار و مذموم است الحال و مخالفت  
شعوات و دامن و سلامت است از روی عاقبت ستوده است الحال و گفت کس که از خواهش با نفس خود  
بار میدارد و این میشود از بدی های روزگار پرسیدند که آب دریا پیراشور است گفت شمار در بیان کنید که از آن بشمارید فائده  
میرسد تا من بیان کنم که چرا شور است و گفت آدمی از سه چیز عاجز آید اول بے پروا ماندن و تربیت و مصالح و حصول  
نفس خود و دوم مخالفت نکردن با شهوتها و میل ها که دارد و سوم سخن زن خود شنیدن و هر چه میداند و نمیداند سقراط  
نظر کرد بر تنک بوی خوش زینت بکار برده بود گفت آتش است که بنیرم بسیار بر آن ریزد تا تیر شود و شعله آن دو چندان  
ضرر او گفتند که تو چه وقت متوجه کس فیضایل شدی گفت وقتی که ابتدا بنیر زشتی نفس خود کردم و گفت هرگاه که  
احساس کنید و دریا بید از نفس خود که در تحصیل حکمت کرامت از دست مرومان ندارد و تحقیق که حکم می شود و گفت نفس  
فاضل و شریف در مرتبه اول آنست که طلب فضایل و کمالات بخواهدش نفس را رانده خود کند و نفس فاضل در مرتبه دوم  
آنست که چون از دیگران فضایل بشنود و رغبت و میل کند یکسب کس که داخل میج یکس ازین دو قسم نباشد از درجه مرتبه  
ساقط است چه خبیث است ثبوتی از سقراط را گفت که چه قبیح است صورت تو گفت خلقت من از قدرت من است  
پس بنا است را سر او را نیم انا آنچه مقدور من است آنرا بحال رسانیده ام یعنی اخلاق تهذیب لیکن آنچه در ملک  
تست نهایت خبیث و قبیح ساخته آنرا آن شخص گفت که چه چیز است آن گفت زینت های ظاهری و رشتی های شهوانی  
باطنی که در رخت و تصرف است و آنچه که من بر زینت های ظاهری بران قادرم و از آن معموری و آبادی خاطر است  
این است که حکمت مصفا و روشن ساختن عقل است با ادب و بر کردن خاک وین غصب است از ریاض دل تبدیل

حرص است بقناعت و کشتن حسد است پیرهن گاری و تحریک مزاج است بسلوک ساخته و ریاضت نفس است تا آنکه  
 بهر حد الطمینان رسد و از رشتنی پاک خود را از آن پاک مزد و دوه گردانیده ام معطل گردانیدن ذهن است سوای زیاده  
 گرفتن حکمت پوشیدن عقل تضلع گردانیدن ادب یعنی عقل را از ضلالت گردانیدن ادب باز داشته ام چه عقل من  
 ادب را ضلالت منیسا زود قوت را و غلبه غلبه کشیدن انتقام یعنی غلبه را قوت نداده ام و دل نفس را بر تکلیف و تنها  
 حیوانی یعنی نفس خود را بدین دولت نیاوده ام و گفت صبر قلعه انسانست و عجلت و تندى مروت افاسد و ناپود میسازد  
 و بهر حد پشیمانی میرساند حتی مره که مرست و حرص زیادنی بدترین شهوتهاست و گفت کسی که با همه کس در مقام صلح باشد  
 عزیز الوجود است و خوبی زندگانی بفرمانی خلق است و گفت برای انتباه اهل بصیرت گردن روزگار کافی است و گفت  
 شکفتگی و کشاده رویی بخشد و میوه نشان لباس محبت صاحب خود را و بدخوی و کریمه رویی لباس قبول از صاحب خود  
 بر میگردد و گفت فائده مند کسی است که بحاجت نفس خود ویران و وزیران کار کند که خود را ازین غافل سازد و کسی که صبر کرد  
 محبت یافت و کسی که تحمل نکرد ذلالت کشید و کسی که بهوش یار شد خمید و کسی که قناعت دانست و گفت قناعت باندک  
 مال عزت است و حرص بسیار مال ذلت و گفت مصاحبت دروغ خور و دوست و مصاحبت عاقل فائده مند است  
 و مصاحبت نادان از اهل خسران و زیان است و گفت عاقل کسی است که داب و روشش خود را پوشیده دارد و  
 و القات و توجه کند بفریب نفس خود یعنی فریب نخورد و جاهل کسی است که تقصیر خود نداند و اگر از آن آگاه گشتی نفیض است  
 باصحا نشنود و گفت شرم مدار از آن که حق را قبول کنی از هر که باشد اگر چه بگویند عیبه صورتی باشد چرا که حق از نفس خود  
 عظیم المیزانست یکی از شاگردانش پرسید که ما هرگز اثر حزن و رقت نمی بینم گفت از برای آنکه من مالک چیز نیستم که اگر  
 فوت شود مرا در عالم نماند و مردی را که از حرب میگریخت سقراط گفت که الحرب فیضیه تشخیص گفت الموت سندیست که نفیض  
 یعنی مرگ بدتر است از فیضیت سقراط گفت زندگی بهتر است از مرگ اگر در آن کسب فضائل و تهذیب نفس و دوری  
 از گناه پیسر گردد و اگر زندگانی ناستوده باشد مرگ بهتر است و گفت زن خود را وقتی از زندان بر آوردند تا بکشند  
 که بگریزد و گفت چرا گریه میکنی گفت چگونه گریه نکنم و حال آنکه ترانها حق میکشد و نهندید و گفت اگر مرا بحتی کشند تو  
 جایی گریه است به این وقت و گفت بجای گریه شراب و کوه باشد عفت و حکمت از اینجا که میزان است بلکه شراب بر طاعت  
 سازنده است و بعضی از سفیهان سقراط را و شمام داده برخی از اصحاب گفتند که ما را رخصت ده تا دفع کنیم گفت  
 حکیم نیست کسی که رخصت شود و بعضی از امرا و پادشاه او را دیدند که گیاه صحرای سحر و گفتند اگر خود رخت یا و شاه  
 اختیار کنی مستعنی خواهی شدن از گیاه خور و گفت اگر شمار قدرت بر گیاه خور و ن می بود و بیستش مثل خودی  
 هرگز نکرندی و گفت هرگاه اراده کنی که در باب نفس با کسی مشورت نمائی نظر کن که او چگونه است و در کار نفس خود اگر نفس  
 خود را بصلاح نیاورده است و کسب خیر و خوبی نکرده بطریق اولی نفس ترا از خیر و خوبی نخواهد رسید و گفت کسی که  
 تجربه بر عملش زیاده شد و کسی که نفیس زیاده شد زیاده میکند سعی و اجتهاد و او کسی را حرص و خواستش بر عمل باشد و نفس  
 زیاده میگردد و کسی که توکل میکند زیاده میشود و خوبی مای او و گفت بهیچانکه جمیع احوال را عرض کنی بیرون نماند و بدین طبع از مرض مای

بدنی را و نیز با که بیرون از طبیعت اند مانند سخنان غصیب ناک و فعلهای دشوار که ظاهر میشوند از نفس تابع اند از مرض انسانی را  
و گفت خدای کند از علم حاکم که یازنی مخورید از پیشگی علم او بدرستی که درخت صندل تا آنکه طبیعت سر و است اما چون باور آن  
می و در و دشنا را با یکدیگر میساید و از آن آتش بر میخیزد و میسوزد و آن درخت را شخصی پیش سقراط اندک گفت فلان تنهام میبرد ترا  
سقراط گفت اگر او گمان برده است که از دشنام من او را فایده خواهد رسید گوشت دشنام بدیده او در طبیعت را و دشنام داود و تو  
اکنون بر روی من و دشنام میدی شخصی در مجلس بزرگی از بزرگان آنوقت بر سقراط رفعت گردید و بلند نشست سقراط  
از آن در خشم شد سبب پرسیدند گفت این دیوار که در برابر است بلند تر از همه مردم مجلس است که در اینجا جمع اند نمی بینم  
کسی را از اینجا است که در خشم باشد و من از کسی وقتی در خشم شوم که همیش بلند از همه است من باشد چون همه است من بلند تر از همه است  
او است در معنی من در مجلس از و بالا تر نشست و از من را قهر و عروت را طاعت این حکایت نقلی بیا و آنده شخصی در مجلس بر حکیم  
خاقانی بالا تر نشست خاقانی فی البدیهه گفت قطعه گز و تر نشست خاقانی بدنه مرا عیب و نه ترا ادب است  
قل هو الله که وصف خالق است بدنه تربیت پیدا ای لب است بدنه سقراط جامه که نه پوشیده بود که بعضی از اعضا  
او برهنه بنظر می آمد شخصی به تجارت بطرف او گفت که این است سقراط که شریعت و سنن وضع کرده است سقراط با او گفت  
سبب و علت ناموس و شرائع حق جامه تونیت سقراط و وقت مرگ خود چند وصیت بشاگردان خود نمود و از آن جمله  
که گفت طبایع خود را عادات و همید تقناعت و بگوئید که در وقت زیاده و تقی نعمت ناخوش گذر و زندگانی شما و دیگر کار خود  
و حقیر که شما را پیش آید آخر خود مدارید که خایل یا و تقی است تربیت دوستان و مخلصان خود بکنید بحجت چنانچه تربیت  
اطفال میکنند و اظهار محبت و دوستی بیکدیگر نمکنید زیرا که هرگاه از شما تغییری مشاهده نماید بدشمنی خواهد برخاست اجتناب  
کنید از پس این که ایشان خوار میکنند و عزت را نماند می سازند و بار بار او شرف فضیلت را ضائع میسازند و محبت را عمل  
می آرند با همه کس از روی حق و حساب معاملات را با انجام رسانند تا نقوش شما سالم ماند از اثر او و نزدیک شوید به یکدیگر  
و زجر و عتاب نکنید کسی را به فعلی که مانند آن از شما سر می زده باشد تا که اجتناب از آن فعل بکنید زیرا که آن اول از من نیست  
را قهر و عتاب گوید مثل مشهور است خود فضیلت و دیگران را نصیحت و گفت از حکمت و دانانیت که هر کس بشناسد نفس خود را  
که از و چه کاری آید و قابلیت چه خبر میدارد و تا بآن کار او را بداند و گویند که افعلا طون بسقراط نوشت که سینه خیز از تو می پرسم اگر جواب  
گوئی بشاگرد می نزدیک تو آیم سقراط نوشت سوال کن از هر چه خواهی نه است یا می و بهندت افعلا طون نوشت که نه او از تر خشم  
کیست و کار مردم که ضائع شود و کس به چه چیز به نعمت رسد سقراط جواب نوشت که نه او از تر خشم کس از ندانگی که محکوم حکم بدی شود  
که او همیشه با مجاورت او خیرین و غمگین است از آنچه می بیند و می شنود و عاقلی که بدیده و جابلی باشد که در هنگام روزگار من بخیب  
میکند و و کرمی که محتاج لبی شود که تمام ایام در فصول و خوار می ست و کار مردم سه وقت ضائع میشود و وقتی که برای جواب بگویی  
و او نه پذیرفت و سلاح و آلات حرب همراه داشت کار نتوانست فرمود و مال پیش کسی بود که فایده از آن مردم نرسد و رسیدن به بیت  
نیز به چیز بود و بشکوه همیشه بطاعت بندگی قیام نمودن اجتناب کردن از گناه پیش افعلا طون چون جواب شنید بشاگردی سقراط گردید و در نماز او  
بسر برد و پیش از آنکه سقراط وفات یابد بشهری دیگر رفت و اقامت در زید و در آن هنگام که سقراط در گذشت حاضر نبود و دیو جانس قطعی



از قدریه فلاسفہ است حکیمی فاضل و با قسط اعظم بود و ذخیرہ نہ نہادی و بمنزل التفات نکرد و ہر جا کہ شب گذشت  
 ماسخا بسر برد و از ویوشش باخیہ ستر عورت کند کفایت کرد و چون گرسنہ شد ہی ہر جا کہ طعام  
 یافتی بخورد و روزی بدوکان خجاری نانے بگرفت و بخورد پس ہر گاہ گرسنہ شد سے آنجا بر رفتی و نان خورد  
 روزی چند بگذشت خباز گفت چند روز شد کہ نان بخوری خیمتش نمید ہی گفت چہ کنم ہر روز من گرسنہ میشوم  
 تو نان میدی اورا گفتند چہ خبر خود خانہ ساز ہی گفت اگر وسعت خانہ مرا بداند این سخن نگوید ایا لی یونان اورا بر سالت خود  
 ملکی فرستادند ملک چون اورا بدید گفت چہ چیز تو بیا ن را از من خوشنود ساز و گفت گمانم آنست کہ خبر برگ تو از تو خوشنود  
 نشود شاعری در آمد مدح بادشاہ خواندن گرفت و دیو جانس نان پارہ از بلباش بر آورد و خوردن گرفت و مقربان  
 گفتند نان بخوری و مدح بادشاہ نمی شنوی گفت نان خوردن با فاع تر است از شنیدن سخنان دروغ گفتند ترا چرا  
 کلیبی گوید گفت از آنکہ بانیکان تعلق میکنم و بریدان بانگ نیز نم گفتند طعام کے باید خورد و گفت غمی را ہر گاہ گرسنہ شود و  
 فقیر را ہر گاہ کہ باید گفتن چیز اچان نیک نیستی گفت بانیکان از آنکہ بدان را وعظ سنگوید و با بدان از آنکہ بدانند وقتی کی را بد  
 کہ کتھرا میشد گفت راحت اندک است و لعب بسیار روز سے مر دے خوبصورت و بدیش دید گفت خانہ خوب است  
 و صاحب خانہ بدیکے اورا و ش نام داد و جواب گفت گفتند چرا تحمل کردی گفت اورا ہمین بدی پس کہ و شنام میدہ کسی را  
 کہ اورا شنام نمیدد اورا گفتند و وستان کیاند گفت نفس اندر جسم متعدد و قوی کس دوست یکدیگر بودند کی تو نگر و دیگری در پیش  
 بود گفت میان ایشان دوستی نباشد چرا اگر دوست بودند کی تو نگر و یکی در و این بودی روز عید وقتی زن نیکو روی او بد  
 کہ بہر نظارہ از شہر بیرون رفته بود و دیو جانس گفت این زن از خانہ نہ برآمدہ است برامی نظارہ کردن بلکہ برآمدہ است برامی  
 نمایندن خود و بر و مان اورا گفتند چرا علما بد را اعتیاد میروند و اعتیاد سخا و علما نمی آیند گفت علما منافع اختیار میکنند  
 و اعتیاد از قواعد علم آگاہ نیستند از علما فاضل اند و در جمعی مسکن داشت و پیوستہ نیگفت مرا خانہ است متحرک و درستان  
 آنرا و بمشرق می نهم و در تابستان رو بمغرب و در جهان کس چنین خانہ نباشد کہ نیکو کاہ و داشت کہ در آن آب میخورد و روزی  
 پسے را دید کہ کف دست آب میخورد و کاسہ بر زمین زد و لبکست چون سکندر بشہر او مستولے شد نزد او رفت حکیم  
 خفقتہ بود سکندر سر پای بر او زد و گفت چہ خفقتہ کہ شہر ترا بگرفت گفت شہر کشودن کار بادشاہان و لکزدن کار خزان از سخنان  
 اوست کہ چون آتش خشم شعلہ کشید اول در خداوند خشم افکند و پس بدیگران از ان شرارے رسد و گفت سگی از خداوند خود  
 بہ برید و عقب تو گرفت اورا بران دور کن کہ روزی ترا نیز بگذارد و پے دیگری گیر و روزی اسکندر بر سر او رسید حکیم گفت  
 تکر و سکندر گفت ای دیو جانس ترک ما کردی و احتیاج بہ اندازی گفت مرا چہ احتیاج ست از بندہ بندہ خود پس در جواب او  
 سکندر گفت چہ گوئ من بندہ بندہ تو ہستم گفت بنابر آنکہ من شہوت را مغلوب و بندہ خود و ساقتم چہ خواہش او بگی بر خدا  
 من ست و شہوت بر تو غالب ست یعنی تو مطیع شہوت خود هستی پس تو بندہ بندہ من باشی سکندر گفت اگر با ما  
 محبت داری ترا از اسباب و بنوے مستغنی سازم گفت چگونہ مصاحبت کنم با تو کہ من  
 غمی ترا از تو ہستم سکندر گفت بچہ چیز بچکنین شدے گفت بچیت آنکہ



شان و بزرگی خودت گفت پس او مہ اہل زبان را بر خوشی تن و شہن سے سازد اور اعتبار کر دے ہر ترک زمان گشت من  
یا تم محبت ہائے سختی شہوت را آسان تر تر و خود از جیلہ کردن با محبت نفقہ و تربیت عیال حباۃ از اہل تنعم عیب میکردند  
زندگانی دیو جانس را او گفت اگر ارادہ کنستہم کہ زندگانی خود را مثل زندگانی شما بگذرانم قدرت دارم و میتوانم و اگر شما ارادہ  
کنید کہ مانند زندگانی من زندگانی کنید قدرت ندارید و گفت ما سنہ زیادہ تر از عقل نیست و نصیب سخت تر از اہل  
نہ و ہنشین نیست از خلق خوب نیست و گفت هیچ پشت پناہی موافق و معتد تر از مشورت نہ و بیج را ہمیری نیکوتر از  
توفیق نیست و میرانی بہتر از ادب نیست و گفت بیماری زندان بدن است و غم زندان روح گفت احوال خط مزہ و زور  
گو شہابی است و خط عین او در زبان شنید کہ مردے اورا بہ بدی یا و مہب کہ و گفت احوال نامحق تعالی میداند زیادہ  
از ان است کہ آن مرد و سیکو بد پرسید از مردے کہ بچہ خیر و شہن خود را بکین سازم گفت با اینکه بودہ باشی و رغبت  
نقصیلت و کمال و گفت ہر گاہ ارادہ کنی کہ در چشم مردمان عظیم ایشان باشی پس خود را بفرض خود معظّم بدان گفت بسیاری  
از مردمان را مراد از لیسن خوردن است و مراد من از خوردن لیسن یعنی ان قدر باید خورد کہ زندگانی بر پا ماند  
و مطلب حکیم از زندگانی عقل است پرسیدند اورا کہ دوستان کے تو ان شناخت گفت شنید و سختی و شخصی اورا  
و شہنام داو گفت اگر راست گفتہ چشم بے تقریب است و اگر دروغ گفتہ بطریق او بے درخشم نباید شد و بوجہ  
بر سر مغلسی گذشت گفت اورا با تو چیزی است کہ تو ان خورد و گفت آری پس فرود آو و و کیہ خود را و کا وید  
آزاد و نیافت چیزے را حکیم گفت کجا شد آنچه مے گفتی آن مرد سیدہ خود را واکرد و گفت اینجا نیست کہ من قدرت  
بر آوردن آن ندارم دیو جانس وید زنی کہ بر سیدہ است آتش را پس گفت کہ بردارندہ آتش زیادہ مہب را و  
ازین آتش آتش فشا و کشتان جو ناہمان اسکاٹ از کتب فریاد نقل سے فرمود کہ دیو جانس اکثر اوقات  
تغصیب خود را ست و استاودہ کردہ در بازار با می گشت و زنی می زد و مہنی ازان برے آورد و میگفت کہ  
این جہت آن مے کنم کہ انسان چنانچہ می باید پیدا نمی شود و اینک پیدا اند انسان نیست پس بہتر است کہ  
چہ اے انسان بندوم شود و دیگرانیکہ گاہ گاہ مشعلہ ہا فروختہ و در کوچہ ہائے شہر مے کہ وید و مردم ازان حال  
پر سیدندی و میگفت کہ من انسان را میخواہم ازین قبیل و نظام حرکات ناب ندیدہ اکثر از دیو بوقوع مے آمد  
سہذا اورا دیو ناہمان تعلیم کتر مے کردند سو کون حکیم از کبار حکما سے یونان ست از کلیسا سے علم آموختہ و بقاء  
و ہفت سال زندگانی کردہ و اورا حکما سے ہفت گانہ ست کہ در یک عہد بودند آن شش دیگر تالیس بلیطی و  
بسطاقوس و باماندروس و عیلون و قیانوس و شمشی سلسن بعد ایشان جہی ہر دے رسیدند کہ ماہی  
میکرفت و مے چند اورا و اند و گفت نہ بہرہ و اسے بیند از ہر جہہ بر آید را با شد صیاد و در مہا بر گرفت و دام  
انداخت و بر کشید و پوری از طلا بیرون آمد صیاد و گفت من ماہی بیشمار فروختہ ام نہ زیور و ان مرا ست بسیار  
ایشان و ہشت خاست نزد تالیس شدندہ قبضہ باز گفتند او ایشان را بہ حکمی دیگر اشارہ کرد کہ از من انضیل  
ایشان نزد او رفتند و او ہم چنین بد گریسہ حوالہ کرد و زنا باز تالیس رسید بغیر سوز و آزار و سچا سے ہنسا وند

از سخنان

از سخنان سولون است گفت دوست آن بود که در هوا و هوس مخالفت تو کند و در نیروی عقل مبتلا  
تو کند و نیز گفت جواد آن بود که نان خود بدد و از آن دیگر آن نگاهدارد خود را یعنی از کسی چیزی نگیرد و  
گفت جابل و خطای خود بدست خویش کند و طالب ادب بدست خویش و آنکه ادیب بود بدست  
هیچ کس نکند و گفت دوستان آنند که چون حاضر شوند یکدیگر را اگر کسی دارند و چون غایب شوند بخوبی  
پاؤ آرد و او را پسندد و گذشت که لیکن آغاز مناسبت گفتند از آن فایده بود و گفت من نیز از آن می گویم  
و گفت که زن اصیل و آزاد را نکاح کنید تا او را خویش و از زل بهم نرسد و گفت اگر خواهی بشناسی  
نیکو کار را پس بدین که در چه چیز اطاعت تو می کند و در چه چیز نافه مانده نماید اگر تا بعت  
در کار باشد خیر نیک است و الا فلا و گفت بزرگان خور و تعظیم نمایند و ملاحظه کنند از کسانیکه شما  
بزرگ ایشانند تا تعظیم کنند شما را و گفت در وقت ضرورت و روع را استعمال تو آن کرد چنانچه  
استعمال کنند و او را در وقت احتیاج پرسید از دستخف که نکاح کنم یا نه گفت اگر بکنی پیشگاه و اگر نکنی  
پیشانی و گفت نیست میان خالق و مخلوق فاصله حسب زبان بلکه جباری و دوری با هیبت است  
که یک عقلت است و دیگری معلول و علت مرگ عالمیان این است که همه بقایای و ایمنی یا سب در اقم  
حروف گوید بنود آن و کسانیکه قابل تناسخ اند گویند اگر روح ایشان در بدن انسان محال حاصل کرد و بقا در  
و ابدی یافت و باز درین عالم در ابدان غفیری می آید و اگر در بدن انسانی به کمال نرسد و انسان بمرد و روح آن در بدن حیوانات  
می افتد و میگرد و موقت می شود که باز بدن انسانی بیاید و این مرتبه اگر حاصل کرد و آزاد و رفت موقوف ماند و الا باز بدستور  
آمد و رفت میدارد و باین این آن تا آنکه بدن انسان رسیده به کمال رسد و هرگاه همه عالمیان به کمال رسد و عالم تمام شود  
یعنی معنی این عالم و عالمیان مناسبتی عالم فانی عالم باقی میسر شود و همچنین مجوسیان  
گویند که چون عالم السفلی نورز است و قیامت عبارت از آن است نزد مجوسیان قیامت این باشد  
و در احوال کیومرث مر قوم است هر علم که ایمین سازد و ترا از ترس کمرد و بی او گنجی نیست از گنجها و گفت  
کسیکه کارهای نیکو کند باید که اجتناب کند از خلافات افکار تا او را مشرب و بدکار نکند پس پرسیدند  
از او که طفل را حیاسبت و ده تر است یا ترس گفت حیاد و لالت می کند بر عقل و ترس و لالت می کند بر زبانی  
نفس پرسیدند از او که دشوارترین چیز یا بر ایشان چه چیز است گفت اینکه نفس خود را بشناسد و اسرار خود را  
پوشیده دارد و در نسخه دیگری نیست که عیب نفس خود بشناسد و آنچه لایق گفتن نباشد بگوید و گفت کسیکه  
ضبط یک نفس نتواند بنمونه ضبط نفوس بسیار نعتیه اند کرد و گفت از شاگردان خود را که مزاج ترک کنند بآنها  
گفتند است پرسیدند از او که حکما چه را آداب و سنن خود عقوبت کسیکه بد را بکشد بیان کرده گفت بنیادم که این  
امر میتوان بود و گفت کسیکه طلب چیزی کند که نهایت نداشته باشد جابل نیست و آنکه او را نهایت نیست آن است  
و گفت نفس فاضل بلندتر از آنست که منموم و مسرور شود و جبت آنکه خوش حالی و وقتی عارض میگردد که نظر کند

در خوبیهایی چیزی نه در بدیهایی عالم گاهی بهم میرسد که ببینند بدیهایی چیز را بغیر خوبیهایی و نفس قاضی تامل میباید  
در کلیت چیزی که در عالم عقل موجود است تفصیل نزد اهل آسمان که درین عالم مجوس موجود است شادوی میداند  
پس غالب نمیکرد و بران یکی ازین دو چیز سوای ذخیره قوت نریاده از یکروز را حلال نمیدانست گفتند او را که  
باو شاه ترا دشمن سیدارو گفت که ارم باو شاه دوست میدارد باو شاه را که غنی تر از دوست افلاطون حکیم  
آلمی اشهر حکمای یونان و حاتم حکمای اشراق است او را افلاطون و افلاطون نیز گویند معنی این لفظی زبان  
یونانی پر شغف و بسیار علم باشد نسبت او به اسفلیوس اولی می پیوند و ما درین از نسل اسپرون است که صاحب  
شخصیت بود گویند چون افلاطون متولد شد تا یکسال یکسان انگبین در دپانش می گردید و در ابتدا بعلم لغت  
و شعر اشتغال نمود آنگاه بخندست سقراط دوست و در انواع علوم ماهر گشت و نسبت و خیال با او بسیار بود  
آنگاه بمصرفت و یادگشت وقتی که سیفری محبتی از شاگردان را هنگام طمس مسافت درس می گفت لاجرم آنها را  
مشتاقان خوانند ارسطو و یاران او از ایشانند آورده اند که تعلیم او در علم طب حربه تنها عمل نمودی مینوس قیاس را  
بران ختم کرد و در نمایندس قیاس تنها عمل نمود چون فوت با افلاطون رسید هر دو را با هم ختم ساخت و پنج نفر از شاگردان خود  
را بهر تدبیر امور معالج تعیین نمود و تر اوس را بهر تدبیر ابدان و فوارس را بهر علاج نامردان و یکی را بهر علاج خراجات و سهر حسن را بهر  
علاج چشم به نورس را بهر بین استخوان شکسته و بعد از افلاطون اطباء بر سنت او رفتند تا اینکه و تصانیف افلاطون بسیار است از جمله  
است کتاب مآد و انفس و غیره و آنچه که ارسطو تصنیف و تالیف نموده است از ادنی تا اعلا خلاصه و مرقه آخر است که افلاطون  
کاشته افلاطون خبر یافت که در مصر خانه همتا از اصحاب فیثاغورس مشوجه مصر شد تا از ایشان آنچه نمیدانند فریاد و پیش از آنکه  
بخندست سقراط را بد اعتقادش موافق را که ابر فیلیس بود دیدند و چون بصحبت سقراط رسید برگشت از تدبیر ابر فیلیس  
اقتناع بود او را در چیزهای محسوس پس فیثاغورس بود و در چیزهای معقول و بیعت سقراط می نمود و در تدبیرات دنیوی عجز از  
پیشی مولن میراث الامیر و در سائر اخراجات المخلوقات میبوسید که افلاطون قایل متنازع بود و در شاگرد و کونم و حسن حکما می هندرس  
و حسن کونم موصوف در زمره مهنه و از حکمای مهنه و قایل متنازع اند با جمله افلاطون بسیرت خود را بنایت پسندیده گردانیده بود  
و هر که بعد از افلاطون آمده از حکما و علما افلاطون به پیشوای مسلم میشوند و اگر کسی خواهد که مشاهد کثرت علوم او کند بوسعت  
علوم ارسطو که هم عصر اوست شیخ شهاب الدین جنتولی در تلویحات ذکر کرده که ارسطو را بخواب دیدم که در مح افلاطون میگفت  
که هیچ کس از فلاسفه اسلام بمرتبه او رسید ندانست ز پس جمیع که میشاختیم به شمر دم او ملتفت نمیشد چون ابو یزید بطلبه و سیل ستمی  
و امثال ایشان را نام بردم خرم شدند و گفت ایشان فلاسفه و حکمای بحق اند و از علوم ربی گذشته اند و بعلم حضوری و اشغال  
شهود رسیده اند و سخن ایشان از اجناس است که سخن باست گویند و ز عهد افلاطون در بنی اسرائیل باقی پدید آمد ایشان را  
ندرجی بود که بکعب شکل و حی به پیغمبر ایشان رسید که فرمانگاه خود را و چند سازند تا با دفع شود ایشان چنانچه دانستند زین  
میفرمود و هیچ اثری نکرد و دی بآن بنی رسید که قربان گاه و چون نشده ایشان نزد افلاطون شدند و در  
باز گفتند او با شکل هندی زین به برابر قربان گاه بران میفرمود و در با مرفوع گشت افلاطون گفت حکمت در بران بود

شمارا را گویی کنند که حکمت را منترقی عظیم است شما از آن منتظر اید با حمله فلاطون و عظم بسیار گفتی و از آن جمله آنست که سعی نمودن در طلب  
زیادتی خود را همیشه در تعب و ریج انداختن است پس باید که گفتا نمایم اینچه خدا بقایای انعام کرده است شما را و خبر مییم  
بشما از روی راستی که من مییابم در خود سرور و خوشحالی و در وقتیکه طلا و نقره ندارم آنچه انان اسم در می که نمی یابم در وقت  
زیادتی این طلا و نقره بلکه عموما زیاده می گردد از انقطاع و توجه با تمام نگاهداشت آن و من میخواهم از این خوشحالی حکمت و  
رسیدن بآن تا آنکه ذوق و فضا را فضیلت نیست اصلا بجهت آنکه من می بینم جماعتی را که زر و نقره را تبدیل می کنند با دتا آن که  
مس و نقره بپشتند اگر زر و نقره را فضیلت می بود بایستی که در هر جایافتنی شود و مرغوب و مطلوب باشد چنانچه حکمت در اقطار عالم  
پسندیده است و جل و نادانی محو بیده و گویند فلاطون تنهایی دوست داشتی و در صحرا بمس سربدی آواز گریه اش بدو میل  
رفتگی و بان او را راه بر و ندی که او بپشتند و یک سال عمر یافت از سطو گوید روزی او را در کوستان دیدم آنخوانی چند بوسیده  
در چپ و راست بناده میخندید و گاه می گریست گفت خنده برای آن می کنم که بدینا مغرور بودند و بازی خورون اینها از دنیا  
و گریه از آن می کنم که در حرکت دنیا متفکر اند بعضی از علما بر آنند که فلاطون با سایر حکمای سلف در مسئله قدم عالم خجالت  
نموده و بر آن رفته که عالم حادث است و این سخن را بسیاری معتبر می دانند و در تاریخ احکما مسطور است که فلاطون تصریح کرده  
که عالم را ابتدائیت اما ابتدای زبانی نیست از سخنان فلاطون است که نام آنست که تو بر خویش نبی و اینکه  
پدر و مادر نناده اند نشان است نه نام و گفت خصلت کومیده عمل را فاسد و ضلوع می گرداند چنانچه صبر عقل را و گفت  
با و شاه آنست که مالک آزادگان شود و مالک بندگان با و شاه بنود و گفت جاهلترین مردم آن بود که عجبش بشیر بود و گفت طلق  
وقتی آورده شود که با جابل سخن گوید و گفت مردان از سته کس بهتر است از مال داری که محتاج شود و از عسیریزی که دلیل  
گردد و از حلیهی که جابل بر و تسلط شود و گفت پنج در چون نادانی نیست و پنج ذل چون ذل سوال نیست و گفت بدین  
بجراحت آن که که یکم از لیسیم حاجت خواهد و نیاید و سخت ترین بدلت آن بود که بزرگی بر در سفله رو و باز نیاید و گفت  
تحمل را حق کردن گناه آسان تر از کافان نیکی که یاد کند و گفت چون جیتی بشمار رسد باید که مصیبتی معصبت ترازان و در دل  
گذرانند آن بر شما آسان گذرد و گفت بزرگترین فخر آنست که فخر کنی و گفت لازم است که دوست دوست را دوست داری  
و لازم نیست که دشمن او را دشمنی اری و گفت چون عقل شما تمام شود حرص و شهوت مافض گردد و گفت جو پیش از خوشن وادون است  
و بعد از خوشن مکافات خواستن است گفت هر که نیکی از تو نوا دیده و شکر گوید و ریجی کردن تعجب نماید تا به شکایت برساند و گفت  
بهر نفس از هزار بار دیگر آن و اخضای نیکی ایشان کند چنانکه کس همیشه بر جای مجروح نشیند و در دست نه و گفت نفس ترا بنده روزگار کند و  
عقل روزگار را بنده تو کند و گفت آنکه فضیلت با سب و جاده حاصل کند جابل باشد و فضیلت آنست و جامه راست راست بر  
پایان و جامه او دیگر را و بر مردم دیگر و گفت مردن مال بدشمنان گذاشتن بهتر از زینش و بدو شان محتاج شدن و گفت بهنیت  
ترین مردم کسی است که از پوشیدن سر خود عاجز آید و گفت کمال مردم بآن باید شناخت که اگر رای صواب از دهنه ندان افتنی نماید و  
هنگام بدست او را غیرت از جای نبرد و هنگام مزخخوت با و راه نیاید و کاخیر به تکلیف بکنند و گفت کسی که تعلیم کند  
مردمان را بخیر و خود بخندد بهند و به شخص است که چراغ را در دوست دارد و جهت بر و شنی دیگری و گفت غنی کسی است که تیر

و عقل صرف کند و نگاه دارد و نه یکسکه جمع سازد و صرف نه نماید شخصی پرسید از فلاطون که چه رسیدی و یافتی علم و حکمت را گفت سوختن روغن چراغ را پیش از این شراب آشامیدن تو شخصی او را دشنام داد و فلاطون گفت چون کار نکست شمر و بدی پس بگو و بکن آنچه میتوانی بکنی او را گفت که فلاطون را دیدم که ترا تناسل گفت فلاطون دل تنگ شد و بگریست و گفت ترا ازین چه رسد گفت ازین هزل تر چه باشد که جالبی مرا ستاید ندانم که کدام کار کرده ام که به طبع او نزدیک است و او را خوش آمده که ستایش من بنابران کرده مروی بعد از فوت پدر و ارث ملک مال گردید و در اندک زمانه ملک کرد و فلاطون گفت زمین مروا و از فرومی ببرد و این جوان زمین را فرومی بپردازد فلاطون پرسید که چه قسم مردم لایق و احق اند بتبذیر شهر گفت کسیکه نفس خود طریقی ستوده باشد فلاطون را پرسیدند کیست جالب ترین مردمان در کردار خود گفت آنکه هکلی تابع تبذیر خود باشد و ترک مخالفت رای دیگران نماید و در تبذیر کارهای خود بجهنم وطن خود مغرور باشد پرسیدند فلاطون را کیست که سالم باشد از سایر عیوب که در راهی ناستوده گفت آن کس که عقل خود را امیر ساخته باشد و پریند و عذر را در بر و موعظه را محار و صبر را رهبر و ترس خدا را دوست خود و ذکر مرگ را مصاحب خود کرده باشد پرسیدند کیست که ضایع ساخته باشد نفس خود را و خوا کرده باشد قدر و منزلت خود را گفت کسیکه تواضع کند کسی که آنکس را در دم کند او را قبول بکند ستایش کسی که او را نشناسد فلاطون را گفتند آیا کسی هست که ترا خدمت کند گفت آنها نیکه شایان را خدمت و بندگی می کنند یعنی قوای سبعی و سبعی و شهوی که شما را مغلوب خود ساخته اند مأمور و محکوم من هستند و گفت متلذذ و محفوظ نشوید از چیزهای عالم تا آنکه میان حس و عقل مصالحه کنید و با یکدیگر موافق سازید یعنی اگر نخواهید که از لذت حسی بهره گیرید باید که رجوع کنید بعقل که عقل را بزرگوار کند و خصیت دهد و عیال آید و اهل هرگاه که مصالحه کردید میان حس و عقل هر چیز را چنانکه هست در واقع می بینید نیک را نیک بد را بد و گفت هر چیز را بقدر اندازه آنچه ستایش کنید زیرا که بعد از اندک زمانی حقیقت آن در روشن خواهد گشت و نادانی تو هم آنوقت معلوم میگردد که توانایش مخروی بلکه بیان خدمت خود نمودی پرسیدند که حافل کی آزاده می شود گفت وقتی که او را بهر بانی نادان بدارند و گفت هر جا که عقل بصورت کمال شود آنجا شهنشاهت بپارست و ضعیف و گفت هرگاه که حاکم دوالی در عمل خود قوت پیدا می کند آنچه که در تحت و تصرف اوست به طبع خود اگر خیر است خیر و اگر بد است بد قبیح است قبیح و بجز راست گفتن رغبت کسی حرنی نیافز گفت که راست باشد و گفت ممنوع است نیک گرفتن معذور را و در غیری کردن بر کسی که عاجز است از سوال طلب و غلبه کردن بر کسی که از شر او ایمن باشد و گفت سعادت مند ترین مردم آنست که خود را از تسلط حادث و رسوم بر آورده باشد و بر فرمان برداری غضب بکنند و مشغول بگردانند فکر عزیز را که در کوفته های او است بر بدی و گفتنهای که بر او دارد شود و گفت هرگاه نفس انسانی قوت پیدا کرد و برای کسی تابع می شود و اگر ضعیف باشد مایل به حاشیه می گردد و گفت حلم نه است نه شود کسی را مگر وقتی که قدرت دفع داشته باشد و هم چنین زهد گاهی منسوب می شود به کسی که ترک کند آنچه قدرت دارد و گفت یاری مجوز کسیکه مثل صحبت تو کند تا آنکه بدانی عرض او را اگر صحبت محبت صفات ذاتی است بخانه او برو و اگر برای چندی عارضی است با او همیشه کن چه این دوستی تا آن غم من است و هرگاه



[illegible]

و در سرشوا و خیرات و نزدیک مشونیک از بدیهای انجمن فانی و بحیث سرور زبان بی ثبات ترک شادمانی عالم اقلانی  
 بیا که هر طرف مساز و هیچ وقت آداب نیکو فرمان بردار شو سلطان را و کن چیز را در غیر وقت خود اگر در وقتش کنی از روی  
 قیصدی کن و نباید سخن گفت که در آن نفی نباشد و اگر سخن نافع خواهی که بگوئی فکر کرده بگو و لایق نیست که تکبر کنی و در وقت  
 آواز بلند مساز و مصیبتا و بچشم حقارت حقیران را بسین بلکه مددگاری کن بر چیز که عیب نباشد و دشمن مشوکسی را و منرا و  
 است ترا که کنی آنچه لایق است بی آنکه تحریک نمایند ترا بکردن آن و باز دار و خود را از کردن هر چه بکردنی است بی آنکه ترا باز  
 و گفت منرا و است عاقل را که نکمبان نفس خود باشد و خطای او را اگر چه خرد باشد بزرگ شمرد و عوایب او را خرد و اند  
 اگر چه بزرگ باشد و گفت نظر کن بمر و ان لیبب موضعی و مکانی که در زمانی آنرا مرتب ساخته لیکن نظر کن با حجبی او  
 حقیقت زیرا که نیت مکان طبعی او گفت کی که بجانب فکر گر آید و ضعیف است بحجب هدایت و بحجب عقل و کسی که طلب ممتنع کند و  
 و ناقص فکر است و گفت غضب شهوت و سایر اخلاق نفس مقدار و اندازه است که با آن اصلاح حال آن شخص که  
 اینها در و اند می کند و اگر از آن مقدار زیاد شود بیرون می آید آن شخص را بر بدی و بزدلی زیرا که غضب شدت بزرگ طعام  
 که می اندازد و در آن اگر اندازه است مصلح طعام است و الا فاسد است و طعام را و همچنین است سایر قوتها که در بدن است و  
 گفت ادیب و معلم را بر بسیاری علم و دانش نیاز باشد بلکه بی خودی و شر بدی و در و باید آموخت و گفت مباحث از کساست که نزد و شنیدن  
 شوند که عادت سفیهان بی عقلان بر تو مسلط خواهد گشت و گفت خوشحان مباحث بطلالت و گفت کسی که عار و خواری را کرده دارد  
 شد او نیست او را که در بلند ساختن نام کوشش نماید و گفت منرا و نیست ادیب را که غیر ادیب را خطاب کند  
 بدستی بلکه بر وفق و مدار چنانکه اهل هوش متناثر ابله است و نرمی خطاب کنند و گفت سعادت مند ترین آزادان و منرا و  
 ترین ایشان به تفصیل است که خود را از تسلط عادات و رسوم بر آورده باشد و دور ساخته باشد خود را از فقر  
 بردار می غضب و فکر خود را که در گویا مصروف میدارد آنرا مشغول نگرداند در آنچه که دارد و شود او را از بدیها و کلفها  
 و گفت هر گاه به بند کسی را که کاری که او را مانع نباشد تو پیش خدا می کنی پس او را داخل ترسیده باز خدا بداند و گفت  
 شکفتگی و بی کفایتی عورت است تو او را تغیر نباید نمود و اظهار نباید کرد و ارسطو طالیس شیخ حکمای مشایخ است  
 و نسبت به عقلیتوس اولی پیوندد او را ارسطو و ارسطو طالیس نیز گویند و معنی آن بیونانی فاضل و کامل باشد و  
 پدرش لقبوا جشن انداشت و در طب ماهر بود و معنی لقبوا جشن مباحث قاهر باشد و او در خدمت جد اسکندر بسر بردی  
 و چون ارسطو هشت سال شد او را بشهر حکما فرستاد و ارسطو نه سال آنجا ماند و در تعب سفر که یونانیان آنرا علم مختلط  
 گویند ماهر شدند پس بعد از آنکه ارسطو بیست و سه سال با او بسر برد و پیشانده علم آموخت گویند هر گاه از فلاطون سخن  
 خود بپند می گفت صبر کن تا عقل حاضر آید و گاه گفتی که صبر کن تا عقل حاضر آید و گاه گفتی که صبر کن تا عقل حاضر آید  
 و ازین هر دو معنی ارسطو بود و همچنین روزی فلاطون گفت اگر سانس فانی و خفته گفتی از شاگرد و در خدمت آمد و گفت خواهی که بگویم  
 و یک بود و ارسطو بود و ارسطو واضح منطق است و ارسطو را در صغیرش روحانی گفتندی و او طریق نظر پیش گرفت و  
 را بدین ساخت و او را معلوم اولین گویند و فلاطون را در عقل خواندی حاتم عظمای حکمای یونان است و ایشان بر

طالیس  
 ارسطو  
 نقاب

بر قول مشهور منج تن اندیشه ایستای نلس و قشبا غورس و سقراط و فلاطون و سرطیس جز ایشان یونانیان کسی را حکیم  
 نخواهندندی و دیگر آنرا بطبعی که در آن مهارت داشتند نسبت دادند چنانچه بقراط را طبیب و میترس را شاعر و ارسطو را  
 را مهندس و دیوجانس را کلبی و پتوقیراطیس را طبعی چون جالینوس و حکمت تصانیف بسیار کرد و خواست که او را  
 حکیم خوانند یونانیان زمان بستر اکتشاد و گفتند کار تو ترتیب هر هنر و مصلح و علاج آنهاست نه او را نباشد که ترا حکیم خوانند  
 که چون ارسطو تدوین حکمت کرد و فلاطون او را ملاست نمود و گفت چرا حکمت ظاهر ساخته گفت آنرا که خواست حکمت آنرا در ملکیت  
 که از آن بی نصیب مانند و منکران را بان که ظاهر ساخته ام از آن اصلا بهره نبرد و ارسطو بسیار متواضع و بسیار غذا را و استماع  
 نغمه ملی عظیم داشت و در رعایت جانب و شان جبردی بلیغ میکردی و اکثر با اهل یا صنت بسیر روی و انصافش چندان بود  
 که در عین مناظره با خصم خطا معترف میگشت و گفته اند که او نیمه یوده و بشهری رفت تا خلق را از بت پرستی باز دارد و قوم مجاز  
 بر نجات شدند باز گشت و بجا و تیره شد نقل البیت که عمر عاصم نزد رسول صلی الله علیه و سلم گفت و قتی که با سکنه ریه نغمه جمعی را  
 دیدم که بر ارسطو طبعی نیست میگردند آنحضرت با فرمود که بدیدم که در چنین گوی که ارسطو نیمه یوده قوم او را تحذیب کرد و از ایشان  
 بگریخت با چنان ارسطو بعد از فلاطون با قدر و مرتبه شد و تعلیم سکنه ریه برداشت متابعان ارسطو را مشائیین خوانند و قریب پنجاه نفرین  
 تلامذه ارسطو بود و بعد از فلاطون بجای او نشست و با فافه علوم اشراقیان مشغول گشت و ارسطو قریب بعد کتاب در منطق و  
 حکمت الهی و طبیعی و سیاسی و اخلاقی تصنیف نمود و چهار سال از بیست از سخنان ارسطو است که رغبت بصحبت آنکه از توفیق  
 کند خوار است و اعراض از آنکه بصحبت تو رغبت کند کم همی و گفت سلطان چون بزرگ است و ارکان دولت چون بها  
 کمتر از آن جدا شده هر رنگ و طعم که آب زرد را بود آب جوئی را نیز چنان باشد پس او شاه را با یکد شیرت خود پسندیده کند  
 تا دیگران نیز نیکو شوند و گفت سعادت گوینده که شنونده دی بفرم بود و گفت هر که از مردمان شرم دارد و از خود شرم نکند  
 نفس او را پیش او قدری نبود و گفت مزاج نباید کرد که اکثر با بزرگ نمی کشند درون گیر و اگر با کوچک نمی دگر کرد و گفت هر  
 بچشم خرد و ما قیبت کار را تواند دید چون بان سبب اید و کین کرد و بی او را گفت شنیده ام که مرا عیبت میکنی گفت نزد من  
 چندان قدر نداری که دست از عمل صحیح و فکر مسایل حکمت باز دارم و جوهر دانه او را گفتند مال جمع میکنی و این از حکما پیوسته  
 نه باشد گفت حکما از آن مال جمع کنند که محتاج لیسان نشوند و گفت حق فساد بدتر از حاکم ظالم نیست و گفت تو نگوی قناعت  
 است و آنرا که قناعت نباشد ببال سیر نشود هر چند که بسیار بود و گفت یک حکیم نباشد همیشه سقیم بود و گفت طلب کنید تو نگویا  
 که فانی گردد و زندگی را تغییر نباید و مکی را که زایل نه شود و گفت آنکه بر مردم که خوار می خود را دوست دارد و گفت لیکن  
 به طلب نیست مشغول بود از حکمت فایده نیابد و گفت شکفت آید سر از آنکه او را گویند نیکوست و باشد و شاد شود  
 و از آنکه گویند نیکوست و بود و غضب رو و و گفت باطل چون غرقتیست او را از دور و در نصیحت کن و نزدیک و هر که با پاک  
 شود و ترا بخود بر و سکنه بار ارسطو و دیگر حکمای زمان در کار ملک زای نیز در هر کسی سخن گفت ارسطو تدبیر اسکندر  
 به پسندید گفت و در رای او چه دیدی که برای چندین حکم نه گزیدی ارسطو گفت آمل کار معلوم نیست اگر تقدیر نه بر وقت  
 تدبیر بود باز بی نیسب موافقت او از عتاب ایمن باشم و گفت یک خنده زود ترا بحق بگریاند ترا باطل بخنداند و کسی را که

اینها نلس و قشبا غورس و سقراط و فلاطون و سرطیس

باری تعالی بی فهم آفریده باشد موعظه حکیم او را فهم خواهد ساخت و گفت فرمانده بخیر سعادتمند تر از فرمان پذیرنده نیست  
و آموخته بنده بهتر از آموزنده و نصیحت کننده از حبه تر از نصیحت شنو آمده گفت و در شو و گفت از حرص بزد زهد و  
پرستش کاری چه پرستش کاری و زهد مصلح نفس بدن است بدانکه زهد و پرستش کاری بیقین است و یقین بصیر است و صبر بیک  
است و هرگاه فکر کنی در راه دنیا لائق خواهی یافت و نیار آنکه بجهت خواری آخرت او را بر خود لازم داری زیرا که دنیا خانه بلاء است  
منزل بهر ساینده انساب راه است گفت باطل کرد ایند مال خود را در کاریکه نفی بران مترتب نباشد و زنجیر حق و صرف  
مساز قوت خود را بغیر فایده و ضایع کن رای خود را در جیره بیکه رشده مصلح کار تو دوران نباشد پس بر تو با حفظ آنچه که ترا بر آ  
آن آورند و علی الخصوص در حفظ عمر خود که در آن پیشگاه است که حاصل شود و عمر که در آن پیشگاه است که حاصل شود و عمر که در آن پیشگاه است که حاصل شود  
در جزبانی علما و درس کتب حکمت باشد و گفت عدل ترا زوی خداست بر زمین که بران ترا از وضعیفان از ظالمان احکام  
یابند و حق از باطل محتاج میگرد و پس سیکه باطل گرداند بران حق را آنکس بجهل بزرگ مرتکب می شود و گفت سکه کس را سزوده  
باید داشت تا خیر نشود زن و فرزند و بنده گفت طلب علم طمع رفعت و بزرگی رسیدن نکرده ام اما چون چل مرا خوشنشانیدند  
تا تحقیق علم گویشم و گفت مخلو او ان چیز نیست و در وقت احتیاج دیگر آنکه برساند خود را به استحقاق بقدر طاقت پس سیکه تفاوت  
و تجاوز کند از این اندازه او مضطرب است و از حد تجاوز میروند و او اسکندر را پسری فوت شد و رسطود را آمد و گفت ترس از  
چیز دیگر و این باشد صفت کسی است که عقل ندارد و گفت سیکه که میکش بر مردمان دوست می دارد و ذلت خود را او کسی افزا  
کند و سرزنش و ملامت مردمان دوست می دارد و مرگ او را گفت با دشاه که با اهل زار مناقشه و منازعه کند پرده خود را  
بدر و گفت سیکه محبت و نیار با افراد رساند فقیر و مفلس مرد و کسی که قناعت گزین یعنی مرد و سیکه اصراف کرد و راناشامیدن خیر را  
پس از بلون ترین مردمان است از روی طبیعت یقین آبر و پیش مردمان خرد و بزرگ و گفت کسی که قدرت بر کردن نیلته نداشت  
باشد باید که همیش مصروف دارد بر ترک نویی و گفت حکمت نیز همه علوم و ادبست و بار و زگر و آمده تنهاست و بناست  
آرام سهل آسان میشود و طالب و تفکر صحیح یافته می شود و رای پوشیده و بزبان خوش و بلا می بخت می رسد و مودت صفت  
و دام می پذیرد و خلق وسیع پسندیده میشود و عیش و زندگانی به جمال می رسد و خوب می گذرد و سخن خموشی بزرگ می شود  
از روی سبب و بحق و راستی بزرگ قدر میشود و ترقی می کند از روی شرافت باضاف می رسد به مهتری و توانست و محبت بسیار  
می گردد و بعفت و عصمت علمای پاکیزه وقت میگردند و بعد از غایب شود بر دشمن و بکم زیاده می شوند و بار و بار و بار و بار  
رفیق طلب خدمت و لهامی توان نمود و بصفت بدن و اشیاء است و حجت نام جوادی کرد و در آنم تحروف در نسخ نفایس القنون دیده  
که اگر کسی نخواهد که دولت بهر سبب یابد که اشیاء را کند و گفت سرخت نمودن و در جواب مسودت لغزش است و گفت ریاضت بسیار  
طبیعت را و گفت بنیت حق غدا ب روح است و گفت اسکندر را که صورت خوب مضراست صاحب صورت را فایده مند است  
بسته را رسطود و دیگر شخصی ناقص را که از بیماری بر آمده بود و طعام بسیار بخورد و رسطود گفت ای فلان زیادتی نوت  
بخور و ن بسیار نیست اما قوت بعد از این بدن است یعنی قوت آن زمان حاصل میشود که بدن غذا را بدراقم حریف  
گوید که عرض حکیم آنست که طعام آنقدر را بخورد که غذای بدن نشود نه آن قدر که با صند زان عاجز آید و چون باطن

بعضی میگفتند غذای بدن نشود پس قوت حاصل نگردد و بنا بر آن است که گفته اند که اندک کرمی داشته دست از طعام بکشید  
و گفت سده چیز بخورندش خیال رساند کار کردن با عتقاد و نیروی تن و بسیار خوردن با عتقاد و صحت و تکلیف کردن با عتقاد و قدرت  
و گفت که دفع بدی به بدی جلالت است و دفع بدی به نیکی فضیلت است و گفت میسر نیز از شد و متبادرستیکه بر طاعت کننده عقل  
و صانع سازنده را می و معیوب کننده طلب و غرض است و مشغول میسازد و ترساند و هرگاه بازی اندک خوش بفرماید و اگر مناعت  
نکند نفس تن تو در شهود و خواهشها تحقیق را غلب میگرداند و از تراب بدترین منازل و گفت سعادت است که گوی است سعادت در نفس  
آن معرفت و حکمت و شجاعت است و سعادت در بدن و آن صحت و قوت و جمالت و سعادت سمی خارج از نفس در بدن است  
و آن مال جاه و حب است و گفت هر که بر سر راه چیزی میگذرد از آن و هر که بر سر راه خدا میگذرد بسبب او می گفت سخن عاقل قوت است و جواب  
جاهل سکوت است و گفت عشق چیزی است که گویند حسن را از در یافتن عیبها و معشوق و گفت حکمت برای ارواح مانند طب برای اجساد و گفت  
نیکوئی ادب پیوسته بدی و زبونی نفس را و گفت فضیلت بعلم و آداب است باصل نسب گفت شغل کردن و مشغول شدن با آنچه که قوت است  
از توفیق کردن و قوت و قال الحریل حکم من الطبیعیات حرکت الاقبال الطبیعی حرکت الادب و سر لایق المقل کا لقا عدو المدبر کا المقذوف من علی  
اسفل قال اذا اعطاک الله ما یحب من انظر فاعمل احب الله ما یحب من العفو تا و فی سطر طیش نیز بنظر رسیده پس خاک را سطلو و طیفه  
او بوده از سخنان او است که حکمت غنی کننده بدن و غنی النفس ممدوده و غنی المال مجرد و غنی سخن از اکابر مشایخ و صاحب  
ارسطو بوده از سخنان او است هر تیر که سنگی رسد باز گردد و همچنان آذر رسد بدیون بمرودی نیک گویند در و کار نکنند و گویند باز  
گردد و گفت اسرار با جاهل گوید که طاقت پوشیدن آن ندارد و قدرت تخمین راست از او پرسیدند که چه چیز محال است  
گفت چیزی که صورتی از او در نفس نیست بخیلوس استخوان و شش نیز مانند بزرگ ترین شاگردان ارسطو بود اسکندر او را  
تخلیم کردی وقتی حبس فرمان داد و بنزدانش بردند زندانیان تفحص کردند که اگر با او روبرو باشد تا ندانستند  
اینجا بهر تجارت ینامده ام که با من مالی باشد اینجا میث با سکنه رسید بخندید و به الطلاقش فرماد او را گفتند که چرا زن نمی گفت  
باصلح نفس خود در مانده ام باصلح دیگری نتوانم پرداخت یکی او را گفت تو جاهلی گفت در روع گفته جای خشم نیست زیرا که  
چنان است و اگر راست گفته اند توان رسید به نیایش حکیم از اکابر حکمای زمان و تلامذه ارسطو بوده و اکثر با سکنه  
بسر برده بقول مورخان مناره اسکندریه از شمار اوست اسکندر را قزوینی از اکابر حکمای یونان است و گفته است ارسطو  
بوده از سخنان او است اگر خواهی که حقیقت را بشناسی اطلب یابی در شنای سخن گفتن محال بگو اگر انکار نکنند احمق باشد و گویند  
او معاصر جالینوس بود قلو طریح حکیم اعظمای پیشین بوده اول کسی است که فلسفه مشهور گشته بمشیر شستی عبلا بطه لیلطان  
حکمت از او آموخته شد روزی اهل شهر از کبریتان خویش سرمان میکردند قلو طریح کادی از گل باخت و سرمان کرد  
مردم با او عتاب کردند گفت جاندار هر چه زیاده از او قهرمان ندان که در باسیلهوس از اکابر حکمای یونان بوده  
از سخنان او است لباس پاکیزه و تن پاکیزه نزد عتقاد قبیح بود پس نفس خرد را با خلاق و سیمه گذشتن و تن را از زینت کردن  
نیکو نباشد شش سمی گوید صحت تو در همه آنی که بر روی و گفت نفس در دنیا غریب است و غریب را اگر ارمی باشد و  
اقلیم سوم صورتی از اکابر علما بوده و در هندسه تفریر داشته اقلی یونانی کلید را گویند و دس هندسه را خوانند

بجز خلق و شایع

بسیار حکیم اسکندر

مردم

بسیار

نعمت

اول سبب است که سدره را درون ساخت و کتا ب مشهور است و نام او درین کلامه الخطه هندیه و حایثه طهرت بآله جبرائیل  
وقال بعض النحاة الخطه لسان البدن وقال بعضهم الخطه عند الفقیر مال و عند الغنی جمال و عند الاکابر کمال و از سخنان قلید کس  
که بدترین مردم آن است که بنابر سوزن کسب اعتبار نکند و کسی بنابر سوزن عمل بر و اعتماد نکند و گفت میان دو دوست خصوص  
میگفتن که ایشان اگر بایکدیگر صلح کنند تر اذاعت حاصل آید و گفت هر آنچه از دست برود اگر بچشمیل آن قادر باشی چنان  
بناید خورد و اگر باشی آنرا فایده بنویسی او را گفت چه کنم تا ترانیت کم حکیم گفت چه کنم تا غضب ترانیت کنم از شنیدنش  
مهندس از اکابر حکمای بوده از مختصات او نیز لیست مشهور بنام او که آن غش از صافی شناخته شدی و از حکمای اسلام  
الوفاتم حکیم بعد سلاطین سخر آنرا بنیاد است که نشان جزا همان اسکاٹ از کتب فرنگ میفرمود که تولد از شنیدنش در شهر مکه کس شهر  
در جزیره سیله در دریای فرنگ بوده از شنیدنش حکیم میگفت که اگر جای مقدار ایستادن سوای اینچنان بیانمی اینچنان را بر هر مرقی یعنی و از آن  
گرفتنی همانا در حین از اکابر یونان بوده و گفته اند که در علم ریاضی بعد از اقلیدس چون کسی بر نخاشنه اینچنان است که بسیار  
زندان بدن است و غم زندان روح را بقرطاطیسیب زرشا هر حکمای یونان و اهلای شتگاه و بقول صحیح بعد از اسکندر بوده و بیشتر  
باقلیدس اولی میپند و در هر دوی خدایت و عابد بود و معاینه هر رضای خدا کردی و از فقر او و اساط الناس پنج نفر رفتی و  
از اعتیاد طوق و تاج و یا دست پرچین گرفتنی آورده اند که چون اقلیدس ثانی در گذشت بقراط چنانکه او شست نزدیک شد که علم  
طب مندرس گردیده اقلیدس اولی و شست کرده بود که این علم بیگانه را تا میوزید تا مشرف در خانه آن او بماند فرزندان شش بود  
و شست عمل میکرد و تا آنکه از ایشان کم ماند و اما آنکه بود و در خلاصیت نه شستند بقراط مسائل طب را بدون ساخت و امر کرد  
که هر که خواهد این علم بیاموزد جمیع کثیر بدان مشغول شدند و از بقراط پیشین تا آنکه کس آنرا در افق نداشت ساخت از  
سخنان بقراط است که حاصل من از فضل علم از شست که بر جمل خود طلح ام و گفت چهار چیز با صره را زیان آورده طعام شور خور و  
و آب گرم بسیار بر سر بخننج و در آفتاب نگریستن و روی دشمن دیدن و گفت سه چیز لا غری آرد آب بنیاش آتش میزند و بر  
زمین سخت خواب کردن و آب و از بلند سخن گفتن و گفت معاینه بدن کرده می شود پنج قسم آنچه در سرست بفرغ و آنچه در  
است یعنی و آنچه در بدن است با سهال و آنچه در خلاصت بقرق و آنچه بعرق و درون رگهاست بر بر آمدن خون و گفت با آنها که  
نمانند و از افراط رویه هر چند غذا داده شود زیاده میشود و آب و بدی او همچنین است نفس بیا قیاس بغذای او که حکمت است  
و گفت چهار چیز است که بدن را خراب میسازد و میراندن در حمام جماع با غلا و معده و خوردن گوشت قدیر خشک شده و آشامیدن  
آب بنافشا و گفت جمیع میشود اراض شش خیر یعنی سبب پیدای بیماری شش خیر است کثرت غذا کثرت جماع و اندک خوابیدن  
در شب و زیاده خواب و در روز زیاده خوردن آب و خوف و نهار و نبد و شستن ببول و گفت که انسان است که تواضع کند در  
دولت و عقو کند نزد یک قدرت بخشش کند بفرست و گفت که محبت میان دو عاقل واقع میشود و محبت مناسبت و مشا کلت  
هر دو در عقل واقع نمیشود میان دو احمق از باب مناسبت و رحمت محبت آنکه عقل جاری در و است و بر ترتیب و فواید  
بسیار و عاقل خلاف و بتیان واقع نمیشود و محبت را بر مبنی نیست که در آن موافق اند میان هر دو احمقان و گفت که تواضع میکنند  
بقوت که شما را اگر زیاده دارد و در کیند از خود حاجت را تا باشد مری نشا حق تعالی چه حق تعالی محتاج نیست بخیر پس چنانکه

میدان  
بقرطاط  
چهار چیز

اجتناب شمایاده است از حق دور تراید و بگریزید از خوشحالی با و گناهما بعد از آن طلب دارید از نیکبها و غایات آنها را و گفت  
 بذل کم یازید از بسیار ناپایدا و گفت لایق است که ایشان در دنیا همچو کسی باشند که او را بمهمانی طلبیده باشند اگر کاسه پیش او  
 نبندد بخورد و اگر از و گذرانند توقع نداشته باشد و خواهش نکند و همچنین خود را نگاهار دو از مال و اهل فرزند یعنی اگر یافت  
 بهتر و اگر نه خیر او را پرسیدند از زبان سکوت و رزید گفتند چو این گفتی چو این نمی است گفت کم خوردن از چیزهای مضر بهتر است  
 از بسیار خوردن از چیزهای فایده مند گفت اگر مردمان مخلوق و آفریده میشدند از یک طبیعت هرگز بسیار میشدند بحیث عدم ضدیق و گفت  
 مریضی که من و تو و مرض سه چیزیم اگر سخن من عمل کنی هر آنیه غالب می آیم بر مرض از برای آنکه دو بر یک غالب است  
 و اگر یا رشوی مرض را پس من مغلوب شوم زیرا که بدستور دو غالب است هر یک و قال انما مثل الحیوة و الصوة فوقه و ان فقر  
 مثل الموت و المرض فوقه و قال ثلثه ان المظلم ظلموک و اراک و عبدک و زوجک جالینوس حکیم شیخ حکمای زمان و  
 خاتم اطباءى هشت گانه است و اسامی آن هفت دیگر این است اقلینوس و افریسیوس و برمانیدس و افلاطون و  
 اقلینوس و فی و بقراط و جالینوس و سیر و سقر بسیار کردی در سماع و الحان شوقی عظیم و شتی روزی در صحرا یکی را دید که زبان  
 و چشم کار کرده و میسید و گفت چرا چنین کنی گفت همراه سفیدی و چشم این بدیدی آید و شکو میشوین آنرا میسید زایل شود  
 جالینوس رمی چند او را داد و گفت ای مرد مرا فایده و رطب ساپندی و بعضی گویند که او در خدمت غیبی رسیده بود جالینوس  
 هشتاد و هفت سال عمر یافت و گویند او با سه سال در گذشت بنگام مرض او را گفتند چگونه عاجز شدی از علاج خود با کمالیکه دار  
 جالینوس ششانی پرازاب خواست و دارو در آن افکند آب منجمد گشت و هر چند از آن دارو بخورد هیچ فایده نداشت پس گفت  
 علم و تجربه با قضای الهی سودی نمکند روزی جوانی حوبر را دید از و سخنی پرسید و جوانی درشت نشیند گفت ظنی از زر است  
 و در آن سرکه است وقتی آب را دید با و نشنیدی در آویخته بود و گفت اگر و انا بودی کاش با و دادان تا با اینجا رسیدی و گفت که آنرا  
 که عقل نباشد عماش فایده ندهد و گفت مریض را که آشفته باشد او صحبت نزدیکتر است از تندرستیکه او را آشفته نباشد روزی  
 مرد را دید که خلق با و را تعظیم میکردند گفت چه کرده که او را تعظیم میکنند گفتند گاوی را از زمین بر داشته گفت گاوی را از زمین  
 بر سیدارد و او را فضیلت نیست گفت صاحب علم شتو با مقام عالی بر می معجب باش تا خوا رشوی گفت هم زوال دست و عجم بیماری ل  
 را تم حرون گوید که فرق میان هم و عجم آنست که صاحب هم در طلب چیزی باشد و آن او را برسد و صاحب عجم را چیزی از  
 دست رفته و قوت شده باشد و گفت کسیکه از خوردن بمیان روی و در تدریس بدن عادت کند حرکات شهوات او هر پنج عهده  
 خواهد بود و کسیکه عادت کند بمنع کردن شهوات خود از نشن قسی متع کند نفس خود را از بدی و شرارت آنکس سخت میشود  
 و قوت مییابد بعمل نا شایسته و فعلهای بد که او را عادت میشود و گفت بدترین میان حیوانات ایشان است پس سزاوار است  
 که طبع اصلاح نداشته باشد البته و آنکه بدترین میان حیوانات است از اصلاح او نهایت مانوس نمیباید بود و گفت چنان رسید  
 صاحب حیاست از تقصیر که واقع شود پیش کسیکه او را فضل اوست گفت انسان کسی است که قدرت بر جور و عجم داشته باشد  
 و نمکند و عاقل نیست بشناسد هر چیز که در طبیعت انسان است از حقیقتان قال الطبیعة کالمعدی و العلة کالتصم و الطبیع  
 کالتقاضی و بیل عن الاغلاط قال الدم عند ملوک و ایاما قبل العبد مولا و الصغار کلب عفور فی حدیقه و ابله الما حکما علی



با تافت تا اجزای او انشود آن الارض فاحک علیها فیل من سقی الانسان ان میوت یقال اذ اهل بالف و میانیف معر لغورس و اهی  
 عالم و حکیمی منظم بود و بیاطم لا هوت بوده و پیش از ظهور اسلام باندک زمانی در گذشت از سخنان اوست مخالفت دوستان در  
 نیکان بهتر است از گرامی داشتن دشمنان و بدان گفت اعتقاد من بخود آنچه هستی بدرستیکه که هلاک میگردی و گفت همه چیز  
 را تصور بقبل کن پس از آنها آنچه نمراد است بعمل آر و گفت هرگاه سیر و سفر گشتی ترا خوش آید لایحه عسری شدن  
 بکن و گفت نفس خود را محافظت بکن و خوشحالی تو بخوبی که داری و گفت آخر بختنایش با و مواهبه است این است که جب  
 بخیر می تیری و دولت و خواری این است که خشنود باشی و گفت هرگاه که قادر شدی بر انتقام کشیدن از دشمنانم بر بنده پس  
 بدقت تمام مال نمائی در آنچه که عمل مورث عجب است از دشمنانم و گفت نزدیکی زمان آتش شهرت را می افروزد و چنانچه روز  
 چراغ را در با سماع سخن زبان شهرت بزرگ میشود سخن حکمت بزرگست می آر و علم را و علم جمع میگردد و اندک زمانست و آداب فریفتند  
 آتش حد را صفت از حکمای هندی و واضح شطرنج است و آن را بهر شهرام ملک ملک هند وضع کرده در شاهنامه  
 فردوسی طوسی و رضایای کیو و طلحه بنابر تفهیم معاللات رزم با این هر دو بهادر شش نقل نموده و آن لقب را از آن  
 شطرنج خوانند که چون نزد نوشیروان بر وندشش رنگ خوانند چه مهره های آن بر شش گونه است و شاه فرزین و اسپ  
 و رخ و فیل و پیاده و این نام را بر زخم مهر نهاده است و شطرنج معرب شش رنگ است اما در هند مشهور است که شطرنج را  
 بملاج ساخته بهر کیفیت از روی شاهنامه فردوسی طوسی در عهد کیو و طلحه ملوک هند ساخته شد و حکایت ایشان را  
 بعد از آن عجیب غریب است با بجه چون شطرنج را صفت وضع کرد و نزدیک ملک برد از جای در آید و گفت چه حاجت دارد  
 گفت خواهیم که در خانه اول شطرنج یک جبهه طلائی و در دوم و در سوم چهار و در چهارم شش و همچنین صاعقت ساز تا آخر  
 پس آنچه جمعه را بهرامی شهرام گفت آنچه خواستی قدری ندارد چیزی دیگر خواه گفت حاجت مرا هست نه ترا شهرام  
 گفت تا چنان کنند ظاهر شد که اگر محصول جهان را جمع آرند از عمده آن بر آید آن توانمند شهرام تخریبانند و صفت را بخواند و گفت  
 حاجت خواستن تو از وضع شطرنج بهتر بود پس او را بنواخت و شطرنج را بایران فرستاد و از دانش حکمای و یار خویش خبر داد و تهر  
 بفرمود تا بر زخم مهر یعنی در برابر آن وضع کند بر زخم مهر نرود پدید آورد و گفته اند که واضح نرود و شهرام بایست و آنرا از شیر گفتندی  
 بر بهرام نیز از حکمای هند بوده و گفته اند که بر بهرام با و منسوبند و در طلخه نقل مسطور است که بر بهرام را بایرام علیه السلام نسبت  
 دهند و این صحیح نیست چه ایشان منکر نبوت اند و گویند آدمی پیغمبر نتواند بود و ایشان منسوب اند به بر بهرام داد و هند و آن  
 بود و گفت که آنچه بتی را بوجی معلوم شود اگر معقول بود عقل او را که ان را کافی بود و این سخن مردود است چه مسلم  
 نیست که عقل او را که هر معقول را کافی باشد و شیع ان در کتب مبسوطه است را هم حروف گوید که لفظ معقول خبر میدهد  
 از معنی که هر چه آنرا عقل درک کند چه معقول معنی در آمدن عقل باشد پس در صورتی که معقول از ادراک عقل خالی باشد  
 صوفیان گویند که کار انبیا با معقول است و شایسته این است که در مثنوی مولوی روح است بیت کار با معقول کار انبیا  
 کار معقول است کار شقیان یعنی کار انبیا از عقل و فهم بیرون است و هر کار انبیا مبسوط است بحکم الهی که هر چه فرمان شود  
 بکنند نه بر عقل خویش و ندرت و روست صاحب ملت مجوس است او را زرد داشت و زرد داشت و زرد داشت

اعظم سوم  
 نیز گویند و بعضی بر آنند که ز دروشت بسریانی نام ابراهیم علیه السلام است و گفته اند که او را در زمین امان ملت ابراهیم اند و  
 گفته اند اول کیست که مذہب کسری بنهاد و زرد و پازند از مصنفات اوست تا بدانش را ز ندیق خوانند و نسبتش منوچهر میخوانند  
 و او شاگرد افلاکوس حکیم و او شاگرد فیثاغورس بوده و مجوس او را بهیمبر و اندر و آله قایلند و نور ظلمت یعنی خالق خیر و نجات  
 شتر داران یزدان و اهرمن تعبیر کنند و در صبح صادق مرقوم است که بعضی بر آنند که او ایل عیسی علیه السلام خلق را بدین  
 دروشت میخوانند و راقم حروف بومی از آن در ترجمه انجیل شنیده آورده اند که زردوشت در آفرین بایجان بزرگترین خانه هست  
 و سادیکساره و ونهان و را آنجا برو پس خود را بر بخوری از اذخت و محبت کرد چون در گذرم مرا آنجا دفن کنند انگاه تن برگ نهاد و پس  
 دم نمود و همان سوره ایه فتنش کرد و چون سال باختر رسید زردوشت پاهلی که آنجا نهان کرده بود زمین را سوار رخ کرد و پیرو  
 آمد و کتابی با خود آورد و گفت من رسول خدایم و این کتاب است و از زردوشت منقول است که سرودی بودم از  
 آفرین بایجان و در تخران بجایی رسیدم و چندی با او بسر بردم و بفکر افتادم که اجسام فلکی اجسام مرکزی را چگونه تدبیر میکنند  
 بدو زحل رسیدم بوزی بدین رسید و رسیدم با پنجه رسیدم پس با زربایجان باز گشتم اشراف منج مدبر و دیو ملوک را بر قتل زمین  
 تحریف نمودند بگوئی تا یک راقم و دتی بعبادت مشغول بودم پس زردوشت من زان راقم و دین خود را بر و عرض کردم گفت بر  
 باوشان گشتا سب است در رای عمل نمکنند زواد و الفقه زردوشت تبلیخ نزد گشتا سب رفت و باز نیافت روزی گشتا سب  
 ایوان نشسته بود سقف ایوان شکافت و زردوشت از آنجا فرو آمد گشتا سب تو گشتی گفت منم زردوشت رسول خدا علما و حکما  
 با او مناظره کردند زردوشت بر همه غالب آمده علما گفتند پس که از همه در زردوشتی بر زردوشت رسید گشتا سب و علما با او  
 بگردیدند و آتشخانه با ساختند گویند با و داری بر تن ماییده بود و که از زمینس که اخته مضمون ماند با سجد زردوشت در  
 عهد گشتا سب معتقد فتنه اکابر و اصنام بودند تا آنکه در گذشت و مجوس گویند با آسمان رفت بها سب حکیم مدبر امور گشتا سب  
 بود گویند که بها سب علم از لقمان آموخته بود و در نجوم مهارتی داشت و از ظهور اسکندر و عیسی و محمد صلی الله علیه و سلم و اندر  
 ملت مجوس خبر داده از سخنان اوست که بدترین خلعت که بر تن عمل اوست و بهترین خیمه که بر تن عمل او گفت عوام چون انعام  
 اند و تو گویان چون کوران بطلمیوس ان مشاهیر حکمای یونان است و بعضی او را از ملوک بطاکه شمرده اند که از طرف اسکندر  
 بمصر و یونان سلطنت کرده اند و گذشت مولف تاریخ احکما مینویسد که بطلمیوس از ملوک بطاکه دیگر است و حکیم بطلمیوس دیگر  
 و حکیم بطلمیوس در ریاضی فنیله داشته و اکنون محصل کتاب مشهور است و از سخنان اوست که حکمت و خرد است که در دل  
 بر دید و از زبان مسترد و بدو گفت آنکه بوقایع دیگر بواقعه دیگر و گفت نیکیست آنکه از حال دیگر این پند  
 گیرند و خجسته آنکه از حال او پند گیرند و نیکوترین مردان است که قول و فعل او موافق باشد و گفت محنت ناوان چون با خجسته  
 و در ندید و گفت من را و آن است که خبر حق نتوانی اگر در ضمیر تو گذرد و از پرور مرگار خود شرم کنی و گشت شادی کردن بنا کرد و آن بنا  
 صواب بهتر از شادی کردن و گفتن صواب و گفت مردمان دو صنف اند یکی آنکه یافته و دیگر آنکه نخواهد و بنیاید و گفت حاکم عادل  
 نعمت دیگر از نعمت خود میداند و گفت زوال ملک با دشاهی شش چیز بود سختی روزگار یکی خزانه با فتنه عیباران و اوست سلطان  
 بر امور و لعب و گفت هرگاه بیکر ششم آلی امر سان خشم را بر سر حد گذارد و گفت عفو کن هرگاه که ترک انتقام از روستی بختر



و عادت چنان بود که هر که سخته می تابا زنی زنا کند کلاه بر در سنا می تا هر که اسخالی دیدی بازگشتی نوشیروان آن برید و  
منکر مزدک شد و موبدان را گفت چرا ابو منظره نمیکند که مال و ناموس خلق از دست رفت موبدان نزد قبا و شدند و با مزدک  
منظره خواستند مزدک گفت آنچه من می گویم در زنده بود است لیکن شما تفسیر آن نمیدانید و اگر باور ندارید از آتش بپرسید  
پس ایشان را با تشکیه برد و چنانچه خواست جواب شنید مزدک قبا را گفت نوشیروان در مذہب من آمده قبا و نوشیروان را تشکیه  
گرفت نوشیروان گفت کسے زند و منشا را چنین تفسیر نکرد که مال و زن یکدیگر مباح باشد و این طریقه بهایم است قبا و  
گفت سخن مزدک را اگر توانی باطل کن و الا ترا سیاست کم نوشیروان چهل روز صدمت خواست و از فارس موبدی دانا  
طلب داشت و حال باز نمود موبد گفت اکنون پیش از آنکه مزدک خبر یابد مرا پیش قبا و ببر و نوشیروان موبد را نزد قبا و برد  
موبد قبا و را تشکیه گفت که یکک مزدک را و بر خرم خلعتا افتاده و بد است که پیغمبری ظاهر شود و وینها را باطل کند او نیست چو او  
عرب باشد و منکر ز رشت بود و مزدک عجیبی و معتقد ز رشت است و میخواهد با و شاهی از خاندان بیرون برد قبا و را سخنان  
موبد پند افتاد و دیگر روز مجلس بپای راست موبد مزدک را گفت تو سائل خواهی بود و با من مزدک گفت تو آمدی که بدین صرا باطل کنی مرا  
سائل باید بود موبد گفت مرتبه سائل دوی مرتبه محبت است پس از کرسی زیرین نشست و آخر تا من اینجا بنشینم و تو بجای من نشین  
مزدک مجلس شد و گفت مرا اینجا ملک نشاندید است هر چه خواهی پرس موبد گفت رباطها و پلها و تشکیه را که میسازند بهر ثواب  
انجمن است و تو مال مردم را مباح کرده هر گاه کسی را مال نباشد چگونه تعمیر کند و زنان مباح کرد و چون بهریت مزدک از آن کرد  
مزدکی که آید که را باشد مزدک را سخن پند موبد گفت عاقل که بموجب حکم تو با زن قبا و که با و شاه است و سلطنت دارد و چنین مرد  
مباشرت کنند و فرزندان که آید آن از نسل که باشد با چار نسل ملک برید و شود پس تو میخواهی که خاندان ملک را براندازی قبا و گفت ای مزدک  
جواب آن بگو مزدک گفت جواب آنست که تشکیه فرما ندی قبا و گفت بخت کسی را نتوان گشت مزدک گفت از آنش میسریم که از تو خواستیم گفت  
پس بران مقرر شد که دیگر روز با تشکیه و روز مزدک بگذارد رفت و دوش از دوستان خود بخواهد و گفت بهمان دو شیشگر و با تشکیه و رید  
که هیچکس با شیشگر در تشکیه نیاید چون قبا و بیا و را بقتل رسانید و دیگر روز قبا و نوشیروان متوجه تشکیه شدند موبد نوشیروان را گفت  
و ده مردم را بفرستی تا با شیشگر او را با تشکیه و در آیند اگر مزدک مری سازد کارگر نیاید نوشیروان چنانکه و پس چون با تشکیه شدند مزدک بهر  
را گفت تو از آتش سخن پرس موبد هر چند سخن گفت جوابی نیافت مزدک گفت ای آتش ریمان محکم کن آواز آمد که از سر با شیشگر شایم  
مرا از دل و جگر قبا و زور و هدیه تا سخن گویم و مزدک بهنایم شاست مزدک گفت آتش را زور و بند و مردمانیهای کشیده آهنگ قبا و کردند  
نوشیروان و مردم را بفرمود تا ایشان را اندک نزد پس قبا و در شب موبد را بخواهد و خلعت کرد موبد گفت مزدک با شیشگر است بلکه دشمن از آن ملک  
است تو نوشیروان را از آخر و سال ندان سخن گفتن آتش با مزدک هر تو ظاهر شود پس موبد نوشیروان را گفت جهل که تو بیک از نزد قبا  
مزدک را بفرستی و حال آتش را معلوم کنی نوشیروان که را بفرست تا از لقب سوراخ آگه یافت و قبا و را آگه داد  
و قبا و موبد گفت اکنون تیر بهر پلاک او پیوست موبد گفت نباید که آگه شود و پس من باز و دیگر بار و منشا که ششم را بفرست  
مقرر کنیم و بعد از شوم آنگاه آنچه نوشیروان صواب بیند همان کند قبا و دیگر روز بار و او موبد با مزدک گفت مرا شایب آید  
از سخن گفتن آتش با مزدک گفت این را من نمیگویم بلکه مزدک را من خواست و گفت کسی از آتش و مزدک را سخن گوید جواب بدهد

گفت پس بر خاست و راه فارس گرفت قباد در کشتن مزدک بانوشیروان سخن گفت نوشیروان گفت کشتن مزدک آسان است  
لیکن تا یغان بسیارند مباد بعد کشتن او خروج کنند و در ملک نخل افتد آن باید کرد که همه یکبار کشته شوند قباد گفت که آن  
چگونه بشود گفت چون مزدک بیاید بگوی که نوشیروان میخواهد که تبعید کرد و قباد و چنان کرد مزدک شاد شد بر نوشیروان مهربانی  
کرد و نوشیروان گفت که در بخت تو خوش بختی من می ترسم که اگر آنرا قبول کنم مخالفان خسرو را کنند تا بنده پس اگر دادم که عدو و دشمن  
درین مذمت اند چه دست ایشان با سلاح و هم و دین را اشکارا کنم پس خبریده بکن مزدک بنوشت و دو از ده هزار مرد بودند  
مزدک از دو روز دیگر همه را بخواند و جمع نمود و نوشیروان سه صد بیل را را امر کرد که چند هزار چاه مشبک عمیق هر چاه یک گز  
و دو گز باشد و در سخن سرای بکنند و چار صد مرد مسلح در سخن باز داشته و گفته که هر بخت مرد را یا ران مزدک که از مجلس بر سر  
فرسید آنها گرفته بر سینه کرده سرنگون در چاه کنند تا نماند و پایهای ایشان را بر هوا پاشد و با خاک چون مزدکیان فراوان شدند نوشیروان مایه مزدک  
و فراریان کرد و قباد و نوشیروان مزدک بخت کردی و اگر گفتند چون انطاخ فاجعه شد و نوشیروان با مزدک گفت که اصحاب شما را خلعت میدهم و چون اتمام  
که در سرای بتدریج رفته همه را خلعت پوشیدند بنشیند تا باد شاد و شام و با نظاره کنم مزدک شادی نمود و قبول کرد و بنشیند بست  
کس بسبب میرفتند تا آنکه همگان سر از قند و سیرای اعمال خود رسیدند آنگاه نوشیروان پدر را گفت همه مردم را خلعت  
پوشانیدم بر خیزید و نظاره کنید قباد و مزدک در کمر شدند و همه سر صحن سر را پایهای در هوا دیدند و نوشیروان مزدک را  
گفت شکم مرا که پیش رو ایشان تو باشی خلعت ازین بهتر نتواند بود پس مزدک را بدستش و در چاه سرنگون فرود بردند  
آنگاه فرمود تا در سر را بکشند و اندامی شهر از زن و مرد میایند و نظاره کردند زن مزدک بگریخت و بر و شای رفت  
و خلایق را بمنزله شب شوهر خواندند و بگریه و دیدند سینه و محو سی از احضار ایشان بود که بعد منصور و والی خروج کرد منصور  
فوجی شایسته بدفع او فرستاد و سینه و در حد و سواده باو رزم کرد و هفتاد هزار کس از یارانش قتل رسیدند سینه بگریخت  
و بالاخر سیر شد با اولاد او اقربا و اتباع قتل رسید و این واقعه در ابتدای سال کعبه و چهل هجری رویداد و دیگر  
بابک حرم وین مروی بود از اهل حرم فارس بجبال و حرام ایمان بنیاد روی و در ایلانکار کردی و تپاخ ارواح  
قابل بود بعد مامون عباسی خروج کرد و بر سپاه مامون طغریافت و بالاخر بدست عبدالعزیز ظاهر و المیتین بعد رزم  
بگریخت و دیگر بار قوت گرفت و در عهد معتمد عباسی از آتشین سپید معتمد قریحیت خور و با مینه افتاد و سیل بن سفید بطارقه  
روم و اهل ایجاب بود او را مینافت کرد و در خدمت بایستاد و هنگام طعام خوردن بابک برآمد نشست بابک برنجید و  
گفت بزرگی رسد که با من بر یک خوان طعام خوردی سیل بر خاست و غدر کرد پس چون بابک از خوردن فاجعه کشت  
سیل آهنگار بیار و دو گفت پای مبارک و راژ کن که غدر گناه خویش خواهم پس بند بر پای او نهاد و تر و آتشین فرستاد این  
او را بنهاد و نزد معتمد فرستاد معتمد بفرمود تا دست و پای بابک بپیریدند بابک در انحال دست در خون زد و پرو س  
خود مایه معتمد گفت چرا چنین کردی چون خون از تن بسیار زد و پرو در رنگ زرد شد و از آن روی خود را منخ  
کردم که گفتندی از بیم ملک ویش ز روشد پس او را روار کرد و در دوکان فولک سفی رمضان سال و صد و نوبت و سه هجری گشت  
بابک در ایام تسلط خویش هزاره را مسلمان کشته بود یکی از اهل او را قتل میشد بابک چند هزار کشته باشد گفت او را چند جلد بود

یکی از آنها نموسی هزار گشته ام بزرگچهر بن نجنگان مسروی از اکابر حکماست پانزده ساله بود وزارت یافت آورده اند که  
 نوشیروان شب بخوابد یکدک پیش تخت او درختی بزرگ سی هرگاه جام بدست گرفت خوی پدید آمدی و آنرا در کشیدی چون  
 بیدار شد از معبران تعبیر خواست ایشان عجز نمودند نوشیروان جمعی را بطلب معبری ماهر فرستاد و از او سر و نامی بپرسید  
 و نزد معلم رفت و گفت از علم تعبیر خبر داری گفت ندانم بزرگچهر کوک بود و پیش معلم میخواند از او سر در گفت خواب را با کوفی  
 است و بایک بر فردا از او سر و نام آمد و خواب نوشیروان بگفت بزرگچهر گفت که تو کیم من این نکته جز نزد شاه پادشاه که  
 نشانی از پیکاه از او سر و او را با خود گرفت و پیش گفتری آورد نوشیروان از او تعبیر خواست بزرگچهر گفت خلوت کن چنان  
 که گفت و شبستان خداوند غلا سیست که با یکی از اهل حرم بعل نشانی قیام مینماید نوشیروان بجرم رفت و امر فرمود تا همه  
 کنیزکان برهنه شوند پس چنان کرد و صبح غلامی پدید آمد در میان پادشاه ظاهر شد که او را دختر حاج از خانه پدر همراه آورده  
 و در لباس کنیزکان میداشت نوشیروان غلام را با زن بکشت و بزرگچهر را تربیت کرد و چون پانزده ساله شد وزارت  
 و او بزرگچهر را محال و زیر بود و بالاخر دین کسر بگذاشت و ملت عیسی گزید و خلق را بدان دعوت کردن گرفت و از بخت محلی آ  
 علیه و سلم خبر داد و فرزندان دشاکردان را بقبول ملت اسلام وصیت کرد و نوشیروان بر بخت و حسن مینماید  
 شد و در آن آوانامه او ملک روم یکدیگر کسی خواندن آن توانست نوشیروان از بزرگچهر چاره خواست بزرگچهر که روز  
 با صره داشت تدبیری کرد و بگریز رفت و امر کرد و طاعنی پرازیج بنیاد و رتد و اشکال حروف نامه را بر پنج بر پشت او نوشتند  
 او هر وقت را بنظر میکرد و چون تمام شد ترجمه کرد و نوشیروان متحیر ماند و او را اطلاق فرمود و بزرگچهر فرمود تا آنکه او را خبر برود و در گذ  
 و گویند که لغزبان نوشیروان به تن سیدار سخنان بزرگچهر است که بزرگترین پادشاهان آن است که از و این شکر و گنجها را  
 ترسان و قال انشد بعد از رفتن شرفی بعد از شدت دل گفت اگر بالای حیات چیزی بودی صحت بودی و اگر مشکل  
 حیات چیزی بودی تو نگری بودی و اگر بالای مرگ چیزی بودی قرض بودی و اگر مشکل خبر بودی و در پیش بودی و اگر گفتند که در  
 عالم چه چیز یافته که از آن خشم شده گفت قوت و قدرت بر مکارات آنکه با من احسان کرده باشد و گفت پنج چیز بقضا و قدرت آ  
 وستی بنده در آن مفید نیست زن موافق خواستن فرزندان آوردن مال یافتن و موت و حیات پنج چیز بحد و جود حاصل شود علم  
 و ادب و شجاعت یافتن بهشت و برستن از دوزخ پنج چیز بموروثی است روی خوب و خوی خوش و عبت بلند و مکرر و مفصل پنج چیز  
 طبیعتی و توانا و دانا و تواضع و سخاوت و راست گوئی پنج چیز عاقلی است رفتن و خفتن و جلا و بول و خایط کردن و رفتن  
 نوشیروان حکما و موبدان را جمع آورد و گفت بقدر دانش خویش که چه در مصالح پادشاه بگوئید بزرگچهر گفت با دستانه را  
 دو از و چیز باید بر پیشتر شهوت و صدق گفتار و مشورت با دانا یان اگر ارام با علما و شخص زندانیان و تعهد با زاریان و تادیب  
 رعایا و جمع آلات حرب و اگر ارام اولاد و اقارب و ارسال جوایز و تفقد و زرا و خیل و حشم نوشیروان از جای درآمد و گفت  
 این باب از نویسنده که جامع سیاست ملکیت نوشیروان او را گفت حکم چیست گفت پنج خوان اخلاق حکم را اگر بگرداند و طرح  
 میشود و چنانچه پنج طعام بسطی هرزه در پنج خلق به علم نیک نماید نوشیروان گفت شجاعت چیست گفت قوت دل گفت پراوت  
 دست گفت اگر دل قوی نباشد و در دست قوت نماند بزرگچهر گفته که از استاد پرسیدم که از خدا چه خواهم تا همه چیز خواسته بآیم



گفتند چہ چیز تدرستی و تو نگری و گیتی گفتم در جوانی و پیری چکار بہتر است گفت در جوانی دانش آموختن و در پیری کار بردن  
گفتم از جوانان و پیران چہ چیز بہتر است گفت از جوانان شرم و در پیری از پیران دانش و سستی گفتم بہتر چہ باشد گفت آنکہ نیکو ساز  
باند و کار بکار و دان و بہتر سنی ترین مردم کیست گفت آنکہ بہ بخشنہ و شاد شو و گفتم نیکی کردن بہتر یا از بدی دور بودن گفت از بدی دور  
بودن مسرہ نیکو بہتر است گفتم از زندگانی کدام ساعت ضائع تر گفت آنرا نیکو سنجای کسی نیکی تواند کرد و نکند گفتم کدام چہیز است کہ گنہ  
جویند و کسی ہمگی دنیا بد گفت آن چہا چہیز است تدرستی و راستی و شادی و دوستی و خلص گفتم کدام راست است کہ نزدیک مردم  
نمایہ گفت عرض منہر خود گفتم از دوست با شائیتہ چگونہ باید برید گفت بہت چہیز بدیدنش فرشتن و دانش پرسیدن و از دوزخ و بہشتین  
گفتم کار بکوشش است و یا بقلم گفت کوشش قضا را سبب است گفتم بہتر از زندگانی چیست گفت فراغت و امن گفتم بہتر از مرگ  
چیست گفت درویشی و ہم گفتم چکنم تا بطلب حاجت نباشد گفت کم خور و کم گو و خواب باندازہ کن و خود را ہر کس میاں گفتم از  
مردم کدام عاقل است گفت کم گو و بکاروان گفتم دل از چہ خیزد گفت از نیاز گفتم نیاز از چہ خیزد گفت از کمالی گفتم کم سخن ترکیست  
گفت آنکہ تنہا تر گفتم تنہا تر کیست گفت آنکہ بر عیال تر گفتم کہ چہ چیز است کہ جمیعت را برود گفت صلح گفتم درین جہان چہ بدتر  
گفت تمنی از بادشاہان و خلی از تو نگارن گفتم بادشاہ را بیشتر چہ چیز حاجت افتد گفت ہر دم وانا و گفتم وین جہان کہ بیکار تر  
گفت آنکہ نادان تر گفتم عبادت چہ بہتر است گفت سستی بہتر تن عمل کردن و بہر دوزبان فکر کردن و بہر دوزبان فکر کردن  
گفتم نیکوئی با کہ باید کرد گفت با عاقل و خداوند جب گفتم چکنم تا زندگانی بسلامت گذرد گفت بر پیر کن از سختی کردن  
بر بادشاہ وقت و علمای دین و دوست صادق گفتم نیکوئی با کہ نباید کرد گفت با ابلہ و بدگوی و بد فعل گفتم چہ چیز است کہ زندگانی  
بلان آسان تواند رفت و گفتم ہر ہیز کاری و بر داری و بی امنی گفتم چکنم تا مردم مرا دوست دارند گفت در معاملہ ستم مکن و در رنج نگرانی  
و زبان کسی را بر بختان گفتم چہ چیز است اگر چہ خورده اند تن را سود و آردی گفت جامعہ نرم و دیدار نیکو و صحبت نیکان و نیک دیدن از دستان  
و گرا بہ معتدل و بوی خوش گفتم چہ است کہ وقتی عیب شو و گفت سخاوت کہ با منیت باشد گفتم در بختان چہ بدتر است گفت حق خویشینان  
بگذاری و توشہ آنخان برداری بترخ اسود مردی مستجاب الہ دعوات بود بعد موسی علیہ السلام وقتی خط افتاد و موسی بدعا استقامت  
باران بنامید و نذر اسید کہ امی موسی نزد بنج روموسی نزد اورنت مردی خنثی بدگفت دعا کن تا باران بار و رخ اسود روی با سمان کرد  
و گفت خدا یا ہر چہ باران ہمیشہ سستی چہا بنیان از محنت نجات بیامد و در حال باران بیارید و حی ہمو علی رسید کہ نیکو بہت و اورا چہ یک  
عیب نیست کہ نسیم سحر را بسیار دوست میدار و ہر صیصا عاید بعد از مسیح علیہ السلام و پیش از حضرت عیسی علیہ السلام و ہر گونہ نیکو  
سال عبادت کرد و در آخر ابلیس بمکر و حیله از راہ بہر دوزخ فرج و الہ بعدی حاجتم طاعتی استہر احواد است اورا گفتند از تو د  
کریم تری دیدی گفت بل زوری در خانہ علما میتم فرو دادم اوہ کو سفند داشت سیک را بہر و داشت و بخت و نزد من  
آورد دل اورا بخوردم و گفتم و اند کہ این بسیار خوب غلام بیرون رفت و یک یک کو سفند را میکشت و دلی ادرا می بخت و  
بہر من می آورد از ان آگاہ نبودم چون بیرون آمدم کہ سوار شوم بر در خانہ اش خون بسیار ریختم کہ ریختہ است گفتم چیست گفتند  
او بہمہ کو سفند ان خود را کشتہ اورا ملاست کردم کہ چہا پسین کردی گفت سبحان اللہ شہا چہ چیز می خوشش آید من مالک آن  
باشم دوران بختی کنم پس حاجتم را گفتند کہ تو دوران معاملہ اورا چہ دادی گفت سہ صد شتر و پانصد گوسفند گفتند پس کریم تر باشی



گفت میهنات او هر چه داشت داد و آنچه من دادم از بسیار اندکی بود و هم او را گفتند از خود بلند حمت تر دیده گفت آری روزگار  
چهل شتر قربان کرده بودم و امرای عرب بیضافت خوانده و بگوشه صحرا بیرون شدم خاکش را دیدم پشته هنرم فراهم آورده گفتم  
چرا بهمانی مانتان که اگر گفت میهن که نان از عمل خویش خورد و داشت حاتم طائی نه برده و والی شام او را خواست بپا زاید  
صد شتر سرخ موی سیاه چشم بلند کوهان از و طلب نمود و حاتم را چنان شتران بودند از قبایل عیس قرض کرده و بهر او فرستاد و یک  
شام گفت ما اورای آوردیم و او بهر ما خود را و قرض افکند پس شتران را بسته و تحایف و یار شام باز کرده پیش حاتم فرستاد  
حاتم بفرمودند و در آورده اند که هر که شتری می خواهد بیاید و همان شتر را با بار یک برانست بستاند پس شتران را با بار یکا الی بازار آورد  
و قتی که قومی از خلسه میان بغارت قبیله طائی رفتند حاتم بر اسب نشست و نیزه بدست گرفت و با اتفاق قوم خلسه  
حمله برد و طغریافت رئیس مخالفان در حالت هزیمت روی باز پس کرد و گفت یا حاتم هبست بے رحمتک یعنی آنکه  
بخشش بمن نیزه خود را حاتم نیزه را و انداخت او نیزه برگرفت قوم او گفتند ای حاتم تو در پلکان کوشیده بودی چه خبر نیزه  
سلامی نداشتی و اگر او با دشمنی و بهمان نیزه ترا بقتل رساندی همه را اسیر کردی حاتم گفت این را میدانستم لیکن چرا نگفتم  
کردم چاره ندیدم چه اگر نیزه با دشمنی جواب سخن او چه گفتمی گویند که چون حاتم در گذشت او را بموضع دفن کردند که میل  
بود و قتی میل بیاید و نزدیک بآن شد که قبرش آب به برده پسرش آنرا بکشد و تا آنرا بجای دیگر به برده همه اعضای حاتم ریخته بود  
مگر دست راستش خلق از آن در تعجب ماندند یکی گفت عجب ارید که باین دست عطا کرده و دست رسول علیه السلام  
طایفه اصحاب بقصد طے فرستاده ایشان جمعی کثیر را اسیر کردند و بخدمت آوردند رسول بقتل اسیران فرمان داد و رسته  
از ایشان گفت من دختر حاتم ام رسول فرمود که او را را بکیند و دیگر آنرا بقتل رسانند و حاتم گفت مرا نیز با ایشان کشید  
که مرگت نباشد که من به تنهایی رملی یا بهم و دیگران بقتل رسانند رسول فرمان داد و تا آنکه همه قوم را بجات دادند که از فرزندان حاتم  
حدی بن حاتم طائی که اصحاب رسول علیه السلام از دوستان علی علیه السلام بود و فضل و جود و در بعضی از حکما که بعد از ظهور  
اسلام بودند حسین بن اسیحی مترجم و او اول کسی است که گفت یونانیان در زمان خلافت مامون عباسی و معتصم عباسی برب  
نقل کرد از سخنان اوست کسی که از خواری و لذتهای دنیا ترسد کسب سعادت آخرت نمیتواند کرد و گفت در دفع سه سه بدست  
و گفت تا ترک حد حقه البته میرسد بامور علیه محمد بن ذکریا رازی و اوایل حال زک زبوده بعد از آن بعلم امیر مشغول  
شد تا آنکه چشمان بجهت بحقاقر آمد آشوبی پیدا کرد و پیش طبیب رفت تا معالجه کند طبیب گفت تا پانصد دینار زر زدی علی علاج  
کنم محمد ذکر یا مبلغ با و داد طبیب گفت گیمیا این است تا پنجه تو بآن مشغول شدی و برنگرفتار کشتی پس عمل کی را ترک کرد و  
مشغول طب گشت و در آن فن بجای رسید که تصایف را سلف را منوخ ساخت از سخنان اوست که اگر اتوانی  
بغذا معالجه کنی زمینار باد و یکن و اگر بداروی مغذی توانی بمرکب القات بکن در سهفت اقلیم منقول است که امیر منصور بن نوح  
بن نصر شامی را عارضه افتاد که مزمن گشت اطبا عاجز آمدند امیر کسی بری فرستاد و محمد ذکر یا بخواند حکیم چون همچون بید  
گفت من در کشتی نشستم که از حکمت نباشد آنکه بطلب بود و نامه بجای را نوست و حال ما بنمود امیر منصور بفرمود که اگر عباد را نه آید  
سبب کشتی افکند و بپا زند فرستاده چنان کرد پس از آب بگذشت مردم پا و شاه دست و پا بکشا و ند و هذر رش خواستند

یکم چون بنجار رسید امیر منصور را بمجلسه آغا زنها و فائده ازان مترت نشد روزی نزد پادشاه آمد و گفت علما و دیگر میگویند باید  
 که فلان اسپ و فلان اشته را بمن بخشند و آن دو مرکب معروف بودند که در روزی چهل فرسخ راه رفتندی پادشاه قبول کرد و مجوز فرمای  
 روز دیگر او را بجماسیکه در بیرون شهر بود و آن دو مرکب را بر در داشت و امر کرد که هیچکس از خدام حاضر نباشد و شربتیکه ساخته بود  
 پادشاه را نهد و شربت را بخلی بدید آید پس باید و ملک را بسط گفت که با فلان تو فرمودی تا امر استیفاء در کشتی افکندند اگر مکافات آن  
 از تو حکم پس فرمایند پادشاه شمشیر شد حکم دید که اثری بدید آمد و در شتا افزود پادشاه از جادو آمد و بزبانوی نشست حکم کار بکشید  
 و تشبیه پیش کرد امیر از نیم جان و غایت چشم بر پای برخواست حکم چون امیر را بر پای دید باز گشت و از حمام بیرون آید و اعلام  
 خویش سواست و راه چون گرفت و از آب گذشت و تا مر و هیچ جا نماند و پادشاه چون برخواست عیش کرد و چون بهوش آمدگی را  
 آواز داد که طلب بجاست گفتند بر رفت پادشاه توانا از حمام بیرون آمد روز نهم نامه حکم در رسید و اسپ داشت باز آورد و در  
 نامه مستور بود که چون هنگام طلوع بی ادبی کرده بود و معصوب ندید که دیگر در خدمت پادشاه باشد لاجرم خود را بر در پادشاه بهر حکم  
 تشبیه فرستاد و چند موضع زوری او را سیور غال داد و ایضا شخو را منقذی بسته شده بود هر چه خوردی بکاردی اطبا از معالجه و عاثر آمدند  
 محمد زکریا فرمود تا سینه در می بیند و بر بند از جراحی طبی او بیرون آمد و مرض زایل گشت ابو عثمان مشقی از افاضل زبان بوده  
 کتب پیشینان را خوب بیروی مینمود و بعد از حسین و پس از ثوابت بن قرقه کسی در فن طب مثل او نبوده و بخت عربی دیوانی فصیح نقل  
 بوده از سخنان اوست هرگاه چشمش بر شربت بینا شد چشم دل از دیدن نیکی و نیکوان کو گشت و یکم حکم از او زد و در موت محمد و آنرا دور  
 می بیند و یکم چشم عقل در موت می بیند نزدیک میزند و گفت عقل سبب صفاتی نفس است و جهل باعث که درت ابو انیسر بن عظام طب  
 بجای رسیده بود که او را محمود الارض میگفتند و از خصوصیات او آن بود که هرگاه او را فقری طلب میداشت بیاد و دست فرست  
 و می گفت که این فتن را کفایت در برای لوکی میارزم و اگر سلطان طلبی نمود سواره با چشم و خدم میرفت گویند که پادشاه عنبر  
 اسلام بر عرض کرد او ابانموشی محمد علیه السلام را در خواب دید که میگفت ای ابو انیسر مثل و جمال علم که منکر نبوت بشد  
 همان بنظر بروست حضرت سلمان شد چون از خواب بیدار شد اظهار اسلام نمود و فقه آموخت و قرآن حفظ کرد و اسلام  
 خود را نیکو گردانید متی بن یونس حکیم مترجم بقرآنی بود و کتب را بطور اشراج کرده و از سخنان اوست که سعادت سه قسم است  
 نفسانی و بدنی و خارجی نفسانی عبارت از اخلاق ستوده و فضایل پسندیده و سیرت حسنه و سعادت بدنی تمایل اعضا است که  
 که آلت اند و خوبی تالیف و ترکیب است و سعادت خارجی ای بیرونی عبارت از حسن کتاب دنیا و تحصیل آن و صرف آن  
 و نفقه آن در موضعی که عقل و شعاع تجویر کند این سعادت با تمام در یک کس جمعی نشود و گرنه با در حکیم ابو نصر فارابی  
 از اخص حکمای اسلام و با اتفاق جمهور مسلم اول از سطوانی ابو نصر فارابی است آورده اند که ابو نصر در پیش رفت و در مجلس  
 سیف الدوله بغدادی الی شام حاضر آمد و بایستاد سیف الدوله گفت نشین گفت بجای نشینم گفت جای که من را تو بود و فارابی  
 پیش رفت و بر مسند سیف الدوله در پهلوی او بنشست سیف الدوله بر سجده یک از حکم سختی نه گفت ایاب زبان خاص از بندگان  
 گفت این مرد در عایتا و سب کرده چون بیرون رود من را و این فارابی گفت ای امیر تو خود مرا گفتی که جای که من را تو است  
 با آنچه کردم مرا گناه نیست سیف الدوله گفت این زبان تو چه وانی گفت من مینماد و زبان میدادم پس با علما که حاضر بودند مذاکره

و غالب آمد آنگاه مطربان و در آمدند و ساز نو آفتون گرفتند فارابی بر هر یکی خطای گرفت سیفت آمد و گفت تو این صنعت نیز دانی  
گفت آری و از کسبته خود چند پارچه خوب بیرون آورد و آنرا بر یکدیگر فصل کرد و ساز می ساخت و خواست که اهل مجلس تمامی  
بجندید پس اجزای او جدا کرد و ترکیبی دیگر ساخت و خواست که حاضران بگریستند پس دیگر باز جدا کرد و ساز می دیگر ساخت و  
بخواست حاضران بخواه زفتند فارابی بر کاسته بر لب بنوشت که نه اعلی الفارابی فارابی بر خواست و بیرون رفت و در راه بر دست  
قطاع الطريقان بزم کرده و بقتل رسیده گویند که در مشق دو گذشت و از سخنان او است که تمام سخاوت بکارم اخلاق است  
چنانکه تمامی در خان بوجود میوه و گفت یک علم و اخلاق او را مذهب و پاکیزه سازد و نفس او در آخرت سخاوت نخواهد یافت  
گفت یک که نفس خود را فوق رتبه و اند نفس او رسیدن بحال خود باز میماند یعقوب بن اسحق بختی میهنده سی ما هر بوده و گویند که  
او یهودی یا نصرانی بود و مسلمان گشت از سخنان او است گفت یک که بهترین انعطاف خود را فاسد سازد و بدست است و است  
اعضا و مانع است و از دست حس و حرکت و سایر افعال ستوده پس کسیکه استعجال مکررات کند داخل میگرداند و ساز او از او مانع خود  
و هرگاه مستی بی در پی روی نمود و باعث بیار و ضعیف شد آنگاه قوتیکه ممد افعال نفسانی است از او دور می شود و گوشت کسیکه مالک  
نفس خود و شد بر حکمت غلطی و ارث میگرداند و از موت مستغنی میشود و گفت که نظر در کتب حکمت نزدیک نفس فاطمه است و گفت که  
فلا طون شهور را بخون تشبیه داده است و قوت غشی را بنگ نهبت نموده است و قوت عقلی را بملک منسوب ساخته پس کسیکه  
شهورت بر و غالب است و خوکست و کسیکه خشم بر و است و نیست سگ است و کسیکه قوت عقلی بر و غالب است و فرشته است  
و هرگاه همگی فرشته باشد از روی مناسبت نزدیک حق تعالی امیر برای آنکه چیز باینکه بخیر الالبته میدهند و او بجهان موصوف است  
آنها آن حکمت است که قدرت و عدل و خیر و کرم و احسان و مناسبت و انعام بخشش غیر نیکو میباشند و انسان آنوقت صاحب  
فضیلت و شرف میگردد که باین صفات متصف شود و این صفات حاصل شود و بر و غالب گردد پس ازین مقدمات معلوم شد  
که عاقبت و یا زکشت مردمان در میان عالم کون و فساد صفات است یعنی صفات زوایه صفات حسنه مبدل شود و  
گفت از اینجهت است که بعضی از قایمین تلخ نفوس گفته اند که نفوس هر دو قسم اند یکی بلکه یعنی ناحیه که موصوف شده اند و صفات  
ذکوره ایشان را دیگر رجوع به بدن نیست و از غذای تعلق بدن بجات و رشکاری یافته اند و قسم دوم نفس پاکیه و آن  
نفسی اند که صفات مذکوره را بلکه خود ساختند و مادام که ناقص اند و تعلقات بدنی گرفتار اند تا محال بهم رسانند و فاعلان  
گفته است که هرگاه نفوس عقلیه را قدرت و تمکین و تجرد و برتری بچنانکه قریای فلاسفه میگویند که افلاک را پس نسبت منور و گذشت  
بعالم ربوبیت که اجتماع تمام بار متجانی است و خروج می نمایند و نیست اینچنین که هر نفسی که از بدن مفارقت کند همان ساعت بآن  
محل می رود و از برای آنکه در بعضی از نفوس بعد مفارقت از بدن چیزهای نسیس باقیست بعضی ازینها بر فلک عطار و موصوف می نماید  
و در اینجا مدتی میماند هرگاه که متقی و پاکیزه گردد و بعالم عقل ترقی کند و در بزرگترین محل از آن قرار می یابد و هر چیز از او پدید  
نماند و اصل میگردد و بنور الهی و تصور اشیا از قلیل و کثیر میکند همچون علم انسان میماند نسبت خود و جمیع را شیا میکشود و میگردد  
پس درین هنگام فایض میگردد و بر و از میاید باقی چیزها از سیاست و تدبیر عقلی مثلند و میشود و بآنها بعضی و بدست میاید آنها میبکند  
حکیم ابو الفرج بنده ادبی بود و میبکند که من از اولاد تو نفوس سپید خواهم جالبینوس ام چون عیسی علیه السلام میبکند

جانیوس پیر شده بود کتابی بدست تو قوس میشد و فرستاد که ای طیب نفوس دینی خدا بسیار است که مریض بجهت عوارض بدنی غایب  
 میشود از خدمت طیب و بان رسیدن نمیتواند فرستاد و تو قوس نزدیکی خود را بخدمت رسول بانفس و را با و باغبی نوی معالجه کنی سلام  
 تو قوس چون بخدمت مسیح رسید رفته رفته از خواریان گشت و مسیح بانفس نوشت یکسکه از علم صحیح خود از روی انصاف بانفس خود مسالنه  
 او احتیاج طیب نداشت و دیگر در حفظ صحت بدنی و بعد مسافت مانع نفوس از قوس الیو جابر بن اسحق اسفزاری حکیم متقی و فیلسوف  
 نمایان بود و از سخنان اوست که علم حق تعالی باندک نقطه حاصل است و الفاظ بسیار و بیست بر عدم علم و گفت مظلومی که  
 ظلم بخیز نمکند ستیاب الدعوات است و گفت و در خوشحالی و شکستگی بیانده و افراط و تفریط بدست یکسکه این شیوه بهیقلان است  
 بهجتا کجاست گوی آن بختگر است ابو علی هشتم بعلم ریاضی و معقولات دانای بود از سخنان اوست که انسان محمول است  
 بر اینکه در شود و از یکسکه نزدیکی او خواهد و نزدیک شود یکسکه دوری جوید و گفت موعظت نصیحت حکما اگر چه اندک باشد مشقت  
 او بسیار است ابو علی جوسی ملت بود از سخنان اوست که عقل نیست و زعرب و گفت لذات عقلی شغای است که وردی لائق آن  
 نمیکرد و صحتی است که بیاری لازم آن نیست و گفت یکسکه علوم عقلی را بیاموز و متخلق با خلاق و آداب انعلوم نشو و جال مطابق حکوم  
 و گفت هر حکمتی که زیاده بر حاجت خود طلبد او اعلم و حکمت حاصل نیست و ذوق آفرینانته است ابوالمصهور اخیل بن طاهر عالم بود  
 بر ریاضات و در طبقات شفا اختصاری کرد و در کسبت موسیقی ماهر بوده و در کسب و دو سالگی در گذشت از سخنان اوست گفت  
 که در آموزانیده مکرر منع و در گذشته لایق و در حال که موجود است و در آن چه فایز مال را اسفزاری نیست پس حاصل معنی آنکه خود را از فکر بردار  
 و نوی باز داشته بخود پاسی باید گذراند حکیم ابو القاسم عبدالرحمان نیشاپوری بن ابوصادق در حکمت بمرتبه اعظم رسید مخصوص  
 و رطب چهار قلی داشت و لقب به بقراط ثانی است از سخنان اوست که طیب حقیقی هست که معالجه نفس خود کند و فضایل و کمالات است  
 و به بلند مرتبت خود را در امور دنیا میسید بعد از آن فرود آید معالجه اجسام پس یکسکه معالجه نفس نکرده بمعالجه بدن مشغول شود و با عقل سافلس  
 فرود آید وقتی او را ملک عهد بخدمت خواند پذیرفت و گفت آنکه قناعت کند قابل خدمت ملوک نباشد و آنرا که با کراه بخدمت آرند  
 از و نشی نیامید ملک آن حدیث بشنید و از آن غرمت در گذشت ابو الحیض بن ابوالحسن در بند و سه و ششگامی عظیم داشت از سخنان  
 اوست بهجت عالی و راست گوی که هر چه مطلوب خود میرسیز یکد و بعدش گردان خود را میگفت اصحاب صنعتها باشند تا وجه  
 معاشیت از آن حاصل کنند و از سوال کنندگان نباشند که ایشان بپوشند هرگز قاضی زین الدین عمر بن سنبهلان  
 ساجی حکمت و شریعت با هم ترتیب داده و ترک قضای شهر نموده عزلت گزید از سخنان اوست یکسکه از خدا ترسد  
 از همه کس بدترسد و یکسکه از خدا ترسد از هیچ کس بدترسد ابو القاسم حکیم نوادر فلاسفه را از همه یاد میداشت او میگفت که  
 بعضی از حکمای پیشین گفته اند مال بجهت بقای زندگی محبوب است هرگاه قوت تمیز نفس سستی پیدا کرد تو هم بقا و عالم  
 او را باعث طلب مال میشود و گفت تندیس و تیزی قوت مطالب است و در بلج نقصان مراتب فور عجب حیرت باب  
 و میگفت امیدواریم که خدا تعالی ما را بخشد آن مقدار عقل که بشناسم بآن نفس خود را و آن قدر آداب که بماند  
 کنم باین نوع خود را و آن مشایبه کفایت که غنی سازد ما را از اگر مردم مردم در ایام با و آنقدر رشک که مستحق شویم با و عزیز  
 نعمت را از پروردگار خود و آنقدر صبر که کشیم باین تلخی روزگار را بهما و الدین محمد حرم از حکما س وقت بود از

نسخه

سخنمان اوست کمال نفس ناطقه و ادراک معقولات است و جمال او بهیئت و سقیل آن موجبی و بهیئت است محمود و حکیم از سخنان  
 اوست کیست که متابعت و هم را در جمیع احوال خود خواهند نمود و شوالیست که از خبر برسد یا همچو گریست که گوش نشنود یا بگوید که  
 محمد بن احمد بن زونی انبیرون بکده الیست و رسند از سخنان اوست که از اخلاق حکما و علما زنده بیدار و سنت را دمی میراند  
 بدعتها را و سنتهای معاصحه و نیکو علامات خیرست و آنچه لایق امر و زست و در آن روز حاضر و آنچه بر لب فردست بفرود آگاه  
 ابو الحسن و فی وقتیم موجودات رساله لطیف میدارد از سخنان اوست فضایل بسیار چیز آنست و زوایل نیای شود  
 گفت خاموشی بهتر از آنست که سخن بد گوئی و از آن بد گردی و گفت اقدام بر عمل بعد از زمانی و تا مال بهتر است که بعد از اقدام  
 بر آن عمل خود را از آن بزداری و گفت مشورت عقلمایک عقل میشود ابو الحسن بن بارون الحرامی حکیمی فیلسوف  
 و طبیبی ماهر بود از سخنان اوست که گفت مشورت نادانانای غیب خود باید کرد و گفت فرد تر سنا کسای را نعیف میکند و گفت  
 بجیل به نهایت مطلب نمیرسد و گفت حریفین میخواهد که استکمال کار را بغیر استکمال اکرات اسباب کند سید امام بن الدین  
 بن حسن خرقانی اخبار علم طب و سایر علوم نمود و او را رساله الیست و از آن جمله است که ای برادر من چیز است ترا و مرا که آرام  
 و سکون نموده و باین دنیا فانی نفس را مطیع ساختی بقوت بعضی وسیعی که کی ترا میکشد ببعیت و دیگر می بسوی ایهمه و  
 و دشوار گردیده اجابت نمودن قوت عاقله را که میرساند ترا به بهشت و بدرجه عالی پس بازی خور می از دنیا و مغرور نشوی  
 مباشرت لذات آن که فی الحقیقت همه آلام اند و چه آلام آیا نمیدانی که همه لذات دنیا به که خوردن چسپه های خوب و  
 آشامیدن مرغوب و پوشیدن لباس پر زینت و سواری اسبان بیش قیمت و غالب شدن بر دشمنان بسیج شیم و  
 و نکاح زنان و امثال آن آنچه نیست که طالب لذت برنی و این احتیاجات که گذشت بنفسه خوب و لذت نیست و در دنیا  
 همه حاجات آلام اند پس لذات نیست که عالم جوع و تشنگی و تعب سافت و رفتن راه بخشد و از گرد و سهرامتا شتر شوند  
 و عیش و زندگانی را بقصص مفرد مگر زنده و تحقیق که من مصاحب شدم کسی را که چون گرسنه میشد بسیار میفرمود  
 و چون طعام حاضر میشد خند میگریه میکرد و بعد از آن میخورد و میگفت که خداوند القهر خلق کردی و تو را محتاج گردانیدی پس  
 بخش مرا آنچه وعده کرده ابو الحسن محمد بن یوسف عامری در خراسان حکمت آموخت و بدیندار رفت و کتب را بطور اتمش  
 از سخنان ابو الحسن است عامل زیر که کسی است که فایز سازد و ایام خیر را از برای ادا است آنچه بزرگوار است که از برای آن مخلوق  
 شده است و زیانکار نیست که بهیئت او مصروف باشد بچیز که مشغول دارد و او را چیزی مطلق و جمیع آنست که در خود  
 از شهرت بعضی بگذارد می که لاف بسیار میزند او فاسد میگردد و اند خلق خود را در گفت و در صفت بار تعالی بطور اولی از  
 ادراک اوست مانند آفتاب که ملخ ویدن آفتاب سوای شدت شمع کثرت نور آن نیست ابو الفتح بستی حکیم شاعر بوده و  
 از عهد ملوک سامانیه تا روزگار سلطان محمد بن محمود بنوی زندگانی کرد از سخنان اوست که گفت هر کار را وقتی است  
 مقدر را برای انکار که در غیر آنوقت صورت نمی بندد پس در طلب چیزی که مطلوب نیست شتابی بمن که بچند شدن با  
 پیش از بجان ستوده نیست پس بشارت با و ترا که ریاض ظاهر و نورات سمر سبز و شاداب ابو الحسنی صفا و صفت  
 زیاده بر آفرین و ثناءست داد در تمام فنون ماهر و سراسر روزگار خوشی یو و گویند که حکمای پسین سراسر عمر خود

ابوعلی سینا ترک سنت ایشان کرد و شب و روز بمطالعه مشغول بودی و هرگاه خوابش غلبه میکرد و ضعف مزاج روی میداد  
قدحی از شراب کشیدی و هرگاه در مسکنه شب روی نمودی و وضو ساختی و دو رکعت نماز کردی و بخشوع و خضوع کشف آن از  
درگاه ایزدی سادت نمودی منکشف گشتی در شانزده سالگی بتدریس پرداخت و کتاب مابعد الطبیعت را بچهل و پنج نفر تعلیم  
و مایوس شد و مطالعه آنرا ترک کرد و روزی در بازار صحنی گفت کتابی بمیر و شیم ابوعلی رعیت نه کرد صحافت گفت کتاب بسبب  
درم می آرد و قیمتش چندان نیست ابوعلی بخیرید چون نمیک نظر کرد کتابی دید از تصانیف فارابی در حل مشکلات مابعد الطبیعت  
ابوعلی عظیم شد و در آن فن نیز بنی نظیر گشت و قتی امیر نوح بن منصور سلیمان بن علی رضی الله عنه ابوعلی را و معاویه کرد و وصله بن علی  
ایش امیر امر کرد که ابواب کتبخانه را بر او مفتوح دارند ابوعلی بجد و جهد بمطالعه کتاب اشتغال نمود و خواند و دخت پس ازین ی التشریف کتبخانه  
سامیه خست پیچیده داشت و متفر و مشغول و در کتبخانه آتش زوداد علم حکمت او را بظرف نباشد با بجه در نهاده سالگی کامل گشت و بخت اکثر ملوک  
رسید و وزیر او گشت و جابا بنی ساندان محبوب گشت و در مانی هم یافت گویند ابوعلی کجای شاهی عظیم داشت بسبب آن که  
شد و لقب بفتح مبتدا گشت و کار بجای رسید که در یک روز مشیت بار حقه کرد با لایحه همان مرض در گذشت و اقامه او در چهار رجب  
و بست و هشت هجری روز جمعه غره رمضان رویداد و در ماه صفر سنه سه صد و هفتاد و سه هجری متولد شد و از ابوعلی سینا متولد  
که چون بزرگم چنان دیدیم که در ظلمتی ز قلم پس بر خستائی باز آمدم از مادرش حال پرسیدن گفت چون او را بزرگم کسی نبود از  
بیم گریه و زاری گشتی که پیش من نهاده بود او را نهان کردم پس بیرون آوردم از سخنان ابوعلی است گفت دوستان زمانه  
چون شمع یک شبه اندوید و زه چون لاله و یک ساعت چون خواب و گدازنده چون آب و بر فند که بجه بناتید و در حد اند که مگر سید  
و نیاید از وی پرسیدند که فلان کس چگونه است گفت که یک عیب ارد و دیگر همه بهتر گفتند آن که ام است گفت آنکه عیب  
ندارد و نقلست که ابوعلی قتی در سفری بموضع فرو داد و اسب را بر دختی بست و گاه پیش او رجعت و سفره پیش نمودند و  
تا چیزی خورد و روستائی خر سوار آسجاسید را نفر فرود آمد و خورا در پهلوی اسب ابوعلی بست تا در خوردن گاه شریک و  
شود و خود در پیش نهاد سفره نشیند شیخ گفت خرا پهلوی اسب مامند که هیچم لکد زنده و دستش بشکند روستائی آن سخن شنیده  
انگاشت و با شیخ تبار خوردن مشغول گشت ناگاه اسب که می زور روستائی گفت ای شیخ خرم رنگ که در شیخ دم در کشید  
و خود را لال ظاهر نمود و روستائی او را کشان کشان نزد قاضی برد و قاضی از حال سوال کرد شیخ همچنان خاموش بود و قاضی روستائی  
گفت این مرد لال است برو چه دعوی میکنی روستائی گفت این لال نیست بلکه خود را لال ظاهر ساخته تا ما و ان خرم را بدوید  
ازین بین سخن گفته قاضی گفت با تو چه سخن گفت گفت خرا پهلوی اسب من میند که لکد زنده و دستش بشکند قاضی بجه بد و بر دشت  
شیخ آفرین گفت مثل شهوت که روستائی بگذرد که بزبان خود اقرار کند گویند شیخ در مدت عمر از هیچکس چنان ملزم نشد که از  
کناسی روزی در مهران با کوکبه وزارت میرفت کناسی را دید که بکار خود مشغول بود و میگفت قمر و گرامی و اتم ای نفس ازنت  
که آسان بگذرد و بر دل بهر انت شیخ بخندید و گفت افتخار همین بشد که کناسی کنی کناس گفتان شغلش خوردن بر که بهر است  
ریش بر دین شیخ برو آفرید و خاموش گشت و قتی در مهران فقها او را تکفیر کردند این با علی با ایشان نوشت رباعی کفر  
چون می ای که از آسان نبود و محکم تر از ایمان من ایمان نبود و در هر جوی می ای آن ستم کافر با پس در همه دهر بخسیدان نه بود



و بعضی را همان است که در بخشنه و نرسد تا قابل نبوده و این هیچ نیست چه در شفا و نبات بان تصریح نموده و گفته نخب آن تعلیم آن المعاوله  
 ما هو معقول من الشریع و الاکسبیل الی اثباته الامس مسریق الشریع و تصدیق خیر البتوة و هو الذی البدن عند البعث و  
 ذات البدن و سرور و معلوم لا یتحتاج الی آن تعلیم و تعلیمات الشریعیه تحقیقه الی آتیه سائیه مولانا محمد علی الله علیه و سلم حال الشفا  
 و الشفا و وان کان لا دلائل متناقصه عن المتصور بها الآن یعنی کفایت میکند آنکه توبدانی بدینیکه معا و از آن چیز است که  
 آنچه معقول است از شرع نیست راه بسوی نباتات آن که از راه شریعت و تصدیق خبر نبوت و آنچه نیست برای بدن نزدیک  
 بر آنکه از این بدن و غراب شدن بدن و سرور و معلوم محتاج نیست بی آنکه بدنی بود و تحقیق که کشاده گرم من شریعت حقه را که آورد  
 بناسید با محمد علیه و السلام بحال مساوات و شقاوت و اگر چه هست او با هم تا که تصور میکند از تصور آن هر دو بحال  
 سرور و دیگران را قسم را از شیخ رب که تبطیر رسیده که عقایدش و ایمان دریافت میشود و آن این است  
 بسم الله الرحمن الرحیم یا سید خدایند آسمان و زمین و متالیف سنده جان و دین و در دو بر غیر گزین را محمد مصطفی  
 صلی الله علیه و سلم اما بعد وصیت میکنم که اینچنین کلمه در تحقیق شرع میرود و از انبیا را محرم و رنج دارند که بدینها از ظهور این کلمات  
 بحکم خطر محتر بود که لا سب را معنی مانع الانبیا را واجب بر حسب آنکه سخن شناسا با مرد و بیگانه موضع از سر از نزدیک باطل خطا بود  
 چنانکه رسول علیه السلام فرموده لا تطرح الذی فی اقدام الکلمات اما منع معانی از غافل نداشتوده بود و همچنین خاتم الانبیا بنی  
 علیه السلام فرمود یا علی علیه السلام اذا قرب الناس الی خالفتم بالنوع البر القرب البر بالنوع العقل تبصیر و از برای این توانست  
 گفت علی بابو کشف الخطا و از یقینا بهشت آرتبه انواع انعم و سبیل او را که معقول است و دورخ بعقاب و اغلال و  
 اشتغال جسمانی بود که در عهد بود و حجاب خیال بنامید و چند خیال و اشکال معلوم بود و تر بر خیزد و از آنچه بعمل زیر که عمل حرکت  
 بدن است و علم قوت روح چنانکه فرمود که قلیل العلم خیر من کثیر العلم و نیز فرمود که نیت المؤمن خیر من عمله بهره مند و بر خیزد  
 مبادا آنکس که این رساله را که بهر دوی و جسی نامیوزد و یادید و هر که مخالفت بود سخن ما را خاین بود و از انبیا و قال من غفر غلیظ  
 مناد الله بنیای عینا و بین القوم الظالمین ربنا شرح بی صدر می سیر الی امری و احلل عقده من سانی یقظه و قوی فصل در  
 پیدا کردن جان ۵۰۰۶۵ و حقیقت کلام ربانی و معجزه و تشریح بدن بدانکه از و تقالی آدمی را از دو چیز مختلف بافرید  
 خیمه جسم و یکی روح اول جسم را از اجتماع اخلاط و ترکیب از کان فراهم آورد یعنی آتش و باد و آب و خاک و قوت عقل  
 فعل بد و پیوند و ادانگا چشم را بنیاست با اعضا و دست و پا و سر و صورت و حواس دیگر چیزها انگاه سه عضو شریعت است که  
 برگزیده و هر یکی قوت روحی نهاد روح حیوانی را و روح طبعی را و در جگر و روح نفسانی را و در دماغ و هر یکی را از آنها  
 بنیاست و بقوتهای روح حیوانی را بشهوت و غفیبیت و روح نفسانی را بحس و خیال و روح طبعی را بقوت با و به و مکره و نیت  
 و خواسته بدانکه جاذبه قوی بود که ماکول اکل را جذب کند و ماسکه طعام را انگاه دارد و ماضیه سهم کند و و اوقیه آنچه متفضل بود  
 باندازد و روح نفسانی را بقوت فکر و تدبیر و حفظ نیز از روح حیوانی و طبعی و نفسانی بر شرف و زوال اند و قیادیر و روح  
 انسانی را زوال نمائند و باقی بود و همیشه بدانکه روح ناطقه و روح انسانی را جان بخوانند زیرا که جان جسمی لطیف است و نجار  
 از لطافت آتش و باد و روح انسانی قوت است آتشی شمع علم و خیر و شر و را و جی بنفس ناطقه بود و هر کس و آتش جسمی است



لا بد مرکب و آلت نگاه باید داشت و قوت باید داد بقدر حاجت تا در ناچکی و هلاک نیفتد و از کار باز نماند پس بر این معنی  
روح طبعی را در جگر نهاد و او را قوت نهاد و تا از غذا خورد و خواهر و مرکب را هریت کند و طبیعت آنها با اعتدال با عینا فرستد و با انجمنه قوت  
روح حیوانی نیز داد تا بقوت عین معنی هر چه ناموافق خاطر باشد دور کند و بقوت شهوانی هر چه آن موافق طبیعت است نزدیک  
سدا رود و قوت های حواس ظاهر پنج است اول سمع دوم بصر سوم ششم چاهم ذوق و ششم لمس و قوت های حواس باطن هم پنج است  
تفکر و حافظه و تخیله و وهم و حس مشترک و هر چه بحواس ظاهر می آید و حس مشترک رساند که از ظاهر به باطن خبر کند و از باطن بظاهر  
اشاره کند و صورت پذیر همه چیز را است تا آنچه تخیله را باید بد و رساند و آنچه عقل را باید بد و بدینا و او را بد و فکر و خزانه حافظه  
نیز گرداند تا بوقتیکه عقل را بکار آید قوت تفکر را از حافظه طلب کند و بدینا که رساند آنچه مطلوب و مقصود است پس معلوم  
شد که در آدمی سه روح نهاده است و تفاوت آدمیان از غلبه قوت های این روح پیدا آید آنرا که قوت روح طبعی غالب بود هر چه  
بلوغ و حسن تعلیق دارد و کار روی کند و هر که روح حیوانی غالب است قند شهوت و غضب و حسد و حق جریین بود و کار او کند و آنرا  
که روح نفسانی غالب بود آنچه بعلم و فکر و تمیز و تعقل دارد و از ظاهر شود بد آنکه حواس ظاهر شکار گردان حواس باطن اند و چون  
باطن شکار گردان عقلند و عقل جهت است که در هر چه چیز است و قابل همه صورتها و هر علمی که به نفس انسان رسید و هر سعادتی  
در او پیدا آید ترتیب عقل است و عقل همیشه بروی بالا دارد و از شرف و خفیف مندر و آید اما مدوی داده است نفس را که  
مصلحت عالم زیرین و احوال محسوسات را ترتیب کند و از عقل کشف می نماید پس شرف آدمی بد و چیز بود که نفس ناطقه  
و فهم بعقل کتب او هر دو از عالم علوی اند متصرف بدن نبساکن بدن و در حقیقت هر دو یکی اند اما تمیز در الفاظ و ترتیب  
ظاهر می شود و چنانکه روح حیوانی در درست می تحقیق نشیست هر وقتیکه اثری از ان قوت بعضوی معین طلب هر شود و می  
دیگر پذیرد چون پذیرد بصورت شود و نور خوانند و چون شتوا شود سمع خوانند چون شنیدن در محل بینی ظاهر شود  
و چون پذیرد اسی طعم شود و ذوق خوش و تحقیقت در قوت تمیز ظاهر آید و همچنان قوت ناطقه نیز با عین است  
مختلفه تا همانکه دیگر پذیرد و نفس ناطقه جوهر است قایم بذات خود از لطافت جاسر ندارد و موضع نمی پذیرد و  
آنچه را در باید بصیرت خوانند و چون در ادراک رود و نهایت ادراک طلب کند آنرا تفکر خوانند و چون بدر از  
نیکی جدا کنند بیشتر خوانند و چون آن جدا کردن را قبول کند آنرا حفظ خوانند و چون بظهور نزدیک رسد  
آنرا که خوانند و چون ارادت کشف شود آنرا علم و نیت خوانند و چون بزبان بگویند آنرا قول  
گویند و چون در عبارت آید آنرا کلام گویند و بیشتر آنقدره را لطق گویند و فصل عقل روی در عالم خود دارد  
و ناظر مهربان خود است تا چه بد و رساند که از آن واسطه مصلحت ظاهر و باطن پیدا شود و انتظار عقل را که بد و علم  
حاصل شود و از اشوق همست خوانند و ارادت گویند که بروی حیرت و اضطراب روانیت فدر شناس علوم  
است و دیده بصیرت و اگر ده است با اختیار مداومت می طلبد و آن مداومت را شوق میخوانند و آنچه که بصیرت  
او کثاوه است و در حس بصیرت پوشیده آنرا عجب گویند و این عقل همیشه دیده علم از حدقه بصیرت کثاوه است  
و ترتیب در او از بهترین آن خود می طلبد و همیشه از عقل فعل فایده می شناسد تا قوت او عقل کل دهد و محسوس او متلاشی شود

و حرکت و سکون او از شرع پاک شود با اختصاص با مورد واجب الوجود که دو اضر الاول روح او را از خود دهد و آنرا تقدیس خواهند  
 کما قال العزیز بن روح القدس نگاه خود را بدو نماید تا تمیز معلومات را در یابد زیرا که بر کل چون وقوف افتاد و علوم آخر تبصیر حاصل آید  
 و این روزگار مملکت یابید کما قال الفیض صلعم او بنی زنی فاحش تلویتی و ایندو تعالی چنان یاد کرده که علمنا را بر ما علما و روح القدس  
 که بر ترا روح است جبرئیل من است نظیر خود پیو گردانند بد انگس که نظیر بد و رسند و حی است و حرکت و سکون او را بر هر نگ بست و بد چنانکه  
 حق سبحانه تعالی فرموده صعبه ان و من حسن من البصعبه و آنچه از روح القدس لعقل پیوند نبوت است و آنچه از عقل ظاهر است  
 و آنچه نبی گوید و دعوت است و آنچه از دعوت پیدا شود و شریعت است و قانون و می ملت است و قبول انجمله ایمان و آتش در یافتن روحی نبوت  
 و روح القدس خود را بوی کشاده گردانند تا پاک عانی و کم طمع و مجتهد و بید گرد و در هر چه کند از قوت روح القدس کند چنانچه در خبر است  
 اسلک ایمان را دنیا بر قلبی پس این لایل اضع روح القدس شریعت بر این ارواح است و همه ارواح تبع تقلید پی روح القدس و واسطه او است  
 سیان واجب الوجود و عقل اول ایمان قوت نبی است که کشیده فیض قدسی است چنانچه صاحب الشریعت خبر داده که ایمان الاکابر  
 و الحکمة ثمانية و مدد القوت از روح القدس کشید چنانچه فرموده الی لا نفس الرحمن من قبل الیهین و روح القدس تقیست الی نبی جبرئیل  
 یقرص امریست ایردی الاله الخلق و الام و کسانیکه رواندارند که روح را اثر امر خوانند از برای آنکه از تحقیقت بجز نباشند و الا شرف  
 از ان بیشتر نیست که روح با امر از تعالی مضاف است چنانکه گفت قل الروح من امر ربی پس امر مطلق جز این نیست که نبی حقائق  
 در راه شرع آورد پس امر از وی ان قومی است که عقاش نفس کل خوانند و عشرش جبرئیل و او در شرف با جمله عقول و ارواح برابر است  
 و از راه مرتبه چنانکه حق سبحانه تعالی فرمود که لقیوم الروح و الملائکة صفاء چون این معانات معلوم شد بیاید دانست که لطق در یافتن  
 حقائق بود بحد و نبوت و دعوت ماحصل آنچه خواهد از معانی بحسب راند و حسن از اید است ذکر دهد تا آنرا بشکل و حرف آورد و بگوید  
 پیوند و تاسع در یابد همچنین ۵ باب ۴ نیز خواهد تا امر بر و بخلق رساند قوت رسالت را اجازت دهد تا آن معنای را بحیال آورد  
 و جسم کند پس زبان دعوت بامت رساند لا یم دعوت چون قول نبوت چون لطق و رسالت به نبوت شده و لکن رسالت بی نبوت  
 بود کما کان اولی علم کنت بنیاد آدم بین الماد الطین و بدانکه روح قدسی چون لطق است و رسالت چون سلخ و نبوت  
 چون خطا و دعوت چون جوهر و ملت چون جسم پس همچنین قیاس ملت نبوت بود و جسم عام و نقطه خاص و جسم محسوس و معنی نامحسوس  
 قال الله تعالی لا تدركه الابصار پس ابتدای همه چیز با نقطه است و ابتدای همه کار روح القدس سلطنت نقطه موجودات معلوم و سلطنت  
 نفس قدسی بر معقولات ظاهر چنانکه حق تعالی فرموده و القاهر فوق عبادة و این در و هم نماند زیرا که خیال و جبل اشکال می افزاید  
 اما عقل نزد دیگر از ان است که انجیال یقین وضع باشد چنانکه فرمودن اقر بالیهین جبل الوری و حیای دیگر گفت و هو معلوم انما کنتم و بدانکه  
 همه چیز با محتاج فیض قدس است و از همه فارغ نه بار و اج متعلق است و نه با جسم مشغول چنانکه گفت لی مع الله وقت لا یسعی فیه  
 و ملک مقرب و لا بنی الرسل چون دانسته شد که قوت فیض قدس است باید دانست که نبی کلان کلام نیز در است از یرا که قول حضرت  
 و صورت ننواید بود و آنرا الیه دندان و شش و بقا و مجاز حروف نباید و انجمله در اسم بود و این در شان بار متعالی خطا عظیم  
 پس بیاید دانست که اثبات قول ایندو تعالی از جانب کون محال بود پس کلام امر از وی کشف حالی بود که روح القدس کند

بوسیله عقل و روح است می پس آنچه نطق مجرب است جمله عین کلام این دست حکم خود یا طبعی گردانم قدس سبحو افتد  
نامش قرآن بود و آنچه گوید نیز حقیقت گوید بلکه با جازت امر گوید چنانکه فرمود است الرحمن علم القرآن و چون کشف نطق را  
مستغرق خود گردانند حقایق معنی محل بنی گیر و لیکن هر کس این اطلاع ننواید بود که حواس بنده ایشان باشد و از برای تعلیم خلق  
بنی را اجازت اند تا خیال و فهم را در کار آورد و آنچه که ادراک هم بود بوجه بسیار و فیض او را عمل آورد و قوت قدسی را در کار گذشت تا قوت  
متخیله را مجسم کند و از اینها تا معجزه باشد و آنچه عقلی باشد بخوبی بسیار و تا ذکر در وی متصرف گردد و آنرا در قول آورد و کتاب گردد  
و آنرا مصداق کند که کتاب الله چنانکه ثبت است و رفع الله پس آنچه در یابد از روح معقول محض بود و آنچه می گوید و می بیند و می شنود و می چشاید  
در فهم آراسته چنانکه گوید سخن معاشد الانبیاء و کلام الناس علی قدر عقولهم پس شرط انبیا آن است که معقولی را در محسوس تعبیه کنند  
و در قول آرند تا است آن محسوسات امتناعت کنند و در غیره امید را با فرامیذ تا شرطها بکمال برسند تا قواعد و اصول شرع  
و اساس عبودیت مختل نشود اما چون باطنی رسد و عقل خویش ادراک کند داند که گفتاری بنی بهر روز است گفته معقول و آنرا  
غذای روح الحمد لله بل اکثرهم لا یعقلون فصلی الله علی محمد خاتم النبیین از اشعار ابوعلی سینا است فروع الطب فی البین روحی  
و حسن القول فی قصر الکلام به عقل ان اكلت و بعد اكل به حسب فاستقانی الانه فنام به و لیست علی النفس انشد یلمی به قول  
الطعام علی الطعام شیخ شهاب الدین مقتول به مهر در وی در حکمت مشایبان و اثر فقیان الی کانه محصور و محصور بوده و از کشته  
مفهوم میشود که در انسانی سیر و سفر با جماعه خصوصیه نیز ملاقات کرد و صحبت داشت و بعد از آن که می گردید و می بیند و می شنود و می چشاید  
مشغول گشت آنکه رسید بجای که رسید و اکثر عبادش را سنگی بیدار می کرد و تا دل در خواست می بود و قلیل التیات گفته السکوت و سکوت  
بود و نیاز الغایت دوست میداشت و بجزای بر ایندیوب الیمیداد شده اند و گوشت تاریخ الحکما متکرا به معنی است و حتما بهفت  
اقلیم از مردم حکایت میکند که روزی شیخ با جاعتی از دمشق بیرون آمد و بر مریه گوشت رسید و آنجا همه گوشتند و می گرفته و دوده دم  
نیز کمان که صاحب گوشتندان بود و اصحاب او را راضی نیست شیخ اعیان را گفت شما بر وید من انداخته و میبازم ایشان را پیش رفتند  
شیخ او را بستان داشت چون اصحاب از نظر غائب شدند شیخ نیز خواست که بروی کمان در وی ریخت و دست شیخ را گرفت و نمی گذاشت که  
برود و ناگه ملاحظه کرد که دست شیخ از شانه جدا شده بدست ترکمان بماند چون برفت ترکمان تبرید و دست میرا جیده اخت بگریخت شیخ دست  
برداشت و بسیار آن پوست و در دست او بجای دست شکسته جز قندیل حمیر و نو و در تاریخ امام باقی می نویسد که در بعضی فقهای عصر زانی و اهل کوه  
و اوشافعی مدعی بود و بعضی او را صاحب ثبات و کرامات شناسند اما علمای ظاهر قبل و می فتوی دادند و او را کشتند قتل او را پانصد و هشتاد  
هجری است و آنکه ظاهراً در صلاح الدین بن یوسف بن الوی باقی مانده او سخنان او است هرگاه نفسش در از اینها با مورخ و ریه بدن  
معلوف گردانیدی خود را بر تبه کمال عالم رسانیدی و اکثر عنان از جوار را از اشتغال نامرانا نگاه داشت و تحقیق به بسیار از عنایل رسید  
و گفت در کار آخرت بیشتر به عا بخشود و خصوص باید بود و بطلبند از خدا چیزی که از شمه حاجت بشود و بماند با باشد تا آنکه بیدار خود وصل شوند  
و گفت سخن بکن پیش از فکر یعنی هر چه که خواهی بگوئی اولی آن که می گوید از آن بگوئی و گفت در شکفتن بسیار از حالات خود و بگریختن  
قوت متناهی است و بر تو باد بقوت قرآن چنانچه گویا نازل شده که در شان بولس ازین صفتها را در نفس خود جمع آر که از مشنگاران کردی  
گفت حقیقت یک آفتاب است که منتهی و منکر و منجم و منظر از در چهار و روزنها را شکافا و گفت اول شروع حکمت پر آمدن است



و سیدانی را توفیق می میکرد چون بهوش آمد تا گفت که این شخص را می شناسی گفت آری این نام خرم و مست حاکم بر خاست و دست مرا  
بیسیدر گرفت و الحمد لله که سبب بطلوب رسید پس حیات مرگ افتاد و باید و اجازت مراجعت خود استم ابا و امتناع نمود و در راه را یاد کرد  
و در آن وقت گذشت داد و صدای که در دنیا با هر کسب آن شدم و در آن اوقات بر آن بودم که خود را یکبار کشتم تا آنکه گریختیم بعد از چند روز  
مرا یافته نزد او بردند گفت ای نام مرا نمنا بود که مرا در خواب بنیم اکنون که در بیداری یافته ممکن نیست که چه گذشته از من خلاصی یابی  
پس نزد برایی من نهاد حاکم را پس بوی که در ماندت شادی میکردی گفت چنان نیست از تصنیف کتابی که موافق ملت پدرم باشد  
که استخوان را از در آن می بینم چون حیات نبود کتابی که تصنیف است کردم موافق رای ایشان حق علیم و علام است که مذنب اعتقاد من بخوان بود  
آن خود سبب خلاصی نشد و کتاب در آن منتشر گشت مرا بگذر و رتبه نسبت کرد و حق گواه است که من صحبت حاکم ملاحد را رضی  
نمودم بر او رسید گفت چه بود که التی بر و عا نیان بری پس درین فکر شدم و نزد حاکم رفتم و گفتم عمر من باخر رسید و مرا حضرت پیری  
دریا فیه از آنجا که در روز شنبه از من را بید کنی من را در او را رحم آمد و بند از من گرفت من به تسخیر رتبه انبیاست پرداختم و حاکم را عرض  
کرد اینم مرا طلبید و در آن علاج پرسید گفتم در دوشن گویا هست که دوا می این مرض است من بابر او بروم و آنرا شفا  
افزایم گفتم بنکوا باشد پس بچاره سوار جنگا مهابانی همراه من کرد و چون نیرود و فرسخ بر فتم علمی از اعمال میسخ غایر ساختم که از شفا  
با دوا بسیار بود و چون خاتلم جمع شد بابر او درم سعید و یکی از شاگردان به پیش پا آوردیم و نقش خود را که باز شده بود دیگر فتم و بدو  
نقش نوز می رفتم بر او درم و شاگردان حال آگاه نمیدند تا گاه شور و عیاد را پدید آمد بر او درم تنه می آمد نقش دفتر تجیل باز از رفت  
و باز آمد بر سر درفش بابر او گوشت داشت گفتم آنچه شود است و این کیفیت چیست گفت جوانی از شاگردان نام خرم و بافتی  
بحث کرد و سخن نام خرم و حاجت آورد و گفتا در پا که کردند و از گوشتش تبرک بردند من نیز فتمیله بدست آوردم تا ثواب یابیم  
گفتم ای برادر کشش مراد و تابر دم چرا که در دنیا یک نام خرم و بر نیز خیر نیست پس خیم خیشان کردم و نزد حاکم آنجا دو سال و نیز بودم و خشانرا  
حای مبارک یافتیم همه مسلمانان و دوستداران اهل بیت بودند و جمعی از فقهای متبحرین که دعوی ایمان میکردند و بهره ازان داشتند  
هر دم بهتان و حق من میکردند متوهم شده بفریب بجان از توابع بدیشان آمد اهل آنجا بگریه ویند مگر اندکی اندیشه کردم که مباد  
از ایشان بمن آسیبی رسد و به طلسماتی که واقع ملاقات ایشان باشد مشغول شدم و بست سال درین بسیر بودم و خدا را  
عبادت کردم تا حاکم بخوابی رسید که سببی از طعام قانع نشد و بست و خیر و نزدیک نوبت طعام خوردم و الحال قریب یکصد  
و چهل سال از عمر من گذشته و عمر با انجام رسید که سببی از طعام قانع نشد و اهل کوتاها شده عقل نقصان یافته و تغییرات عیالات  
واقع شده ای برادر هیچ روز جمعه دوازدهم ربیع الاول درینجا روح از بنم مغارت میکند با ایمان بر انزان باید که هیچ کس را خبری  
تا وقتیکه را غسل می چون بمن مشغول گردی و وقتیکه از علمای حی با داد و آئینه متعرض ایشان میشود که ترایاری در بند پس تو امامت کن  
و بر من نماز گذار آگاه مرا دفن کن بعد از این درینجا مباحث کتاب مبراکه در علم یونانیان است یا کتاب دیگری من که در سحریات و احادیث  
بسوز اگر چه مشهور شده اند و قانون اعظم را نزد پیر عم من منصور مدینه فرست و کتاب مبراکه را دالمس نامی است پیش سید الحکما علی  
بن اسد علوی فرست و کتاب دیگر مبراکه در گفته است و دستور اعظم نام دارد و بتقیه نصیر بالله قاضی خشان بده و کتاب شعار را بچا  
شاه بن گیسو بکائی و نانی موقوف برای تمام شد آنچه شاه ناخر و نهنگام وفات بابر او درش گفت برادرش گوید و دیگر روز

چون





ملک طوالت سیری گشت و کمر ساسانیان که طبقه چهارم اند از ملوک عجم و ایشانرا اکاسه خوانند و آن طایفه بسیار  
 بن بهمن بن اسفندیار بنسب اند و ساسان نامی دیگر داشت چون پدرش بهمن دختر خودهای را سلطنت داد ساسان برکتی در روز  
 گردید پس از آن هر که نامش بر سپیدی و نام خود را ساسان گفتی چسان همان زبان در می گدایا باشد اول ساسانیان اردو شیر پاکان  
 است و او را ساسان الاصفی خوانند و لقبی لبه چاه صیدال و بروایتی پانصد سال و بقول منجان پس از دولیت سال بعد از اسکندر  
 ظاهر شد و نخستین کشاسپ که بشه نشاه خطاب گشت با و شاه عادل عالم پادشاه بوده و کارنامه و ادب ایشان از مصنفات اوست و لقب  
 لغت نیز از مختصات اوست و از اردو شیر گفتند می گفته اند که او اکثر رنج سکون اگر گشت و عیسی در عهد او مبعوث گشت و در روز او  
 فرستاد و اردو شیر دین عیسی پذیرفت و از سخنان اردو شیر است و قتی با و شاه رغبت کند بعد از خودش که رغبت الایستاد و  
 ملک و پادشاه بنیت تمام نماد مگر با جماع مردم و کثرت و اجماع مردم موقوف بر مال و اگر و اندک مال موقوف بر عمارت و آبادی  
 ملک موقوف است بر عدل و اقامت حروف گوید اجماع و اوضاع فاسق نیز میشود و چنانچه اینها حاصل بود و رسم اردو شیر چنین بود که روز  
 مهرگان و بدو روز و روز بارعام دادی پیش از آن چند روز منادی فرمود می که از روز انسا نند هر کسی که شغلی و شتی نداشتی و بخت  
 خود بدست آوردی بدو سه روز و اردو شیر قصد مردان بگیرد و یکی یک بیکرستی و اگر آنجا کسی اردو شیر تعلم کرده بودی از تحت خود و  
 و بدو روز انشستی و بدو بدو بدان گفتی که اول از انیم و بدو پس بود بیکرستی اگر حق بجانب و ادخواه بود که داد و بدو و اگر  
 دعوی باطل کرده بودی و ادخواهستی بزرگ کردی پس چون از آن و ادوی بر و ادختی با و بخت شدی و باج بر سر نهاد و بدو روز  
 گفتی که از خود و اندک مردم تا شمار طمع بریده شود و بر کسی تعلم نکنند و این رسم از بدو تا آخر زمان دولت ساسانیان مستمر بود و  
 پس خود را و بدو که جادو می پویشیده بود گفت اسی شیر چنین کجایم بسیار یافته می شود و سلاطین با حاکم باید که در هیچ خزانه نباشد شیر  
 گفت آنجا چه چگونه است گفت تارشان از نیکو کار نیست و او دشمن بود و پاری بعد از و پیشش ششاپور بن اردو شیر با و شاه  
 و از سخنان اوست که لا عظمه الا بالحق و لا الا بالنافه و لا راخی الا بالوت مانی نقاش در عهد او ظهور کرد و شاپور  
 که او را بقتل رساند مانی بنده بگریخت و بچین رفت و بعد از و پیشش هر شهر با و شاه شد و از سخنان اوست که با و شاه را چهار خصلت باید  
 و کا و سخاوت و سخاوت و صدق و گفت کسی که محبانست کند با ملوک پس لازم است او را صحت و لگا بهشتن آواز یعنی سخن  
 با بهشتی گوید و امر از نگاه دارد و مستحق قرار کند و گفت هر که در یک عیب باشد آن عیبش مردمان باشد او را هیچ عیب نبود و بدو روز  
 بهرام بن بهرام ریاست رسید و من کلام الاسر و الامع الامین لاله الامع العاقبه و بعد او مانی نقاشن پاریان آمد بهرام  
 او را گرفت و بکشت و بعد از و پیشش بهرام بن بهرام که پدرش از غایت محبت او را بنام خود خواند می با و شاه شد و از سخنان اوست  
 الدنیا فانیة و المال عاریة و بعد از و پیشش بهرام بن بهرام سلطنت نشست و از سخنان اوست انور افضل الذخیر و الله جل فیض العنی  
 و انموده افضل القزابه و بعد از و پیشش بهرام بن بهرام و بعد از و پیشش بهرام بن بهرام و بعد از و پیشش بهرام بن بهرام و بعد از و پیشش بهرام بن بهرام  
 کامل را بخو است و شعی خواست که خلوت کند دختر مانع آمد و بگوید و کس نزد وزیر فرستاد و پیغام داد که من از آنکه نام مانی با و شاه کند  
 وزیر در خانه نبود و پیشش جوار بود که چندی کسی اجابا بقتل بهرام از غایت خشم بقتل دختر فرمان داد و دیگر روز بشیان شد  
 و مانی بهرام از وزیر پرسید وزیر گفت آن شخص منسوب بقتل است مگر آنکه زنی باشد و او ک و یا است ملک گفت من از آنکه



خون بگینا هی را صاف کرد اند چیت وزیر گفت اورا باید کشت هم فرزند کرد که سپه وزیر القبل بیانند سپه را بیایم از برودند و برانجا رسید گفت  
ای سپه پرچم با کسیکه در دنیا و آخرت طاقت مقاومت ندارد چه در دنیا بال است و در آخرت حق بجانب اوست انچه پیش بهر بر سرید  
و اورا بخاند در شترش پیروز و بعد از او پیشتر شاپور و والاکتاف بادشاه شد و او ملکی شجاع و قاهر و ضابط بود آورده اند که چون  
پدرش بر مرز اوقات رسید ز لشکر آمد بود اعیان بر حسب و پیش تاج بر پیش آویختند و بعد زمانی اندک شاپور متولد شد و سلطنت  
موسوم گردید بزرگان عرب خصوص بنی عبید بن خنیس خنیزان گفتند که در ملک فارس کودکی بگموره سلطنت موسوم است لا جرم طعنه را بران  
کردند و فساد آغاز نهادند شاپور چون چسباله شد آثارش از دله و رسید از جاکه آنکه وقتی از غوغای خلق بپاشند و سبب پیدا کنند  
از دام آیند و در نه است بر خیز گفت جبری دیگر نیند نا آینه گان جبری باشد و درندگان بر خیزی دیگر پس چون شانزده ساله شد  
با چهار هزار سوار روی باغاب نهاد و جبری از ایشان که بی وفارس رسیده بودند لشکست تا بهیم تعاقب کرد بسیاری از اعراب کشت  
چون از کشتن ملول شد فرمود تا شانهای ایشان بسوی رخ کنند و ریسان در گردن کنه های افکندند لا جرم اورا و والاکتاف خوانند  
که چون شاپور در تنبیه اعراب کوشید طایفه از بنی تیم جلای و طان اختیار کردند و بگریختند و بنی تیم که از اعیان ایشان بود رسید  
سال عمر داشت در قبایله بجای شاپور چون بشیخ سن به نیم رسید جزا کسی اندید از حال باز پرسید گفت نفس خود را داده ام و از موافقت  
اصحاب باز مانده ام اکنون اگر رضای کلیه چیز منم شاپور اجازت داد و عمر گفت سبب این همه خونریزی از چیست گفت  
ایشان در مملکت من فساد و خرابی بسیار کردند و مکافات بر طبیعت لازم است عمر گفت اکنون ایشان اینرا می خود رسید  
شاپور گفت از علما شنیده ام که روزی اعراب بر مملکت ما مستولی شوند از ان ایشان را قبل میرسانم عمر گفت بجز دگان خلقی کمتر را  
چگونه توان کشت شاپور گفت اینکمان بلکه یقینی است عمر گفت بر تفرقه و جداسی است که ایشان را مراعات کنی یا چون استیلا  
یابند پادشاه آن محل آرد شاپور بیست و دو هزار نفر اعراب در کشت و بعد از او گرد و شمشیر بر مرز برادر شاپور و والاکتاف پادشاه  
و پس از او شاپور بن سابل و والاکتاف سلطنت ششست از سن از او است و پیش شاهی حسن بن الجود الشکر حسن بن الجود و برادر  
بهر ارم بن شاپور و والاکتاف بر پاست و بعد از او برادر زاده اش بن جرد بن شاپور سلطنت ششست و ظالم پیشرفت  
و گفت بلیه الزان البحر و النار و السلطان و بعد از او اعیان عجم کسری را که از اتحاد آرد و بشیر بود سلطنت برداشتند و پیشرفت  
که بهرام گور جانشین پدرش منتقل است که برادر خود را بر فرزند که تولد شدی برود می در گذشتی چون بهرام آمد بخان گفتند  
با دشمنی بزرگ شود لیکن باید که در غریب نشو و نما باید لا جرم بر جرد و اورا بنوعان بن امرتیس ملک خیره سپه و نعمان  
اورا با ملک خود مجبور و مجبور که به بند پیشور بود از روم بخواند تا بهرام او و قصر ساخت ملی را خورن و دیگر اسد بن نام نهاد و خورن  
منوب خورن لگا داشت و سر را از ان باین نام خواندند می که مشتمل بر گنبد بود و انعامت صبح از رنق و بهنگام استوار سفید بود  
ز و نمودی با لجام بهرام گور در بلاد خیره پس بنیز رسید و چون نعمان مملکت بگذاشت و در ویشی گردید پیش منذر بن نعمان  
جانشین گشت و او تبریت بهرام پرداخت و چون بر جرد و در گذشت عظمای فرس که از ستمش بجان رسیده بودند گفتند نشاید  
که سپه را سلطنت و بهیم که او نیز چون پدر ظاهر کند چون پس کسری را سلطنت نشاندند بهرام غم شمر مملکت موروثی کرد و منذر  
بن نعمان سپه خود نعمان را با او روان ساخت بهرام چون کبیر نزد یک شدند میان او و اکا بر فرس معاصات اتفاق افتاد

در این کتاب

بالاخر بیان مقرر شد که تاج میان دو شیر گرسنه نهند تا هر آنکه برگیرد پادشاه باشد اسب سبطام تاج را با شیران بمیدان آورد  
 بهرام بکبری گفت پیش رو تاج برگیر کسی گفت من صاحب تاجم و تو طالب آنی ترا باید که نخست باینکار قیام کنی بهرام  
 پیش رفت و هر دو شیر را بگزید و تاج را بر گرفت و بر سر نهاد و اول کسی که پادشاه بود بهرام گویین بنیر جسد  
 بسطانت نخست و او از اکابر سلاطین و زکا ر بوده و بصید گور شوقی تمام شده از آن بهرام گورش خوانده و شفاعت نعمان بن  
 سدر او گناه ایرانیان بگذشت و بعد از او وادیرداخت نقل است در آن آوان که بیلا و عرب بود و روزی در شکار قصد آهوی کرد  
 بگنجش بهرام از پی بران و چون به او گم شد آهوی را طاقت نماند بکنار قبیلگی رسید و بقیعه اعرابی در آن قبضه او را گرفت و بر سر  
 بست بهرام در رسید و نیز و کمان نهاد و گفت شکار من اینجا آمده از این ده قبضه گفت از روی نباشد جانوری را که بمن پناه  
 آورده بدست تو بدیم تا بکشی بهرام درشتی آغاز نهاد و قبضه گفت تا باین تیر که در کمانداری مرا بکشی این آهوی ترا بسد و چون  
 مرا بکشی مردم این قبیلگی جمع آیند و از بقصاص کشند بر جان خود رحم کن و از نیز میست در گذر و این اسب نازی که بر دوش من  
 بسته است در عوض آهوی بگیر و باز گرد بهرام را این حمایت خوش آمد و باز گشت و چون بیاد شاهی رسید قبضه را بخواند و تربیت  
 و او را در عرب فخر الخزان خوانند یعنی زهار دهنده آهوی و بهرام گور اول کسی است که شتر با رسی گفت و زرامی بهرام از فغان  
 خود او و جنگ آمدند و بر سر ساندند که قاعده دولت خزان است چون از مال منی گرد و اساس ملک پایدار نماند بهرام گفت  
 اگر دلمای آزادگان را بخو و صید کنم چگونه صید توانم کرد و آنچه میگویند من نیز میدانم و اگر مال جمع کنم سپاه متفرق شوند و اگر  
 و اگر سپاه بجماعت مال نماند اکنون چاره چیست ایشان گفتند مال جمع کن و اگر صبح متفرق شوند و چون حاجت آید مال ایشان  
 عرض کنی شام حاضر آیند گفت بر این دعوی و دلیل است گفتند آری و بیخانه هیچ گسست لغو مانا طرفی بر عسل بیار آیند  
 بهرام لغو نمود و ناچیان کردند و گسست بسیار جمع آمدند بهرام گفت راست گفتند شب نزد من آیند که در نیگار اندیشه کنم ایشان  
 نزد او رفتند بهرام لغو نمود و ناظر فی بر عسل بیار و در هیچ گسست میدادند بهرام گفت چون است که در بیوقت کسی هم نیاید  
 و ازین ظاهر شود که بسا باشد که بسا حاجت افتد و هر چند مال یا ایشان عرض کنم جمع نشوند و زانم فعل شدند بهرام در دختی  
 خفته بود مرغی آواز زد کشید بهرام او را بر نیز زد و گفت ما س حفظ الان با بطائر و الانسان اگر خاموشی گردیدی ملک گشتی  
 و در بیعتی در امثال آمده که ملک فارس دروم و چین و هند جمع آمدند و از حکمت سخن گفتند ملک فارس گفت هرگز نبا گفتن خبری  
 پیشیان نشده ام ملک روم گفت برو عوی آنچه بگویم قادر ترم از آنچه گفته ام ملک چین گفت هر چند که بگویم ملک آنم چون من گفتم  
 او ملک من گشت ملک هند گفت عجب میدارم از کسی که سخن بگوید که در گفتنش حضرت باشد و در نا گفتن منفعت گویند بهرام پیش  
 بعیش و عشرت بسرمدی و چون آوازه عیش و بگو که اطراف رسید قصد مملکتش کردند خاقان چین با دو صد و پنجاه هزار سوار  
 بمرو آمد و گرفت اعیان مملکت بجرام را بحرب تحریرین دادند و برگرفت پس با هفت هزار سوار از جنگگاه برون رفت و برادر خود  
 ز سبی رسید و بایشین ساخت و با دریا بجان رفت ز سبی اطاعت خاقان کرد و خاقان بخاطر جمعی تمام بجد و درمی رسید و بعیش  
 پرداخت بهرام از آذربایجان متوجه رمی شد و در شب تار چون ملای ناگهان بر خاقان زد و خاقان که مست غرور بود  
 بهر میست رفت و بالاخر گرفتار شده بقتل رسید بهرام مظفر و منصور باز گشت آورده اند که بهرام پیش سیرند کرد و آنها با بجانب

تاج

شناخت و وزیر الملک هند متعین گشت پیوسته بسیر و لشکری بر دخت هندوان از تیر اندازی چابک سوار می او  
تعب نمودند و شمع از آن بکاک خود باز گشتند در آن ایام پیل راه مسافران سیر گشت و هر چند سپاه پدفع ارجی رفت  
منهزم بازمی آمد بهرام این حدیث بشنید و بجنگ فیصل رفت و او را به تیر بکشت و سواران از شمشیر جدا کرد و از بشبه  
بیرون آورد ملک با حضور بهرام فرمان داد و حالش می پرسید بهرام گفت از اعیان فرستم و از بیم  
بهرام تبویه آورده ام ملک ایران در خوش ساخت و در خلال این احوال دشمنی قصد ملک کرد ملک  
خواست که بلخ بپذیرد بهرام مانع آمد و ملک با بزرگوار بر دو و مقابله عظیم کرد و ظفر یافت ملک دختر خود را  
بهرام داد و خواست که ولیعهد کند بهرام گفت که مرا بکشت حاجت نیست منم بهرام گور پان خنر ملک بنده  
با ایران باز گشت و تیرینی را که جانشین او بود بروم فرستاد و با سلطنتی بگرفت و بدین رفت و استیلا  
مراجعت نمود و هفت منظر بنامند و هر کدام از آنها مخصوص یکی از بنات ملوک بوده هفتی بکشت بهر  
منظر بسیر و عیش کردی تا آنکه روزی در لشکری گوری تاخت و در چاهی افتاد و پدید شد مدتی آن چاه را  
نخندند و از بهرام و از اسپش نشان نیافتند و فرود آمدند بهرامی بنگین جام جسم در گشت بد که من بمی و دم  
نه بهرام است ولی گورکش با و بعد از و پسش بر و جرم و بن بهرام بسلطنت شکست و نیز و جرم و را و پس بود  
فیروز و نیز غیر وزیر را بکومت نیز و ز فرستاد بهرام را که کمتر بود و ولیعهد ساخت و بعد از و پسش بهرام  
نیز و جرم و بادشاه شد چون برادرش فیروز از قوت پدراگاه شد و خوشنواز صاحب بلا و بیاطله رفت  
خوشنوازی هزار سوار با و روان کرد و فیروز با داد او بهرام غلبه و بسلطنت رسید فیروز بن  
نیز و جرم و بادشاه شد و سپاه بیاطله را باز گردانید گویند برادرش بهرام بعد خنیش با یکی از اهراف گفت روزی با تو  
در میان منم باید که بکسی نگوئی گفت میخوانم که برادر خود فیروز را به قتل رسانم امیران حدیث بغیر و شربت  
فیروز بگرفت و خوشنوازی رفت پس چون بیادش ای رسید بقتل آن امیر فرمان داد امیر گفت ای ملک  
مرا بر تو حقی است عظیم چه اگر خرمیکم دم بقتل میرسد فیروز گفت ترا بسبب همان بقتل میرسانم چه تو را  
برادرم که با تو احسان کرده بود و فاش کردی هر آینه برادر نیز فاش نسبی او را بقتل رسانید و  
چون یک سال از سلطنت بگذشت قحط افتاد و هفت سال باران بنامید و در چگون و جلد نم ماند  
و هیچ گیاه نرسید فیروز حراج بر عایان بخشید و تو انگران را بر عایت و درویشان امر نمود  
و مفت در کرد که در هر شهری کور و نشی از گرسنگی بمیرد در عوض او یکی از اعیان را بقتل رسانند  
از حسن تدبیرش در آن مدت جز یک کس در تمام مملکت او نگر سگی بمرد و بعد از هفت سال باران بارید  
فیروز قصد بلا بیاطله و روم خوشنوازی کرد و از کفران نعمت ناندیشید خوشنوازی نامه با و نوشت  
و حقوق خدمت خود بر شمرده و هیچ در بگرفت خوشنوازی متحیر ماند که از سر بگانش گفت  
مراد است و پاسب و سردر فلان موضع که ممر سپاه فیروز است اندانها کار را و بازم خوشنوازی

چنان کرد و چون آن موضع رسید او را که پیشتر در خدمت خوشنواز دیده بود و شناخت و از احوالش پرسید سرهنگ گفت اگر قصد استیصال خوشنواز داری باید که از راه بیابان که نزدیک است برو تا ختن بری و من بپیم که از قتل او بجان رسیده ام و نیز روز بگفتار او فرقیته شد و راه بیابان پیش گرفت و ز راه هر چند در آن باب سخن گفتند در عکس رفت و در آن بیابان بی پایان آواز تشنگی و بادهوم هلاک شدند و نیز راهی چند خلاصی یافت و از خوشنوازانان خواست خوشنوار او را امان دادند و مناری در میان جنگل و خود بنام نهاد و او را سوگند داد که از آن منار دور نگذارد و حکایتی موافق این موقع امیر خان تهمینه امیر دکنیان با راهم حروف سر گذشت خوشنواز گفت که حال خوبی سهو سله از جنگ دور که نشین او بود و سرسکر را و از احقاد باجی را که در لپونا استقامت می داشت لشکر کشید لشکر را با و زرم کرد و در طفر یافت جالوچی بگریخت لشکر را و با سبی هزار سوار متعاقبش و باخت جابو منتهی خود را در ریشه عظیم نگذشت و از راه او را نیز در پی او در ریشه شناخت اعیان لشکر حاکم گفت که در ریشه پذیرفت و پانزده روز براند جالوچی در سیر مسارعت کرد و وحید که ده این بود آن مورفته بر اینکه جاسوسان او میدادند از ریشه بیرون رفت لشکر را پنج روز دیگر در آن ریشه لنگان آنکه متعاقب جالوچی میسر و براند بشکر را و گفتیم که کجا میروید گفت متعاقب جالوچی میروم گفتیم که آثارش پذیرفت نشند و سه روز دیگر رفت و بجای رسید که از کثرت درختان عظیم آفتاب بنظر نمی آید و نیمه های که در آن ریشه بگریختی بود و آنجا کمتر یافتند هیچ تشنگی بر گرسنگی غالب آمد آن زمان پس فوج مضطرب گشت از ریشه آمده بود و غرمت باز گشت نمود و در دوسه روز آن راهم گم کرد و در آن ریشه شش روز سرگردان گردید و آذوقه مطلق نماند و برگ درختان و گوشت اسب و شتر خدای مقرر شده و مرکوب از غایت ناتوانی فروماندند سواران پنا ده شده قطع مسافت میکردند و نمیدانستند که کجا میروند و بسیاری از لشکریان تشنگ گشته و سبای لشکر از تیر آن عاجز شدند پنج روز دیگر از صبح تا شام در آن ریشه پریشان حال برانندند ناگاه بر ساحل دریای که عبور از آن بحر گشتی میسر نمیداد رسیدند و بهوش از سر باختند که اکنون گنار دین دریا چگونه میسر شود مشورت نشستند و از ناگفتند که شمار و کین سال و از موده کار و همراه باجی را و دیگران بسیار واقعه دیده اید تدبیر چیست گفتیم پیش ازین سخن نداشتید گفتند که اکنون بلاست خود ندار و بالفعل صلاح آن است که ساحل این دریا را بگذراند چه بالیقین این دریا با چین شهر می رسد و یا وضعی آباد گشته بود و تا بهوسل ساحل باقی برسم پس ندیدند و در روز تمام در کمال بی برگی و ناتوانی قطع مسافت کردند و روز دوم بدی مختصر رسیدند و بهیچا با خود را در آن دیدند و غلغله استاز نقیبت و غنیمت بودند و یک روز آنجا میامدند و سپاه را بر سر دزد و ده هزار کس بشمار آمدند و آن موقع از توابع جالوچی بوده از مردم و نیز تفحص حال جالوچی کردند و گفتند که قریب یکماه میشود که جالوچی در قلعان قلعه استقامت میداد و آنها با بجمه فرزند

خوار

پادشاه ملک خود رسید و دیگر بار کفران تعجب در زید و با شکرت انبوه قصد خوشنوا کرد و موبدان هر چند نقیص عمدت کردند نشین  
 بموضع منار رسید و مسرور و مناسب گرداخته بران ریزند تا آن چهار بکنار آمده پس آنرا بکند و برابر با کمر و پیش نشین  
 میره و دو گفت سوگند خورده بودم که ازین مناز در بگذرم خوشنوا از قصد او آگاه شد خند و عریض و عمیق عقب نشین  
 خود بکند و آنرا بچوهای ضعیف پوشید و عهد نامه فیروز را بر نیزه کرد و در وی بزمگاه نهاد و بچنگ روی از مهر که بر تافت  
 و از راهی که میان خندق گذاشته بود بگذشت فیروز از ارتعاب مأمور و با عیان فرس در محاکم هلاک افتاد خوشنوا از  
 بگذشت و غنیمت بسیار یافت و در ختر فیروز را به سیری بر و چون خبر هلاک فیروز بسوخر که از او لا و منوچهر بود و فیروز را در  
 مایلا س قباد پسران خود در تختگاه خویش گذاشته بود رسید با خوشنوا اصلاح کرد و یلاش بن فیروز را بر تخت نشاند و قباد  
 بشکرستان گریخت و بعد از وقایع و بن فیروز را سلطنت نشست و چون دو سال از ملکش بگذشت مزدک ظهور کرد و در بچو  
 مروت کرد و قباد با و بگردید جهان بر و بشورید اعیان ملک برادرش چا ماسپ را جامه خواب پیچیده و قباد را حبس  
 خواهرش ملبت مزدک از برادر کام حاصل کرد و بود بهانه بزدان رفت و او را در جامه خواب پیچیده هر دو را آورد  
 قباد بگریخت و بهای و باطله رفت و از دالی انجامه و یافته دیگر بار سلطنت نشست و پس از چند روز مزدک را با ستیواب  
 پسر خود نوشیروان بقتل رسانید و بعد از قباد و پسرش نوشیروان عادل بر تخت نشست و کسری لقب اوست و بعد  
 از و هر که از اطایفه سلطنت نشینی او را کسری خوانند و در سال چهارم از سلطنت او اتفاق افتاد و آنحضرت او را  
 بعد از ستوده و او مملکت را بچهار قسم تقسیم ساخت و بر هر قسمی معتمدی بنصب گماشت قسم اول خراسان سمرقند و کرمان قسم  
 دوم عراق عجم و آذربایجان قسم سوم فارس و ایلام و چهارم عراق عجم و تیسر و چهارم و چون او پادشاه نشست بلاد باطله بشود  
 و به او را انهر شد تا قان صالح کرد و نوشیروان بدشت قباچاق شناخت و حاکم آنجا را قهر کرد و روی بلاد و روم نهاد و با قیصر رزم  
 کرد و طغریافت با ناکه رفت و طسح آن شهر در نظرش غش آمد و بصورت آن شهر در عراق شهرهای بنامها و رومیه نام کرد  
 و ایلمی بنید فرستاد ملک نهاد و اطاعت نمود و در آخر عهد اوسیت ذی ایران از زمین بختش آمد و بدست نظر گشته بمن  
 و آن مملکت از دست مخالفان مستخلص ساخت و نوشته آن برادر او انهر و خراسان و طبرستان و جرجان و آذربایجان و  
 فارس و کرمان و بعضی از هند و جزیره موغان و عراقین و بحرین و تهاسیم و سرحد روم و شام و حبشه و یمن و ایت  
 روضه الصف و قتیکه و نوشیروان مزدک را بکشت از و ز او را نوشیروان خواندند و چون این غلطه جدید الملوک شسته است  
 و در زمان دولت نوشیروان کتاب کلید و دمنه و شطرنج از هندوستان بایران آوردند و دیگر جناب آمو که معروفند  
 بخفایا بهندی در آنوقت از هند بچم آوردند و آن خفایا بود که چون بر موی سفید میالید نیزه موی را چنان سیاه میکرد که سوا  
 از آن میرفت در آخر ایام سلطنت نوشیروان شغال بهندی سیال گوید از بلاد ترکستان در بلاد عراق ظاهر شد و روم که او اوتنال شغال  
 در هدایت حال ترسان شدند نوشیروان مستحب شده از موبدان پرسید که سبب ظهور سیل و رین سرزمین کدام چیز تواند بود  
 موبد گفت که از اجبار اولین بکوش من رسیده که چون در مملکتی ظلم بر عدل غالب آید سیل متوجه آن ممالک شود و نوشیروان بخت  
 ظلم را بقتل و جاعه ظلم را از قلم خویش برست آورده نیزه را سیاه و انانی باران میگفت که در عرب شغال نباشد و در عجم شغال باشد و از آن عجم شغال را از

عراقی عجم خوانند قتلگاه را گویند پیش از آنکه نوشیروان بعد از مشهور گردیدن در لباس از رگازانان بخانه مردی که بکرم معروف بود رفت با از  
مالش آگاه گردید میزبان او را تشنه خست لیکن بر عادت خویش بخدمتش پرداخت وقت زخمت نوشیروان گفت که گوی تا بهر تو  
چه تحفه تشم میزبان گفت قدری انگور گفت در باغ تو انگور بسیارست چرا از آن بخور نمی گشت بادشاه مردی غافل است که بگوید  
مار سیده و او بنور کس چنین نکرده که عشرستاند و من ناحق سلطان ترسانم انگور بخورم چه اگر حجاب کنم بدو یا حتی کرده باشم نوشیروان  
بگریست و گفت آن بادشاه غافل منم و بسبب دیانت تو از خواب غفلت بیدار شدم و از جمله حکایات عدالت او بی آنست که حکم  
آورد بایمان از پیرزنی که پاره زمین داشت خواست که نصیبت بستاند و اقل سرای خویش نماید پیرزن نفرت حاکم نظم گفت پیرزن جان  
نیافت و دو سال برین بگذشت پیرزن رنج سفر کشیده بدین آمد و چون بدگاه نوشیروان رسید با خود کوی را در سرای حاکم  
آورد ایجا که چاکر نوشیروان است نیکو داشتند و برین سرای چگونه گذارند پس روز یکشنبه کار گرفته بود پیرزن را که نوشیروان گرفت جان را  
گفت نوشیروان فراشی را گفت که پیرزن را بدیده ببر و ممتد را بگوید که بیمارش نیکو دارد و چون بشهر روم او را بشهر آورد  
و غلامی معتد را گفت که با تو بایمان برود بگوی که بطلب غلامی گر خسته آمده ام و از هر کس پرس کن که در فلان پیرزنی بوده چه شد و آن  
پاره زمین که داشت چه کرد و با بچه غلام با تو بایمان رفت و حال معلوم کرده باز گشت و بعرض رسانید نوشیروان دیگر روز او را  
یار داد و پیرزنان گفت سختی از شبیه برسم باید که راستی جواب بدهد گفتند فرمان برداریم گفت امیر آذربایجان چه دستگاه دارد  
گفتند چندین چندین نوشیروان گفت کی که انیمه لغت داشته باشد و ستم روا دارد و مستوجب چیست گفتند مستوجب عقوبت است  
نوشیروان گفت هم اکنون خواهم که پوست او را بر آورند و گوشتش را بگازان دهند هفت روز منادی گفتند که هر که بعد ازین ستم کند یا او را  
کنیم پس آتش را چنین بفرمود تا پیرزن را حاضر ساخت و غلام را گفت باز کوی غلام حالی را گفت پس امیر آذربایجان را بدو توبیخ  
فرموده بود و بقتل رسانید و این سیاستی که بود از وصا در گشت پس پیرزن را گفت آنرا که بر تو ستم کرده بود و سزاوارم و سزاوار  
که بر زمین تو در آنجا است بگو بخدمت آگاه او را بنواخت و با تو بایمان فرستاد و گفت که چرا باید که سرای ما بستمگان کشاده بود  
و بر مظلومان سبزه رعایا دهنده اند و لشکریان ستاننده احب چنان بود که سزاوار دهنندگان کشاده تر بود از ستانندگان اگر پیرزن  
اینجا راه یافتی او را بشکار رفتن حاجت نبود پس بفرمود و سلسله ساختند و بر سرها درآویختند چنانچه دست هفت ساله بران  
نرسد تا مظلومی که بدگاه آید او را بجا حاجت حاجت نباشد سلسله بجنبانید بر سرها با آواز درآیند و حال معلوم شود پس امر اتحال  
پدید آمد و خصمانه در آن خوشنود ساختند روزی نوشیروان در دیوان مظلایم نشسته بود ماری پدید آمد و خواستند که آنرا  
بکشند مانع آمد و گفت گمان من نیست که این مظلوم است چه اگر مظلوم نبود نمی ترجیح حاضر نمایی پس امر کرد که تا بچه او را در دهن مرد می را کردند  
مار بر سرهای رسید و بایتا نوشیروان را خبر کردند امر کرد تا یکی بدرون چاه رفت ماری مرده دید که خنجر بی بران خنجر بر آب گشت و پیرزن  
دیگر روز نوشیروان در دیوان نشسته همان را بنیاد و تخی و در دیوان داشت و در برابر نوشیروان بگذشت و بر رفت نوشیروان گفت گمان من آنست  
که چون شمن را بقتل رسانیدم بهر من تحفه آورده است پس آن تخم را بگازان بایمان برآورد و پیش از آن کس بایمان نبود نوشیروان آنرا تا پسیم  
نام نهاد چون گفت ز کام و وجع و مانع داشت و اتحال نمود و تحفایافت گویند که چون نوشیروان دیوان بدین بانام رسانید حکم دادند بخوانند  
و گفت که این عمارت بیح عبیه ندارد و بعد از ملاحظه تمام گفتند بیح عبیه ندارد و دیگر نزد یکدیگر دیوان خانه خفته است که دو آن سیر و جنگ آید و دیوان







تا بپوشش در قلمرو او بگردانیدند و ندادند و او ندانست که هر که را بر ما حقی باشد و یا چوری از من رسیده بود و باید که حاضر شود و هیچ کس را نیاوردند  
که برود و دعوی کند یکی از علما گوید در مجلس مامون عباسی حدیثی روایت کرد که بعد ملک عادل و برتر متفرق نشود و مامون گفت  
خوادم که نوشیروان را به بنیم که با دوشاه عادل بود رسول او را بعدل ستوده پس بعد این رفت و در خانه اش بکشد و او را دادند  
و در خفته بر تخت و سه انگشتری در دست داشت و بر هر یکی نهدی نوشته بودند اول آنکه با دوست و دشمن مدارا کن و دوم آنکه  
بمشورت و در کاری شروع کن سوم آنکه رعایت رعیت را فراموش مکن و در نقل ست چون سیف نوی این زن با جماعه فیلل از  
نوشیروان بدست نظر شد گفت که با این بشارت اندک پنجاه هزار مرد را نتوان شکست نوشیروان گفت کثیرا کتب نگفته  
تخلیل من اینا یعنی هزارم بسیار اندک آتش کفایت میکند وقتی نوشیروان در شکار از سپاه جدا ماند تشنگی بر وجهه کرد دید پی  
رسید و بدر خانه شد و آب خواست زنی جمبله با کوزه آب بیرون آمد نوشیروان آب بخورد و در دیگر کسبه مفتون شدند و در  
و بدر زن رفت و کاغذی بیاورد و بدست او را نوشیروان بر خواند کلمه چند نوشته دید از زجر ارباب زبان و عذاب  
ایشان نوشیروان منفعل شد و باز گشت شوهر زن بخانه آمد و از حال مطلع شد ترسید و از زن دوری گزید چه دوران  
زمان رسم چنان بود زنی را که با دوشاه خواهد دیگر اینا رسیده و در بین قصه بگذشت خوششان زن آگاه شدند  
و آن مرد را بگریختند و نزد نوشیروان بردند و گفتند ای بادشاه عادل اینم در بیست از ما اجاره گرفته از بهر زراعت و مدتی آنرا  
زراعت کرده اکنون محفل گذاشته است نه زراعت میکند و نه میگزارد که آنرا بدیگری و بهم نازراعت کند نوشیروان شوهر  
زن را گفت چرا زراعت نمیکنی گفت شنیده ام که شیر می آید آن سر زمین آمده و مرا با شیر طاقت مقابله نیست لا حرم  
زراعت از بیم آن شیر نمیتوانم کرد و نوشیروان دریافت و گفت زمین تو قابل زراعت است آنرا زراعت کنی شیر آنجا خواهد  
پس بفرمود تا ایشان را صلیه دادند و باز گردانیدند نوشیروان را گفتند درین شهر دو بازرگان اند و پیوسته بشیر مختار  
اشتغال دارند نوشیروان گفت اگر کسی را از ایشان رسنی نباشد هر که خواهد بماند ایشان سیر بر نوشیروان را گفتند که با معده و  
چند آمد و شیر میبندد و از اعداد چشم نمجی رسد گفت نگاهبان بادشاهان عدل است یک نوشیروان نوشت که فلان خازن  
هزار و دویست تومان تو تصدیق کرده در جواب نوشت که هر چه بابل استحقاق رسیده از ما است روزی در معرکه به درخت رسید  
بیری از لشکر یان را دید که سلاح افکنده به درخت برآمده بود و از غایت بیم میل زد گفت من جنگ می کنم و تو اینجا ایست  
شکر گفت اگر چنین نیست رسم هرگز باین عمر نمیرسیدم نوشیروان بخبر پدر و کنایه شنید بعد از نوشیروان هرگز با دوشاه  
و مادر او دختر خاقان بود و او در سیاست مبالغه بسیار کردی گویند در نهم سال که با دوشاه بود و سیر ده هزار کس از اکابر عجم  
بکشت خلافت از او متفرق شدند و ملوک دیار قصد او میکردند و تقصیر بپشت او هزار سوار و پیاده و اهل دشت حرز را فرمایان و اعراب بکشت  
فرات آمدند و خرابی بسیار کردند و دوشاه بن خاقان که حال هر مرد بود و با سکه صد هزار سوار و پیاده و اهل دشت و عیش رسید و هر مرد  
در باب دفع مخالفان بالفیه اکابر مشورت نمود و گفتند قیصر روم هر ساجی متدین است اگر آنچه نوشیروان از مملکت او گرفته بازگردان  
بازگرداند و اهل خیر را کشودن مملکت مطلب نیست میخوانند که مالی چند از خیمت اضافه مالهای خویش کنند اگر الهی آنرا بایمان  
بیت اجماعی روی بدیشان منهدم از بیت مال که بدست آورده اند بدست بازگرداند و اعراب را اگر مالش داد و کنی مطیع شویند

پس دشمن ملک پسر خاقان است که طبع شیر دلایت ایران متوجه بدین صوب است هر مزبران راست عمل نمود و در دفع سببه شاه پسر خاقان  
تبریز خواست یک از ابرار گفت پدر من بدین مکتوبه اند هر خبر پادشاه را بجا بیاورد و پسر گفت  
نوشه روان بخوابت نگاری که مادر خاقان است مرا خبر گشتان فرستاد خاقان از بنحان حال دختر باز پرسید گفتند  
از پادشاه عجم اورا پرسی آید کوتاه قد فراع چشم بزرگ سیر و بعد از پدر پادشاه شود ملک این دیار قصد شیر ملک او کنند و مرد  
بلند بالا بزرگ پیشانی خد موی پر گوشت روی پیوسته ابرو دگندم گون خشک اندام بد شکل را بچوب او فرستاد تا او را بکشد هرگز  
او را طلب مردی چنان ساعی شد و بالاخر بهرام جوین را که از اولاد دگر گین میلاد و ملک را و گان سی و سر آمد بسیار زان عجم بود و است  
آورد و او را بر سپاده شاه فرستاد بهرام جوین با دو زاده هزار سوار چیده و در بگزیده از چهل ساله تا پنجاه ساله با ساو شاد و زرمی  
کرد و وظیفه یافت ساو شاد را بقبل رسانید و غنائیم سو فوری بدست آورد و چند شتر با زانان از تقو و ظرفیت بهرام فرستاد و وزیر  
هرمز عرض نمود که بهرام محقری از غنائیم بدرگاه فرستاد و هر خبر را این سخن موثر آمد و علی و مغربی که چرخه با مناد و دو کدائی که در آن  
رسمان تینده و پینه و قتیقه منند جهت بهرام فرستاد بهرام غل در گردن کرد و چرخه و دو کد آن بیش نهاد و بان بهیست سپاه  
باز داد و گفت خلعت ملک است دایره قبی که کردیم همین فرستاد اعیان سپاه انصوب را منکر شدند و در مخالفت بهرام بهرام اتفاق  
کردند بهرام نام هر از خطبه بر افکند و بنام پسرش خسرو و وزیرش که وزیر پسر بد گمان شد خسرو و پسر سید و بار من گرخت و دختر  
ملک آنجا شیرین را بخواست و با وزیر بایجان رفت هر خبر بنده و بهر و بسطام خالان خسرو را حبس نمود و ایشان با اتفاق جمعی از  
بسیرون آمدند و هر خبر را گرفته میل کشیدند خسرو و بدین باز گشت و بر تخت نشست بهرام جوین از خراسان روی بدین آورد و وزیر  
کنار شرط نهروان با خسرو و وزیر رزمی معب کرد و وظیفه یافت خسرو و بدین گرخت و از آنجا قصد روم کرد و بهرام جوین در میان  
بر تخت نشست و او را از آن جوین گفتندی که بغایت خشک اندام بود که بنده چون بهتادی و دستها از گذشتنی چشماقی او از لولوش  
گذاشتنی و از جمله سخنان بهرام است سردار سپاه را که به جفت از صفات حیوانات منتصف باشد چون شیر قوی و دل و چون یلنگ با  
خشم شکر و چون خروس شجاع که بجمیع خواج خود حارب کنند و در حمله چون شوک که باز گشتن ندانند و در غارت چون گرگ که  
اگر از چاهی نماند بشود و بجانب دیگر شتابد و در بر و داشتن سلاح چون مور که اضعاغ مضاعف و زن خود بر دارد و در دلفاچ  
سگ و در صبر چون خرد و زنگاه بانی چون کلنگ با بجمه چون خسرو و روم رسید قیصر او را گرامی داشت و دختر خود میرم را با داد و او  
بعد چندی خسرو و وزیر مجد قیصر متظر شده با بهرام جوین رزم کرد و وظیفه یافت بهرام جوین گرخت خاقان او را مغرور داشت و او  
کار بای شکر آنجا کرد و خاقان دختر خود را با داد و او را عظیم تیغ ایران فرستاد خسرو و شخصه بر زمین نام را بر رسالت نزد خاقان  
فرستاد بر زمین بچین مردی فلون نامی را بقبر رفت و نامه با داد و گفت که نزد بهرام برو و بگوی که این را دختر خاقان فرستاد  
او را بقبل رسان فلون برفت و در حدود خراسان نامه بدست بهرام داد و او را بکار و ملاک کرد و این باز که خبر نموده که بر زمین  
تعلیم نموده با بجمه چون بهرام منظم بچین افتاد خسرو و وزیر پادشاه شد فقط بر وزیر مترا و منظر دست خسرو و قیصر را بخت و بدایا  
باز کرد و اندید خسرو و وزیر از سایر ملوک عجم بهمردی ملک کثرت خراسان ممتاز بوده و او همیشه گنج داشت از آنجا که با او دوست که قیصر  
در کشیتما کرده بخیر میفرستاد و از آنجا که گنج گمانهنگان گنج را بجا بود و خسرو و آنرا گنج با او و نام نهاد فردوسی گوید

فرود گنج باد آورش نخله اندد و در محزن خاص شنه رانده اند با خسر و نشتی هزار زین مرصع داشت و پنجاه هزار اسپ  
در طبله او جو خور و ندی و دوازده هزار شتر بارخانه خاص او کشیدندی و نصد و شصت فیل داشت و در زمان او بابر  
فیل بچه آورد و چون خسر و سوار شدی و دولت کس با جمعه و روحانی او رفتندی تا بوی خوش با و رسیدی و هزار استقار بر آتش  
آب پاشیدندی و نعل سپ خاص را از زر ساختی و پنج چوبین بران زدی تا زود و در میقتادی و هر که یا فنی بر گرفت و کاسه داشت که چون  
او را بر آب کردند و هر چند از آن بخوردی و نشتی و دوستی از علاج داشت با نفع انگشت که چون او را فرزند می خواست متولد شد  
آنرا در آب نهادندی و پنج دران بگریختی و چون فرزند تولد شدی انگشتان بهم برآمدی و نجم طالع گرفتی و قدری طلای دست افشاز  
مانند موم داشت هر چه خواستی از آن بساختی و دوازده هزار گنیزک در شبستان داشت و در آن چوبین شیرین و حرم برای بود و در انهد  
بجشن و جمال او کس نبود و زوی خسر و شیرین را گفت خوشتر است پادشاهی اگر همیشه بودی شیرین گفت اگر چنین بودی  
ترا رسیدی باز که در بوی با و مثل زنده مطرب خسر بود و وقتی غلامی با و سپرد تا در مطربی ماهر شد خسر و را بنام عنایتی عظیم پذیر  
بارید از غایت حسد غلام را بکشت خسر و بشنید باز بر آنجا انداختنش فرمان داد و گفت لذت من از نعمه تو بود و و نیمه از غلام تو  
او را بکشتی و منی عیش مرا منقص ساختی باز گفت تو همه آنرا منقص میادی خسر و آن سخن شنید و از خفتش در گذشتیت مهدی  
عباسی از معتدین محمد بن السن بن الکب رسید که ملوک فرس جگانه خوان کشیدندی گفت بفرغاله بر بهر خوان خسر و آوندی که چهار  
هزار و درم خرج آن شدی گفت چگونه گفت بفرغاله از رنگ ازرق چشم شیرینش پرورده باستی و از انچه با بگلاب کشندی به معطر  
کردندی و نور چشمین بعد و یافتندی و شکست زعفران بران مالیدندی و چون بریان شدی بکار و زین آنرا پاره کردندی  
و آنرا در طبق زرین کشیدندی و گوهر قیمتی ساینده و بران پاشیدندی پس آن کار و طبق زرین و نمون و سینه بغیر او گذاشت  
و دیگر روز از سر نو ساختندی گویند که خسر و مرض سل شست و بفرغاله گچان دولای او بود و وقتی غلامی طبق آسن بخیل خسر و آورد و  
و نشت بزرید و قدری در دامن خسر ریخت خسر و برنجید و بختش فرمان داد غلام باز گشت تمام طبق در کنا رشتن ریخت خسر و  
در خشم عظیم شد غلام گفت که ای خداوند با من قدر که قطره و دسه استی نیست رسیده مستحق قتل نبودم اگر مرا باین قدر  
جرمی بکشتندی ترا بطلم نسبت کردند و رواند اشتم که ولی نعمت من بظلم منسوب شود این بے ادبی از آن کردم که  
تا گناه عظیم شود و تلو و قتل من ملامت کنند خسر و گناه پیش کشید و او را از مقر بان گردانید و وقتی بسخ او رسانیدند که فلان  
سپه سالار را مر فساد است خسر و گفت چاره چیست گفتند او را بکشد باید که خسر و بر اسے ایشان فسادین کرد  
روز دیگر سپه سالار را منزلت بغیر و و تا آنکه کسب اش را کرده بود و دهنه گام خلوت از آن سوالی کرد و گفت گفته بودی که  
او را بکشد که من خواستم که محکم ترین بندی برونم هیچ بید محکمه از قید احسان ندیدم گفتم هر چند بعضوی معین است خواستم که برش  
بند نم که سلطان اعضا است پس سلطان را باید که مثل خود را بند کند و سستی یکم بظلم نزد خسر و آمد که فلان حال  
تو منیاع مرا غضب کرده خسر و گفت که چند سال است که در آن تصرف میکنی گفت چهل سال گفت اگر یکسال عامل من تهرن  
کرد و چه شد گفت تو چرا ملک بهرام چه بین بگذاشتی خسر و برنجید و امر فرمود تا او را سیله چند بزد و مظلوم گفت یکم بظلمه بدرگاه  
آدم و اکنون بد و مظلوم باز بگردم خسر و بگذاشت و امر فرمود تا منیاع و را باز که بگذاشتند از سخنان خسر و بر وزیر است

که بزرگان را فرمان برآوردان فرمان تو برند با جمیع خون جهان را در سال سلطنت خسرو گنگنه در میان قیصر را با سپهرش باطل  
یکشنبه و هر قل را بر خود باد و شاه ساختند و یک قیصر خسرو و پناه بر و خسرو را و را با سپاه عظیم بر دم فرستاد و سپاه عجم  
تا قسطنطنیه برآمدند و در روم خرابی بسیار کردند و هر چند بودند که در میان سپهر قیصر را سلطنت بیدار کردند قبول نکردند هر قل از خود  
سپاه عجم تنگ آمدند و تقای بنامید و سپاه برآگند و جمع آورد و با مخالفان رزم کرد و ظفر یافت و اشاره با چنگ  
در قرآن مجید الم غلبت الروم فی اونی الارض تا یضع سعین القصه چون سی و هفت سال از سلطنت خسرو گنگنه در میان  
جنگ او با اعمال سیه بگذشت چه نامه رسول علیه السلام را که با نوشه پاره ساخت چنانچه در اخبار محمد علیه السلام گذشت  
ایزد و تقای سپهرش شیر و برآورد و کما شست تا بقتلش رسانید و در رزم پدر خود که شیرین نام داشت طبع کرد  
و در این باب اجماع منوچهر بن بیکه خود را بدختر خسرو رسانید و با جمعی ملاک کرد و با بیکه بعد از آن در سپهرش  
شیر و تیره بن خسرو سلطنت گشت مادرش دختر قیصر بود و بعد از او پسرش اردشیر بن شیرین پسر اردشیر  
یکسال و نیم شهر را حاکم بر روم او را بگشت و به با و شاهی گشت چون از خاندان ملک بنو عظمای فرس از شتابش  
باز گشتند با اتفاق یکدیگر او را بگشتند چون اردشیر بن خسرو را که از کرد و به خواهر برادر چوین متولد شده بود سلطنت بنیاد  
او یک سال ملک ماند و نماز و بعد از او توران نوحیت بن خسرو سلطنت گشت و رسول علیه السلام فرمود و فلان  
قومی که و الی ایشان زنی باشد و او در عهد خویش با او زیاده عمارت کرد و رسول در زمان او طاعت فرمود و او یکسال و چهار  
ماه سلطنت کرد و در گذشت و بعد از او خواهرش اردشیر بن خسرو را که در روم بود و از زنی حبشیه و عاقله بود و چوین برادر  
خود حمل کرد و بی بخت و فرخ زاد که از زمان خسرو بر و بر و اسلخراسان بود و پسر خود رستم را بگذاشت و آمد که گشته بدین  
آمد از رومی دخت را مید و عاشق شد و خواست که او را بخواهد از رومی دخت گشت که با دشایان را شوی کرد و چهار  
بود که فلان شب به قصر ای تابکام رومی فرخ زاد و شاه شد و در شب معهوده به پای فخر آمد از رومی دخت با سبانه  
بفرمود تا او را بقتل رسانیدند پس بستم بکین پدرش که بدین کشید و رومی دخت را بقتل رسانیدند و بگشت  
چهار ماه و بعد از او کسیر که را که از اسفند آ و شایان بکان بود و بعد از او فرخ زاد و بن خسرو و چند ماه  
یک بعد و یک حکومت کردند و بعد از او ویر و چهر و شهر یار بن خسرو و بر ویر که آخرین ملوک عجم است سلطنت گشت  
و تاریخ عجم را که از زبان حمید بود و بگذاشت و از عهد خود تا به کنجی حدید گرفت و از آن اکنون که تقا و بجم مینویسد و رستم  
بن فرسخ زاد که او را بر تخت نشاند و بود را را المها مگشت و در عهد ویر و میان عرب و عجم چهار با اتفاق  
افتاد و آن از زمان خلافت عمر فاروق تا خلافت عثمان بن عفان بوده با بیکه جز در دست سپاه اسلام بخراسان  
گرفت و در تنش شهر با نو و گیهان با نو و غیره بسیدی روستا بکینان افتادند شهر با نو بیکه با حنین بن علی علیه السلام و گیهان با نو  
بنکاح محمد بن ابی بکر درآمد و با لاخر ویر و در آخر سال سی و یکم هجری در عهد خلافت عثمان بن عفان و در عهد  
گشته شد و در کارهای سامیان پسر گشت و مملکت ایران تصرفت اسلامیان درآمد و که ملوک بنی محمد که از مذهب ان ساسانی  
بودند و جزیره موصل حکومت کردند چون از اتفاق احوال موصل درین شهر فکرمه آمد که در تخت آن احوال ملوک

آنجای نوشت بنابر آن بعد طبعه ساسانیان بطریق اجمال سطرهای چندش را بحوال ملک انجام قوم مسلم می گردود و پوشیده همانند  
که ملک بنی طهم را ملک بنی نصر و ملک بنی نصر خوانند و دل ایشان مالک بنی طهم طاعت از احقاد کلمان بنی با آورده اند  
که در آن آواک که اشکانیان بر ابران سلطنت داشتند این دقتاے ال سبا را بسبب عفو گردودند و طبعه ساسانیان بود و ملک  
مالک بن قنهم با جمعی از قبیلکه خود بگر بخت و بجد و دینیار رسید و با داد و قبیلکه آرد که در آن نزدیکی قیام داشتند بر آن دریا پیشانیات  
و بعد از و برادرش عمر بن قنهم و بعد از و خدیجه بن مالک بن ابرس یکی بعد دیگری بجاومت رسید و خدیجه مبروص بن اوزان  
ابرص گفتندی داند که زبان پیش از ظهور عیسی بوده و بچهره که معروف بود و هرگز با کسی شراب نخوردی و گفتی ندیم من خستارگان  
نشانید لاجرم او را ندیم الفریقین خواندندی چون مشغول گشت او از خوشن عدی بن نصر بن مینه از روی که در زندگان بنی از روی  
نشیند و او را طلب داشت نصر قبول نکرد و می پدیدار و کشید نصر خوانست که با او حرب کند مصلحت در میان آمدند و عدی را نزد خدیجه خدیجه  
او را شراب وادی فرمود و از فاس خواهر خدیجه او را بدید و عاشق شد و بکام رسید و از او عالمه گشت این سخن بخدیجه رسید که  
متوهم شده و قبیلکه خود بگر بخت پدرش نصر در گذشته بود عدی ریاست یافت و درین اثنا زنی را عاشق شد و بشوی نزد او بچهار  
آمد و او را زن آگاه و خند و عدی را و رشکار گاه بگشتند از فاس خواهر خدیجه پسری آورد که در حسن و جمال مانند پدر  
بود و خدیجه او را عمر نام نهاد و پسرخواند چون بسن تیز رسید خدیجه او را و لیعهد ساخت عمر بعد از آن خدیجه بجاومت رسید  
و چون بعد از نصر آمد داشت او را و اولاد او را ملک بنی نصر خوانند با جمعه کسین عدی بن نصر از روی  
در انبار بادشاه شد و شهر خیره بنا نهاد و بزرگوار نام زد که بر جزیره حکومت داشت و کشید و باز غیرت خود را بر ملک کرد  
عمر بر جزیره مستولی شد چه آن شهر بخشن و تدبیر قیصر بن سعدی که ابن شمس خدیجه بود و مسخر گشت و قیصر اول کسی است که غراره ساخت  
و عمر بسیاری از اقلان جزیره بکشود و جزیره تنگگاه ساخت و در عهد او آرد و شهر بایکان خروج کرد و ملک طوالت را بر انداخت  
عمر خدیجی تاجی استابت آرد و شیر کرد و دود و سبت سال ملک را ند و بعد از و پسرش اصرا القیس بن عمر بن عدی  
بادشاه و پس از و عمر ابن امر القیس و بعد از و امر القیس بن عمر بن اصرا القیس بادشاه شده و بعد از و پسرش  
نعمان افخور سلطنت یافت اعراب و دریا بوزن خوانند و کرد و پسر خود بهرام که در بابا و سپهر و نعمان عمارت خود نقاد و بهرام و نعمان  
و آن که بشت نقل است که چون سی سال از سلطنت نعمان افخور گشت زوری با وزیر خود عدی که دین عیسی داشت در کوهستان خیره  
طواف میکرد عدی گفت وای که اینجا تو چه میکنی گفتی که با چون شما بودیم شما نیز بسوی بگذرد که چون نا شنید نعمان ملک بگذشت و دین عیسی  
گرفت و دین عیسی بنام و بگفت گشت و گفته اند که نعمان روزی بر خود نقشه بود و وزیر را گفت ازین بگو تر موعی و در جهان است وزیر گفت نه ولیکن  
عیسیت نیست که باقی نخواهد بود و گفت اینجا چیست چیست گفت بهشت نعمان است از شد و پلاس میاید پوشیده و پس از آن از و کس  
نشان یافت بعد از انقطاع نعمان پسرش منذر بر بنی نعمان سلطنت نشست و او آن سبت که بهرام کور بابا او و سلطنت رسید و بعد از و  
اسود و بن منذر و منذر بن منذر و نعمان بن اسود و ابوالعفر بن علقمه ز خوشان نعمان زنی بگذر که حکومت کرد و بعد از ایشان  
منذر بن امر القیس بن منذر بن ابی الساک و است یافت بهرام الساک و نعمان زنی را است ز غایت حسن بان آتش خواندندی  
و قتی که مرز که بود و در مملکت منذر نیز ساد و خاست و جمارش بن عمر بن حجر که می بروی و فالت منذر بگر بخت و در عهد نو شیر و ان مباحث و در







در کج فارس بود و گاه گاه چون این دریا بکشد مایه عظیم در شکی باز و در آن سال هر دو آن خیره پیش گذرانند چنان مایه را بکشد  
و بچو شاند و دروغ آنرا افکند تمام سال در آنجا اکنافیت کند اهل دل را حجت سوختن و محتاجان را حجت خوردن بکار آید و  
این دروغ را در ظرف چوبین کنند و الا در سجا که باشد ترشح کند مجروح ضایع گردد و جزیره سوری در کج فارس است و ساکنان  
آنجا قومی باشند بر ملت ابراهیم خلیل الله الفقه فارس در زمان قدیم پنج کوره داشته که کثرت ترین آن استخر بوده و مصافات آنرا  
از صنعت فرنگ گرفته اند و حال نه لوک است و معظم ترین ملوکات شبانگاه است و در الملکان خردست دار البحر و شهر است  
در غایت نزهت و حضرت در تاریخ بیا کبی مسطور است که در بحر و بنا کرده رشید وزیر و ارباب بن های بن همین است و بعضی گویند  
که بهین بنا کرده است و در یکی از قبایل ابو سیاحی تحصیل می یوند که نهایت نفاست دارد و در سالی از نیست منتقال زیاد دینی شود  
و این در عهد فریدون پدید آمده گویند که یکی از وسای فریدون کبش کوی را به تیرزد چون شب بود کبش در سنگان کوهی استواری شد  
اتفاقا از آن سنگان تیری متقاطر بود چون کبش از آن اجز و شکست او درست گردید صبح همان شخص آن کبش را بکشد  
نزد فریدون آورد و کیفیت را باز نمود فریدون مرغی شکسته بال را از آن آب خوراند تا مرغ شکسته از آن هنگام در خبر ضبط آورد  
و اطراف دار البحر و بنو را شمار سایه گسترده و انوار و پر و پر تیج بر بسیاری از شهر کشور و در یک از شهرهای مختصر و کج  
است و ساکنانش اکثر صنعت کماگری اشتغال می دارند و از مصاف نش موهنی است بدرد نام که از غش تمام منطقه و لایه  
اصططرها و دارالکعجم بوده و بطریق آیه کریمه غر و ما شخر او و احما شخر سلیمان صیاح و بعلبک و شام و در منطقه مشرق  
و است که که فرود آن از جمله علامات ولادت محمد بوده و همدان آمده بود و کیومرث که آغاز بادشاهی جوان  
بر دست ادرشیر که در جهان بنا نهاد استخر بوده و طول آنشهر باقی نمانده که نقشش چون همپت گریان بانه تردد را همیش از  
نظر خورده بنیان مار بکشد آورد و کج که حبش در آن شهر قصری متیج ساخت و بر در تحویل آنجا به سج خصل که روز نو و  
است بایش و جشن برداشت و حال از آن چهار رده ستون باقی است بریضا و از رسته سابقه شهری معروفه بوده  
و نزد بعضی از بجاها گنساب است و بنی گویند که چنان بفرموده سلیمان بنا کرده اند و در ده دان مرغزاری بوده و در فرنگ رده فرنگ  
در کمال حضرت لطافت آب و هوایمده اش در کمال بایستی که بول می پیوست چو و بیا نوع و ده جب بوده اما حال آنکه خدا  
بر طر شده و عو من آن و که که لعل آمده و قاضی ناصر الدین صاحب تفسیر میناوی از آن شهر است گاه درون بر رابست  
تیج صاوی از انبیه قبا و بن نیر و رست که پدر نو شیر و ان بوده و بجا تیره طراد است خصوص در فصل ربیع از کثرت گل دریا چنان چنان  
است جدر اقم حرون از مدینه منوره بگا زرون آمد و متیم شد شیر از حب لطافت آب و هوا از باغ ارم آبی و از رونه رونه  
کنا بی است محمد قاسم ابن عقل غلام و جلال آن شهر را و رفتاد و چهار حجری بنا کرده چون در قصر عمر لیث درآمد و بعد از او بجا نیست  
و موسوم بقیق گردانند و در زمان محمد الد و که یومی معموی موفور بهر ساینده و او سور و باره گرد شیر از کبر و دایره و ملک شمره و چو  
و ربیع و باره آن سعی بقیعیم رسانند و بهرین آجا شیر از آب کار یز رکن الد و ربوع و نمی است که آب رکناباد و کثی است و پزیر  
و زره ترین آب شیر از فعلی زمین است که اکثر سیر گاه فاضل عام است و در رده فرنگ شیر از چشمه است موسوم با بجا نیست که در  
فصل آب شیر از چشمه خامیست جلالت بخشده دوران ایام از خاص عام چندین هزار آدمی بدان موضع رفته و سه روز تیج و شام از آن



و بعد برین حد و در زمان اندک از ازمین گویند و شکر و آن کوست و بسیار زلف است تا فرمود چشمتی بر سر نیز تعبیر کنند و در الملک  
خوستان است بعضی گفته اند که بنا کرده شاپور بن شاپور است و در نه است القصب گوید که تخت پوشک است و از ان تعبیر کرده و در  
ار و شیر یا لکان تجدید آباد ساخت و بنای آنرا بصورت اسب بنامش و آن شهر بر کنار نهر الشرفان بر زمین مرتفع واقع شده و قلعه  
در غایت محکم است که مانع ولایتی است وسیع دلی پایان شرقی آن نگران و غربی آن فارس و شمالی آن خراسان است و کرمان  
فارس و یقوی کرمان بن نبیل از آباد کرده و در تاسیج گزیده گوید که چون اردو شیر یا لکان بر ملک الطولیت دست یافت متوجه  
شد و در انجام روی نموده مفتوح و نام داد و کردی داشت موسوم تخت کرم که کسی را با او ناب و متقا دست عبودی و غذای او شیر برنج بود  
از شیر یا جنگ کرد و مغلوب گشت و بالاخر سجده کرد و از پیشگاه آن کرم را بفرستاد و در کام آن کرم از زیر گذر بجای شیر  
و آن ملک گردید این حکایت در شاهنامه فردوسی طوسی شرح و بسط مرقوم نموده و گفته آن کرم از سبب متولد شده بود و کرمان  
منسوب است القصب بعد از گشتن تخت کرم اردو شهر کو شیر را تعبیر کرده و آن شهر ساها و الملک کرمان بوده و اردو شیر از کتا  
بعد از او اردو چون مستحق است حمد الله مستوفی و در نه است القصب آورده که کرمان ده شهر دارد و اکثر شهر را هوای معتدل است و  
شهر لکان چرقت و سرخاست و در بعضی انگلیس کرمان خرد و اخیر سالی آنرا ماه بار میبرد و در جوانی کوه تابان شیشه است که خاک آنرا مردم عجیب  
صافون بکار می برند و در عجب است بلدان گوید که در جبال کرمان سنگ راست که چون آنرا بر هم ساینند باران آید و این سنگ است  
که مانند هنرم میوز و ابو علی محمد بن الیاس مشهور بآل الیاس از امیر نصیر بن احمد سامانی بوده و در نه است حدود و هم جبری معمر الدوله و پیش  
قصه کرمان کرد امیر علی متحصن روز با دلمه رزم باسے نصب کردی و نصب بر ایشان میوه و طعام فرستادی منزه الدوله گفت  
اگر دوستی جنگ چیست و اگر دشمنی چیست چرا گفت بزور دشمن نیست با شما جنگ میکنم و چون اینک طاعت و شاعر غیب نیاید  
به افری نباشد که همان را زبان تو افش بکنم مغرالدوله حجل شد و دست از کرمان برداشت و دیگر از ملوک کرمان فراختان اند و اول  
براق صاحب است که در عهد سلطان محمد خوارزم شاه مسلمان شد و سلطان بجن تمیز او بر کور خان غالباً در چوین  
در حادثه جنگی خان رگه شست متوجه کرد و از آنرا به بند و بسلطان جمال الدین منسکر که بن سلطان محمد خوارزم شاه میوه و خراج  
ابوالقاسم زوزلی والی کرمان و در زمان براق حاجت که بخبر روی گشت و بود و طسح کرد و در راه برو کرد گشت براق با چند  
سپاه و بنو زوزان را باس مردان پوشانید و عقب خود نگاه داشت و با معبودی چند از مردان آنجا روی برزم آورد و نظر  
یافت و دیگران شد و برگشت و در وقت مدد و قوز و هم جبری باسلطنت شست و با و کنایه آن این بن بگزار خان متوصل گشت و  
قلمچی خطاب یافت و چند کس از اولاد او حکومت کرمان کردند و آخر اینک شاه جهان سست که کجا با از افغان والی کشته  
تخلع سبک کرد و از خود و میوه شاه میوه گفتندی ما و شاه شجاع ابن مبارز الدین محمد بن ناصر و دختر شاه جهان سست با این  
از شهر لکانی شخص که است و آب و هوا ناخوش دارد و قلعه اش در غایت محکم است و در نه است و ولایتی است که در و در شش  
خراسان است و در متار که کرمان و بجانب غرض و اطراف افغانستان است و در از منده سابق نوعی آبادان بوده که  
بسیار بین با وجود قلمت آب هزار دینار کنایه قیمت نموده و خود را سفر در اول حال و افسرستان بوده و از ولایت  
راستستان نیز گویند چچستان بن تاسیس تعبیر کرده و در از منده سابق و در و اول آن دیار را شکرستان

نیز خوانده اند و عرب معرب ساخته بخیزی خوانند بزرگترین نهر سیستان نهر مریست که اکثر وقت از آن بکشته عبورست نمائند باطلک  
 و بر بحر زهی ریزد و دریاچه ایست سی فرسنگ و در میان آب جزیره ایست مزروع و مردم نشین و مملکت مبارک است  
 گوید که در همه شبستان یکایک است بر در شهر بام و ماری که از بهشت برآمده بران کوه افتاده و از عجایب اندیاری که آن  
 است نزد یک اوق و قلعه گاه آن کوه است که قریب ثلث فرسنگ بلندی دارد و یکروی او را رنگ گرفته و در آنجا چند مزار تبرک  
 است که مردم شبها آنجا بزیارت روند چون بسکوه رسید خود را بر روی رنگ با کرده میل پایان میکنند و در آنوقت آواز نثاره و نغمه  
 بسیار و بغایت شدید و تحت درگوش آید و عجیب آنکه چون بپای کوه میرسند بر هر یکی که پایان آمده باز میگردد و هرگز تحمل نمیکشند  
 در عهد پیشدادیان و کیانیان تنگ گاه زوال و ستم و استکلات ایشان بود و ذکر ستم و استکلات ستم بن زالی بن بام  
 بن نریمان بن کوریک بن طورک بن شید اسپ بن جمشید چون جمشید از بیم ضحاک گریخت ضحاک مهور  
 بر کاغذ پاره با نقش کرده با طراف جهان فرستاد که تا او را نشناسند و بدست آرند بکشی از آن مهور تا بستان رسید ملک  
 سیستان و ختری داشت بحسن جمال و بقل و کیا ست موصوف بوده و گفته اند که تیر و کمان از مخترعات آن دختر ست و فریج  
 رغبت نکردی بدارش رضا داده بود که هر که را خواهد شکند و ختر آن صورت بدید و عاشق شد جمشید لباس درویشان بستان  
 رسید و در باغی که دختر ملک در آنجا بود میرکنان رفت دختر جمشید را بدید و شناخت و خلوت کرد و آن صورت پیش نهاد  
 اسدی گوید هر و بشد خانه آن غیلگون پریشان بیاورد و بنهاد اندر میان با جمشید بعد از انکار و سخنان بسیار و ختر او را  
 کرد و جمشید بدین مناسبت جمشید و ختر او را در قصر خویش بنهاد کرد و پدرش آگاه شد بنا بر عهدی که با دختر کرده بود  
 و محافظت جمشید گوید جمشید چند ی بستان سپرد و او را پسری آبشید اسپ موسوم گشت و چون حدیث جمشید فاش شد این  
 بگریخت بحین افتاد قتل رسید ملک سیستان شید اسپ پس خود میزد چون او در گذشت شید اسپ بکومت نشست و بعد  
 از و پیش طورک بن شید اسپ والی شد و شکم کباب کشید و ضحاک او را بنواخت و سپه سالاری داد و بعد از و  
 پسش ششم بن طورک و پس از و پیش طورک بن شیم بکومت نشست اطو را اول پسری آمد او را گرک نام کرد  
 و پسری که اطو بگرش اسپ موسوم گشت و گرک شاک را می بزرگ نمود و ضحاک را با بخواست و سپه سالاری داد و چهارم ملک  
 که از امرای خود که بر و خروج کرده بودند قتل نمود و ضحاک گرشا سپه را با دو از ده هزار سوار از راه دریا به بند فرستاد گرشا  
 که در سیستان چهار پنج گشت تا ستردین پرفت و مظهر و منصور از راه لاهور بستان باز گشت و فرمان ضحاک را بر تنجه و بلاد نمود  
 بکشود و ستولی گشت و مراجهت نمود و چون فریدون بر تخت نشست او را بدستور جهان پهلوانی داد و او به سیخ و لک  
 مشرق فرستاد و گرک شاک ملوک آنجا ملک را بر انداخت و بر او زاده خود نریمان بن کوریک بن طورک را که سپهر خود  
 بچین فرستاد تا منصور را متعاضل ساخت پس بگشت و مجد و کوچ از تنگ گاه رسید به بهری عظیم که آنجا بود پست و  
 آن تاران محمد بن خیار خلی یو و آگاه بستان باز گشت و بعد از و بر او زاده اش نریمان که او را بنیم نیز خوانند  
 کوریک فرمان فریدون عالی سیستان شد و جهان پهلوان گشت و در عهد منوچهر شاکر کوه سفید کشید و آنجا بر خرم سنگ  
 بلاک گردید و مجد از و پیش سام بن نریمان فرمان منوچهر والی سیستان شد جهان پهلوان شد و سوار لقب یافت و

و سپاہ سپند بر دوشی بکشود و بر حکام مندر خراج نهاد و باز گشت و او را پسری آمد که موی او سفید بود و سام برنجید و از تنگ بصر انداخت  
 سیمرخ او بکنام خویش برد و دیر در و کفنه اند که سیمرخ نام زاده می بود که سام فرزند را با دسپرد و سیمرخ او را زال نام نهاد و تربیت  
 نمود و چون زال بزرگ شد سام برنت و او را بیاورد و زال را دود و دختر والی کابل را با زواج کشید و سام در زندگی خویش حکومت  
 سیستان بزدال داد و زال بن سام حکومت نشست و او بقتل و دانش و تدبیر موصوف بود و در کتاب ذخیره ذکر  
 کرده که زال بصحبت کے از اصحاب سلیمان رسیده بود و زبان مرغان آموخته بود و در شجاعت بعد از پدر نظر انداشته  
 رود و سیستان لقب اوست و چون چندی از حکومت او گذشت پسرش رستم از نوادگان متولد شد و او نیز چون پدر  
 بعلم و فضل اتقان داشت یعنی او را از حکما شمرده اند و قوت و شجاعت باو مثل زن دو در از تنگ رشید کے  
 مینویسد که او روزی هفت صد فیل داشت و گویند که هر یک فیل زور صد کس میداد و پس حق سبحانه تعالی رستم را  
 روزی فغانی کرد و او بود چون رستم بن تمیز رسیده شبی فیل سفید سواری پدرش را باشد و رستم برخاست و گرز جوش  
 برگرفت و فیل را یک زخم گرز از پا در انداخت زال او را امر کرد که بکوه سفید رود و از ساکنان آنجا کین حدت نرمان  
 باز خواهد رستم گرز خود را در تنگ نمک میخان کرد و بر سم بارزگان جوهریت و چون شب شد با همراهمان روی بکاخ  
 و اسل قلعہ نهاد او را بکشت و بر قلعہ مستولی شد و ران انما منوچهر در گذشت و پسرش تودوز سلطنت رسید و در  
 اوایل دولت تودوز سام وفات یافت و زال برترین سام مقیم گشت و متغیر او چندی برداخت و قلعہ سیاب و اس  
 توران سپاه با یران کشید ایرانیان بز آل پناه بر وند زال با اتفاق ایشان زاب بن ظلماسپ را که از اخفا و  
 فریدون بود سلطنت برداشت و افراسیاب را از ایران براند و بعد از اسپ کشت سپ و پس از و کیقباد را  
 بسلطنت برگرفت کیقباد و پس او بکوشش رستم و سیستان را جهان پهلوانی و او رستم بعد از کینه به پسرش کیقباد و کیکاوتر  
 کار با با هم تهنیت لقب یافت و در شانها مرفروسی طوسی بسیاری از احوال او مرقوم است و او و پسرش تودوز و پسر او فریدون و پسر او  
 خود رستم قبیل رسید و بعد از رستم تهمینه مادر سپهر پسر سیکان بخواند و از و فرامرز بود و خود آمد و فرامرز گبیاست و شجاعت موصوف  
 بوده و چون لهر سپ بعد از کوشش و سلطنت نشست رستم از اطاعت او عاز داشت و باید امن کشید و سیستان مقیم گشت و او را  
 برادری بود و شقا و نام رستم خود و دختر ملک کابل را بهر او بخوست شقا و کابل فرست و با اتفاق شاه کابل در وقوع بر او  
 کوشید و در شکار گاه چاهی چند بکند و دوران شمشیر با و خنجر تعبیه کرد و بطن هر از شاه کابل برنجید و سیستان آمد و از  
 رستم و او خواست رستم با برادر دیگر خود و زوان بکابل شقا و استقبال نمود و عذر گناه خواست و او را بکافه  
 او بر و ناگاه رستم سیاهی و زواره چاه و دیگر در افتاد و شقا و بر سر چاه آمد و شقا و آغانه نهاد رستم مجروح شد و  
 با و گفت اکنون با من قدر کردی نیر و کمان مرا بد تا اگر جانور سے قصد من کنند تا زنده ام شقا و وضع تو انعم کرد  
 شقا و تیر و کمان با و داد رستم کمان برگرفت و خواست که شقا و را تیر زند شقا و پس درختی بنان گشت چنانکه فردوسی  
 فرمود و لطفم درختی بداند بر او چنان برادر و برگزیده یی روز کار به مثالش تنی بود و بر گش سیاه به نمان شد  
 پس مر و با پاک را سے با چور رستم چنان دید و بخت دست به چنان خسته از تیر بکشت و شست و درخت

و برادر هم برید خست به جنگام رفتن دشمن فرخت و شتاب از پس زخم او آه کرد و به تهنیت برود دست کوتاه کرد و فرمود  
 رستم چون از حال پدر آگاهی یافت با سپاه روی کابل نهاد و خوش رستم و زواره بستان فرستاد و شتاب را با درخت بسوخت  
 پیاد شاه کابل نرم کرده او را بکشت و بستان بازگشت بهمن بن اسفندیار بکین پدرش بستان کشید فرامرزم او شتاب  
 و پنجاه سال حرب کرد و ناوقت اسیر شه بهمن او را برادر کشید و زال را اسیر کرده با خود برود و دولت آن دودمان پیری گشت  
 بهمن بعد چندی لشقاعت بشوین کشید و غمش بود زال را که فرود می گوید و فرمود قاپای وستان زنند و کشادند و دادند بسیار  
 زال در دایه در غم فرامرزم بستان میگردانید تا آنکه یکجای بنیست بهمن بعد قوت بهمن سلطنت رسید زال و رویه را تغیرت کرد  
 و از کرده های بهمن عذر خواست فرود می طوسی گوید و غم بز زال و رودایه پیغام کرد و که بهمن بی کار پس خام کرد و پادشاه  
 زال سام سوار به نیابت کردن چنان کار و زار داشت از تغیرت و قدر کی های زال و رودایه را غم فرامرزم تازه شد فرود می گوید  
 لطمه از آن پس همه روزه گریان شدند و جو بر آتش تیر بریان شدند و بر زاری بگفتند با یکدیگر که دیدی که ما را چه آمد بهر چه سود  
 اکنون بگفت های دل امی باز ناید بجای بهمان چون فرامرزم برادر شد به همه خواسته پیش باخوار شدند و هر روز بگذشتند  
 رنج زال به بنا کرد دید رویش ز حال بدیدار وارنده گشت آن زمان که ای برتر از جان کون مکان به پیشما غم از هر چه کردیم  
 بدین گفت بلایم تو هستی گواه به گفت این و جان را برادران سپرد و از گیتی بجز نام یکی به برود و رودایه آن دید شد و برودند و غیوس  
 بر آمد بچرخ بلند به سر انجام مرغوشتن را بر نهید بکشت از غم شوی و شمار دهر به بد خنده نهادن شوی زن به برایشان گسی  
 گونه کفن به و از آن هنگام از آن دودمان مردی نامور بر تاخت مستمتر که همراه آنکزان بهی و ملاس را اسیر و تاخت کرده بود با  
 راقم حروف به گفت که اکنون او را در رستم بن زال و بر می و ملاس سکونت دارند و برودین نجوس و طریق زرد شست اند و  
 قشقه بریشانی میکشند و با من ملاقات میدهند و اکثر از ایشان تجارت میکردند و الهه علی الراوی و در عهد خلفای سینه عباس یعقوب  
 بن لیث مفار بجایست بستان رسید گویند یعقوب بن لیث مفار یعنی روی کر که پدرش در بستان سوار گری کرد و می یعقوب  
 سر ناکار فرودینا و و با اتفاق چندی براه زنی پرداخت و بالاخر بجایست بستان سید مقتول است که بعد از ظاهر بن عبداللّه از اولاد  
 دو این و الی خورستان بهم بچ بستانی خرج کرد و ظاهر با زار اند و مستقل گشت یعقوب بیست شش خود را بخزانده در رستم رسانید و در  
 و دینار بسیار بدست آورد و درین شمار نظر بر جواهر افتاد بکمان آنکه در می گران بهاست در دمان انگنه آن خود بکمان یعقوب  
 گفت ملک ایمر و خورده ام رعایت آن ضرور افتاد پس اموال را با تمام بگذشت و بهرفت دیگر روز خازن اند روی تجو آواز تو بهم  
 رسانید و درم امر کرد تا اندر و دادند که دادان را مان ست باید که حاضر شود یعقوب نیامد و حال بازگفت و درم را خوش آمد و او  
 ملازم گردانید و حاجب ساخت و بالاخر سپه سالاری داد یعقوب بزم نام برد و درم مکر داشت امیر خراسان بحلیه درم را مجوس کرد  
 و بغداد فرستاد یعقوب در دود و پنجاه و یک مجر حاکمین درم شد و در همان سال هرات و قوشچ بگرفت پس کبر مان  
 شتاب و استیلا یافت و الی فارس را بکشت و بلخ گرفت و عظیم مستقل گشت گویند که چون یعقوب بدو دست رسید مال یک  
 از اغنیاء بر پستید پس زن او را بدید گفت حالت چون است گفت چنانچه دیر و ز حال تو گفت دیر و ز حال من چگونه بود گفت  
 چنانچه امر و ز حال من است یعقوب تا نرسد و مالش بدو باز داد و در دود و پنجاه و سی مجری قصد خراسان کرد و در مجرب ظاهر ظاهر



خراسان بکبریت و پناه بدایع کسیر بر یعقوب بر خراسان استیلا یافت گویند رستم یعقوب بیست آن بود که هر که اول بخند  
آمدی یکساله بایستاج با و داوی و اگر پیش از انقضای آن مدت دیگر چیزی طلبیدی آنچه داده بودی و باز گرفتی و او را  
براندی و هر سه ماه سپاه را یکبار مرسم داوی و از لشکر باننش که را مجال نبود که دست بتاراج بردی و دو هزار مرد در گریه بود  
و بدست هر کس چنانی و داوی هزار از زمین هزار سمن بود و در خیمه او چیزی پلاسی که بران خسته بود چیزی نبود و آنچه خلیفه او گفت که دعیه  
پیشوای داری و چنین پلاسی نشینی و در سلا حیکه پوشیده چیزی نداری گفت سردار را بای که چنان معاش کند که لشکریان نیز بر  
نخ زندگانی توانند کرد و بعد از و برادرش حکم بن لیث جان نشین شد و او را یکی چهار بود و در دو صد و هشتاد و هفت تهری خلیفه  
بعد از لشکر ایل خراسان فارس کرمانستان ماوراءالنهر و سمرقند و خوارزم و بلخ و غزنین و امیر اسماعیل سامانی صاحب و را انهر باده هزار سوار  
را بجهت بگذشت عمر با بخت و هزار سوار متوجه او شد و چون به نهابت رسید اسب عمر لیث که بغایت سرکش بود و در جولان آمد و  
او را لیث اسماعیل سامانی بکسی قتل رسانید و بعد از آنکه قتل شد امیر اسماعیل نظر یافت و عمر را و خیمه و حبس نمود و عمر را یکی از فرزندانش گفت که نه امیر  
قدری گوشت در شغل کرد و وزیر او آتش افروخت و بکار می رفت گی در آمد و سر در شغل کرد و مالش به بخت بچیل سرسبز  
آورد و در شغل و در گردش گشت مید و در شغل را میر و عمر از آن حالت بخت بدیدی از نگاهبانان گفت به وقت خنده است گفت  
امروز باند او خوان سالار من شکایت میکرد که صد شتر آلات طبخ را بجهت می کشند اکنون منم که سکه از اسب و سیت منم بر پس  
معتقد خلیفه او را بعد از طلب داشت امیر اسماعیل را بر موصل نمود و عمر به بغداد رفت و محبوس گشت و در حبس خلیفه مریض شد و در  
حبس بگریه می برد و از عجب آنکه یکجای از سلاطین را سفره و شیلان آمد و او منبوه و حاجت از گریه های بلاک شد چه کسی از مردم  
خلیفه هزار و شتر گفت از سخنان او است که در آن گوش با خود برید که اگر بار شتاب و باری راه نشانیاید و جامع غنی شتر از آن  
آمار او است و بعد از آنکه ایامی از صفاریه در میان حکومت کرد و قراه ولایتی است مختصر و در یک فرسخی قراه کوهی است که از  
ماندی گویند درین کوه طاقی است از سنگ که همیشه آب از آنجا میچکد و مردم از آنجا دست برداشته بدعا طلب حاجت میمانند اگر  
چکیدن آب زیاده شود و مردمان طلبید میبارند و الا محروم باز میگردند و قند بار شهر بند می دارند و در میان قلعه  
پنجای است عمیق از سنگش لاک رنگ در آن خفصه اند آب از آن جاری دیده اند و در و قلیک از آنجا آب میکشند بر کفای در  
و شایخی گینه برمی آید و یکی از مضافات قند بار زمین داو رست که دارالملک سوری بوده که جد سلاطین غور رست و دیگر  
است که شهری بعلیت بوده و دوران نایب بکند است و در آنجا ده قهر است که ایشان را شهنزاده های گنبد بر باز میگویند که بکشت  
آن گنبد پوشانیده اند و مصالح آن شکافته بافته اند چنانچه از آن کل خاک و در و درون گنبد بافتاده و بیوی شهر چه است از  
ضمایم قند بار نزدیک لغات و آنرا مقرر نیز گویند و دیگر میمنه است که انحال بقدر و میهی مانده و در جنوب کوهستان بتل  
که نزدیک زمین داو واقع است موقت تاریخ صبح صادق گوید که امیر ذوالنون بیک از امرای سلاطین  
گور کاینه بوده و بعد از آنکه سلطان حسین مرزا گور کاینه در پشت صد و هشتاد و چهار سال حکومت داو و غور یافت پس قند بار  
و قراه گرفت و زمین داو را شین ساخت و بعد از و پس از شجاع بیک که بشاه بیک شهرور است و محمد مقیم در قند بار و در مرزا  
بجکومت رسیدند شاه بیک فایده شجاع و شهرور بوده و در مرز زم پیش از همه شکران میباشند و قند بار شدی او را گفتند



میر و از اینچنین تهور و شرف او را بنامش گفت که چنین بنامش نگاه اختیار من از دست میر و دو گمان می برم که هیچ کس در پیش من نخواهد ایستاد  
 و اول بعد از پدر بقصد باقیستقلال یافت و لشکر بسند کشید و ششم و آنوقت از بنام فیروز بگرفت چنانچه در اقلیم دوم و احوال سیوستان  
 مرقوم است و بعد از او پسرش شاهی بن بنامش یک از عنون بگومست رسید و سندی و تصرف داشت و بعد چند بی ملک ترخانیه رسید  
 و او از امرائی شاه یک بود اول ایشان میرزا علی بن برخان است و از احضار او مرزا غازی فرمان محمد اکبر شاه ایلک است  
 و در عهد جهانگیر باو شاه حکومت قند بار نیز یافت و بعد از او کسی از ترخانان بگومست نرسید و در بد و سلطنت محمد شاه گور کاینه  
 افغانه قند بار منسوخ گردید و از آن گرده بود سلطان محمود خان غلزیه که بایران شتافت و دستبیل یافت و پنج وین سلاطین  
 صفویه از آن دیار یکند و احوال او و دیگران در اقلیم چهارم در ضمن نیال مرقوم شود و دیگر احمد شاه ابدالی درانی و بر قند بار  
 سلطنت نسبت لوازمین پیش ملازم نادر شاه بوده و بعد از او خیم طالعش ترقی کرد و در عهد سلطنت محمد شاه و غریب الدین محمد عالمگیر  
 ثانی گور کانی مکرر لشکر به شاهجهان آباد کشید و کرد و آنچه خواست بندی از قضایای او در ضمن شاهجهان آباد و دلی بگذشت و  
 اکنون تیمور شاه بن احمد شاه در رانی ابدالی بر قند بار استیلا میداد و کابل و تخنگاه اوست و ششم از احوال او در ضمن کابل بنیاید  
 مختصر من موهبت تاریخ مبارک گنجائی گوید غزنین در عهد سلطان محمود غازی چنان آباد بوده که هر روز هزار خرد و کجشک  
 صیادان به شهر می آوردند و غزنین آب و هوای نیک می و او و او و میفند و در بنایش بسیار یافته میشود و کثرت و  
 دیگر موقوفیات و از اینجا میسر می باشد و در واقعات بایری آمده که در زمان ایستان غزنین قند بار را از بلستان گفته اند  
 را قتم حروف گوید که در آخر عهد محمد شرح شیر و بد و سلطنت محمد شاه گور کاینه امانت کامل بمبارز الملک سر مله خان بوده  
 همراه مبارز الملک الدیوالد را قتم بخدمت بخشی گری قیام میداشت مبارز الملک خلف بزرگ خود غازی و خان را با قتم  
 سواب و الد را قتم کابل فرستاد و خان موصوف بکابل رفت و از اینجا غزنین شتافت کسانیکه همراهش بودند و  
 می گفتند که الحال آبادی غزنین پیش از وینچی نمانده و قبر سلطان محمود بکلیکین و را اینجا است بر بالین قبرش صحت  
 مجید و پهلوی قبر گوری قیل و گران از هفت جوش نهاده و با بجا غزنین نشین گاه اپنگین و تخنگاه سلطان محمود غازی  
 و پدرش بکلیکین و اولادش بوده و در تاریخ مرقوم است اپنگین ورم خریدد اسیر شهید احمد اسمعیل سامانی  
 بوده و در عهد عبد الملک بن نوح بن نصیر سامانی امارت خراسان یافت و اینجا کارهای بزرگ کرده و چون عبد الملک  
 و رگشته امر از اینجا زانامه باو نوشتند که مراد از سلطنت محمد عبد الملک و پاپا و عبد الملک منصور بن نوح است  
 اپنگین و جواب نوشت که منصور نوجوان است و بعد از پنج شش روز نشیند که منصور و رجا را بر تخت نشست اپنگین  
 کسان عجیل فرستاد که قاصدان را باز گردانند ایشان از حجون گذشته بودند چون نام اپنگین بنیاد رسید منصور که باو شای  
 شده بود و دل در گور کون کرد و بزرگامش خواند تا بقتلش رساند اپنگین هر چند خواست بجای نرسیده او را خراسان را  
 بخواند و گفت مرا خوانده اند که قبل سیاه چار و چوبست گفتند خوارزم و خراسان غیر و تر است خود را سلطان خوان تا  
 اطاعت کنیم گفت بخوانم که در پیرایه مسرک و شمت شوم شما چاکران او تید بنگاه آوردید تا که من بپند وستان میر و  
 کاخند اکتم پس مرا را و دلش کرد و بلیج آمد و روزی چند اقامت کردید منصور آگاه شد و شاهزاده را با نیزه و برقع او را

و سپاه چون خبر رسید الپتگین سبج رخت و خراج دره تنگ است و از پنج چهار فرسنگ مسافت دارد و آنرا محکم کرده و سپاه پیش  
منصور نتوانستند گذشت و دو ماه همچنان نشستند الپتگین سه هزار سوار داشت از جمله دو هزار و دویست غلامان او بود و در روز  
الپتگین در طلایه بود با ستم صد غلام بر طلایه سپاه منصور آمد جمعی را بکشت و باز گشت الپتگین گفت شتاب روی کردی  
اکنون که شبویه بدیر کار باید کرد پس ستم رنموده با ناز و خشن کوچ کرد و در ونگاه از دیر و بیرون بر دزد الپتگین طغیان باز  
کرد و بکشتن را با هزار مرد و در وریا پنهان کرد و خود با هزار تن عبور وریا کرده بمیدان اسپتا و روزی دیگر شکست منصور و پنداشتند  
که او که سخته وقت تعجیل بر آمدند چون از وریا بگذشتند الپتگین را در میان ایستاده دیدند الپتگین روی بآیشان  
آورد و طغان و بکشتن از دو جانب دریا بیرون آمدند و از اطراف تیغ و در مخافتان ستادند اسب سپاه منصور  
بقتل رسید الپتگین طغیان یافت و بیامیان رفت امیر بابامیان رزم کرد و اسیر گشت و پس ازین نوازش یافت و  
حاکومت کامل بدستور خود آورد و بجزین رفت و محاصره کرد ابو علی کوچک و در غنیمتین بود الپتگین فرمان داد و یکم  
کس از لشکریان چیزی از کس نستم نشاند روزی غلامی را وید تو بره کاه مرعی بقتل لک کرده و بستم الپتگین گفت که این  
را که گرفته گفت خریدم ام الپتگین تحقیق کرده چون او را از روشنائی بجز گرفته بود امر کرد و غلام را بدو بخش کرد و در و  
بسر راه با تو بره و مرغش آویختند و بنیادی کرد و در که این سخرای آنکه مال کس را بر و بستاند پس در ستم صد و پنجاه  
و یک بحر می شهر غزین را فخر افران کند و کس را ازین آید و بماند وستان تخت بر و غنیمت بسیار آورد و چون سپاهش نشانی  
رسید بپناه و بگرفت ملک نمند که رقص الپتگین کرد و در رزم نمود و ناظر الپتگین را بود و در و در و دیشا و در و گذشت چون  
سپاهش در ملک بماند بود و می رختن گذاره معتقد رویدند پس بکشتن را امیر ساخته و بکشتن تدریس او سلامت بجزین رسیدند  
و با ستم بن الپتگین که بجزین بود و بستم ستم تحقیق الپتگین بگرفت نشست و اطاعت منصور بن سامانی کرد و بعد از حق  
که او فرزندی داشت اعیان ملک کانگین را که مقدمه امر بود و امیر خواندند و چون نماند پیر کس که از غلامان معتبر بکشتن  
بود و باریت غزین رسیده و بدستورگی آغاز نهاد و سپاه عرض کرد و بکشتن را امارت دادند امیر ناصر الدین  
بکشتن غلام الپتگین بود و الپتگین در رزم خرید و اسیر غزین ابوالنضر احمد بن امین سامانی بوده بعضی گویند که نسب  
امیر ناصر الدین بنر و جز و شهر ریاست پیوند و بخواهی افشا و با بجمه امیر ناصر الدین قبل از حکومت روزی بصحرای رفت و او  
با جمعی از وید و اسب را برانگیختند و او بگریخت بجز بکشتن راه شهر پیش گرفت آنرا بجمعی میزد و وید و وید و وید و  
مینگر و بکشتن را بر و رجم آورد بجز را بگذشت و او پیش او را پیش گرفت و در میان کرد و در رفت بکشتن همان شب  
رسول را بخواست دید که فرموده بان نشسته که کردی ایزد و تعالی هر کس را پادشاهی بود باید که با تعلق خدا شفقت کند و قتی  
الپتگین در ولایت غلام را بهر تحصیل حاکم نزد خایجان و تر کمانیان فرستاد و بکشتن را از ایشان بود و تر کمانیان را وای مالی انجام  
کرده غلامان غنیمت رزم کرد و بکشتن گفت که او را با بجمه نفر ستاده اگر جنگ کند ما را بکشد و خداوند را از زبان او شنیدند  
و مخافت تر کمانیان الپتگین گفت که بجز جنگ کرد و در غلامان آنکه بکشتن گفت که الپتگین را گفت چرا چنین کردی گفت خداوند  
ما بجمه نفر ستاده بود اگر بفرمان جنگ میکردیم هر کس که خداوند می خواهد می بینیم و بکشتن را خوش آمد و در روزی که بفرمود چون



تمام داشته گویند محمود کشیده روی و کوسه بود و روی در حوض خاص چون از نماز فارغ شد بیلباب بست و کلاه بر سر نهاد و در آنوقت که بکسیت  
و نسیم کرد و گفت ترسم که خلق مرا دوست ندارند از اینکه روی نیکو ندارم وزیرش حسن مهتدی حاضر بود و گفت این را چاره هست  
گفت بکسیت گفت رزق نزد و دشمن و از تا ترا دوست دارند پس محمود چنان کرد و گویند انباشش تا دوست و یار یهودی و یونانی  
میخشدی و مادرش دختر پسر ایل بود و از آنش زبانی گفتندی و از اجزای امور شروع مبالغه بسیار کردی شش بانده میان شراب  
خور و باد و صبحی که دست پوشتن از اکابر امرای در آن مجلس حاضر بود و او را در شجاعت برابر هزار مرد نهاد و ندی و خیر تار  
مرد و در خیل او بودند چون از روی بچاشتگاه رسیدند که بنامه زود سلطان گفت در حالت مستی بر در خانه رفتن صلاح نیست  
اگر محتسب ترا با خیال در بازار بیند از آبرو کند علی پسر کشیک نشیند و گفت البته بروم برخاست و بر سر پرشست و باغوبه  
عظیم روی بخانه نهاد و در راه محتسب با صد سوار پیش آمد و او را مست دید بفرمود تا آنرا از پیشش دور کشیدند پس بکسیت نمود و  
چهل تازیانه زد و بنامه رفت و دیگر روز خدمت سلطان شتافت سلطان گفت از دست محتسب چگونه خلاص یافتی بکسیت  
بر منم کرد و از تو و شلخ متعجب شده بود و گفت این سزای آنکه فرمان سلطان ببرد محمود بخندید و گفت تو به کن که دیگر بار در میان خانه  
بیرون زدی بکسی تو و محمود و نظم کرد که دو هزار دنیا کیسه سربسته به هر قاضی شهر با نیت و آدم و لیکن رفتم گفتن که باز آدمم  
انچه سپرده بودم بچنان که هر چه بستم چون سر کیسه بکشو دم در دست نهایی من یا فتم نزد قاضی رفتم و جان از گفتم گفت کیسه  
سربسته من سپردی و بچنان گرفتی و دیگر چه خواهی سلطان تعجب نمود و آن کیسه از او پسندید و چند نگاه کرد و از شرکافین یافت  
یا خود گفت شاید که رفو کرده باشند پس شب برخاست و جاور در دهم که بر نهانی افکند و بود و دیگر گفت با او دان را فراموش دید  
سرسید و بگریه افتاد و فراموش دیگر او را با خود رفو کر نشان داد و فراموش رفت و دیناری با او و از رفوگران را چنانچه می پاست  
رفوکر و فراموش آنرا بر نهانی افکند سلطان از شکایار آدم جاور درست دید گفت این دریده بود و فراموش گفت ندیده بود  
سلطان گفت سرس آنرا من دریده بودم فراموش قصه باز گفت سلطان رفوکر را بخواند و گفت سرس حتی که بر سر  
سنگ و درین سال هیچ کیسه سربسته رفوکرده گفت ای بچانه قاضی گفت آن کیسه را شناسی گفت آری محمود کیسه آورد و رفوکر گفت  
چنان است گفت بخار رفوکرده رفوکر نمود و سلطان تعجب نمود قاضی را بخواند و گفت تا در بصاحب کیسه رساند آنگاه امر قاضی را  
مکون سازید و بخشند قاضی پنجاه هزار دینار فدای داد و از قضا مقبول شد و از زبان امان یافت عامل صنایع مرد  
را بگرفت مرد بفرین شد و نظم نمود و سلطان بعال ثبوت که صنایع بد به عامل بفرموده کل نکر و معلوم دیگر بابر بفرین رفت  
و نظم کرد و سلطان در آنوقت متکدل بود گفت بر من نامه داده است اگر فرمان بکنم معلوم گفت من بکنم گفت برو خاک  
بر سر کن گفت ای بادشاه عال تو بفرمان کار بسته کن در خاک سرباید کرد محمود گفت غلط گفتی مرا خاک بر سر باید کرد و در عین  
امر کرد که عامل را از آن بخواند و آن نامه بگردش آویخته کرد و شهر گردانیدند پس بقتلش رسانیدند بزرگی زیاده نمیشی  
بچانه در ویشی رفت و او را بر اند و در زانش تصرف کرد و در ویش نزد سلطان شد و حال باز نمود و سلطان گفت اگر دیگر  
بیاید مرا خبر کن بعد از شش یا بیچانه در ویش آمد در ویش محمود را آگاه کرد محمود و با چندی بچانه در ویش رفت و او را  
بفرمود تا بجران خاموش کن پس بزرگ را بقتل رسانید آنگاه چراغ طلب نمود و روی مقتول بدید و سجده شکر بجا آورد و در ویش

را گفت خورنی هر چه داری بیار در پیش خان جوهر که پیشش آورد سلطان بنحور چون خواست که یازگرم و در پیشش گفت چو  
 امر کردی که چنانچه خاموش کردم گفت با خود گفت که جز فرزندان من کس این جرأت نتواند کرد و شاید در روشنی صحبت پدری از  
 قتل او مرمانی آید پس چون روی بدیدم دانستم که بیگانه است سجده شکر کردم و از آن روز که نیت من را گفته بودی هیچ نخورد  
 و سوگند یاد کرد که تا داد نگیرد بهم چیزی نخورد و چون او را بکشتیم عظمی که سر نهاده بودم لاجرم چیزی از تو خواستم روزی در بادش  
 استنای از سپاه جدا ماند و شب بنام بخور می رفت و دیگر روز خواست که بپادشاه بنده بخوره را گفت من سلطان ام فردا پس خود را  
 نزد من فرست تا او را خوشنود سازم و دیگر روز بخورید پس را در گاه و فرستاد و بین هر گاه آمد حاجبان را گفت مرا سلطان خواند  
 گفت نه خط صبر کن که سلطان بنامش غول ستییس عجزه با خود گفت سلطان نیز چون در تحصیل مرام خود محتاج به کاری  
 است بهتر آنکه حاجت از کسی خواهم که بکس محتاج نبوده پس او نزد او رفت و حال باز گفت و بدستور دیگر روز پیشه را گفت  
 و بهیچ شکسته بهیچ رفت تیشه اش بر سنگ آمد آزار گرفت نمی طایر شد نزد او رفت و حال باز گفت تا در گفت نزد خود بود  
 حال باز گوی پس چنان کرد محمود و تمام آن مال را بدو بخشید و وقتی محمود بر قصر خود نشست بود هر طرف می نگریست بی سر دپای  
 دید که چینی مسرع در دست داشت و با او اشارت میکرد سلطان او را پیش خواند و حال باز پرسید گفت مروی مقام  
 امروز بشیرت سلطان نزد با ختم و دو جفت مرغ بروم یک جفت خداوند است سلطان هر که در تامل غما از دست بدین ظاهر  
 و دیگر دزدیاد و دو مرغ و دیگر میاور و روز سوم بدستور با گوشتی بختم رسیده چهارم روز تیریدست باز آمد سلطان او را بل  
 دید حال باز پرسید گفت امروز بشیرت خداوند تبارک با ختم هزار دینار از من ببر و در سلطان بخندید پانصد و رم یاد داد و گفت  
 ازین پس تا حاضر نباشم بشیرت من قارم باز سلطان روزی را بر گاه نگذاشت با تیرین مردمان پیدا کند بعد از تجسس با  
 مردی آوردند که بر شاخ درختی نشسته بود و آزمای بری سلطان گفت کس ازین آید تر تواند بود گفت نه گفت ازین  
 آید تر بادشاه ظالم است که بجز روز و رعیت را براند و سبیلان در کار خود در مانده این تنها و خون خود سعی میکند و آن  
 خون خود چندین هزار گرس رو دیگر قتل است که چون سینه چهارم دست بگری بگریلا یافت مجدالدوله بن فخرالدوله  
 و یلمی و مالی رمی را محسوس بغیر من فرستاد و هر آن آوان زنی را و زوان کوچ بلبل در صد و دوی غارت کردند زن تنظم  
 نزد محمود رفت محمود گفت مال را بجا بردند گفت بر ایا و بکچین محمود نام آنجا نشنیده بود گفت آن بجاست زن گفت آید  
 چند آن کبیر که مدانی چه اگر داری بچن آن ترسی در قیامت از عهده جواب آن بنانی گفت راست گفتی محمود کار وانی را  
 بر اینیکه زوان کوچ بلبل آنجا را بر نمی گرد فرستاد امیر بانده و بنجاه سوار بدرقه داد و شیشه زهر قاتل با و سپرد و گفت  
 زهر و اسب بجا کار وانی سپرد چون نزد یک کن زوان برسی در تمام آن زهر تحسین و مشتق اند که سبب بار داد  
 بر آگند و ساز چون زوان در کار وانی افتد حیات کن و در عقب کار وانی مرد که گمان آن است که پیش از رسیدن  
 تو بیشتر تر هر ما که شده باشند امیر بفرموده عمل کردند و زوان کوچ بلبل از کار وانیان خبر یافتند و چهار هزار تن را ایشان  
 نزد کار وانیان بگریختند و زوان بار با ایشان شدند چون بسید رسیدند خردون بگریختند پس یک یک می افتادند و میزدند  
 چون سلسله بگریخت اسیر میامد و بسیار برآمده دید و پیچید آن محافل را که کرد و کار وانیان بکشتند حادثات زمانه سلطان

در این

بسیارست چون رزم با الملک خان والی مادر النهر و ظفر یافتن بران و بر ملتان و هندوستان و کمر لشکر بکشد و چنانچه  
در سنه صد و نود و یک هجری لاهور از بی پال بگرفت و در سنه صد و نود و نه هجری چند قلعه از هند گرفته بغزنین بازگشت و بجزیره  
در چهار صد و نه هجری بعد از محاربات قنوج بگرفت و پنج قلاع آنرا آتش افروخت و بدستور در چهار صد و شانزده  
هجری رومی بسو منات آورد و کبشو و حکایت و ایشلم والی سو منات که از عجایب سوزگار است در اقلیم دوم و در ضمن سو منات  
موقوف است و بهفت اقلیم می نویسد که بهفت و کرت برهند لیورش نموده آورده اند که چون سلطان در سنه صد و نود و بهفت  
هجری الملک خان بادشاه مادر النهر را که از جیون عبور کرده بزم پیش آمده بود هنرمیت داد پس از آن سلطان محمود و در  
عباسی خلیفه بغداد نوشت که مادر النهر مراده تا آنجا روم و آن مملکت را بشیر تبانم خلیفه گفت و باسلام از ایلانی مادر النهر  
کسی مطیع تر نیست ایستادار کنم اگر بفرمان من قصد آند یا رکنی عالم را بر تو شورانم محمود تیره شد و رسول را گفت خلیفه را بگوئی که  
من از ابوسلم کترم انیک با هزار فیل می آیم و دار الخلافه را از پای ویران کنم و خاک آسجا را بر پشت بغزنین  
آرم رسول برفت و باز آمد و باندازه بکدسته کاغذ پیچیده پیش سلطان نهاد و سلطان نامه بکشد و در اول نامه نوشته بود  
بسم الله الرحمن الرحیم آنگاه سطور چند مقلعات **الم الم الم** و سوا می این چینی دیگر نبود و در آخر نامه  
اینکه الحمد لله رب العالمین و الصلوة والسلام علی رسول محمد و آله اجمعین سلطان حیران ماند و از کتاب معنی آن سوال  
کرد و در هر سورة از قرآن که الم بود بخواندند و تفسیر کردند جواب نوشته سلطان بنود ابو بکر قستانی که مرتبه بیست و نهم  
وران مجلس پای الیتاده بود گفت خداوند خلیفه را تهدید کرده بود که بر فیلیان از دار الخلافه خاک بغزنین آرد و خلیفه و در جواب  
آنسوره الم تر کیف نوشته است سلطان بیه بگفت و از خلیفه عذر خواست و ابو بکر قستانی را خلعت داد و ندیم ساخت و  
امر کرد تا در دیار نشیند و چون در شب پنجمین سبت و سوم ربیع الاخر سنه چهار صد و سبت و یک هجری سلطان در گذشت  
پسرش ابوالاحمد محمد بن محمود و غزنوی در غزنین و پسر دیگرش مسعود بن محمود و غزنوی در ری بسطنت نشست  
مسعود و بجزایران آمد و برادر خود نوشت که غزنین و خراسان تو باز گذارم و بلاد عراق و جبال طبرستان قناعت کنم بشرط  
آنکه در خطبه نام مرا بر نام خود مقدم داری محمد قبول نکرد و با کلام ابرایش او را مجوس کرده بخدمت مسعود و در هرات آورد  
مسعود و برادر خود را میل کشید و کسانیکه او را مجوس کرده بودند اینها را بکشت مسعود ملکی سخن بوده و با علما و فضلا مجالست می  
و قتی تیپ و قی هم رسید علاج هیچ یکی از طبایا مفید افتاد حکیم ابو بکر باقلانی فقه حمزه را شریب داد تا آنرا پیش او خواند  
گرفتند آن علت زائل شد بنا بر آنکه از شنیدن فقه حرارت غریزی مسعود بخوش آمد و حرارت عارضی را مغلوب و غانی  
ساخت و در مسعود صلاحه غالب آمدند و بعد مسعود پسرش مود و بن مسعود بکومت نشست و بر غزنین و بلخ و لاهور  
و قندهار ستولی گشت و در چهار صد و سی و پنج هجری سپاه بدفع سلاجقه فرستاد و آن از آلپ ارسلان بن چنگیز کیلسجونی  
منزوم گردید و لشکر دیگر تعیین نمود که طایفه سلاجقه را از حد و قندهار برانند و هدرین سال رایان هندوستان با اتفاق  
یکدیگر لاهور را محاصره کردند و دوشکر عظیم بدفع ایشان فرستاد و هندوان منزم بازگشتند و هر قلعه که گرفته بودند سلطانان  
باز دادند و در سنه چهار صد و چهل هجری مود و باندا دلوک اطراف بغرنیت آنکه خبر اسان را که سلاجقه متصرف شده بودند



انتزاع نماید یک منزل از غنیزین برآید و بقونج گرفتار گشت و بغنیزین مراجعت نمود و در بنتم رجب سنه چهارصد و چهل و یک  
بغنیزین در گذشت امیر پسرش مسعود بن مود و در آنکه خرد سال بود بسلطنت نشاندند و بعد بخروج خلق که فزید علی بن مسعود  
بن محمود را بجاکومت برگزیدند و او بدون نیتی بیست رانی معرفت بود و بعضی عبد الرزاق بن احمد بن حسن میندی محمد الدوله  
عبد الرشید بن مسعود که در یکی از قلاع حدود سیستان مجوس بسلطنت نشست و روی بغنیزین نهاد علی بگریخت عبد الرشید  
استقلال یافت طغرل که از امرای مود و بود بغنیزان عبد الرشید و حدود سیستان با امرای سلاجقه رزم کرد و ظفر یافت و در  
سیستان متقل گشت و بعد الرشید نوشت که سپاه بغرست تا خراسان بکشایم عبد الرشید اکثر سپاه خود را نزد او فرستاد  
طغرل همه را با خود متفق ساخت و متوجه غنیزین شد عبد الرشید متحصن گشت طغرل شهر گرفت و مود و او را با سایر مجوس و یان قتل  
رسانید و از ایشان جز ستمی که در قلعه محبوس بودند را بانی نیافتند پس طغرل کافرتی مقتدر مسعود بن محمود را با جبار بنخواست در  
تخت نشست و بجزیره والی لاهور نامه نوشت و بتابعیت خویش خواند جزیر او را تهدید کرد و بدین مختصر مسعود و امرای غنیزین نامها  
نوشت که در افنای مشغول سعی نمایند چندی از لشکریان متفق گشته روزیکه طغرل بار داده بود و بر تخت نشست پیش فتنه  
و تیغ در دهنها زد و بعد از قتل طغرل جزیره از لاهور بغنیزین آمد و فرخ زاوین مسعود را که در یکی از قلاع محبوس بود  
بخواند و بر تخت نشاند جمال الدوله فرخ زاوین مسعود بسلطنت رسید و دوستان طغرل را بکشت و بعد از آن سلاجقه  
صلح کرد و ایاد که معشوق محمود و غزنوی بود در شهر فرخ زاد در سنه چهارصد و چهل و نه هجری وفات یافت و فرخ زاد و  
چهار صد و پنجاه و یک هجری در گذشت و بعد از او برادرش طغرل الدوله ابراهیم بن مسعود و بادشاه شد و او ملکی عادل  
و ضابط و زاهد و دولت یار بود و در سالی سنه ماه رجب و شعبان و روزه داشتی و خط خوب نوشتی هر سال  
یک مصحف با تمام رسانیدی و با لؤلؤ از او آن بکه فرستادی سلاجقه او را تعلیم بسیار کردند و برارگ نوشتمندی و در مدت  
سلطنت خویش کوشش و منظره بساخت و ترمیم چهارصد خانقاه و مساجد و زیارتگاهها و در بدو دولت او سلطان  
ملک شاه سلجوقی غم غنیزین کرد و ابراهیم گاه شد نامها بامرای او نوشت که شما ملک شاه را بران داشته اید که متوجه اینجا نباشد  
خدمت شما متحصن افتاد و باید که سعی نماید که زود تر بدین ملک در آید تا خاطر از وفای فرخ کرد و ابراهیم و چنانچه تهدید کرده ایم مسعود  
شما را مضاعف کنیم پس بکتابت یک سیر نامه بشکر ملک شاه و روه و چنان کند که در شکارگاه گرفتار نشو و ملک شاه  
چون با سفر از رسید و غم شکار کرد و قاصدان خود را بشکارگاه رسانید و گرفتار گشت را و از ترس سلطان بر دهنه سنج چند  
پیشانی گفت سلطان امر کرد و تا او را بتازیانه نواختند قاصد بکتابت اظهار کرد و ملک شاه برخواند و صلاح در عتاب  
امر اندیده از آن عزیمت در گذشت و بعد از او پسرش علاء الدوله مسعود بن ابراهیم بخت نشست و در پانصد و نه  
و چهار صد و نود و ده هجری در گذشت و بعد از او پسرش علاء الدوله مسعود بن ابراهیم بخت نشست و در پانصد و نه  
هجری در گذشت و بعد از او پسرش ابو الملوک سلطان الدوله ارسلان شاه بن مسعود بن ابراهیم باو شاه شد  
و برادران خود را حبس نمود و برادر و دیگرش بهرام شاه بگریخت و نزد خال خود بنحسب بقی رفت سحر روی بغنیزین نهاد و  
ارسلان شاه باو مصافقت داد و منفرم بغنیزین بخشید و او را خود را که خواهر بنجر بود باو و بیست هزار دینار و تحفه و هدایا



نزد او فرستاد تا باز گردد و در گرفت از سلطان شاه با او منتهی داد و منتهی بهند گریخت سلطان بنحو دریا قصد و در مجرای  
 بغیر من رسید و پس روز آنجا توقف کرد و خزان بنحسب نوایان بدست آورد و آن ملک بهرام شاه داد و باز گشت و مقدر  
 نمود که هر روز هزار هزار دینار بخزان رساند و بالاخر سلطان شاه در پانصد و دوازده گرفتار شد و بفرمان بهرام شاه  
 قتل رسید و بعد از ویرایش محضر الدوله بهرام شاه بر مسعود و بنی ابراهیم استقلال یافت و او ملکی باشوکت  
 و حشمت بود و در علمها و فنون را بعبایا بنو اخی سیک از دست عامل با و قتل کرد و بهرام شاه نامیده بپاقل نوشت و بمکه فرستاد و او  
 مظلوم نزد عامل رفت عامل بر پیچید و اصرار کرد که تا آن که کتب را باز کند و بفرمان سلطان بنحسب نوایان مظلوم داد و بفرمان بهرام شاه باز کرد  
 با آن نامه نویسی در آن گرفت تا فرمان لای مظلوم گفت برای خدا فرمان را بر نگذاری بنویس وقت خواندن که تشریف بام بهرام شاه رفت و بنحسب مظلوم گفت  
 اگر ترا عبرت بودی بکار خود میگری که عامل تو فرمان بفرستاد و بهرام شاه متغیر شد و در ارم برخواست و منخ بر میان بست و بان نامید رفت  
 و عامل را بکشت و او در عهد خویش مکر رشک بهند کشید و تا بنارس کشود و در پانصد و هجده هجده هجری در گذشت  
 بعد از ویرایش خسرو شاه بن بهرام شاه غزنوی با و شاه شد و ورید و دولتش سلطان علاء الدین جیانی بنو غوری قصد غزنی  
 کرد و خسرو شاه بهند گریخت و آن ملک بمصر علاء الدین غوری در آمد و خسرو شاه در لاهور بهسلطنت نشست و در پانصد  
 و پنجاه هجری در گذشت و بعد از ویرایش خسرو ملک بن خسرو شاه در لاهور با و شاه شد چنانچه در ضمن لاهور در گذشت و او  
 طرب دوست بود و بعیش می پرداخت و در پانصد و هشتاد و سه هجری سلطان غیاث الدین محمد بن سام غوری  
 ملک از و استنای محمود خسرو ملک از لاهور با مان نزد او آمد غیاث الدین او را بغزنی فرستاد و چون تمام غزنوی  
 را بدست آورد و بعد از انقباض رسانید ملک لانام نداده و اگر بعضی از امرای و وزرای سلاطین غزنوی خواهجوا ابو العباس  
 و ارتباطی عهد سلطنت محمود و وزارت رسید و آخر سلطان از و برنجیده احمد بن حسن مهنیدی را وزیر ساخت نقل شد که  
 چون سلطان محمود از ابو العباس قرض خواست و گفت مرا مال نیست سلطان از و برنجیده و گفت در ملک آنچه مظلوم  
 جمع بسته است و آن تمام حاصل شده هر چه باقی مانده است آنرا بگوید کار بطلبه کشید ابو العباس آنچه داشت داد  
 و در باقی نیافت سلطان گفت سوگند یاد کن که دیگر هیچ نداری ابو العباس بجان و سر شاه سوگند خورد که هر چه  
 مانده سلطان او را بیک از قلع حسن نمود و بعد چند روز علی بنوشاوند که با ابو العباس دشمن بود با سلطان گفت  
 که او را مال بسیار است از جمله آنکه قبضه خنجر مصر است بپایه قوت اگر فرمائید آن را بدست آریم سلطان بآن رضا  
 شد خوش اندان خنجر و آن پیاده را که از خنجرین ملک بهند بدست آورده بود و از بهیم سلطان ظاهر نیکی و  
 با خود گرفت و بقلعه برو و با ابو العباس سخنان گفته باز آمد و بفرمان رسانید که او را تیر بنوم می کشد و در ضمن این دو چیز را  
 داد سلطان آن هر دو را با و بخشید و امر کرد که ابو العباس را در شکنجه کنید و هر چه داد بستاند علی بنوشاوند و در شکنجه  
 پاک ساخت احمد بن حسن مهنیدی بعد ابو العباس بن احمد رسید ما و از و سلطان را شیر داده بود و با بجا احمد وزیر گانی  
 بوده چون هر ده سال از وزارت خواج احمد بگذشت شاهزاده محمود که ولی عهد بود خواج احمد را و دست مسعود  
 میداشت و انوشاخ صاحب و علی بنوشاوند و در جنگ نگانی و سایر امرای در گاه و بران متفق شدند که مزاج سلطان را

از خواجہ متغیر سازند یک بجایت حرم سلطان کہ دختر خان ترکستان بود و بخواجہ احمد عنایت داشت کاری پیش نمیشد  
 و دختر خان ترکستان را در غزنین مہر چکل گفتندی و جمیلہ قندہاری از خدمتگاران او در حمایت خواجہ بنایت کوشیدنی قبی  
 کاروانی تیرستان میرفت خواجہ ظرافت غزنین یکے از معتدان داد و بان کاروان روان ساخت تا تبرکستان برآمد چون  
 آن پوستین آرد جنگ نکال اینچہ میث بالتوشاش حاجت رسانید کہ عمرض سلطان رساند کہ خواجہ احمد حسن با جان ترکستان  
 متفق است و اینک بہر اوتخت و ہدایا فرستادہ خواجہ احمد از جنال ایشان آگاہ شد و جمیلہ قندہاریرا آگاہی داد و جمیلہ تر و ہر  
 چکل رفت و حال از گفت مہر چکل با بشارہ جمیلہ نامہ بوالدہ و خواہران خود نوشت و اپنے خواجہ فرستادہ بود بطریق تحفہ ہدایا  
 بنیست کرد و چند چیز دیگر از ملکوت زبان بران افزود و وزیر خواجہ فرستاد التوشاش کسان بفرستادہ تا از پی کاروان  
 برفتند و آن مرد را حاضر آوردند و بدزگاہ سلطان رسانیدند فرستادہ چون بدزگاہ رسید موجب مواضع فریاد برآورد  
 کہ فرستادہ مہر چکل ام و مکتوبات بہر او باز نمود و مقنعہ و حمایل و غیر آن برون آورد التوشاش شش من غنفل شد مہر چکل با سلطان  
 عتاب آغا ز ہناد و گفت اینمہ ملاست بفرستادہ من رسیدہ و مقنعہ و حمایل بر سر دیوان نمودند سلطان بقتل شایان فرمان داد  
 مہر چکل شفاعت نمود و نجات یافتند و بالآخر بیعتی دیگر سلطان محمود و احمد بن حسن مہندی را بقلعہ کالجہ از قلعہ مہند وستان  
 جلس نمود و جنگ نکال را وزارت داد و چون سلطان مسعود سلطنت رسید او را بنجات داد و وزیر خویش ساخت ابو علی  
 حسن محزون بجنک نکال از آن نکال بود و سلطان از روی خواہش او را جنک خواند گویند سلطان محمود را بکش  
 کر امیان عقیدتی عظیم بودہ و جنگ و ران باب پیوستہ با سلطان مناظرہ کردی و قتی محمود قصد رزم علی سجود کرد و بحدود  
 جام رسید و بزیارت زادہی از کر امیان کہ معدود بود رفت و گفت چیزی از من بپذیر گفت ہر ایمان حاجت نیست و دست  
 در ہوا کرد و مشتہی زد گرفت و بدست سلطان داد و سلطان آترا بجنک سپرد و جنگ بنگر کسبت نوشتہ دید کہ الہود بن اسماء  
 ابو علی سجود پس چون سلطان از پیشن اہدیر خواست جنگ را گفتن این کرامت را چگونہ منکر شوی جنگ گفت منکر نیستیم  
 ندانند را بخرپ کسے بناید رفت کہ بر آسمان سکہ بنام او زنند سلطان بجنید و پس از ان منکر کر امیان شد را قم حروت  
 را و آکہ آباہ فقیری ہند و دو چار شد و مجلس داشت روزی زنی باو بنجانی چند می برد او را طلبید و یکدہ باد بنجان دست  
 گرفت و گفت درین باو بنجان چہل خر مہرہ است چون بشکا فتم ہا نقد خر مہرہ کہ گفتہ بود از ان برآمد چون اذو شخص  
 گفت کہ ہر چہ بطلبم از ان بکار خود صرف بکنم اگر چنین کنم عمل از دست برود و او بر طلبیدن تا یکفلوس فادہ بودہ و آن  
 غیر از بدام آوردن مردم بنو و فصل در ذکر برخی از مشاہیر اقلیم سوم جنید بعد اومی شیخ المشایخ عالم و امام ائمہ بود  
 ابو جعفر حرا و در حق او گفتہ کہ اگر عقل مردی بودی بصورت جنید آمدی یکے از وی پرسید کہ دل کہ ام وقت خوش بود گفت  
 آن وقت کہ دل بود شخصے بالنص و نیار پیش جنید آورد و گفت غیر ازین چیزی داری گفت دارم گفت دیگر سے باید  
 گفت یکدہ بر و کہ تو بدین دانی تری کہ من ہیچ ندارم و مرا ہیچ نباید از سخنان اوست ملا جراح عارفان است و پیدا کنندہ  
 مریدان و ہلاک کنندہ عاقلان گفت کہ غایت صبر تو کمل است و صبر خوردن لجنہائی کامی رضا آن است کہ بلا نیت شمری  
 و گفت کہ میان حق و بندہ چہار و ریاست تا از آئنا گذری بمقصود نرسی یکے دنیا است و شتی آن زہد و یکی مخلوق و شتی آن

مغرت و دیگر اهلین کشتی عداوت با او دیگر هوا و کشتی آن مخالفت با وی شیخ ابو محمد بن احمد رویم بغدادی از بزرگان  
وقت بوده و مذہب ملا متیان و زنیثا پور از منتشر شد گفت قویہ آنست کہ توبہ کنی از توبہ گفت رضا کن بود و اگر در رخ بر  
کز این نگویی کہ از سوی چپ میاید و گفت اخلاص در عمل آن بود کہ بہر دو سوی عوض آن چشم نداری سنون محب مقبول زمانہ بود و محبت را  
سم واد چه پیشہ این طایفہ معرفت را بر محبت تقدیم دارند و در اقم حروف بہین پسندہ است کہ محبت مقدم  
است بر معرفت چه اگر محبت و ذوق معرفت و شناخت نباشد معرفت چگونه حاصل شود و از شناسان سنونست کہ  
تصویر آنست کہ بیج چیز ملک تو نباشد و تو مالک بیج چیز نباشی ابو عبد اللہ قلا نسی از اگر ہم قوم و بزرگان  
طایفہ است وے گفته کہ در بعضی سیاحت خود در کشتی نشسته بودم پای بر خاست و طوفان عظیم شد اہل کشتی بدعا و آزار  
و آمدند و نذر ہا کردند و گفتند تو نیز منظرے کہ بن گفتم نذر کردیم کہ اگر ازین متہلک نجات یابیم ہرگز کسی گوشت فیل نخورم گفتند بخیر  
نذر نیست ہرگز کسی گوشت فیل نخوردہ است گفتیم اینچنین در خاطر من افتادہ ناگاہ کشتی شکست و با جاعلی بخار افتادیم و ہر چند روز  
گذشتہ بود کہ از خوردنی چیزی نیافتیم فیل پیر برداشتہ ویرا گرفتند و کشتند و بختند و گوشتش بخوردند و استخوانش براغداختند و ہر چند بر من  
گفتم من نذر کردہ ام کہ گوشت فیل نخورم و ہم ہر چند اطاح کردند پذیرفتم چون ہنگام شب در خواب شد ندا و فیل پیر  
بیامد و بوی کردن گرفت و استخوان بچہ خود را بیافت پس از ان آمدہ انورمان را بوی کشید از ہر کہ ام کہ آن بوی بیافت  
ویرا در زیر دست و پای خود میمالید تا ہبہ را بکشت و من ترسان و لرزان بدیدم پس بوی من آمدہ و مرا نادیدنی بوی کردہ  
ہوش از سرم رفتہ بود و از سن بیج بوی نیافت پشت بجانب من کرد و پای ہا دراز نمود و قسم کہ اشارت بسوار شدن سکینہ  
شادان و توکل کنان بر شستم شتاب تمام روان شد و مرا در شب بہوضی آبادان رسانید و بخرطوم اشارت کرد کہ فرود آئی  
فرود آمد و وی باز گشت چون بآمد شد با بادانی رفتم زبان من کسی نمی فہمید و نہ من زبان ایشان را از چنان از احوال  
من باز پرسید قصہ خود و گفتم گفت از اینجا کہ ترا آوردہ اند تا اینجا چہ راہ است گفتم کہ ندانم گفت ہفت ہشت روزہ  
است اینجا کایت را مولوی روم در ششوی خویش نقل کردہ است ہنصر عیاد ام آمد مضرع در کار فین بچکان مگر دیدہ و از پیل و سچہ را و ہ دیگر  
دہشتہ شیخ ابو بکر کتابی بر زمانہ بودہ از سخنان او است کہ صوفی کسی است کہ طاعت او نزدیک او خیانت بود کہ از ان  
استغفارش باید کرد و سیکوید کہ شبی بجاہ و د و بار محمد علیہ السلام را در خواب دیدم گفتم کہ چہ دعا کنی تا خداستہالی دل مرا بہر اندر فرمود  
ہر روز چہل بار بگوئی یا حسنی یا قیوم یا لا الہ الا انت یکی از وسعہ در خواست و ہستی کرد چنانچہ فردا خدا منی ترا خواہد بود و امر تو را و را باشت  
و گفت تصوف ہمہ خلق است ہر کہ اخلاص بیشتر تصوف بیشتر ابو العباس ابن عطاء معدن حکمت ربانی بودہ از سخنان او است کہ اگر کسی  
بست سال در شیوہ قدم زند و در ریخت یک قدم برای نفع برادری بردارد فاضل تر است از آنکہ شصت سال عبادت کند یا  
و گفت بہت آن بود کہ در دنیا بود و عباس بن یوسف اشقی از شاخ قدیم بغداد بودہ می گفتہ کہ ہر کہ بہ حضرت خداستہالی مشغول  
از ایمان وی نیاید برسد اہل سیم بن نہایت شخصی از و وصیتی در خواست گفت کاری کن کہ از ان پشیمان نشوی ابو العباس محمد  
بن زید البر و در سخنان امامان بودہ و یکی از تالیفات خود می آرد کہ منصور و الغنی یکی را سفر شہتہ بود کہ ہر جا ببینائی  
و عورت بی شوہری باشد جمع ساخته از احوال ایشان با خبر باشی عرق طبع یکی از بغدادی وے در حرکت آمدند و

آن شخص رفت و گفت میرا داخل آنورت ساز و نفقہ سقر کرد آن شخص گفت تو مردی چگونه ترا در عورت تو سقم گشت یاری در بین  
 تا بنیایان مناسک کرد آن شخص گفت قبول کردم چه اگر چشم ظاہر تو پوشیدہ نیست اما تا بنیائی دل میداری ابوالمہم  
 المصوفی الکوفی اول کسی است کہ او را صوفی خوانند و اول کسی است کہ خانقاہ جہت صدقیان ساخت ابو عمر شیخی کوفی مقلد  
 دار العلم بودہ آورده اند کہ عبدالملک بن مروان اورا بر سالت نزد والی روم فرستاد و صحبت شیخی ملک روم را خوش آمدتا  
 مدت نگاہ داشت ہنگام رخصت مکتوبی مہر کرد و بدو سپرد کہ در وقت خاص بعاصب خود مدعی شیخی وقت خلوت آن ہنگام  
 خلیفہ آنرا بخواند و دست شیخی داد و نوشتہ بود کہ عجب از حماقت قومی کہ در میان ایشان انجمن مردی بہ شد و دیگر برابر خود  
 باو شاد ساز و شیخی گفت بخدا کہ من بر مضمون این نامہ اطلاع ندارم عبدالملک گفت خاطر مطمئن دار کہ والی روم بر تو  
 رشک برده و نمیخواہد کہ تو با من باشی و این را جہت آن نوشتہ کہ من ترا قبل سالنم چون والی روم این ماجرا شنید و بچہ  
 خواستہ بود و ظہور نماید بر حسن رای خلیفہ آفرین گفت طفیل بن بلال آزاد کردہ عثمان بن عفان بودہ بکوفہ فرستادہ  
 از سخنان او است کہ میخواہم بکوفہ کوہی بہ شد و من بالای آن فرستادہ باشم تا ہر جامعیتی بضمیافت دوستی شوند آگاہ گردم و آنجا روم  
 اورا گفتند چرا رنگ تو زرد است گفت از بیم آنکہ مبادا طعام نروا آخر شود و طفیلان باو منسوب اند و ایشان جامعیتی کہ ناخواندہ بر  
 خوانہار روند و از ایشان ست بنیان طفیلہ و او از نظر قایم عصر بود اورا گفتند از قرآن کدام آیت دوستم داری  
 گفت کلمہ ایشہ بگو گفت کدام آیت و او بر ساحتی گفت بنا انزل علینا ماند و اورا گفتند روزی چند بار طعام میخوری گفت  
 اگر داشتہ باشم یکبار و اگر نداشتہ باشم چگونہ است گفت از آنکہ اگر چیزی نہ داشتہ باشم معلوم نیست کہ چند بار بہ دست آید و  
 اگر داشتہ باشم از ضیق تمام خواہم خورد پس بخوار شد ابو جبر منحاک معروف با خفت کوفی از کبار تابعین بودہ یک چشم از نو  
 بہرہ نہ داشت و یک پایش کم بود از انشل اخفت گفتندی گویند کہ چون ابن زیاد جانین گشت اخفت را و قبر بہ بنہاد  
 ابن زیاد بشام نزد معاویہ رفت و در وسایع عراق را با خود برد چون بدرگاہ معاویہ رسانید ام کرد کہ ایشان را حاضر سازند  
 اخفت را بعد از ہمہ بیا و در عند معاویہ احترام او کرد و اہالی عراق شکر ابن زیاد را گفتند اخفت سخن گفت معاویہ گفت چرا سخن  
 نگویی گفت اگر سخن گویم مخالفت ایشان کردہ باشم معاویہ گفت ابن زیاد را امارت عراق عنہ دل کردم پس و بطوس  
 عرق آرد و گفت بروید و باہم مشورت کنید و امیری بہر خود اختیار نمایند و سلا و زشمارا حملت ست ایشان بر رفتند و جبکہ  
 در ان میان امارت عراق بہر خود میخواستند سخن بطول کشید معاویہ بانہیفت گفت توجہ کوئی اخفت گفت گر کسے را ہم از ان است  
 خود امارت خواہی داد و ابن زیاد را کہ غالبترین کسے است از اہل بیت تو امیر کن اگر دیگرے را امارت میدہی اختیار کسے داری  
 معاویہ این زیاد را امارت عراق داد و در خلوت با بن زیاد گفت قدر اخفت را کسے شناسے باید کہ در تعظیم او کوشی ابن زیاد  
 بعد از ان باز گشت و اخفت را محمد امیر خود ساخت او معززے بود تا آنکہ در ایام حکومت مصعب بن امیر در سہ  
 شخصیت و نفقت ہجرے در گذشت و از بنایت حکیم بود روزی میرفت مروی ہمراہ او شد و اورا و شناسان میداد  
 اخبت چون بقیلہ خود نزد یک رسید گفت اگر چیزی باقی ماندہ است بگو کہ مبادا بقیلہ نزد دیگرے شود و سفہائے ایشان ترا  
 جواب گویند یکے را با اخفت عداوتی بود مروی را ہزار درم داد تا نزد او رود و سفہائے کندیہ چنان کرد اخفت جوابے

نگفت بشیر را خشم زیاد و گشت سگفت تا آنکه وقت زوال رسید احتش گفت امروز زحمت بسیار کشیدی بیا که با هم طعام بخورم  
 و ام که از غایت غضب تا حال صبح نخورده باشی و از سخنان اخصیت است که زیادتی خنده و سپردنیت را و افزونی مزاج می بود و موت  
 رکفت عاقل آن است که پیوسته شکار گنایان خود کند و گفت بشیر فقیرترین آدم خیانت نکند و عاقل در وضع نه گوید و موس غلبت  
 نکند ابو محمد سلمان کوئی بن مهران الغنی از دانشندان بوده و همواره میان او و امام اعظم کوئی ابواب طیبت مفتوح بود  
 روزی امام پدیدان س رفت و از روی طیبت پرسید که هر کرا حق تعالی میناسد چه چشم باز میگردد و در عرض حیرت  
 بهتر از آن سید در ترا چه چیز در عرض او و او گفت تا و دیدن کرانان و از انجمله خواجهر حسن بصری از بیکان دان بوده  
 از سخنان اوست که گو سفندی از مردم آگاه تر است از آنکه یک بختان چندی از ایشان را از چراگون باز آورد و مردم را چندی  
 سخن خدا از مراد باز نداد و گفت که سنگین فسز زنده آدم را می شده که حلال آن حسابست و حرام آن عذاب روزی بجای می کشد و بد  
 که گفت عجب از کسان میدارم که میخندند و حقیقت کار خود نمیدانند و گفت هر چه بنده برادر و پدر رفقه کند آن را حساب بود مگر طعام که  
 پیش محمان بنده را بجه بصریه زنه بوده که در محبت و معرفت حق تعالی گوی سبقت از مردان ربوده و قتی بکه میرفت در میان راه  
 کعبه را دید که با استقبال آمد گویند که ابراهیم اوستم در عرض چهارده سال کعبه رسید و از آنکه در هر قدم دو رکعت نماز میگذارد چون  
 متصل کعبه رسید کعبه را ندید گفت آنچه حادث شده است مگر چشم را فحلی رسیده باشی آواز داد که چشم ترا خفگی رسیده است کعبه با استقبال  
 ضعیفه رفته است چون ابراهیم اوستم از رابعه ملاقات کرد و گفت آنچه شورش که در همان افکنده گفت شور تو در جهان انداخته که  
 و عید من چهارده سال این راه را طی کرده فرقی که هست این است که تو در نماز قطع کرده و من در نماز رابعه را گفتند حضرت پیر  
 را دوست میداری گفت دارم گفتند شیطان را دشمن داری گفت نه گفتند چرا گفت از محبت رحمان پر و اس عداوت  
 شیطان ندارم از سخنان اوست اگر صبر مرص بودی کرم بودی وقتی چهار درم سیم بیک داد که مرا گنجی بخر که بر من تمام  
 آن مرد رفت و باز آمد که چه رنگ بخرم گفت چون رنگ که در میان آمد بمن ده و آن سیم سینه و در دجله انداخت حارث  
 بن اسد الهجاسی بصری عالم معلوم ظاهر و باطن بود و از دوست که خدا پیرا باش و الا خود را بسا بش ابو کبر محمد بن سیرین  
 امام معتبرین بوده و در باب تعبیر خواب حکایت غریبه از آن نقل کنند چنانچه مردی روزی آمد و گفت چهل جزا در خواب  
 دیدم که بیانشم گفت فردا هاجا ترا چهل جوب بزنند و همچنان شد و سال دیگر همان شخص آمد و گفت که امشب در واقع دیدم  
 که بر در سدرای سلطان چهل خد با با فتم گفت چهل سزار درم بالی یا سار سال تعبیر این خواب بگوته و دیگر بود جواب داد که یا سال  
 خوابت بنویسد اول آن جوب بود و سال خراب و در ستره خجین بگوته و اول آن جوب بود و در خواب دیدم که کبوتری سفید بر کنگر مسجد مدینه نشسته است  
 ناگاه ماری پیداشت و کبوتر را بر بود این سیرین گفت که حجاج و دختر عبد الله بن جعفر طیار را ترویج کند گفت بچه دلیل انجیم را که  
 گفت کبوتر در تعبیر زن است و سفید حسن اوست و کنگره بزرگ او امر و زنج رسته خوبتر و بزرگتر در مدینه از دختر عبد الله  
 نیافتم و در مار تامل کردم سلطان غلام یافتم و از سلاطین هیچ کس غلام ترا از حجاج نیافتم ابو الحی ما لک یا ادا مالی بصرو است  
 و از اصحاب حسن بصری است گویند که چون احمد میخواندی و باباک بغدادی یک شمعین رسیدی زانو را بگریسته و گفتی اگر نه از کتاب خدا  
 بودی بخوانی چه میگویم ترا می پرستم و نفس خود پرستش می کنم و از تو یاری می خواهم و پدر سلطان میدوم او را گفتند چگونه

گفت نام خدا میجویم و فرمان سلطان میجویم وقتی مرادید که خانه میساخت و مزدوران را اجرت میداد مالک دینار دست پیش کرد  
مرد در سے باو داد مالک آنرا در گل انداخت مرد گفت چرا درم در گل انداختی گفت چرا ز برای خود را بگل می اندازی یعنی صرف  
عاجزتی کنی را قلم حروف گوید و ای بر آنکه تنه شود چه برای بود و باش طفلان از راه طول الی عمارت می ساختم اگر چه نیت داشتم  
که نوعی فائده بمردم نرسد که این حکایت بنظر آید آیت کاوین می آیت فی السموات والارض بمردن علیها و هم عنها معوضون یعنی  
بسا ظاهر می شوند از نشانه ها و دلائل در آسمان و زمین که میگذرند بران و ایشان ازان نشانیها را گردانند یعنی تعقل میکنند  
درست آمد چه بیچاره انسان چقدر در طول الی گرفتار است اللهم ینفعا من نفعه انما فلیس مالک دینار و زری کے ہمراہ ہو گفتند  
باسک صحبت میداری گفت این بہتر است از ہم نشین بد ابو و ابلیہ ایاس بن معاویہ بن قرہ بن ایاس بن ہلال مہربی بصری  
از بزرگان علماء و فضلاء عصر بود و در نزکا و فراست با و مثل زنذا و را گفتند ترا با بن ہبہ دانش است عیب است اولی آنکہ جواب  
بفکر گوئی و دوم آنکہ با دو نام می نشینی سوم آنکہ جامہ کم بہانی پوشی گفت سہ گفتند چرا گفت جہرا در تعجیل گردید گفتند دیر  
جواب بفکر حاجت نیست گفت جوابہای کہ من میدہم نزد من ہبہ ازان قبیل است و با دو نام ازان نشینم کہ عزت من میداند  
و خدمت میکنند و در آسائیم و اگر با بزرگان نشینم مرا خدمت ایشان باید کرد و در رحمت باید بود و جامہ کم بہا ازان سے پوشیدہ  
کہ جامہ باید کہ نگہبان من باشد نہ من نگہبان ادا و را گفتند کہ براہ رفتن تعجیل سے کنی گفت بہ انی طریق رفتن از تکبر و دست  
و بقضای حاجت نزدیک شیخ مسری سقطی مرید معروف کرخی و اوستا و جیند بغدادی و سایر بعا دیان است از سخنان او است  
ہر حق کہ لیشیوت خدا در شود امید عفو است و معیت کہ از تکبر متول شود امید مغفرت نداد کہ ذات آدم از شہوت بود و گناہ آید  
از تکبر ابو و ہب بہلول کوئی از اکابر علمای محدثین بودہ گویند چون مارون رشید از علمائے زمان قہوی خواست کہ امام  
موسی کاظم را بشہادت رساند بہلول خود را و یوانہ ظاہر کرد تا از وقتوای نخواہند روزے مارون رشید او را بزدید کہ چون  
کوہکان بر اسبانی سوار بود و با ایشان سے دید مارون بر و سلام کرد و پند خواست بہلول گفت ہذہ قصور ہم دہدہ قبور ہم  
یعنی مشا ہذہ قصور ہم و قبور سلاطین را پندی عظیمست مارون گفت حاجتی از من بخواہ گفت کہ حاجتم این است کہ از من و تو  
وا زین پس متوکل منی و نہ من ترا پس با اسبانی در حرکت آمد و گفت و در شوی کہ اسبانی من لکد میزند مسری سقطی گوید بہلول را در  
گورستان دیدم بر قبری نشسته تا خاک باری میکرد گفتیم بشیر در گورستان بسیر سے بری گفت آری با جمعی بسیر سے برم کہ  
ایذا نمیرسانند چون از پیش ایشان میر و ہم غلبت سے کند روزی مارون رشید او را گفت حاجتی از من بخواہ گفت حاجت  
من آنست کہ گناہان مرا ببخشی و مرا بہ بہشت رسانی گفت اینکار نتوانم کرد گفت ہر گاہ اینچہ سے خواہم سے متوکل سے کرد  
از تو چیز سے نخواہم وقتی جمعی را دید کہ بد جای یاران میرفتند و اطفال با خود میداشتند گفت اینہارا بکجا سے برید گفت شاید  
و عامے ایشان مستجاب شود و گفت اگر چنین بودی یک معلم زندہ نماندی و متے بجلدہ بجلسی سید کہ مذاکرہ حدیث میکردند  
سیکے از عائشہ روایت کردہ کہ گفت لوا و رکبت لیلۃ القدر با رسالت ربی اللہ و العفو و العافیۃ یعنی اگر میبافتم من شب قدر را سوا  
نے کردم من از رب خود بکفر عفو و عافیت را بہلول گفت انصاف ازین فراموش کردہ اید گفتند آن چیست گفت  
الظفر فی الجمل بہلول و متے نزد مارون و متے بکشتہ بود گفت برین پیری بنویس بہلول قلم برداشت و ازان نوشت

رفت الطین ووضعت الدین ورفعت الجبس ووضعت النفس ان کان من مالک فقد امرت والد لا یحب المسرفین مالکان من مال  
 غنیته فقد ظلمت والد لا یحب الظالمین یعنی بداند که وی گنای را و انداختی دین را و بداند که وی گنج را و انداختی نفس را یعنی  
 اگر هست از مال تو پس تحقیق سرفرازی کردی تو و خدا درست نپسندد و سرفرازی را و اگر هست از مال دیگر پس بدست نگیرد  
 کردی و خدا دوست نمی دارد و ظالمان را و او را گفتند دیوان را بشمار گفت از شمار بیرون اند اگر گویند عاقلان را  
 بشمارم که مددوری چند پیش استند صحیحی او را پس من هر شافعی از غره است نسبت بشافعی بن عبدالمطلب بن عبدالمطلب می پیوندد  
 و صاحب مذہب متقل است و اول کسی است که و اصول فقه تصنیف کرده و ولادت شافعی در روزیکه امام ابوحنیفه در گذشت  
 بهیره اتفاق افتاد و در یکسان و پنجاه هجری و مذہب امام شافعی معروف و مشهور است و او از امام چهارگانه است و سه دیگر ابوحنیفه  
 و مالک و احمد بن حنبل باشند از امام احمد بن حنبل که شاگرد شافعی بوده نقل است که غفل شافعی را اگر وزن کند بغفل یک نمیه جهان  
 راجع آید و قتی مامون عباسی در دو صد و یک هجری شافعی را گفت که خلیف قسطن قایل شو شافعی بر منبر رفت و گشتان  
 بشمار و گفت صحیف و توریت و زبور و انجیل و قرآن این هر پنج مخلوقند یعنی پنج انگشت پس این حیل را می یافت و بهر  
 رفت و قولین گزید و روز جمعه آخر رجب در دو صد و چهار هجری در گذشت و از سخنان او است نه دوست بود آنکه ترابا و  
 بد را باید کرد و گفت هرگز فریب عاقل ندیدم و گفت که در توریت است اگر کوتاهی بینی که خست نباشد بد آنکه صورت او را سخ  
 کرده اند و گفته اگر دراز عاقل بینی او را سجده کن بینی و دراز عاقل نباشد ابو الحنبل بصری را می طایفه است از معتز که  
 ایشان را مذہبیه خوانند از منقول است که قتی بر هر نقل پسیدم مردی آنجا بدیدم گفت تو معتزلی گفتی آنکه گفت پس  
 لایق و تو ابوحنبل بنی شافعی گفتی هاجم گفت خواب را لذتی هست گفتی آنرا که توان یافت اگر کوئی در حالت  
 خواب این درست نبود چه اگر چیزی که نیامده است لذت نتوان یافت و اگر کوئی بعد از آن نیز راست نخواهد بود و چیزی که گذشته  
 لذت نبود من از جواب عاجز آمدم و گفتم تو بگو گفت یکی اینست و چون خواب آمد آن مقصود کرد و دفع الم الذب باشد  
 یعنی کسی که گریه میکند بر بوی و چون خواب آید آن گریه و اندوه و موقوف شد پس رفع الم و اندوه لذت باشد که گریه کند و را  
 ابو سعید معروف بهمصحی شیخ بصری و صاحب اخبار و نواد و ربوده او گوید انعمالی دیدم و صد و بیست سال عمر داشت گفتم  
 چه دراز است عمر تو گفت جن را ترک کردم و لا حرم باقی ماندم و گفت از نشان های آفت آن باشد که پیش از آن گریه بشنود و خواب  
 مشغول شود روزی زیر درخت جوز بول کرد با وی از و صا در شد الفال عرب بازی میکردند و همگی خواست که با ایشان  
 مزاح کند گفت شمر دین درخت چیست یک از اطفال گفت پارسای غربی بود و امسال تخم شد چه جوز معرب کوز است  
 و همگی در عهد مامون خلیفه در گذشت ابو معین شمامه بصری معتزلی فاضل فاسقه بود و ندیم مامون خلیفه بود و هر دو  
 شمامه را گفت مرا با تو حاجت است خواهی که بر آری گفت مرا نیز تو حاجت است سخت حاجت مرا بر آری اما حاجت ترا بر آرم  
 گفت بگویی که چیست گفت حاجت من آنست که از من حاجت نخواهی ابو عبید الله محمد بن کرام سیتیانی فزانه بکر نیان بابو  
 اند محمد بکر متولد شد و علم آموخت و بولن شتافت و مذہبی جدید پیدا آورد و گویند او از هر مذہبی چیزی اختیار کرد و در کتاب  
 خویش نوشت و بعد از او در عهد سلطان محمود غزنوی آن مذہب لغت یافت و ایشان بسیار شدند و از منقول است





از بار چکار گفت باری بگو گفت شش است که بر من خفید خایه می برم شیخ چوب بگرفت همه را شکسته و او را با نیت و نوز و خلیفه بر نیت  
تالیفه بدید و با که بر روز و گوشت چرخش کنش حاجی کردی گفت من محتسب بام گفت ترا که محتسب کرده گفت آنکه ترا خلافت داده  
مستحق نیز در پیش افکند پس گفت ترا چه برین داشت گفت شفاعت بر تو و بر رعیت تو اگر شریک خوری ایشان و این شوم  
و مرا در پنجمه صبی بود جز تو نشود می خدا مستعد بگرفت و گفت یکسا کردی پس ازین پسین کن ابو عبد الله محمد حسن  
سایلی بمیری از بزرگان صوفیه بود و او را گفته اند او را چه پیشتر تو ان شناخت گفت بلایات زبان و حسن اخلاق  
و سخای نفس و قلت اعراض پذیرفتن خدا ابو محمد سبیل بن عبد الله شمری و شمر را شمر نیز گویند از اکابر مشایخ و  
علمای صوفیه بوده ریاضت شکر و کشیده سالها و هر چهل روز یک مغز بادام خور دی سبیل بن عبد الله تاریخ اوفات است  
از سخنان اوست نشان بدیختی آنست که ترا علم دهند و توفیق عمل ندهند و اخلاص ندهند و گفت شیطان از گرسنه بگریزد و محمد  
بن ابو الورود از بزرگان مشایخ عراق بوده و گفته که چون حق تعالی در کس سیریزد او را سیریزد چنانچه باید که او را تو هم  
و سیریزد و تنی میفرزاید و چون در مالش میفرزاید باید که در اجتهاد و عبادت میفرزاید مولانا جمال الدین محمد و والی گورنی  
از اکابر علماست از سخنان اوست که یک معنیست که اگر در اجرای ممتزجه ظاهر شود و عتدال مزاج نامند و اگر در حرکات  
بود شیخ مولال گویند و اگر در اعتدال باشد حسن خوانند و اگر در کلام بود و فصاحت نامت بقول شاعر که یکذات و احد است  
برنگی جدا جدا گفت از دلایل توحید آنست که در کلمه لا اله الا الله چون بلا خطه کنی بحیر از تکرار حروف الی هیچ نظر و نباید  
شاه شبلی ع کرمانی از اکابر مشایخ صوفیه بوده گویند چهل سال نمک در چشم کرد و سخت روزی بخواب رفت خدا را  
بخواب دید گفت آملی ترا به میدار می بچشم یا تم نماز آید که مارا در خواب از ان بیدار یه یا فتنی روزی در محلی نشسته بود  
در ویشی بیاید و دو من نان خواست که نزد او شاه شجاع گفت کیست که بخواج مرغ جز دو دو من نان او را بدیدیم گفت  
ایرانشین با تیرت مستحقان منی گفت هرگز خود را قیمتی نه نهاده ام کردار خود را چه قیمت نهم میدان بن سید علی  
مصری از مشایخ مصر است که از حریه انش خواست که تجربه کج برو شیخ گفت اول دل را از سهو و غفلت  
و نفس را از هوا و زبان را از لغو و کن تا بخیر حاصل آید آنگاه خواهی دینا دار و خواهی مدار ابو سلیمان از اربابی  
و شقی از بزرگان مشایخ صوفیه است از سخنان اوست که چون آدمی سیر شود همه اعتدالیش بشبوت گرسنه گردد و گفت هر وقت  
که در دنیا و دوق نماند در آخرت غمزه بخشد و گفت انفسا ترین اعمال عتدال نفس است و گفت مفتاح الدین الفی و فیلی  
اجمع یعنی کلید دینا سیر است و کلید آخرت است کی است ابو جعفر حرون باین کرسی از اجایه مشایخ بعد اوست چنانچه گویند  
همه وفات معنی بر سرش نشسته بود و چند سر آسمان برداشت ابو جعفر گفت بعد است و دوری و گفته اند نیست و برین  
مستی ان الحق اقر بلب العبد من انشاء الله فی حبش شیخ ابو محمد خفاف از بزرگان مشایخ شیخ از سبب پیشتر کشش و زی که  
لاجرم او با نیت گفته می وقتی با مشایخ شیراز در مجلس نشسته بود در مشایخ به سخن میب گفت حقیقت مشایخ است  
که حجاب منکشف گردد وقتی در بادیه تبوک بودیم ناگاه حجاب منکشف شد خدا را بر آسمان نشسته دیدیم و سجد کردیم  
قوم خاموش ماندند و بیل خاص شیرازی گفت بر خیز تا مشایخ شهر را زیارت کنم پس او را بخانه ابن سعد محدث برو

وگفت خواهم كه حديث ابن الشيطان عرضا الى آخره روايت كن ابن سعد آن گفت حديثي فلان بن فلان ابن ابى طالب عليه السلام قال  
الشیطان عرضا بین السماء والارض اذا اراد بعد قنقه شفت اعنه ابو محمد آن حديث بشيد وگيرست و برخواست و برون فرست  
در روزی چند کسی اورا ندید پس ظاهر شد وگفت درین ایام نمازهای که در آنوقت گذارده بودم قضا میگردم زیرا که شیطان را  
پرستنده بودم پس گفت چاره نیست آن را بجهان مخرج که او را بسجد و کردم باز کردم و بر وضعت کفتم پس برون رفت کسی اذو  
چیزی نیافت سمیع بن هارون فارسی حکیم شاعر و فاضل فصیح بود و در خدمت مامون عباسی بسر برده در بخل با و مثل زنهار  
و عیال خراعی گوید روزی نزد او شدم و نشیمن و از گرسنگی عاجز گشتم غلامش بیاید و کاسه بیاورد و خروسی بچند در آن بود سعد در آن  
گمر بست من خروس را ندید گفتم سران مجاست غلام گفت آنرا بدور انداختم گفتم من بے خواهم که پاشی او را بدور افکند چه  
جای مگر که آن رئیس اعفاست و خروس آن آواز میکند تا خلق بیدار شوند و نماز گذارند و تلج او نمودار با دشنامان است  
و مراد وای ورم دل و گردن و چشم او شعر امثال زنند و گویند که کین الدیک سیئه شراب مانع چشم خروس ای سرخ  
چشم خروس آن بهترین شربست و هیچ استخوانی در زیر دندان ازان خوش تر نیست آید اگر تو مینداشتی که من آنرا بخورم خوشایند  
عیال و اطفال و مهمایان میخوردند اکنون راست گوی که آنرا چه کردی غلام گفت دانست که بد و راندانتم سمیع برنجید وگفت دست  
فی طلبک فالک اند یعنی منم در شکم تو قتل کند ترا خدا پس برخاست و بر غلام آویخت پایش را کاسه خور و دشور با بر سر  
رخت و خروس بر زمین افتاد و گریه و کجین بود آن را در ربه و دشاسباین مقام است پس خواجه بخیلی و انجی بد روش داد  
بد بشید با سر عتاب که او بگفت من و فلان کتاب خوانده ام که هر که مرگی خواهد باید که هر چه باید انیمار کند ازان این کار کرده  
خواجه گفت غلط کردند و تحقیق خوانده گفته اند هر چه یابی باید که انیمار کنی نه انیمار گویند که در بر سر بخیلی معروف بود بخیلی از  
کوفه زیارتش رفت و چون او را بدید گفت بهر دیدن تو آمده ام گفت از راه دور آمده ناچار ترا ضیافت باید کرد و باز  
چه خواهی گفت نیز بریان برخاست و بدو کان پنجه فروش رفت و پنجه تازه خواست پس نیز فروش گفت ترا پنجه بدهم چون  
زید و بخیل گفت از پنجه زده بهتر است همان بهتر که آن را بر همان برم انگاه بدو کان مسکه فروش رفت مسکه فروش گفت  
ترا زده هفت دهم چون روغن زیت بخیل گفت چون روغن از زده بهتر است همان را بر همان باید برد انگاه بدو کان  
روغن گرفتافت و روغن خواست روغن گر گفت ترا روغن صاف دهم چون آب زلال بخیل گفت پس آب به از روغن است  
و آنرا در خانه دارم انگاه باز گشت و کاسه پر آب پیش مهمان نهاد و گشت تمام بازار بر سر پنجه بهتر از آب نیافتم و قنقه  
باز نمود مهمان بخندید و او را برتری قبول کرد و بکوفه باز گشت خطیل بن احمد واضح عروضت شیخ ابو الحسن کرد و دید صاحب علم و  
تقوی بود از سخنان او است که نه از انجا داشت که از بار خود فراموش کنی و از بار خود پرسی که از کجای آئی و کجا میری و وجه کاری گفتند  
تصویر چیست گفت و فابعد ابو بکر طستانی صاحب کرامات بوده او گفته که وصل مفصل است و چون فصل آمد وصل نما کرد  
که عاقل است که سخن بر قدر حاجت گوید و زیاده نگوید و گفت هر که را خاموشی و ملن هست او در فضولیت و گفت زنگانی در  
است یعنی حیات راول در مرک نصیت ابن مقله بنایت زیرک بوده تا هر خلیفه عباسی و دیگر خاندان وزارت کرده و راضی خلیفه  
حکم بقطع بد او کرده پس ازان این مقله قلم را بر ساعد بسته کنات میکرد و او گفته که جمیع کنایات احم زبج مسکون از شرق تا غرب

روایت اول

دوازده نوع است - عربی - حبشی - یونانی - فارسی - سریانی - عبرانی - رومی - قبطی - بربری - اندلسی - هندی -  
چینی - راقم گویند خط انجوری را که ادم اینها شامل دهمته و اول که است که خط ثلث را از خط کوفی استنباط نمود و خط حبشی  
در سلاست نظم و نشر بعد نیست و در مکتوبات خودی آورد که شور در جهان افتاده عالم پر بخونماست مردمان چنانست میشوند  
مکرر اند و با کرمی کوراند و با کرمی و کورمی و گمانند و با کرمی و کورمی و گمانند و با کرمی و کورمی و گمانند و با کرمی و کورمی و گمانند  
سبحان الله زمین چنین ساکن و فلک چنان در حرکت و آسمان چنان در کار و آدمی چنین بکار شیخ فیض الدین غلبه  
دوم شیخ نظام الدین است از سخنان اوست که نفس آدمی بمنزله درختیست که بعد و هوا و ذرات آفتاب و قمر و سیاره و حکم  
میشود و اگر آدمی بزور عبادت هر روز از اخلاص را بچندین بخش اوست که میشود و قابل قلم میگردد و در النون (ع) فرمود  
از اکابر صابجا و اولیا و صاحب خوارق کرامات و عادات بوده اکثر اهل مصر او را از بدو می دانستند و بعضی در کار او متحیر  
بودند تا وفات نکرد و گفت مال او نشد از سخنان اوست دوستی با کسی نکرده که بتغییر تو متغیر نگردد و او را پس سپید نمود  
چند گفت تو به عوام از گناه هست و تو به خواص از غلبت و عبودیت آنست که بنده او باشتی بهمه حال چنانچه او خدا  
گشت در همه حال شش از وی و معنی خواسته گفت بهت خود را بش و بس مشهر است گفتند این را شرح باید کرد و گفت تا  
هر چه گذشته و از هر چه باید اندیشه کن و نقد وقت را باش و نیز از گفته که در بابیه ابلیس دیدم که چهل روز سیر بخود  
که بر داشت گفت بعد از سیر از بیزار می و محنت این بر همه عباد است چسبست گفت از النون اگر من از بندگی معزول بودم او از بندگی  
معزول نیست از سخنان زود النون است تو کل تبرک تدبیر باشد از و پسیدند اندوه که را بیشتر گفت بدخترین مردمان را  
گفتند و دنیا چیست گفت هر چه ترا از خدا غافل سازد و گفت در سفری زنی را دیدم غایت محبت چیست آن را نهایت نبود  
از آنکه جمال محبوب را غایت نبود و او شعب الیقین بهتاج پیاده که زاده گویند درج آخرین سگ را از تشنگی زبان از  
و بن سیردن افتاده بود و بدید فریاد بر آورد و گفت که کیست افتاد و ج یک شربت آب بجز و خشمی یک شربت آب بود و او  
داد آن را یک داد و او بیکر و لطف شیخ مصری از اکابر مشایخ صوفیه است و در سنه سده صد و سی و چهار هجری در گذشته و تفت  
مبصری رفت تا نماز گذارد و کودکان و پیرستان اینجا بودند و نان میخوردند و کودک نزدیک او نشسته بود و دیگری تو گمرازه بود  
و قدری حلوا در زینبیل داشت و دیگری در ویش زاده و او بخران خشک داشت از تو گمرازه حلوا خواست تو گمرازه گفت  
سگ من باش تا ترا حلوا دهم گفت من سگ توام گفت بانگ سگ کن بچاره و تا شد و بانگ کرد و حلوا یافت بشام را ایشان  
نظاره میکرد و میگفت گفت از شیخ ترا چه افتاد گفت در گمرازه کس طمع خلق را چه میرساند اگر کودک در ویش بنان خشک داشت  
کردی و در حلوا طمع نکردی و او را سگ همچو خودی بنایستی شد او را گفتند فرق در اولیا و انبیا چیست گفت انبیا را بر احوال  
مسلط کردند احوال را بر اولیا یعنی انبیا بر احوال غالب اند تا تبلیغ رسالت میکنند که بند و ست عالم بان مربوط است و اولیا  
مخلوب احوال خویش اند که ایشان را بجز حق پرستی کاری نیست ازین کلام معلوم میشود که انبیا ابو النوف و اولیا ابن ائمت  
باشند لهذا گفته اند رباعی گویند نمی و جتین از نیست بار و بی بخشی دارد و روی بجلست بار و بی که خلق داشت آنست بی  
روی که بخلق داشت همان روی علیست یا ابی روی بخلق و الولی روی بحق از فتوحات یک شخصی میگفت که غنی الدین غفر

گوید من وقتی بمقام خضر علیه السلام رسیدم مارادان مقام وحشت خواست چه دیدم که کارخانه نبوت بسیار بزرگ است و نیز کایم بزرگ است  
که گفت جوان عقل کمال رسد ابتدای ولایت یعنی امتدای عقل ابتدای ولایت است و ابتدای ولایت است و ابتدای نبوت است شلی را برین  
اکرم الاکرمین که بود وقتی گناه کسی را آفریده باشد دیگری را بان گناه جذاب کند چه گوید که این آن گناه است که من فلان  
بنام خود را بخیرید ام و من کلام من عبد الله خوقاسم النار فانه عبد النار و من عبد الله بشوقه الی الجنة فانه عبد الجنة لان من فان شینا  
اورجا و نبوی و نبی کسی که عبادت کرد حق تعالی او را بخود آتش پس شتیق او پر عیند آتش را کسی که پرستش کرد و خدا را محبت بهشت  
پس تحقیق و نبی بهشت است پس آن کس که سرش جنبری و با امید چیزی پرستش نمود پس چون پرستش و با امید معبود دوست که  
حسب حال قبول بزرگی بیاوم آمد که گفته اگر مارا قدرت باشد و درخ و بهشت یکسان کرده و فرود بریم تا مردم خدا را بی عرض پرستش کنند  
شبه است که عبارت زبان علم است و اشارت زبان معرفت و گفت علم یقین است که یاسیده از زبان رسل و عین یقین آنکه  
خدا را عز و جل عاقلانند از نور هدایت با مرار قلوب و حق یقین است که در آن پنجکس را راه نیست از شلی پسید که انش میست گفت  
آنکه ترا از تو وحشت بود و شلی هنوز زنده بود که مردم برای نماز خازنه او آمدند شبی معلوم کرد و گفت عجب کرم در آن آمده اند تا بر زنده  
نماز گذارند او را گفتند بگو لا اله الا الله گفت چون او غیر نیست نفی که انکم گویند شبی عزیز می شبی را پس از هر یک خواب دید پرسید که لا  
آخرت را چگونه دیدی گفت دل خسوح و بگر سوخته را هر چه می نمود و هیچ چیز دیگر التفات نمیکند محبوسی هد و دینار صدقه کرد و شلی گفت ترا  
ایمان نیست صدقه را سودی نمود و محبوس بگر نیست و با آسمان نگر نیست رفقه از آسمان افتاد و این دو بیت بران نوشته بود شعر  
مکافات السماحت دار خلد یعنی عوض جو انگریز بخشش بهشت است با و امن من مخالفت بوم بوسن ابناء است آن بخشش از زور  
سختی با و ما نار مجر قه جو او با و نیست آتش آنکه سبوز انداختی را با و انکان الجواد من المحوس با اگر چه باشد حتی از محوس با محبوس آن  
با و ایمان آورد و شلی را گفتند از دوست درم چند درم نکات باید داد گفت ترا از دوست درم پنج درم و مرا از دوست پنج  
گفتند این دوست و اینم و آن پنج چیست گفت دوست به هم و پنج دیگر دام کنم و به هم از شلی منتقل است که گفت وقتی از بغداد آمدی  
حاج روان منم جوانی دیدم بغلین مع در پا و دستار مصری بر سر گلاب برنج و پیاشند و خوش خوش میخامند گفته ای بر تاجی بود  
گفت بخانه گفتم که ام خانه گفت بخانه بر بهانه که حلقه را آواره کرده میرودم تا در گرم که اینجا گرامی بنید گفتم کار با این تنم کسیر نشو و نم  
خوانده اند خواستم که با و موافقت کنم گفت تو صریع پوش و من جبره نون همراهی راست نه آید او را بگذشتم چون بگر رسیدم دور  
او را زیر میز بخته دیدم ترا روزی بخور و امنم بگفت و گفت همراهی گفتم آرمی این حال چیست گفت بمبشوقی آرند و  
عاشق گفتند اول گفتند معشوقی و چون بباده رسیدم عاشقم خواندند و بعرفات ندا دادند که تنگه و چون بخانه رسیدم گفتند تا  
محر می حلقه بر در زدم گفتم انما اطالب بک گفت ارجع محبوب ازین تفکیر بیا رخسارم دلم بر زاری او لبوخت گفتم با من بیا گفت بگذر  
که درین حسرت مسری دارم از دگر بگشتم و شب و جوانی مسجد عبادت که رایندم صبح دیدم که از کنایه حطیم جوان را مرده برگرفتند  
و بدن بر و بد حال او را از محران راز سوال کردم و گفتند بیت عاشقان کشتگان معشوقند با بر نیاید ز کشتگان آواز  
و وقتی شلی از میان مردم چند روز پنهان و غائب شد اصحابش بطلب او افتادند بالاخر در محنت خانه یافتند این را بجای است  
و این کلامی که لایق نوشته اند گفت جای من همین است محبت آنکه هر دانه و نه زمان من نیز در کار خود نه مردم نه زن نه شقیقت

حال سنی نیست ابو بکر محمد بن داود و شرفی رقی ذبیحی الاصل است از اکابر شیخ صفویه بوده و در سده دهم و پنجاه و نه درگذشت از شیخ  
 اوست معده محل طعام است اگر طلال در دماغی قوت طاعت یابی و اگر شیب بود راه حق را بپوشد و اگر حرام باشد از آن محبت یابد  
 ابو الحسن محمد بن احمد بغدادی معروف به ابن مسعود و درو غلط و حسن عبارت و حمید عصر بوده روزی در مجلس عظیم زبان آورد  
 سبحان من التلق باللحم و البصره باسحم و اسمع باعظم یعنی پاکست آنکه گویمای نهاده است در گوشت یعنی زبان و مینائی نهاده است در  
 چنانی یعنی چشم چه گون چشم از چربی است که طبعه شحمیه و غیره باشد شنوای نهاده است در استخوان چه سوراخ گوش را استخوان است و این  
 از این گفت اشارت است و از استخوان اوست که هر سخن از ذکر خالی است لغواست و هر نظر که از غیرت خالی است لغو و هر خاموشی که از  
 نجات خالی است لغو قاضی ابو بکر محمد بن محمد الرحمن بغدادی معروف باین فرقیه از افاضل زبان بوده بحدث فقه و معرفت بدیهیه و  
 مثل زودندی و زیر این مصلحتی و او را احترام کردی و میکان بر اشاره وزیر از و مسائل منجمله و سوال کردندی و قاضی بدیهیه جوابان  
 گفتی که او را گفت مردی گو سفند چرخ برید گو سفند بنگه بنیاد است بر چشم یک آه و کور شد و ناب بر بالیخ شد ما بر شمری قاضی گفت بر  
 این از آنکه هنگام فرو رفتن گو سفند بگفت که در مقعد این تخمینی که مردم را کور میکند بشیر نام مردی از نظر فای کوفه بود و وقتی بگفت  
 شد اجالی را در بازار دید که شمری را فروخته بای آن و دوست داشت پس پیش رفت و گفت چه نام داری لواحه گفت نوزده  
 و نیا نرود تو دام دارم مراد به اغرابی گفت من ترا نمیشناسم بشیر در و او بخت نزد قاضی این فرقیه رفت و دعوی کرد قاضی گواه  
 خواست بشیر گفت گواه من ایزد و تعالی است مال بکشته نواخته البر علیه ان شفعه عشر قاضی بخندید و نوزده و نیا را از و بنمود پس او داد  
 و در همان مجلس بی خمیه نزد او آمد و از شوهر شکایت کرد که حق مرا ضایع میکند و بمن بخره و از شوهرش گفت بر آنچه من قدرت  
 دارم او را بمریت زن گفت کمتر از پنج نوبت راضی نشوم هر وقت مرا قدرت زیاده از سه نوبت نیست قاضی بخندید و گفت عجب است  
 است هیچ دعوی واقع نشود که از خود چیزی بناید و او پس زن را گفت باز کرد که از بهر قطع خصومت شما یان و و نوبت دیگر را بر  
 خود گرفت ابو عمر عبد الرحیم عظمی از کبار و دیابوده بصحبت و بهم و سیل بن عبد الله لبری و غیره از مشایخ رسیده گویند احوال خود بگوید  
 داشتی و بهمان عبادت پرداختی پدرش مردی مالدار بود چون درگذشت بابت هزار درهم از و بر ذمه مردم قرض ماند عبد الرحیم  
 ایشان را گفت ده هزار نقد بمن میداد و ده هزار دیگر بشما بمل کنم بآن نقد برگرفت و بچانه برو و شب و روز هوسه افتاد و گاه گفتی آن بخت  
 کنم و گاه گفتی بر فقر اوقت غایتیم پس بر خاست و زیر بام برو و شست و شست بهر جا انداخت چون هیچ شد مسایگان گفتند که شب  
 درم باریده است عبد الرحیم کیسته پیشانده و نیم درم بنیقا و با همجا بگفت بشارت با و که نان و با قولا بخورم مردم گفتند این دیوانه را  
 به بنید که ده هزار درم تلف کرده و به نیم درم شاد و گفته ابو جعفر این تا بوبه از ملوک سیستان و حکمای زمان بوده سخنان از یونانیان  
 بیار بر او داشته بشی گفتگو کند که سخن راست است که چون گفته شود و کسل عطسه آید حکما گفتند که عطسه از آثار ترطبعیت است پس آن  
 مبالغه اخلاط بود و انواع خیر می داخل و راستی و که بنایت گفت نه چنین است چه نفس را بر سخن راست اطلاع است چون گفته شود  
 و طبعیت با اشاره او خواهد که آن را ظاهر کند لا جرم عطسه پیش شیخ ابو اسحاق ابراهیم بن شهریار گارز ولی شیخ عهد بود و در چهارم  
 و بیست و هجری درگذشت و گفته که رسول را بخواب دیدم گفت یا رسول الله تصوم چیست فرمود ترک مال و عا و کتمان المعانی  
 گفتم توحید چیست فرمود ان تنزه عن الشک و ان ترک التعلیل یعنی اینکه منزه شود از شک و ترک تعلیل گفتم عقل چیست فرمود

او ماه ترک دنیا و اعلا ترک تفکر فی ذات الله تعالی یعنی کمتر او کند آشتن دنیا و بزرگ ترین او ترک کردن فکرست در ذات باری  
یکی را با او عقیده می مشیلم بود و خواست که چیزی از وی بپندیرد و قبول نکرد و بالاخر شیخ نوشت که چون از من چیزی بپذیری وقتی بعد  
بنده از او کردم و مواب آن ترا بخشیدم شیخ گفت مذرب با از او کردن بنده گان نیست بلکه بنده ساختن آزادانست بر وفق حق  
روزی در نشنمندی در خدمت ابو اسحق بود بخاطرش گذشت که علم من شیخ افزون است چون است که اوقات من بجهت میگذرد و اوقات  
شیخ بفرغت این را سبب چه باشد در حال شیخ را نظر بر قنیل افتاد و گفت آب در روغن بهم منظره کردند آب گفت بارو غن که  
من از تو مشغول و عزیزترم و حمایت همه چیز من است چه کل شیخی من اما و واقع است چون تقوی تو بر من چو است که پیوسته بر من  
من تقوی روغن گفت از برای آنکه من بر شما و پیره ام و محنت بکشیدم در روز و دیدن و کوفتن و از اینها را بخور و در می افکند و اینها را  
سیاهیم و بالین هم آتش در من میزنند و میوزند و من همه را در دشمنی می رسام چون سخن آن دانشمند شنیدم در بافت که تلبه بود  
پس تو بگو و اگر اسیم من و او دشمنی بزرگ عهد بود از دشمنان او است که آنچه کفایت است تو میسر و هیچ تو در زیا و ده طلبیدن  
است و گفت راضی آن که سوال کن شیخ ابو سعید ابو الحیر می سلطان وقت بزرگ عمر خویش بوده و وقتی شیخ ابو سعید ابو الحیر را  
با شیخ ابو علی صحبت اتفاق افتاد چون جدا شد از هر یک یایه و گری پر سیدند ابو سعید گفت آنچه من می بینم او سید اند ابو علی گفت آنچه  
من می بینم او می بیند و فاش شیخ در چهار صد و چهل هجری اتفاق افتاد و عمرش هزار ماه بود و در مجلس او گفت لا خیر فی الاشراف  
شیخ فرمود الاشراف فی الخیر و وقتی اصحاب برای می رفت بجای رسید که چاه مزبله پاک میکردند باران بگریختن شیخ بالساد و گفت میداد  
که این بنیاست چه میگوید گفتند ایم گفت میگوید که ویروز در بازار بودم همه کیسه های خویش بر من می افشاندند تا مرا بدست آرند  
یک شب با شما صحبت داشتم بدین صورت کثتم از شما باید که خجسته یا شمار از من اورا گفتند این و تعالی خالین را از بهر چه آفرید فرمود  
که بهر چه چیز قدرتش بسیار بود و نظار کی میخواست و غمیش بسیار بود و خورد و صحبت و در خجسته بسیار بود و گشگاری بسیار از دشمنان شیخ ابو سعید  
ابو الحیر است که الله بس و ما سواد هوس و انقطاع النفس و زنی زیر و خجسته بر کش از روده بود و خجسته و این بیت بر خواند  
فرو تو از هر زرد و من از هر زرد و تو از هر ماه و من از هر ماه پا و گفت موفی است که آنچه در سر دارد و بنده و آنچه در کف دارد  
بد و در آنچه بد و آنچه بد و او را گفتند که خالین بر سر آب میرو و گفت سهل است زان و قاز بر روی آست از و گفتند که بر بوی بد گفت خالین  
در خطه از شهر می بشهر می رود و گفت شیطان در یک نفس از مشرق بمنزله رود و این بار با قیمتی نیست مردان بود که میان شهر شنید  
و داد و ستد با خلق کند وزن خواهد و با خلق در آمیزد و از خدای خود غافل نباشد آورده اند که وقتی در خوالی خانقا شیخ جمعی نفرین  
و بانگ میزد و میگردند اصحاب شکایت بنظر خالین شیخ عرض کردند گفت ایشان بر باطل اند و چنان ستمگر میخواندند که بر دایه  
ندارند و شما که حق آید چنان مشغول حال و کار خود نمیشاشد که بروای طبل ایشان بکشد و میخواست و میخواست و میخواست و میخواست و میخواست  
و یکانه غصه بود و در علم ظاهر می و باطنی و کرامات یگان آفاق از حکم مریدان شیخ جفید بغدادی است از دشمنان او است که  
اجسام مختلفانند و از حد بیرون بعضی کسان النفس انسان تبست و بعضی رازن و بعضی را فرزند بعضی را کسب حرف و بعضی را ناز و  
و بعضی بیان بسیار اند و هر کس تبست است راقم حروف بجا و ترجمه اسم و دود و دیده که همه کس مودت حق دارند بعضی در دنیا و  
شوند بر حقیقت حال بعضی بعد از موت و ریابند که معرون و دوستی مال و وزن و فرزند و غیره همه مودت حق تعالی بود اما اسم خلق



بر آن حجاب بود و آنرا استم از در و در و اینها چنانچه بعد از موت بر من ظاهر شد که نه پرستیم مگر حق تعالی را که سنی بود و بلات و غیره و بنا  
و غیره این باشد معنی آنکه آخره فهم من فهم از اینجا است که شیخ صاحب الهدیه آیه آبادی در تفسیر میگوید که الحمد لمن جدد الجبال ما وجد وجد  
صلی الله علیه و آله یعنی بیای نشانی و محنت و اخلاص حیاتی و محاربت و طاعت ارکانی مردانی راست که موجود باشد و موجود و بر موجود و طاعت و طاعت  
عیند راست لایقته فی الصفات و حدیثی الکدریه نبیت عزیر غیب در جهان گذشت + لاجرم جمله عین آید باشد با و گفت طریقی  
حق بعید است و هنر بر آن شده از وزیر بهمان مصری معروض بر وزیر بهمان کبیر از اکابر علمای مشایخ زمان بوده از شیخ نجم الدین  
کبری منتقل است که گفت سمعت روز بهمان بمصر بقول قیل لی هزارا ازک الصلوات فانک لا تحتاج علیها فقلت یا ربانی لا ادری  
و انک کلفنی شیئا آخری یثیند من روز بهمان را که میگفت گفته شد برای من که ترک کن نماز را پس بدو چنانکه نوشی محتاج است  
نماز بکنشستم من از خدای من بدو چنانکه من مخد دارم طاعت این را که تکلیف می مرا بشی آخرای بترک نماز یعنی من میخواهم  
که ترک نماز را تکلیف دینی پس اگر بترک امر چیزی دیگر کنی قبول دارم و نماز را ترک کنی منم شیخ صدقه از اکابر مشایخ  
زمان بوده و منی برایش عبد القادر گیلانی شیخ بر منبر رفت و منو چنانی نگفته بود که مریدان او در وجه شدند صدقه گفت  
این حدیث شیخ عبد القادر فرمود که یک از مریدان من از بیت المقدس یک گام اینجا آمده و بر دست من توبه کرده مریدان در دهان  
او شیخ صدقه گفت اینک یک گام قدم از بیت المقدس اینجا آمده او را از چه چیز توبه باید کرد و تخش چه حاجت شیخ عبد القادر گفت  
او توبه میکند آنکه در نماز و غیره و حاجت او بمن آنست که او را بحجت حق رسام شیخ سعدی شیرازی از بزرگان صوفیه و اکابر شوافی  
عجم بوده معروف و مشهور و بسیار از توصیف است و کتاب گستان و بوستان اکثر احوال سیاست خویش نوشته و از شیخ  
اوست و کس مرود و دست بر دوش می آید و دیگر آنکه آموخت و عمل نکرد و گفت سخنان در میان دو دشمن خان  
گویی اگر دوست کرد و دشمن ساری بشری و گفت هر چه زد و بر آید و بر نیاید و گفت هر که نصیحت نشود و ماست شنود و بی از صلاحت  
یا شیخ عداوت می در زید شیخ جواب دید که در باری آسمان کاشاده و جمعی از روحانیان بلقیهای نورانی بر زمین آینه گفت کجا  
میرند گفتند سعدی می گفته او این است عابد بیدار شد در روی الصومعه شیخ نهاد بدو صومعه شیخ رسید و از درون زمزم شیخ  
شنید که رخ از خون و جگر بر میخورد و باخود این بیت کرد نمود و در بزرگ و رختان سبز و نظر هوشیار به هر دورنی و در لیت رفت  
کرد و کارها را از پای شیخ افتاد و معتقد گشت را هم خرد و میگویی که حکایتی بیادم آمد و قبضی براد شیخ ابو الفضل در شعر گوئی مهاد  
حوصله کرد و من چندی بهیتر از بهیتر شیخ سعدی بگویم و از جناب کبیر با امید و ارصدام روزی بصحرائی رفت و حالتی برخود پیدا  
کرد و وجد نمود و بتی گفت فرو هر گیاهی که از زمین روید و ماده لا شربک له گوید با جشوع و خضوع ساعتی مراقبه نمود و سر بر  
داشت و با بیدار روی بسوی آسمان کرد و در پیش باز گشت زخنی از بالا پینال نمود بدین اوقات فیضی گفت شعر فلی علیا معلوم  
شد و این مذهب المثل است الفقه کلام شیخ عز دبت بسیار و او گویند وقتی خضر علیه السلام در مجلس شیخ نظام الدین اولیا حاضر آمد  
امیر خسرو دهلوی استغفار کرد که دعا فرماید تا کلام من موزون شیرین شود و خضر علیه السلام فرمود این سعادت نصیب سعدی  
بدرگیری مکان نیست شیخ نظام الدین محمد الشیرازی شیخ نظام الدین اولیا از اکابر اولیا و بزرگان مشایخ هند است صاحب حال  
و مقامات و تزارقی عادات بوده و هر یک شیخ فرید شکر گشت هر شیخ فرید مرید شیخ قطب الدین ختیار کاکیست و او مسنون

خواجہ معین الدین چشتی سنت و چشتی قمر مد خواجہ عثمان ہارونست و شیخ نظام الدین را از انچه از قنوج حاصل آمدی بر عمریان مسکت کردی  
و ہر روزہ چندین ہزار کس بر خوان احسانش طعام خوردندی و گفتہ اند کہ ہر روز ہفتاد و من نمک و بر شیخ اوصاف شدی امیر خسرو دہلوی  
از مریدان ابوہریرہ و سلطان علاؤ الدین خلجی باو عقیدتی تمام داشت لیکن ہرگز بزارتش نمی رفت و چون قطب الدین مبارک شاہ  
سلطنت رسید با شیخ دشمنی پیش گرفت و منہ کرد کہ ہچکس بدیدنش نمی رفت و در او آخر عمر گفت باید کہ ماہی کیبا شیخ مبارک گاہ ماسا آید  
شیخ قبول فرمود مریدان بران انکار کردند گفت چون یک ماہ بگذرد و او زندہ باشد بدرگاہش روم پس چون روز سوم رسید شیخ  
سلطان بدست خسرو خان کشتہ شد و خسرو خان در دہلی دعوی سلطنت کرد و پنج ماہ بگیہ بہر شیخ و مالی وافر بہر دیگر شیخ فرستاد و  
دیگران آتو بہ نگاہ داشتند شیخ ہمہ را صرف نمود و چون تغلق شاہ بادشاہ شد باز خواست آنمال کرد و از دیگران سبدر و چون شیخ خیرای  
داشت از و برنجید ساغیان فرصت یافتہ عرض کرد کہ و متبوع و کافرست و مرکب سماع میشود و سماع در مذہب ابوحنیفہ کہنی بجایز  
میست سلطان شیخ را متعلق آبا و خواد و علمایار بمناظرہ او امر فرمود ناگاہ مولانا علم الدین از احتیاج شیخ بہا و الدین ذکر بای  
ملتائے کہ سلطان مستحق او بود و آید سلطان او را استقبال کرد و علم الدین آن حال بدید گفت قال رسول اللہ السماع لا یملکہ  
حلال تلقین شاہ چارہ نہ داشت شیخ را بجانقاہ باز گردانید پس بن سبغہ بگاہ باز رفت و عزم مراجعت نمود و گفت چون سم شیخ  
را خارج کنم این سخن بشنید گفت منور دہلی دورست و ہر کس کہ آید سلطان منے گفت چہچنین ہے فرمود تا آگاہ بقیشت  
بسکہ کروہی دہلی رسید و ہلاک شد این مثل مشہور گشت مولانا قطب الدین محمد علامہ شہید از می از اکابر علمای جوان بود  
و علم از خواجہ نصیر الدین ہوسای آمونخت و در ففون علم کامل گشت و در خدمت سلطانین عہد اعتبار یافت گویند مزاج ہر و غالب  
بود و بوقتہ با شیخ سعدی شیرازی مطابکہ کردی روزی با ہم مسجد فرستند کہی از شاہزادگان کہ حسن معروف بودہ آن را  
عمارت سیکردہ اند کہ گلی بر خسارہ شاہزادہ رسیدہ بود مولانا گفت یا بتنی کنت ترا یا بتنی ای کاشکے منے بودم خاک شاہزادہ  
گفت چہ گفتی گفت بقول الکافرا بتنی کنت ترا یا مولانا سعد الدین از تلامذہ بیاباہ جردہ بود شیخ شیشہ سیاہی بر جاہرہ اش ریخت  
سعد الدین دیگر بار باہان جامہ بدرگاہ رفت حاضران بخندیدند و گفتند انچہ رسوالی ست مولانا گفت رسوالی نیست عرق مولانا  
ست و قتی بیعات بزرگی رفت و گفت چہ حال داری گفت تپ میکنم و گردنم درو میکنند لیکن مرز تپ شکست و درو گردن  
باقیت مولانا گفت دل جمع دار کہ آن نیز بشکند روزی پیش ہیودان رفت و گفت داند کہ عالم مسلمانم اکنون دلم از مسلمانانی  
گرفتہ مرا چہل روز خدمت کنید کہ بدین شمار آیم ایشان شاد شدند و خدمت چہل روز قبول کردند مولانا دران ایام دوستان  
جمع آوردی ہیودان الوان اطعمہ و اشربہ حاضر آوردندی و گمان بردندی کہ انطالیفہ نیز بموافقت او ہودی خواہند شد چون  
چہل روز بگذشت مولانا گفت خاتمنما ما بعشر یعنی تمام کنید بدہ روز دیگر دہ روز بران بیفزودہ ندیس علمای ہیود جمع آمدند  
کہ مولانا ہودی شود گفت شمارندہ مردمان پنجادہ ساست کہ طعام و شراب مسلمان مخورم ہنوز مسلمان نشدم چگونہ پنجادہ روز کہ طعام  
شمارودہ ام ہودی شوم و قتی تمیل میری شستہ بود امیر کعبہ در دست داشت کعبہ گفت برا اندازیم ہر کہ شک کند دیو باشد امیر  
بر انداخت شک نکرد مولانا بنیداخت شک کرد امیر گفت تو دیوئی مولانا گفت آری من دیو شام باشم تو دیوئی بیشک غارخان  
ز انوی مولانا تکبیر کردہ بود و باوی میکرد گفت تو دیوئان را چہ باشی گفت مشکا خواجہ شمس الدین محمد حافظ شیرازی ناظر

و همچو جهان بوده و در قرات نظیرند آشتی چون امیر تیمور صاحب قران گورکان فارس گرفت خواجه را بخواند و گفت بر من مسکون را  
 ویران کرده ام تا سمرقند و بخارا را آباد کند و توان را بخانی می بخشی و میگوئی بیست اگر آن ترک شیرازی بدست آمد و دل مارا  
 به خال میندوش کشیم سمرقند و بخارا را بدخواج گشت که ازین بخشید گیهاست که باین روز افتاده ام صاحب قران بخندید و او را  
 بنواخت اینک چون شاه اسماعیل با منی به شیراز رسید خواست که بدستور دیگر اکابر ببال سنت جماعت قراورالسوز در یواش بران  
 نهاد و بدو گفت آنرا بخشایند هر آنچه بر آید از آن بعتیده اش بپوشم چون باز کرد و قصیده و بیرون آورد و میانی جو زاس نهاد  
 مایل بر ابرم بدین غلام شام سوگندست خورم بدنام محمد دست و علی خیز جان من بد در این دو نام نیک بر ابرم مطلقه بد شاه  
 او محب باین بیت بوده پس مرغی بر مرارش وقت کرد و دیوان حافظه احوال است و اکثر مردم با وفای گیرند و بسیار درست خورده اند  
 شیخ جمال الدین حسین بن یوسف بن علی مظهر حلبی از اکابر مستعدان فیه است در علم و فضل مکرر مدح نموده گویند چنان احکام و سلطان  
 سامان شد خواست که مذهبی اختیار کند علمای هر طائفه را بخواند تا با یکدیگر مناظرات کنند این شیخ جمال الدین حسین را اختیار کردند  
 و اهل سنت جماعت سید رکن الدین را که دایم در شرح کافیه از مضامین اوست و مولانا قطب الدین محمد شیرازی را حاکم ساختند شیخ  
 جمال الدین سید رکن الدین را غالب آمد چون امامت علی بن ابی طالب را بدست رسانید بعد اوقات و سلام بران جناب شغول شد  
 رکن الدین گفت سخت طاقت جزئی نتواند بود شیخ جمال الدین گفت خضر از کجانات شده و این آیت بر خواند الدین اذ اصابتهم  
 سیه بیه تاملوا ناسد و انما یدر را چون او ایستاد علیهم السلامات من ربحم سید رکن الدین گفت چه نصیبت بعد از اولاد او رسید  
 که بر ایشان سلامت میفرستی شیخ جمال الدین گفت کدام نصیبت ازین زیاده بود که فرزندی چون تو ایشان را بدید آید جان من  
 بخندیدند و رکن الدین خطیب منفعیل شد احکامات سلطان از مولانا قطب الدین که محاکم بود کیفیت بحث سوال نمود قطب الدین  
 شیخ جمال الدین از سید رکن الدین میگوید که پدر تو علی از جمله منفعیل است و سید میگوید که همه از پدر من افضل است چون سلطان  
 از اهل بحث نبود و از علم بهره داشت شیعی شد و ندید با میوه را و اوج و اشیخ شریعت الدین ابو علی قلندر که از اکابر مشایخ است  
 پیوسته متفرق بودی و سخن گفتی و از منقول است که رسول علیه السلام و سنت خود را بر بخشید چهل سال فریضه بی سنت ادا کردیم  
 پس فرمان در سید که حبیب من سنت خود را بر بخشیده و منیر قرض خود را بخشیم یعنی از خواجه سرایان سلطان علاء الدین خلج  
 صاحب دلی درویشی را بر بخانید شیخ نشیند نامه بعلاوا الدین نوشت برین موجب علاء الدین خلج خطبه دلی را اعلام آنکه خواجه سرالی  
 پیش بریده و پس در دیده فقیر خود را بطایفه زده که عرش زان لرزیده اگر او را منزه بدست و اولاد دلی را خطبه دیگر خواسته شود  
 خطبه بزبان دلی ریش ده باشد و هم از رقعات اوست که سلطان علاء الدین نوشته علاء الدین خلج خطبه دلی چندین مال بفلان  
 رساند که روز قیامت زیر عرش مجرا خواهد یافت سلطان محمد تغلق شاه وقتی این رباعی را به شیخ فرستاد رباعی که راست کند شود  
 مردی وزنی پاکه بشکند این طاسم جانی وقتی که کس نیست که اوستا و قضا پرسد که بر هر چه سازی و چه است شکند به شیخ بدید این رباع  
 در جواب گفت و نبوشت رباعی شطرت که در امر قضا دم نرزی بدترین گونه که گفتی تو مردی نرزی نه کل راجه مجاست که پرسد  
 ز کلال که بر هر چه سازی و چه است شکند به شیخ جمال الدین خطیب النسوی شیخ غمد و خلیفه شیخ فرید که شکار بود شیخ نظام الدین ادبیا  
 فرید که چون شیخ فرید را خلافت داد جمال الدین بهر من قیام نکرد و پیش از آن بر پای خواست گمان بردم که مگر خلافت من

۹



اکبر بادشاہ طاعتش نسبت به صورت معنی گرد و جمع در هر بادشاہ بادشاہ صورت و معنی است اکبر بادشاہ بد روزی و در خدمت اولیاد  
محمد جهانگیر بادشاہ قوالان این بیت میخواندند به بیت هر قوم راست را ہی دینی و قبله گاهی با من قبله راست کردم بر طرف کج کلاهی  
برخی از حاضران گفتند جمعی از اهل بیست خود را معونی خوانند و بر برق تبلیغ و جاد کنند مولانا علی احمد گفت هیچین است بسیار است  
را در وجود خالی دست و ده که در گذرند طایعان انکار کردند مولانا را حالی دست داد و بوجد درآمد و آهی بر کشید و در گذشت و این واقعه  
در هر از دست و شش هجری اتفاق افتاد ابو عبید الله سالمی از خلفای سیل تشری بوده اند و بر سپیدند کسی بچه چینه اولیاد الله  
بناسد گفت بلطائف زبان و حسن اخلاق از روی و قامت اعراض و پذیرفتن عذر ابو عبید الله بخوی بسیار و دیده و دهن و دوزبان  
بوده که از وی شیرجو و مزاج نخورده روزی پیش موسی بن عبد الرحمن بلالی رفت موسی چون از احوال او نیک واقع بود و بلالیان  
تقدیر نمود در کمال بومیت در حیات احوال او کوشید و فضا را وقت آتش کشیدن چند قطره شور بار و امن او ریخت موسی از ان بهم آمد  
از راه معذرت گفت خاطر جمع دارید که در عرض ده قباخذ دست کرده خواهد شد ابو عبید الله گفت باکی نیست چه اش شما چندان چیز  
داشت که از ان نقصانی بجامه این جانب رسد حسین بن منصور حلاج کاری عجیب نمیب داشت و از شهر مینا بوده و شاگرد عمر  
بن عثمان سک در تذکره الاولیاء آمده که وی نه حلاج بوده بلکه او را دوستی بود حلاج نام در روزی منصور وی را بکاری فرستاد و بخاطر  
رسید که کار وی را خود بکند به انگشت اشاره پنبه کرد و دانه از پنبه کس شده از آنچه او را حلاج گفتند متشایق و در کار وی اختلاف کرده اند  
بعینه چون ابن عطاء ابو عبید الله حنیف و شبیه ابو القاسم بکشتن او رساند و پدر فتوی نبوشتمه و شیخ ابو سعید ابو شیر شیخ ابوالقاسم سرخ  
و امام یوسف همدانی در کار او متوقف بودند و شیخ او را صاحب حرمیدانند و برخی از اصحاب خلوتش شمارند با بحاله او در مقام اظهار سر  
شد لاجرم او را صلاح الامر گفتندی پس سخا و شکر روزی برای بنید رفت جنید گفت کیست جنید گفت حق ابی بقیه بنید گفت که  
گفت مرا سجد کنند که خدایم و سبب قتال او آن شد که سطرپی چند حیطه او یافتند نوشته بود هر که از وی حج بود و در سراسر  
خود خانه مربع سازد و آن را پاک کند چون امام ج برسد طواف آن نماید و ساسک حج بجا آورد و سیم را بخانه آورد و دینکو طعمای دهد  
این بجای حج باشد حامد بن عباس وزیر مقتدر عباسی از علمای مان فتوا سک قتل او حاصل کرد و حکم غایبه نقل  
رسانید ابو ذریا یکی بن معاذ رازی و اعطاز مردان دین بوده او را گفتند که قومی گویند که با بجای رسید ایم که با رانار  
بناید که گفت رسیده اند اما بدو رخ شیخ ابو الحسن شیرازی صاحب علم و تقوی و بو شخصت سال رخا  
نفسه ماند و جز با دای نماز جمعه و عید بن بیرون نمانده او را پرسیدند تصون چیست گفت وفا  
بعد شیخ ابو سلیمان عبد الرحیم و مشتق ارای یگانه عصر خود بوده از سخنان او دست که چون  
آدمی میر شود همه اعضای او بشهوت گرسند کرد گفت رضا آنست که از خدا  
تعالی بهشت نخواهی و از دوزخ پناه طلبی انت هر جا که در دنیا ازوق دید شتر  
بخند ابو عمر از اجله متشایق نام بوده دی گفته چنانچه فرست ببنمبر  
اطهارات و چتر همچنان فرض است بر اولیاد بهمان  
و ان کرامات با خلق در فتنه منفعت بد بد بد



تعلق یافتاب دارد و در وسط سموری عالم و سکن شش افت اولاد بنی آدم است و بعد اول این اقلیم از آنجا است که روز چهارم  
ساعت و ربعی باشد و وسط آنجا که روز چهارم ده ساعت و نصف رسد و بعد دوم آن آنجا که ارتفاع قطب سی و شش درجه  
بوده و ابتدا سه این اقلیم از مشرق و شمال بلاد چین بود و بر بلاد تبت و خزر و خطا و چین و کشمیر و بدخشان و جنوب بلاد یاجوج  
و ماجوج گذر و پس بر وسط بلاد ترک و شمال بلاد هند و وسط بلاد کرمان و فارس و بلاد خورستان گذر و پس بوسط عراق و  
دیار یکر و زنجیره و شمال بلاد شام گذشته آنجا بحرا و درم را قطع کند و بر جزیره فرس و سفله و شمال بلاد مصر و اسکندریه و بلاد فرنگ  
و آنچه گذشته بساحل بحر اوقیانوس که بحر محیط گویند منتهی شود و درین اقلیم دویست و پانزده شهر عظیم و چهار صد شهر کوچک و سی و پنج  
کوه و سیست و در نصف بزرگ باشد و ساکنان این اقلیم اگر نجیب صورت و سیرت و بوفور حسن خلق و لطیف طبع منظر اصناف  
فصل و هنر اند و درین اقلیم اکثر شهرهای عراق عجم چون صفهان و شال آن و بسیاری از اقصای خراسان و چند شهر از اورنگ  
داخل این اقلیم اند و در ششم جوف درین اقلیم ابتدا از شهر عراق عجم می نماید تا بر آنکه چون خاتمه اقلیم سوم بر اقصای عراق عجم واقع  
شده و تا سرشته بیان شهرهای عجم میخیزد و بعد از آن احوال اقصای خراسان و ماوراءالنهر بقلع خواهد آورد و باشد انبوه  
اصفهان از بلاد معظم ایران و در عراق عجم است و بعضی حکما آنرا بحسب طول عرض از اقلیم سوم شمردند اما واضح نیست  
که داخل اقلیم چهارم و در آنجا به اصفهان اختلاف بسیار است بعضی گویند که صفهان بن و نوح بن بوطن بن لومان بن نیش  
بن نوح علیه السلام بنا کرده و پرستی از آنجا به صفهان بن شام نوح علیه السلام می دانند و این در بدو آورده که اصفهان لفظ  
مركب است از صهیب که شهر است و مان یعنی سواران یعنی شهر سواران و بعضی گفته اند که اصفهان نام تمام شهر است و مولف  
عجایب البلد ان گوید که این شهر را در قدیم الایام در ایلیه و فونش باعث آنکه چون بنی اسرائیل از حبش فرستادند بپاره از خاک  
بیت المقدس را گرفته که در عالم می گردند چون خاک صفتان را موافق خاک بیت المقدس یافتند و در آن زمین شهر را





خواجه اردو است قریب چهار فرسنگ که تمام باغ و باغچه است و گستره فواکه خوب می شود و خصوصاً سبب که آنرا اخلاطی نامند و دیگر شمع که در آن کو بهستان بسیار میشود

**فرمان** ولایت است آبادان و در زمان سابق از مضامین نام بوده و بعد از آن جو گشته و آب و زمینی نیک دارد و اقسام غذای آنجا نیک بحصول می پیوندد

**فرش** ولایت است که اطراف آن کو بهستان است و از هر طرف که بدینجا روند بکریه باید رفت هوای آن معتدل است و آب از چشمه های و کارزارهاست همه وقت در آن ولایت ارزانی بوده و از میوه و انگور و امرود و مشتاقا خوب می شود و در یکی از کو بهستان او سفارده است که کسی به نهایت آن پرسیده و مردم آن شهر گویند که وقتی گاو و گاوین آن سفارده رفته و در فرمان بیرون آمده بنا بر آن آنرا سفارده کا و حل می گویند و حل بزبان آن ولایت سورخ را می گویند

**قشم** از شهرهای معروف عراق و تخمین اکنون چندین متوری ندارد مولف عجائب البلدان گوید که از اینجای حج است و چون قشم معتدل و از قشم میوه انار و خربزه و انجیر نیک می شود و گویند در آن ولایت عود و کوبند و قشاق از اینجای طموش و یونبایان شده است آتش از روخانه مردفاق است و فسات نیز بسیار دارد و از میوه انگور و انجیر و انار و سیب و بهی نیک می شود و اما خودگاه آنوقت به چهار بابیان سازگار نبود و گاه قشم بهتر از خوشاوه گرفته اند و اقم حروف گوید که بهترین گاه بلگرام که وطن مولف است هرگز به سیال سازگار نیست هر چند که فربه آنرا در بختبیر بر آنکه قصبه ساندی که از بلگرام پنج کره است بطرف شمال مایل مغرب واقع است بسیار بسیار سازگار است و در چهل روز پس از غریبه می شود با کجی و در سوابق ایام برکنار شهر رود بوده که احوال عداست آن می باشد گویند و در شب ولایت پیغمبر با صلی الله علیه و سلم شک شده و اینها و ریکی از مضامین ساده کوی است و در آن کوه غار رسد بر پیشانی ابوانی و در شفق آن ابوان چهار سنگ نشان پستان آدمی بیرون آمده که همیشه آب از آنها متقاطر است مگر یکی که آنرا وقتی کافر بکشته و از آن مان شک شده

**همدان** شهر است قدیم در آثار البلاد آمده که آن شهر احمدان بن شام بن نوح علیه السلام بطالع نورینا نهاد و قوه حبشید بطالع جمال تعمیر نموده بواسطه آن سرد است و آتش از کوه است و اطراف آن همیشه سبز و خشتاد آب باشد گویند اگر عکینگی در آن شهر و آیدش و مان شود و لهو طرب بر مردم آن ولایت غالب باشد و کوه الوند بر یک فرسنگی بعد از آن بجانب غربی واقع شده و دور آنرا دوازده فرسنگ دیده اند و گویند که دوازده هزار خشمه روان از اطراف آن باشد و پیچ و قست برف از زیر آن کوه خالی نباشد

رسم ولایت است بانام درمهاک و مساک آورده که از خراسان و عراق خیر از بند او پنج شهر بزرگ تر و آباد است از رسته انبوه مگر نیشاپور که عریض نیز واقع شده آورده که الری عروس الدنیا و در بنای شهر رسته اختلاف بسیار کرده اند بعضی برین اند که ری را رازی بن یقلان بن صفهان بن فلوح بنا کرده و برنخ گویند که رازی بن خراسان ساخته و جمعی بهو سنگ منسوب می سازند اما محمد بن عثمان آورده که شهر رسته شهر شبث علیه السلام است و در زمان نبتی بالمد عباسی عمارت شهر رسته بدین منوال بوده بد ارس و فواقی ششصد هزار و چهار صد حمام هزار صد و شصت مساجد چهل و شش



برفت و از احوال آن محبوس پرسید پیر می پدید آمد که او پیش از آنکه به این محبوس بران توان دید اما اگر خواهی درستی  
 آن شمار معلوم کنسم امیر پسندید آنگاه پیر بر کوه رفت و مردم از پس او تا بجای رسیدند که گفت این مکان را جگر کند چون جگر  
 کردند خانه پدید شد از سنگ کنده و در آنجا شال بر صورت نجیب دیدیم بروست او مرقه و پیشین استند او پیر بعد از آنکه نوشت  
 آن مرقه را بر آن سنگدان میزد آنگاه فرمود تا آنجا را بطریق اول مسدود ساختند و گفت این طایفه است و جهت همین ساخته  
 که ما دام این طایفه باقی باشد مگر این محبوس من فرستاده اند از آن فرمود تا نزد پادشاه بر یکس و یکس مستند تا مقدار  
 صد گز شد آنگاه آنرا بر افراشتند و بر آن بر قندوری از آهن پدید آمد و بر آن نوشته یافتند و بر این تلمه کوه هفت و در است  
 و بر دس چهار قفل و بر عصا ده نوشته بود که در اینجا حیوانی است که شرح آنرا نهایت نیست باید که در آبش آیند و هرگاه این  
 ور کشوده شود این تعلیم را آفتی رسد که دفع آن ممکن نیست امیر گفت پنجین بخلیفه باید نوشت مامون در جواب نوشت  
 که متوضی نوشتند سمت آن بکثرت آنجا رسیده دار و دهن از خوشگوار از نو که چون انگور و انار بسیار از شهر و دیار  
 رچان دارد و کس را با و تخت نریت و طیب هواد افزونی آنجا رسید و وقت از شبیه و هو از زمین آنجا از ترشح خالص  
 نیست و صحرایش شیر گل و ریحان و لاله و صیران دارد و میوه گرم سیری و سر و سبزی در آنجا می شود و در ایام سابق تختگاه  
 خرجان بود و اکنون از آن شهر جری باقی نیست طبرستان ولایتی است در غایت نریت و طراوت و در نهایت صفا  
 و هو از خوابی خرجان و حدود و دهنان ناگوستان ری و طایفه آن همه طبرستان است و رشتند و کور تعلق طبرستان دارد  
 و طبرستان را دریای گیلان و بحر گرگان و دریای باب الابوب و بحر خزر نیز مانند و طول این دیار از مشرق تا مغرب  
 و وسعت و شش فرسخ است و عرضش دویست فرسخ و آن دریا بطرف دلم و نارستان و باب الابوب و شیروان  
 و دیار خزر یکدو و بنزین شته شود و درین دریا بدو چیز بود قوچ نه آمد و این بحر هفت جزیره دارد که از آن جزایر لفظ سپاه و  
 سپید حاصل می شود از آن جمله جزیره پر سبب از جزیره دریای طبرستان است که تمام سنگ خاست و مسافت و  
 مساحت آن جزیره چهار صد فرسخ است و اکثر مرغزار بود و لفظ سپید از آنجا نیز و طبرستان اکثر بسیار می و پیوسته ابرو  
 با ستا و سخن شتاب کنند و مرغ و ماهی و در آن دیار بسیار بود و احوال ملک طبرستان صاحب هفت تعلیم می نویسد که  
 بعد فوت سکندر بخان ملک عجم را بر بلوک طواعت تقسیم نموده و حکومت طبرستان یکی از اولاد بلوک خنس رسید و اولاد  
 کامران بودند تا آنکه آرد شیر با بکان بلوک طواعت را بر انداخت حیث شاه نامی از اولاد جهان شمس حکومت رسید و او  
 احضار و وسعت و نعمت و پنج سال بریاست پروختند چون قباد بن فیروز پادشاه عجم شد آن دیار بر پیر خود کیومرث  
 تفویض نمود و اولاد حیث شاه را متاصل ساخت و حکومت رسید میان کیوس و برادرش نوشیروان مختار  
 خاست کیوس بر دست برادرش پیش از قبیل رسید نوشیروان شاپور بن کیوس را حکومت طبرستان غایت نمود و بعد  
 از او پورش یا و ندر بن شاپور بن کیوس حکومت رسید و ایشان را بروایت مولف صیغ صاوق یا و ندر بن خوند و بازند  
 نیز در تصرف داشتند و بلوک یا و ندر بیست و نه فرقه اند و در فرقه اولین کیوس اول شخص است چنانچه گذشت و آخرین فرقه اول  
 اسپهبد رستم بن شهریار است که در چهار صد و پنجاه و هجرت به حبس علاءالدوله کاکویه در گذشت و فرقه دوم و پس از آن

فرق سوم از ماوند بکوست سپید اندام اہل بلبرستان در سال سبت و دوم ہجری ایمان قبول کردند و بروایت ہفت اقلیم مستعبر  
 کہے کہ قدم جہاد در رانی آن ملک نہاد امام حسن بن علی علیہ السلام است و این واقعہ در زمان قلیشہ ثانی روسے نمود پس  
 از چند وقت امام حسن از موطولان آنجا صلح نموده مرحبت فرمود و در خلافت منصور و واسطی عباسی ابوحنیفہ بر سر باب بن  
 نہاد آن تباخت سر جہاد بخود را ہر ہلاک کرد و انجیلست استیلا یافت تا آنکہ حکومت آنجا کسین مشہورہ و اسع  
 کہ سید محمد بن زید بن محمد بن اسمیل بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السلام بن علی علیہ السلام رسید چہ یو اب شاہرہ  
 کہ در خراسان سلطنت و تہجد در بلبرستان حکومت کردند و بر امامی بلبرستان ظلم نمودند ہی ایشان داعی کبیر را از رے  
 بخواندند و در چہم ہمنان در روم و پنجاد ہجری با او بیت کردند و از رید نمودند و سبب تشیع مشائخ ساخت بعد از و برادرش محمد بن  
 زید بریاست رسید و او اول کسی کہ قنبر مرقد علی علیہ السلام ساخت و بعضی اور داعی صغر گویند و از جملہ فرمان روایان بلبرستان  
 امیر شمس الموحافی قابوس بن و شکرست کہ از احوال ابازین و روان شاہ چلی کہ یکے از عہدیان و اکابر و بالہ  
 بود خبر رفتے کہ یقینون بن و تکر در سندہ صدر و شمشہ ہجری در گشت قابوس سلطنت رسید گویند کہ قابوس با کمال فضل و کمال  
 و سیاست افراط نمودی امر او را محسوس کردند و در آنست کہ او کہ اور قلیچہ می شہرند یکے از امرای عاصیان کہ بنزدان اور  
 مے بردہ قابوس رسید کہ فتنہ کہ انجیلست گفت کہ چون تو در قتل و سیاست افراطی کردی یکے سن و پنج کس دیگر از امرای نو  
 قابوس گفت انجیلست کہ میرسد از افراط قتل بود چہ اگر تراوان پنج کس را بشتی و ہرگز باین بلا گرفتار شستی پس چون بقلعہ رسید  
 امرای عاصی جمعی را بقلعہ فرستادند تا اورا بکشتہ بکشتہ الموحافی کی کا و کس بن سکندر بن قابوس امیری عادو  
 عالم بود پیش آنکہ سلطنت رسید و رفتہ بہت سلطان محمود و غزنوی سے سربروی از و منقول است کہ چون از بعد باز گشتم غم غم از روم  
 کردم و بگفتہ شستم امیر ابو ہریرہ و سادہ و بن فصلی با و شاہ گنجی مردے خردمند و عادل و شجاع بود و مرا اگر امی داشت روی از عجب آب  
 جہان سخن ہیفت گفتم کہ در خجانب و سہی است و خیمہ آبی دارد و زمان آنجا بطلب آب روند و در آن زمین گرم است ترا اگر مائے  
 یکے در آن گرم رسد کہ مہر در آن آب کہ در سوہ است کندہ شود و عجب بر آنکہ سیو نامی کہ از نے زوندنیز مستعبر کرد و امیر ابو ہریرہ  
 روی ترش کہ پس از چند روز با من نہ بر حال سابق بود یکے مہر گفت امیر از تو بخجندہ و می گفت کہ فلان چہ ابامن بنے چنان گوید  
 کہ با کو دکان گویند من درین باب مختصری از روستای خجانب طلبیدم بعد از چہار ماہ مختصر من رسید بگو است معارف آنجا بار بار و  
 و مختصر الموحافی را تصنیف است و علم اخلاق سے و مشہور رہا قابوس نامہ و آنرا در نصیحت فرزند خود کیلان شاہ نوشتہ حکایات خوب  
 و فقر مائے مفید در آن تدبیر است از انجیل حکایت یکے از بلوک تبارس بروز بر تو چشم گرفت و اورا غرل کرد و گفت بہر خود جائے  
 اختیار کن تا آنجا روی و قرار گیرے گفت چندوہ و پران مرا بہ بخش تا آنرا چنانچہ خواہم آبادان کنم ملک گفت چہندوہ  
 و پران با و دہ پس در ہمہ ملکات بخشید چہ جائیکہ و پران نیافتہ ملک را خیر کردند و وزیر مغرول حاضر بود گفت ای ملک  
 می دانستم کہ چنین است اکنون ولایت چین از من بار گرفتہ بہ کس دہ کہ ہر گاہ از وی باز خواہی بچنان تو بار شہ پار د ملک از و  
 عذر خواہست و دیگر بارش وزارت او و بعد از آن کتاب است کہ دو صوفی براہے میرفتند یکے مجر بود و دیباک میرفت و ہر جا کہ  
 رسیدی بختے و اکس نانہ شیدی و دیگر سے پنج وینار داشت باری موخت کردے لیکن در ہم بودے فتنہ بجائے رسیدند

کہ در بسیار بود و محبت آن دیگر سپاس محبت خفته شسته بود و چه کنم چنانستم می گفت مجر و سید ارشد گفت ترا چه رسیده گفت پنج دینار دارم و از دزدان می ترسم گفت آن پنج دینار مرزاده تا تیر کیم صوفی پنج دینار ترا داد و مجر و سید ارشد در چاه افکند و گفت اکنون از بیم رستی این چنین بختیپ آفینا مردی صید که کوزه پشت بر عصا تکیه کرده می رست جوانی با و رسید بر سبیل استم گفت که این گمان را بپند خدیوۀ ناسنجم گفت اگر غریبای را یگان بخوشید این خید فقره نیز از ان کتاب است زبان را بخوب گفتن آموخته کن و بر بلا اندر بنمای و تا نخواهد کسی نصیحت کن و کسی که بکجه بر آمده باشد گد در دست گردن او گد و دینم مردم شادی کن تا دیگران بنم نوشا دے نمکنند خوب گوئی تا خوب شنوی نیکی مرزا واریکی درین مدار بر شادی بازگشت او پنجم است از آتش دمی شمر چیم پیاس فضل مگردان و اگر از چیزی وی و بے هنری نام و نام توان بدست آوردن بخیر و بے هنر میباش و شس از نادان باید آموخت از انکه هر گاه و ششم دل نادان نگر می و فضا رت عمل بد گماری آنچه از وی ناپسند آید آن نکستی از سنگد رے آرد که من منفعیت اند چه از دوستا و می یالم که از دشمنان نیز رے یابم از آنچه اگر در من فعلی رشت بود و دستان بموجب شفقت پیوستند تا من ندانم و دشمنان را مایه بر کنند و من انفسل را از خود دور کنم سر پای نمک کوس در دوش و او بنفس تواضع در رست گوئی و بکجه آزادی و شریکینی است و بجای باشد که شرم بر مردم و بال گرد و باید چنان نکستی که از شرم کستی در مهات خود تقصیر کستی و خلل در کار تو راه یابد که بسبب بے شرمی باید که در کما غرض حاصل شود و چنان که شرم کنی نتیجہ ایمان است بے نوری نتیجہ شریکینی است و چنان شرم میباش که از رے بخور بدست و نیز از چنان درشت میباش که از دمانت بیرون انگیزد و بیکس را بدی میاموزد که بد آموختن بجای بد کردن است و کس اینا زار که اصل مردی کم آزاری است و خوشی تن را نادان شمر که تو دانا آنگاه باشی که بر نادانی خود وقت شوے و اگر خواهی که از تو دشمن بداند با دوست مگو از گرسنگی مردن به که بیان فرومایگان سیر شدن مردم بے هنر به دوستی را شاید و نه دوستی را از ان کسی نبود که کسی حلیتے آورد و او را نکند اگر خواهی که کم دوست نباشی کینه دار میباش که زندگانے او بکام نباشد زنده اش شمار اگر خواهی که بی اندوه باشی خود میباش اگر خواهی که از تو بپش کن اگر خواهی که شرم زده نگردے آنچه نباده بر بد اگر خواهی که قدر بجای باشد قدر دیگران بشناس اگر خواهی که بر تر از دیگران باشی فراخ شده باش اگر خواهی که آزاد باشی طبع را در دل جانے مده مازندران ولایتی است ناپره دیار طراوت بسیار و در بعضی چیزها مشت سبندے دارد و مازندران راه های سخت و بشیهای پر درخت بسیار دارد و او را چند قلعه در رعایت حضرات تیموه گرم سبندے و سردنبری اکثر در ان دیار پیدا رے دارد اما آنچه قابل ایزاد باشد تاریخ و لیموست و خاصا شش پشیر پنج و ایر شیم است و در مازندران شتملیه بر چند شهر است و در زمان سلاطین مازندران ملوک ماوند بود چنانچه در طبرستان مرقوم گشت و از جمله مازندران بسیار می شهر است در رعایت خوبی و مهوری و بربک طرف شهر مرغذاریست قریب بدومیل و نهایت حضرت و خرمے را دارد و در از زمان قدیم تا اکنون آباد آنے بسیار دارد و در رسی از نپه سارویه ابو یه آیت و نسبت سارونه بکار و باره رے پیوند وجه تشبیه کا و باره آنکه خلیل بن فروزین رسی بن جابا سپاهم نوشیروان حکومت رسی داشت قصد تخریب طبرستان کرد و بصورت مجهول کما وے چند را مطاع رسی باز کرد و بطبرستان شتافت و ملازم و اسے اتجا آورد و کاس شہد و بر مدخل و مخارج ملک مطاع شد و مر حبت نمود پس سپاه جمع آورد و رومی به آند یا رندا و آورد و کاس از زور و خشم یار

که پادشاه عجم بود و خواست رود و گفت خلیل ابن محمد بن یاسر که ای صاحب کنی او را و کاسی خودت بپوش و بعد از آنکه زمان  
 در گذشت خلیل در طبرستان استقلال یافت در سال پنجم هجری در گذشت و او دو پسر داشت النویه و باد و طبرستان را و اولاد او ملوک شدند  
 اند و النویه بعد از پدر در طبرستان و مازندران حکومت رسید و نیز با او است سار و بن فرحان بن النویه که شهر سار و به از اینها او است  
 و دیگر چاره فریوس که شهری نایزده و با طراوت است و بنای آن درین زودی شده اعلی از جمله بلاد قدیم است بعضی گویند  
 که جنت پدید آمده و لقبول بر تنه فریدون و در نزد است القلوب از غلبه الملوک و چون بنی نوید و ملوک کتاب بسیار مالک گویند  
 که از روزگار فریدون تا عهد بهرام گور و تنگگاه مرغ مسکون اهل بود و در ویران شهر گنبدی که هشتام چهار بران بر دیده گویند که فرایح بن  
 فریدون در آن گنبد است و قریب شهر رودی است که آنرا نهراره می خوانند و قروم آن شهر نهر را از آن جدا ساخته بر زراعت و عمارت  
 خود بر نهر بنابر آن پنج منزل بے آب روان و سر استان نیست اسعد از قریب صد باره ده دارد و ولایت آن بازندران  
 و گیلان و در ریای آخر و کوهستان زمی متصل است و خاصا شش شهر توش و آهین است و قلاع معتبر بسیار دارد و ساکنانش اگرچه  
 کمبند کمال کمتر متوجه می شوند اما بعضی که موافق می گردند نهایت خوبی و دینداری را دارند و ملوک اسعد از اولاد باد و طبرستان  
 خلیل اند و ذکر بعضی از ایشان در ساری گذشت و از آن طایفه است خضرالدول و ماورین شهر کنه ملکه عادل و متبرع بوده و در ملکیت  
 خویش نداد و او که مقتضای آئینه گریه یا انبیا الدین است و از النودی اصل است که سن بوم اجمعه فاسخو الی ذکر الله و در این پنج پسر  
 در روز جمعه چهار دنیوسه نه بر داز و در همه مسجد حج آئینه صفای محرفه بعضی رسانیدند که بحجت کثرت عیال مار اطاقت نیست اگر بان  
 پنزد و ازیم و چه میشد آن روز بدست نه آید شاه امر کرد که بهر ایشان و طایفه مقرر کنند تا ملائنه روز جمعه شود پس چنان کردند و قتی محتسب  
 یکم ایشان را که بے وضو نماز کرده بود بگرفت و خواست که جدا کنند گفت که مرا از خداوند بهر ادای نماز و طایفه مقرر است اگر خواستند  
 که وضو غیر کرده بران باید افزود و این حدیث بملک رسید بوجود تا بهر وضو نیز و طایفه مقرر کنند و درین مقام صاحب معصود قی  
 نقل می نویسد که عبداللہ خان اوربک و ابی ماور و پنجاه پوسه نماز بجاعت گذارد و سائر سپاه طوغا و کربا بان پر خستند  
 و سبا بود که وضو نماز کردند و عبداللہ خان آگاه شد خواست که معلوم کند که آنها که هم کس اند پس امام را گفت چون اذان  
 گویی فریاد کن که هر که وضو نداشت باید که بجانب چپ آید امام چنان کرد و جمعی از او گمان که بجانب راست استیاده بودند چپ  
 میل کردند عبداللہ خان بے سنجید و ایشان را سپید کرد و النویه و بعضی تقات بار اقم می گفتند که وقتی عالمگیر پادشاه مردم  
 بسیار از پیشتر هجوم آورد و شسته بودند کشاکش بر مردم باو شالی چند آن شد که بجای استیاد و نیافتند پادشاه بیدار شد  
 خابنجان بهادر بعضی رسانید که اگر فرمان شود و خوش طبعی از دعام خلاصی را که مفید به نماز شسته اند و بجای بر نام مردم تنگ کرده  
 دفع سائیم پادشاه حکم داد و خابنجان بهادر با او از بلند گفت که حکم پادشاه همان است که مردم بے وضو از دست راست بدست چپ  
 آیند خلق کثیر از دست راست بدست چپ رفتند خابنجان بفرمود که ایشان را از اهتمام بچوب سلطان از اینجا بر اند فرست و در آنکان  
 پدید آمد پادشاه بچندید و فرمود که چندی پدید کرده می و اینها را شتم حروف از بزرگان خویش شنیده که سید مبارک محدث ساکن  
 بلگرام در بلگرام محل خویش مسجد و سراسر تعمیر نموده و در سراسر ای قوم جولا به و غیره مردم رعایا که اکثر مسلمانان بودند آبا و سخت و بر  
 نماز هر پنج وقت با ایشان تعمیر کرد ایشان گفتند اگر بنماز تمیز شویم از کسب معاش باز یابیم و عیال از کسب سنگه بمرند امیر گفت

گفت کہ ہر روز ہر پنج وقت نماز رانی نفر کیب فلوس انیں گیند و روز نماز حاضر شدہ باشند چون چندی بران بر آمد بعضی بسج میرسانند کہ جو را  
 بر وضو نماز میکند از نماز ایشا تا طلوع تا بکے گفتند کہ میر چون بر یکفلوس دو کا یعنی نماز وضو بنشیند و میر بنجیند و ہم فلوس بران فرید کرد تا آنکہ میر  
 زندہ بود و رونق مسیحی حال بود و اکنون آن مسیحی موجود است اما کسے بغلط سم آنجا میر کو پیلان مڑا یعنی ست مشعل بر خیال دور اند یا قریب یا ابر  
 می بار و طول آن از رشتہ از نامو عمان و عرض آن از ویلمان تا ولایت مازندران و عراق و عجم و آذربایجان و بحر خزر زیوستہ و مطلع مرقہ  
 آذربایجان سپید و واب را گویند چون سپید و واز میان ولایت کیلان جریان میدار و ہر آئینہ کی طرف آستان را بیشہ پیش طرف گیر پس گویند  
 دوار الملک بیشہ پیش لاہجان نیست کہ شہری محمود و آبادان ست و از ان بیشہ پس شہر رسیدہ است کہ رشت نیز گویند و حاصل آن بیشہ ایشم  
 و ہر پنج بود دختران بنجاد رعایت طہاری خود را بسیار بخوشی جلوہ میدہند و بندہ نیسان فروست متاع خود بہ رسم کتابی شتر بان عرض  
 میدانند تا کہ شخصی بنظر خود استگاری کی از آنہا را دید و دیگران دختر بہار زار نیمہ و وختا نیچہ در نیاب مولانا شاکلی کیلانی گویدست دختر شاک  
 ساکن رشتہ اند بہ ہجو طاقوس مست در گردانند بہ طلب مشیت ہی بہر بازار بندہ نیسان بدست میگردد و بندہ پوشیدہ نمائند کہ لوک  
 کیلان را از روی تعظیم کار کیا گفتند بہ و اول آطا کفہ علی کیا ابن کیا ست و نسبت آن بانام زمین العابدین میرسد چون در اول  
 ملوک کیلان نقلی عرب و عجیب بنظر نرسیدہ بنا بران حادثات زمان ایشان را بنوشتہ و پیلو و یلممان پیش گویند مٹون غنیم  
 آن را بنوشتہ راقم حروف از فرہنگ جہانگیری مینویسد کہ شہر سیت از شہر ہاسے کیلان و مٹون می مردم آنجا مجعہ باشد  
 و اکثر ہاسے ایشان روئین بود و سلاطین و یا لکہ کہ ایشان را آل بویہ نیز گویند متوطن دیلم و از انجا بہر ملوک اسلام اند  
 کہ بشہر ہاسے عراق عجم و عرب و غیرہ حکومت کردند و از آنطا کفہ است عضد الدولہ بن رکن الدولہ دیلمی و او چو  
 سلاطین دیالکہ بود و او اول کسے ست کہ اورا ملک الاسلام خوانند و اول کسے ست کہ اورا در اسلام شہنشاہ گفتند  
 و اول کسی ست کہ در بغداد و بغداد از خلفائام اورا بر منبر بردند و فارسی استقلال یافت و او بفضل و علم موصوف بودہ  
 بزرگترین و اورفت تا کاریکے بسازد عضد الدولہ انما من نمود آن بزرگ ہر چند سخن گفت میبج در گرفت و بالآخر  
 عضد الدولہ برنجید و گفت عجب مردے بود این ہم آمدن و گفتن کارت نساختم باز سے آئی و مرا خود را رنجیدار  
 گفت کار من رضاے خدا بود و آن ساختہ ش اما کار تو ساختہ نشد کہ در ہم مسلمانے استقام نکردی عضد الدولہ  
 بگریست و کار او بساخت منہی یاد نوشت کہ بیرون شہر جو انے نزد چہرہ دیدم گفت ہم چہ ایستادہ گفت ہمراہ میجویم تا  
 بشہرے روم کہ دران پادشاہ عادل و قاضی و متصف باشد گفتیم پادشاہ از عضد الدولہ عادل نہر و قاضی یا متصف  
 ہر کیا ست گفت اگر پادشاہ عادل بودے در کار ہا بیدار بودے گفتیم از غفلت او چہ دیدی گفت پدرم ماسے  
 وافر داشت چہ در گذشت بیمار شدم و نذر کردم اگر محبت یا ہمچی و غرضی کنم چون شفا یافتم پنجاہ ہزار دینار تصدق  
 و ہست ہزار در و آفتابہ سین نمودم و نذر قاضی بر نعم و بہ امانت گذاشتم و سی ہزار برگہ رقم و را و سفر کردہ از عمدہ عہد آدم  
 و در غزوہ اسیر رویان شدم و چہار سال در بندہ ماندم قیصر مرعین شد و اسیر انرا آزاد کرد و من نیز خلاصی یافتم اکنون باز گشتم  
 و تا امانت از قاضی بستانم نزد او رفتم جوابے نگشت مگر سخن گفتیم بجاسے نہر سید اگر عضد الدولہ بیدار بودے قاضی چنین  
 بیدا و نکردے عضد الدولہ نامہ بر خواند و نہنہی و جوان را بخواند و گفت و جوان را باصفہان فرستاد و گفت آنجا بشت تا ترا





در راه پیشانی و غنای دولت را بر ایشان نشان داد تا بگریزید که بر او را بدید غنای دولت که گفت من پس کنیزک بابک خرمز را و دو و باقی را بخیر انداخته  
 و بدان بر تربت علی علیه السلام عمارت عالی بنام او و نقل است که چون در سنه سه صد و هفتاد و یک هجری بمیان رشتان غنای دولت در علی بن ابی طالب رسانید  
 و بتشای آن در وقت یوانه را وید که بنده برایش نهاده اند رسید که چه کرده که زنجیر و پاپت کرده اند و یوانه گفت ای امیر محب حال تو است که دیوانه توئی بند پریم  
 چهره سال از عالم ان گیر و حرف از دیوانگان پرستی ترا باین چه کار شفا و راحت خدای راست و تو و اراشفا ساز می بر تر از این یوانگی چه باشد  
 غنای دولت زده ای سرانیده و به سخن پانزده گفت از توبه و وفات غنای دولت در سنه سه صد و هفتاد و دو هجری در بغداد اتفاق افتاد و دیگر  
 از سلاطین و ایامه فخر الدوله بن کنالدوله است که رمی بهمان با و تعلق بود و وزیر با تدبیر ابو القاسم اسمعیل المعروف بصاحب ابن عباد که در فتنه  
 و سکارم از تعزیت مستغنی بوده نقل است که چون زمان وفات صاحب و یک سید فخر الدوله بیباوت رفت صاحب گفت بعنایت خدا خواهند  
 با خلق بنوعی بسر بردم که نام با و شاه من در جهان به نگوئی مثل است اگر بعد از من همین شیوه رمی باشد همه آن را از پاوشاه دانند و اگر بخلاف  
 بود از من دانید و نام خدا و ندید می مشهور گردد و چون صاحب فوت کرد و فخر الدوله بر وصیت صاحب عمل نمود و دیگر م و بدل سلطنت  
 نمود و دیگر از ملوک و ایامه مجد الدوله بن فخر الدوله است که بخرو سالی در رستگاری بجا موت رسید و مادرش صیده که دختر با و در عم امیر  
 عنصر المعانی کیکا و سس بن اسکندر بن قابوس بود و بدین ملک پرداخت و او غور تری عاقله و عادل بود و وقتی محمود غزنوی به او پیغام  
 که خطبه و سکه بنام من کن و گرنه جنگ را آماده باش سیده و جواب گفت تا شوهرم فخر الدوله زنده بود از من اندیشه مند بودم  
 که اگر سلطان چنین گوید چه کنم اکنون ازین نعم رسته ام چه سلطان عاقل است و اند که چون او پادشاهی را بچنگ نی بیاید آمد که  
 شیر هم نر بود و هم ماده اکنون اگر آمد نخواهم گنجیت و جنگ را ساخته ام مال از دوری و نیست ظفر و یانه سمیت اگر مرا ظفر باشد بطرف  
 نامه نویسم که محمود را شکستم و مرا خنجر بود و نام تو بر پسه بزد که زنی محمود را نه سمیت و او اگر ظفر ترا بود جز این چه توانی نوشت که زنی را شکستم و این  
 هیچ فخری و نامی نباشد چون جواب محمود رسید از آن غنیمت و گزشت و تا سیده زنده بود قصد رستگاری نکرد و چو سیده فوت کرد مجد الدوله از  
 تدبیر مملکت عاجز آمد و امر با قرامانی آغاز نمود و سلطان محمود و غازی آگاه شد و در شش صد و هشت هجری قصد رمی کرد مجد الدوله را از امیر خود  
 شکایت نوشت و استدعا نمود محمود غزنوی بر سر رسید مجد الدوله بخدمت او رفت سلطان گفت شاهنامه خواند و شطرنج باخته گفت  
 بلی گفت هرگز ندیده که دو پادشاه در یک مملکت حکومت کنند و دو پادشاه در بساط شطرنج در یک خانه باشند گفت نه گفت ترا چه برین داشت  
 که مرا بملک خود خواندی و اختیار خود کسی و آدمی که از تو قوی تر است آنگاه او را با پسرش بفرستاد و در اینجا هر دو در گزشتند  
 سلطان مملکت به پسر خود مسعود و او و باز گشت و آخرین ملوک و ایامه ابو علی کینچهر بن عزالدکابانجا است که بخدمت سلطان پارسان  
 رفت و اقطاع لاق یافت و در چهار صد و هفتاد و هفت هجری در گزشت و بعد از او آلال بویه خرمزاسی و دیگر مانند بنده می از احوال  
 و زرا و امرا و ایامه ابو الفضل محمد بن ابی عبد الله حسین کاتب معروف باین حمید و رکن الدوله دیلمی بود و از خات  
 وانش که داشت او را حافظ ثانی گفتند و سخن کم گفتند و پرگو س عیب کرد و حافظه او چنان بود که پنجاه بیت شنید  
 یا و گزشت و صاحب عباد و صحبت او بسر برد و به ایامه اسمعیل بن ابی الحسن عباد طایفه قزوینی است  
 بصاحب ابن عباد و در سکارم و فضائل نظیر نداشت و نام و ه عمر و عجب و به و حمر بود و چهار صد و شتر کتاب خانه با س  
 س که کشیدند و به و بعد از ابو الفتح بن عمید وزارت مویا الدوله یافت و بعد از وفات او برادرش فخر الدوله را

بسلطنت نشانیہ نقل است کہ قابوس و شکر و قاتین و غیرہا بفرمان امیر نوح بن منصور سامانی روی بحر جان آوردند و عمر  
 زخم موبدال دله که زند صاحب عباد یاسوس بابا و شهنشمن فرستاد و او برقت و باز گشت و گفت لشکر خچندان است که توان شمر  
 و چندین خیل در آن سپاه است گفت بلکو چند پیر یا ایشان است گفت آنرا اندام صاحب گفت پیران رای زن می ترسم نه از پیلان و جنگل پس فایان  
 بفریفت تا روز شنبه بنزیت رفت و آنهمه سپاه بیگت بپیر ایشان شد نوح بن منصور از فضل او آگاه شد و نامه باو نوشت که بدین جانشیناب که در این است  
 صاحب جواب نوشت که مرا چهار صد شتر بفرست که بخانه ماند و دیگر چیزها برین قیاس باید کرد و بخیرت سیدن چگونه میسر گردد و گویند روزی سمارقند  
 و بدیوان نشست خمر الدوله پیغام فرستاد که اگر کوفته عارض شده بخیرت برای عبادت آید گفت کوفته نیست که خداوند را تعجبید با کشتید  
 و دیگر روز روز و فقر الدوله رفت فقر الدوله از حال سوال کرد صاحب گفت فجر من در کا شغرت نوشت که بود که خاقان با فلان سپه سالار سخن گفت  
 اندام که چه گفت ازین معنی آزرده شدم که چرا خاقان با فلان در کا شغرت سخن گوید که من اندام شب نوشته دیگر سیکان سخن فلان بود و لاجرم قبضه بیط  
 تبدیل یافت بریج بن ظفر عندی کاتبی با هر نو و فاضلی بر بسته لیکه خطی از پیران و ب نوشتی صاحب آگاه شد و او را بسبب فضیلتی که داشت بکشت  
 نوری رنجور شد بریج با عیادت او آمد و بنشست گفت بجنب ناتوانی چیست پیر میخوری صاحب گفت از آنکه تو میسازی یعنی ترو بریج در نیست  
 که ایچه گفت گفت ای فایکان بجان و سر تو که دیگر نکندم گفت از ایچه کردی عفو کردم بریج تو بفرمود از ایچه میگرد گزشت کترین است صاحبان بود  
 که هر روز تفریب سنه را کس بزنا کرده و طعام خوردی روزی صاحب عباد با جمعی بر سفره نشسته بود و موی در لقمه بود و صاحبان  
 و گفتن موسی از لقمه میبرد و آن لقمه از دست بر سر و نهد و بر حناست و دستش خواست صاحب گفت  
 چرا اینم خوردی و از خوان من برخاستی گفت مرانان آنکس نباید خورد که موسی در لقمه من به بیند صاحب خجل شد  
 و عذر خواست و گویند صاحب این عباد و خرج را انداخته است و اگر گفتند بگوئی امیر الامراے آن پشتر سرای طریق  
 شرب منه الصاد و الوار و گفت حکم حاکم الحکام آن یحیی فلیس فی النیل کشف من الغاوی و لنا و حی  
 فتح الملک ابو غالب محمد بن علی بن خلقت واسطه گویند که بعد از این عمید و صاحب عباد و بزرگترین وزرای مالک  
 است و او اول کس است که در شب برات حلوا بر فقر استمت کرد و آن رسم اکنون نیز شایع است یکی  
 برقع با و او فخر الملک بر خواند سعادت مردی دید بر طهران نوشت العایته فتجبه و انکانت صحیحه گویند پیراهان  
 در ویش را جامه و دهنه قزوین از شهرهای قدیم است مولف تذکره گوید که آن را شاپور بن اروش نیز  
 بابکان ساخته و صاحب لب التواریخ گوید که چون شاپور و والاکتاف از زندان قیصر آمد و کنیز کے که بر شاپور  
 عاشق شده بود و بگریخت و تارنمین قزوین رسید جانها استا و دوران وقت غیبه از باغی کوچکی هتومعه مردان  
 پرست چپرسه و دیگر نبود چون دران سرزمین لشکر بدو پیوست آن جارا مبارک است شهره و دران سرزمین قبا  
 و حظه اصفهانی را اعتقاد است که اول در زمان بهرام نباشد بود و بعضی گفته اند که از ملوک اکاسره لشکر  
 جنگ دیلمان فرستاده بود و در صحرا بر قزوین قتال واقع شده سپه دار اکاسره در لشکر خویش بخلاف  
 دیده سیکه را گفت مصدع که آن کس دین یعنی آن گنج لشکر است کن چون از آن جانب فتح  
 زو و او بر آئینه در انموضع شهره سپا که ده موسوم بکیسین گردانید عسب آن را قزوین خواندند

و در زمان خلیفه سوم یعنی عثمان رضی الله عنه و بعدین عقبه که والی عراقین بود سعید بن عاص را فرستاد تا قیصر آن شهر بخود و چون  
 با وی عباسی خلیفه شد شهر را و دیگر در جنب آن بساخت و مدینه موسی نام کرد و آن شهرستان داخل محله درج و جوسق کردند  
 و بارون رشید سجدهی در آن شهر بساخت و تازه بنیاد نهاد و آن به اتمام رسید و بود که بارون وفات کرد و وزیر سلطان سلا  
 سلجوقی صدرالدین محمد آنرا با خبر رسانید اما در قدرت مغول اثر از آن نماند و بهترین قزوین چهار باسی و چهار باس را بدست  
 متوکل بود و در بالفه بجز بنای این کار بر نهاده و شاه طهماسب صفوی قریب سی سال دارالملک ساخته و شاه عباس  
 کار بر آن افزوده و در قزوین مسجد است که آنجا دعای سجده و از غراب دنیا معالیه باغات انگور آنجا است که در سال  
 یکم تیر زیاده آب بخورند و از سیوه باسی انگور و خرزهره و قیصر نیک تر میشود و مردش در روشن و گرمی اختلاط بے انبار اندو  
 اکثر از علم موسیقی با خبر اند و بی ترحم آنکس و حسن صوت استند چنانچه شاعر گفته شاه را باید که باشد چار صفت از چار شهر به تالو  
 ممتاز دادم بر سر میر و موری به از خراسان مطرب از قزوین آید پس به زبان از صفایان عامل از تبریز مردی لشکرچی که  
 شهر لیسیت قدیم از اقلیه کبیر بن سیاوش بن کیقباد و واران داراب آنجا قاعه از گل بنانده آنرا اسکندر رومی با تمام  
 رسانید و بقوله شاپور ذوالکفایت بنا کرده هوای آن شهر سرد است و آتش از رودخانه است و غله و سیوه در آن نیک  
 ب حصول می پیوندد و ولایتش بخت پنج باره و بخت ریگان شهر را با نام از اقلیه آرد شیر با بکان بوده چون در  
 قدرت مغول خراب گردید و مکرکال اصلی باز بنیاد الحال شهر را کوچک و صد یارده و در و هوای آن بسوی باطل است  
 حاصل بیع آن از آب کار نیز و غریب آن از آب رود ب حصول می پیوندد و سیوه آتش خوب نمیشود و نقل کنند که در فرخ  
 کی از اکابر اولیا ساکن ریگان بود و در آریه بود که هرگاه جمعی مهمانان بخانقاه شیخ آمدند که گریه بعد و هر یک از مهمانان  
 با نیک کردی خادم بهر بانکی از نیک کاشه آب در و یک ریختی روزی عدد مهمانان بر عدد بانگهای گریه زیاده آمد تعجب کردند  
 گریه در میان آنجا که درآمد یک یک را بوسه میکرد تا هر یکی از آنها بول کرد چون تفحص کردند از دین بیگانه بود دیگر وقتی  
 خادم مطیع بر آید اصحاب در و یک شیر بزنج می نخت خادم برای کار می متصل رفت تا گاه مار را از راه دو دگذا در و یک  
 افتاد که به آنرا بدید کرد و یک میاشت و بانگ میکرد و اضطراب می نمود و خادم چون از بیخه اطلاع داشت و بر آید و بر کرد و در  
 می انداخت چون خادم میجویمه بنه نشاند که بخود در و یک انداخت چون شیر بزنج را بر بختن ماری سیاه از آن ظاهر شد شیخ  
 بفرمود که چون این گریه خود را فداست در ویشان ساخت و برادر قبر کنند و زیارتی سازند گویند که هنوز آن قبر ظاهر است  
 و مردم زیارت آن کنند و قسم حروف گوید در خانقاه بر نشین یکی کوچک بود هرگاه موزون بانگ نماز می گفت آنسگ  
 عقب موزون آمد و نیز بانگ میکرد تا آنکه موزون اذان را تمام میکرد و در پنج وقت بیچکه باشد که آنسگ بموافقت موزون  
 میرداشت هر جا که بعضی بودی کشیدن اذان دوباره عقب موزون حاضر شد و سخاوشت و سهر و و اول دو شهر بود و در  
 در غایت سموری و در قدرت مغول خراب شده بود و از هر یک بقدر دینی مانده و ولایتی سردسیر است و حاصل آن غله  
 و اندک میوه باشد و زیاده بر صد یارده ده و توالع دارد و چوب و ذرات صفات شهر در دست در جنوبی سلطانیه یک  
 روزه راه افتاده و مغول آنرا بمغولایق نام کرده و کثیر و لیاست آنرا آباد کرده و در آن موضع سرای است بزرگ و در صحن سدا

چشمه آبست بقدر دریا هر چند سخی کرده اند بغور شش رسیده اند و دو جو آب بزرگ که هر یک بمقدار سه یا گرد است باشد از آنجا بیرون می آید چون پیش آنرا می بنزد آب عرض زیاد نمی شود و چون سیکانند برقرار خود جاری است و در صبح موسم کم و بیش نمی باشد طارم محل با تیره و با طراوت است و در جانب شمال ساطانیه یک روزه راه واقع شده و اکثر قوا که آنجا خوب تر میشود و زیتون بحصول می پیوندد ساطانیه از اینیه الجانیو سلطان است آنرا مرلیع وضع کرده و طول هر دیوار کان آن بالنص کر قرار داده و دیوار قلعه را از سنگ تراشیده نوسه غریض ساخته که چهار سوار بفرارخت بر آن رفته و پنج آن بادشاه گنبدی بر آن صورت و قطر شش صد گز و ارتفاعش صد و بیست گز و پنجین گنبد بر تکلف در عرصه جبل و در تمام رسانیده گویند که چون آن عمارت به اتمام رسید سلطان با حضار جماعه افاضل مالک محروسه امر فرمود تا اکابر و افاضل و سادات و شیوخ هر بلاد و جمیع آمده در آن گنبد مجالس سازند تا برکت قدوم و نفس آنجماعه در آن بقعه بحصول پیوندد و از جماعه حضراتیکه در آنحضرت حاضر بودند یکی شیخ صفی الدین از دیلمی و دیگر شیخ علاء الدوله سمنانی بوده که هر کدام در یک طرف بادشاه مسکن نموده بودند چون مغرور طعام گسترده شد شیخ علاء الدوله بطعام میل نموده شیخ صفی الدین میل نمود بعد فراغ تمام سلطان گفت زبیر کی در خدمت شما بود و خیزان شکی نیست اگر این طعام حلال بود شیخ صفی الدین چراسیل نکرد اگر حرام بود شیخ علاء الدوله چون میل نمود شیخ صفی الدین گفت که حضرت ایشان بجز اندک جزایقات بریز از خربشی افتد شیخ علاء الدوله گفت که حضرت ایشان شاهبازان و شاهباز بر طبعه نمی شنیدند بادشاه را بسیار خوش آمد که آن دو بزرگ را بیکدیگر استایش کرد و از برای کجایان ولایتی است مثل بر بلاد و قصبات و از اینیه فلک آذرین لی بران بن اهود بن شام بن نوح غایه اسلام است صاحب تذکره گوید که بعد شاپور و الاکان مروی آذر با دنام و آذر با بجان دعوی پیغمبری کرد و بسیاری از اهل آن دیار با و ایمان آوردند و سالور او را بگرفت و بعضی از فزارات را بر سینه او گذاشت ضرر با و نرسید مردم هر معتقد او شدند و او مردم را بشباب تحریض نمود و اباحت میفرمود بعضی آبا و اجداد او بایمان را به نام او میخواندند و نذر اس در میان ولایت آذر با بجان جریان دارد گویند هر کس که پناه بر آن بگیرد و دو پا می بر شکم زن باردار شد و وضع حمل بر او آسان شود و نمسکه که بر کنار آن ولایت افتاده و فارق است میان گرستان و شروان و آذر با بجان و مراغه چشمه است که چون آتش بر آمده اند راهی جریان می ماند سنگ شفاف انعقاد می یابد که آنرا مردم خوانند و اکثر هوای شهر آذر با بجان بسرو می ماکل است و صد و شش ولایت عراق ششم و موغان و گرستان و ازمن پیوسته طوش از نا کوه تا شهر غلخال و عرضش از مروان تا کوه سینا پنجاه و پنج فرسنگ است و در الملک آذر با بجان اول مراغه بود و باز تبریز گشت تبریز معظم ترین شهرهای آذر با بجان ملک ایران است بریده خاتون زوجه بارون رشید در سنه یکصد و پنجاه و هجری شهر زاینده کرده بردایت مولف صبح صادق از اینیه یلاس نیزه فیروز شکانی است شاید بنا بر اسلزله خراب شده باشد و در عهد بارون زوجه آتش پیغمبران پر داخت القصه تعمیر زبیده خاتون بعد از چند روزی بسبب زلزله خراب شده بود و در زمان متوکل عباسی باز عمارت یافت و باز ویران شد و همچنین چند مرتبه خراب و آبادان گشت تا در عهد واثق بالله عباسی حکم مامشاه اندک مصری بطایع عقب از شهر بنانها گویند از آن زمان اکثر از زلزله خراب گشته و بعضی گفته اند که چون کاریز بسیار در اطراف شهر ساخته شده و منافذ زمین کشاده گشته هر آنیمه تجارت القدر محتسب می کرد که زمین را در حرکت آورده شهر را خراب سازد و تبریز در عهد سلاطین چنگیز

دارالملک بوده بتدریج عمارات بسیار از مساجد و مدارس و اسواق و حمام و غیره ذلک ساخته شده و غارخان عمارتی عظیم  
 جنت متجیع خود در آن شهر ساخته و خواجه رشیدالدین موضع لبنان کوه و پور او غیاث الدین محمدر و دیگران امین رفیع و مساجد عالی  
 بنا نهادند و اکثر میوه های آنجا خوب تر پیدا میشود و خصوص سبب و امر و دوز و آکو و کیلا و پهل و انگور و آب نهران رود که از کوه  
 سندمی آید یا نقد و ابد کار بزرگان از آن خارج نموده اند تمام در باغات و از لغات تبریز صرف میشود و متوطنان آنجا سبب  
 چهره و خوب صورت و صاحب نخوت باشند و معاشران لطیف و صاحب جمال در آن شهر بسیار بوده اند شصت و شش از صفات تبریز است  
 از دیار آن شهر با سه تیره آذربایجان است و برکنار رود ارس واقع شده و مقتدا و چند چشمه از میان معموره آن آنجا  
 می پذیرد و مردم آنجا در عبادت نهایت وقت را بکار می برند مردم اردو بار را خانه پرست و اهل تبریز را زن پرست و با آن  
 پنجوان را زن پرست میخوانند در اردو باره میوه سبب ساطانی و امر و دنیا کو تر می شود هر آنکه بحسب وسعت و فصاحت و لطافت  
 کوه و صحرا و کثرت میوه روح افزای بسیاری از بلاد ایران رجحان دارد اما واداران دیار بسیار اتفاق می افتد و در تمام  
 ایران جنت بستن و حدیثی از آنرا یافته اند خواجه نصیرالدین طوسی بعد از تفتیش بسیار در آنجا حدیثی از خلیفان شهر متجیع  
 میوه در آنجا فراوان می باشد و در یکی از دیهات آن چشمه است که آبش در تابستان پنج می بندد و بر طرف مناره چشمه است  
 که در آنش بقیه مرغ نجته میگرد و در یک فرسخی خلیفان کوسه است بچون دیوار کم و بیش و ولایت گزار تقاع دارد و بر فراز آن  
 بشکل حربه کوسه تخمینا پانزده گز بیرون آمده همیشه از آن حربه قطرات فرو می ریزد که نزع آن بر این آب است و در میل بخت  
 درختان و آب های روان آن بسیار میوه های بسیار است و مواش در غایت سرودی است چنانچه در بعضی مکان غلگه  
 بدور و اندر خورد و متوانا کرد و آن میوه های قلیل چون سبب و امر و غیره دیگر حاصل نمیشود اما بنا بر قرب و جوار تبریز هر چند که  
 خوانند میر است و صل سبیلان که از آن علم جمیل جهان است در چهار فرسنگ اردبیل واقع است و بر زیر کوه قلعه بوده موسوم  
 بدربهن که روئین دژ نیزش خوانند چون میان کخسروین سیاوش و فرام سیاوش بن کیکاؤس کیانی جنت سلطنت مهم متابع  
 رسد سران سپاه قرار دادند که هر که فتح در بهمن نماید پادشاه او را پادشاه نخست فریاد باطله سس و کسم بود و در آنجا رفت و  
 کارنا ساخته بازگشت چنانچه فردوسی در شاهنامه بیان آن نموده پس از فرام کخسرو و ویا کو در زوکیو و غیره فتح نمود و کیکاؤ  
 او را به پادشاهی نشاند و خود را نیز گزید و کخسرو فرمود تا اردبیل عمارت کرد و دو گون بند چون از موهان و قرا باغ بیرون آمند  
 درینجا باشند و آن گیسای است که ترکان آنرا بوستان گویند هر چهار ماهی که آنرا بخورد البته میرد اما آنقدر زمین که از آنجا  
 کوه سبیلان را توان دید آن زمان کار نه نباشد شیخ صفی الدین اردبیلی که نسبش به امام موسی کاظم علیه السلام میرسد  
 از آن شهر است صاحب مقامات و کرامات بوده سلاطین صفویه که در ایران سلطنت رسیدند از اولاد او نند و نیره اش  
 خواجه علی که بدستور جد بزرگوار خویش بوده امیر تیمور صاحب قران چون از سفر روم بار و میل رسید خواجه علی را بدید  
 و معتقد او شد و بحسب خواهش او سیران روم را که در محبس داشت نجات داد ایشان مرید شیخ شد و باریا خویش بشتافتند  
 و چون سلطان جنید بن شیخ صدر الدین ابراهیم بن خواجه علی بر سندان شاد داشت و مرید بسیار جمع آورد مرزاجان شاه  
 بن قرا یوسف والی ایران توهم نمود و پیغام داد که از مملکت من بیرون رو سلطان با جمعی کثیر از مریدان بحال شرافت

اما بدینار بگریخت ایمر کبیر ابو الفیض حسن بیگ فنا قونیلو صاحب دیار که در اغاز و اکر ام او کوشید و خواهر خود خدیجه بیگم را با او  
 در سلک از دواج کشید سلطان حیدر از دست او شد پس سلطان جنید بامریان یغیای کرستان شتافت و بسیاری از کافران را  
 بکشت و چون بگردش روان رسید امیر خلیل شروان شاه قصد او کرد و میان ایشان رزمی صعب اتفاق افتاد و سلطان جنید  
 شهادت یافت مردان او مقتدر پسران سلطان حیدر شدند و با او پیوستند سلطان حیدر بجای پدر نشست و شک  
 بشروان کشید شروان شاه با او رزم کرد و سلطان حیدر کشته شد و خدیجه در شروان مرقوم است با جمعه سلطان حیدر با جمعی از  
 قهرمزی شتغل بر دوازده ترک بر تارک نهادی و هر که مرید او گشتی با جمعی چنان با او دمی و آن طایفه را قبول داشت گفتند  
 یعنی سر پس چون وقتی حسن بیگ اقا قونیلو و لای دیار که خواهرش خدیجه بیگم مادر سلطان حیدر بود جهان شاه  
 والی ایران را بکشت و بر آذربایجان و عراق استیلا یافت و دختر خود علم شاه بیگم بهمشیره زاده خود سلطان حیدر داد و از سه پسر  
 متولد سلطان علی و شاه اسمعیل و سید ابراهیم و ولادت شاه اسمعیل در دوشنبه گشت و پنجم حبس شده بکشت و دود و  
 اتفاق افتاد و دولت قزلباش تاریخ است گویند که سلطان حیدر بر دست شروان شاه شهادت یافت یعقوب بیگ بن  
 حسن بیگ اقا قونیلو فرزندان سلطان حیدر را القاعه صخره محبوس نمود چون رستم بیگ اقا قونیلو با طاعت رسید و بکشت  
 و دود و همیشه بجزی ایشان را نجات داد و سلطان علی مرزا که از بزرگترین فرزندان سلطان حیدر بود و نزد او رفت و در مسکن  
 رستم بیگ را ناما بفرخواست و اوقع شد مرا هم شجاعت بظهور رسانید رستم بیگ ظفر یافت و از تو هم نمود و عدرا نایبش سلطان علی  
 میرزا دریافت و به اردبیل رفت رستم بیگ فوجی بقایب ایشان فرستاد و در یک فرسخی اردبیل میان ایشان محاربه شد  
 سلطان علی میرزا شهادت یافت و شاه اسمعیل با برادرش سید ابراهیم بگیلان شتافت کار کیا مرزا علی صاحب گیلان  
 در اغاز و اکر ام او کوشید رستم بیگ هر چند نامه با دوش داشت که شاه اسمعیل را بحضور نفرستد هیچ درنگت شاه اسمعیل در باز ندم  
 محرم سه صد و پنجاه و پنج هجری بسن سیزده سالگی بغیرم جهانکشا با چهار صد صوفی از کار کیا میرزا علی مرخص شد و در برابر نشان  
 جدد و اردبیل رسید و در حدود آذربایجان و از بر بجان از طوالت استخا و شام و روز و بلود و القدر و افسار و قاجار و غیره  
 قریب هفت هزار کس که مردان سلسله عالی بودند و بر جمع آمدند در سینه نصد و شش هجری اولش و در نهادند و انشا و  
 بایست و شش هزار سوار قصد او کرد و رزمی صعب اتفاق افتاد و شروان شاه بقتل رسید و پسرش شیخ شاه بکنار در بای خزر گریخت و از  
 بگیلان رفت ابو المنظر شاه اسمعیل صفوی بر شد و آن استیلا یافت و خطبه با خویش خواند قاتلان پدر را بکشت کار  
 بانام کرد و به بعد او رسیده بر تخت بنشین شد و مذهب امامیه را رواج داد و در نهان الحق تاریخ یافتند و در نصد و شش هجری  
 متوجه عراق عجم شد و مفتوح ساخت و محمد خان سبستانی صاحب ما و لاهن و ترکستان و طبرستان و خراسان بغیر  
 رزم شاه اسمعیل از هرات بمرو رفت شاه اسمعیل از مسجد مقدس متوجه او شد مقدمه سیاه سینک خان با مقدمه شاه اسمعیل  
 در لواحی قریه ظاهر آباد رزم کرد و منهنم بمرو رفت سینک خان در مرو متحصن شده شاه اسمعیل روزی چند بجا بمرو توقف  
 کرده بر پسیل نه میست گنج نمود امیر خان موصلی را با سه صد سوار بر پسیل محمود گذاشت و مقرر نمود که چون او بیکان  
 او گفتند روزی نه میست نه سینک خان آنرا بر ضعیف حمل کرد و با پانزده هزار اورک بدیرون آمد غرضم لتا قب کرد امیر خان را

از زندگان



برید و بگریخت سینک خان از نهر محمودی که پشت چرخ قدری مسافت طی کرد با شکر شاه رسید که در محله وسیع سعادت قتل استاده  
است پس زرمی صعب اتفاق افتاد سینک خان نیز میت رفت و هنگام فراز از غایت اضطراب بابا القاسم کس بچار دیواری در تیر  
که راه بیرون شدن نداشت سپاه شاه را در رسیدن آن محوطه را احاطه کردند و بویاری از او بیکان را بکشت و سینک خان را  
در میان کشتگان جستند و در زیر حیفه یافتند سرش را بر بدن و نزد شاه بردند فتح شاه دین پناه تاریخ این واقعه است و در نصیر  
و منفرد و بحریم غم خیز و در نهر و غیره نمود و از خراسان و جمع کرده با صغمان باز گشت و در مقصد و پشت بحریم سلطان ابراهیم  
صاحب روم لغزم نزد شاه روی بایران آورد و در موضع خالداران که پشت فرسخی از تبریز است تلافی فریقین اتفاق  
افتاد سلطان سلیم با دوست هزار سوار روی به رزم آورد و دوازده هزار توپچی پیش خود یار داشت و پیش ایشان دیوار  
از آیه کشید و آنها را از زنجیر یک و یک بست محمد خان استاجلو والی دیار مکر بعرض شاه رسانید که صواب آنست که هنگام کوچ  
یارو میان مصاف و هم که در آنوقت دیوار آیه ترقیب ننهند و او شاه بعصلاح و در پیش خان آن رضاند و بالاخر مقابل  
عظیم اتفاق افتاد و بسیاری از روسا سپاه شاه و امرا و قزلباش بر خیم توپ و تفنگ رویان بر خاک پراکند و قتل  
شاه حال بازینوال دیده باشا خان قزلباش فارس و از یارو میان حمله آورده و بار آنها رسانید و زنجیری که از آنها  
بدان بسته بودند بضرر تیغ بر نهد و میان مخالفان درآمد و دست بر سر عظیم نمود چون اکثر سپاهش بقتل رسیده بودند  
شاه برگشت و بدر کین رفت و سلطان سلیم به تبریز آمد و بعد از هفت روز مراجعت نموده شاه به تبریز آمد و در آخر  
این سال حکومت خراسان به شاهزاده طهماسب مقرر شد و شاه از کثرت شرب خمر مریض شد و در گذشت طاب مضجعه  
تاریخ است و بعد از دیویشش ابوالنظر شاه طهماسب بن شاه اسماعیل در سن یازده سالگی سلطنت رسید لوط خاتون تاریخ  
است و او باو شایسته و نیکو پرور گار بود اما لی ایران بعد از او اسودگی تمام داشتند در محرم سنه نهصد و سی و پنج هجری  
عبید خان با سائر سلاطین اوزبکیه با شاه طهماسب زرمی صعب کرد سپاه شاه نیز میت رفت شاه بجای قلیل در میدان  
بماند و در خواب بشارت فتح یافت صبح دیگر روز با جمعی قلیل بر اوزبکان که بغارت مشغول بودند حمله برد و غلبه یافت  
عبید خان زخمی شد و بگریخت شاه طهماسب به نیشاپور شد و خراسان مغبوط ساخت و بعراق باز گشت و بعد از شش  
و در مقصد و پنجاه هجری نصیر الدین جالون بادشاه فرمان روانی هندوستان از شیر خان افغان منهنم بایران  
آمد و از جمله تحایف که گذرانید قطعه الماس بود که چهار مثقال و چهار دانگ وزن داشت در کتابی دیده و گفته که  
جالون بادشاه از قند مار غریت ایران نمود و این چند ابیات بدستخط خاص بشاه طهماسب قلمی نموده فرستاد  
بیت خسرو اعریس با عنقاس عالی بهمیم قایم کوه قناعت را نشین کرده است طالع شمس است عمری پشت  
بر سن کرده بود این و م از کین و عداوت روی بر سن کرده است روزگاری مغفله گذرم نهاد و جو فروش بدست  
طبع مرا قانع بار زن کرده است التماس از شاه آن دارم که با سن آن کند آنچه با سلیمان علی در دست آن  
کرده است شاه طهماسب شعر به چند در جواب آن التماس نمود و فرمان بنام محمد خان حاکم هر سه مشتمل بر همانند  
و لواضع جالون بادشاه قلمی فرمود و رباعی اعترافه ای یک صبا کو غیر مقدم دوست و خبرت را به دست و در همه بام

و

و ناخالص کند

باشد آنروز که در بزم وصالش یکدم به پیشینیم براد دل خود بهارم دوست به اقدام آن سبب لال توجه آن بادشاه حم جا  
 دست اترام غنیمت نوشته شکرانه با بجا آوردند و فرمان که بنام محمد خان بدستخط خاص نوشته این است ایالت پناه شوکت  
 دستگاه شمت الا ایالت والاقبال محمد خان شرف الدین اوغلی بکواله و فرزند ارجمند ارشد و حاکم دار السلطنت هرات و  
 میر دیوان با انواع اعطاف و الطاف بادشاه سرفراز گشته اند آنچه در باب توجه ریایات عالیات نواب کامیاب بهرگاه  
 خورشید قنات گوهر دریای سلطنت و کامکاری و دوخته چمن آراسه فرمان دمی و جهان داری نوز عالم افزو ریوان سلطنت  
 و جلال سرفراز جو بیار سعادت و اقبال گاشتن شوکت و عظمت غمزه شجره طایفه خلافت و نصفت بادشاه برین خشنود و جز  
 نیز عالمتاب فلک کامرانی بدر بلند قدا و اوج خلافت و جهان بینی قدوه و قبله سلاطین عدالت آیین مهر و تهر و خواقین صاحب تکلیف  
 شهر یار عالی نسب تحت سروری خاقان معالی حب ملک عدل گسری سلطان سکندر نشان جم جاہ علی بان سلیمان  
 قدر تحت نشین صاحب هدایت و یقین جهان بان وارث تحت و تاج صاحبقرانی مصباح شکوت گور کافی نور چشم سلاطین  
 روزگار تاج فرق خواقین نامدار المودین عند اللہ لغیر الدین محمد هالیون بادشاه غازی خلد اللہ تعالیٰ حسب الامال  
 الی یوم الممال بمسابق نوشته بود چه گوید که چه قدر سرور حضور روی نمود و فرموده امی یک صبا اقدام ندانند که این خبر خبر اول است  
 سرور را از ابتداء عمل پوشکان نبل به آن ایالت پناه مرحمت فرمودیم می باید که مقصد یان خود آنجا فرستند که مال و سبب  
 و وجوہات ویوانی آنجا از ابتداء سال حال تصرف نموده بمواجب شکر ظفر اثر و ضروریات خود صرف خود نمایند و بکوت  
 نشان مذکور شد فصل بفصل روز بروز عمل نموده از مضمون مطاع و مخالفت نماید با مقصد کس از مردم عاقل روزگار  
 دید که یک اسپ کتل و یک اسپ تر کاب براق در خوران داشته باشند تعین نماید که باستقبال آن شاه صاحب قبل  
 رفته با مقصد راس اسپ خوشترنگ که از درگاه معلی معزین طلائع است آنحضرت فرستاده شد و آن ایالت پناه در  
 طوایل خود سی راس اسپ قومی جبهه آسوده که لایق سواری آن شهنشاه معز که دولت و کامرانی بوده باشند انتخاب و  
 زمین های لاجوردی نقش با عتقانهای نر زلفت و زرد که لایق سپاه سواری آن بادشاه حم جاہ باشد بالاس  
 سپاه نهاده هر اسپ را بدو نفر از ملازمان خود داده روانه گردانند و کمر و خنجر خاصه سرفیه نواب کامیاب مرحومی مقصور  
 علیین آشنایی انار افتد بر مان شاه بابا ام به نواب هالیون ناز سیده بجوهر نصیب مکل است مع شمشیر طلا و کمر بند مرغی  
 فتح و نصرت و شگون آن بادشاه سکندر آیین فرستاده شد و موازی چهار صد توپ و مخمل و طلسم فرنگی و مرکب و مل شد یکصد و پنجاه  
 جامه بخت خاصه آنحضرت است همه ملازمان جبهه کافقر نشان آن کامیاب و قالیچه مخمل و خوابه طلا بافت و نمد تکیه کرکی که با اسر طلسم  
 و سه روج قالدین دوازده درعی کوسفالی خوش قماش دوازده جادر قرمز بنر سید فرستاده شده بطریق حسن ساینده روز بروز ستره لایق  
 سر برده نموده با مان های سپید که باروغن و شیرخمیر کرده باشند از پانه خشنایان داشته باشند مکل نموده جبهه آنحضرت فرستاده باشند جبهه  
 مقربان مجلس حضرت عالی و دیگر ملازمان فردا ارسال نموده باشند و آنچنان قرار دهند که فردا در منزل دستها که نزول فرمایند تا روز  
 جادر با بصفا و لطیف و نقش شامیان های طلسم مخمل زرد و زری بر پا کرده در کارخانه بطبخ و جمیع کارخانهای ایشان از مرتب ساخته نصب نمایند  
 که هر کارخانه ضروری آن مهیا باشد چون ایشان به دولت و اقبال نزول فرمایند شربت به آب لیمون گلاب خوش طعم ساخته و ببارف و بخ سرد

بکشند بعد از شربت مر با همی سبب شکالی و ششده می و مندر وانه و انکور و غیره میوه های لطیف با نانهای پدید به دستور که مقرر شد حاضر سازند  
و سعی کنند که تمامی شهر به در نظر آن سلطنت پناه آید کباب و غیره شربت خل نمایند هر روز با الفصد طبق طعام الوان با شربت و کباب و غیره و از آنکه میکشند  
باشند و ایالت پناه بکلیه بیکر بگی برات و ایالت پناه جعفر سلطان فرزندان و قوم خود را با هزار کس که بعد از سه روز که آن  
یا الفصد کس رفته باشند با استقبال فرستند در آن سه روز لشکریان و امیران مذکور رنگ یزنگ در نظر آرند و اسپان  
لویجاق تازی مقرر دارند که بکلا زمان خود بدهند که هیچ ضرر نیست سپاهی به از اسپ خوبیت سراپای آن هزار کس پاکیزه و نگین  
کرده باشند و چنین افراد و در چون آن امر بکلا زمست آنحضرت رسند زمین ادب و قمار و تکمین پوشیده یکمیک خیریت نماید  
احتیاط کنند در سوار سوار می و غیره میان ملازمان امر ملازمان آنحضرت گفتگو واقع نشود و هیچ وجه از وجود آنزدگی بکلا زمان  
آن حضرت نرسد در وقت سوار می و کوچ لشکر از امراد دور دور خدمت کنند و بخت کنتک هر یک از امرای مذکور که باشد  
در محل و مکان آنحضرت کنتک داده باشند و بنوعیکه در خدمت بادشاه خود خدمت میکنند خدمت کنند و بخت کنتک ادب باشد  
منظور داشته بعمل آرند و هر ولایت که بر سرند همین فرمان بواسطه آنجا را و بخت نمایند مقرر دارند که آن امیر خدمت شایسته  
نمایند مهمانی بدین دستور ظهور آورد که مجموع طعام و حلاوه و اشربه کمتر از یکمیزار و پانصد طبق نبوده باشد و خدمت  
ملازمست آن سلطنت پناه باشد و علی هر کی تعلق به ایالت پناه بخار خان بیکر بگی دارد و چون امرای مذکور بکلا زمست رسند  
هر روز یکمیزار و دو دست طبق ایوان که لایق حال بادشاهان بوده باشد در مجالس آن بادشاه گرفته باشد هر یک از  
امرای مذکور در روز مهمانی نه اسب پیشکش نمایند که سه اسب خاصگی باشد و یکی بامیر غلسم محمد میرام خان بهاد  
تیج اسب دیگر بامیران مخصوص بهر کس که لایق باشد هر یک فراخور حال بدهند و اسب تمامی از نظر حجتی اثر گذارند  
اگر نمائی که کدام اسب از نواب کامیاب و هر یک که قبل گذشت قرار یافته باشد که از فلان امر باشد بگویند و این حکایت  
هر چند بدنامست لایق خواهد بود و بنحو این بود و دستور که مقدر در باشد ملازمان رکاب ظفر انتساب را مسرور دارند  
و آنچه نهایت کجاست و مخجاری باشد ظهور آورند و خاطر انجاعت را که از گردش و زنگار عذار خجاست دارد و بدلداری نمی برانند  
که درین نوع اوقات لایق است مسرور گردانند که خوشنماست بدین دستور همه وقت منظور باشد تا حضور دارند و بعد از آن آنچه لایق  
باشد از جانب اسمول خواهد گشت بعد از طعام مفرحات و حلاوه و پالوده که از قند و نبات طرح نموده باشند مر با همی بطبخ و سینه  
خطائی خاصه که بکباب و غیره و شربت مشک معطر باشد بحاجس بر نند و حاکم بعد از مهمانی و خجاست مذکوره از ولایت آنجا حاضر جمع نموده  
تا بار سلطنت عزت بگی رفیق خدمت بوده و دقیقه از دقایق خدمت نامرعی نگذارند و چون آنحضرت بد و از ده فرسخی ولایت مذکور برسد آن  
بکابر بگی یکی از ادبای کاروان خود را در خدمت فرزند ارجمند گذارد که از شهر و خدمت آن فرزندان ارجمند خبر دار باشد باقی لشکر ظفر قرین از  
شهر ولایت و مسجدها از هزاره و مکرر و غیره تاسی هزار کس بشمار صحیح رسد از ملازمان ملک آن ایالت پناه همراه بر داشته استقبال نماید  
و چادر و سائبان در اسباب ضروری از شتر و استر قطار همراه بر و چنانچه اردوی آراسته بظفر آن بادشاه در آید  
چون بکلا زمست آن بادشاه مسرور گردودین از جمع حکایات دعای بسیار از جانب مادر ساند و چنان روز که بکلا زمست تمام  
کرد و بتوزک و قاعده لشکر نزول نماید ایالت پناه در خدمت استاده رخصت مهمانی سه روزه طلبیده سه روز در آن منزل مقام کنند

روز اول جمیع لشکریان پادشاهی را بجلت فاخره که از طاس و کجوب بومی و دایره ایهای جامی و شهنری باشد خلج سازد  
و مجبوره را بالا پوشش نخل بدهند بهر نفر از لشکریان و ملازمان و دولتان تبریز یک یوم الحرج بدهند و طعام های الوان  
بدستور که مقرر شد سر برآه نموده محاسن ملوکانه بپارزد که زبان بایستین و آفرین گوید و آواز و آواز و بگوش عالمیان  
رسد تفصیل لشکریان را داده روانه درگاه عالی گردانند و مبلغ دو هزار تومان تبریز از تحویلات خاصه شریفه که بدارا  
مذکور میرسد باز یافت نمایند و صرف ضروریات خود کنند و آنچه نهایت بندگی و خدمتگاری بوده باشد بجان منت داشته  
لطبور آورند از منزل مذکور تا شهر چهار روز بمانند هر روز ممانی طعام بدستور اول میداده باشند باید که در روز ممانی  
اول و دوم و سوم ایالت پناه مانند چاکران و خدمتگاران کمر خدمت بر میان بسته آداب خدمت بجا آورند لشکر آنکه این نوع پادشاه  
که بدیه است از بدایمی آید همان باشد در ملازمت خدمت آنچه نهایت خدمت باشد بجا آورند و تقصیر نمایند هر چند انواع  
جان سپاری و خون گرمی نسبت آنحضرت میرسد پسندیده تر خواهد بود چون فردا بشهر خواهند رسید امروز درون پادشاه  
عینده گاه سبز حیایان خاد و درون طاس قرمز به کرباس سفیدی که درین ایام اتمام داده عرض کرده بودند تزیین  
و بند و ملاحظه نمایند که هر جا خاطر خاطر آن عظمت مسرور باشد در هر گل زمین که در آب و هوا نیست لطافت متیاز  
داشتند باشد رضا جوئی آنحضرت نمایند و در خدمت ملازم و از دست بر سیننه نهادن پیش رود و عرض نمایند که از دو  
لشکر و استیاب تمام پیشکش نواب کامیاب است در راه کوچ و میهم خاطر اشرف را بهمن بانی که در کمال استحکام باشد  
خوشوقت سازد و خود از منزل که فردا بشهر خواهد آمد رخصت طلبیده روانه خدمت فرزند ارجمند کرد و علی الصبح  
آفرین را بخدمت استقبال از منزل بیرون آورده سوار پاک در نور و زیار بهال بدان ارسال داشته ایم بیوشاند  
و یکی از پیش سپیدان ادباق بگوید که از معتمدان آن ایالت پناه بوده باشد در دایره سلطنت مذکور گذشته فرزند  
ارجمند را سوار کند در وقتیکه بشهر برود ایالت پناه قمر سلطان در خدمت نواب کامیاب باشد و چون فرزند ارجمند  
بیرون آید قدغن نمایند که جمیع لشکریان مقرر سوار شده متوجه استقبال شوند و چون نزدیک آن بادشاه عظمت و نگاه  
رود و چنانچه میداند میان ایشان و بادشاه یک تیر پرتاب باشد آن ایالت پناه پیش رفته التماس نمایند که بادشاه  
از اسب فرو تر نه آیند اگر آنحضرت قبول کنند در ساعت باز گردد و آن فرزند بر خوردار را پیاده کرده به تحویل تمام روضه  
گشته ران و رکاب آن بادشاه سلیمان بارگاه را بوسیده قواعد خدمت و عزت و حرمت آنچه مقدر باشد  
لطبور آورده خدمت کند و بار اول آنحضرت را سوار کرده دست نواب کامیاب را بوسه داده فرزند ارجمند را متوجه سواری سازد  
بدستور سوار گردانند و متوجه اردوی خود شوند و آن ایالت پناه خود نزدیک فرزند ارجمند باشد اکبر بادشاه شهنی و حکایتی از بر خوردار  
نیکو خصال پس و آن فرزند بواسطه حجاب جواب نتوان داد و آن ایالت پناه جواب لایق عرض نماید و منزل مذکور آن فرزند پادشاه  
را همان نمایند بدین دستور چون چاشت گاه رسد فی الحال سه صد طبق با خضر نجاس بهشت آئین آورد و بین الصلواتین عشا یکبار و  
دو است طبق الوان بر طبق های نقره و نلکه که مشهور است بحدیثی و طبق های نقره و نلکه که طلا و چینی و مغفور با سرش با نصف طلا  
و نصف نقره و نلکه آن تمام مصع کاری بر روی آن آنها نجاس آید و سفرهای قلمکاری و طبق کاشانی و بعد از آن بیات لذتبخش و فوق حال کلیم

بعل آرند مفت ز اس اسپر غنا از طریق اول از طوبایه آن فرزند جدا سازد و بجاها می نخل پوشانیده و پنک های نصب  
 و ابریشمی برین عمل پنک سپید بر جیل نخل سرخ پنک سیاه بر جیل نخل زرد بکشد باید که مخطصا بر ملاحظه دست محمد و قاسم قانونی  
 و اساد شاه محمد سرناسی دست باد یوسف کمانچه و دیگر گوینده و سزائنده که در شهر مشهور اند همه وقت حاضر بوده باشند  
 که اوقاب خجسته ساعات آن باد شاه بعثت گذرانند چه هرگاه نواب کامیاب خوابد بنغمه و ترنم آنحضرت را خوشوقت  
 سازند و کدورت از ایشان بردارند هر کس که قابل آن محاسن باشد از نزدیک و دور بوقت حاضر الوقت و انجمن  
 باشند و دیگر از شکار باز و یا شته و شاهین و جرج و بجره در سر کار موجود باشد از نظر بگذرانند هر قدر خوش کنشایش نمایند  
 ملازمان ایشان تمام حاجت فائز آبریشمی از هر جنس رنگ برنگ فراخور حال هر کس از الوان نخل خارا و تکریم کلا تمون  
 دور و طلا یات پوشانیده و چون بمنزل خود روند ایشان را یک یک از نظر خجسته اثر آن فرزند ارجمند در آرند و آن فرزند  
 از خلق کرسی که از آباد اجداد و غیره یافته با ایشان تطافت نماید و بهر یک از ایشان جدا جدا فراخور حال اسپر پادیده  
 و انعام زیاده از ته تومان تبریز نبوده باشد و دوازده تو فور پارچه ابریشمی از نخل و طاس و کنجانی و زرنگی و مردوس  
 بافته شامی و غیره که لیاقت لطیف باشد پارچه نفیسی که در سر کار خارج میشود با سه صد نفق که هر سه کبسه بجا و تومان باشد  
 براسه خرج سرکار عالی یدیه هر روز تا سه روز در سر خیابان و کافه گاه سر سفر معوده باشند و درین سه روز در باغ  
 چهار باغ که منزل بادشاهانه است میر خیابان که در باغ عید گاه است و اصناف چهار طاق و آیین بندی شیرین بتند  
 و بهر صنعت گری که می از امرای مذکور و اشتریک سازند تا به تعصب یکدیگر هر صنعت شیرین کاری که دانسته باشند بعمل آورند چون  
 پادشاه آن مرز بوم را بقدر و مفرخنده لزوم شرف سازد و لشکر از غبار سهندان پادشاه آن مرز بوم رشاک فردوس گرد واز  
 مردم خوش طبع و لطیفه گو که در شهر هستند تمامی در نظر کمیایا اثر در آورند که باعث سرور باشد روز سوم که ازین چهار طاق  
 خیابان شهر و صفادون چهار باغ فراغ خاطر نموده باشد در شهر و محلات حدود و مواضع نزدیک شهر مقرر دارند که  
 چار نمایند که تمامی مردوزن هیچ روز چهارم در سیب باغ خیابان حاضر گردند و در هر دکان بازار آیین کلبه باشند  
 تالین و پلاس فلش انداخته عورات بیکدیگر وادوسته میکردند باشند چنانچه قاعده آن شهر است از هر کوچه و محله تعمیر و از  
 بیرون می آمده باشند که شل ایشان در بلاد عالم نبوده باشد تمامی آن مردم را به استقبال فرستد و بعد از آن پادشاه  
 را بفرست داد بگویند که پامی دولت بر کاب نهاده سوار شوند فرزند ارجمند در پهلوی آنحضرت چنانکه سر و گردن  
 است پادشاه پیش ما باشد براه روند آن ایالت پناه خوار عتیب ایشان نزدیک میرفته باشد که از عمارات و منازل  
 و بساتین هر چه پرسند جواب سنجیده عرض دارند چون بسعدیت و در شهر در آیند چار باغ را گشت فرمایند در باغچه که هنگام  
 آمدن سکن نواب همایون مابود جهت بودند و خواب کردن و نشستن تعمیر یافته و احوال بیاض شاهی مشهور است  
 منزل فرمایند و حمام چار باغ و حمامات دیگر را سپید و پاکیزه ساخته بشاک و گلاب و غیره خوشبو سازند تا هرگاه که میل  
 فرمایند بران آسایش بوده باشد روز اول فرزند ارجمند بطعام وافر همانی نمایند خوان مسلمانان باشند چون ایشان  
 بفرمایند متوجه خواب شوند آن ایالت پناه خود بپستور تمیید مهمانی کنند که مذکور خواهد شد چون ایشان بشهر در آیند جانور

عرض داشت روانه درگاه علی نمایند قوام الدین حسین کلان تر و در باده فخره دار سلطنت هرات مردوخ شهنشاه صاحب  
وقوت است تعیین کند که از روزیکه آن پادشاه کس با اتفاق ایالت پناه قرا سلطان همانا در بیشتر ملازمت مشرف  
گردیده تا روزیکه بشهر درآمده روزنامه شتخ درست کرده از روایات و حکایات و مطالبات از هر قسم که در محاسن عالی  
از مستندان و خوش طبعان ظاهر کرد و نوشته در آن طومار کرده بدرگاه غرض اشتباه سیفر ستاده باشد که بر جمیع اوقات  
نواب بایون مارا اطلاع حاصل گردد و بدستور همانی آن ایالت پناه از اطعمه و حلاوه و میوه با سه هزار طبق طبق کشیده  
شود تا بدون آن پادشاه در دار السلطنت عراق یراق ضروری بدین دستور سر بر آید اول پنجاه چادر و دست ساجان  
و چادر بزرگ موافق خیمه با که بر سه دو تختگاه مایسانند و شامیانه لاجوردی و فغفور به بست گزی و پنجاه گزی یک چوبه  
خاصه بر سه اترتیب و اده قالیان با سه چهل گزی و بست و دوازده گزی کرمانی یکصد قطار اشترو بست و پنجاه طبق  
فغفور چینی بزرگ و کوچک و اطباق و دیگهای ضروری با سر پوش با هر چه هست پیشکش نمایند امرای دیگر بدین تفصیل  
بعل آرد از طعام و حلاوه و پالوده یک هزار و پانصد طبق و سه سبب خاصه و یک قطار شتر و یک قطار شتر که آن ایالت پناه  
اول از او دیده و پسندیده باشد پیشکش نمایند حاکم غوربان و قوشچ گویند در ولایت باحرز همانی نمایند و حاکم باحرز و حاکم  
و حاکم خاف در بر خنر در آرد و محلات در محال سر سه فرهاد که پنج فرسخه مشهور است ازین مقولات که بقلم در آورده و بر  
تفاوت نماید بطریق که ذکر کرده است که باعث عتاب خواهد شد را مراد و سامی هر محال همین فرمان دستور داشته عمل آرد  
با بحله شاه طهماسب در تقظیم و تکریم جایون پادشاه کوشید چنانچه گذشت و بعد چند سال شاهزاده سلطان مراد میرزا  
پاده هزار سوار با او فرستاد تا برفت و مملکت موروثی بدست آورد شاه طهماسب در نهمصد و شصت و چهار بحر می در گذشت  
باز در حرم شهر صفه تاریخ است بعد از او پسرش شاه اسمعیل ثانی بن شاه طهماسب بر تخت نشست و از مدب  
تشیع تبر آورد و خود را از اهل سنت جماعت ظاهر ساخت چون در تنن تعصب داشت و برادران و خویشان خود را قتل  
رسانیده بود اعیان ملک از او برنجیدند تا آنکه بقصد خواهر خود سموم گشت شهنشاه روس زمین تاریخ جابوس است  
و شهنشاه زیر زمین تاریخ وفات اوست و بعد از او برادرش سلطان محمد بن شاه طهماسب پادشاه خراسان سلطنت  
رو با اختلال کرد و بالاخر تاج از سر خود برگرفت و بر سر پسرش عباس نام نهاد شاه عباس صفوی بر تخت نشست  
و کارهای بانام کرد و مملکت ایران که بهم برآمده بود ضعیف نمود و عراق خوب و حد و دروم که رومیان گرفته بودند از ایشان  
انتزاع نمود و سالها با استقلال سلطنت کرد و در سنه یک هزار و سی و هجری لشکر لغندار کشید ملک را از عمید الغریز خان که  
بفرمان نورالدین جهانگیر پادشاه هندوستان حاکم قندهار بود انتزاع نمود و همدان سال امام قلیخان حاکم فارس را  
فرمان داد تا جزیره هرمز را با اتفاق انگریزان بگیرد و جمیع کثیر را از انگریزان بکشت چنانچه جزیره هرمز بکشت و  
عساکر روم را که با متقام آن روسه بدان دیار آورده بودند بکمر نهضت داد و او را مکرر با پادشاه روم محاربات اتفاق  
افتاد و غالب آمد و در هزار و سی و شصت و هجری در گذشت و از آن دو دمان است **سلا** م میرزا ابن صفی میرزا ابن شاه عباس  
انخاطب بشاه صفی صفوی سلطنت رسید و بیت راز و پسرش شاه سلطان حسین صفوی سلطنت رسید

میرزا حسن خان

محمود خان

میر اولین خان غازی قنداری شاه نواز خان حاکم قندار ارگشته بر قندار متصرف شد و بعد از آن پورش شاه  
 سلیمان صفوی بسند حکومت رسید و نصف سلطین صفویه دیده دست لطفعلی بیگمور بهای ایران دراز کرد  
 و شاه سلطان حسین صفوی را در اصفهان محاصره نمود و چون ایام محاصره طول کشید و کار بر تحصن تنگ گردید شاه  
 سلطان حسین با نزدیکان و مقریان خویش پیش محمود خان رفت و پانزدهم محرم سنه یک هزار و یکصد و سی و پنج هجری محمود خان  
 داخل اصفهان شد و بر عراق عجم مستولی شد و شاه سلطان حسین را با نزدیکان و مقریان محبوس نمود و خود را بمحمود شاه  
 ملقب ساخته بر تخت نشست در خلال این احوال ملک محمود سمنانی و لے نیمه و زک لاجوردی نجیب شاه سلطان حسین اکثر بلاد  
 خراسان از تصرف عمالان محمود شاه بر آورده متصرف شده بودند و قلی بیگ که بالاخر نادر شاه عبارت از دوست ملازم  
 ملک سمنانی گشت و عاقبت الامر از و جدا شده او باشی چند فرامهم آورده قطاع الطریق پیشگفت ملک محمود سمنانی بسته آمد  
 و شاه طهماسب بن شاه سلطان حسین بن شاه سلیمان صفوی که پیش از غلبه محمود شاه غازی از اصفهان بطرف مازندران  
 رفته اقامت میداشت حسب الطلب نادر قلی بیگ متوجه خراسان گشت و ملک محمود سمنانی را به اتفاق نادر قلی بیگ امیر  
 کرد و بر بلاد مقبوضه او متصرف گشت و نادر قلی بیگ را بمطابق طهماسب قلیخان و نجف مست قورچی باشی سرفراز فرمود محمود شاه  
 این میر اولین خان غازی قندار سه سال بر تخت ایران سلطنت کرد و سکنه آنجا را با انواع ایدابر بجانید و اولاد  
 سلطین صفویه را از صغیر و کبیر مقتادین سوای شاه سلطان حسین که او را امان داده بودند قتل رسانید و خود نیز پی  
 ایشان در گذشت و بعد از او اشرف شاه غازی که ابن عسلم بود سلطنت ایران رسید و به اشرف شاه مخاطب شد  
 و در خلال این احوال افواج قیصر روم به سر وقت اور رسید تا شاه سلطان حسین را از زندان بر آورده پیش و لے روم نزد  
 اشرف شاه سلطان حسین را بقتل رسانید و بار و میان صلح کرد و با عساکر موفور از اصفهان متوجه خراسان شده  
 شاه طهماسب و طهماسب قلیخان بیستم صفر سال یک هزار و یکصد و چهل و دوم هجری بمقابله اشرف شاه شتافتند و قتالی فاحش  
 نمودند اشرف شاه منهرم باصفهان رفت و آنچه از خزائن و اموال توانست برداشت بسبت فارس شتافت شاه  
 طهماسب بن شاه سلطان حسین سلطنت رسید سلطنت ایران بعد از هفت سال باز بجانان صفویه مستقل گشت  
 نادر قلی بیگ مخاطب طهماسب قلیخان بمقابله اشرف شاه شتافت و او را بار بار ساخت چه خبر الله بلوچ نهر شاه  
 را با دست و دی چند امیر کرده بدرگاه شاه طهماسب فرستاد و طهماسب قلیخان بعد از این قضایا متوجه همدان شد و بر و لے  
 آنجا ظفر یافت و حدود عراق عجم از مخالفان صفانی نمود شاه طهماسب از استیلا طهماسب قلیخان بخاطر اندیشه  
 بر و لے طهماسب تیریز در تصرف اولیا استخلص گردانید و الواسع بر گمان و افغانه را متاصل کرد و افغانه ابدال را و بر  
 محاصره کرد و بعد از هشت ماه قلعه هرات را مفتوح ساخت و نجف مست شاه طهماسب آمده و بنابر بعضی اطوار که لایق  
 نبود در خاطر غل شاه طهماسب را مقرر نمود و بالاخر او را با طائف الجیل از سلطنت خلع کرد و باستغواب شاه طهماسب  
 امیر او را که کودک دو ماهه بود نام سلطنت بر او گذاشت و به شاه عیسا سوسوم ساخت و شاه مغزول را بخراسان  
 فرستاد بر جمیع حاکم متصرف و لشکر که بعد از کشید احمد پاشا حاکم بعد از تحصن شد و طهماسب قلی خان محمدر



پرواخت ایام محاصره قریب یکسال رسید نوبال پاشا از طرف دلس روم بمرد احمد پاشا رسید و طهاسب قلی خان بعد  
از رزم از بغداد میان دولیال پاشا منظم بهمان شد و در عرض چهار روز لشکر را گنبد را جمع کرده بمقابله افواج روم که قویال پاشا  
تبعاً قبش فرستاده بود پرواخت و در یکمزار و یکصد و چهل و شش هجره بران ظفر یافت افواج روم منظم بموضع کرکو  
نزد دولیال پاشا رفتند طهاسب قلی خان تعاقب او نمود و دولیال پاشا از کرکو پیشتر بر سر جرابه یرون آمد و صفت قتل بیار است  
طهاسب قلیخان قتال فاش کرد و دولیال پاشا بقتل رسید و میان منظم شد و غنیمت بیشمار بردست سپاه ایران  
افتاد طهاسب قلیخان اندیشید که در حالت مالدار سپاهیان در خود داری و حفاظت مال خود را نخواهند بود و تن در  
رزم نخواهند داد و حاکم فرمود که غنیمت را جمع آرید چون فرا رسید منظم همه را آتش داد و بسوزت و دلهاس سپاه کباب شد  
و متوجه بغداد شد و آنرا باز محاصره کرد احمد پاشا شخص گردید و در خلال این احوال خبر رسید که محمد خان بلوچ حاکم دیار خارا  
بغنی کرد طهاسب قلیخان از احمد پاشا صلح کرد و با محمد خان رزم نمود و غالب آمد و او را اسیر گردانید و پشمان او را بکار داد و حقه  
بیرون آورد و و خاطر از مخالفان پرواخت و شوقی طلب هم برسانید و در سنه یکمزار و یکصد و هشت هجری بر تخت سلطنت  
ایران نشست چنانچه اخیراً ما وقع تاریخ جلوس اوست و خود را به نادر شاه مخاطب ساخت و او را پیش ازین در سلطنت  
نیز میگفتند و او از قوم افشار بود و پیش ازین نادر قلی بیگ افشار پسر امام قلی بیگ از سایر الناس عده امیور و بوده و بنحوا  
احوال و تنگی میبشت امام به میرده بابائی بیگ که رئیس جمعی از افشار امیور و بود و بعد از فوت امام قلی بیگ زن دوم او را که  
نادر نادر قلی بیگ باشد در عقد خود آورد و نظر بر دو فرزندش نادر قلی بیگ نموده دختر خود را که از زن اولین و هشت یا دوسوب  
نمود یعنی سبب رفاه احوال نادر قلی بیگ گردید و شتر شده رسید بجایگاه رسید یعنی نادر شاه شهنشاه گویند با الحاح بعد از  
جلوس بر تخت ایران بهمت قندهار شتافت تا مدت قلعه قندهار را محاصره کرد و در جنب آن شهر که آباد کرد و آباد  
موسوم گردانید و بالاخر قلعه قندهار را مفتوح کرد و اثری از آن نگذاشت و حسین خان برادر محمود شاه والی قندهار  
را مجبوس نمود و متوجه کابل شد نادر خان که از طرف محمد شاه پادشاه هند لطافت کابل داشت بخیرت پیوست  
نادر شاه کابل گرفت و غزیت هندوستان کرد و در سنه یکمزار و یکصد و پنجاه یک هجره با فوج محمد شاه پادشاه هند که سر  
آن افواج برهان الملک سید سعادت خان بهادر و صمصام الدوله خاندوران خان اسپه الامرا بود و در پانی بیتم  
کرد و غالب آمد و بعد ازین واقعه محمد شاه پادشاه صلح کرد و بانادر شاه پشاه جهان آباد آمد و بنا بر بر خونی مردم شاه جهان بود  
آتش را اقلع عام نمود و بالاخر امان داد و خزان موقوفه را از انجا برگرفت و از اسپه ان تورا فیه مثل نصف جاد نظام الملک  
و اعتماد الدوله قمر الدین حسن خان بهادر و دیگر از مبارز الملک سر بلند خان که او بیخ نداشت و از ملکه زمانیه حرم محرم محمد شاه  
پادشاه و غیره خدمه محل بیخ نگرفت و بدستور محمد شاه را سلطنت هند داده بایران مراجعت نمود و روم شتافت و اکثر ازین  
دیار برگرفت و به تسخیر دیار لوران و دیگر اصهار پرواخت و متصرف گشت و در سنه یکمزار و یکصد و شصت هجری بر سر تاج  
خود بقتل رسید و پس از و چندین از اولاد او سلطنت رسیدند تا آنکه کریم خان ناصی والی ایران شد و خود را نائب  
امام آخرازان خواند و اکنون شنیده میشود که او هم نماند و دیگری بجای او نشست هنگام تحریر این وقایع کتابی که شتم بر احوال

نادر شاه و افغانه قندهار و کریم خان و غیره باشد حاضر نبودن بران برپا و خوش و سماعت باختصار مرقوم نمود  
 فی الحال بنام سلطنت اولاد نادر شاه شاید در وقت شاهرخ میرزا بن نادر شاه یعنی از دیار ایران از تصرف اولاد نادر شاه  
 بیرون رفت چنانچه در بعضی مصار احمد شاه ابدالی درانی متصرف گشت و احوال احمد شاه ابدالی در کابل مرقوم شود که پستان  
 جوماتان اسکاٹ زبانی محمد قلیخان ایرانی بار قسم میگفت که چون نادر شاه بقتل رسید و بعد از او برادر زاده او عادل شاه  
 و پس از او برادر عادل شاه ابراهیم شاه نامی و بعد از او شاهرخ میرزا بن نادر شاه سلطنت رسید بعد از چند سال  
 او را محبوس و محکوم کرد و دیوکی از اولاد مغویان باسمه پشاه سلیمان صفوی را بر تخت نشاندند و بعد از چهل روز او را  
 محبوس نمودند شاهرخ کچول را بر تخت نشاندند علی مردان خان کریم خان که از امری عمده بودند میان خود زم کردند و علیمردان خان طغریافت و مرثیه شانی  
 کریم خان بر علیمردان خان مسرت شد و مرثیه ثالث علیمردان خان بر کریم خان غالب آمد و کریم خان نهم شش سال در کوهستان بسر برد و سپاه بسیار  
 آورده با علیمردان خان مقابله کرد و بر او طغریافت و بریاست رسید کریم خان که ایران شد و خود را نائب امام مهدی صاحب آخر الزمان خواند خطیب  
 و سکه بنام صاحب آخر الزمان نمود و اکنون که سده یکتر و یک و دو و پنج هجری است کریم خان در صفهان و غیره شاهرخ میرزا بن نادر شاه و در  
 مقدس و تیمور شاه ابن احمد شاه ابدالی در کابل و قندهار سلطنت میکنند و شیدیه نماد که هندو عراق عجم بنجام رسید اکنون خراسان شهر کابل  
 که تعلق از اقلیم چهارم میسر اندر بروایت مؤلف هفت اقلیم تقسیم است که در همه روی زمین  
 عرصه ازان و سطح تریب و سطح ملک و ناحیت بطول و عرض خراسان نیست گویند در عهد نامون عباسی روم را بمیودند  
 بنام خراسان بر نیامده و مثل اشجار و اثمار و ریاحین و نهالها خراسان را پنج قلیه نشان مینهند و شجران از بلاد و عظم خراسان  
 است بقول از بنا پاس اسکندر رومی است یعنی از انبیه شاپور و الاکناف میگویند اما صحیح آنست که طموش و یو جند  
 نموده در عهد سلطان محمود غزنوی در چهار صد و یک هجری در خراسان فطافا دم از سگ که به نشان نماد  
 و مردم یکدیگر را خوردن گرفتند با حمله خراسان سالها و از الملک سلطان شجر سلجوقی بوده چون عراق بر سلطان سستوی  
 شاهرخ شهاب روز آن شهر را غارت کردند از آن جهت خرابی بسیار بروراد یافت و پس از آن تدریج آبادان گشت تا در آن  
 زمان که چنگیز خان از قتل و غارت بلخ باز پرداخت پس کتر خود و لویخان را با هشتاد هزار لوط خراسان روان ساخت  
 لویخان آن شهر را محاصره کرد و محجر الملک از امرای سلطان محمد خوارزم شاه حاکم مرو و پایش کشنهای فراوان بخدمت  
 لویخان شتافت بعد از آن شکاریان لویخان آن شهر را محاصره کردند چهار روز مستوطنان مرو را بجز ارانده چهار صد نفر از  
 محترقه و لپران و دختران کوچک را بجان امان داده بقیه سیف و بقتل رسانیدند و تا مدت آن شهر همچنان خراب بود تا  
 در زمان سید ز شاهرخ ابن صاحب قران تیمور گورکان فی الحمله آبادان گردید و مردم و در زمین هموار واقع شده و توابع  
 بسیار دارد و آرش آرزو داشت که عبارت از مرغاب باشد و مرغاب در مرو منتهی میشود و از میوه پاس انگور و خربانیک  
 و وافر میشود و اما بواسطه بد واد و بیماری بسیار در آن دیار بود سلطان سلجوقی را در عهد سلطنت خود در معمری آن شهر  
 سعی موفقیه بود و رسانید و در پیشه جدیدی ساخت و گفته هم از انبیه او بوده که در آن تصرف کرده و او و دینه دارد و مخفی نماد  
 که سلاطین بزرگترین ملوک اسلام اندر سلجوق بن و قاق که آنرا یغیه با و منسوب اند از امرای بزرگ بود و وینب او و چار پلشت

بافرا سیات نمی چون و پدرش وفاق در خدمت بیغلو ملک خزاننر لے عظیم داشت و چون بفرغ پیویش را که سلجوق بود تربیت  
 نمود با آن زمینان ایشان و شست خاست سلجوق تو هم نمود و پانصد سوار و هزار مایل بقدر شهر و پنجده هزار کوسه سپید روست به ماوراء النهر نهاد  
 و در نوایس چپ را با نام ربانی سلمان شهر قوم متابعت او گردید سلجوق در صحرا اقامت گزید و لب پارسه از قبیله او که در شست  
 خزان ماند بود با وی پیوستند و در آن آوان کفار چند هر ساله خراج گرفتند و بای ایشان رزم کرد و غالب آمد سلجوق را بپیران  
 بودند از آنجا یکی بیکان نام داشت و بیکان را دو پسر بود که طغرلیک بن جغریک نام داشتند چون بیکان میل در تجارت بخاک شست سلجوق پسر خود را  
 تربیت کرد و چون سلجوق چند در گذشت طغرلیک بن جغریک بر پادشاه قوم رسیدند طغرلیک اول سلطانین سلاجقه است که ملک خراسان را از مسعود  
 بن سلطان محمود غزنوی انزعاع نموده و آن یار و چهار صد و سی و یک تجرمی سلاجقه را بمغانی شهر و خوارزم نیز گرفت و در اکثر نیکان را بمغولان تحم  
 سبقت گشت و در چهار صد و چهل و شش تجرمی از ریختن بکشود و لغزای روم رفت و بظفر بازار آمد و در چهار صد و چهل و شصت تجرمی با جمعی از خلیفه بغداد  
 رفت و ملک رجم دیه را بجنوبس کرد و در لبره و اکثر عراق حریف حلبیه و سله بنام طغرلیک خوانند و در آن دگر او در طغرلیک  
 صاحب خراسان در مر و در چهار صد و پنجاه و یک تجرمی فوت کرد و پسر او الپ ارسلان بن جغریک بجای میاید  
 نشست و از مر و لبران آمد پس بپوست و چون طغرلیک فوت کرد و از و عقب ثماند الپ ارسلان در باو شت  
 بیستقل گشت و او بشماوت و شجاعت و شمت و شوکت موصوفت بوده و خاصن و راز و اشته و طایفه در از پسر  
 می نهاد و از سر طایفه تا ریختن کیمه او کوکر نظر آمد که سلطان الپ ارسلان و در بدو دولت خود عهد الملک کند که  
 وزیر طغرلیک را بکشت و نظام الملک را و وزارت داد و در ایام جهاندار که خود از حیوان تا فرات سحر ساخت و قصه  
 بلاد شام کرد و از فرات عبور کرده و اول کسی است از ملوک ترک که از آب فرات بگذشت و جانب را حاضر کرده و اول  
 جانب اطاعت نمود آورده اند که در چهار و پنجاه و شش از جالوسس قیصر روم با سه صد هزار سوار و فرنگ و روس  
 و ازین و غیره جا عزم بخیر بلاد بغداد و عراق عرب کرد سلطان بربارت خلیفه متوجه بغداد بود و با شتخ این خبر داده هزار سوار که لازم رکاب  
 او بودند متوجه قیصر شد و بنا بر اعیان سپاه از جنود آن که میهن فتنه قلیله غایت فتنه کثرت باذن الله متعین گردانید و فرمود که جنگ در روز جمعه  
 که خطباء اسلام زبان بگفت اللهم الفرائین نصر دین محمد و اللهم الصر جیوشن المسلمین کشته شده باشند و خواص و عام و شب و بامین  
 بر دشته الوقت حمله باید کرد و الغرض روز جمعه هر دو بادشاه صف بر قتال تیار داشتند قیصر با سپاه خود که بیست و پنج  
 برین فوج اندک حمله آوردند پس از سه صعب اتفاق افتاد و از صبح تا نیمروز بازار قتل گرم بود سلطان با طایفه از خواص  
 در کین ایستاده انتظار وقت نمود می کشند چون آفتاب بنصف النهار رسید باو که که از قتل و خون نشان میداد  
 بر روسی مسلمانان و زیدین گرفت اسلامیان بی طاقت شدند سلطان در گریه آمد و سرب بر مننه مناجات قیام نمود و بگریست  
 سواران لشکر بموافقت سلطان در گریه افتادند ناگاه آن باو متوجه مخالفان شدند و سلطان بر اسب نشست و خود را  
 بر مخالفان زد و جنگی صعب نمود و طغریاقت و قیصر سیر گشت و خواست که بقتل رساند قیصر گفت اگر مرا بقتل رسانی زودین  
 دیگر را با طاعت بر نشاند و اگر مرا به بخشی خدنگار باشم سلطان او را به بخشید و دختر او را به پسر خود داد سلطان خواست و  
 بعد از طوی قیصر را بر حضرت فرود آورد و بقول این واقعه در چهار صد و شصت و سه هجری اتفاق افتاد و با حمله سلطان بدیباخو

ایلم چهارم

مراجعت نمود و بر اکثر مستوره عالم فرمانروا گشت و پسر خود سلطان سلجوقی را نوسے عمر گردانید و بر فارس و عراق مستولی گشت  
و بدستور دیگر ملکات را بر پسران دیگر تقسیم کرد و بخراسان مراجعت نمود و بر نیشابور که دارالملک او بود رسید و در آخر عمر متوجه  
رزم حاکم ما در املش رفت و چون از حیون گذشت حایفه از غلامان بقلعہ کہ کنار آب بود شجون بردار کو تو ال انجا یوسف نام  
را ایستادہ بخدمت سلطان آوردند سلطان از دستخان می پرسید او بر ایشان گفتن آغاز نهاد سلطان در غضب شد و فرمود  
کہ او را بیرون برند و سیاست رسانند یوسف دست از جان نشست و کاروسے از میان بیرون آورده قصد سلطان کرد  
ایستادگان در گاہ خواستند کہ او را بقتل رسانند سلطان مانع آمد چه خواست کہ او را بدست خود کشد چون تیرش هرگز خطا  
نمے کرد پس تیرسے بجانب او نهاد و انداخت خطا کرد یوسف پیش تخت رفت و سلطان را بشهادت رسانید گویند سلطان را  
رسقے باقی بود کہ مردم بر وجه آمدند گفت سن در عجب خود و حرام و زخود بین نبوده ام چه امروز صبح بر بست برآمدہ ام و سوار لشکر  
دیدم و با خود گفتم کہ بعد ازین کسے را با من طاقت مقابلہ نباشد بنا بر خود رسید آنچه بمن رسید و این واقعہ در چهارصد و  
پنجاه مجری اتفاق افتاد و با الحکم یوسف کو تو ال قاتل سلطان را فرستے تیغ کوب بر سرش زد و بکشت و بعد از سلطان  
اللب ارسلان پسرش سلطان ملک شاه سلجوقی بر تخت نشست و از کاشغریا بیت المقدس ضبط کرد و اصفہان  
تختگاه کرد و در سایر بلاد اسلام بجز دیار مغرب و مصر خطبہ و سکے بنام او خواندند سے و او بر بر صید رقیبتے تمام و شت نیز کار  
کہ بدست خود افکنده دنیای تصدیق کرد سے عدد جانورانی کہ بدست خود افکنده بود از ده هزار زیادہ بود و در حرم  
خوشن بگرد ملکات برآمد و در زراہ ہا سازل و در طما بنا نهاد و در ہر شہر حاکمی عاقل فرستاد ہر سالہ الملک خاصۃ او بدست  
یک ہزار تومان از رستگے بود و ہر سالہ بدست ہزار دینار خرج داشت و چہل و بیست ہزار سوار بوسے تلازم رکاب او بود  
و عدد سیار سپاہ را خداوند روزے بر ای میرفت شخصے را دید کہ گریمیکار و از سبب آن سوال کرد گفت خریرہ کیاست  
سن خریرہ در سنے خریرہ بودم سہ غلام ترکن بنا بند و آن ازین سستند سلطان گفت جبرکن ہا آن تر را ستم پس بفرستے  
گفت ہر خریرہ سیل شدہ در شکار نیکار اگر خریرہ یابی ہا و ز فرایش رفت و خریرہ نزد غلامے دید صاحب غلام را کہ از امر  
بود نہ گفت سلطان را سیل خریرہ شدہ است او خریرہ از غلام گرفت و نزد سلطان برد گفت از کجا آوردی گفت غلاما  
من آورد و اند سلطان گفت ایشانرا حاضر کن امیر غلامان گفت چنانکہم پس رفت و غلامان را پیمان کرد و باز با آمد  
و تعرض رسانید کہ ایشان گرختہ اند سلطان بصاحب خریرہ گفت این سہ غلام من است او را عوض خریرہ بپردازم  
صاحب خریرہ دست او گرفت و بیرون آمد امیر خود را از و بسہ صد و بیار ہزار خرید صاحب خریرہ بخدمت سلطان آمد و  
غلامی را کہ بمن بخشیدی بسہ صد دینار بفرستم سلطان کنون راضی شد سے گفت آری پس او را خلعت داد و خصیت من  
و قتی منے معینہ نزد او آوردند سلطان خواست کہ با او گرد آید او گفت امی سلطان مرا عار آید کہ روزے چنین را با خویش  
در روزخ برم میان حلال و حرام بجز کلمہ تفاوت نیست پس سلطان او را خطبہ کرد و روزی یک ہزار زندہ رتو و اصفہان شکار میکرد  
زمانی بہر استراحت فرود آمد غلامے بہر ہی فرورفت و گاہ سے بکشت مجوزہ کہ صاحب کا بود و بر سر پلے کہ در را د سلطان بود  
باستاد و چون سلطان از شکار باز گشت عنان مرکب او گرفت و گفت اگر برین سربل و او من نہدی فرو ابر ازین بل از تو

و ایستاد تا آنکه رسیدن وزیر هر دو سر بر یک اختیار نمائی سلطان از مهابت این سخن از اسب فرو داد و گفت ای مادر مرا که  
آن سربل نیست بخوره غلام سلطان شود سلطان غلام اسب است نمود و بقتاد کا در عوض آن بخوره داد و بعد از فوت آن  
سلطان آن پیر زن شبی بر سر قبر سلطان رفت و گفت الهی آن بنده تو قتی را درین داور مادر که دست من گرفت اکنون  
او در مانده است او را دستگیر کن کی از او لیا سلطان را خواب دید که گفت خدایه با تو چه کردی گفت اگر ندانی پیر زن بود  
خلاصی و شوار بودی و در بعضی کتب این حکایت را سلطان بنجر نسبت داده اند گویند قادر و شجاعی صاحب کرمان خد  
سلطان ملک شاه غم زرم ملک شاه کرد ملک شاه بر و طفر یافت و او را اسیر کرد و خلیفه مرسلات امرایان ملک شاه  
بقادر نوشته بودند در باب قادر و بدست آمد سلطان امر را جمع آورد و در خلیفه خواجه نظام الملک وزیر و او را  
خواجه خواجه آن خلیفه را در شغل که پیش بودند انداخت تا بسوخت سلطان در خلوت شب آن بزرگوار خواجه گفت  
سار امر بقادر نامه نوشته بودند اگر از اسب لعنه میگردم از بیم مخالفت می وزیریدند لاجرم در حضور ایشان بسوخته  
در مخالفت ویر نشوند آورده اند که برادرش شمس ابن ابی اسلان در نیشابور خروج کرد سلطان رومی با او آورد  
و بطوس رفت بشهر امام علی موسی رضا علیه السلام شتافت نظام الملک بدعا شتغال نمود سلطان بعد فراغ  
خواجه را گفت از خواجه خواسته آنکه برابر برادرش ظفر و پدر سلطان گفت من آن خواستم که حق سبحانه تعالی از مادر او  
بهر کدام که از مسلمانان رافع و صلح باشد ظفر و پدرش نیشابور رسید بر شمس ظفر یافت گویند قبر مخالفت ملک شاه  
کرد و رومی برابر سلام آورد ملک شاه متوجه او شد و در آن اثنایا با جمعی قایل از غلام بشکار رفت و بدوست و میان  
گرفتار شد و با غلامان گفت مرا تو افیع کنی که اگر رویان مطلع شوند مرا زنده نگذارند نظام الملک وزیر سلطان نگاه شد  
شب غلامی چند را بخت و منزل سلطان فرود آورد و آوازه در انداخت که پادشاه نزول فرمود و بر سر رسل نزد قیصر  
قیصر طالب صلح شد نظام الملک بان رضا و اذ قیصر گفت طایفه از لشکریان شما گرفتار شده اند نظام الملک گفت بھوای چند  
خواهند بود و این خرد را در دوسه ما بنود قیصر ایشان را با و سپرد نظام الملک سلطان و غلامان را سخنان درشت گفت  
و چون از اردوی قیصر گذشت از اسب فرود آمد و در کاب سلطان پیوست و گفت اگر تمندی نگردی شاید رویان حل دیگر  
سکاروند سلطان به لشکر پیوست و دیگر روز با قیصر مصاف داد و طفر یافت و قیصر را اسیر کردند و نزد سلطان آوردند  
قیصر سلطان را گرفت و شناخت و گفت اگر پادشاه به بخش و اگر باز گانے بفروشن و اگر قصابی بکش سلطان گفت باو هم  
پس او را امان داد و گفت از آن با تو محاربت کردم تا قوت و عجز خود دیدانے آنگاه او را بروم فرستاد و پس بگذشت که  
قیصر گذشت سلطان حکومت روم بسلیمان بن قلیش و حکومت شام به برادر خویش شمس داد و قتی که سلطان ملک شاه  
خواجه نظام الملک را با صفهان فرستاد و دست هزار دینار و اسبم آورد و خواجه رومی با صفهان آورد و شب بهی فرود آمد  
رئیس ده خدمت آمد و اسب سحر آگاهی یافت و گفت دوست هزار دینار فرایم آورده همین جایم بشتر آنکه اذن دهند  
که بدین علم سابق آموز و چه سلطان مارا در نیکار منع کرده و از بیم او با و دستا و نیار هم خواجه با نجا بنانند و نامه سلطان نوشت  
سلطان در غضب شد و به او نوشت ندانی که ما را بمال و بهقان احتیاج نیست تا از حرص مال او بیستادم و بر سرش رخصت تعلیم

و از کتبی

نویسندگان ایران

دولت ایران

و از کارهای ناپسندیده آید و مرا نکوشد و از جمله سلاطین سلاطین سنجین ملک شاه است که بعد از قضا  
وفات برادر او بر کیا رقی بن ملک شاه بر تخت نشین شد اما یک ایار و صد توم بود و عیبت بر کیا رقی پسر او ملک شاه  
بن کیا رقی را در اصفهان بر تخت نشاندند سلطان غیاث الدین محمد رومی ملک شاه آورد و در وزیرم بر سر ملک شاه  
فوج ابرو شکل از دها پدید آمد و تشل از زبان باریدن گرفت لشکر ملک شاه از هول الواقعة بهزیت رفتند و ایار  
و صدقه بقتل رسیدند سلطان غیاث الدین محمد بر ملک برادر فرمان رو شد و در عهد او احمد بن عبدالملک عطاس  
اردغاب اسماعیل از شان قلعه و رکوه را بفرقت حارثان به بیعتش رفتند سلطان از ان آگاه شد و در رکوه را محاصره کرد  
و ایام محاصره بطول کشید و دها بر قلعه به اتهام رسید احمد بعد الملک وزیر سلطان محمد که دوست او بود و حال باز نمود  
سعد الملک گفت بنفقه توقف کن که سلطان از بقتل رسام گویند سلطان را حرازمی مفرط بود لاجرم در همراه یکبار قصد  
کردی سعد الملک هزار دنیا بقضای او و سلطان را به پیش زهر الو قصد کند حاجت وزیر از انحال آگاه شد و حال باز  
باز گفت زن را استخوانی بود با او تقریر نمود و از ان بخش شد و سلطان رسید سلطان قصد را بخواند تا قصد کند  
قضا و خواست تانیش از نذ سلطان بفرمود تا قضا در راهان پیش قصد کردند و در ان مدد گذشت سلطان سعد الملک  
وزیر را با فرزندان باشت و زن حاجب را بجنود او داد و بهم در ان هفته احمد قلعه پسر و سلطان امر کرد تا او را بر سر  
نشاندند و باصفهان بردند و آن را در زیاده از هزار گس به استقبالش تمامیا آمده بودند و سر کین و خاکش بر سر  
شمار میکرد یکی باو گفت تو بنجی ما بر سر و از یک طالع خود اینجا ملت را دیده بودی گفت دیده بودم که درین سال با طلع  
عظیم باصفهان در آیم لیکن باین کیفیت ندیده بودم و ازین قبیل مشهور است که بجان حکم کردند که طوفان باد شود پس  
چنگیز خان ظهور کرد و ایضا حکم کردند که طوفان آتش بود پس تفنگ ظاهر شد با جمله سلطان احمد را بقیح و جبه بکشت  
و در نگارستان مرقوم است که سلطان احمد بفرمایند رفت و بی بزرگ بدست آورد و بنمود گفتند اگر باز دبی بعضی  
آن مردارید باز دهم و وزن آن بت دو هزار اسن عمری بود سلطان گفت چنین نکنم که بعد از من گویند که آوری ترا  
بود بخدایت فروشن پس آن بت را باصفهان برد و در استانبول بمقره پذیرش انداخت بعد از او برادرش ابوالفتح محمد  
بن محمد بن ملک شاه سلجوقی از سلاطین سلاطین سلام است ملکی با او و دین بوده و بکرم و بزرگش تبار داشت و  
چندان مملکت داشت که بعد از وفات او یکسال در اقصای مملکتش خطبه بنام او میخواندند چون مادرش درگذشت و  
سادات علمایه نماز جنازه اش حاضر آمدند سلطان گفت کسی از شما است که بدت العمر عمر نماز قضا نکرده باشد  
پس کس متصدی امامت نشین سلطان بپشت رفت و نماز گذارد و از ان ظاهر شد که هرگز نماز عمر قضا نکرده بود و وقتی  
ببخش او را حساب کردند هفت صد هزار دنیا نقد بود و شمار سپ و خلعت خداداد گویند چندان شفقت داشت  
که وقتی خیمه زده بود کشتی بالایی ستون خیمه تشیانه کرد و سلطان هنگام کوچ واقف شد امر کرد تا خیمه را بهانجا داشتند  
چون بهما کشتی شک پر بر آوردند و برادر از کرد تا خیمه را بر کند و روزی سلطان بر انبی رفت خرقه پوشی بر سر راه ایستاد  
بود سلام کرد و سلطان خیمه را بر سر در جلایند و جواب نداد و رویش گفت سلام شد است و جواب فرستاد



بجای آورد و ترک قرض کرد و سلطان گفت بشکر شغول بودم در ویش گفت که اشکر میکنی گفت خدا را گفت بگو  
 میکنی گفت میکنم الحار لیسریب العالمین در ویش گفت بشکر بقدر نعمای الهی باید هر چه که دارد بشکری مناسب بجا آورد  
 سلطان گفت پس آجاکویم شکر سلطنت بر عالمیان عدل است و شکر فرسخی ملکیت طمع ناکردن در املاک محبت است  
 و شکر کثرت معیشت خزانة صدقه و اوردار است سخنان و شکر قوت و قدرت بر عاجزان بخشودن است و شکر کثرت معیشت  
 خزانة سپاه ساسکین را از نزول و عدم چشم معاف داشتن سلطان از خوش آمد و خواست که از سپه فرو و از چون  
 نیک و درنگر است در ویش را ندید و رفتی بهر رسید و بر آب برود بگذشت پس از برقی باز بران مهر رسیده پیاده شد  
 از بیل بگذشت گفت خداوند و دوستی بر آب ده سوار بود این را بر آب پیاده از بیل بگذشت و گفت آن است جوان بودم  
 و دولت محافظت ماسک و و اکنون سپهرت ده و یکم را بر محافظت دولت باید کرد و واقعات ملک استانی سلطان بسیار  
 و اکثر او را فتح و نفرت قرین حال بود و چون خشم اقتباس بر وی بهبوط آورده و در سینه پالصد و شش اشکری از  
 کوز خان بادشاه افغانی منتهی گشت که نزد که بقابله عظیم روی داد و وی نیز از کس از سپاه سلطان بشهادت رسید  
 حاج الدین ابوالفضل و لایه سیستان سلطان از گفت چندی که تا از هر که بیرون روی سلطان با سه صد سوار بر صغهای  
 کفار که در میان شش گرفته بودند و رو بپا نژاده تن بحالت پانفت و در افغری که دو هزار کس از معارف اصحاب سلطان قتل  
 رسیدند و بر کان خاتون حرم سلطان و تاج الدین ابوالفضل سپهرت نزد کوزکان بعد یک سال ایشان را با عزت تمام  
 بحرلسان فرستاد و نقل است که ترکمانان ما غریب بچهل هزار تن جاندار و مرد و حیدان و بلخ اقامت داشتند و هر سال  
 بیست و چهار هزار کس به بلخ سلطان میرسانیدند و در تنگی از پیش خاندان را میان ایشان رفت و جور آغاز نهاد و چون  
 طاقت نیامد و دزد و اوردار گشتند و خواستند از بیم سلطان مدتی آن حال بماند و شست و گو سپهران از خاصه خود در کجا  
 بنمود و چون والی بلخ بمرد و آن خاندان را با و بازگفت ای سرملع والی بلخ چون سلج بازگشت از عزان گو سپهران طلبید شست گفتند با خرد سلطان کس نشناختم  
 والی بلخ بر خجیر و با عزان مصاف داد و عزان را با شست سلطان خبر یافت و از مز و بیج شد عزان رسوای فرساده و  
 و عذر خواستند و صد هزار غلام و صد هزار دینار قتل کردند سلطان قبول نکرد و در و سببنازل ایشان آورد و عزان را  
 و فرزندان پیش را نماند و زاری آغاز نهادند سلطان از حرم آمد و خواست که گناه ایشان بخشد امیر مؤید الدین ابنیه و  
 میرز فشم سوری سلطان گفت اگر چنین کنی حمل بر بیعت سلطان کند سلطان ناچار و بر معرکه بماند عزان دست از جان کشید  
 و زرم کرد و با سپه موید و بر نفس که با خود اتفاق داشتند در جنگ بسته کردند سپاه سلطان نیز بیست رفت و این واقعه  
 در پالصد و چهل و شست بحر می رود و او را بجل عزان معاقب سلطان پیرداختند و سلطان از دست آوردند و بر تخت  
 نشاندند و پیشش زمین پوشش کردند و در رکاب او بمرد و شتر و اسب و سیلایا افتند و دست تبارج بر کشادند و به نیشا پور شکر  
 و آنجا و بار بگذاشتند تمام خراسان از ظلم عزان خراب شده و سلطان چهار سال میان ایشان بماند و روز اورا تخت  
 نشاندند و شب در قفس آهنگین کردند و در کار سلطان دران لوان بجای رسید که هر گاه چیزی یافتی قدرتی خود  
 و قدری ذخیره نهادی چون حرمش سرکان خاتون با او بود خود را از ایشان خلاص کردن نتوانست و چون تمکان خاتون



در گذشت سلطان امیر سے کہ بجای قلعہ نامور بود و بعد از قلعہ نامور الشکار بر د سلطان شکار کنان بکچون بیدار احمد  
بن قناع گشتے بامرتب ساخته بود و سلطان را در بود و از آب گشت و در دهم و نہاد گویند سلطان را گفتن بجز اساطین  
تو مختل شد گفت از آنکہ بزرگان را کار با ہے جزو خدمت دان را کار با ہے بزرگ فرمودم بخود دان از عہدہ کار بزرگ  
بیرون نیامدند و بزرگان را از کار با ہے جزو عمارت و بہ اکن التفات نکردند و ہر دو تباہ شدند و از سلطان ملک شاہ  
با سلطان سخاوور دفع حسن صلیح کو شششاہ کردند و کشتہا بشی میشتہ چنانچہ شہ از آن در ضمن قہستان در احوال حسن  
صلیح مرقوم کرد و بالجلہ بعد از سلطان بجز محمود خان خواہر زادہ پیش در خراسان بخت گشت و در عہد او دولت  
سلاحقہ از خراسان سپری گشت و بخوار فیضان رسید و در خواہر زادہ پوشتہ آمد و از حاکمہ صلاحقہ کہ در عراق بجز سلطان  
یکی ابوالقاسم محمود بن محمد بن ملک شاہ است و لشکار ترسے عظم داشت جہاں صدر سکی تارے با قلاوہا ہے مرتع  
و جل با ہے زر گشت داشتے و اکثر ترسے اے زمان شستے و بجا شرت و بجا شرت شغول بودے و با وجود آن احوال  
ملک شاہ خافیل نمودے روزی در شکار پرے وضعیٹ را دید کہ پشتارہ ہمیرم بر دوش میداشت بر او حسرت آورد  
و گفت اگر خواہی بجز او دنیا ہے چند ہم و با و از گوشہ باریہ گو سپندی یابی رحمت ربانی یا ہے بیکت اہی سلطان  
نہدہ نادریمان ہمدم و بر دوازہ گوشہ سلوہ نشوم و گو سپندان پیش کنم و بیاچ روم و تہرا دعا گویم سلطان سخت رید  
و چنانکہ و بعد از وجہ نظر از صلاحقہ سلطنت رسید تا آنکہ طغرل شاہ بن ارسلان شاہ بادشاہ شد و در  
بالغہ و نو و بحر ی و در مہر کہ کسب خان والی خواہر زادہ جہاں کسب قتلخ ایناچ کہ اعظم اعزای طغرل و موافقہ کسب بود شہ و دولت صلاحقہ  
از عراق بجز سپری گشت و خواہر زادہ شہان را آن متصرف شد و گویند کہ در عہد طغرل سببہ ستارہ در اول درجہ میزان کہ برج ہوائی است و یک  
و قیقہ تران کرد و شہان حکم کردند کہ ازین واقعہ بخت خیال الیچ بکنند و طوقانی عظیم از او مثل طوقان قی علیہ السلام کہ از طغیانی آب بود و  
و ہر دور بن باب انوری گویند کہ بیک سلطان بود و بالہ سببہ سببہ و بجا اتفاق در وقت علم شہان جیلان باد و نوین شہان و بار کی از دور تھے بختید  
کتاب مسیحان بر خلافت ظاہر شد شاعرے گویند انورے سے گفت انور کہ از سبب باد با ہے سخت بہ ویران  
شد و عمارت کسار برسدی بہ و در روز حکم او تو زید است بیج باد بہ یا مریل الیراح تو دانے و انورے بہ اما انور  
اہل سیر در خلدان این احوال ہنگیز خان در ولایت ایران رسیدہ خلقے را قتل عام نمودہ و حرم زندگانی عالمیان را  
باد نیستی و فنا در داد الغرض صلاحقہ کہ بروم سلطنت میکرد و از اول ایشان سلیمان بن قتلش بن اسرائیل بن  
سلجوقی ابن سہم سلطان طغریک بلجوتی است کہ الیہ ارسلان بن جغریک چون بادشاہ شد بنا بر سر کشی قتلش کہ در حیات  
خواہ کردہ بود خواہست کہ اولادش را قتل رساند خواہ نظام الملک شفاخت کرد گفت سزاوار است کہ نام شاہزادگی  
از ایشان برگزید و ایشان را بسپارہ سالارے اطراف ممالک نرسید سلطان را سہ خواہ را بسپاریدہ طلب داشت  
و سلیمان بن قتلش را را شغل بعضی از شام فرستاد و او در چہار صد و ہفتاد و ہفت ہجری الظاہ کہ را کہ پیش از ان نیکان  
گرفتہ بودند بکشد و آوردہ اند کہ شرف الدین علی کہ از قتل سلطان ملک شاہ سلجوقی و اسے حاکم بود و نیکان با و  
خراج میدادند از سلطان طلب آن وجہ نمود سلطان گفت اکنون کہ ملک را مسلمانان میدادند خراج باید خواہست و



ملک ترخان ششم آمدہ لشکر روئے کشید و او را با فرزند ان بشت بکر یک پسرش کہ بر یک نام داشت کہ نختہ بکشم رفت و بعد  
چند وقت آمدہ بجایے پدر بشت چنانچہ بر یکمان منسوب با و اندر در حجب ایسر گوید کہ چون چنگیز خان ببلخ آمد ان وقت  
بلخ در محصورے بمشاید بودہ کہ در شہر و قریہ ہزار و دویست جانما جمع میگذازدند و ہزار و دویست حمام ہا نام داشت چنگیز خان  
آن شہر را قتل عام نمود و باز بتد ریح عمارت یافت و اما کنون آبادان است و قلعہ در غایت جہانت و اردو و سیوہ کو  
و خربزہ و ہند و اندہ و انہا نیک سے شود چہ مشہور است کہ چہار ہند و اندہ آنجا باز یک ہفت است و در ہشت ہفت و ہشتاد  
و پنج ہجرت کے کہ مرزا ناصر از جانب برادر خود سلطان حسین میرزا اور بلخ اقامت داشت عیرے حسن الدین محمد نام  
کہ نسبت او بہ ابو یزید بسطامی میرسد از کابل بہ بلخ شتافتہ تارکے ظاہر کرد کہ آنرا در زمان سابق عہد سلطان بخر  
سلجوقی تصنیف نمودہ بود و در ان کتاب مسموہ بودہ کہ مرقہ شاہ ابویا علی مرقے غلیہ سلام در قریہ خواجہ چہان  
در فلان موضع است بنا بر ان مرزا ناصر از آنجا کہ از شہر سہ فرسخ ہست شتافت و در ان موضع چنانچہ در کتاب  
مرقوم بودہ بعد کنڈن گنڈسے و اندر ان قبرسے پدید آمد چون اندکے دیگر جفر کردند و سے از سنگ سفید طیار  
گشت کہ بر ان منقوش بود ہذا قبر اسد انداخ رسول اللہ علی وسے اللہ مرزا السلطان حسین میرزا نوشت سلطان  
از ہرات بدینجا نبشتافت و عمارتے در غایت وسعت طرح انداخت کی از آنجا کہ نمبر شامی منسوب است بر ان  
مزار وقت کرد و بتد ریح بجایے رسید کہ ہر سال ہر دم قریب صد تومان کنکے از نقد و جنس ہندرسے آوردند تا آنجا  
بہشتان زیار سنگاہ است و سلاطین سامانیہ از بلخ اند سامان موضعے ہست از اجمال بلخ مردسے از آباہی سامانیہ  
انجا شستے و اورا سامان خداے خواندندسے و مولف صبح صادق گوید کہ سانیے کہ از سامانیان سلاطنت رسید  
اند حکیم غفرے در ذکر اسامی ایشان گوید سہ تن بودند از آل سامان مشہور بہ ہر یک با ہارت خواسان مذکور  
اسمعیل و احمدی و نصرے بہ دو فرخ و دو عبد الملک و دو منصور بہ و نسب سامان بہ ہر نام گورے پیوند و سامانیان  
بد و منسوب اند و در تاریخ روضۃ الصفا ہر قوم است کہ بہرام جوین میرسد بالجملہ عبدال سامان پسرش اسد بجایے  
پدر بشت و اسد چہار پسر داشت فرخ و احمد و سے الیاس ایشان وقتے کہ مامون عباسی خراسان بود خدمات لایقہ  
کردند و بہ مرتبہ اعلیٰ رسیدند امیر ابو مظفر اسمعیل محمد بن احمد سانیے کہ اول سلاطین سامانیہ شمار اند بر سائر نادار و ہنر  
استلا یافت و بخارا را آتھنگاہ ساخت و در دو صد و ہشتاد ہجرتے لشکر ترکستان کشید و مظفر باز گشت و دیگر عیرے  
را بگرفت چنانچہ در اقلیم سوم در حسن سیستان بگشت آوردہ اند کہ اسمعیل ہرات رسید و از خراسان عیرے  
چیرے نیافت سپاہش بہشت بہشت شد و اعیان دولت گفتند در ہرات صد ہزار گس یا شند کہ مر یک و دینا  
توانند داد ایشانرا زیادہ زمانے نرسد اسمعیل گفت چون سلیمان را دادہ ام خلافت کنم و بہرعت از ہرات روان  
شد بزرگان دولت باز ہان گفتند اسمعیل گفت خداے کہ سبب عیرے را بین و ایند بر ان قادر است کہ بی نیاز  
جمع مظلوم لشکر بان مارا برگ و ہد در بحالت کینے کہ از گنیزگان اسمعیل حامل مرصع بقطعاے لعل برجاہ نہاد  
بنو خوارفت علیو از ان را گوشت پنداشت و برگرفت نزدیکان آگاہ شدند و سوارہ از پے آن شتافتند علیو از حمال

از محلب بیگند در چاد افتاد و یکی را بجای فرستادند تا حامل برودن آرد از ان بجای ہے دیگر راہ بود و در ان خزانہ عرش  
 کہ سام آنرا بپہان کردہ بود پس امیر اسمعیل بسبب نیک بینی و در چند از انچہ از مردم ہر ات صبح و شنبہ بدست آورد  
 وقتی عالی پیش اورفت امیر اسمعیل در تعظیمش کہ شہید و سنگام و دواع ہفت قدم از پیش رفت اورا رخصت کرد شب  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم را جواب دید کہ فرمودے اسمعیل کے از علما است مرادوست و اشقی و ہفت قدم از بجے  
 اور فتنی تابا کہ رے ہفت پشت از نسل تو با و شاہے کنند گویند کہ قبل از سلطنت بموضع دوستان مبالغہ کردی  
 و منہگام سلطنت بچنان کردے اور گفتند این نہ لایق یاد شایان است گفت رعایت دوستان در دولت بہتر  
 است خداے در جہ مارا بلند تر ساخت من نیز مرتبہ ایشان بلند کنم تا شکر نعمت گذاروہ آمد و بعد از وفات ورا بہتر  
 گفتند و بدستور پیش امیر ابو نصر محمد بن اسمعیل سامانے را بعد از وفات امیر شہید سیکند چہ اورا غلامان شہید کردند  
 پیش امیر سعید ابو الحسن نصر بن احمد سلطنت رسید و او امیر کرم دعا دل و عاقل بودہ در ابتداے جوانی  
 از عدم تجربہ و غرور سلطنت زد و در خشم شدے و بہ اندک گناہی عقوبت بسیار کردی روزے وزیر خود را گفت  
 درین پادشہی منی گفت خشم و ستکارے کہ خاندان بزرگ از ان برادر و گفت راست گفتی پس امیر فرمود ہر کرا  
 بسیار فرایم سہ روز موقوف وارند و سہ بار عرض کنند و ما جمع را از گنہگار ان کہ موجب عقوبت باشند شفاعت کنند  
 و دیگر از ان دو دمان نوح بن منصور یا نیست کہ طالع عباسے خلیفہ اورا نوادہ سلطنت رسید و ان نوح دوم است  
 چہ نوح اولین را امیر حمید نوح نام ہنادہ بالجلا نوح بن منصور سامانے را ملک اسپنجاب بنی ہند یہ فرستاد کہ دوسرود  
 پاو و دوبرداشت و آن طران سیکر و دوبر سلطان محمود غزنوے کہ ناصر الدین سبکتگین نام داشت درم خریدہ اٹکاپ  
 غلام امیر شہید احمد بن اسمعیل سامانے بودہ بالجلا آخرین جامعہ سامانیان امیر اسمعیل بن نوح سامانی است و متھے  
 کہ عبد الملک بن نوح سامانے در ذیقعدہ سنہ صد و ہشتاد و نہ ہجرے بردست الملک خان گرفتار شد الملک خان  
 در خوار شتقل گشت و عبد الملک باہر سامانیان محمود بن ادرکت فرستاد امیر اسمعیل بن نوح سامانے کہ اورا منصوریز گویند  
 کشش و کوششے بسیار کرد و بالاخر در سنہ صد و پنچ ہجرے بقتل رسید و بعد از امیر اسمعیل کے از سامانیان بدولت رسید  
 و ہندے از احوال و ذراے سامانہ ابو الفضل بلغے وزیر امیر اسمعیل سامانے بود و متھے اسمعیل تجدرے را دیوانے  
 سمرقند و اسمعیل بوداع اورفت و خلوت خواست و گفت چون سمرقند رسید من فرمانبرار شد خداوند یا ہندہ نشان ندہ  
 کہ کدام فرمان درست باشد کہ پیش باید برد و کدام نباید برد ابو الفضل گفت نیک گفتی روزے چند توقف کن تا جواب  
 کنم اسمعیل بخاند رفت ابو الفضل سلیمان بن کجے اصفہانی را دیوانے سمرقند داد و بہ آنجا فرستاد و اسمعیل امر کرد کہ یک سال  
 از خانہ خود برودن نیاید اسمعیل یک سال در خانہ بنزدان بود ابو الفضل پس از ان اورا بخواند گفت مارا چہ وقت دیدہ  
 بودے بر و حکیم قرمان یکے راست و دیگرے دروغ فرمان مایکے باشد در مارا چہ حقے دیدہ بودے کہ بخت آن نا فرمانے  
 آموزیم لغرایم کج بخواریم و لغرایم انچہ نخواہیم کہ مارا کس ہم نیست و عاجزیم دیگر امیر ابو علی محمد بن ایلاس است  
 کہ حکومت کرمان داشتہ و در کرمان مرقوم است و ایضا الیگین و سبکتگین پیش سلطان محمود غزنوے است ذکر شان

در غایت گزشت حکایت و مهمیت و دنا میة معمور است و مرغزارهاست باتره و طراوت و صحارے بر منفعت بسیار دارد  
و متوطنان آن صاحب ریه و قبیله و اکثر و صحرای سرسبزند از وجود ولایت بر منفعت است و مرآت را از آن قطع  
بسیار است و بعضی مینماید داخل از وجود و انتحصار کوستان با تیره است و انگور و انار آنجا نیک می شود و در آن  
حصار شاهان است و نهر حکاپ از اعظم آنها آن دیار است بر یک طرف آن شهر جریان دارد و فطره شغل بر طاق بر آن  
آب بسته خندان بود و فواکه مکان بانام است و انتفاعش نیک بحصول می آید و سپان ختنه بن احمد و مشهور اند و در  
آتش بر نهر در شجاعت و پیکار ثالث رستم و سپند یار و در الملک آن کولاست که حصارش در غایت استوار است بدخشان  
بکثرت مزارعه و و فواید فراوان و بسیاری اشجار و افزونگی شمار رشک افزای کشمیر و غیرت بخش قند هار است  
و اهل آن دیار اکثر اوس و احشام اند و بنا بر لطافت آب و هوا و کثرت سبزه همیشه در صحرای سرسبز برند و سپان قوس  
قوایم فراخ کف میان لان و در میان ایشان بسیار هم برسد و معاون بسیار از بسیار در آن دیار باشد اما لا جورد لعل کانی بخیا  
بانام است در جور اقلیم آورده اند که شاه ناصر و قتی که در مکان از اعمال بدخشان سرسبز بر دحامی راجع است  
از عجایب عالم چنانکه جامه کن آن جامه مرصع بوده که نیست و چهار حلقه داشته و هر حلقه لکه یکشده اند و در می باز میشد و تیره  
پیدا می آمد و بر مثال جامه خانه اول الا آنکه بر دیوار خانه های این خانه هفت حلقه بوده و باز هر حلقه را که ازین هفت خانه  
غیر حامی دیگر نبوده و اگر غیر حامی دیگر آن صعب حلقه یکشده خود را در جامه خانه اول میدید و عجیب دیگر آنکه همه خانه های این حصار  
بیک جام روشن مینموده گویند هنوز آثار آن عمارت باقیست و در هفت اقلیم می نویسند که نسب سلطان سلجوق  
و بدخشان با ساند فیلقوس میر و ساهما حکومت در آن سلسله بوده و هیچ کس از سلاطین مزاحم احوال ایشان  
نمی شده اند و باندک خراج و باج از ایشان قانع گشته آفرایست را با ایشان مسلمند داشته اند چون سلطان  
ابوسعید گورکان با سلطنت رسید طمع و زنا است و طراوت بدخشان کرد و در صدد استیصال بنای شاهان بدخشان  
گردیده سلطان محمود را که آخرین سلاطین آن مملکت بود بدست آورده مع اولاد و اقربا بقتل رسانید و  
در همان نزدیکی بمکافات آن اونی بقتل رسید ترند داخل ما و اوله نهر است و در آن طرف جحون واقع است  
چون از مصافات این اقلیم است و بدین سمت واقع شده مرقوم گشته و ترند در زمان سابق شهر به بانام و نشان  
بوده چون چنگیز خان بر آن استیلا یافت آن شهر فوس خراب گردید که دیگر بار بر دوقی رسید الحال بقدر شهر چه آباد  
دارد اما همواره مردم عالی همت و صاحب ثروت که از تبریز فرستاده اند کابل از شهرهاست قدیم است مؤلف  
خلاصه التواریخ مینویس که کابل بنا کرده لشکری بن توپن بدون است قلعه استوار دارد و کوه بنی که آنرا حصار عقابان  
نامند شرف القلعه است و در واسن آن باغهای مطبوع است از انجمله باغ جهان آرا که لشاه لالان مشهور است  
و آنرا بایر باد شاه در نصد و بیست پنج هجری طبع انداخته و دیگر متصل آن باغ جهان آرا که جهانگیر باد شاه حج اکبر باد شاه  
در سال هزار و شانزده هجری احداث نموده و آن در گذرگاه بر لب جوی مقبره بایر باد شاه و پسرش بندال میرزا محمد  
حکیم پسر تاجون باد شاه واقع است و در حوالی آتش در دور یا اندکی از کاندری آید و از میان هر دو باغ مذکور و کوه چکماک در دور

جو سے طمسان سے نامند و دیگر سے از جانب غزمین دلو که آمزد از تنگه دره بشدت که ششتمه از پیش دروازده لاهورس  
 بیگذرد و از اجوی بلستان می نامند آتش صاف و خوشگوار است یونان و امن کو که آنرا پنجاسه نامند بهاری و کشت و خرفه  
 هست و دارد و خاقان کمان و کاه دره و غیره و اسرئیل و اشتالک که ذکر این هر دو بسیار که اسرئیل است و بجانب  
 یونان غور بهند واقع است ریاضین بسیار و سه اقسام لاله آنجا میروید و قسمی از لاله لوی گل میخ میزد و کان فقره و  
 لاجور و نزدیک است اما بعل نمی آرند و دیگر که ریگ روان نزدیک است و آنرا خواجی ریگ روان گویند و در تابستان  
 آنرا نقاره و در بل ازین ریگ ناز میبرد و این تومان بر روی گذر کیر توران و حد و پنج سدی حکم است و دیگر تومان خفاک  
 و بامیان است و دروازده هزار فرسخ دران تومان نشان میدهند که در میان کو که جاها کند و پنج اندوده اما کن ساخته در  
 موسم برشتان مال و اقبال دران نگاه میدارند و در موضع سخ قبر است گویند که در عهد چنگیز خان شمشیر شده تا حال اعصاب  
 در تابوت درست است این تومان بر روی بر خشان لغایت استوار است و بجانب قندمار تومان غزمین آنرا زابل گویند  
 و در زمان سابق محمد گاه سلاطین خراسان بوجه مخصوص پادشاه تخت نامرالدین سبکتگین و پسرش سلطان محمود غزنوی  
 سلطان شهاب الدین غوری و قریب ستمانی در آنجا است برت و شرف و پادشاهان بسیار نامند سمرقند میشود و در  
 نزدیکی آن چشمه است اکثر قارورات در واقع قوروش ابر و برف و باران پدید آید و این تومان بر روی قندمار است  
 و آنرا دوازده اتران گویند و دیگر تومان که کو که اسرافان نشین است و نزدیک آن موضع نادره جناب سحر چشمه است که  
 آنرا لنگا گویند و در کتب منو و آن آنرا تار کل گویند و با و اعتقاد دارند و دیگر تومان زمین دارد علی تیک بر روی کافست  
 بوده و آنرا تومان کافر گویند و دیگر تومان هزار حجه در کافستان است و چلغوزده آنجا مشهور است و جریغ مردم آن  
 ملوک از روغن چلغوزده است که چون شمع روشن میزد و درین کوهستان رو بایست که میان هر دو دست  
 و هر دو را و پیرده است به شبهه بال غیب بره که از درختی بدختری قریب بیک گراندار میرسد و در آنرا و باه پیران گویند  
 و آنجا موش میشود از وی بوی مشک آید و دیگر تومان نگهار در قدیم بر جوی شاهی مشهور بوده و بقول مولف هفت فلم  
 برچ گندم ناز و کیده و لیمو و نیشکر در تومان خوب می شود و در عهد اکبر پادشاه برکنار دریای نیلاپ شهر طلال آباد است  
 که نوساخته و کوهی آن بلخ صفاست که چهار باغ استهار دارد و دیگر بلخ و فا از آثار باریاد شاه است انار میدان آنجا  
 مشهور است و درین حد و برف بار و سربا بسیار می خود کافور دره و کوه کافران از آنجا نزدیک است و دیگر تومان  
 بحر جانب کاشغر است بولای آن گرم است و سرد و یکی شدان نواح مسکن افغان است و در حاشی قلع بچور مردم  
 میسکن دارند و آنجا خود را از قوم عرت قرار دهند و گویند که در عهد سکندر رومی اسلاف با آنجا اقامت کرده اند و آنجا  
 بر تاسی افغانه غالب آمد و این تومان بشت و پنج کرده بطول دوه کرده عرض دارد و دیگر تومان سواد و بر جانب کاشغر است  
 و از تومان کربوز تا حد و بچور و سواد رسم است که چون زنی میرد و او را بالاسی خسته انداخته از چهار طرف بگیرند و اگر  
 آن زن عمل بد کرده آنجا بی سعی و خواهرش در حرکت آیند و اگر عمل بد کرده مردم حرکت نمی نمایند و اگر بد شواری  
 با جمله کابل دره بسیار دارد و اگر ما و سواد را آنجا واقع شود برف و باران بار و دریا و از دونه ماه روز نمایند و در کوهها



تمام سال بمایند رستان و بهار و باران مانند هندوستان بود و اکثر میوه و گیاه و بنفشه و مگر گس خود رو بود و غنما و وناشیک  
 نیک میشود باز و جو نیز بهر سمدگان آهن آنجا باشد همیکل پور جائے است حاکم نشین و این تومان چهل کرده طول و میفرود  
 کرده عرض دارد تمام یوسف زسن در آنجا سکونت دارند مگر تومان یکرام مشهور است نیشاپور بر جانب هندوستان است  
 انگور و شفتالو و خربزه بسیار میشود و گرام و سبزه و بارش مانند هندو بود و برنج سکندر رس که قسے از برنج است بهتر از بنگاله  
 بود و غله افزون شود و تمام این تومان مسکن افغان هستند و غیره است نیشاپور شهر نمیت قدیم و در کتب قدیم نیشاپور  
 را پرشاور و فرشا و در نوبند تولد راسم حروف در عهد نظامت کابل که بمبازر الملک سر بلند خان بوده در شهر پیشاور شده  
 و یک ساله بود که سر بلند خان ازان صوبه مغرول شده بشاهجهان آباد در سید القصة متعلق نیشاپور کور که نام محمود محمد گد  
 جوگیان بود و آن در عهد شاهجهان بادشاه منهدم گشت اما هیچ جا نبود و غسل میکنند و آنرا بایان پشیمان تیر تیر میکنند و جوگی و  
 سناسی و پیراگی و غیره هم درون تیر تیر باد در حواشے تالاب که چشمه سار است عمارات ساخته سکونت میدارند  
 دیگر تومان نیکستان بجانب لاهور واقع است افغانان بسیار در آنجا مقیم اند و زرع بسیار مخصوص شالے و کان  
 آهن نمک آنجا در رستان در سیفوبه پشت بود و بدرون پوشش نموان بود و هفت بدستور توران بسیار بار و اما  
 نیک و پشاور بیده آب و هواے آنجا بن میوه فراوان و انگور قسمی باشد اما صاحب و حیثیت و قندارے که اقسام انگور  
 اند بخت پشاور بیده بود و گندم و جو زیاد پیدا شود و رسم مالکدارے آنجا در عهد جهانگیر بادشاه و شاهجهان بادشاه  
 و عالمگیر بادشاه چنان بوده که از زرع جو بیار سوم حصه و از نباتات و هم حصه میدادند و از میوه نقد داخل میکردند حاصل مردختی مفت نموده و از  
 کل محضر خیری نمیدادند و نه محضر را سوم حصه میدادند و در فواح کابل دخول سکونت دارند و ساکنان این صوبه یازده رئیس شیماری آمدند و دخول  
 و افتخار و تری و کمال و عری و غیر هم رعیت گسری میکنند و عورات این قوم بر مردان غالب اند و در وقت عقد بستن و کابین نوشتن امر محال می گویند  
 بعضی زنان از شوهر طلاق گرفته شوهر دیگر میکنند مولف خلاصه التواریخ گوید که شاهده رفته یک زن بچین تاسیت شوهر نمود و در سیفوبه قوم  
 بزرگ هزاره دافغان است هزاره خود را از نژاد چیماسے خان بن چنگیز خان میگویند و از غزنین تا قندهار و از  
 تومان سیدان ماحد و بلخ در محال جهال مشکله سکونت افغانان خود را از اولاد بنے اسر اسیل شمارند و مولف  
 خلاصه تارخ فرشته گوید که ایشان از اولاد قبطی اند و هنگامیکه موسے علیه السلام فرعون را در رود نیل غرق کرد  
 بعضی از ایشان از سربازین نواح افتادند و سکونت در کوزه سلیمان گردیدند و زفته رفته گردی عظیم شدند و بالجهله  
 افغان نام بزرگ ایشان بوده و در باب اسم افغان وجه دیگر نیز بنظر رسیده الفرض افغان سه پسر داشت  
 یکی مر بن و دوم عر عر و سوم سمن و ازین هر سه پسران بوجود آمدند و هر یکی از قبیلہ بنام کی از بناکان خوش نشینان  
 و المولس جدا جدا گشت چون کاسے غمے در جو لنگ محمد و یوسف زنی و آفریدے و کوه ماسے و غارے و خلیل مانند ان بسیار  
 اند اینهمه افغان از دریاے سند تا کابل یکصد کرده و از حد و قندهار و ماتان تا تومان سیدان که حدود  
 کافرستان و کاشغر روند و زیاده از سه صد کرده مسافت دارد و بقوت کسار و ذره ماسے دشوار گذار با نام شمس  
 صوبه مطیع نباشند و کمابیش مالکدارے نمیکند چون شاه راه با اختیار ایشان است مبلع خیر لطیف انعام از صوبه دار





همراه کیتان جو ناتمان اسکاٹ انگریز که بر فاقه کاشل مکمل متوجه مالوه بود بار قسم اتفاق ملاقات افتاد از  
 یوسف بیگ نامی استفسار احوال آند یار نمود و گفت که حال تیمور شاه واسطی قند بار بر صوبه کابل فرمان رواست  
 و خلایق بعد از داد او باینی میگردد و سکه اش این بیت است فرد و خرج می آرد طلا و نقره از خورشید و ماه پنهان کند  
 بر حره نقش سکه تیمور شاه بد طرف دیگر جلوس سیمیت مانوس طرب خوار سلطنت سنده بالجمعه طول صوبه کابل  
 از املک تاهند و کوه صد و پنجاه کوه و غرض از کره باغ باحسان مرصده کرده شرقی کابل دریا سسند و غربی مخور  
 و شمال اندران و بد نشان دهنده و کوه و جنوبی و مل و بر هر چهار طرف کوستان امامیه حاضر و دعوات است  
 و مشیت سرکار مشتمل بر سه و شش و پنجاه و چهار تومان و دو اوزده کرو و شصت و پنج لک و هشت و نه هزار دینار و دینار  
 آن صوبه است و صاحب هفت اقلیم گوید که شرقی کابل لمعات و پسا در و بعضی ولایت هند است و غربی او  
 کوستان است قوم و مکدر نه و هزاره آنجا سکونت دارند و شمالی آن ولایت حد در و اندراب است و کوه  
 هند و کش فاصله واقع شده و جنوبی فرل و بفره افغانستان است ولایت کابل طولانی افتاده و اطراف  
 آن تمام کوه است و از کابل در یک روز بجای توان رسید که هرگز آنجا برف نبارد و از آنجا بدو ساعت بجای  
 میتوان رسید که هیچ وقت برف از آنجا خالص نباشد و کابل چهارده تومان دارد و پنج تومان داخل لمعات  
 است که سرفرو به کابل واقع شده یزده فرسنگ و معظم ترین توامات سکهار است برنج و گندم و تارنج و کبله و  
 لیون و نیشکر در آنجا خوب میشود و گذشت استتالف و اشتراک که در لطافت ثانی دوم ندارند  
 و میرزا انج بیگ بن میرزا سلطان ابو سعید ابن دو موضع را سمرقند و خراسان بخواند و ازین دو موضع گذشته  
 قریب یک فرسنگ دره است موسوم بخواجه ماران که از خانه نیک شهر است و محل خواجه تله یاران چشمه است که برابر  
 آن بسیار نهار آمده و بر زمین و بار آن چشمه درختان بلوط است و در پیش چشمه ارغوان زار است زرد  
 و سبزه که در یک وقت شکفته میشود ابو حنیفه کوفی ازین شهر است کشمیر حنبت نظیر از مشایر بلاد جهان است  
 از لاهور بود و هفت کرده مسافت دارد در طرف نامه گوید کشمیر ولایتی است قریب سحاق وسط اقلیم چهارم و چهارم  
 و انشا الله و ایسے سواری از ماسیاست جیل پیرامون آن کشیده که اهل آنجا نسبت آن از تعرض اعدا و  
 دارند و تمام کشمیر حکم یک باغ دارد و بقول مولف هفت اقلیم آبادان کشمیر منسوب بحضرت سلیمان علیه السلام  
 است و در جهان کتاب است که برخی گویند که عابدی بود آکاش نام حبت عبادت کردن خود از خداست تعالی  
 خلوتی طلبیده حکم او سجان فرشته زمین زمین کشمیر را از زیر آب بر آورد و آن نسبت نام عابد کشمیر موسوم گشت  
 و آنکه تمام کشمیر حکم یک باغ دارد و در ولایت جمعی باشند که ایشانرا ریشی گویند و کار آنجا عادت است که با اهل  
 عیال خود در محل ویرانی اقامت گیرند و اطراف خود را سخر میازند و چون نو پاوه آنرا بکار می برند کوس  
 رحلت کوفته بار اقامت بر زمین دیگر می کشانند بنا بران از بسیار ریاض و حیاض و انهار و بار بار  
 تمام کشمیر حکم یک باغ دارد و در اصل شهر دو هزاره کاخانه ثالیانی است که نهایت مهارت درین شیوه بکار می برد

و اکثر مردم آنجا نیغمه و سرود مائل اند اما در غورش و پوشش نهایت بی تکلفی را بعمل آورند و اکثرش از  
ایشان در سائے سبک جامه شال قناعت کنند تا آنکه کهنه و پاره شود نمی شنوید و چون در آنجا همیشه تقاطر و پیوستگی  
ترنج میانه سکنه آنجا بلبس لباس شال اند و کتله خوراک ایشان برنج خالص است و آن نیست تراها خوب اند  
نیشود و نیمه روز در قسم حروف گوید که مردم کشمیر از زن و مرد و سلیقه بچین طعام نیک میدارند و بغایت لذتی نیز  
هر چه که یزد و بر وایت مولف خلاصه التواریخ مرد و زن آنجا همه خوب صورت و صبح باشند غنی کشمیری و در باب  
گوید بخت حسن سیاه آنجا کرست خال خال است و کشمیر در صباحت روشنتر جمال است و هنرمندان  
هر کسب و فضلا و علما در آنجا سکونت دارند و خانها و عمارات با همه از خوب و از هر چهار مندرل افزون سازند  
مندرل باین دواب و در مندرل دوم اسباب و در سوم محل آسایش و در چهارم رفعت خانه میدارند و عجبت  
آنکه بر قراقرق لاله و ریاحین کارند و مار و کثروم در آن شهر نباشند و یکایک و پشته در آن شهر بسیار بود و کس و شیل  
بچین و در زمان بچین دارالالک کشمیر سری نگه بوده که چهار فرسنگ تا دیر باز آبادان داشت دریا بهت و  
بار و بحر از میان آن در گذر و دیگر نزدیک شهر کولایه است بدرازی چند فرسخ و آب شیرین دارد و یک طرف آن  
پرگنه پاک پیوسته مدار کار و بار مردم آنجا کشته برشتی است و ساکنان آن دیار از آب خالص است و خط  
بر برگ توز و برگ میدویند و کتابها سائے ایشان بزبان سنس کرت و ترجمه تمام انولات برشتی که است  
القسمه کشمیر ولایتی است و لکشا آب هوا خوشتر دارد و گلها سائے روح افشا خاصه گل سیخ و بنفشه و نرگس خود در  
صخره البجرا و اکثر سیوه با فردان دارد و بهار و خزان آنجا بے شکر و اکثر زمین آنجا از گل و ریاحین سرسبز  
بود محمد شهباز خان که از طرف اعظم خان به نیابت صوبه کشمیر می پرداخت اکثر احوال کشمیر را با راجه نقل میفرمود  
از آنجمله است که مردم آنجا زمین بلخ را بر روی آب تخته بندی کرده سائے افرایند عجب تر آنکه آن زمین در میان  
خود بدزدی می برند چه لیشب از بلخ آن بریده در بلخ خود وصل می نمایند آن چنانکه کمتر کسی آنرا تفرقه کند  
و درین قضیایا و اورسے پیش حاکم بر ند میگفت روزی بنود که این قضیه بعد الملت می آید و مردم کشمیر در قضایا و  
سناظره بسیار درست می باشند و قضایا سائے ایشان تا ما هر سالها فیصله نیاید بالجله گذرم آنجا ریزه و سیاه و  
اندک حاصل می شود و مشک کمتر خورد و خود و جو نباشد و کاه سیاه رنگ بسیار و شیر و روغن شالیست و اردو  
اسپان زور آور کرده گذار بسیار و فیل و فتر آنجا نباشد و بقولے غورش مردم آنجا برنج و ماهی است و آنجا صبح  
ایست سند نام که سند برازی نیزش گویند و در انوضع حوضی است از سنگ بسته شده که اصلا منفذی و رخنه  
از ان معلوم نیست و چون آفتاب برج ثور آید هر روز پیش از طلوع صبح اثر ترشگی ظاهر میشود و بعد یک غلیان  
از زیر آن پدید آید و بعد از ان در پنج و شش ساعت در تخفیف گوشت تا وقتی که بیج آب در ان حوض نماند برود  
خلاصه التواریخ نزدیک سند چشمه ایست خیرین که شش ماه خشک باشد و در روز معهود کشتا و زان گوشتند  
بزرگان کنند آب در حوض آید مزروعات بیج مواقع میراب کن و چون طغیان کند نیازمند بیا نمایند آب کم شود

و در موضع مین پور و دوازده بنیکه زمین زعفران در است آخر از قزوین که بناری بنیانه نامند با تمام ماه  
 اردی بهشت که از روز بهار است جمیع گویند قبله رانند و زمین نرم کنند و بپای زعفران خاک نشانند و در یک ماه سبز میشود و در  
 آخر از ماهی که مال رسد و درختش تا یکویست رسته آن سپهر و باشت کل آرد و شش ورق سوسن و اکثر میان گل شش  
 ماه رسد و در سسرخ باشد و زعفران از مار سسرخ بود و چون گل سرخ آخر شود تنه سبز گردد و از کاشت یکبار شش سال  
 کل زعفران دهد و در سال اول باشت کل و در سال دوم از ده ماسی کل بر آید و در سوم یکمال رسد و تا شش سال  
 نیار و در زمین بچکاند و اکثر همان جایگاه دارند بایه و بکمی آرد و بپای آن آرد و بر آرد و بجایه دیگر کارند گویند که هر سال  
 چهار صد سن بوزن بهار زعفران حاصل میشود و در موضع ولون چشمه است و حوضی آرد و بنود سبز سبز در آغاز  
 کشت کار زعفران آنجا رفته بپایش کنند و شیر در آن ریزند و اگر شیر فرو تشنید قانی نیک و انند زعفران در نخواهد شود  
 و اگر شیر بر روی آب ماند قال بدوانند ایضا و بوسه از محال معتبره آن کشور است و آنجا چشمه است در غایت وسعت  
 هر که اطلبه و مقصدی باشد یا راه برنج در طرفی کرده و سر آنرا حکم بسته در آن چشمه اندازد اگر مقصد حاصل است آن طرف  
 بعد از چند روز بر آید چنانچه قابل خوردن شود و اگر مقصد حاصل نیست برنج متعفن بیرون آید و گاه باشد که بجایه  
 برنج گل و لاله ظاهر گردد و چنین جائی است موسوم بقله موله و در آن حواله قطع زمین است که هر جایه آنرا  
 حفر کنند و آب رسند و هر قدر که خواهند مایه صید کنند کمر آج یک طرف آن بکا شغری میوند و در غروب رویه آن بگل  
 است آنجا و گذرهای آب پوست دخت بستند و اطراف آن پارهای رنگ گذارند تا آب را برود و بعد از دوسه روز بر دشته در آفتاب گذارند  
 چون پوست با تشنگ باشد بر افشانند طلای ریزه تا دوسه توله بر آید ایضا گفته دیگر که آب نام دارد و آن نیز بکا شغری میوند و در آنجا تشنگی در دست  
 آرد آنجا حاصل صوبه کشمیر ازین قبیل خصوصیات بسیار دارد برین قدر اختصار رفت سر کار بچگی داخل این صوبه است  
 سی و نیکار و غرض میبارد و مانند دیار توران در آنجا برفت بارد و سرد با بیشتر بود و برسات مثل مندرستان بارد  
 و غرم آنجا از سه دریا فیض بگیرد شش گنگ و شست و سوم سده و زرد آلو و شفتالو و چهار مغز کوچک و کشمش همه میشود  
 و گاو گاو میش میانه و سر و خر و شش بسیار شد است و در کشمیر از مندرستان در شست و شش روز راه میروند لیکن راه  
 بچگی خوش گذار است و گزیده که شکر از آن گذرد و طول آن ولایت از مر دریا س کش گنگ صد و بیست کرده و در  
 بهشتا و کرده جنوب کشمیر را بهر دو مندرستان واقع است و شرفیش ارا قله تبست است و شمالی آن بدخشان و جانب  
 خراسان و غرض آن بجایه است که محل اقامت افغانه است و تمام کشمیر جبل و شش محال مثل بر دوازده که در  
 و دو کک و شست تا دوی خنجر ارام و دغل این صوبه است و لقبی مولف هفت اقلیم است و دو پرگنه دارد و مال واجب  
 نه که در وقت که است پوشیده نماند که سلطنت کشمیر در زمان سابق آفتاب پرستان بود که ایشان را شماسین خواندندی  
 مقوله ایشان آنکه چون آفتاب ظاهر شود دجه صلاح و نیکوئی نشاید کرد و شب که آفتاب غائب شود هر چه کند گناه  
 نبود و از آن کرده بود زمینم بهم دیو در پالند و سه و یک بحر سلطنت آن مملکت داشت و گفته اند که او هند و بود  
 و ابتدا به اسلام در کشمیر در مقصد و جبل و بهشت حری القان قناد و اول بادشاه اسلام در کشمیر سهر است که چون

اودن دیوولی کشمیر در مقتصد و چهل و دو بحرے در گذشت و بعد چند سہمہ واسے ملک کردید و خطبہ بنام خود خواند  
 و خود را سلطان شمس الدین خواند و مملکت کہ از امرای مغول خراب شدہ بود بے درآبوی آن نمود گویند کہ  
 چون سلطان سکنر بہت شاکن از اولاد سہمہ الملقب شمس الدین بساطت رسید در عند او سہمہ تیمور گورکان روے  
 بہند نہاد و سکنر تحف و ہدایا بصاحب فران سہمہ تیمور گورکان فرستاد و دقتی بجانہ عظیم در کشمیر بکند و بسوخت بوی  
 از زیر آن ظاہر شد نوشتہ بود کہ بعد یکہزار و یکصد سال مردے سکنر زام پدید آید این را خراب کند معلوم را قہر  
 کہ ہزار و یکصد سال را ابتداءیش از کہ ام محمد در شمار است گویند کہی از امرایا در سلطان را کہ سمیت خان نام داشت  
 شبے بہر ملاک کرد سلطان خواست کہ اورا بقتل رساند گفت مرگت فرست تا آن مملکت ہر قوم بکشم و بالقتل سہم سلطان اورا بہت فرستاد  
 اورا بہت دقت کہ چاک بگفت یعنی شکارہ کہ سلطان رو بہاوند و ظفر یافت و اورا بساخت و محبوس کرد و او خود را بہر ملاک کرد و در سکنر  
 میردین میر سار علی ہمدانی کشمیر کہ سلطان مقتصد او شد و سلطان سکنر در دشت صدر و میرزہ بحرئی در گذشت و بعد از و پورشش میر خان طہ  
 بعلی شاہ بہر تخت نشست و بعد چند ہی علی شاہ برادر خود شاہی خان را سلطنت داد و غریب حج نمود و بمیر سار و با خواہی را چہ جواران غریب کرد  
 و بالتفاق اوروی کشمیر نہاد شاہی خان بگرفت علی شاہ دیگر را بساطت رسید شاہی خان بسا لکوت رفت و بحسرت برادر بجا کہ کوہ نہاد بر علی شاہ  
 قصد ایشان کرد و بعد از نزد بہریت رفت پس از ان کس نہانت کہ چہ شش شاہجہان کشمیر رفت و بجا کومت رسید و خود را سلطان بنی الباقیر  
 خواند سپاہ بہر دست او فرستاد تا بمناوبت ایشان بر نیایا استیلا یافت و لشکر بہت کشید و بکشد و ہدایا بمیرزا شاہ حسن  
 ابن صاحب قران خراسان فرستاد و چون میرزا ابو سعید گورکان در ماوراء النہر بساطت رسید با او دوست  
 آغاز نہاد و سلطان را عادات عجیب بود از انجملہ آنکہ بصحبت علما و فضلا پرداخت و ایشان را تربیت کرد و  
 علما بہنود را نیز نہایت فرمود و گادگشی و جزیرہ از بہر رغابت خاطر ایشان منع کرد و فرمان داد تا بہت خانہ  
 کہ در عند پورشش سلطان سکنر خراب کردہ بودند میافخند و از ایشان عہد گرفت کہ بموجب دین خود عمل کنند  
 و خلاف آن جائز نہاند گفت کسی را با کسی کاری نیست مہر نہ ہی کہ خواہد اختیار کنند بر ہمنان کہ بعد پورشش سلمان  
 شدہ بودند مریدش کشند و او بادشاہے رحیم بود ہیچ جا لوز را نکشتہ و گوشت کمتر تناول کرد و در ماہ رمضان  
 اصلا از ان خورد وے و امر فرمودہ بود کہ ہیچ کس را ہیچ گنا نہ کشند و اگر شخصی واجب القتل باشد و یا دزدے  
 کند بہر چیزش کشند و بکار کل باز دارند و جا لوزی را کہ گوشت او بخورد بکشند و شکار بکشند و در زمان بادشاہ کا شفر  
 لشکر بہت کشید سلطان بامیت ہزار سوار و صد ہزار پیادہ با او زد کم کرد و ظفر یافت و باز گشت و در مقتصد و چہل و  
 بحرے سلطان در گذشت و بعد از و پورشش حاجے خان المصطفیٰ بھیدر شاہ و پس از و پورشش حسن خان  
 المصطفیٰ سلطان حسن شاہ و بعد از و پورشش محمد شاہ و دختر زادہ سید ناصر الدین بیہقے در سنہ مقتصد و نمود  
 و بعد بحرے بجا کومت رسید روزی کہ اورا بہر تخت می نشاندہ بساطت پیشش نہاد و بد بگر خیر بالتفات نکرد و کمان  
 برد گرفت گفتند ازین ظاہر می شود کہ و شش امتداد یابد و بچنان شد اورا با خواہیانشان و کشمیر یان محاربات و قضا بسیار  
 شد و چند بار از سلطنت مقتصد و باز بساطت رسیدہ چنانچہ مرتبہ بچہمین در سنہ مقتصد و سی و بیج بحرے با داد و بار بپادشاہ

بپادشاہ

باطلت رسید و سپاه باری را نواخته بهند بازگردانید و در نهند و بی و شست بگری مرزا کامران که از لاهور پیشتر  
 غنیمت کرد و مجرم بیک و شیخ علی بیگ را در مقدمه بطرف کشمیر روان کرد و محمود شاه از کشمیر بگوشه رفت مرزا کامران  
 مجرم بیک و شیخ علی بیگ را در کشمیر گذاشت و خود بلاهور مراجعت نمود کشمیر باین هیئت اجتماعی متوجه شهر شد مجرم بیک  
 و غیره را طاعت زرم نماند شهر گذشتند و بازگشتند محمود شاه ششم با سلطنت سید و حکومت میکار تا که سکندر خان بن سلطان سعید خان با شاه  
 کاغذ لفرمان بر لشکر کشید محمود شاه با او زرم کرد و بهر سمت رفت و بالاخره دفتر خود را بسکندر خان داد و صلح کرد و باز سلطنت سید و بعد از او  
 کشمیر باین که جامع جنگان و مارگران بود و دیگران بودند با یکدیگر صلح کردند و در نهند و چهل و چهار بگری محمود شاه در گذشت و نکاش با وجود اختلاف  
 و مرجع و پنج و یکسال بود بعد از محمود شاه پیش شمس خان و همچنین از اتحادش مشیت تن می بعد دیگری سلطنت قیام نمودند و بجا طاعت و شکر  
 و مارگران ملک میرانند تا آنکه یوسف شاه حکومت سید و حکیم علی کیلانی لفرمان گیر بادشاه برالت کشمیر آمد یوسف شاه استقبال کرد و خلعت ابرو شاه  
 پوشید و در نهند و خود و دو بگری بفرموده شاه را در گاه و نژاد ابرو شاه زرم کشمیر کرد و خود شاه از او بگری کشمیر رفت یوسف شاه خجسته کشمیر با شاه  
 شتابان با جلیل و دیگر امیران او مانع آمدند بادشاه و نهند و خود و پنج و چهار بگری میران شمس و راجه بهکواند اس و چند بیک و شاه  
 قلیخان مجرم را به سنج کشمیر فرستاد یوسف شاه بعد و پیمان نزد راجه بهکواند اس آمد و هر ساله خراج پذیرفت راجه  
 صلح کرد و یوسف شاه را با خود گرفت و بازگشت بادشاه از آن صلح ایا نمود و قاسم خان میر کشمیر را بآن دیار روان  
 یعقوب شاه که در کشمیر جانشین پدر بود و عزم زرم او کرد بعضی از کشمیریان که مخالف او بودند بقاسم خان پناهنده شدند  
 یعقوب شاه بکوهستان کشمیر گریخت قاسم خان بمرکے نگار که تختگاه کشمیر بود رفت و استیلا یافت یعقوب شاه  
 متوجه مرکے نگار شد و با قاسم خان زرم کرد و بهر سمت رفت و دیگر بار با لشکر ابنوه روسے باو آورد و قاسم خان  
 و شمس شخص شد ابرو بادشاه میرزا یوسف خان را با لشکر عظیم به ملک فرستاد یعقوب شاه بکوهستان رفت  
 و بعد از دو سال به امانت یوسف خان آمد و بخدمت ابرو بادشاه شتافت و پدرش یوسف شاه در سالک امر  
 اکبر سے انتظام یافتند و دولت ملوک کشمیر سیر می شد و کشمیر در تفرق بنده گان اکبر سے درآمد و آن تا عهد محمد شاه  
 و لیسر شمس احمد شاه در تصرف سلاطین کور کانیه ماند و بعد از آن به تصرف احمد شاه ابداسے درآمد و بتمت ولایتی  
 متصل کشمیر و بطرف شرق کشمیر افتاده و آن معروف است به تبت کلان و تبت خرد و تبت غار لیست در آن  
 از پنج پیکر سے است امر نامه نام منو و آنرا سعبه بزرگ و اندر چون تخت الشعاع آخر سے شود آن پیکر کج درون  
 غار غائب گردد و بار هر روز قدر سے افزاید تا پانزده روز مقدار و در کله برسد و چون ماه رو بکی بند آن پیکر نرگهار  
 و تا آخر ماه آخر سے نمائند و همچنین در هر ماه پنهان و ظاهر شود آنرا پیکر مهادیو دانست و دیگر شکر نام چشمه است که  
 تمام سال خشک باشد و در ماهی که غره اش در جمعه باشد بر جوشد و صبح تا شام روان بود و مردم بر آن بجوم  
 آرند و دیگر با نهال بت خانه است مشوب مد کا از هر کس که مردم آنجا رفته از حال خود و دشمن آگاه سے طلبند و بخیا  
 باشد که برنج در آورند ترسانند یکی بنام خود و دیگر سے بنام مخالف و در آن بتخانه سربهر کرد و بهت رود و در بتخانه  
 بنهند و در دیگر نیایش کنان در بکشایند آوند سے که کل و در عفران پر شود و شایسته کار و ظفر و روشن را باشد

و اگر خمس و خاشاک پر شود از دشمن پنج بند را اگر آوند دشمن بگل و زعفران بر شود و شایسته که کار و ظفر دشمن را باشد و عجب تر آنکه در غصه می که  
حق از باطل تشاخص نشود و مرغ باد و بر راجحه از سیاهات قمار خورانیده بنام هر دو کس مقرر کرده و ران تجانه بفرستند و روز دیگر بر کلام  
دست بر جان و خویش نبالند جانور آنکس که حق با اوست اصلاً نهری بد و نرسد و از دیگر بیفتد و میرود و در قیامت خرد و کولابیت بزرگ  
مولیس نام دارد و بخت و شست کرده در بای قیامت بدو آید و سختی ناپدید کرد و کیتان جزا تمان اسکاٹ میفرمود که شهر لاهه که  
شهر نیش گویند تختگاه بخت است و شهر بزرگ است و بوفور آبادان معروف و اکثر اشیا در اینجا یافت می شود  
و احوال آن شهر تقریباً در اقلیم سوم در ضمن شاه جهان آباد و در تذکره دریا س جون مرقوم است بنابران اینجا  
تکرار نیز و اخت دیگر کیتان موصوف بار اتم سیگفت که اکثر پیش ساکنان آنجا موافق می نمود است و خطاب راهبانی  
ولا بیت مبت لاهه است و ساکنان آنجا را اعتقاد آن است که لاهه نمی میرد چه روح لاهه در حد دیگر میسر و ملا  
میشود و روزی که لاهه یعنی راجه رانی سید و طفلان که آن روز بوجود می آیند اعیان ملک رفته هر یک طفل را می بیند  
و هر یک از آن طفلان که بخت طبع و علامت پاک مقرر است میدهند که روح لاهه درین طفل آمده  
و حلول کرده و او را در تختگاه سلطنت برکنارند و پرستش او میکنند و به آن طفل که لاهه شده است اعتقاد تمام میدارند  
حتی که برار آنرا در طفلی و جوانی جنگ کرده بطریق تبرک میخورند و در آن نجات اخرویس میدارند تا که لاهه پس  
تیز رسد اعیان ملکات بکار میسر و از نذر و لاهه حال از صاحب کلان کاکته مرسلات و رسم تحف و هدایا از خیار  
جاری بوده و وقت مردن از اعیان خویش گفت که بهشتن صاحب خواهند نوشت که حالا عنقریب روح من در  
بدن دیگر میسر و و امیر و اریم که چنانچه درین بدن بر ما شفقت و مهربانی میفرمایند همچنان در بدن دیگر را نیز  
مهربانی میفرموده باشند و لایت مبت مند لاهه یعنی چند راجه می دارد اما لاهه مبت کلان از همه بزرگتر است  
عزبستان و لایت مشهور است و کوه های محکم و حصول استوار و عقبات نامهور بسیار دارد و سبب و اخیر  
و انار در آن دیار نیاک میشود مردم آنجا سخت جان و سخت گو و درشت خومی باشند بخور و قاریم الایام معمر  
و آبادان بوده هرگز از آنجا و اهل و آندمار در خلافت علی علیه السلام بشرف اسلام شرف شده اند و از عجا  
عور چشمه است که آنرا چشمه بانگ نماز گویند و آب او بسیار است هرگاه که کسی بانگ نماز گوید آب از آن چشمه  
روان شود و نزدیک بگنیزد و رود و چون بانگ نماز تمام میشود آب بازمی آید و دیگر سحر اریح است و عجایب آن آنکه از بیرون مسجد طرف  
دست مردم بام میسر و از بیرون قیصر که ارتفاع ظاهر میشود و حال آنکه مسجد یازمین بیرون مسادی است و ستون ها آنرا چند آنکه شمارند  
چهل عددی که و یازده می آید و با عانت عدوان شخص شده راقم گوید که شماران چندان کار بود چه بر یک ستون نشانها پارچه می بستند  
و تابای ستون یک کس استاده می کردند و آن مردم را بشم و در عجب یاد از دانی مردم آنجا فی الحکله در یکی از معافات خود چشمه است مردم در س  
کیار در آنجا میسر و نذر در شب هر یک علامتی بر ترس بسته بجانب آن چشمه می اندازند و روز دیگر رفته سیر  
خود می بینند اگر مقصود حاصل خواب بود البته بر سر میکان نیز مرنه و یا ماهی و یا حیوانی دیگر خسپیده است اگر  
مقصود حاصل نخواهد شد بر سر میکان خسپیده نباشد و ارتفاع منبع آند بار که بر جبال رفیع واقع است فلاح چار



بوده و در تاریخ مبارک شاهی آمده که بحضرت سلیمان علیه السلام بھیج صاحب میر سے بفتح آن قلعه فائز نوشته  
 جہت آنکہ راسے بغایت تنگ و تاریک دارد و غور باہن غزنین و خراسان واقع شدہ و آب و ہول سے نیک میرا  
 و اکثر فو اکھش نیک میشود و ملوک غور از شاہید سلاطین اسلام اند و نسب ایشان بہ نسب غور سے میرا و از اخلا  
 فحاک بودہ و در خلافت علی علیہ السلام حکومت بلاد غور داشت بخجست انجناب پیوست و مسلمان شدہ انجناب مشور  
 بخط خود نوشت و حکومت غور با و داد آن منشور تا عہد ہر ام غور سے در دست فرزندان او بود و از انطا فہ قولا دسٹے  
 در زمان ابوسلم وزی و یکی کہ ششم است بہمدارون شید و سوری بن محمد بن یحییٰ بعد یعقوب بن لیث و محمد بن سوری در عہد سلطان محمود  
 حاکم مملکت بودہ سلطان اورایت آورد و نید فرمود و پیش از علی حسن بند گزشت و اورا سیرے بودہ سام نام و سیر سام حسین نام داشت و تھے حسین  
 بر کشتی بودہ کشتے غرق شد حسین بن سام دست بر تختہ زویشرے در کشتی بود با اور فقی شہ حسین و ہمراہی چنان  
 بر روی آب ماند و چون بساحل رسید شیرے راہ صحرا پیشگرفت حسین لشہرے کہ در اندیار بود رفت بد کاچہ بخت عیس  
 اورا گرفت و بزرندان فرستاد ہفت سال در زندان بماند با و شاہ آن دیار بخجست رو بہ اطلاق زندانیان فرما  
 و او حسین را ہائی یافت و غم غزنین کرد و در نزدیکی غزنین بدست قطع اطریقان افتاد ایشان اسب و سلاح دادند  
 و با خود یار کردند چنان شب فوجے از سلطان ابراہیم غور سے بر دزدان ریختند و ہمسہ را گرفتند و  
 نزد سلطان بردند سلطان بقتل ایشان فرمان داد حسین رو سے آسمان کرد و گفت الہی دامنم کہ غلط بر تو روایت  
 اکنون بگناہ مرا مے کشند جلا از ماش پر سید حسین قصبہ باز گفت سلطان بشنید و اورا بخواند و لوازش کرد حسین  
 خجست او گزید و در عہد مملکت محمود بن ابراہیم غور نوی بجاکوست غور رسید و روایت دیگر نیز گفتہ اند خوفا لاطالب  
 در گذشت و از ان زمرہ است سلطان علاء الدین حسین بن اخرا الدین حسین بن قطب الدین حسین المعروف  
 بجہا نور کہ حکومت غور رسید و بسبب عداوت و کین برادرش سیف الدین سور سے کہ بدست بہرام شاہ والی غور  
 در سنہ پانصد و چهل و چہار ہجرے بقتل رسیدہ بود سپاہ جمع آورد و قصد غزنین کرد و در باغی بگفت ازان است  
 بیت گر غزنین را زنج و بن نمکم پس من حسین بن حسین جنم بہ بہرام شاہ متوجہ او شد علاء الدین قتال فاش  
 کرد و ظفر یافت گوید در روز رزم علاء الدین قباے اطلس کسج بر جوشن پوشیدہ بود از سبب آن سوال  
 کردند گفت این ازان کردم کہ اگر زخمی بن رسد و چون بر آید سپاہ بطلان غنیاہ تداو ل شکستہ نشوند بار دیگر  
 علاء الدین با بہرام شاہ رزم کرد و ظفر یافت بہرام شاہ بہند گزشت و در لاہور نشین ساخت و شرب خمر شتغال  
 نمود علاء الدین غزنین را بسوخت و ہفت روز شہر غزنین سے سوخت و ہوا از دو چنان تیرہ بود کہ روزا شب  
 متغیر میشد و شب از شعلہ ہا سے آتش بروز سے بالیت چون غزنین تمام بسوخت علاء الدین بفرمود تا قنور سلاطین  
 غزنویہ بجزیر سلطان محمود بکنند و ہر استخوانے کہ یافتند بسوختند پس علاء الدین بجہا نور شہار یافت و بہ انتقام  
 سید مج الدین نائب سوری کہ لفرمان بہرام شاہ بقتل رسیدہ بود امر کرد تا ساوات غزنین را توہرہ ہا سے  
 خاک کردن نہادہ و فرور کوه غور بردند و ایشان را گردن زدہ خاکہا را بخون آنها گل کردند و در برنے از قلعه

آن بکار بردند و عاقبت الامر سلطان علاؤ الدین بالفاق امیر علی چہرے والی ہرات باختر سلجوقی غمیان زبید و  
 باوززم کرد و اسیر گشت و پیغام داد کہ سلطان باسن ہمان کند کہ من با او اندیشیدہ بودم سلطان گفت آن چہ  
 بود گفت بندے از فقرہ ساختہ بودم کہ اگر سلطان گرفتار شود بر پایش می نہادم سلطان بفرمود تا آثر بدست آوردند  
 و بر پایش نہادند علاؤ الدین مجبوس بود تا آنکہ یکی از مقرران سلطان اورا بدید پوچستنی کہنہ در بر و کلاہی چرکین بر سر  
 حال سلطان باز گفت اورا بخواند و بیان حالت بدید گفت چرا غم سر خود بخورے و کلاہے چنین بران نہی گفت آنروز  
 کہ سہ من بود ہزار کس غم او بخوردند اکنون سلطان راست چنانچہ دانند آن را بدارد سلطان را خوش آمد باطلاق  
 آن فرمان داد و ندیم محفل خود گردانید و حقے سلطان تکیہ کردہ بود و پابر کنار علاؤ الدین نہاد و علاؤ الدین خالی برکت  
 پاسے سلطان بدید بوسید و این رباعی خواند رباعی امی خاک سم آبرش تو آسز من و می حلقہ بند گیت  
 زیور من و تا پاسے گفت حال ترا بوس زوم و اقبال ہمے بوسہ زند بر سر من و سلطان اورا در برگرفت و طبل  
 و علم داد و بجاکوست غور فرستاد علاؤ الدین دیگر بار باسلطنت خور رسید و در پانصد و پنجاہ و شش ہجری در گذشت  
 و بعد از و پسش ملک سیف الدین محمد بن علاؤ الدین جہا السنور و پس از و عم زادہ اش غیاث الدین محمد  
 بن سام باسلطنت رسید و اورا پیش از سلطنت معز الدین خواندند از بامیان با و پیوست غیاث الدین محمد  
 کرم مید و پادشیش و در پانصد و ہشت ہجری لشکر بدر شاد باخ کشید و علی شاد بن کس خان را محاصرو کرد و  
 دران ایام روزے برابر برجے آمد و گفت ازین برج تا فلان برج بنگا بختی رخسہ تو ان کرد از اثر اقبال  
 آنقدر دیوار کہ گفتہ بودنی الحال بینقاد و فرجہ عظیم بدید آمد و شہر منحر شد بموجب فرمان لشکریان شہر را غارت  
 کردند تا نیمہ روز آن اشتغال داشتند پس امر کرد کہ کس متعرض کس نشود گویند ضبط بر سپاہ چہران بود کہ دیوار  
 ہر کس ہرچہ در دست داشت بپنداخت و سال دیگر برونگرفت و بر تمام خراسان استیلا یافت و بعد از و برادر  
 سلطان ابوالمظفر شہاب الدین محمد بن سام باسلطنت رسید خراسان و بسیاری از مہار رسید و معز الدین  
 لقب یافت او بعد برادر حاکم غزنین بود و در پانصد و ہفتاد و یک ہجری ملتان بگرفت و در پانصد و ہشتاد  
 و چہار ہجری از راہ ریگستان از ملتان بگجرات شتافت و از راجہ آنجا منہزم باز گشت و بغزنین شد و پیشاو  
 بگرفت و در پانصد و ہشتاد و سہ ہجری بر لاہور استیلا یافت و بروایت صمدی در پانصد و ہشتاد و نہ ہجری  
 دہلی بکشد و در پانصد و نو و ہجری باراجہ پٹھوراکہ بزرگترین راجہ ہاسے بندہ بود بالفاق راجہ جی چند والی قنوج  
 با ہزار ہزار مرد و ہفتصد فیل روسے با و آورد و سوگندہ با و کرد کہ تا فارس ہیج خانہ ایستہ سلطان با و زرمی صعب  
 کرد و ظفر یافت و سہ صد و اندھیل غنیمت برد و غلام خود قطب الدین ابیک را و دہلی نائب گذاشت و بغزنین باز گشت  
 و بروایت مولف خلاصۃ التواریخ در پانصد و ہشتاد و ہشت ہجری چہوراکشت و قلعہ ہاسے واجمیر کہ دارالملک  
 تہورابود بمصرف سلطان درآمد و چندے دران سہ زمین استقامت نمود پس در قبضہ کرام ہفتاد و کروہے از  
 دہلی قطب الدین ابیک را نائب گذاشت و بعد یک سال ابیک دہلی را سخر ساخت و شہاب الدین مرتبہ نہم در سہ

و

پانصد و نود و شش پسر از غزنین به بند آمد و قنوج مفتوح ساخت و همه صدر بخیر فیل و غنایم بسیار گرفته بغزنین فرستاد  
و نزد برادرش غیاث الدین محمد بنجر اسبان رفت و در فتح ملک سماعی جمیله بنود چون غیاث الدین در گذشت او میان سرس  
و طوس بود بباد عیش رفت و اقامت داشت و تحت فیروز کوه بعم زاده اش ضیا الدین که دلا و غیاث الدین بود داد  
همچنین بر تلک را با قریبای خویش داد و بغزنین رفت و با سپاه ابنوه قصد خوارزم کرد و منهرم بازگشت و عثم  
یورش ترکستان نمود و دوران آوان شنید که ساکنان کوه خود عصبان و زبید و بسیار از ایشان را  
کشت و در راه بمنزل و میک در شش صد و دو مجرب بر دست فداست بقتل رسید چنانچه بتقریب شصت از احوال  
در اقلیم سوم در ضمن شاهجهان آباد در فصل آخر اول سلطان بامر قوم است گویند سلطان شهاب الدین  
را پس بر نمود و در جمع غلامان شهر بی عظیم داشت و دو زده هزار از ایشان فراهم آورد و بود و میگفت که  
دیگر بادشاهان را فرزندان معدود اند مرا چندین هزار فرزند است که بعد از من هر یک ضبط ملکی تواند کرد  
چنان شد که گفته بود چه از غلامان او تاج الدین یلدور در غزنین و ناصر الدین قباچه در ملتان و بهاء الدین  
طغرل در بکر و قطب الدین امیک در دیه سلطنت سالها کردند و بعد از شهاب الدین برادر زاده اش  
سلطان غیاث الدین بن غیاث الدین محمد پس از و پسرش بهاء الدین سام و بعد از او البسر خور بن  
علاء الدین جهانشور فرمان خوارزم شاه بکومت غور رسید و از آن گروه است علاء الدین محمد بن عم البسر بکومت فیروز کوه رسید و بعد از چند  
حکومت غوری به امرای خوارزم شامیان رسید و از بقایای غوریان ملوک کرتانید که در بعضی از خراسان حکومت کردند و همچنین ملوک بامیان از  
بطانیه سلاطین غور اند که چند نفر از ایشان سلطنت کردند بباد عیش و ولایتی است و منتهی آن بهاسه فراوان و مزارع بے پایان  
از جمله بیشه است و در دریا محتوسه بر اقسام اشجار سیوه دارد خصوص سسته که از آنجا جمیع ایران و توران و هند  
سے برند و در زمان سلطان حسین مزار اینایت معموره بوده و قلعه بر توبه نواسه اتولایت بر قله کوه است از سنگ خارا  
در غایت محکم و زیاده از یک راه تار یک ندارد و دیگر بخت ملک است که از مراتع لطیف آن ناحیه است و  
همچنین بیسلاق هزار منشی است که در فصل بهار آن لاله زار سے میشود که گلشن گردن در مقابل آن تیره و دیده  
کواکب در نظاره آن خیره سے ماند در چهار مقاله گویند که باد غیس قریب هزار دشت دارد و مملو از اشجار و  
انهار که هر دشتی لشکر از انیمه و غلف و محل گستره ایندن خیمه و خرگاه و فاکند صاحب ماه خشک کند کرش و از سده  
افزاه مذکور است از مونسے است کاریزه نام از اعمال باد غیس و نامش حکیم بن هاشم بوده و چند گاه وزارت  
ابو مسلم خوارزم سے داشته و در زبان متد سے باندر در خراسان و ماوراء النهر خروج کرده خلق بسیار با و  
جمع آمدند و چند قلعه از کس و دیگر از سلف که خشک میرش خوانند گرفت و در خشک چاهی ساخت که هرشت ماه  
نوری از آن برآمده بر روسته هوا ایستاده اما آنکه در خشک هرشت ماه چیز سے ساخت مولف صبح صادق نام  
اورا غطابن مقنع خراساے نوشته ذکرش در اقلیم خیم در تحت سلف مرقوم است گویند که او صورت کریم  
داشت لهذا از طلا چیز سے ساخته بر روسته خود می کشید اسفند اردر زمان سابق قلعه در آن خیمه بوده موسوم بجهاد

شماره و کره آن قلعه شگین است مدور که قلعه بالاسه آنست و بالاسه قلعه و میان آن و سیردن آن زن  
 بز می است که هر جا که آنرا یک گرفتار کنند یا ببرد و بدین باب گفت و توران قلعه متع است صاحب تار و  
 مبارکشاهی آورد که امیر خواجگه که از جمیل زادگان آن ولایت است چند گاه در ویرانه های انحصار ساکن گشته کلاسه  
 تربیت بجای رسانیده بود که کلنگ را بشکار میکرده و گویند که آهورا نیز میگرفته در صبح صادق ساعی نویند که در زمان  
 چنگیز خان شخصی زنبور س را آموخت که کلنگ را بشکار میکرده آن زنبور پرور و از میگرد و پیش خود در چشمان کلنگ  
 نیز دکلنگ نابینا شده بر زمین افتاد چنگیز خان او را طلبیده و امتحان نمود و آن چنان بود که گذشت بعد از  
 کور شدن و افتادن کلنگ بر زمین زنبور بیامد و بر دست صیاد نشست حصار بر صیاد آفرین کرد و چنگیز خان نفوذ  
 نماز زنبور را بگشود و دست صیاد بر بند گفت جزای خرو و کبر بزرگ مستولی شود و منرا س که دست و  
 قوی کند این است قوشیخ از انبیه پشنگ بن افراسیاب است و رباطی و مسجدی در آن قصبه است که آنرا  
 انبیه ابراهیم علیه السلام میدانند و هر سال مردم بسیار از هرات و مضافات بزیارت آن مسجد و رباط میروند  
 و کوهی بر جوار رباط واقع است که در آن کوه نشان قدم های آدم پیدا است و سنگریزه های آن کوه اکثریت  
 ظنیر است هرات در مفاخرت بلده و دیگر صفات ثانی ندارد و مؤلف بهفت اقلیم از تاریخ قدیم هرات  
 مینویسد که محمد صلی الله علیه و سلم فرموده که بهترین خراسان هرات است و بدترین سبستان در نیدا و نیدا و اسمی بانی  
 آن بلده اختلاف بسیار است لهذا را تم حروف اکتفا باین رباعی نماید رباعی هر اسپ نهاد است هری را نیا  
 کشتاب و کرد و آن نباشد نهاد و بهمن پس از آن عمارتی عالی کرد و اسکندر و رویش همه داد و بیاد و شهر  
 بندش مشتمل است رتیج دروازه و در و فیصل و فاصله میان هر دو ده که راست و صد و چهل و نه برج دارد و درش را  
 پیموده اند بهفت هزار و سه صد قدم آمده و خندق کرده شهر جدید است که عرض دارد و در درون شهر چهار بازار است  
 که از هر دروازه تا چهار سو یک بازار است که بنام آن دروازه مشوب است الا دروازه قیچاق که تا چهار سو بازار  
 ندارد و مسجد جامع دروازه حفرش و قیچاق واقع شده و قطر شهر از درب ملک تا فیروز آباد و از درب جوش تا بوق  
 هزار و نه صد قدم است الحاصل که آن شهر را بوضع عجیب طرز غریب ساخته اند و سطح قلعه اختیار الدین بجانب  
 شمال آن بلده است و از عمارات نفیسه آن شهر مدرسه و خانقاه است که سلطان حسین میرزا آنرا عمارت  
 فرموده و دیگر خیابان کا درگاه است که شهر مورجه است صاحب تار و صبح صادق در احوال محمد خان المعروف  
 بسیک خان نبیره ابو النخیر خان از اخفا و جو جی خان بن چنگیز خان که بخوارزم سلطنت کردند مینویسد که در شش  
 و شانزده هجری ضعیفه سیر س زاد که چهار چشم و دینی و دو دمان داشت و دودمان او و دودمان رسته و  
 بر پشتش گوشت زبانی بود صاحب جیب السیر گوید که در مجلس شیخ الاسلام سیف الدین تقی زنی بود که آن  
 بدید و معتبر گشت و گفت این علامات انتقال ملک است بدگیر و قضا بای قتل غام هرات که از دست  
 چنگیز خان شده بود در اقلیم ششم در احوال چنگیز خان بیاید گویند که در آن قتل عام شانزده نفر در شهر زنده ماند

بودند و بعد چند سیه میست و چهار نفر از نواح هرات بالشان پوستند و با نژده سال خزاین چهل من کس در هرات  
 بنوده و چندگاه از کنار چوَن تا از آباد اگر کسی زنده بود بگوشت قاق مرده میشت میکرد با جمله شهر هرات و ارا ملک سلطان حسین میرزا بود و با نژده  
 توابع و مزارع خوش و دلکش آب هوای خوش میدارد و اقسام غلات و انواع میوه در آن خطه نیک محصول می پیوندد و از مضافات  
 آن کی میاید است که هر سال دو هزار من انگور و دو شاب میشود و دیگر کارین است و جزیره اش با نام است خواف همیشه فشار سلطانین باد و دود  
 و فحول مثلخ و علما با آفرین و وزیر است کفایت آئین بوده و در تاج پنج هرات می نویسد که شیخ ملا حسنه صبح پیش از  
 ظهور عقیده مکه میرده بر وزن که موضع است از خواف رسیده خواست که از فراست مردم آنجا چیزی معلوم کند چون  
 در وزن اشجار که است از کینز که پرسید که این اشجار کم کینز که در جواب گفت رجان اشجار با نموضع دیگر  
 رسیده و از کودکی پرسید که چهار راقچه دارم میخواهم که چیزی بخورم که پاشت من حاصل شود و بقیه را بفروشم  
 و چهار راقچه خود حاصل کنم کودکی گفت سکنه بحر و خشو ما را بخور و باقی را بفروش حسن صبح بر داشت مردم  
 آن دیار استدلال کرد و از آنجا برگشت با جمله در خواف ده هاست معتبر است مانند هر آباد و مهن دین و  
 خرخره و در وزن سبزی است و در پیش طاق آن سنگ کنده اند گویند و قتی هنگام ربيع بوقت کوفتن خر  
 صاعقه پیدا شد و برف باریدن آغاز نهاد و همقد جفت گاو که خس من می کوفتن از شدت سرما و برف مرد  
 و روز دیگر حرارت به مرتبه غلبه کرد که همه مردگان متعفن اند و دیگر سجان است و افراد طوائف ساکنان آن سزین  
 در هر جا که افتاده اند بعلو ممت و ستمو مر حمت ممتاز بوده اند از آنجمله سلاطین آن مظفر اند که در عراق محکم  
 سلطنت کردند و جانش غیاث الدین حاجی از سجا و در خواف بوده و جد عظیم و قوی صمیم داشت و شمشیر  
 بوزن بزرگ و نیم من بود از اسب سپاه تا او طین بگذاشت و با سه پسر خود ابو بکر و محمد و منصور بروشتافت  
 و پسرانش ملازم اتابک بن علاء الدین طغشاه شدند و از دو پسر که ابو بکر و محمد بودند عقب ماند و منصور را سه پسر  
 بودند اسیر محمد و اسیر علی و اسیر مظفر و اسیر مظفر را چهار پسر بود شاه شرف الدین مظفر و جلال الدین شاه  
 شجاع و سلطان ابویزید و سلطان قطب الدین محمود شاه شرف الدین مظفر در عمر بیت و پشت سلک  
 بسرا می راحت و سد و رشتافت و چهار پسر گذاشت و شاه نصیر الدین یحیی و شاه منصور شاه حسین و شاه علی  
 اما علی را فرزند نبود و محمد یک پسر داشت موسوم به بدر الدین ابو بکر و او پدر شاه سلیمان است و شاه سلیمان  
 مظفر بشجاعت مشهور بود و شبی در بر و خواب دید که آفتاب از جامه اتابک بیرون آمد و برفت بجزیره تعمیر کرد که  
 دولت اتابکان بتورس و چنان شد که مظفر بار دوسه ارغون خان شتافت و خاست یسا و س یافت و در  
 عهد غسار خان معبر شد و در شش صد و نود و چهار هجری بفرمان غار خان اسیر هزاره صاحب طبل و علم  
 گشت و بعد الجانیو سلطان حکومت هند یافت و در هفتصد و نه هجری بامارت بنور سید و بتاویب حکام  
 شامگاه مامور شد و بر ایشان ظفر یافت و با نجام ریفی شده در گذشت و از دیگر خرد و یک پسر ماند و درخت زاده  
 سلطان شاه است که در جامه برادر زاده اش بوده و بعد از وفات مظفر پسرش امیر مظفر مبارز الدین محمد

بن مظفر در سیزده سالگی باتفاق عمزاده خود بدرالدین محمد ابو بکر بخند بست الجانیو سلطان رفت و حکومت نمود  
یافت و در مفتقد و نو زده مجری بفرمان سلطان ابو سعید بنادر خان بکومت نیر در سید و در مفتقد و سید  
وسه پیر سے شاه شجاع از و متولد شده و مادر شاه شجاع محذومیه شاه ثبت شاه جهان بن سیور عیش بوده و در  
مفتقد و سنی و چهار امیر مبارز الدین به اردو سے سلطان ابو سعید خان رفت و طبل و غلم یافت و محمود و انرا گشت یکی بفرمان  
سلطان رسانید که او عرازه بزکاه انیزه بر نیگارد و بپس سرے افکن سلطان امر کرد تا عرازه بزکاه کرد و حاسلان  
در عرازه سزانی نماند سبب محمد بنیزه عرازه و بر بود لیکن نیزه اش شکست پس پای و بشد بر لبر غن سانی که دین  
عرازه بزکاه چیرے دیگر است سلطان بفرمود با عرازه کاه بیرون آورد سندان ظاهر شد سلطان تعجب نمود و در  
فرمود که او را سید زاده محمد گویند پس نزدش با کرد و انید آورده اند که سیر از کرمان غزم تغیر قلعه که آنرا مفتقد  
گویند کرد و کووال آنجا او سے شجاع الدین بعد از مقابله عظیم پناه بقلعه برد و سید شمر مندر گرفت کووال و قلعه  
از قلع زو تنگ آمده میغام داد که اگر دو منزل باز گردند قلعه تسلیم نمایم امیر بار پس نشست کووال از قلعه بیرون  
آمد و آنجا حاجت داشت بدست آورد و باز بقلعه رفت امیر محمد بکران باز گشت و دیگر بار روی با آنجا بنیاد و در تقیق حصار کووال  
باتبع و کفن نزد او آمد امیر محمد قلعه معتبران سپرده بکران باز گشت انخی شجاع الدین را گشت و چهاران او ان خبر یافت که انرا دتالی پس  
شرف الدین مظفر را فرزند می گرامت کرده بهرام اول بفران تغافل کرد این آیه بر آفتابک بنگام سمتی بچسبش اورا القرت الدین  
خواند امیر در شیر عراق عجم ساعی جمالیه ظهور رسانیده از انجمله است که ابو الاسحاق انحر اور شیر از محاصره کرد و بشود گویند که امیر  
ادایل دولت روزی بچفر خندق معتبر مشغول بوده محمود حاجی شاه از صلحامه روزگار بر سید بگزشت و گفت  
بجهت دفع دشمنان میانه امیر محمد دست بسرخوش شاه شجاع که از محذومیه شاه بنت شاه جهان ترک حکام انجا  
که حکومت کرمان میگردید برگرفت و پیش کشید و گفت نمیدانے که چون او باز بر سر ابن ترک گیرد و چون شاه  
شجاع بنیت ترک بود از انش اورا انبنت ترک بنود پس چنان شد که گفته بود چه در سینه مفتقد و شخصیت سحر  
شاه شجاع و بر اور دیگر شاه محمود با هم در ساختند و پدر خود امیر محمد را در انمغان بگرفتند و میل کشیدند خواج  
شیراز سے دران باب گوید نظم دل منه بر دینے و اسباب انکه از و سے کس وفادار سے ندید و هر که بر با  
چراغی بر فروخت \* چون تمام افروخت باوشن دردمید \* شاه غازی خسر گیتستان \* آنکه از شمشیر آن  
خون بچکید \* عاقبت بریزو شیر از و عراق \* چون سحر کرد و قش در رسید \* آنکه روشن جهان بنش بدو \* میل در شیم جهان بنش کشید \*  
بالکله امیر مبارز الدین محمد از ملای و سناهی محترز بوده و در تقویت دین و عظیم سادات و علما سیکو شید و جوسقی و چالاک نظیر نشسته و قتی  
باشکوت از بار شیراز بگزشت بجای تنک سید که خدشتاره بهنرم از سر راه افتاده بود جمعی که پیشش میرفتند بایستادند امیر محمد در غضب و از  
اسپ فرود آمد و دامن بر کمر زد و پشتارهای بهنرم از سر راه برگرفت و بر دکانها نهاد و بهر اسیان گفت باین مردی نان سپا بگری بخورند و او  
باین صفات بقاوت قباب و شرافت نفس و خورنیرے و بهر بانی القیاف داشت بسیار بود که در وقت تلاوت  
قرآن گنا بکارنے را که پیش او می آوردند او ترک تلاوت کرده بهر خاسته و داد او را و او سے یعنی بگشته و باز آید تلاوت

تیم چارم

شغول شد و در مجلس پسرش شاه شجاع مرخص شده و در گذشت الحاصل بعد از مجلس امیر مبارز پسرش  
 جمال الدین شاه شجاع بادشاه شد و او خلاصه آن مظهر است بفضیل و دانش و شجاعت و حافظة اش چندین  
 بود که سر آن در نه سالگی حفظ کرد و از محاسن او آن است که روزی پیرزنی باور سجد و گفت شوهرم مرد و دختر  
 از و ماند و شاه شجاع از اسب فرود آمد و میبایست و ملازمان را گفت هر که مرادوست دارد باید که متاعی نیاورد و در یک  
 لحظه صد هزار دینار حاصل شد شاه شجاع گفت کیست که آرزوی داماد من داشته باشد و جوان پیش آمد و در سوم  
 ایشان منافع ساخت و دختر آنرا بخواند و از مال خود بهر یک پنجاه هزار دینار داد و آن صد هزار دینار پسر زن  
 باز گذاشت امر فرمود تا طوسه عظیم کردند و خود در آن طوسه حاضر آمد و دختر آنرا بخواند و او روزی که تمام  
 در شهر شیراز میرفت زنی را شنید که باو دست خود میگفت ای فاطمه خاتون اگر آرزوی من دیدن بادشاه داری نزد  
 پیام در آئی شاه شجاع عنوان باز شنید و از سبب آن سوال کردند گفت مروت نباشد که فاطمه خاتون میل دین  
 باداشته باشد و زو و بگذریم نویسم شاه یحیی برادر زاده اش شرف الدین مظفر که در نزد و با او مخالفت می در نزد  
 کس بشیر از فرستاده تا معلوم کند که آن سال شاه شجاع لشکر بزرگ خواهد کشید یا نه فرستاده بشیر از رسید و یکی را که بر و او  
 فرض شد اتفاقاً منوچهر از من گفت تو بجا سوسه اینجا آمده رستم که پادشاه را خبر کنم جاسوس سقت کرد و نزد شاه شجاع  
 رفت و گفت شاه یحیی مرا بجا سوسی فرستاده چون بر قول دیگران اعتماد نیست بخواجهم که از لفظ پادشاه بشنوم که لشکر  
 لشکر بزرگ خواهد بود یا نه شاه شجاع بخندید و گفت عزم آن داشتم لیکن به خاطر توازان در گذشتم جاسوس گفت  
 نزد فلان زمره دارم خواهم که مخلصی دهمی تا نزد من رساند شاه شجاع چنان کرد جاسوس قدمی چند برد و باز  
 و گفت مباد که از قول خود برگردی و لشکر بزرگ کشیدی و مرا اثر نرسد ساز می شاه شجاع بخندید و او را خلعت داد  
 نقل است که کاریجی بخیرتر برگرد و فریب بود و او سر می نشست و دختر شجاع را در حال نکاح داشت و قتی لشکریان شاه  
 شجاع بنور رسیدند بجا صره پرداختند شاه یحیی ایشان را بپایام داد که کس را بشیر از فرستاده ام تا جواب باز آمد و جنگ  
 توقف کنند ایشان باور کردند و از حزم و احتیاط غافل گردند ناگاه شاه یحیی بیرون آمد و بعد از محاربت ظفر یافت و  
 شیرازیان منظم برگشتند با تاجیه شاه شجاع در هیئت و هشتاد و یک سحره بدفع عادل آقا و اسلحه سلطانی که از امر  
 سلطان حسین ایلمکاسی بود و لبارق عادل در حرد و سلطانیه با او زمره صعب کرد و ظفر یافت و شیرازیان قهر  
 گشتند شاه شجاع از اسب در افتاد و مخالفان قصد او کردند باز ملک ماورجی است خود را با و داد باز از آن تملک بیرون آمد  
 و خواست که رو بفرار زندا بجای کوچک که از شجاعان زمان بود و دست در میان آورد و گفت بگذارم که بیرون روی  
 ناگاه قوبی از لشکریان شاه حسین سبب الامر انظر آمدند که با توغ و نقاره بزمیت میرفتند ای کوچک ایشان را نزد  
 شاه شجاع آورد و امر کرد تا کوس بشارت زدند که نجاتگان آواز شنیده باز گشتند و بیست اجاسی بر سپاه سارق عادل  
 که بشارت تاراج شغول بودند جمله بردند و ظفر یافتند و رستم گوید فائده این حکایت آنست که کار می که از دست رود و  
 استقلال از دست ندهد شاید برادر رسد و قول دانا یان است الشجاعت صبر ساعته و چون شاه شجاع بشرب برام مرخص شد



پسر خود زین العابدین را و بعد ساخت و سفارش او بسیار خوشان امیر صاحب قران تیمور گورکان نوشت و برادرش سلطان عماد الدین احمد را بکرمان فرستاد و در گذشت خیف از شاه شجاع تاریخ است و بعد از او شاه منصور در شش سالان عماد الدین احمد و در کرمان به سلطنت رسیدند و از صفهان میان شاه یکجه را از یزد بخوانند و شهر با و سپردند سلطان زین العابدین بن شاه شجاع در شیراز بجای پدر نشست و در مقصد و هشتاد و هشت جری امیر صاحب قران تیمور گورکان بعراق عجم آمد آل مظفر بجز شاه منصور وزیرین العابدین همه بخدمت او رفتند صاحب قران غزیمت ماوراءالنهر نمود و کرمان را به سلطان احمد و شیراز را به شاه یکجه و ترخان را به ابوالاسحاق بن قطب الدین اویس بن شاه شجاع داد و زین العابدین متوجه از صاحب قران بخدمت رفت شاه منصور او را استقبال نمود و بالاخر گرفت و محبوس کرد و از بند بجات داده و بعد رسورش شد و باز امیر گشته کجول شد و شاه منصور روی بشیراز آورد و شاه یکجه که قران صاحب قران بکومت شیراز رسیده بجاگ نیز در گنجیت شاه منصور زین شرف الدین محمود بن امیر زاده مبارز الدین امیر محمد مظفر بن منصور بن غیاث الدین حاجی سجاد ندیمی الحوائجی در شیراز به سلطنت رسید و با اقرار بایه خویش بیغام داد که شما در دفع امیر تیمور کان مرابمال و شکر مدو کنند تا بکنار جیحون بروم و بگذریم که از آب عبور نماید کسی جوابی نگفت و بسی بگذشت که صاحب قران متوجه عراق شد سلطان عماد الدین احمد بجزایر پیوست شاه منصور در شیراز بعیش و عشرت پرداخت و صاحب قران لقلعه سپید رفت و با بشود و نامشاه منصور را بایران مالی قلعه بکشت وزیرین العابدین کجول را بکجوی نمود و روی بشیراز نهاد شاه منصور سپاه خود را بغایت کم دیده خواست که لغار رود در راه زنی را شنید که میگفت آنرا که کفش هفتده من حاق دوس و شتند اکنون چرا میگیرند شاه منصور با سپاه خود از غایت جیست بشیراز بازگشت و با سپاه هزار سوار و بیست و پنج هزار پیاده بکجول رفت و در برابر صاحب قران که زیاده از سی هزار بود و صفها بیارست و هزار سوار نیمه و هزار سوار بمیره فرستاد و با هزار سوار در قلاب جان گرفت صاحب قران در جبارت او تعجب نمود و سپاه را بجزب اشاره فرمود نیمه و بمیره شاه منصور بزمیت رفتند شاه منصور با هزار سوار بر قلاب تاخته قشون خاص را بر بستم زد و بایتنی کشیده نزد یک صاحب قران رسید و تیغ خوات او کرد و عادل احسانه پسر بی پیش روئے امیر صاحب قران کشید شاه منصور گمان برد که صاحب قران ورسون میرزا شاهرخ است پس روئے بانجانب آورد و جنگ میکرد تا آنکه تمامه همراهانش بقتل رسیدند و از بزرگ بر شانه و همیشه بر رو و خورده متوجه شهر شرجیت از ملازمان شاه فرستاده بقتلش آوردند و ملک هشت تاریخ قتل اوست بعد از آن تمام آل مظفر نیازد و آمدند صاحب قران بایر آل مظفر در محبوس کرد و فارس با امیر زاده عمر شیخ و دیگر ملا و ملازمان خود و قتل و فیض نمود سلطان شجاع سلطان زین العابدین پسران شاه شجاع را که کجول بودند بکسر قند فرستاد و با صفهان شتافت و در موضع شمس سلطان عماد الدین احمد و شاه یکجه و صغیر و کبیر آل مظفر را در هفتم رجب سنه هفتصد و نود و پنج جری بقتل رسانید جام مقصام بانام است و خر نر به بابا سخی آنجا نوسه خوب می شود که هر قدر که صفت بیشتر کند و در کجول از کوه های او چشمه است که در تابستان رخ بندد و در زمستان آبش در غایت گرمی است تربت حصاری در غایت

خصانت و محکمه دارد و معافات آن در غایت نیکوست است مثل راوه و جند که همواره مردم نیک ازان دوستان  
 برخاسته اند مشهور مقدس از بزرگترین قبایع عالم و کینه حاجات نبی آدم است چه مزار با الوار امام علی موسی  
 رضا در آنجا است و آنولایت در زمان پیشین بطوس شهرت داشت با عث آبادی آن طوس بن نود بود  
 چنانچه در شاهنامه فردوسی طوس منطوم است و در احادیث آمده هر کس که زیارت آنجا از سر صدق رود  
 ثواب هفت حج یا بدو در جوار شهر فرار علی موسی است که هر کسی که در آن مرقد بگذرد و غرض غرض و البته طاک گردد و شهرت پیشین منقسم بدوازده ملک  
 است که یکی ازان ملک حایع است و از خوان دره است که حایمی بدان لطافت در خراسان نیست و بند طرق و بند گستان هم از جایهای معروف است  
 تون ولایتی است همواره از اقسام سیوه مثل خرپره و انگور و انار و زرد آلو و شقایق و لوت در آنجا نیک بعل می آید و در فصل بهار آن هر روز  
 با صد بره کشته میشود و در تون بره را در تر از و نهاده بوزن میفروشند و از استخوان خسران موسی فریه میازند که زیاده بر آن  
 تصور نباشد مبارز الملک دلاور جنگ سر بلند خان بهادر با شنده تون است را قسم حروف که از طایفه پرورش  
 و تربیت یافته است هر چند که در جمایش درین اوراق اکثر جارقسم زده ملک بیان کشید اما چون  
 مولدش تون بوده آبا و اجدادش وزارت تون داشتند بنا بر آن سطره چند از احوالش در ضمن تون بخار  
 به او میرزا محمد رفیع نام داشته سید بلند است و سلاطین او در عهد سلاطین صفویه وزارت تون سید اشتر پدرش  
 سید محمد افضل مع سید پسرش مرزا محمد رفیع در عهد عالمگیر بادشاه بهند آمده لازم بادشاه شد و با فضل خان طب  
 گشت و بعد چندی در گذشت مرزا محمد رفیع این افضل خان رفیق و دیوان سلطان عظیم الشان بن بهادر شاه  
 بن عالمگیر بادشاه شد چون عالمگیر در گذشت و بهادر شاه بابر در خود اعظم شاه مصاف داد و دوران محب که  
 فیل سوار سوار مرزا از خرم کله رسید و والد راسم که باده کس لازم مرزا بود در آن معرکه زخمی گشت چون  
 بهادر شاه بر اعظم شاه ظفر یافت میرزا به اضافه منصب و خطاب سر بلند خان سوار گشت و در عهد محمد فرخ میر  
 بادشاه ناطق صوبه آله آباد گردید و بعد تغییر میر حمله ترخان با یالت عظیم آبادینه و استیصال راجه و میر هوج پور  
 که سر حلقه مفید آن بود و امور گشت چنانچه شمه ازان در ضمن عظیم آبادینه مرقوم است و در جلد وی استیصال  
 راجه و میر خطاب مبارز الملک دلاور جنگ و منصب چهارم مرزا سوار گشت و بعد ازان با یالت صوبه آله  
 رسید و همچنین اقبال او روز بروز در ترقی بود تا آنکه در آخر سلطنت محمد فرخ سیر بادشاه هفت هزار شد و ناطق  
 صوبه کابل گشت و پسرش خانزاد خان تا عزین رفت و آن قضا با در ضمن نیشاپور مرقوم است و او نیز در میان  
 بوده بالجمله بعد غول صوبه کابل بشاهجهان آباد آمد و در عهد سلطنت محمد شاه پس از چند سال با یالت صوبه احمد آباد  
 گجرات رسید و در آنجا کارهای بانام کرد و بالاخر یعنی کرد و نامهای راجه ابی سنگه عرف و هوکل سنگه را در  
 راجه سخت سنگه را شور اولاد و اخلاص راجه صوبت سنگه را شور که از حضور محمد شاه ناطق گجرات شده بود زرم کرد  
 و ظفر یافت و این حکایت در ضمن احمد آباد گجرات در اقلیم دوم مرقوم است القصه سید بلند خان از گجرات  
 به اکبر آباد آمد و بعد از چند ماه در آنجا ماند و بالاخر ناطق صوبه آله آباد گردید و در قسم حروف میرزا بود

و یک دو سال آنجا بسر برد و حسب الحکم محمد شاہ بادشاہ بشارت جهان آباد شتافت و پسر خود شاہ نواز خان را بنیاد نمود  
 و آکہ آباد گزاشت و بعد چندے اور بشارت جهان آباد طلبید و محمد امین خان را ہزار نوکران عمرہ بود و صوبہ اکبر آباد  
 تفویض نمود، ہمین کہ محمد امین خان بالہ آباد رسید و منور نفس راست نکرده بود کہ معزول گشت شاہ نواز خان بنطاست  
 صوبہ آکہ آباد مقرر شد راقم حروف را باد دیگر افواج از سائر توپخانہ از بشارت جهان آباد ہمراہ شاہ نواز خان خصت فرمود  
 و چون مادر شاہ والے ایران بشارت جهان آباد قتل عام نمود و سر بلند خان خانہ نشین بوده اورا محترم داشت  
 و سبیل تحصیل زر مرادم شہر کہ بطریق مضادہ مقرر کردہ بود و باحوالت رفت سر بلند خان چارناچار آن خیریت را  
 برسر گرفت و بعد نصفت مادر شاہ طلاق متروی شدہ در یکترا و یکصد و پنجاہ ہجرے در گذشت و اول بغایت سپاہ  
 دوست و در بزل و خوش خلقی ضرب المثل بودہ و با ہم چشمان مشکبہ و غیور تہرمان الملک سعاد تخان و دیگران چندے ملازم  
 اوستہ بمقریے از و جا گذشتہ بخد مت محمد شاہ رفتہ بمرتبہ امارت رسید و ہر گاہ کہ خوشن می نشست می فرمود  
 کیست کہ گنجفہ بالکی ما گرفتہ ندویدہ و متھے کہ از صوبہ گجرات معزول شدہ بعتاب بادشاہے در اکبر آباد میگنزدنید  
 امیر الامرا مصفا المولہ خاندوران خان چیرے با و نشست سر بلند خان بر ظہران رقبہ جواب بدستخط خاص نوشت  
 آقاے در جہان بہت شامردم انچہ پنچواہیدہ میگنزدنید و خود خاک بندیم ہر کس کہ خواہد بر روی خود بالہ و متھے  
 در آکہ آباد نشستہ بود راقم حروف و دیگران در خدمت نشستہ و ایستادہ از میر رستم علی و از و غنہ بنے فرمود کہ  
 چیرے بگو رستم علی عرض نمود کہ شنیدہ می شد کہ در تیارے قلعہ آکہ آباد محمد اکبر بادشاہ و و کر و روپیہ نقد صرفتہ و ہزار  
 خزانچہ سرکار میگنزدنید کہ از دست من در سرکار عالی پنجاہ و چہار کر و روپیہ بمردم سپاہ رسیدہ اگر خداوند عملہ تعمیر قلعہ میکرد بیت و شش قلعہ مثل قلعہ  
 الہ آباد تعمیر مینافت ہزار ام خزانچہ حسب الحکم حاضر آمدہ از و فرمود کہ چہ قدر روپیہ از سرکار ما از دست تو بجا سپاہ  
 رسید عرض نمود کہ پنجاہ و چہار کر و نقد بدست این ضعیف تقسیم یافتہ سر بلند خان شکر آلے گفت و او ستہ پسر داشت  
 و از نیا یکم کہ با خرامش عایشہ نام داشت در جلالہ کلح عظیم الشان ابن بہادر شاہ بود و او پنجاہ یکم را بفرزند می برگرفت  
 و تربیت نمودہ بعقد زوجیت سر بلند خان داد با بجلہ پسر کلان سر بلند خان خاننرا و خان نام داشتہ و دیگرے را شاہ نواز خان  
 نام بود و ہنگام ایالت صوبہ کابل سر بلند خان خاننرا و خان را از پیشاور بکابل فرستاد و او تا غزنین رفت و سحر ساخت و ہنگام  
 مراجعت بر دست افغانہ درہ اسیر گشت و این حکایت در ضمن کابل مرقوم است و در نظامت گجرات احمد آباد نشست سور مرزاجی  
 سر بلند خان نابہر تلافی کہ در تعاقب و کنیان شل جہانکوبیا و و بیلا بشہرت سیف الدین علیخان و غیرہ سادات بارہمہ واقعند  
 بود بشارت جهان آباد شتافت بخشی الملک مصفا المولہ خاندوران مقدم اورا اگر اسے داشتہ رفیقش ساخت و او مہر تیر انداز  
 نیکو میدانتست حسب الامر محمد شاہ بادشاہ در وقت تیر اندازے حاضر شدہ تیرے انداخت و گاہ گاہ بالعات شاہی  
 سرفراز میشد و در وقت احمد شاہ عالمگیر ثانیے بعبرت میگنزدنید چہ با نیایے جلسہ سرفروغنے آور و پسر دوے شاہ  
 نواز خان ابن سر بلند خان سالہا بہ نیابت پدرش سر بلند خان بنطاست صوبہ الہ آباد قیام میدشتہ چنانچہ شہد از ان در ضمن الہ آباد گذ  
 و پسر سومی میر سن گجراتی بن سر بلند خان کہ در گجرات متولد شدہ بود و آخر با سم حاجویش فضل خان مخاطب شد و اورا بشارت محمد خان

محمد خان

غیر جنگ برادر زادہ برہان الملک بجائے فرزند یقین نمود و دختہ خود را با و منسوب کرد و بعد فوت شیر جنگ  
بجائہ نکاح او در آمد و اکنون میر حسن موصوف در لکھنؤ اقامت میدارد و پسران شاہ نواز خان چند ان بصرہ نیاند  
و یکے را سر فرزند علی خان نام بوده و در غازی پور بار اسم ملاقات نموده بود و دیگر پسر خان زاد خان کہ تاج محمد خان  
است چندے ابو سلطنت میرالدولہ وار و غنہ خواص عالمے گمر بادشاہ شد و از ان استعفا خواستہ کجا گرفت و چہا چاہید  
و چند و اکنون ششیدہ میشود کہ از بنارس بلکھنؤ شتافت نیشا پور از شہر ہائے مشہور خراسان است  
و در تعمیر آن خلاف نموده اند یعنی از انبیہ طہورت میدانند اما صبح است کہ نیشا پور بہ اردشیر آبادان کردہ بے نام  
مردم آنرا نیشا پور گفتندے تا بہ روز ایام نیشا پور قرار گرفت و فی بزبان فرس شہر را گویند و در عجائب المخلوقات آمدہ  
کہ نیشا پور را ایران شہر ہاگویند و صاحب عجائب البلدان گوید کہ در زمان سابق آنرا امہات بلاد گفتندے  
چہ حسب آب و ہوا کیفیت کوہ و صحرا و در تمام خراسان جائے بہر ان نزمیت نیست و این بلدہ فاخرہ اکثر بسبب  
لز لہ خراب کردیدہ و باز مجبورے رسیدہ در بالعد و نج بجرے بواسطہ استیلا سی عران فتورے عظیم در ان شہر  
راہ یافتہ و در غلبہ جنو و چنگیز یہ خراب گشتہ کہ تہمتے نسایم رافت و شہایم عافیت بشام ساکنان آن مقام نہ رسیدہ  
گویند و وارزہ روز شمار مقتولان آتشہر کردہ اند ہزار ہزار و ہفتصد و چہل و ہفت ہزار کس بشمار آمدند و گویند ہر آبے  
کہ از سہر کوہ بلند کہ بر دو فرسخ واقع است آسیای آب ساختہ اند کہ بمقدار دو جوال گندم آرد میکردند  
و از تفایش آتشہر یکے کان فیروزہ است در نواح بہتاس کہ رہواس نیزش گویند بدان لطافت و بزرگی و بزرگی  
ولایت نشان ندادہ چنانچہ معین استقرارے در تارنج مبارکشای آوردہ کہ وقتی بہت خلفای بنی عباس بلوچ  
برودہ بودند ہوزن ہفتدہ من بودہ مخفے نمازند اکثر خادین اوراق بہ تقریبے گذارش احوال برہان الملک سید  
سعاد تھان و ابو المنصور خان صفدر جنگ و اولادش مرقوم است اما چون مولد و منشا نشان از نیشا پور  
است بنا بر ان سطرے چند از احوال آن امیران عالمے منش بقلمے آرد برہان الملک سید سعادت خان  
برادرش سعادت خان ساکن نیشا پور بودند بہند آمدہ ملازم مبارز الملک سید سہر بلند خان شد نہ روزے  
سر بلند خان سعاد تھان را گفت کہ خیمہ و خرگاہ بہر کار میرے کہ متصل دہے در غایت طولانی و کلاسی بودہ  
و گل نیلو فرو زمین در ان بکثرت تمام شاخہ متاشا گانے خوب داشت را سید سعادت تھان اسجارفتہ بر ساحل کاریر  
تجزیہ خیمہ زدن کو زمین واردہ باندیشہ اندازے شکستہ و بختش آمد و مبلغ چند نذر کشید و ظاہر نمود کہ بر کنار کاریر  
مار و کژدم بسیار اند مبادا بخا و مان سہر کار ضررے از آنہا رسد خبر کردم بنا بر انکہ مبادا در اخفاہر آن سعادت  
شوم سعادت خان خیمہ را از کنار کاریر بفاصلہ نیم کردہ بر پا کرد چون سہر بلند خان بانحدہ محل بسیر و تاشامی آن مقام رسید  
خیمہ را جائے کہ منظور بود دور تر یافت برنجید و سعاد تھان را سعادت داشت سعادت خان اظہار زمیندار  
عرض داشت سہر بلند خان گفت بہمن عقل و دانش از ولایت بہند آمدہ سنجو ہے کہ بہر تہ امارت رسمی ہندیان  
مردم ولایت را بہر فراگ و صداسے انگشتان سے پر اند حیث کہ از علمائے جنگی فریب خوردی سعاد تھان خبر

وگفت اکنون که از زبان مبارک برآمده انشاء اللہ تعالیٰ به امارت میرسیم و رخصت شریک به شاهیجهان آباد آمد  
 و بوسیله امیر الامرا سید حسین علیخان سادات باریه ملازم فرخ سیر بادشاه شد و بعد چند روز بقو جبار می رسید  
 بیان رسید و در ابتدا به سلطنت محمد شاه بادشاه بمرتبه اعلی رسید و در ساله ناظم اکبر آباد شد و برهان الملک خطاب  
 یافت و تیغی راجه گرد هر بهادر ناکر بنیاست صوبه اوده به فراز گشت و مقامان آن صوبه را استیصال نمود و اندر بار  
 نیک ضبط کرد و فوج خود را در دوا و دشمنی خوگر نمود و هیچ گاه از لشکر نیامد و اسود چنانچه چیل کرده در یک روز  
 رفتن با سپاه پیشش تسلیم بود و وقتی در عهد محمد شاه بادشاه در سنه یک هزار و چیل و هشت هجری میلادی سپه  
 بجای راجه امرای راجه ساهود کنه خواست که عبور گنگ کرده بر صوبه اوده که بنیاست برهان الملک سید  
 سعادت خان بهادر بود مشرف شود و باشتاد و نود هزار متصل مانکیور عبور در یاس گنگ نموده مابین گنگ و  
 جمن آباده رزم نشست بیلای پایاب جمن یافت بگذشت متصل جاج موتلاتی فریقین اتفاق افتاد و در روز  
 دایره محال شغل ماند و روز چهارم بیلای از اطراف و جوانب بقولے چپ و راست جنگ سواران گرفت و در  
 صعب کرد سعادت خان هم قتلے فاش نمود و روانه بکوشید بیلای تا ب جنگ نیاورد و سبب لبوے جمن  
 شتافت وقت فرار و در هنگام گریز و فرار از فوج پیش به ده هزار سوار ساحل پایاب بقاوت سلسله خود را بر آب جمن  
 زدند آب بسیار بود اکثر غرق گشتند بیلای غریت دلی نمود و نواح دلی را تاخت امرای محمد شاه مثل وزیر الملک  
 محمد الدین خان بهیلامر اصمصام الدوله خاندان خان و دیگران که بغفلت و آسایش میگذاشتند از دلی برآمدند و بر  
 درگاه شهنشاه دلی مورچال بستند و در روز خود و در شب و در روز در تقاب بیلای پاشنه کوب میرفت تا  
 صفدر جنگ ابوالمنصور خان بهادر را رخصت او فرمود و خود در شب و در روز در تقاب بیلای پاشنه کوب میرفت تا  
 متصل فرید آباد رسید بیلای خبر آمد برهان الملک شنیده دست و پا کم کرده بدکن گریخت برهان الملک ظفر یافت و  
 سر فرار خلعت پادشاهی گردید و رخصت انفراد حاصل کرده با خود مراجعت فرمود و در اوائل سنه یک هزار و یکصد  
 پنجاه و یک هجری که هنگامه نادر شاه بادشاه روندا و حسب الحکم محمد شاه بر خراج استعجال در بانی پت کر نال بشکر  
 محمد شاه رسید و بخلاف ملبوس خاص سرفراز گشت و همان عت از حضور سلسله رخصت شده بر رزم نادر شاه شتافت  
 محمد شاه رستم و خلع ملبوس خاص سرفراز گشت و برادر زاده اش شاهیجهان شاهی جنگ بر فیل سوار برهان الملک و دیده حمله  
 هنگامی که در رزم ناگاه فیل سوار برادر زاده اش شاهیجهان شاهی جنگ بر فیل سوار برهان الملک و دیده حمله  
 آورد و شورشی عظیم بر پا شد و فیروز جمعیت فوج برهان الملک از هم گریخت و سپاه نادر شاه با طراف فیل برهان الملک  
 در آمدند و کلاه پوشی از انجمه بر فیل برهان الملک برآمد و با فیل پیش شاه ایران بروند و نادر شاه در اعزازش کوشید  
 و مقدم او را مقدمه نفرت خویش ساخت تا او بشاهیجهان آباد آمد برهان الملک بعد از چند روز که از رستم بهار  
 سلطان داشت رخت فرمود با جمله برهان الملک سید سعادت خان مبارز الملک سر بلند خان را بسیار ادب میکرد  
 چنانچه راقم حروف مشاهده و نموده روزی هر دو با اتفاق از دربار محمد شاه بادشاه برآمدند و شریک سعادت خان  
 تکلیف فائده خودش کرد و در بالائی خود بطرف بالائی نشاند و خود با زمین نشست سر بلند خان از راه اخلاق امر فرمود

سایکس عقیق پالکی را بر دانه هرگاه که بخانه خویش میرود بهین پاس ادب مرغی میداشت و اینها روزی هر دو با اتفاق از دربار پادشاه  
پادشاه برآمدند میرفوزک سعادت خان سیف که بزبان هندسی و هوب نامند بدست او داد و عصاره دار سر بلند خان قدسی چند  
دور بود زودتر رسید سعادت خان از دوسه توافق با ادب شده دهبوب را بر سر دوست گذاشته بطریق نذر گذرانی بینیکه سر بلند خان  
از او گرفت سعادت خان قدسی چند پیشتر رفت بشکرتان قبول نذر تسلیم خدمت نمود سر بلند خان دست او گرفت و گفت از برای خدا  
معاف دارند و دست بکیسه برد و اشرفی عوض دهبوب بدتش داد چه درین ولایت و نیز در ولایت رسم است که اگر دوست  
دوستی را از شمشیر و خنجر و مانند آن توافق کند در عوض آن اشرفی و یاروپیه میبهند بالجله سعادت خان سپاه بسیار  
جمع میداشت و موجب قایل میکرد و شرح غام سنی روپیه در ماه بود و اما مساعده بسیار مردم سپاه میراد چنانچه وقتی  
که فوت شد و در و چند لک روپیه بر دهنده سپاه مساعده مانده بود و آنرا یک قلم ابو المنصور خان مردم سپاه معاف نمود  
و گفت آن دفتر کاغذ و او همیشه زاده و داماد سعادت خان بوده صفدر جنگ ابو المنصور خان خطاب میرزا مقیم نام داشت  
و چون سعادت خان پسر نه داشت و او را تربیت کرد و بالاخر اقبالش بجای رسید که وزیر احمد شاه بن محمد شاکر گشت  
و آخر الامر از برنجید و غازی الدین خان نیرمه نظام الملک و انتظام الدوله پسر قسرا الدین خان و جمله نورانیان و درویشان که گرو  
جماعه روپیه بخیب خان بودند با هم اتفاق نموده زرمهای مردانه کردند ابو المنصور خان از شاهجهان آباد بصوبه  
اوده که نظام است آنجا داشت آمد و بعد چند روزی سقا قلو س که ورم و موی و ضننه از غلغمون است در آن  
احسن را بیک گفت و او میری با وقار و ملکین و سودب و مذهب با اخلاق ستوده بود از آنجا که او با او یکی است بیک  
سر بلند خان از حضور محمد شاه بادشاه بایالت صوبه آله آباد امور شده در آنجا آباد مستوجب القبول گشت راقم حروف در آنجا  
بجای والد خود بخدمت میر بخشی که بخشی اول باشد و مقدمه بخشیه که عبارت از هراول است در سربکار سر بلند خان  
سرفراز دشت چون دائره دولت به کاکر آباد که از آنجا چهارده کیلومتر واقع است رسید ابو المنصور خان بموجب  
حکم سعادت خان از اوده و لکنو به ناکپور رسید و بر دیای گنگ از کشتی ملی بسته بخدمت شتافت چون خبر بزرگان  
به سر بلند خان رسید راقم حروف را امر فرمود تا بقاوتیکه حکم میکنم بران تاجا و نشود باید که با جاعه برادران مستخدم خویش  
باستقبال ابو المنصور خان پیشتر از خیمه نقارخانه رفته شنید چون ابو المنصور خان بمقام ملک تیر از خیمه نقارخانه برسد  
آنجا صف رده سلام کن و او اکثر از فرط ادب آنجا از قیل فردا بد عرض باید کرد که خود بد دولت با نقارخانه سوار بر قیل  
روند اگر قبول نکند بسیار سبالنه نباید کرد و چون بر پالکی سوار شود نذر باید گذرانید و او همچنان تا دیوڑه اول بر پالکی  
باید و از آنجا بر اسب نشسته صبحی دو خیمه را بسوار اسب طی سافت نماید و صحن خیمه سوی پایاده قطع کند بر دیوڑه  
چهارم خیمه خاص که نشست است بر سر شامه با بران دیوڑه بنشینند و او تنها اندرون آید این بفرمود و گفت از شرف  
بنا بر نذرش داری چون آنوقت اشرفی پیش راقم حروف نمود عرض کردم که میظلم دست بکیسه برد و اشرفی بدست نذرش داد  
رخصت فرمود و راقم حروف حسب لامر دو سینه جریب از نقارخانه پیشتر رفته ششم ناگاه بسوار ابو المنصور خان با تحویل در آنجا  
تمام رسید تا مردم صف زاده سلام خدمت کردیم با آنجا قیل را بنشان عرض کردم که تا نقارخانه بر قیل نشسته فرایند و بنابر

پاس اوب قبول نکرد و بر پاکی نشست در نیرینه نذر گذرانیدم قبول فرمود و اندک پرمسان احوال سے شروع متصل لغات  
رسید و از پاکی فرو آمد و بر اسب نشست دیگر بار عرض کردم که تا دیویش خیمه اول بر پاکی باید رفت فرمود که از اوب  
بعید است حاصل که بر دیویش خیمه اول پیاده شد و سخن به خیمه را که سرانجام با طراف کشیده بودند مسافتی بعید داشت پیاده  
مکے کرده بر دیویش خیمه چارمین رسید و تنها با یک دو خواص باندرون رفت و از سلام گاه نشست سر بلند خان و دو صدق قدم بویست  
سلام کرد چون قریب بلند رسید سر بلند خان برخاست و بر سبند در کنارش گرفت بوسه بر پیشانش داده بر پاهو سے خوش  
نشان دیو المنصور خان با اوب تمام برگوشه بلند نشست تا دو پاس شب در حضور ماند هنگام رخصت خلعتی از دستار و گوشواره  
و سبزه و غیره صاع و جامه و حرکتی الخالق اسد و مکر بند و بندگی و دوازده کشتی پارچه و سه کشتی جوهر نفیس و شمشیر و جواهر باقیضه قمر  
و سپرد و اسب عراقی با ساز طلایی یکے مینا کار و دیگر سے مرصع بجوهر آیدار که در تیار سے ان سه لک و چهل هزار و چنبر  
صد و اندر و پیه صرف شده بود و در خیمه فیل خشید و رخصت فرمود پس اوست وزیر الممالک شجاع الدوله بهادرین ابو المنصور  
که بعد وفات پدرش قائم مقام کردند و در عهد شاه عالم ثانی مرتبه وزارت رسید اکنون که یکم از دیویش و نو و مشیت تحریر  
آصف الدوله بهادرین شجاع الدوله بهادر بر سرند وزارت لطافت صوبه اوده و آل آبادیا شکوه تمام متکمن است  
و انگریزان با آصف الدوله بهادر بغایت متعطف و مملو ط اند و اکثر احوال او و اسلک او از کار با سے باتمام و پرورد  
بنجا و شرفا بر سکنه صوبه اوده و آل آباد که در عهد لطافت خود باو استیصال اکثر مفاسد چون بهکومت ازل و از دست  
سادت خان و استیصال و انسترام احمد شاه ابدانی در آخر عهد سلطنت محمد شاه بجن ترو و ابو المنصور خان و جاحد و  
کتر چون حافظ رحمت خان و غیره بر دست شجاع الدوله ابو المنصور خان بهادر از قوه لطف آمد بر نئے ازان بجایا سے  
خوش مرقوم است و از قسم حروف از سعاد تخان تا شجاع الدوله همه را دیده و خدمت نموده و آصف الدوله بهادر  
نیز دیده اما ازان اتفاق متعین یافت و همه ایشان بقدر دانے و بذل موصوف بوده اند وزیر الممالک آصف الدوله بهادر  
بشکار و تعمیر عمارات و بناغات شریع عظیم وار و سیر و ار از افزونے عمارات و بناغات و اشتیاق بهتر از غیر  
شهر و دیار است و بب آآن سیر و ار از جایا سے نیک آشنه و مکان است چنانچه گفتند که در نشست و برخاست  
ما فوق آنست و بیکار رسنم با برش سهراب در سیر و ار بوده و احوال آنوضع در عین بیدان دیو سید شتار و دیو سید  
از روز وصال و لدار حکایت میکنند و در تاریخ مبارکشاهی مرقوم است که مردم آندیار بهریت شیعی شتمامید ابر و دستے  
سلطان ملک شاه سلجوقی و یادگیر سے متوطنان آنکان را در رفض معاتب ساخت و ایشان انکار کردند سلطان گفت  
اگر راست میگوتند ابو بکر نامے از ولایت خود بیدار سازید ایشان بسیار ترو و کز و ند کم یافتند و بالاخر ابو بکر نامے در خطاب  
ضعیف و نحیف یافتند و در زمیل بنامه پیش سلطان بردند سلطان در خشم شاد گفت این چیستند زنده و نه مرده گفتند  
سلطان معذور دار که در ولایت ابو بکر بهر ازین منیشو و مولو سے روم این حکایت را بعنوان پسندیده بنظم آورده و  
آورد و اندک سیر و ار می جهت خرمین همه بر سر راهیمه کشان رفت اول کسی که آنجا رسید از و پیر سید که چنانم و ار سے  
گفت ابو بکر بخیر و اورا اندازانید پس همه کش دیگر آمد از و پیر سید او گفت عمر او را نیز باز تمام روان کرد و دیگر سے رسید



ازو رسید گفت عثمان اور اسعذب ساخت و پچنین از چهارمین پرسید گفت علی سبز داری گفت ای پیشوای اہل اسلام در  
ہیزم کشتے نیم پس ماندہ مرزا پسین ترکان بار قسم قتل طریفانہ کرد و چہ سبز داری شنید کہ در فلان منار در فلان روز علی  
علیہ السلام تشریف می آورد و تا نماز خفتن آنجا ماند سبز داری سے آن روز وقت شام زیر منار رفت و آنجا نشست بعد نماز  
عشاء شخصے از منار فرود آمد سبز داری سے با حقیق قد مبوسی برخاست و نامش پرسید گفت ابو بکر نام دارم سبز داری سے  
گفت تو ان کسے کہ خلافت حق علی بود ازو گرفتے ابو بکر لغلین چند برسہش کو گفت و بر رفت شخصے دیگر از منار فرود آمد و  
سبز داری سے پیش او بدوید و نام پرسید گفت عمر سبز داری سے گفت ملی تو ان ہستے کہ حق علی تافت کردے عمر سیلے بر فغان  
زودہ بر رفت شخصے مسعودین در آنجا رسید سبز داری سے نامش پرسید گفت عثمان سبز داری سے بدستور سخنان نالہ ندیدہ گفت  
عثمان اور ارجسہ کرد و بر رفت شخصے چہارمین در آنجا رسید سبز داری سے استقبال شتافت نام پرسید گفت علی سبز داری سے  
بگریست و از اہجاب نائشہ شکوہ آغاز کرد و ناسزا گفت علی کار دے کبشید و مینی اور ابرید و بر رفت سبز داری سے مینی از دست  
دادہ بخانہ باز آمد دوستان او آگاہ شدند برسیدند و پیش آمدند سبز داری سے گفتن گرفت کہ از ابو بکر و عمر و عثمان  
چنین برسین رسید کی از دوستان او گفت بکر علی آنجا بود سبز داری مینی خویش او نمود گفت اینجا خرابے کہ کرد  
یعنی علی کرد کہ مینی مارا بریدنتے کلامہ ذکر ملوک سریدار کہ در سیر و انیشا پور حکومت کردند خواجہ عبدالرزاق ابن خواجہ فضل  
اول ملوک سریدار است بعد سلطان ابو سعید بہادر خان بہترین شد و تربیت یافت و تحصیل اموال نمود و کہ ان باد  
حوالت رفت عبدالرزاق بکران رفت تمام آن اموال را صرف خاہد و شراب کرد چون وقت آن رسید کہ مال گنزانہ  
رسانند روی بوطن نہاد اما ملوک مغروٹی لغروٹ شد و از اسے مال سلطان کند و در راہ خبر وفات سلطان ابو سعید بہادر خان  
شنید و چون بیاستین رسید افراسے او گفتند خواہر زادہ خواجہ علاء الدین قوندے وزیر خراسان اینجا آمدہ  
شد اب و شاہد میخواہد عبد الرزاق گفت باو شاہ نمائند و فیما ہسم بر آماجرا اطاعت روستائی کنم پس ہمان شب  
بایاران نجباء اور رفت و بقماش رسائند و صبح در بیرون دہ دار بالغب کہ او دیاران او مندریل ہاسے  
خود بران لغب کردند و گفتند ما سر براریم ہر کہ اطاعت ما کند باید کہ بہ آن رضا و بہ مفت صدر و باو بار شدند و ہر کرام  
بہر خویش داری لغب کردند و خواجہ علاء الدین وزیر خراسان آگاہ شد و ہزار سوار بدفع آنها فرستاد عبد الرزاق  
با اور زم کرد و غالب آمد و روی لغرید نہاد و خواجہ علاء الدین بگریخت و گویند کہ قتل رسید فی الفور عبد الرزاق در ستہ ہفتصدوی و ہفت  
بحری متوجہ سبز داری شد و بر گرفت و بر سغریں وجین و حاجرم اسمیلا یافت خطبہ سکہ بنام خود کرد و او مردی فاسق و بدخوی بود و ہست کہ در خراج  
علاء الدین انجا آمد و آگاہ شد بگریخت عبد الرزاق برادر خود وجہ الدین را بہ تعاقب او فرستاد وجہ الدین در نیشاپور باو رسید خاتون گفت دانی کہ  
برادرت فاسق و بی اعتدال ہست بران مباحث کہ ہوا شویم وجہ الدین مروسے با از زم بود و از اگنڈ شت و باز گشت و نزد او آمد گفت اور انہم  
عبد الرزاق زبان بدشتام گذاشت وجہ الدین نیز چچان جولے داد و عبد الرزاق جوہست کہ حریسے باو زند وجہ الدین تیغ بر شید  
و بر دوید عبد الرزاق خود را از در چپے حصار بر انداخت و بجا کہ زیر آمدہ گردش لگست ہمدرا لیل ہفتصد و ہشتصد  
وسی و ہشت ہجڑے در گذشت و بعد ازو ہرادرش وجہ الدین مستحو و سبز داری سلطنت رسید و او صاحب قرآن

سرداران است مردے شجاع و ستوده اخلاق بوده و بسیار از خراسان گرفت و دوازده هزار سوار و پیاده  
 غلام جمیع آورد و او را در ابتدا سے دولت متوجه نیشاپور شد و با امیران ارغون شاه و آلے آنجا رزم کرد و طغریفت  
 ارغون شاه بطوس گریخت و چه الدین به نیشاپور آمد و استقلال یافت امیر ارغون در دفع سرداران ساعی شد  
 و هفتاد هزار مرد جمع آورد امیر محمود و نفرائی را با بیست هزار مرد و امیر محمد توکل را با بیست و پنج هزار مرد و در راه بجانب نیشاپور متار و مقرر نمود که در  
 روز معین در آن حوالی جمع آیند تا او نیز با بیست و پنج هزار سوار با سپاه پیوندد و آنگاه بزم مردان و امیر وجه الدین معبود با هزار سوار و هزار پیاده  
 از شهر بیرون آمد چون ساعتی از روز بگذشت امیر محمود در رسید و بکثرت سپاه مغرور شد پیش از آنکه امیر محمد  
 توکل و ارغون شاه بدانجا رسد و سواران آورد و پیادگان سرداران خواستند که بزمیت روند  
 امیر وجه الدین گفت هر کدام تمیر بیند از یاد اگر خضم بزمیت برود ایشان چنان وجه الدین با سواران حمله  
 برد و طغریفت و غنیمت بسیار گرفت و همه را بر پیادگان بخشید و ایشان را بر سپاه غنیمت سوار ساخت  
 و چون چاشت شد امیر محمد توکل در رسید امیر وجه الدین نیز او را شکست و منگام طهر امیر ارغون شاه  
 نمایان گشت همراهیان او خبر بزمیت یاران شنیده هراسان شدند و روسے بگریز نهادند امیر وجه الدین  
 قلعی و غنیمت چنان مخصوص گشت و در هفت صدر و جیل و هفت بجز سے باز در آن در ستار کیش و منگام مراجعت  
 باز در آن بروشخون آورد و وجه الدین با جمعی کشید از سرداران بقتل رسید ملکش از حاتم تا دهنان  
 و از جوسان تا ترشتر بوده و از آن گروه هفت خواجه شمس الدین که بعد از امیر وجه الدین پس از سه کس بجای  
 رسید و او مردے و انا و مردانه و دیگر بود هرگز برات سوخته و در مجلس هفت شمر دے و گناهگران در میان  
 هزار تن بشناختی و شبها تنها گرد محلات گشتی و اخبار معلوم کردے و در امر معروف و نهی و منکر مبالغه فرمودے  
 و چندان سیاست داشت که هر کرا طلب کردی لفق ترتیب داده بخدمت وی رفتی بالصدق فاحشه را زنده در جاده انداخت و در سوختن و بجز بر افکند  
 سرداران از سیاست و تنفر شدند و حیدر قصاب را بران و بستند تا در بنر و در سینه بقتل و بچاه و سه بجزی بقتل رسانید و از آن زمره است خواجه  
 نجم الدین علی موبد سردار که بعد از شش تن بکومت رسید و او از جوانمردان جهان بوده و در مذمب تشیع علود شمس بر روی بر صاحب الزمان  
 سپ کشیدی و از رعایا در ده سه حصه گرفته و دیگر بجز نرسانیدے و جامه های بی تکلف پوشیدی و زیر قیاسی و ستمه جوشن داشته  
 و همیشه سفره شش افکنده بودے و خائن خواهم از آن بهره یافتندے هر روز در محلات سحره زنانه درم و طعام  
 دادی و هر سال خانه خود را به لقا دادے و او از و انغان تا خمس ضبط کرد و با امیر صاحب قران تیمور گورکان  
 اساس دوستی نهاد و با آخر مملکت خویش را بطوع و رغبت به صاحبقران یا گوشت صاحبقران در رعایت خاطرش بسیار  
 گوشیدی و همیشه گفته که چون خواجه علی موبد مردے نذیرم پس خواست که ایالت خراسان او را بد قبول نکرد و ملازم  
 او بود تا آنکه در خرم آباد اسنان زخمی شده در هفت صدر و هفت بجز سے در گذشت یا رخ بردار  
 محمد جوئے یک نقطه تاریخ وفات نجم دین خواجه علیست یعنی محمد هفت صدر و هشتاد و دو و بعد از  
 کسی سرداران بدولت رسید سفر این ولایت در غایت وسعت و زهبت چه در تمام خراسان و در سرکار است

یکی اسفراین و دیگری قاین اما اسفراین بحسب آب و هوا و دیگر صفت با بر فاین زحسان دارد و فواکه آن نیک میشود  
 خصوصاً امرود که طبع لقی از منجان بد دیگر مکان سے برتر و در اصل شهر درختان جنار و در سال عجیب مثل است  
 که از خاصیت کنگه بحرف و میان تیره گردیده اما در سربز و خرم باشد گویند که در زمان نو شیردان آن درختان را  
 نشانیده اند چون در زمان سابق داخل بهیق بوده و اکنون بسره خود ولایتی است بحسب اشجار و آثار و هنار  
 و باغات جنت آثار بر بسیار سے از شهر و در بار زحسان دارد و جو نشان از جایا سے نیک فراسان است  
 بلا کوفان بخجید و در حد و آبادانی آن کوشیده و بنسبه اش از غون شاه سپهر بران عمارت افزوده و  
 در ترهت القلوب آورده که جو نشان را در زمان سابق اسلم می خوانند آب و هوایش در غایت درستی  
 و سازگاریست حاصل آن از قسم غله و خبیه نیک سے آید و کشمیر بکثرت فواکه و انواع محصولات آراسته  
 است از پنبه بهمن بن اسپند یا رسید اند از صفات آن کی از قند است که انار و آله آن با نام  
 است و دیگر کشمیر است که در عهد پیشین سروس در آنجا بود که بوقت طلوع و غروب آفتاب یک  
 فرنگ سایه آن میسرفته و در ترهت القلوب آورده که آن سرور اچا است حکیم نشانیده بود و دیگر  
 و کشمیر هرگز زلزله بوقوع نیویسته جنایا و که بعضی بجا و بر خه نکو نابا و اعتبار کرده اند از این بهر زردشت  
 است و اقسام سیوه و غله در آنجا خوب سے شود و یکی از صفات آن کاریز است که از اول تا  
 آخر چهار فرسنگ است و چاه تختین آن مقصد در عمارت قستان و ولایتی است وسیع طول  
 و عرض آن ولایت را چهار صد و چهار فرسنگ گرفته اند و صفاتش به بلوکیت که یکی  
 ازان طیش مناسب و دیگری پر صید است و ایضا دشت بیا فن و اصل شهر و سه شهر فاین است  
 و قالین آن شهر با نام است و اکثر متوطنان آنجا صاحب فراست و نویسنده و حساب دان باشند  
 اگر چه بعضی بجا و مشهور اند اما مردم نیک اند یا ربنایت نیکو خصال باشند و در یکی از مواضع فاین کوچه  
 است و غار سے که هیچ کس بغیر آن نرسیده و در پیشگاه غار صفا است که در زمان گذشته چندی  
 از سادات را مقابل دشت داده و در حسین تربیت در آن غار مخفی شده اند و ازان زمان تا حال  
 همان نوع مانده اند که اصلاً اثر بوسیدگی و ریخته از ایشان مفهوم نمی شود و چنانچه بعضی گفته و  
 بعضی خوابیده و یکی ازان زخمی بر سر دارد که هرگاه دستار چهران زخم که بسته اند باز کشد چون  
 در سیلان سے آید و الحال آن موضع یثار سادات مشهور است و جمعی از مجاوران در آنجا سکونت میدارند  
 و در یک سال بکنار انهار الباس سے پوشانیده و مردم قستان که بلا حده منسوب اند سبب آن آنکه چون  
 حسن صباح شیخ طاعده قلعه الموت را بدست آورد و چنانچه میاید حسین قاسی را بقستان فرستاد و او  
 برفت و بسیار سے از مردم آنجا را بزمهیب اسمعیلیه در آورد هر چند که حکایت حسن صباح طول و طویل  
 است اما مردم مکار و دیگر زراد در امورات دنیا دستور العمل است مخفی نماند حسن صباح اول طاعده

ملاحظہ است واسمعیلیہ وراسیدنا خوانند و بلفظی نسب او محمد صباح حمیرے میرسانند اما خواجہ نظام درد  
 طرح کردہ شاید اندر دوسے قصب باشد آورده اند کہ خواجہ نظام الملک حسن صباح و حکیم عمر خیام پیش امام  
 موفق نیشاپور سے علم تو چند روزی حسن صباح و عمر خیام با خواجہ گفتند مشہور است کہ شاگردان امام موفق  
 بدولت رسیدا کنون ہر کہ از مابدولت رسید باید کہ عند کتب علی التوہید شریک باشم پس برین عمر روزگاری گذشت  
 و خواجہ نظام الملک را وزارت سلطان الہب ارسلان نصیب شد حکیم خیام نزد خواجہ آمد و ایفاء وعدہ از خواجہ  
 خواست و گفت آن خواہم کہ در گوشہ نشینم خواجہ ہر سال دو سبب اشغال طلبا بر الملک نیشاپور نوشت حکیم بدولت  
 گزید و عمر فراغت گذرانید و حسن صباح در زمان ملک شاہ نزد خواجہ آمد و خواجہ را گفت دنیا متاع قلیل است  
 نباید کہ بہر ان نقص یشاق کہنے خواجہ گفت حاشا حسن گفت عہد کردہ بودے کہ دولت بالمسویہ باشد اکنون  
 مرا تربیت کنی تا بدولت رسم خواجہ اورا نزد سلطان برد و چند ان ستود کہ بدرجہ اعتماد رسید و در مزاج  
 سلطان تفرق کرد و ہر سہوے و خطائے کہ در دیوان از خواجہ واقع شد سے سلطان رسانیدے تا آنکہ  
 سلطان را باغوائی من از طرف نظام الملک غبار سے بر ضمیر نشست روز سے سلطان با خواجہ فرمود کہ پندگاہ  
 و قمرے مشتمل بر جمع و خدج مالک تیار شود خواجہ گفت در دو سال حسن گفت بچیل روز تمام کنم سلطان  
 نویسندگان را نزد او فرستاد حسن بوعدہ و فا کرد خواجہ بشنید و مضطرب گشت و مبارکاد سلطان رفت و  
 رکابدار حسن صباح را دید کہ دفتر نزد او بودہ و آن رکابدار پیش ازین ملازم خواجہ بود و خواجہ آنرا اقلات  
 حسن صباح کردہ بود و او در خدمت حسن صباح ماند گفت این اوراق ہما ہما رکابدار حسن صباح دفتر خواجہ  
 داد و خواجہ آنرا منقح ساخت ہمہ را بر زمین زد و پراگندہ ساخت را قسم حردن گوید کہ آن وقت ورق داغ  
 بنمود و گویند کہ در منہ ورق داغ را جہ لٹوڈر مل اختراع کردہ است بالجلہ خواجہ آنکا غذا دیدہ گفت بچیل چند  
 نوشتہ آید رکابدار اوراق نامرتب جمع کرد و از بیم جان حال حسن گفت حسن صباح ہنگام عرض دفتر را تبرکات  
 سلطان از جمع و خدج سوال کردن گرفت حسن از جواب عاجز شد سلطان متغیر گشت خواجہ گفت در اتمام  
 امرے کہ دانا یان دو سال مہلت خواہند و جابلے در چیل روز خواہد کہ با تمام رسانند جز بان و ہون کہ وہ  
 جواب نتوانند داد و حسن شرمسار و آزرده خاطر بیرون آمد و برے رفت و با صغمان اشتافت و بحبانہ  
 رئیس ابو الفضل شد و چندے با او بسر برد روز سے اورا گفت اگر دوبار موافق میداشتم سلطنت این ترک  
 وزارت این روستای یعنی ملکشاہ سلجوقی و خواجہ نظام الملک بر ہم میزد و ابو الفضل دانست کہ این مرض ناخوایا  
 غرض گشتہ لاجرم وقت طعام غذای مقوی داغ حاضر کرد حسن بفرستے کہ دست در بابت و از وجد شدید و قتی کہ بر الموت دست  
 یافت ابو الفضل ترواد و رفت حسن گفت ای رئیس داغ من مختل شدہ بودا داغ قوجون دوبار موافق دیشتم ویدی کہ چکونہ بقول وفا کردم  
 و فرض حسن صباح از رئیس ابو الفضل جدا شدہ بمعر رفت و بخدمت مستغیر باد سمیعہ بیوست و اعتباری عظیم یافت و خلق را بنا بر میل  
 مذہب خود کہ بعض اول معتبرست یہ بیعت المصلح باد برارن مستغیر دعوت کردن گرفت اسید المیوش کہ مردم بہ بیعت

مستطیل مستطین و اندھیاں او حسن و خدمت خواست امیر الجیوش خواست کہ اور القلعہ و سناط جس کینہ شمر  
 رضا داد اسید الجیوش حسن را بر کشتن نشاندہ بمغرب روانہ دگشتے از باد مخالفت تباہ شد بشہرے از شہر ہا  
 لغار از سید حسن از انجا بشام رطب شد و بیتداد و خورستان و نیز و کرمان شتافت و بدعوت پرداخت  
 و بد اسماعان رفت و نہ سال آنجا بماند جمعے کثیر از اہلے آن دیار باو گردیدند پس بحسب جان رفت و داعیان  
 یا الموت فرستاد انگاہ بسارے و دیلمان و ہمدان شتافت و بقصبہ قریب الموت صومعہ ساخت و بنزد عبادت  
 پرداخت ساکنان الموت کہ دعوتش پذیرفتہ بودند نزد او آمدند و شبے او را قلعہ بردند مہرے علوی را  
 کہ بحکم ملک شاہ کو تو ال الموت بود اختیار بے نمازد و چون کار حسن بر نہ پختی بود مہدی را گفت زمینے کہ  
 پوست کاوے بر محیط شود ازین قلعہ بسہ ہزار دینار بن بفروش مہدی قبول کرد حسن نوشت  
 پوست کاوے را مانند الفی است کرد و بر گرد قلعہ کشید و بہاے آنرا بر رئیس منطقہ حاکم کرد کہ وہ کہ دعوتش را  
 پذیرفتہ بود تنخواہ نمود و علوی را از قلعہ اخراج کرد و مہدی چون محتاج شد آن زرہ از رئیس منطقہ بر طبق قلعہ  
 حسن گرفت القصبہ حسن صباح در چہار صد و ہشتاد و نہ باشد پس آن تاریخ استیلاے حسن است بران  
 قلعہ بالجملہ اہلے آن قلعہ را امر فرمود کہ در سیر و ن قلعہ نہ راعت نمایند ہواے الموت کہیش ازین منتعز  
 بود خوش شد و موجب اعتقاد اہلے آنجا باو گشت حسن صباح حسین فاسی نے را بمقتدان فرستاد و او مردم  
 آنجا را بزمہیب اسمعیلیہ در آورد و الموحیان ازہم سیم سپاہ سلطان ملک شاہ خواستند کہ بجاسے دیگر رو  
 حسن گفت امام مستنصر مرا گفتہ بود کہ دران موضع اقبال باروے و ہد الموحیان ہما آنجا بمانند و الموت  
 را بلذہ اقبال خوانند و فدائیان اسمعیلیہ دست یقتل جمعے کہ موافق ایشان نبودند دراز کردند این حدیث  
 سلطان ملک شاہ رسید فرمان بحسن نوشت بدیو جب بدانکہ بسنج مارسانیدہ اند لو کہ حسن صلحے و دین  
 ملت نو پیدا کردہ و مردم را سیریب و بعضی مردم چاہی کوستان را جمع آوردہ سخنان ظلم طبع ایخان سیگوسی و کاو  
 با ایشان میدہے مردمیکہ نہ بطور و روشش تواذ میکشید و نیز بر خلقاے اسلام کہ قوام ملک و ملت اند طعن میکنیہ  
 کہ سلمان شوے و از عقیدہ فاسد بر گردے بر خود و متابعان خود رسم کنے و یہ استحکام قلعہ الموت مغرور شوے  
 و یقین داسے کہ اگر آن قلعہ بر بے از بروج آسمانی باشد آنرا بنجا کہ برابرہ کنم و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب حسن  
 جوابے طویل نوشت راقم حروف از ان سطرے چند اقتباس کردہ مینویسد زندگان بنندگان سلطان  
 ہما نیز در داد گستری و رعیت پروری و لے باد تا مہ اند در گاہ سلطان ببارسانیدند شمل برانیکہ بسج جلیون  
 مار سیدہ کہ دین و ملت نو پیدا کردہ مثال سلطان را پوشیدم و بر چشم نهادم اکنون شرے از احوال خود بار نسیم  
 اسید وارم کہ سلطان اصناف سراید و با خصمان من خصوص نظام الملک شورت بعضی باید بعد از ان آنچہ را  
 جان آراے از سخنان من در دل فراگردان و زبان مزیدے و از ان گریزے نباشد من خشم چون از دین مسلمانے  
 برگشتہ باشم و در خداے و رسول او عاصی شدہ باشم بر مذہب شافعی بچار سالے رسیدم و تا بچاروہ سالے



دودہ وازا بوسطے را وزارت داد و در گذشت و او ترویج شریعت کوشید می و پیوستہ بر صفت پرداختہ وقتی شنید کہ شیخ  
در الموت فی لواخت اورا از قلعہ سید و ن کرد و در غمت او پسرش کیا بزرگ امیر و نبی زہ او مجر از اعیان عالم  
چون خواجہ نظام الملک وزیر ستر شد و ارشاد از خلفا سے بنی عباس وغیرہ کہ یا سید علیہ عزاوت داشتند ختم  
کار و فدائیان اسماعیلہ بقتل رسیدند بالجملہ کیا بزرگ امیر بن حسن جانشین شد و قلاع حسین ساخت و  
در پانصد و بیست و سہ ہجرت سے لشکر بقرون کشید و چہار صد مرد را بکشت و باز گشت و در عہد او قاسم  
ابو سعید ہر دے و سعید دولت شاہ رئیس اصفہان و سہ مستعلی اسماعیلہ واسطے معر و اسفہر صاحب لغہ  
و مترشد خلیفہ عباسی حسن بن قاسم مقتہ قرون و بسیاری از اعیان ہر ختم کار و فدائیان بقتل  
رسید و بعد از او پسرش محمد بن کیا بزرگ امیر جانشین پدر در پانصد و سہ ہجرت سے گشت و در ہند و دولت اورا  
عباسی خلیفہ بعد او بردست قہدائیان بقتل رسید و از اوقات خلافت عباسی سے ہر سید ہند و روسے  
از مردم نہان کرد و در عہد او فدائیان اسماعیلہ کہ ایشانرا رفیقہ گفتند با ظرافت تا خستین ہر و نہ و او  
در اقامت رسوم اسلام مبالغہ نمود و بعد از او پسرش حسن بن محمد بن کیا بزرگ امیر المشہور علی ذکر  
السلام جانشین ملاحدہ اورا خداوند گفتند سے بکثرت استعمال خداوند بخوندہ سبدل گشت و از ان  
ایشان را خواندیان خواندند و او بعلم موصوف بودہ چون سلطنت رسید بشریت خمر پر و اخت  
و در پانصد و پنجاہ و تہ ہجرت سے و رفتند ہم رمضان در معنی منبر سے روی بقلعہ نصب نمود و چہار  
رایت سرخ و سفید و زر و فیروز چہار طرف آن بر پا کرد و بر منبر رفت و خطبہ خواند و رسوم شیخ برانداخت  
و خلق را اور ضلالت افکند و از منبر فرود آمد و دو رکعت نماز بگذا و دو مایہ نہاد و گفت افطار کنید  
و نمود کہ امروز قیامت است و رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ بعد از قیامت بر مسلمانان تکلیف  
نیت و نباشد امروز قیامت است و بہشت ہمین باید کہ پس ازین ہر چہ خواہند بکنند و از ان است  
کہ ملاحدہ ہفتدہسم رمضان را عید قیام خواندند الحاصل در عہد او رسوم آشکارا گشت و او  
در پانصد و شصت و یک ہجرت سے بردست برادران خود حسن و حسن با مور را با مقام بکشت و در  
و بعد از او پسرش خوند محمد بن حسن علی ذکرہ اسلام جانشین گشت و حسن با مور را با مقام بکشت و در  
علوم معقول و منقول منکلات بسیار گفت و خدا سے نخواستہ ام فخر راز سے فرستاد تا اورا بنیہ نمود و آن در احوال  
فخر راز سے بیاید و او چہل سال حکومت کرد و در ششصد و ہفت ہجرت سے در گذشت و بعد از او پور او خوند  
جلال الدین محمد معروف بنو مسلمان بکومت رسید و زبان بلغن طعن آبا کشود و تسانیف حسن  
مباح را بسوخت و ما در رانج فرستاد و بعد از او پسرش خوند علا کو الدین محمد لمجد بن جلال الدین  
محمد بن مسلمان در نہ سالگی بجائے پدر نشست و رسم و آیین پدر بگذاشت و بدستور حد با علی و فرستاد  
و چون ہرسم اسماعیلیہ آن است کہ انام در کویت و جوانانے یاسان است ہر حکے کہ کند برحق است ہر کس را



برو انکار مجال نباشد و در عهد او ملاحظہ بر سر کار خود رفتند و او با وجود اسکا و مقصد شیخ بلال الدین بود  
 و ہر سال با ہندو دنیا رکنکے ہر شیخ فرستاد و شیخ آزمائے کول و شہر و ب خود میکرد و میگشت خون و مال نشان  
 نزد ایدہ دین حلال است و انجہ بارادہ خود دہند بطریق او کے حلال نواہد بود و علاوہ الدین بر  
 مردم قسرو دین سنت می نہاد کہ اگر شیخ در میان شما بنود کے خاک قرین را در تو برہ یا کرد و بالموت رومی  
 و او بطلم و ستم مشہور آفاقی انتہا و در ششصد و پنجاہ و سہ ہجرتے بر دست حسن مازندرانے بقتل رسید  
 و بعد از او پورا و خواند رکن الدین بن علاوہ الدین جانشین شد و حسن مازندرانے را با فرزند ان و بتضال بدشت  
 و اطاعت منکوتان آن نمود و بر اور خود شاہنشاہ را پیش ہلاکو خان فرستاد ہلاکو خان اورا بدرگاہ طلبید  
 خورشاد اول اہمال و حیلہ باہر انگشت و آخر ہرقت و در ششصد و پنجاہ و چہار ہجرتے محبوب گشت  
 ہلاکو خان در اندک زمان چہل و اند قلعہ از ملاحظہ با خاک برابر ساخت و بحر الموت و لاسرور لقرن ملاحظہ  
 ماند و بالآخر آن نیز از دست رفت چہ مغولان در الموت چند حوض سکر و غسل یافتند کہ شکران  
 در ان خواصے کردند و اکثر ان ذخایر از محمد حسن صباح بود و در ان تغیر کے راہ یافت و ملاحظہ آنرا بر کرامات  
 حسن عمل کردند و بالآخر شاہ محبوب سبب فرمان منکوتان بقتل رسید پس حکم قاتل ہلاکو خان رسید کہ در  
 استیصال اسمعیلیہ چنان سے نماید کہ طفلان ایشان در گاہوارہ زندہ نمایند ہلاکو خان محبوب خدم و حشم  
 خورشاد را بقتل رسانید پس شکر بستان فرستاد و تا و از دہ ہزار کس از اسمعیلیان آن دیار بقتل رسانید  
 و قتلے کہ از ایشان نجات یافتند بگوشہ ہا خریدند و دولت ملاحظہ در ششصد و پنجاہ و پنج ہجرتے منقرض گشت  
 و در ششصد و ہفتاد و چہار ہجرتے بقایا ملاحظہ بر خورشاد را کہ در گوشہ بہمان بودند بدست آوردند و دولت  
 نام نہادند و بر الموت مستولی شدند آقا خان شکر کے فرستاد و تا مائے ایشان را بگشتند و الموت را خراب کردند و بطعام  
 شہرے کو چاک است از خواص آن شہر کے آہستہ کہ کنے در انجا عاشق نشود و در چشم نہ بیند و دیگر در ان دلا  
 آب تلخ است کہ کندے ذہن را دفع کند و بواسیر می کند و از عجایب آن شہر است کہ ہمیشہ لوسے خوش ہشام  
 رسد و چہن بطعام از جا ہایے با نام است و آن مرغزارے است در غایت لطافت تراہیت و در یکی از صفات  
 بطعام اثر نام یائے است کہ اگر تاپا کے در انجا اندازند البتہ باد و طوفان آید تا کہ آنرا بنیانزد و اسمعان  
 در جو اربطام واقع است و در انجا چشمہ آبست باد و خانے نام کہ بر گاہ رکوسے را با خون حیض آلودہ ساخت  
 و از ان چشمہ اندازند و بہر حرکت آمد و بہر کہ از ان آب بخورد شام گنج کرد و در بعضے گفتہ اند چاہے است کہ دین قاتل  
 از ان بعل آید فصل در ذکر برخی از شاہیر اقلیم چسارم عظیم بن عبد اللہ خراسانی نے از علیا سے تابین است از شہان است  
 کہ میل معکف بر سجد مثل کے است کہ خود را در استیثا بادشاہ اندازد و گوید تا مقصود من حاصل میگردد و بخیر  
 امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن جبل سبنانی بر در می صاحب مذہب متقل بودہ و ہزار ہزار حدیث یادداشت  
 مقسم خلیفہ عباس سے اورا تکلیف کرد کہ قرآن اٹھائی گوید گفت خلیفہ فرمود تا اورا دستہا بر پشت بستند

فنازبان روز ناکاوند از ارشش بکشا دنی انور دستهایش بکشا دتا از ارغیش به بست و اصحاب او گویند دوستی از غیب پیدا شده و دست او بکشد و دانیوا فیه در دو صد و هشتاد و هشت بجزی اتفاق اغتشا پس معتصم او را محبوس ساخت و در روز خلافت متوکل زبانه یافت و در دو صد و چهل و یک بجزی در گذشت و او را در قدم کلام ربانی با لغه تمام بود و بعضی از اصحاب او می گفتند که قرآن با جسد و کاغذ قدمت ابو الحسن قویجی از اکابر صوفیه است از سخنان او دست مردم سه گرده اند اول او لیا که باطن ایشان بهتر از ظاهر ایشان است دوم علما که ظاهر و باطن ایشان برابر است سوم جهلا که ظاهر و باطن ایشان از باطن بهتر است ابو اسحاق ابراهیم او هم از اکابر مشایخ صوفیه است و بقولے از ابنا ملوک بوده آورد اندر روزی در بلخ بار داده بود که ناگاه مردی در آمد و میسج کس یارای آن نداشت که مانع او شود تا آنکه نزدیک او رسید ابراهیم گفت تو کیستی و بچه کار آمدی گفت آمده ام که درین رباط فرو دایم گفت این رباط نیست بلکه خانه من است گفت پیش از تو که بودی گفت پدر مرا گفت پیش از تو که بودی گفت جد مرا گفت هرگاه یکی آید و دیگری رود خانه نبود رباط باشد ابراهیم گفت تو کیستی گفت منم خضر و نام پدرم گشت ابراهیم را در روزیاده شد و قتی بنده بجزید گفت ترا چه نام منم گفت هر چه مراد خداوند است گفتا چه جامه دهم گفت هر چه مراد خداوند است گفت ترا چه غذا دهم گفت هر چه مراد خداوند است گفت ترا هیچ مراد نیست گفت بنده بودن و مراد داشتن راست نیاید ابراهیم متعجب شد و ازین قبیل حکایت افسردگی دل او از محبت دینی است و از انجمله است که وقتی لشکار رفت و او از سر شنبه که ترابان کارنیا فریده اند او را آگاهیه پدید آمد و از اینجه دران بود بیرون آمد و سیاحت گزید و با بسیاری از مردان دین ملاقات کرد و خرقه از فضل عباس پوشید و ملازمت امام محمد باقر دریافت و رسید بجایکه رسید آورده اند که در چهار سال بادیه قطع کرد چه در هر قدمی دور گشت نماز میگزارد و چون بحرم نزدیک رسید بزرگان آنجا باستقبال دس بیرون آمدند ابراهیم خود را پیش قافله افکند خادم حرم باور رسیدند و گفتند ابراهیم او هم راجسین میگوئی ز ندیق توئی گفت من نیز چنین میگویم و چون دانستند دیگر روز بعد از خواب آمدند ابراهیم گفت من چنان روز بخشیدم از سخنان ابراهیم است که کعبه جو احمدان است که سخی رنجانیدن را رنجانند و آزاد آنکه از رنجانیدن که رنج ابراهیم او هم وقتی شفیق بلخی را گفت در معاش چه میکنی گفت اگر می یابم ایشان را اگر نمی یابم صبر کنم گفت نیکان خراسان نیز چنین کنند شفیق گفت تو چه میکنی گفت اگر می یابم ایشان را اگر نمی یابم شکر میکنم و بعضی بر عکس این گفت اند یعنی شفیق بلخی از ابراهیم پرسید با جمل از دس پرسیدند که شفیق که گرسنه بود و چیزی نداشت باشد چه کند گفت صبر کن گفت تا می گفت دیت بر که بودی گفت دیت بر کشیده بود و وقتی بانعی بر ابراهیم

پیر و نذر روز کے خداوند باغ از دانا شیرین خواست ابراہیم انار بیاورد و آن ترش بر آمد  
 خداوند گفت کہ انار شیرین بسیار ابراہیم بیاورد آن نیند ترش بر آید صاحب باغ گفت بہت  
 کہ در باغ میانی و نیند آن کہ انار شیرین کدام و اما ترش کدام است ابراہیم گفت تو مرا مرست باغ فرمودی و نگفتی کہ از باغ  
 من چه دادم کہ شیرین و با ترش کدام است صاحب باغ دریافت کہ باین زبانا کہ ابراہیم او ہم است ابراہیم از باغ رفت ابو علی فضل عباس  
 بن سعود سمرقندی الکوفی از اکابر مشایخ صوفیہ بود و او اہل حال را بہرے کردے و از غایت مرور و گردگار دان کہ در آن  
 زمان بودندے بگفتے و مال کے بالتمام بردے پیر او پایہ بگذاشتے حال نزدیک است و تو بہ کرد  
 و از مردان دین گشت از سخنان اوست کہ بابیس بمن ما بارے تقائے و سجاہ گفت خلایق  
 ترا دوست دارند و فرمان ترا نیسبرند و مراد من سیدارند و فرمان بردار من مستحق تعالی  
 فرمود آدم مردم تا فرمانے ایشان را بدوستے ایشان با من و فرمان بردارے ایشان توبہ و شمعان توبہ  
 گفت مرد و تہ کمال رسد کہ منع و عطا و ذم و ثناء بہ او یکسان باشد ابو علی شفیق بلخے از بزرگان  
 مشایخ صوفیہ است از سخنان اوست کہ مرکب ساخت بود کہ چون بیاید باز نگر و دگفت از گناہ ما کرد  
 پیش از آن ترسم کہ از گناہ کردہ چه بچم کردہ ایم سیدانم و نیند انم کہ چو خواہم کرد و گفت کہ ہلاک مردم در سہ چیز است گناہ  
 میکند با سید توبہ و توبہ میکند بید زندگانی و توبہ نکردے مانند با سید رحمت ابو یزید بسطامی از مشایخ صوفیہ است  
 اورا گفتند چہ بہتہ گفت دولت مادر را دگفتند اگر آن نبود گشت چشم بنیاد گفتند اگر آن نبود گشت گوش  
 شنوا گفتند اگر آن نبود گشت مرکب سفاجات و قہ ارسے مردے نماز گزارد و چون فارغ شد امام  
 گفت روزے تو از کجاست گفت باش تا از اول نماز خود را قضا کنم انگاہ جواب ترا گویم چہ  
 نماز در سہ کسی گزاردہ ام کہ رزاق رائے شناسد روزے در آئینہ نظر کرد و گفت ظاہر شد پیر  
 و نہریت نیت و نہ دریافتہ آزا کہ در خانہ است از سخنان اوست کہ شبے ایزد تقائے را بخواب  
 دیدم گفتم راہ توبہ چون است فرمود از خود گذشتے و بہار سیدے آوردہ اند کہ با یزید را پس  
 از مرکب خواب دیدند پیر سید نہ حالت حزن است گفت مرا گفتند سیر چہ آوردے گفتم چون در ویلے  
 پیر گاہ ملک آید و پیرانگویند کہ چہ آوردے بلکہ بگویند چہ خوابے لفظ موافق ابن حکایت زنی  
 ضعیفہ بود کہ از خدای سوال کردے چون از دنیا رخت کرد و در خوابش دیدند کہ خوشحال بود گفتند با توبہ کہ دند  
 گفت مرا گفتند چہ آوردے گفتم آہ عمرے مرا حالت باین دربار دند کہ خدا بد بہ اکنون کہ آمدہ ام  
 سبکو بند چہ آوردے زنی بفتاھے من رسم کردند و دست از من باز داشتند ابو یزید کریم  
 رازی و اہل از مردان دین بودہ است و قہ بہ لید آوردت مشایخ صوفیہ پیش او جمع آمدند و سیدان  
 تا و عطا گوید چون در سخن شہر مع کرد و بنید خواست کہ سخن گوید یہیے گفت چاہے کہ مردان سخن گویند  
 را نرسد کہ سخن گفت بنید عذر خواست از سخنان اوست کہ زبدرستہ حرف است زائرک زینت

وہاں تک ہوا اور ال ترک دنیا اور گفتہ تو سے گویند کہ بہ آنجہائے رسیدہ ام کہ مارا نسا بناید کرد  
گفت رسیدہ اندام بد و زرخ و وقتے باکی بر دوسے بگذشت رفیق او گفت خوشش دہی است یکجہ  
گفت خوشتر ازین وہ دل کے است کہ ازین وہ فارغ است و گفت ہر کہ اند دوست غیر دوست و بیوت  
ندید و گفت زایدان غریبے دنیا اند و عارفان غریبے آخرت کی اور گفت باکہ صحبت دارم گفت  
با آنکہ چون ہماز شوے بیادیت آید چون از تو جہے بند او غدر خواہد اور گفت مرد بہر کل کے رسد گفت  
انگاہ کہ بویکیے حق نقالے رضا دہد ابو نصر پیر حافے گویند مرد مرے الاصل بود از جملہ زہاد  
وصلیٰ بودہ است و در بغداد سے شستہ و اور از ان حافے میگفتند کے کہ کفش در پانکد سے  
از سخنان او ست بہترین کتباہ یارے دادن ظالمسان است و بر نہ ترین شمشیر نالہ ظالمیان  
گفت دلیل عقل کم گفتارے است و دلیل فضل بردیارے قاطمہ نیشاپورے از ان  
عابدان بودہ و با نیرید مطاہے اور استودہ و سن کلامہ من عمل اللہ علی المشاہدت فهو عارف یعنی  
کے کہ عمل کند خداے را برویت او پس آن شخص عارف است و من عمل علی مشاہدت اللہ  
اباہ یعنی کے کہ عمل کند بر دیدن اللہ یعنی اللہ بدینے بند پس آنکس در عمل خود یگانہ است  
ابو اسحق ابراہیم بن احمد الملی الاصل است از قرآن خید و نورے بود با خضر علیہ السلام  
را صحبت داشتہ وی گفتہ کہ وقتے در بادو یہ سید فتم کینز کے را دیدم در غلیان شوق و وحدت  
برہنہ گفتم اسے کینز کہ سہ پیش گفت اسے ابراہیم چشم پوش گفتم اسے کینز کہ من شوق  
و عاشق چشم نبوش گفت اسے ابراہیم من ستم ستان سہ نبوش گفتم اسے کینز کہ  
صاحب من خواہے گفت اسے ابراہیم خام طمع مباحش من در راہ او سیروم و مرد مجرم  
و تو ان نہ از ابراہیم منقول است کہ گفت در بادو یہ بالنظر اسے اتفاق افتاد و ہفت شبانہ روز  
بر فتم و ہر سچ جانیا فتم کہ بخورم را جب گفت خفیہ اچہ باشد بیا کہ جوع غالب شد  
و من ہر سچ نہا شتم بخدا بنالیدم کہ مرا پیش این نفیحت مکن ناگاہ بطعے دیدم کہ بزمان و گورشت  
بریان و خدما و کوزہ اب ظاہر شد ہر دو سیر بخوردیم و ہفت شبانہ روز دیگر برستیم من با او فتم  
یا رامب النصہ اینہ تو نیز اچہ داری بیا کہ این بار نوبت است آونیکہ بر عنایہ خود کرد و دو خانہ  
ناگاہ دو طبق ظاہر شد رخصد ان چیز کہ در طبق من بود و در ان بود من بغایت شوش شدم  
و چیزے نخوردم او کماج میگردد پس گفت کہ بخور کہ ترا دو بشارت دہم کے اشہد ان لا الہ الا اللہ  
و اشہد ان محمد الرسول اللہ و دیگر آنکہ گفتم یا رامب ایا مرا در پیش آنکس شہد ہندہ گرہ ان پس  
بخوردیم و بیکہ شدم چون طواف کردیم نصرائے در گذشت اور در الجہاد فن کردیم ابو تراب عسکر  
از جو امر دان مشایخ صوفیہ و اکابر خداسان بودہ از سخنان او ست کہ عارفان بود کہ پیچ

چیز اور اتیہہ ساز دہسہ چیز بر اور روشن شود گفت بیچ چیز از عبادات نافع تر از اصلاح و انصاف  
 ابو عبید الرحمن حاتم اصم از اکابر مشایخ صوفیہ و اہل بلخ است گویند او کہ بنہود  
 وقتے زنی نزد او آمد تا مسئلہ پرسد باوئے جدا شد حاتم بشنید و گفت سخن بابتہ کن  
 کہنے شنوم زن آواز بلند کرد حاتم بچنان میگفت تا زن را معلوم شد کہ او کہ است و  
 از ان فعل باز آمد و تا سے سال دیگر زندہ ماندہ بود و حاتم در ان مدت خود را کرتے نمود و  
 از سخن ان اوست کہ دینت عبادت خوف است و گفت باید کہ از خستہ خود بیرون بیای  
 اگر مصاحب خوابے خدا کا فنی است و اگر رفیق خوابے کر اما و کا تبین و اگر انیس خوابے  
 قرآن و اگر وعظ خوابے ذکر موت بزرگے ہر او بیخبرے فرستاد حاتم اورا قبول کرد گفت چہ  
 گفتی گفت در گرفت ان غر او ذل خود دیدم و در نا گرفت غر خود و ذل او پس عز او بر غر خویش مقدم در شتم و ذل خود را بر ذل  
 اختیار کردم و گفت اگر عمل کنے یادوار کہ خدا تعالیٰ جہل ستانہ میں گرویشود و چون خاموش باشی یادوار کہ خدا تعالیٰ میدانہ  
 کہ چہ گوئے یا شے پکی نزد او آمد و گفت دخل ندارے بچہ روزگار میکند رائے گفت از  
 خزانہ خدا گفت آن از آسمان بہر توے آید گفت اگر زمین اورا بنودے از آسمان فرستاد  
 از او پرسید مذہب خوابے گفت آنکہ یک روز بجا فیت گذر و گفتند عافیت چہ باشد گفت آنکہ  
 روزے گذر و در ان عصیان بوجد نیامد و تے بسفر میب رفت نزد او گفت تا چہ را ماہ نفقہ  
 تو چند گذرا غم گفت چند آنکہ زندگانے خوابے گذاشت گفت زندگانے بدست من نیست  
 گفت روزے ہم بدست تو نیست ما در قاضے بلخ در گذشت حاتم بغیریت رفت و گفت سی سال  
 است کہ حکم میکنے بیچ حکم ترازد دیگر و تو نیز یک حکم را قبول کن ابو حفص حار و نیشاپوری  
 نالوزے یاد شد مشایخ بودہ از سخن ان اوست خوف چراغ دل است خیر و شر بدان  
 چراغ توان دید و گفت و غوے فقیر درست نیاید ما دادن دوست تر از گرفتن ندارے  
 ابو عثمان خسرے نیشاپورے از اکابر صوفیہ بودہ از سخن ان اوست کہ مرد تمام نشود  
 ما در دل او چہا چیز برابر نگرد و منع و عطا عز و ذل و گفت غافل است کہ از ہر چہ سے ترس  
 بیش از آنکہ در ان افتد کار آن سازد ابو علی و قاق نیشاپوری امام وقت خود بودہ گویند کہ ابو علی  
 حاکم کرمان از وے پندے خواست گفت تو مال خود را دوست تر دارے یا دشمن خود را گفت  
 مال را ہمہ کس دوست سید از بد شیخ گفت پس چہ مال خود را در دنیا گذارے و نسلہ دشمن  
 با خود بہ آخرت می برے حمد و ن قصار او گفتہ کہ من نیکو خوے را اندام الا در سخاوت  
 و بد خوے را نشناسم الا در بخل ابو القاسم نیشاپورے نصر آبادے شیخ اہل حقایق  
 گویند کہ چہل حج بر تو کل کردہ بود در یک روز بکہ میرفت سکی را دید تشنہ و گرسنہ بیخ چیزے

نداشت کہ بوسے و پیر گفت کیست کہ بخیر و چل حج ناک کردہ نان سیکے نیاد و یک کردہ بر آن بداد و  
چهل حج بخشد و گراہ گرفت شیخ آن نان پیش سگ بنداخت صاحب واقعہ برید از گوشہ درآمد  
و گفت اے ایمن پنداشتے کہ کار سے کردی گفت بیت پر رم رو فتنہ رضوان بدو گندم بفروخت +  
نا خلف با ششم اگر من بجوے نفرو ششم + گفت ہر کہ شکر نعمت کند نعمت او زیادہ کنند و ہر کہ شکر منعم  
کند محبت و معرفت آن افسردہ کنند ابو یعقوب یوسف بن سین رازے از اکابر مشائخ  
صوفیہ است و تذکرہ الاولیاء لے نوید کہ تاجرے در نیشاپور کنیز کی بخیرید و خواست کہ بفرو  
رود و بر سگے اعتماد نہداشت نزد ابو عثمان خیرے باہانت بگذاشت و بر رفت ابو عثمان کنیزک را  
بدید و عاشق شد و حال را با ابو حفص صد او باز گفت ابو حفص گفت نزد یوسف بن سین شوا ابو عثمان  
برے رفت و پر خانہ یوسف رسید پیرے دید با پیرے صاحب جمال شستہ و مراحی و پیالہ پیش  
خود نہادہ ابو عثمان درآمد و نشست یوسف سخن بسیار گفت ابو عثمان چران بساند و گفت اے  
خواجه با این سخنان این چہ حال است گفت این بر فرزند من است قرآنش سے آموزم  
و این مراحمہ در کلین افتادہ بود چون کوزہ نہاشتم برگزستم و بشستم و پراپ کردم و این ازان  
کردم کہ خلق بر من اعتماد نہکنند و کنیزک من بسیار نہد ابو عثمان پاسے او افتادہ بہ نیشاپور باز گشت  
گویند شگام وفات میگفت الہی خالق را بجد و جہد بتو خواندام مرا یکے از ایشان بخش پس از مرگ  
بخوا بشد و بد نہ گفتند حالت چیست گفت ایزدلقائے مرا گفت آن سخن بارے دیگر بگو گفتم فرمود  
ترا بتو بخشیدم شیخ ابو بکر و راقی ترمذیے بنی شیخ صوفیہ و بزرگ عہد بودہ توریث و زبور و چل  
نکو داشتے لاجرم بوراق استہنار داشتے آورده اند کہ او پیوستہ آرزوے صحبت خضر کردے  
و باین نیت ہر روز بگورستان رفتے و درآمد و شد جزوے از قرآن بر خواندے روزی بردفا  
پیرے نورانی دیدہ و بابا اور و انفقہ و در راہ با یکدیگر سخنان گفتند تا بگورستان رسیدند و باز گشتند  
شیخ چون بردخانہ رسید پیر گفت ہمرے در طلب من بودے منم خضر با تو صحبت و ہاشتم فائدہ صحبت من  
آن بود کہ از ثواب خواندن جزو قرآن محبتہ دم ماندے از سخنان دوست کہ مردمان ستہ کردہ اند علما  
و امرا و فقہاء انبیاء علماء بطبع و فساد امر بالظلم و فساد و فتنہ ابرنا بود و من کلامہ من ارخے عثمان الجوارح  
فی الشہوت فقد عمس فی قلبہ شجر الہدایات کہیے است نصرت کردہ لجام انحصارے خود در شہوت  
پس بہ تحقیق کا شت بدول خود درخت شہر نہ کیما و گفت زہد بہ حریت است نہ ترک زہدیت و نہ ترک  
نہوا و اوال ترک و نہا شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی حکم ترمذیے بنی از اکابر مشائخ صوفیہ است  
خضر علیہ السلام را در ادرس گفتہ و علم آموختہ و ابو بکر و راقی از مریدان دوست و من کلامہ یقین تہ  
القلب علی اللہ و علی قولہ و امرہ اورا گفتند ایشار چیست گفت الایثار اخیار حفظ غیرک علی حفظ نفسک

وگفت تقویٰ آنت کہ ہر کس دامن تو بگیرد و جو بفرستے آنکہ تو دامن کسے بگیرے وگفت غریزان است  
کہ اور اسخصیت خوار نکر وہ باشد و آزاد آنکہ اور اطیع بندہ نساخته وگفت فرخ آنکسے کہ سلطان را  
در دنیا برو خراج نیست و سبأ نرا در عقیقے با او حساب نیست وگفت صاحب وقت آنت کہ تا سفت  
نخورد بر ناسے امید ندارد بر مستقل تا حال را ضایع نمند کیے از و دنا خواست گفت حق تو اسے تراز شر  
خود نکا ندارد ابو حمزہ خراسانی از جو غردان مشایخ صوفیہ بودہ روزے جنید ابلیس را دید کہ  
بر گردن مردم بخت جنید گفت اسے ملعون از مردم شرم نداردے گفت مردم آناست کہ در سوتر  
بخلوت لاشتہ اند و بگرم سوختہ اند جنید بسو حریر رفت ابو حمزہ آواز بر کشید وگفت کذب الملعون  
اولیا خدا تقاے از ان نزدیک تر اند کہ ابلیس را از حال ایشان اطلاع باشد و از سخنان ابو حمزہ  
است کہ تو کل آنت کہ چون یاد او بر خیزے از شب بادت نیاید و چون شب شود بر در از یادت  
رفتہ باشد عباس مروزے فاضلے تجر دو شاعرے خوشن تقریر بودہ وگفتہ اند کہ اول کسے  
است کہ بعد از ہرام کو رہا رے شر گفتمے چون با سون عباسے بر در رفت در ملح او قصیدہ گفت  
و بعضی رسانید از ان ست مطلع قصیدہ اسے ای رسانیدہ بدولت فرقی خود تا فرقدین و گسترانیدہ  
بجو و بفضل در عالم یدین و این اول شعر فارسی بود کہ در زبان اسلام گفتمے شد با سون خلیفہ  
پسندیدہ داشت و عباس بنواخت و صلہ جزیل داد و ندیم خویش گردانید ابو علی حسن بن علی  
حور لے از بزرگان مشایخ جهان است از سخنان او ست مد بخت آنکہ حق تقاے گناہ او را  
بیوشاند و آوا نثار کند و من کلامہ الخلق کلہم فی مبادی التفات یرکضون و علی الظنون لینحدون  
و عند ہم فی الحقیقۃ ینقال و عن المکاشفۃ ینظفون یعنی جمیع خلق در ابتدا اسے غفلت پامیزند و بر ہم  
اعتمادے میکنند و نزدیک آن خلق این است کہ در حقیقت نقل میکنند و از مکاشفہ حق کوتاہی میکنند  
و حال آنکہ این نیست ابو محمد عبد اللہ بن مبارک شاہ نیشابوریے و من کلامہ ترک الغفیب را  
حسن الخلق امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کابلی است بر غنی کوفے او صاحب مذہب مستقل است  
و مذہب امام ابو حنیفہ در ہند بسیار شایع است لوبتے در حمام مردیرانے از ار دید چشم بر ہم نہاد  
مر وگفت ای امام روشنائی از تو کجا باز گرفتند گفت آنکاہ کہ تیر تو بر داشتند شیخ عبد اللہ محمد بن حسین طوسی از مشایخ صوفیہ است  
از سخنان او ست ترک الدیالہ بنیاس الدینا شیخ ابو علی حماد بن محمد رودباری از اکابر اولیا صوفیہ است از سخنان او ست اشیق بسون تاثیر  
الافند و بعضی تنگ تر زندان نشستن با مخالفان است و قال علامۃ العرفۃ اللہ تقاے عن العبدان تغفلہ بالانیفۃ یعنی علامۃ  
اعراق اللہ تقاے از بندہ آنت کہ غافل کنند بندہ را مان چسبہ زیکہ نباشد در ان یعنی او شیخ ابو عبد اللہ  
سنجری خراسانی از اکابر مشایخ صوفیہ است اورا گفتند فتوت چیست گفت خلق را معذور داشتن و تقصیر  
خود دیدن و شفقت بر کمکاران و بدکاران کردن کیے گفت اورا کہ دنیا رے ترا دہم گفت اگر دہے



ترا برادر اگر ندیده مرا بتیخ الاسلام ابو یوسف بن عبد اللہ احرار در ہرات بودہ از سخنان او ست کہ چون دوست خود را مصاحب دشمن بینے از دلتنگ نشوے چہ اگر محل اعتماد است بگذارو کہ از دشمن سفر تے بتورسد و اگر محل اعتماد نیست اینچنین دوست را گذاشتن اولے قراست گفت اگر ہوا پر گیسے باشی و اگر بر آب روی خشی ہشے دل برت آتا کسی ہشے شیخ ابو الحسن علی بن جعفر خرقان موصیست الزیعام شیخ از اکابر اولیا ست گویند چیل سال نماز نجسہ بوضوے خفقن گذارد و ہشے نماز سیکرد آوازے شنید کہ ہان ابو الحسن خواہے کہ انجہ از توسید انم با خلق بگویم تا سنگسارت بکنند گفت آہی خواہے کہ انجہ از رحمت توسید انم با خلق بگویم ظاہر کنم تا ہیج کست لاسجدہ نکند آواز آمد کہ تہ از تو ونہ از ما شیخ ابو علی سینا بہ آوازہ بحد ثان شد و بجانہ کشن رسید شیخ بصحرارفتہ بود گفت شیخ کجاست رشتن منکر او بود گفت آن زندیق کذاب را چہ کنی ابو علی منجر بماند و بعضیہ شد شیخ را دید خردار در منہ بر پشت شیرے نہادہ مے آید ابو علی گفت انجہ حالت ست شیخ گفت تا باز مینان کر کے کہ زن است بخشی شیرے چین بار تو بکش پس بادے بوثاق رسید ابو علی غیبت و سخن آغاز نہاد شیخ را دل بگرفت پس بر خاست و گفت مرا سوز و دار کہ دیوار خانہ خود را عمارت بیکم چون بر سر دیوار رفت تیشہ از دست و مے بیفتاد ابو علی بر خاست کہ آنرا بدست و مے بد تیشہ بر جست و بدست شیخ باز شد ابو علی تحیر بماند و بردست شیخ توبہ کرد و قتی سلطان محمود غزنوے از غزنین بزیارت شیخ بحد ثان رسید و رسول فرستاد تا اورا گوید کہ سلطان بہتہ تو از غزنین بحد ثان آمد تو ہند از خائفہ ہار گاہ بیا و گفت اگر شیخ نہ پذیرد این آیت بر خوان یعنی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم رسول برفت و پیغام بگذار د شیخ فرمود مرا معذور دار د محمود بگو کہ در اطیعوا اللہ چنان مستغرق ام کہ از اطیعوا الرسول فحالت مے برم تا اولے الامر منکم کار نہ دارم رسول باز گشت و حال محمود باز گفت محمود را رقت شد و گفت برخیزید کہ او نہ آن مرد است کہ ما گمان برودہ بودیم پس جائہ خود با باز پوشید و کنیزک را جامہ مے غلامانہ در بر کرد و خود حاجب شد و ہتمان را روی بصومعہ شیخ نہاد و بصومعہ رسید و در آمد و سلام کرد شیخ جواب داد لیکن برخاست و در ایاز نگریست و روے محمود کرد محمود گفت بہر سلطان بر تخاستے این ہم واسے بود شیخ گفت رام است اما عرش آن نیست محمود گفت سخن بگوے گفت تا محرابان را بیرون فرست کنیزکان بیرون شدند محمود گفت از بلندی سخن بگو گفت بایزید گفت ہر کہ مرادید از شقاوت این شد محمود گفت ابو جہل و ابو لہب محمد را دیدید و از شقاوت ترستند پیش قدر بایزید از محمد زیادہ باشد شیخ فرمود اسے محمود ادب مگاہدار و تصرف در ولایت خود کن مصطفی را بدید مگر بعضیہ از اصحاب قال اللہ تعالی و ترا ہم منظر و نالیک و ہم لایبصرون یعنی می بینے تو اسے محمد ایشان را کہ بدید ہاسے ظاہر مے نگرند

بسوے تو حال آنکہ ایشان نے پندرہ تیرا چہ بیہر حقیقت بینا ہستند محمود از شیخ پرسید کہ سہ این سخن  
 چیست کہ با بزرید فرمود کہ ہر کہ مراد یہ آتش و دوزخ بر و حرام شد و رسول صلی اللہ علیہ وسلم این  
 سخن بگفت و اورا کفار و عیسہ دیدند شیخ فرمود کہ این دیدن را حمل برویت ظاہر کن معلوم است  
 کہ پیغمبر را چند کس دیدہ باشند و در وقت با بزرید ہر چند کس بحال بینا شدہ باشند محمود وقت  
 رخصت بدرہ زر پیش شیخ ہناد شیخ مان جوین پیش سلطان ازان لقمہ در دیان انداخت  
 و در کلوے او بگرفت شیخ گفت بدرہ تو چچین در کلوے تن بگیر و این را بردار کہ من دل از  
 محبت آن برگزستم اورا گفتند کہ صوفی کیست گفت صوفی ہر ق و سجادہ صوفی نشود و صوفی ہر صوم  
 و عادات صوفی نبود صوفی آن یو کہ بود آزا گفتند کہ صدق چہبت گفت صدق آنت کہ دل سخن  
 بگوید یعنی آن گوید کہ در دیش بود و گفت ہمہ چیز را غایت دانستم الا شہ چیز را اول درجات  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم را دوم کیہ نفس را سوم غایت معرفت را شہبت گفت آن خواہم کہ  
 نخواہم شیخ گفت این ہم خواست است از شیخ است رباعی بادل گفت کہ سے دل بر جاش طلب  
 در صومعہ برسد مصلحتش طلب دل گفت کہ اول بحر اباب بجوے + این جائے اگر نیابی آنجاں  
 طلب + شیخ ابو در عہ عبد الوہاب از پہلے عالمے زاہد و عابد و عارف بودہ و شیخ عبد اللہ حنفی  
 وقتے غم سفر کرد و نزد او شد تا رخصت بگیرد ابو در عہ مقدار سے گوشت بوسے کردہ سیا در دہ  
 شیخ عبد اللہ حنفی بآن رغبت نکرد و بہ سفسہ شتافت و در بیابان راہ گم کرد و چند روز گرسنہ بنا  
 ناگاہ سگے پدید آمد آزا بگرفتند و بکشتند و میان یکد بگرفتند کہ دند سرش بشیخ رسید ہر کس  
 نصیبہ خود بخورد شیخ ہر را پیش خود نہاد و بتفکر فرست و رفت چون صبح شد ہر سگ بسخن درآمد  
 گفت این سزا می کہے است کہ گوشت بوسے گرفت از سفرہ ابو در عہ بخوردہ شیخ برخاست  
 و اصحاب را بیدار کرد و گفت بیائید تا پیش از عہ رویم از وسے عذر خواستند حرجہ غلام  
 یکی از اہلے ہرات بودہ خواب اش ہمیشہ در او آثار فلاح شاہدہ کردے لاجرم از او ش  
 کرد خواب عبد اللہ الفارے اورا بسیار ستودہ از حکایت نقل کردہ گویند ہر کہ بیمار شد  
 حرجہ بر او الحمد خواندے و ہر او بدیندے او شفا یافتہ و انشمندے بیمار شد نزد او رفت حرجہ  
 بر او الحمد خواند و ہر او بدیندے او شفا یافتہ و انشمندے دید کہ الحمد را درست میخواند گفت الحمد را درست  
 بنیدانے آزا بر تو راست کہم حرجہ گفت تو دل خود را راست کن از مناجات حرجہ است کہ خدا یا  
 ہر کہ سیم ما ندسیم دہ و ہر کہ ز خواہد زرد ہر کہ ہرچہ خواہد اورا ایمان دہ حرجہ را ہمین تو بس شیخ عبد الرحمن  
 بن عبد اللہ بن حسین بن محمد از وسے میثا پورے از اکابر مشایخ صوفیہ است و پدر او حسین بن محمد  
 از مشایخ بودہ و او شبیلے را دیدہ گویند چون پسرش عبد اللہ متولد شد ہرچہ داشت بفرخت

و  
 در  
 حق  
 است

و تصدیق کرد گفتند ترا پس از آنکه هیچ بهر او نگذاشته گفت اگر صلاح بود و هو هو انفسه الصالحین سینه  
دوست دارد صالحا را و اگر مفید بود باز من است خدا را و نداده باشم شیخ نعمان شیخ را را  
جهان و عقلای بجا نین بود و شیخ سعید ابو النخیر سر سوده که او در امر و نه آزاد کرد و خداست و از او  
او آن بوده که عقل از او باز گرفتند شیخ ابو سعید ابو النخیر فرمانده شده با پیر ابو الفضل سر خسته نشسته بود شیخ میرفت مسئله مشکل شد  
نعمان را دیدم که از بام خالقاه بر آید پیش ما نشست و از ما حل کرد و بایزید فرار جهان راه که آمده بود بر رفت پیر ابو الفضل  
گفت مرتبه آن می بینم گفت آری گفت اقتدار آن شاید از آن که علم ندارد پیر ابو الفضل محمد بن حسین سر خسته از  
اکابر اولیاء خداست مرید ابو نصر سراج و پیر ابو النخیر بوده و من کلامه الماضی لایز کرد و بالمستقبل لایمنظر و بایست  
الوقت تقریر اینها صفة العبودیه یعنی آنچه گذشت ذکر نباید کرد و آنچه آیتاره است در آن نظر نباید کرد و آنچه  
در حال است بیان به آن باید کرد این است صفت بندگی فقال مروزی نامش ابو بکر عبد الله بن احمد گوید در صنعت  
قفال است و بود روزی پیش امیر مروتی بر دو پیرایه استاد ناگاه مردی بیاید امیر بر پائے خاست و او را  
به پهلوی خویشتن بیاورد و اد قفال گفت که این کیست گفتند مردی عالمست از آن گاه قفال ترک کرد و بحدود  
علم آموخت و افضل علماء جهان گشت این خلکان گوید و قتی سلطان محمود سبکتگین اختیار ندرت بهیج خواست قفال  
بمذهب شافعی با آب پاک وضو بترتیب نیت غسل نموده دو رکعت نماز در غایت خضوع و خشوع و رکوع و  
سجود آنچه بایست از فاتحه و دیگر سوره و اطمینان و تشهد و سلام ادا نمود و بمذهب حنفی بجای آب  
بازدک بنیز خرما وضو کرد و دو رکعت سگ که در بوع بود و رفع آن بجاست آلوده مصلی گردانید و بے نیت  
و ترتیب وضو ساخت چنانچه اول بایست و بعد از آن دست روی و بجای سوره فاتحه خدای بزرگ ترست گفت و آیتیه قیصر  
مثل مسد هاتان ترجمه گفت و در رکوع و سجود اطمینان نکرده بے تشهد باو سر را کرد و برخاست و گفت این مذهب حنفی  
و آن مذهب شافعی هر کدام که خواست اختیار کن بادشاه مذهب شافعی اختیار نکرد و اما در هیچ صادق می نویسد  
که بعد وضو منعکس روی بقبله آورد و احرام نماز بست و تکبیر بفارس گفت و بعد از  
فاتحه دو برگ سبزه ترجمه مد بامتان است بزرگان راند و رکوع آورد و سجده کرده بزانو  
برخاست و چون از نماز فارغ شد باد می رها کرد و سلام نداد و گفت اینست نماز ابو حنیفه  
اصحاب امام ابو حنیفه بر این معنی انکار کردند سلطان گفت اگر این نماز بمذهب ابو حنیفه جائز  
نیاست ترا بقتل رسانم قفال گفت تا گنج ایشان را حاضر سازند سلطان نفرانی را بفرستد  
تا کتب هر دو مذهب را مطالعه نماید نفرانی بر صدق قول قفال گواهی داد سلطان  
قفال را بنواخت و بمذهب شافعی اختیار کرد و قفال در چهار صد و ده هجری در گذشت  
ابو الحسن قوشچی از جوانان خراسان بوده کسی از وی پرسید چگونه گفت ندانم فرسود  
شد از نعمت های خدا و نذر با نهم از کار شد چندانکه از حق تعالی شکایت کردم از وی پرسیدند

کہ مروت چیت گفت دست باز داشتن از انجبه بر تو حرام است و گفت توبہ آن بود کہ اگر ذکر گناہ  
کنے جلالت نیابے گفتند تو کل چیت گفت آنکہ از پیش خود خوری و قہر رانیک بخای و ندانی کہ انجہ تراست  
پس از تو شود ابو عبد اللہ مختار ہر اتے از بزرگان زمان بودہ او گفتہ کہ طعام خیابن خور کہ تو خوردہ اورا  
باشی نہ کہ او ترا چہ اگر تو اورا خورے ہمہ تو رشوے و اگر او ترا خورد ہمہ و و گرد شیخ ابو نصر شیخ  
از اکابر مشایخ طوس و بزرگان صوفیہ است شاکر و شیخ ابو القاسم کرکان و احمد غزالی  
بودہ است دستے در میان مناہات گفت آلے الحکمتی خلقے ہاتے جواب داد کہ الحکمتی فی خلقک  
رویتے فی مرات روح و حک و مجھے فی قلبیک یعنی اسے خدا تعالیٰ چیت حکمت در پسہ اگر دن بن  
جواب آمد کہ حکمت در پسہ الشیخ تو و بدن من است و رأیتہ روح تو و دستے من در دل تو و  
از سخنان او ست کہ تو کل آنست کہ منبع عطا بجز از خدا نہ بینے حجت الاسلام امام محمد غزالی  
طوسے یگانہ فقہائے خافیه و علمای روزگار بودہ است و بعد از سیر و سفر بطوس رفت و خالق  
جنت صوفیان بساخت و در گوشہ آن توطن گزید و بتدریس و تصنیف پرداخت متوہد الملک  
بن نظام الملک اورا بہر تدریس مدرسہ بسطامیہ بغداد بخواند امام محمد ابن رقبہ در جواب بیشت  
الحمد للرب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ و صحابہ اجمعین اما بعد خواجہ جہان و ملجا جہانیان  
متبع المد المسلمین بقایہ این ضعیف را از حقیقت بشرے با وج مراتب ملکہ دعوت نماید الی غیر  
از طوس بہ بغداد راہ بخدا نزدیک است و یکسان از روح انسانے تا حقیقت حیوانے تفاوت  
بسیار است و آلتما س حضور این فقیر کہ کردہ است لاشک این حقیر اوقت فراق است  
و وقت سفر عراق اسے عزیز نفس کن کہ غزالے بعراق رسید و متعاقب فرمان در رسید  
فکر مدرس دیگر باید کرد و امر وزرا ہمان روز انکار و دست ازین بچارہ بردار و السلام من  
کلامہ لوراسے الغضبان فی الحال الغضب فتح صورتہ سکن غضبہ عیاس فتح و فتح باطنہ اعظم من فتح  
ظاہرہ لان الظاہر عنوان الباطن اگر بنید غضب در حال غضب کشادگی صورت خود را ساکن شود  
غضب او کردن از کشادگی صورت خود کشادگی باطن اعظم است از کشادگی ظاہر  
بدرستیکہ ظاہر نشان باطن است و قال من جاوز الاربعین و من تغلب خیرہ علی شرہ فلیجزل  
النار یعنی گفت امام غزالی کہ کسی کہ تجاوز کند چهل سال را و نہ غالب شد نیکوئی او بر بدی  
او پس بگو کہ سامان خود کند بسوسے و نرغ و قال ان الحکماء صروا افسدا و مصایب العالم  
و مجتہتا نے خمس المرض فی الغرب و الفقر فی الشیب و الموت فی الشباب و النعمی بعد البصر  
و النکرت بعد المعرف یعنی گفت امام غزالی بدرستیکہ حکما احاطہ کردہ اند و احراز حیثیت عالم  
در نجائے او را در پنج اول بیماری در مسافرت و دوم محتاج شدن در پیرے ستھم مردن

در جو اس نے چہارم نامیاں لکھیں اور پہلے بیچم غیر معین درختین بعد معین یعنی چیزیکہ معین و مقدر و دانستہ است  
از ان انحراف کند و قال الشکل فیہ اذا قارقت عوف و لیس اللہ ان قارقت من عوف یعنی گفت  
ایام غزالی و قتیقہ جدا شدے تو از ان چیز بدل ہست و نیست خدا ترا عوف و بدل اگر تو از ان جدا  
شدے و قال فوت الوقت عند ارباب الحقیقۃ اشد من فوت الروح لان فوت الروح القطع  
عن الخلق و فوت الوقت القطع عن الحسنی یعنی گفت امام غزالی کہ فوت شدن وقت  
نزدیک صناعہاں حقیقت سخت تر است از فوت روح چہ جدا شدن روح فوت از خلق است و فوت وقت  
جدا شدن از خدا است شیخ اسلام ابو نصر زندہ بیل احمد جام بن الحسن جامی بزرگ عہد بودہ  
خوارق عادات او بسیار واقع شدہ از سخنان او است کہ مردم بد نفس چون خوانند کہ عیب  
کسے بر شمارند اول بدیہا کہ در ذات ایشان است بر زبان ایشان جاری کرد و چہ آن ہنرم  
ایشان نزدیکتر است عین القضاات ہدائے شاگرد حجت الاسلام بودہ و خوارق عادات  
از ویار نقل کردہ اند گویند او سخنان حکما را یا سخنان صوفیہ محتاط ساختہ لا جرم فقہائے عصر  
و ارباب ظاہر بزرگ تہ نسبت کردند و فتوے بقتلش دادند پس اورا بکشتند و سن کلاسہ سان  
الحمال النطق من لسان المقال یعنی زبان حال گویا تر است از زبان کویا یعنی روشن بہ بین  
و مآشیں میسر منسل را قم حروف گوید و قتیقہ پیش منسل بہادر خواجہ سراسے و داروغہ دیوانخانہ  
مصلحان الدولہ خاند و رانخان کہ در سہ کار شجاع اللہ ولہ بعالم نو کرے میگذا رانید نشستہ بود  
در ویشے مفاسس آمد و سوال کرد و بران بہ افسر و منسل بہادر بر خبیہ گفت این فضولی چیست  
احوال تو و دلیل است بر افلاس تو و ماند از ہم چیزیکہ بتو و ہمیم از سخنان عین القضاات  
است کہ ہر چہ ہوایتو خدا یتو و گفت تا از خود پرستی فارغ نشوے خدا پرست نتوانے  
شد و مانبدہ نشوے آزادے نیابے تا پشت بہر دو عالم نکلے بہ آدمیت ترے تا بہم ہر ہم نرنی  
بہم نشوے و بہم ترے و تا فقیر نشوے غنی نہاشے و تا فانی نشوے باقی نتوانے شد و لفاک  
ندیم سلطان محمود سلجوقی بودہ و بعضے اورا دہک و طبلک نویسندہ حکایات او مشہور است روزی سلطان  
از ندای خود پرسید و گفت کہ آن چیست کہ پارساں مر سید و امساں رسد و سال آمیندہ نخواہد رسید  
و لفاک گفت کہ آن مرموم سپاہست سلطان بخندید و اورا صلاہ داد و قتیقہ سلطان برو لفاک گفت و  
غلاما ترا گفت چوب بیارند و اورا سزا دہند فلان سپے چوب رفند و لفاک برو سزا شستہ بود  
و جیسے از عقب استادہ گفت اہی مردمان بیکار مسامحہ کردے میزدہ باشید تا چوب بیارند  
سلطان بخندید و کنہستن بخشید و خوش الشامین شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر شب آنجناب  
ایام حسن بن علی علیہ السلام میرسد لفظ عاشق تارخ و لادہ است او نہ کہ از دست

ابو سعید مبارک بن علی مخزومی پوشیدہ و ساسلہ اور شیلے میرسد گویند کہ نزد مادر آمد  
و گفت مرا در کار خدا ہے کن و اجازت دے کہ بنفہ اور دم مادر بگرہ نیست و برخواست و چیل  
دینار زیر بغل جائے من بدوخت و آثر من عبد یصدق در جسیع احوال گرفت پس مرا و داغ  
کرد من با قافله متوجہ بغداد شدم در حدود ہمدان شست سوار از حرمیان قافلہ را گرفتند  
و مرا تعرضہ فرمایند ندیکہ بن گذشت و گفت اسے فقیر با خود چہ دارے گفتیم چیل و نیار گفت  
کجا ست گفت در جامہ من است لگان برد کہ استہزا میکنم برفت و دیگرے بیٹا در میان پرسید ہیان  
شنید ہمترا ایشان آگاہ شد و نزد من آمد ہیان شنید جامہ مرا بشکافت و انجہ گفتہ بودم یافت  
و گفت ترا چہ بر این داشت کہ اعتراف نمودے گفتم مادر مرا عبد دادہ کہ جز راست نگویم  
مترددان بگرہ نیست و گفت چندین سال است کہ در عکس خداوند خیانت کردہ ام پس برد  
من با جامہ خویش توبہ کرد و انجہ از قافلہ بردہ بودند باز دادند و اول تائبان بردست  
من آنها بودند بالجملہ عبد القادر بن بغداد رسید و در فنون علم کامل گشت و مجلس و غلطہا و تاجرے نزد  
او آمد و گفت مرا مالے است کہ نذر کردہ ام خواہسم کہ بفقر او بساکن رسا نم لیکن مستحق از  
غیر مستحق شناسم گفت ہر کہرا خواہے از مستحق و غیر مستحق بدہ تا ترا خداے بدہ انجہ مستحق آن ہستی  
و میستے وقتی عجزہ پیش او آمد و پسہ خود را مہد آوورد و با و سپرد و باز گشت شیخ اورا  
ریاضت فرمود مادر پس از چند روز پیش پسر آمد دید کہ نان جو میخورد و زرد و لاغر شدہ بود  
نزد شیخ رفت دید کہ مرغ بریان خوردہ و استخوانہا را پیش خود نہادہ عجزہ گفت بروا باشد  
کہ تو گوشت مرغ خورے و پسر من نان جوین شیخ رحم دست برد استخوانہا نہاد و گفت تم باذن اللہ  
آنجہ زندہ شد پس بعجزہ گفت وقتی کہ نذر کردہ چنین شود ہر چہ خواہد بخورد یکی از میریدان شیخ گوید  
شیخ را دیدم کہ از خانہ بیرون آمد و روے بدر مدرسہ نہاد و در کشادہ پیشہ شیخ بیرون  
رفت من نیز از عقب روان شدم چون بدر بغداد اورسید در کشادہ شد و بیرون رفت و  
بر باز نہاد ہم آمد شیخ میرفت تا آنکہ بشہرے رسیدم و نہانسم کہ کجا ست بر باطے در آمد آنجا شش  
تن نشستہ بودند برو سلام کردند من پس ستونے روان شدم و از جانب یک رباط آواز ملائے آمد  
در اندک زمانے ہاکن شد ناگاہ مردے پیاد و جگاہے کہ آواز مالے آمد رفت و بیرون آمد شخصے  
بر دوش گرفت و دیگرے در آمد سہر ہنہ و پیش شیخ نشست شیخ اورا تعلیم شہادتین  
کرد و طاقہ در او پوشید و اورا محمد نام نہاد و آن شش تن را گفت کہ ما مور شدم کہ این را بدل آن  
گردانیدیم گفتند ہمما و اطاعتا پس شیخ بیرون آمد و ایشانرا بگزاشت من عقب او آمدم تا بدر  
بغداد رسیدم بدستور اول در کشادہ شد پس بدر مدرسہ رسیدم آن نیز کشادہ گشت شیخ

نمائند آمد بامداد پیش او نشستم تا در سس خواهم بیست بر من مستوی شده بود متواتر خواستم گفت  
 اسے فرزند بخوان اور بچہ اسو گند و آدم کہ حال خوب بیان فرماید گفت کہ آن شہر نہادند بود  
 و آن شش تن ابدال بودند و آنکہ سیدون آمد و شخصے بدوش و راشت محضر علیہ السلام بود کہ  
 مردہ را سیدون آورد تا کاروبے سازند و آن را شہاد و تن تسلیم کردم ترسائے بود از  
 قسطنطنیہ کہ امور شدہ بودم کہ اورا ابدال آن مردہ گردانم اورا بساوردند تا بر دست بن  
 مسلمان شد و اکنون یکے از ایشان است روزے شیخ سخن میگفت ناگاہ چند گام ہوا رفت  
 و گفت اسے اسمائیل بایست کلام محمد سے بشنو و بجائے خود باز آمد پرسیدند کہ چہ بود  
 گفت خضر بود کہ بر محاسن ما گذشت اورا استقبال کردم کرامات و خوارق عادات از ویسا  
 است این مختصر تمحل آن نباشد و عمہ آن ام محمد از شاہ صاحبکات بودہ نسبتہ در  
 گیلان خشک سالے شد مردم بدعا استقارفتند باران مبارک بہ بدرخانہ ام محمد  
 آمدند و دعائے باران خواستند ام محمد پیش خانہ خود رفت و گفت خداوند من جارب  
 کردہ ام تو آب بپاش بسے بر آمد کہ باران بر پشت حمزہ اصفہانی از فضلاء موخرین  
 بودہ از سخنان او است کہ دنیا بے چیز خوش گذرد اینے و تو انگرے و تندرستے و بے چیز  
 ناخوش بالعکس این یعنی ترس و ضرر و بخورے شیخ ابو علی **باب**  
 اثر آبادے از بزرگان صوفیہ بودہ از سخنان او است کہ بخل سے حرف ست بلا و بلا  
 حاضران را نام اولوم شیخ فرید الدین عطار بر برگ عمدہ بودہ از بزرگے رسیدند  
 کہ فرق میان عطار و مولوی معنوی چیست گفت مولوے روم شہباز ریت کہ یک طرفہ تعین  
 بقدرت و حقیقت رسیدہ و عطار چون مولوے کہ یہ آہستگی آنرا قطع کنند و میر بہرہ و جزون  
 اطلاع یافت مولوے روم در حق عطار گوید ہفت شہر عشق را عطار گشت ہ ہ تانہو  
 اندر جسم یک کو چہ ایم ہ ہ با بجاہ پدر شیخ عطار سے ذی القدر بودہ و چون در گذشت  
 شیخ نہ یاد الدین محمد عطار سے میکرد روزے در دوکان نشسته بود و دیشے بیاد  
 و تیر ترور و بگرست شیخ گفت چہے بگرے باید کہ در گذرے و زویش گفت امی خواہ  
 چون من سبکبارم و بجز نہ قد ہیچ ندارم زورے تو انم گذشت و تو خضر بطہائے  
 عقا قیر ہنگام اجل چہ تدبیر خواہے کہ عطار گفت چنانکہ تو خواہے مردن نیز خواہم  
 مرد گفت چون من متواترے مرد پس کا سہ چوین کہ داشت زیر سر گذشت والدہ گفت  
 و در گذشت حالتے بر عطار بگشت کہ دوکان بر ہم زو و بیلوک شہول گشت و رسید بجائیکہ  
 رسید منتقل ست کہ چون چنگیز خان خراسان گرفت یکی از منتقل اورا گرفت و خواست کہ



بقتل رساند یکی گفت این را بکش که چون بپاشی او هزار دنیا بدبسم شیخ گفت بفروشن که  
 زیادہ ازین سے ارزم دیگرے بیامد و گفت کہ این پیر را بکش کہ تو بزدہ کاسبے خوبہایے او  
 بدبسم شیخ گفت بفروشن کہ بیش ازین نے ارزم مثل درخشم شدہ اورا بقتل رسانید  
 شیخ شمس الدین محمد تبریز سے مرید بابا کمال جذبے بود در خدمت اورا ریاضت شکر  
 کشید و بحال رسید و بقریہ روم شتافت روز سے مولانا جلال الدین رومی یا جامعہ  
 فضلہ در راہ دو چار گشت شمس پیش آمد عثمان مرکب مولانا گرفت و گفت یا امام المسلمین  
 بایزید بسلامے بزرگوار محمد صلی اللہ علیہ وسلم مولوی سے گفت محمد بن بزرگترین عالمیان است  
 چہ جائے بایزید شمس گفت پس چیست کہ محمد سیف مایہ عرفناک حق معرکک یعنی شننا خستیم حق  
 شننا حق ترا و بایزید میگویی سبحانی ما اعظم شأنہ مولوی گفت تشنگی بایزید بیک جرہ ساکن  
 شد و دم از سیرابے داد محمد را تشنگی زیادہ بود استدعاسے زیادہ تریت کرد شمس لہرہ ہو  
 و بیہوش افتاد مولوی سے فرود آمد و اورا بمدرسہ برد و با او صحبت داشت و یافتہ ایچہ کہ یافتہ  
 مولانا جلال الدین بنی رومی و نقش از تزلیف و توصیف بیرون رست در طلب علم ریاضت  
 کشید و کامل گشت چون بہاؤ الدین ترند سے از مریدان پدر شمس مولوی سے را گفت بظاہر  
 کاملی و از باطن بہرہ نداشتی و آن از پدریت مرار رسیدہ اگر مرید شوی آزا یا سبے مولوی تربیت  
 تمام مرید او شد و چون او در گزشت بصحبت شمس تبریز رسیدہ چنانچہ در احوال شمس  
 گذشت روز سے شمس اورا گفت غرض از علم چیست گفت آداب شریعت شمس گفت علم نیست  
 کہ معلوم رست و این بیت بر خواندے علم کو تو تو ترلو بہتاید بہ جملہ ران علم بہ بود بسیار بہ مولوی  
 از درس و بحث پازماند و صحبت شمس گزید و بعد از و صاحب صلاح الدین زبرکوب شد  
 و با شارہ حاتم الدین حلبی کہ بزرگترین اصحاب پدر شمس بود شمس سے لفظ آورد مولوی سے جامی  
 در توصیف مولوی سے روم گوید سہ سن چہ گویم وصف آن عالمے جناب بہ نیست پیغمبر ولی دارد  
 کتاب بہ از مولوی سے پرسیدند کہ درویش کے گناہ کند گفت آنگاہ کہ طعام بے اشتہا خورد  
 چہ طعام بے اشتہا خوردن گناہے بزرگ است از سخنان مولوی سے است کہ چنانچہ گدا طالب کرم کریم  
 است کرم کریم نیز طالب گدا است اگر گدا خیر کند کرم کریم طالب او و اگر کرم کریم خیر کند گدا طالب او  
 شود لیکن صبر کرم نقص کرم است و صبر گدا گناہ گدا و گفت مرغے کہ از زمین بالاتر میرد اگر چہ آسمان  
 رسید اما از دام دور باشد و همچنین درویش اگر بحال مرسد از زمرہ خلق ممتاز بود گفت از او مرد  
 آشت کہ از رنجاییدن کسے نرنجد و جو امر د آنکہ مستحق رنجاییدن را بر بخاند مولانا سراج الدین  
 مولوی صدر زمان بودہ و با مولوی سے سو مرتابے داشت شنید کہ مولوی سے فرمودہ کہ من با مفتاد و یک

ملت کی ام سراج الدین کے راگفت نزد او وہ دو گو کوچن پین گفتہ اگر اقرار کند و شناسد بہ  
 فرستادہ رقت و سوال کرد مولو سے فرمودہ بالین سکہ نیگوئے سہام ام فرستادہ شغل  
 گشت و پاوشہ گویند مولو سے ہوارہ باخاوم خود سوال کردے امر و زور خانہ باچیزی بہت  
 شغل شدے و گفتمے از بخارہ بوسے خانہ فرعون کے آید یکے از ارباب دینی نزد او رفت و غذا  
 خواست کہ از خدمت مقصود فرمود کہ حاجت باعتذار نیست چنانکہ دیگران از آمدن تو منت  
 دارند من از نیامدن تو منت دارم بشل یکے بعد مت درویشے رفت و گفت چرا تنہا نشسته گفت اکنون  
 تنہا شدم کہ تو آمدے و مرا از یاد حق مانع گشتے من التماسی او میکنم بقوی اللہ فی السوالات  
 و بقلہ الطعام و المنام و الکلام و حجب ان المناسی و الانام و موافقتہ الیقام و دوم الذکر و ترک  
 الشهوات و احتمال اطفال من بسبب الانام و ترک مجالس النساء و العوام و سفاحہ الصالحین و الکلام  
 و غیر الناس من یفیع الناس و غیر الکلام مائل و دل و الحمد للہ و خدا یعنی و عیت میکنم بعبادت خدا  
 در طاهر و باطن بائدک طعام و خوابیدن و گفتن دورے گرینید از گناہ و ہیشگی نماز و ذکر و ترک  
 کنیز شہوت را و نزد از زندہ سخنہ باشید از جمیع مردم و نہ نشینید با کینگان و عوام الناس و نہ حاجت  
 کنید صاحبین و بزرگان و بسترین مردمان آن کسی است کہ نفع رسد از و بہر دم و بہترین  
 آنکہ اندک باشد در گفتن و سخن بسیار داشته باشد و شکر است خدا را کہ یگانہ است شیخ عالم  
 قزوینی عالم و عارف بودہ از سخنان اوست چار کردہ بہترین مردم اند عالم کامل و حکیم گویند  
 مابہ مجرد و واعظ بے طبع اسپر خسرو دہلوی از پنج بودہ و عمرے دراز یافت و مرید شیخ  
 نظام الدین اولیا بودہ و بیچ نوبت رسول علیہ السلام را جواب دیدہ و تہجد بہ شیخ نظام الدین  
 اولیا بعبادت حضرت علیہ السلام رسید و التماس کرد کہ آب دہان خود را در وہانش افکند حضرت  
 فرمود این سخنان مقیبات سعدی شدہ شیخ نظام الدین اولیا آب دہان خود را در او و  
 برکت آن بود و نہ کتاب تصنیف کردہ او گفتہ کہ اشعار من زیادہ از خیال و حد ہزار و کمتر از  
 پانصد ہزار است و از سخنان اوست کہ انکشت ہنر کلید روزے است و بی ہنر طبق گدائی است  
 عیبی در کائنات قزوینی از شاہیہ طرفانے اشعارے عصر است ہنر و نوع تمام داشتہ و  
 در فنون علم ماہر بودہ و شخوہ در عہد بیت تصنیف کردہ و بشیر از شد و بدر گاہ بادشاہ شیخ  
 ابو اسحق انجورفت مابہرخص رساند گفتند باریست پادشاہ مسخرہ مشغول است ہمید گفت ہر گاہ  
 کہ حاجت ملوک ہنر است چہر طالب علم کنند لا جرم بشاعرے پرواخت و این قطعہ التناکر قطعہ  
 اسے خواجہ کن انا شوق نے طالب علم کا اندر طالب را بہت وہ روز ہماے بہ زور مسخرہ کے پیشہ کن و  
 مطربے آموزد او خود از کہتہ و مستند شستمانے اور چند رسالہ است در ہنر و این چند کلمات

ازان است اگر ہم آنکہ در جاہ مردم شمع بکشد اگرچہ جاسے هیچ آفسر بدہ را در او جاسے  
 آسایش نباشد اما قل آنکہ بدہے و اہل آن ملتفت نشود و غم نہ سازد سبب افعال او نگردد  
 آلامی آنکہ نیکخواہ مردم باشند اگرچہ آنکہ سخن بریانگوید اگرچہ آنکہ عقل معاش ندارد و انجا  
 دولت بار العالم بے دولت انجود و درویش انجیس مالدار کایست اگرچہ شبہ المشرق رود و شب  
 دوزخ است آنکہ در شب راہ زند و میر و راز بازار اجرت خوابد القاضی بیخ در کل نایب  
 قاضی ایمان ندارد الوکیل آنکہ حق را باطل کند اہل بیت انجینہند اہل حال انجسہ بخورد و حرص القاضی  
 طرحی کہ بیخ چیز بر شود و اندکم فحش آمد کو انشا ع طامع خود پسند اگرچہ خوردہ و زوال انقلاب  
 زرگر و اعطای ہمہ کس را بیمار خواهد آلبطیب جلا و الدلال خرابے بازار شراب مایہ بہ شوب الزہر  
 خراب ہشتا الفارغ سبب موت انجاصل احتیاج المکرر جماع حلال البکارت اسے کہ سبب ندارد  
 الفکر مردم را بموجب بیمار دارد و القایم اللیل مرد و غریب الصائم الدہر فرج زن بے شوہر  
 التذات حاصل کتھائے الرشوت کارسار بچارگان الواظ آنکہ نگوید و بکند الذات نجث  
 ہمسایہ المشہور آنکہ جماع بسیار دہر صاحب خرا آنکہ یازن پیرہ جماع الرشیش در دست  
 ایزد منفران و بدستور از ہزلیات ملا و پیازہ در اقلیم دوم منظور است شیخ عمر و انجستمانی  
 از بزرگان مشایخ عہد بودہ یکے اورا گفت بہت جہت گفت بر سفسدہ نان نہاد و در سحر کہ  
 جان دادن اورا پسے بود ظہور نام در بخت افسر مودہ سے لاشو و شیخ مشو سلمان مشو  
 مولانا مظفر ہر وے و گفتہ اند کہ از قریہ و اب من اعمال حواف است ازان در بعضے شیخ  
 اورا مظفر دالے نوشتہ اند شاعرے ماہر و برجستہ بود و گویند بنایت بی تکلف بود و ہمیشہ  
 رخت کمنہ و جامہ کثیف پوشیدہی و گفتے بظاہر سنگریذ یعنی بنگریذ ملک مغالدین کرت رورے  
 ہورے اورفت و اورا بر خاک نشستہ دید گفت در ضلہ قصیدہ کہ گفتہ ہزار دینارت دادم چرا  
 کلیم خنرے کہ بر خاک نشینے گفت ایہی کلیم کہ گسترہ ام بصدر ہزار دینار خریدہ ام پس بدست  
 خود خاک دور کرد و کلیم از زیر آن نمایان شد و قتی از غیاث الدین کرت برنجیہ و بشیر از  
 شد و بخت شاہ شجاع رفت بر کنار سند او نشست شاہ شجاع برنجید و گفت بیان  
 خراسانے و خرچہ فرق است گفت سند و پاک شاہ شجاع آنرا ناستخیرہ انکاشت پس چون  
 طعام آوردند ظروف زرین و سیمین بسیار بود شاہ شجاع گفت ملوک خراسان را کلفات  
 نیست گفت کاسہ و طبق زرین است لیکن در کاسہ ہاسے ایشان بہتش بیشتر باشد شاہ شجاع  
 ہر آنکہ رعایت حقوق ملوک خراسان کردہ سخنے از و پسندید و صلہ جزیل داد شاہ وجہ الدین غلیل  
 انشرا بادی جرجاسے شیراز سے از احفاد سپید شریف جرجانے است بعفات حمیدہ موصوف و بخود کرد

اشہار داشتہ از سخنان نقل میکنند کہ ولایت بر سادگی او کنند از جملہ آنکہ شبے فریاد بر آورد  
کہ وژد وژد جہتے نشسته بودند گفتند بچہ نہ معلوم شد کہ وژد آمد گفت از پدر شنیدم کہ گفت  
وژد چنان آمدید کہ او از پایش بر نیاید ہر چند گوش داشتیم آوازے نشیدم و استم کہ  
وژد آمدہ است روزے اشترش سرکشے کہ در بخبیدہ گفت اورا جو بدہید روزے دوتہ  
بگذشت میہ آخر گفت اشتر از گرسنگی خوابیدہ مرد گفت اورا جو بدہید و گویند کہ شاہ فرمود  
روزے زنگر نیز را گفت کہ استر مرا رنگ کن گفت استر را در خسم نتوان کرد گفت ہزار گز  
پارچہ در خسم توانے کرد و استر را دو گز است رنگ نتوانے کرد قاضی نظام الدین ہر  
از افاضل زمان بودہ روزے دو کس دستارے بچکے او آوردند و ہر کہ ام گفتند کہ از  
سن است قاضی بریکے بدگمان شد و گفت برخیزو این دستار را بہ بند مرد برباست و بر بست چیزے از شران باقی ماند پس  
دیگر بر گفت بہ بند و او دستار بہ بست ولی زیادہ و نقصان درست آمد قاضی بآن نکتہ حکم کرد کہ اورا ست کہ درست آمد و  
بعد از تحقیق ہچنان ظاہر شد معین الدین علی بن تعمیر تبریزے معروف بشاہ قاسم  
النوار او در ہدایت سال ریاضت صعب و شکر و کثرتے و صاحب علوم ظاہری و باطنی  
گردید چون بکمال رسید بہ منقسم بر داخست یکی اورا گفت نشان عاشقے چیست گفت لاغر  
جسم و زردی و سہ روزے گفت شمارا خلافت انیت گفت پیش ازین عاشق بودیم و اکنون  
مشغولیم و این بیت بر خواندے من گداستے بودم اندر حلقاہ بہ شاہ ششم قصر یاد  
ہر شاہ بہ درویش دہلے فروستے از شعر اسے زمان بودہ وقتے بہرات رفت سلطان  
ماند تا بہ باغ بود و در ویش را آنجا راہ ندادند از راہ آب خود را ساخ افکند و بہان بہتاد  
میرزا گفت تو کیستے گفت آیم گفت آب متحرک باشد و لو ساسکے گفت شمارا دیدم میخ بستم میرزا  
گفت بارے بگو کہ کیستے گفت پسر خدایم سلطان ندیے سیک چشم داشت گفت اگر تو پسر خدای  
چشم تنک اورا چراخ کن گفت پدر مرا بعالم سفلے فرستادہ و مہام این عالم بن سپردہ و عالم  
علومی را مخصوص بخود داشتہ از کمر بالا بر آورد است و از سرین تا پائینا اگر سنجو امید ہرچہ  
از و بہن تعلق دارد و چراخ کنم میہ زانچہ بد و اورا پیش خود خواند و دریافت کہ درویش بی  
است در رعایت او کو شہید مولانا حسن ہر اسے از طرف اسے شعر ابودہ و دہلی نصیر شدہ  
و در خدمت سلطان محمد بن میہ زانچہ سفلے بہرے بہرے است روزے در محاسن اورا عایب  
ملوک سنجو سیرفت مولانا ہر یکے از ایشان را بعینے نسبت کرد میرزا گفت اکنون بگوے کہ من  
از چہ عیب دارم گفت خر کاہے در خداوند علیے نیست گفت این را چہ معلوم شوہ گفت از آنکہ  
می توانے گفت کہ مرادہ ہزار دینار بدہند و غنی کوے میرزا بخندید و اصر کرد کہ اورا پنجرہ دینار بدہند

مولانا گفت این هنر کا به دیگر کرده که ده هزار گفته میسر منباج هر دس هر دی شاعری ظریف  
بوده بنزل نوبت تمام داشت و گفته اند که از او اعلان حق بوده و بهر سترخاکی بگفتن اشعار  
بما درت میکرده و این چند بیت از مزیات اوست سه گاه کون یا بجم و گاهی کس ز رشت  
عسب زندان یکن اس زاهد پاکیزه سرشت \* بکس انداخته بودم بغلطه در کون رفت \* همه جا خانه  
عشقت چه سجد چه کنشت \* مولانا کمال الدین حسین واعظ بزم واره المتخلص بکاشف از فضلا  
آن دیار بوده تفسیر خبیه و روضه الصفا و دیگر کتب از تصنیف اوست و در جواب هر تفسیر و تفسیر کریمه  
الذین یؤمنون بالانبیاء و یقیمون الصلوة و مماتهم یشتقون ذکر کرده که اظهار است که مراد نفقه  
زکات باشد و زکات هر چه از جنس اوست زکات مال مواسات بوده و با درویشان زکات عروضا  
تواضع بر احسان و زکات دولت نصرت ضعیفان و زکات فیروزان فوختن یتیمان و زکات خانه  
آوردن سمان و زکات اختیار دستگیر در ماندگان و زکات علم تعلیم دیگران و زکات  
محبت پر سپردن از گناهان و زکات قوت جفا کردن با کافران و زکات آواز خوان  
خواندن قرآن و زکات کوشش ناشیندن عیب و بدگویی و امثال آن و زکات زنان ناگفتن نصیبت و دروغ و بتان و زکات  
دیده نگرستن بزرگان و زکات اسلام مخالفت شیطان علیه لعن و زکات زهد و زکات فقر استخوان  
نیز حضرت بیان و زکات دل تعلیم اسلام و ایمان و زکات سر موافقت امر پروردگار جهان و زکات زنده گانی خدا کردن جان در راه  
رفاے رحمن مولانا بدرالدین بلالی استرآبادی از شیراز زمان بوده بهرات افتاد و سلطان حسین میرزا پیوست روزی  
در مجلس سلطان بر منبر کس شاعر تقدیم کرد و منبر کس برنجید گفت ترا بر من تقدیم شد  
گفت مرا بر تو به وجه تقدیم رسد اول آنکه نرگس از زمین سیر وید و بلال بر  
آسمان است و دوم آنکه بلال نام غلام و نرگس نام کنیزک سوم آنکه نرگس مشابیه چشم  
است و بلال مشابیه ابر و وایر و از چشم بالاتر است و بلالے عمرے دراز یافت و  
عبد الله خان چون بهرات بشود و بلالے کجده منت شتافت و معزز شد حاسدان  
بر قص او را بست کردند عبد الله خان بقتل و س فرمان داد گویند پس از آن  
عبد الله خان پشیمان شد و دیوان تصنیف او را بشود و این بیت بر آمد سه بار با بجا  
کشته پشیمان شده باشم \* خون دل مار خسته حیران شده باشم \* و شنائی هر اسے از  
شعر اسے زمان بوده ایسید علی شیراز و مزاج کرد و شنائے جواب باسے درست و آدمی  
روزی ایسید علی شیراز بجام رفت و هنگام برون آمدن از عوض فوطه از میانش جدا شد  
منظرب آنرا بر خود پیسید و گفت اسے شنائے کون مرادیدے گفت آسے اما درست نه  
و دیگر مزاج و احوال ایسید علی شیراز نوشته شد سید قاضی محمد رضا بلطف طبع موصوف بوده و

شاه طهاسپ پیرست و نسیم محفل خاص او گشته شاه طهاسپ شمعها بسیار گشته و با بودی که تا صبح بیدار بود و محفلستان  
 ازان دستوده بودند و چاره نداشتند شبی بپوشید و در آن شب راه سخن گفتند ایچ که بروم رفته بود و برگزیده که تا حال  
 نیامده قافله گفت گشت ایم پیراید شاه و بخندید و در آن محفل ایچ بنیل داد و ایچ بهما و الدن محمد اسط  
 اسط از بزرگان مجتهدان امامه است و در خدمت شاه عباس صفوی منترقی عظیم داشته و علوم عربیه بیکوید است  
 و از مصنفات اوست کسکول و ازان کتاب است سیل برجل حکما که یک سال از یک و قال مات فقال ما شیت  
 قال حیات یعنی سوال کرد منخسته از یکیم چون است حال برادر تو گفت مرد او پس گفت سبب موت چه بود گفت  
 حیات او یعنی حیات سبب موت بود میسر میسر معاشی از شاه میر شمس زمان بوده و در وقت  
 میارتن تمام داشته و بعضی از الفاظ را که در عهد و خیاب حمل میوارفته و از ندر جمع کرده ازان جمله است  
 عالم قافله خواب ز رخت کاشان عرق ساوی نیات محبوب

۱۴۱	۱۴۱	۶۰۹	۶۰۹	۳۶۲	۸۰	۱۱۶	۵۰۹
نار	شاه	طهاسپ	جهان پناه	شاه عباس	شاه نجف	مست	شیر
۳۶۰	۳۰۶	۱۱۶	۱۱۶	۳۶۹	۲۴	۵۰۹	۵۰۰
عاق	عاصی	شیطان	اصه همان	قلم زن	یزد	زوجه	کیلاک
۱۴۱	۱۴۱	۳۶۰	۳۶۰	۲۲۶	۲۱	۲۱	۸۰

پوشیده مانند که بچنین مرزا سرخوشین عرف محمد فضل حیدر الفاظ جمع کرده منظوم ساخته است از اینجا است مضمون  
 به عقل در از فتنه و کوته فتنه

۲۱۲ / ۲۱۲ ۵۳۵ / ۵۳۵





صاحب این اقلیم هر دو ساعت و حد اولش آنجا بود که در از ترسه روزش چهار دو ساعت و نصفی و ربعی و وسط آنجا که در از ترس  
روزش تا بلا و از ده ساعت رسد و حد دوم آنجا که ارتفاع قطب چهل و یک درجه و ربعی باشد و ساکنان این اقلیم کمترین سبب  
یاباشند و این اقلیم از جانب مشرق امتداد یافته بر وسط بلاد ترکستان و مادا و الهنه گذرد و آنجا چون را قطع کند و بر شمال  
بلاد خراسان بستان و کرمان و فارس و وسط بلاد ورمی و شمال عراق و عجم و جنوب آذربایجان و وسط بلاد آرمینیه و بلاد ورم  
و جزایر یومان گذرد پس بر جنوب بلاد ورم و یکس از نهر و میان بلاد اندلس گذشته بحر و قیانوس منتهی شود و درین اقلیم کعبه  
شصت شهر و بقول دولت و پانزده شهر است و از آنجا که است مشرق و آن در زمان پیشین نام شهری بوده اکنون چنان  
شهر بد آنجا ملحق گشته و نام ولایت است از کنار آب کیر تا در بنه باب الالباب و ولایت شیروان است باب الالباب را نوشیروان  
تعمیر نمود و باعث آنکه مردم خرم همیشه را بخند و دو موصول و بعد از آن آمدندی و غارت کردندی چون نوشیروان پادشاه شد پس  
بلک خرم فرستاده دختر را بخواست و صلح بدان نسق اتفاق افتاد که یکدیگر را بیدهند نوشیروان جماعتی از لشکر چنان ساخت  
تا مردم خرم را غارت کرد و از خاقان کلمه موده پیغام فرستادند نوشیروان ابا از نیمه یعنی نموده گفت هر ازین قصه خبر نیست بلکه  
منفردان میخوانند تا بنین الحان بنین خن و مت راست سازند بر آینه صواب چنان می نماید که دیواری و سدی در سر حد ساریم  
تا آنجا که انچه اندیشیده اند بران کامیاب نشوند پس خاقان رضا داد نوشیروان باب الالباب و ابسنگ رخام قامت  
کرد و در آبنین بران ترتیب داده و محافظان بران گذاشته و در بعضی نسخه اصل شهر شیروان را که از آبنین نوشیروان است و تقرب  
باب الالباب واقع از اقلیم چهارم شهر دو اند و باقی توابع را از اقلیم پنجم گرفته اند اکنون انچه از ان شهر شرت دارد انچه شهر است  
که باکو ارش و شامخی و غیره با نامند و بر آبنین شیروان را از اقلیم پنجم می یابد و باکو از شهرهای شیروان است بر کنار دریای خزر  
واقع شده و از اطراف آن قریب ده فرسخ یک سفال خاک بهم نمیرسد گیاه درخت در آن زمین نرود چون آن زمین را که  
براج سنگ گل است ده که حفر کندهی با خاک رسد و در آنجا صیت است که سنگ آنرا بجای بهریم که از برنده و از مضافات  
علیایان که قریب پانصد چاه دارد که نشت سیاه و سپید حاصل میشود در همین موضع زمین است که هر جای آنرا بخت طرح  
حفر کنند و دیگر بران گذارند بی همی و آتش بعد از ساعتی و کمتر از ان لحاظ بخته بمصوم می پیوندد و از شش از آبنین  
نوشیروان است و هوای آن بغایت گرم بود و قافه گلستان در غایت سحر کلام و ارتفاع بالا که از توابع آنجا است شش



شهری مختصر است اما در کمال معموری چنانکه نیست هزار خرد و ابرایشم هر سال در آنجا هیچ دشمنی میشد و از منوره با سبب و  
 آثار و هندوانه در غایت خوبی بجهت موی میچونند و چهلیم از اینیه قباد بن فیروز ساسان است و آب و هوای نیک میدارد  
 و از منافات آن دره ایست در کمال حضرت و میرانی دارد و در غایت حرارت که بخار آن مانند شعله آتش گذارنده و  
 سوزنده است چون قدمی چند جریان پذیرد و در منافذ اشجار فرو رود و بمقدار یک تیر بر تاب پنهان گشته باز ظاهر میشود  
 و در نهایت خشکی و کوارندگی پوشیده ماند که پادشاه شروان را شروان شاه گویند و در نسب ایشان بعضی گویند که از نسل  
 بهرام چین اند و بقوتی بآرد شیر با بکان میرسد و مولف تاریخ صحیح صادق بجا ماسپ غم نوشروان میرساند آورده اند که خطبه  
 ایالت اندیاد داشت بعد از وادادش آنجا سلطنت کرده اند تا آنکه ابو الهی منوچهر الملقب بجاقان پادشاه  
 شد و خاقانی شاعر را ترتیب کرد و در تخلص بنحو منسوب ساخت و چون سلطنت شروان بعد سلطان خلیل پیش  
 شروان شاه الشور بفرخ بسیار رسید و شروان شاه تاریخ جلوس اوست و در زمان او سلطان حیدر صفوی  
 پدر شاه اسمعیل صفوی لشکریشروان کشید و کشته شد پس چون شاه اسمعیل خروج کرد در سینه نهصد و هفت هجری در جوار  
 شامی و با شروان شاه فرخ بسیار رزمی صعب کرده او را بقصاص خون پذیر بقتل رسانید و بالاخر روزگار شروان شامیان  
 در نهصد و چهل و پنج هجری سپری گشت و آنملکت در تصرف سلاطین صفویه ایران درآمد ایران و ولایتیست مختصر و در برابر  
 موغان قوتی و از کوه سنگ بر سنگ تا کنار زمین آب و ولایت موغان است و هوای آن و فواید بگرمی مایل است  
 اقلیم گوید که در آن گیاهی است بشکل آدمی که گیسو دارد و در حکما آنرا از سمیات میدانند و حد و دوش تا ولایت آرمین و شروان  
 و او را بایجان و تجوخر زیوسته و مؤلف سالک سالک شروان آنجا را داخل ایران شمرده اند و در آن چند شهر است مثل فیلسر  
 و سلطان و سایر آن و گنج و شروع آبادار الملک شروان بود و در شهر قباد بنیه اسکندر رومی است و قباد بن میر و شروان  
 به تجدید آنرا تعمیر کرده و بقلیاس از شهرهای معروف ایران است و بالای آن نوشروان بوده و در آن چشمه های آب گرم بسیار  
 است و یکی از چشمه های را خاصیت کرده پیچیده در آید گذارند به پیچیده پیچیده و یکی معدوم میشود گنج شهری جان فرد خطبه  
 و لکاست شاعری گوید قطعه چند شهر است اندر ایران مرتفع تر از همه بهتر و سبزه و تر از خوب آب و هوا و گنج خیر در ایران  
 صفایان در عراق و در خراسان مرد جلوس و روم باشند از بلیقان آباد کرده قباد بن فیروز است و قلعه استحکام دارد چون  
 بلاکو خان بران دست یافت ساکنان آنجا را بملک ساخت و سالها آبادان نگاشت مؤلف هفت اقلیم از صور اقلیم نقل میکند  
 که لشکر ایلیان که بلاکو خان باشند در بلیقان را محاصره نمود و صورت فتح نشد چه سنگ بهشت نبینش یافته نمی شد بلاکو خان  
 از خواجه نصیر الدین طوسی که همواره در رکابش میبود پرسید خواجه فرمود تا در ختانه بصورت سنگ تراشیده و درون آنرا  
 بکاویده از آذرین و سرب پر ساخته بجای سنگ درختیش بنهند و با برون افکنند چنانکه در قلعه مفتوح شد و در روضه الصفا  
 مسطور است که امیر تیمور گوید بایکان بعد از مراجعت دوم در صدد آبادی بلیقان که دیده بر لاس را اخراج نمود و در غیب شهر  
 آبره که میرزا شایخ خواست که شهر را عمارت کند بعضی مانع آمده نگذاشتند و در جوار کفند هر اینیه بجهت جوی آب اشارت  
 فرمود که بمال جباری است و آبادی بلیقان از آن بجهت پیوسته بهر تقدیر گویند که اکنون بقدر و سه آبادی دارد

منی

ابو جعفر

سلطان حیدر

جلوس

خوارزم اسم ولایتی است از آبادانی عظیم و اطراف آن بیابان است و باعث آبادانی آن چنین نوشته اند که یکی از ملوک پاشا  
 بر جمعی غضب کرده فرمود که آن جماعت را به مضع علقه بر بند که از آبادانی دور باشند فرمان برداران ایشان را بدین ولایت که  
 الحال خوارزم است و در آنوقت مانند قتیله موسی علیه السلام از آبادانی دور بوده آوده گذار شدند آن جماعه در آخر زیوم نقدت  
 را غنیمت شمرده دل را بر اقامت نهادند و غریبان هر کس روی بکاری آوردند تا بعد از مدتی ملک از احوال ایشان پرسید و  
 معلوم داشتند که سرانجام شان چه رفت و در بلج و شور و قیاح و جام شان چه شده ملک از رهم آمد و کس به تفحص ایشان  
 فرستاد آن شخص آنجا رفت دید که همه خود خانه ها از چوب و کاه ساخته اند و میزهم بسیار جمع آورده اوقات بگوشه های بیگانه  
 چون بران آنجا آمد خوارزم گویشت و در رهم پیشه باشند بر آینه بخوارزم اشتها ریافت پس از آن که ملک به کیفیت ایشان مطلع  
 گشت فرمود تا چهار صد رن ترک برای ایشان فرستادند و آنجا همه چهار صد نفر بودند و بعد از آن از تبال و تناسل ایشان بسیار  
 شدند و از شیر سمار در گذشتند و اهل آنجا اکثر لشکری و شجاع اند و وقتی سلطان محمد بن کس شکست یافت بشهر و راه صلاح آن  
 سی هزار همراه وی شدند و هوای خوارزم نوعی صبر داشت که اگر هنگام صبح از شهر بیرون روند نیم آن بود که دست و پا بی خان  
 گرد و چون موسم کاسین حریزه شود هر کس پا چرخ زمین را که در سخره دران باشد متصرف شود و به سر لونه سخره را که کرده و شنگ  
 گذارند بر اینه آن حریزه در غایت شیرینی و تازگی حاصل میشود و این نوع حریزه به آب احتیاج ندارد و از مضایفات خوارزم می که  
 او را کج کبر می است که دار الملک بود و الحال شهر خوارزم عبارت از آن است و دیگر او را کج صخر می که آنرا از جانب خوانند  
 و در چانه از افامات بلا چون است همچون شهرست نخرسان مسعود و رسول صلی الله علیه و آله نقل کنند که فرمود رسول صلی الله علیه و آله شب جمعه در آن شهر  
 هر کس که در گرد و چون بر فراش همیز در و قیامت شهید بر خیزد و دیگر کات و زرعان و جنوق که مقام نجم الدین کبری بوده و هزار  
 از آن جمله است هزار اسب شهرست در غایت محکم و آب انوار احاطه کرده و از یک راه میشن هزار دو خوارزم شاه  
 عمر با آن حصن حصین ماسن خود ساخته با سلطان بنجر خالفند و زریده آورده اند که وقتی سلطان بنجر قلعه هزار اسب محاصره  
 نموده انوری گوید که ملازم بنجر بود این رباعی بر سری بست و درون قلعه انداخت رباعی ای شاه همه ملک جهان حبس ترا  
 در دولت اقبال و جهان گشت تراست و ام و زبیک حمله هزار اسب بگیر و خوارزم و هزار اسب تراست و در شید  
 و طوطا که درون قلعه بودی نیز این رباعی بگفت که بیت آخر اولین است بهریت که خصم تو ای شاه بود و در شتم گرد و یک جزو هزار  
 اسب تو تواند برد و آن قلعه را لشکریان مغول نیز پنج ماه محاصره داشتند تا بران دست یافتند و در پی پیه گیر گوید که لشکر مغول  
 زیاده بر بست هزار بودند و چون فتح نمودند بر نفس بر بست و هر اسب از مردم شهر حصه رسید و بود که بقتل رسانیدند  
 شیخ نجم الدین کبری در هنگام قتل خویش این رباعی گفته قطعه ای خالق مود و نار و راغ و بلبیل بن نابو و شدند و شمنان  
 بالکل بهشتی سگ را بهمانه ساخته به از تسب تو میکنی چه تا نار و مغل به حکایت رحمت الله و خوارزم را بهیم هزار اسب که از  
 غریب روزگار است ابوالعباس عیسی المروزی گوید که من قصه او شنیده بخوارزم رفتم و از اهل آن شهر پرسیدم گفتند سی سال  
 است که رحمت مذکور طعاعی بخورده است هر آینه بزیارت او رفتم زنی خوب روی مشاهده کردم بعد از ساعتی از او استفسار  
 کردم گفت من زن بخاری بودم وقتی پادشاه ترک حصار هزار اسب را محاصره کرد و اهل قلعه خواستند که بیرون روند و

کتابخانه  
 مجلس شورای اسلامی  
 تهران

مخاربه کنند وانی شهر مانع شد و گفت چندی صبر کنید تا هر عید الله که والی خراسان است بمردمان بیاید جمعی جوانان از شهر بیرون آمده  
برترکان حمله کردند و کافران پشت دادند و جوانان تعاقب نمودند چون ایشان را از دیوار پشت بهر اگشیدند و کافران برگشته چهارصد  
از مسلمانان را کشیدند و در آنوقت که شهر من نیز بشهادت رسید چون شهر را گشته دیدم جزع و فرج بسیار کردم گفتم اشدن وقت من  
از کسب شهر بوده اکنون باعث مدق من که خواهد شد درین اثنا با یک نماز شنیدم نماز گذاردم و تضرع کثان سر به سجده نهادم و خواهم  
در ربو خود در زمین درستی دیدم که سنگ بسیار داشت من افتان و خیزان به تلاش شهر طے آن وادی می نمایم و شهر را میجویم  
ناگاه صدای غدا کرد که ای زن چه می طلبی گویم شهر خود را دست دراز کرد و گفت دست من بگیر را از زمین پاکیزه رسانید که نهایت طاعت  
و پاکیزگی داشت قصر را دیدم که هرگز ندیده بودم و هنرهای آب شارب بر زمین جریان بی انگه کنده باشند و مردم حلقه دست بسته  
بودند و باحمای سبز و زرد پوشیده و صفه هادی پیش افکنده و طعام می خوردند چون نیک نظر کردم شهر خود را در آن جماعه دیدم و از  
آوازی شنیدم که ای رحمت پس شهر بر روی مجلس کردم و گفت این عورت که سینه است اگر رضا باشد قدری از این طعام  
و هم آنجا حلقه گفتند و ابا شد مردی پارچه نان که در دست داشت بداد ناله دیدم در کمال سفیدی و نرمی آنرا بخورد و بطعم میل  
شیرین تر و چربی آنرا که چرب تر شهر هم گفت بر و تا در دنیا باشی نیارت بخوردن بیاشد چون بیدار شدم خود را بر سر باقم  
و از اندر ز حال باب و نان حاجت نشده و از بوی طعام آزرده میشوم مخفی نمائند که از سلاطین خوارزم یک بکس خان  
است که اجدادش پوشتگین غریبه غلام ملکاکین ملوک سلطان شاه سلجوقی بود و آخر الامر تبه اش بجای رسید که در پانصد و  
هشتاد و نه هجری بر سر و کجنگ گاه سلاطین بود سلاطین یافت و تمامی خراسان را قبضه نمود و در پانصد و دو و طغرل سلجوقی را بکشت و  
بر عراق مستوفی شد و در ترجمه طغرل سلجوقی وانی عراق و عجم گشت بالجمله بعد از بکس خان قطب الدین سلطان محمد  
خوارزمشاه بن بکس خان از بر شیر خوارزم آمد و بر تخت نشست و تمام خراسان و عراق عجم وادی بر غور و غزنین بگرفت باو شد  
در رعایت شکوه و شمت بوده و پدر جدش که تاج گذار گور خان فراختای اول و ثانی بودند در ستم خراج برداشت و با سکو طرا سپهر  
گور خانی رزم کرد و طغرل یافت گویند در آن آوان که میان خوارزم شاه و سلطان شهاب الدین غوری مصالحه اتفاق افتاده  
شهاب الدین غوری برادر علی شاه بن بکس خان را که در جس داشت بخوارزم فرستاد و علی شاه یا برادر بود یا آنکه متوهم شده بگریخت  
سلطان محمود غوری پیوست محمود غوری او را کمال اغراز نمود پس از چند روز محمود را گشته یافتند چون از اولاد ملوک غور  
کسی نمانده بود غوریان علی شاه را با سلطنت برداشتند چون خوارزم شاه بر برات رسید مشور سلطنت غور با خلعت مصحوب  
بسر و نامی نرد علی شاه فرستاد و علی شاه را با خلعت پوشانیدند بجلوت برد و بکشت غور و فرزند کوه خوارزم شاه را صافی نمود و در  
شش صد و پانصد هجری بعد از فوت تاج الدین ملوک صاحب غزنین عزم آندیا کرد و بگرفت و در آن مغربست و بهفت  
خرداد طبل برین ساخت و اول امر کرد که بکشت تن از شاهزادگان بجای نقار چیان آنرا بخواهند و در آنوقت بکشت  
نخ تن از امارد و رکاب بردند و بعد از کوس نوبت سلطانی بر در بارگاه ایشان کوس میزدند چون سلطان محمد خوارزم شاه  
غزنین بکشت و بر خوارزم سلطان شهاب الدین غوری دست یافت مناشیر و از انجلا فیه که ناصیه عباسی از بعد از  
شهاب الدین غوری نوشته او را بر مخالفت خوارزم شاه تحریر نموده بودند بدست افتاد این معنی موجب یادداشت

از خلیفه گشت و در استیصال ناصر عباسی ساعی شد و از علماء مملکت قنوی حاصل کرد که اولاد علی علیه السلام را خلافت یابد  
پس مخفی ملو از هر راه نمود و به بیت خویش تشریف کرد و بواسطه صد هزار سوار چری بغداد نهاد و بهمدان رسید ناصر عباسی خلیفه از فرج کشی  
خوارزم شاه عظیم تر رسید و شیخ شهاب الدین سهروردی را بر سالت نزد خوارزم شاه فرستاد و آن در ضمن بغداد در احوال خلافت  
عباسی گذشت بالجملة چون سلطان از غزیت بغداد ناچار شده باز گشت و در شوکتش نقصان و بجانش در همی تمام راه یافت  
دوین از آن به اندک زمانی جنگی خان روی بآند یار نهاد که در آنچه کرد و سبب توجع جنگی خان بآند یار آن بود که از خوارزم شاه محمدی  
که از اعیان مارا ارکان بود و بعد خوارزم شاه نزد جنگی خان شد و خوشنود باز گشت جنگی خان امر کرد که هر یک شان را دگان و  
امراد و کس از ملازمان خود را بمملکت خوارزم شاه فرستند با القابلش استمه آن دیار سیاه و زرد چار صد و پنجاه مرد و مسلمان  
جمع آمدند جنگی خان بخوارزم شاه نوشت که چنانچه باز رگان آند یار را خوشنود ساختم تو هم اینجاء را خوشنود باز گردانی چون  
الطایفه با خبر رسیدند از این خبر و حکم آنجا امیر بنا الحق که غابر خان خطاب داشت رفت یکی از اینجاء که بامیر سابقه معرفی داشت  
اورا بنابر الحق خطاب کرد و غابر خان برنجید و همه را موقوف داشت و بسلطان خوارزم نوشت که فرستادگان جنگی خان را  
برسم جاسوسی آند اند سلطان بقتل ایشان فرمان داد و غابر خان همه را بگشت جنگی خان بشنید و بخوارزم شاه نوشت  
که غابر خان را بمن گذار تا از و این مقام ششم خوارزم شاه ایچی اورا هم بگشت جنگی خان با سپاه موفور که عشر لشکرش هشتاد هزار  
سوار باشد و به ازین حساب هشت صد هزار سوار یعنی هشت لک سوار میشوند روی بدیار سلطان محمد خوارزم شاه نهاد  
گویند که چون حادثه قتل جماع باز رگانان واقع شد جنگی خان در غرم مملکت خوارزم شاه متفکر و متردد بود که ناگاه فرستاد  
ناصر علی عباسی خلیفه که از خوارزم شاه متوهم بود به طلبش رسید شادمان گشت و در آند خوارزم شاه آنگاه در عراق بود  
از اینجاء به نیشاپور و ماوراءالنهر چند شتافت میرفت تا بحاست رسید که آنجا گشتگان بسیار بودند و روی زخمی یافت و حال و سوا  
کرد و گفت که شاه جنگی خان اینجاء اتفاق لقاشاه رزم کرد و دروغالب آمدند و سلطان بآن لشکر شتافت و دیگر روز به نیشاپور  
رسید امیر لشکر جوجی خان بود و سلطان پیغام داد که پدرم جنگی خان مارا با تو جنگ نفرمود سلطان سخن او را گوش نکرد و در و  
بزم آورد و جوجی خان مقابل عظیم کرد و در قلب سلطان پراکنده ساخت جلال الدین منکره پسر بزرگ که برینمنه بود حمله آورد و  
جمعی از منوال را بگشت پس چون شد جوجی خان آتش بسیار در پورب برافروخت و پیش جنگی خان رفت جنگی خان بر سر  
و سلطان را توهمی عظیم از سپاه مغول بخاطر راه یافت و بسم قند باز گشت و از چهار صد هزار سوار که بالو بود و در با طرف حد  
حاکم جت نگاہ داشت فرستاد و میراکنده ساخت و خود را از محاربه مخافت داشت و بخوارسان آمد و مادر خود و برکان خانو  
و سایر در همارا از خوارزم بخواند چون به بلج رسید پس پسرش جلال الدین منکره گفت سپاه مراده تا کنا و چون نگاہ کردم  
و دشمنان را از عبور مانع آنهم نپذیرفت و متوجه عراق و عجم شد و در راه شنید که جنگی خان بخارا را برگرفت و در مصر سرشته شد  
و هفت و هجری سلطان به نیشاپور رسید و مجلس بزم آراست و بهیج وقت با صاحب حاجات نپذیرداشت و بله و طرب  
مشغول گشت درین اثنا جته یو مان سویدای ایله و مقدمه سپاه جنگی خان از جیحون عبور کرد و در سلطان ماوراءالنهر  
فرستاد چون سلطان مترس چند از رستم چه نه یو مان بهر ایشتر استیلا یافت سلطان بقارن و ژر و از آنجاء استر

و ابل رفت و جزیره اسکون پناه برد و سپاه مغول که بجهت یوان تبعه ساقب از فرستاده بود و بجهت جزیره اسکون رسیدند باز گشتند و قارن در را محاصره کردند و ابلانی قارن در که هرگز از تنگی آب هیچ گاه از راه سرخ نکشیده بود و در آن زمان بر که با ابلان گشت بر کاخ اتون و ناصر الدین و وزیر سلطان را بپناه نهادند از دست مار بیرون آمدند و به اساعت باران عظیم بارید و مغولان تمام ابلانی قلعه را بنجد دست چنگیز خان فرستادند چنگیز خان همه مردمان را غیر از نسوان بکشت این خبر در جزیره اسکون سلطان محمد خوارزم شاه رسید از غایت حزن و اندوه گشت و در گذشت بهر او کفن نیافتند و جنازه که در بر داشت و منشی کرد و بدو آتش زد و دیو حیرت شد و بهفتصد و هفتاد و هجری اتفاق افتاد و هر یکی غیر آن طریقی کوفتند که در آن ایام که سلطان از سپاه مغول بگریخت و به ملونئی که و پسرش جلال الدین منکبره گفت همه کس خداوندی دانند از گریه و بهیمن گشتن سزاوار نباشد گفت ای فرزند آنچه من شنیده ام تو شنیدی گفت آن چیست گفت از برای که با جوخی خان حاربه اتفاق افتاد و از در دیو آتش نمود آنها الکفره اقله الفجر یعنی ای کافران بکشید و باجران را پس با فاجهیم و مغولان کاخ را بر سر بر آید بر تن مستولی گشت و گفته اند که خضر علیه السلام پیش و سپاه چنگیز خان هر چه از مملکت خوارزم شاه بچنگ بکشد و مردم آتش را قتل عام نمود و هر شهر که به صلح و امان بگذشت بعضی از آنرا از قتل عام نجات داد و گویند که خوارزم شاه در سنه شصت و یک یا نود و هجری جاسوسان بکشید چنگیز خان فرستاده بیامدند و گفتند سپاهش از مورق بلخ زیاده است و لشکر یانش اگر سالها و ماهها مشغول جنگ باشند بآن مختل بکشد و چندی از آن بیرون آمدند و گوییم و بهر واسطه و امثال آن با خود دارند و بشیر و دوغ قناعت کنند و چارپایان بسیم خولیش زمین را بکنند و هیچ های خورند و از علف و چوبی گاهی آنچه بکنند و مطلق نخورند و آن گروه حلال و حرام نشاند و گوشت مسک و جوک و سایر حیوانات بخورند و غنچه کلج ندانند و بازنان پدر فساد کنند و چون بر خصم ظفر یا بند خسر و بزرگ را بقتل رسانند و اگر باب بزرگ رسند کشتی بخورند و یوشب جانوران را بیکدیگر بدوزند و آنچه که دارند در آن بپزند و بر دهن اسپ بندند و سرش حکم سازند و از آب نگذارند خوارزم شاه عظیم متوهم شد بالجمله قتل و غارت چنگیز خان و زمین اقلیم ششم در تحت ترکستان مسطور است و بعد از سلطان خوارزم شاه پسرش غیاث الدین شاه بکران شد و ابلان انجا را و نادران چار بفراس شتافت و امانک سعدی از یکی را بکشت و بری رفت و چندی بسره برود و مرتبه دیگر که بر او حاجت بعد و پیمان او را نند و خود خواند غیاث الدین بکران رفت و براق حاجت استقبال نمود و بشیرش را آورد و باو شریک مسند نشست و غیاث الدین را بفرزند خطاب کرد و روزی غیاث الدین او را گفت این همه نخوت ترا که داد گفت آنکه از سامانیان بقلان ایسان غیوران و از سلجوقیان و بنندگان ایسان خوارزم شاه بیان داد پس طوعا و کرها غیاث الدین را بنخواست و بالاخر غیاث الدین را هلاک کرد و با درومی زاری آغاز نهاد و براق او را در ششصد و هفتاد و هجری از پسرش فرستاد و دیگر از پسران خوارزم شاه جلال الدین منکبره که گفته اند که خاسه بر مینی داشت و او بعد از فوت پدر از جزیره اسکون برآمد و عزم خوارزم کرد و برادرانش آقا سلطان از براق تا امیر که آنجا بودند بخدمت آمدند جلال الدین امیر را منافق یافت و بطایفه اندک روی به نیشاپور نهاد و از در پناه مغول رسید و همه را در خوارزم کرد و شب بدر رفت و برادران وی از پسر بد آنجا رسیدند مغولان یکی را از آنها زنده نگذاشتند

چنگیز خان

چنگیز خان

جلال الدین بغزین که بعد پدرا و حکومت آنجا داشت رفت سیف الدین عراق که امر ابدشش با چهل هزار مرد و بیکم الکک  
والی هرات بخد مت وی آمدند جلال الدین و بغزین استیصال یافت و روزی بشکر مغول نهاد و هزار کس از ایشان را بکشت  
فیقوریونان بکام منکر خان باسی هزار سوار غم رزم آوردند و جلال الدین نیز گاه شتافت با و شتابه بیا و بشند و بفرمود تا بسکو  
اسیان بر میان بندند و از صبح تا شام رزمی صعب کردند و یک روز فیقوریان را فرمود تا هزار سوار از چوب و بند مثال از عقب نشین  
نصب کنند ایشان چنان کردند سپاه جلال الدین بکمان آنکه لشکری دیگرست بدو مغولان آمدند نه بریت خواسته رفتند جلال الدین  
ایشان را دل داد و روی بر رزم نهاد و جنگی صعب کرد و ظفر یافت و در آن سال بهفت مار با سپاه مغولان مصاف داد و ظفر شست  
و چنگیز خان از طایفه آن متوجه اندر آب شد و قلعه آنها گرفت و قتل عام نمود و بیامیان شد و بکشد و هر کس یافت بکشت و در ششصد  
و بیست و هجری قصد بغزین کرد چون جلال الدین آگاهی یافت حمال توقف ننید و غم بند و ستان کرد و چنگیز خان از پی برآمد و در  
شند که عبارت از آب انگ است با و رسید سلطان جلال الدین با سه هزار سوار بر رزم پیش آمد و سه صد سوار متعلقه بر سر  
و هزار بر بیمنه و هزار بر میمنه گماشت و ششصد سوار در قلب پاستاد و سپاه چنگیز خان که زیاده از قطرات مطرات بود و در محله  
از مقدمه و میمنه و میسر و اش اثری نگذاشتند سلطان با آنکه در قلب بودند و میدان شتافت و رزمی صعب کرد و چنگیز خان  
از شایسته شجاعت او متعجب شد و فرمود که زنده او را بدست آرند جلال الدین رزم میکرد تا آنکه زیاده کشتی با او نموده پس  
بشکر دشمن حمله برد ایشان را در کرد و در جوشن بینداخت و تیر خویش برگرفت بار بار بر اسب زد و خود را بدریا افکند تا آنکه زنده بود  
با و موافقت کرد و چنگیز خان بکنار دریا آمد و امر کرد که به نیز زنند آب سبب بخون مبدل گشت و جلال الدین نجات یافته  
ب ساحل رسید و خبر به تیره کرد و در سائیه آن بنشست چنگیز خان نماند بفرزندان گفت پس چنین باید آوازی شنید که  
ای شاهزاده قدری عناد ارمی بر خیز تا بنگرم جلال الدین برخاست چنگیز خان گفت به نشین که غرض من فریاد بردن تو بود  
الکون ابیلاستی بنده و پس اگر کرد که اولاد ابنا می او را آنچه در قید داشت در برابرش بکشتند تا جلال الدین بهفتاد کس از  
شکریان از آب گذشته بودند جلال الدین هنگام شام روی بر راه آورد و در ششصد و بهفت هجری بطایفه قاطعان طرق  
رسید بهر اهیان که صلاح در آب انداخته بودند گفت ما از جنگل چوندش بها بریدند و بر ایشان شیخون زدند و اسلحه ایشان  
قطاع الطرق بدست آوردند پس پانصد مرد و را کرد و آمدند و جلال الدین رزم چهار هزار مرد و از هندو که در ب حد اقامت  
داشتند رفت و ب بیارای را بکشت و قریب شش هزار کس با انتقام روی با و آوردند جلال الدین بر ایشان نیز ظفر قیت  
و لشکرانش پس هزار رسیدند جلال الدین بسوی دلی شد و از شمس الدین ایلتش که در آن هنگام سلطنت در بک  
داشت جاس خواست که حدی بسیر بر شمس الدین از شجاعت وی بترسید و ایلتی ویرا از بملک کرد و جلال الدین  
از و نا امید شد و تلج الدین خلجی را بکوه جودی فرستاد و انسی خواسته آورد پس ده هزار مرد و در کرد و در چیرای الگما سکه  
را بخواست ناصر الدین قباچه والی ملتان بهشت هزار سوار غم و یار رای کرد و جلال الدین شصت هزار مرد و بکدر  
فرستاد ایشان بر رفتند و ماچهر را بشکستند سلطان غم ملتان کرد و قباچه ظفر یافت و شهر باچه بسوخت و لشکر از راه  
سند بکجرات فرستاد و در آن اثنا بهر مراجعت چنگیز خان و استیلا تیر بر برادر خویش غیاث الدین عراق شنید از راه

گنج دیگر آن به ایران شتافت براق صاحب بکیش دو چیر بهر او فرستاد و با استقبال آمد و او را بشهر بر دوزی سلطان ایشکار  
 رفت براق در قلعه بست و پیغام داد که این عرصه خشم سلطان بر نیاید و این قلعه را ناچار کو تو ای نامزد این خدمت  
 از من کسی مناسب نیست سلطان متوجه فارس شد تا بک سعدین زرنگی پسر خود و سلفر شاه را با استقبال فرستاد و دست  
 با استقبال نرسیدن خود کرد و سلطان عذرش بپذیرفت و دخترش را بنحو است و چندی در شیراز ماند و با صفهان شد آن  
 علاء الدین و اتابک سام صاحب نزد خدمت آمد سلطان بنا بر کبرش او را پدر خواند و به پهلوی نهاد و نشاند و امارت اصفهان  
 داد و بهری رفت و در خانه برادرش غیاث الدین که آنجا بودند دل نمود و نور الدین منشی در مرج او قصیده بگفت که مطلع آن  
 این است فردی سیاهان که عالم شد و گریه خوش و رنگین و بفر خمر و عالم الفی سلطان جمال الدین به پس سلطان  
 متوجه سوتر شد ناصر الدین عباسی و سمور را با بهشت هزار سوار بر زم او فرستاد که کو تریا مانند ناریل روان کرد که مظفر الدین  
 که کپوری باده هزار کس باد شوند و فر سمور با غور و موخو پیش از رسیدن مظفر الدین بر زمگاه شتافت و بقتل رسید سلطان  
 دیگر پت رفت و بر مظفر الدین که کپوری ایلخار کرد و او را اسیر ساخت و بپید و پیمان بگذاشت و نیز به شتافت اتابک اوزبک  
 بقلعه سخی پناه برد بلکه خاتون بنت سلطان طفل سلجوقی سلطان را از باره مدید و عاشق شد و دعوی کرد که شوهرم مرا طلاق  
 داده سلطان بوساطت اغرا الدین فروتنی او را بنحو است و بر شهر استیلا یافت و غرا الدین را تاضی ساخت اتابک ازین محصه  
 نمود و از بایجان سلطان را صاف شد پس بغرای غوجیان شتافت و در ششصد و هشت و در و بجزی مظفر یافت و دیگر  
 در ششصد و هشت و پنج بجزی اغرای غوجیان رفت بنفس خویش مناشه بر زم گشت و بعد خواست و سه دلاور کچیان را  
 پی یکدیگر گشت و بهور خانزین بر زم او آمده بود اسپ سلطان از کوفتگی سستی میگردد سلطان از اسپ بسته به نیزه کار او  
 بساخت و با فوج خویش بسرتاز یانه اشاره کرد و تا سایه سپاه بر زم پرداختند که حیان بهر میت رفتند و در ششصد و هشت و هجرت  
 اخلاط را قهر اقر با شود و بادشاهان روم و شام متفق شده متوجه اخلاط شدند سلطان با وجود مرض به استقبال شتافت  
 رزمه صعب کرد و در دیک بان شد که سلطان ظفر نابد و در انخالت در محنه عیش کرد و خواصان محفه را دوسه قدم باز پس  
 بردند تا اندک بر آساید ریایات خاصه از سه حرکت کرد و سار سپاه بگمان آنکه بهر میت میرود و بگریختند سلطان ناچار با اخلاط  
 باز گشت و چون شنید که فوج چنگیز خان بیاید بر اسپ غریب سوسان را بفرستاد ایشان خبر آوردند که فوج مغول  
 باز گشت سلطان شاد شد و بلبل و لعب پرداخت و بکناره از امور ملک عفلت و ریزید و چون روزی چند بگذشت لشکر مغول  
 در رسیدند و در حیان که زکمن سلطنت بود سلطان را بیدار کرد و آب سرد بر سرش ریخت تا سگوش کمتر شود و روی راه نهاد  
 او در حیان ساعتی کوشش عاجزانه کرد و بهر میت رفت و بعضی گویند که او طمع در اسپ و لباس دی کرده بملک کرد و دند  
 و نیز گفته اند که لباس صوفیان پوشیده و ساحت گیرند و از شیخ علاء الدین سمحالی منقولست که او یکی از مردان جدا  
 فکر بعضی از وزیر ارجمی خوارزم شاهیان نظام الملک ناصر الدین محمد بن صالح خوارزمی وزیر خوارزم شاه بود  
 بالاخر از انرا طمع مغرول گشت و بعد از عزل او سلطان منصب وزارت را به پنج شخص مقرر نمود سحر الملک کافی الدین  
 و تاج الدین نیشاپوری و فیاض الملک روزنی و نجم الدین کلار بادی و فرید الدین انشان بایکدیگر اتفاق و وزیرند





و در واقعات بابری گوید که اهل سمرقند در عهد خلیفه ثالث عثمان بن عفان مسلمان شده اند و از تابعین فتنم بن سراج  
بران ولایت دست یافته بعضی او را داخل صحابه شمرده اند و قبرش در سمرقند است مشهور بر ابرار شاه سمرقند در زمان خواجه  
روانی صاحب قهران تنگکشش بود و نوای آبادی شست که بر جمیع بلاد ایران و توران ترجیح داشته بعد از آن الف بیگ گورکان  
در آبادانی آن کوشید و در وسط آن شهر مدرسه رفیع و بناقهای منبع بنا فرموده و در نظام هر بلده رنج بنیانها و تا حال بقا داریم  
را از آن رنج اخراج نمود چه قبل ازین رنج ایلخانی که بلا کوخان بن لولیان بن چنگیز خان باشد رنج معمول باشد و اینها  
در واقعات بابری است که ابتدای صد بستن از بطلای موسس حکیم شده پس از آن در سهند و سمان را بیکر با جیت در آرد  
و در بارانگری رصدهی بسته که تا سال در مغول آن رنج است و در زمان اسلام اول رصدهی که بسته شده است و در عهد  
مامون عباسی بوده آن رنج مامونی گفته اند بعد از آن تا زمان بلا کوخان دیگر رصدهی بسته نشده بود و راقم حروف گوید که  
راجبجی سنگه سوای کجواهد در سیاحت محمد شاه بادشاه گورکانی در شهر چنگیز که از ابنیه و نشین او بوده است و در شاهان آباد  
به تمام نماد وارجی نگه میگردید که به اتمام رسید حاصل در سمرقند جائی است که آنرا داشت جلوران گویند از حدیث رسول  
صلی الله علیه و سلم آورده اند که در روز قیامت هفتاد هزار شهید از اینجا بر خیزد که هر شهیدی هفتاد هزار کس را شفاست  
کنند چون در آن عرصه آنمکان مسکن کفار بوده حقیقت این حدیث برابر باب کیاست پوشیده بود سلطان سحر را کاف  
فرخپای حجابیت دست داد و خلقه کثیر از لشکر اسلام بدرجه شهادت رسیدند و در زمان مغول نیز بسیاری از مسلمانان در آن  
مکان شهید شدند بر آینه معنی این حدیث بر همچنان روشن گشته و در اطراف سمرقند مرغزارهای نیک است که یکی از آن  
کال کل نام دارد که بجانب شرقی سمرقند واقع شده دیگر سیاه آب که آب رحمت میگردد و در اطراف آن تمام آب است  
که سیاه آب از وی گذشته کال کل میگردد و اطراف آنرا چنان احاطه نموده که بعد از دو سه موضع جای عبور نیست و دیگر  
اولانکه غول و کول برس خوانند و آن مغالکی است چه کوسه یک طرف آن واقع شده اکثر میوه در سمرقند خصوص سیب بهی  
و امرد و انگور و انار و خربزه و سیب ایشود که هر که بپسندیده باشد کشش در جنوب سمرقند واقع شده سمرقند از اینجا است فرسنگ است  
و بنا بر آنکه اطراف آن در غایت حصرت و بهر چیزی میباشد بر آینه قبه الحصار و سر بنش نامند و فواکه اش در غایت خوبه  
میشود از جمله مصاف آن یکی کتاب هر گاهی است که منقطه الراس امیر تیمور گورکان است و امیر تیمور هر چند سنی کرده که  
که آن شهر را دارالملک سازد و بنا بر قرب و جوار سمرقند آن مطلب بجمول پیوست پوشیده نماند که راقم حروف میخواست  
که بندی از احوال صاحبقران تیمور گورکان و اولاد و احداثش در تحت کش سمرقند که دارالملکش بود و بقلم آر و بنا بر آنکه بول  
آنجناب در یکی از مضافات کش است چنانچه گذشت و نیز مرار صاحبقران بسیاری از اولادش در شهر مذکور است چه مازنا  
صاحبقران هر که آنجامی مردنش او را بکش آورده دفن می کرد و اما چون سلطنت چنگیز خان بیش از سلطنت صاحبقران  
بوده بی هر سلفی کمال واقع می شد از آن فریمت در گذشت در اقلیم ششم و ضمن ترکستان احوال بغداد چنگیز خان صاحبقران  
که یکی اندر احوال چنگیز خان و اولادش نوشته و بعد از آن تذکره امیر تیمور گورکان و اولاد و احداثش بر سبیل اختصار  
بیان خواهد کرد و بالله التوفیق البسی

موجود است و اوراق قرشی در بحیثیت نیکویند و چون بزبان منقول قرشی بمعنی گوزخانه هست و غالب که بعد از تسلط چنگیز خان باین  
موسوم گردیده اگر چه کم آب است اما بقاعش نیک بجهت سول میشوند و در فصل بهار بغایت سرسبز میشود و در ماه اواخر طایر  
است که ترکمان آنرا مانغری فراگویند چون در قرشی آن مرغ بسیار میباشد هر آینه آنرا مرغ قرشی می نامند و قرشی بجنوب  
سمت قرار گرفته سم قدر شده فرسنگ است که عطای بن مقنع افراسیابی ساحری ماهر بود و ثنبا سخ قابل گشت و با دارالمن  
رفت و دعوی الوهیت کرد گفت حق تعالی در صورت آدم علیه السلام جلوه کرد و لاجرم ملائکه را بسجود او امر کرد و همچنین در  
صورت انبیا و اولیا و حکما حلول میکرد تا نوبت بآلوسلم مرزوی رسید اکنون در من حلول کرد و او را گفتند پیش از تو کن  
دعوی ثبوت کرده اند و بقتل رسیده اند و تو دعوی الوهیت میکنی ناچار بقتل رسی گفت نیکو کردند که ایشان را  
بگشتند چه من آنهارا بفرستاده بودم با چهل عطا از عجایب و غرایب آنچه می نمود یکی آن بود که در تخت چاهی ساخت و  
از آن ماهی طلوع میکرد و چهار شهر از پیر توان روشن میشد و آنرا ماه تخت و ماه مقنع و ماه سیام نیز گویند عوام به پیش  
آن قیام مینمودند و مسلمانان قصد او کردند و ماه مقنع بقلعه تحصن شد و چون بر هلاک خود متیقن گشت قدم را گفت من سمان  
خواهم رفت پس سربانی ساخت و خود را در آن انداخت که همه اعضایش بگداخت و جز موی و سرش باقی نماند مسلمانان  
بقلعه درآمدند و اتباع او را بقتل رسانیدند و از هر یکی پرسیدند که خدای شما چه شده گفت با سمان رفت پس کینه ای ایشانرا  
خبر داد که چون کار بر دستگ شد اقربای خود را بر سر هلاک کرد و خود را هلاک ساخت معاد بن مسلم سوار که از گداختن قیامند  
بود در یکصد و شصت و نه هجری نزد حمیدی عباس بغداد فرستاد و قیام قلعته قرشی را امیر تیمور صاحبقران گورکان بکمال  
پروغی بدست آورد و چه وقتی که صاحبقران به سلطنت خود رسیده بود میان او امیر حسین که خواهرش در نکاح امیر تیمور  
بود مخالفت روی داد و در هفتصد و شصت و نه هجری مصطغان مقرب بران نمودند که هر یک با سه صد سوار از سپاه خود  
بیرون آیند و در فلان جا بایکدیگر ملاقات کنند صاحبقران با سه صد سوار استوجه آمد و دی امیر حسین شادگان برد که او را  
شبحون است سه هزار سوار بر زم صاحبقران فرستاد ایشان در راه بصاحبقران رسیدند و بعد از نرم صعب ظفر  
یافتند اینچنین بقیه سپاه صاحبقران رسید سپاه متفرق گشت صاحبقران بقیه شتافت و اهل و عیال و سپاه خود بگرفت  
و از حیون بگذاشت و ماخان رفت امیر حسین بقرشی آمد و امیر موسی را امیر هندایان آنجا داد صاحبقران ایلمیان  
نزد ملک حسین کرت والی بهرات و محمد بیگخان قرانی حاکم طوین فرستاد تا متعلقان او را بجای دهد و راه کار انیان  
بگرفت و ایشان را از زمین بداراندر مانع آمد تا آنکه جمعی کثیر از کاروانیان گرد آمدند پس آوازه در انداخت که بهرات میروم  
و به آن جانب روان شد و کاروانیان را راه کرد و چون کاروانیان بسطع راه رفتند و باز گشت در همان منزل افزوده آمد  
کاروانیان بجا و از انهر رسیدند و گفتند که صاحبقران بهرات رفت و در آنوقت سه صد و چهل و سه سوار بود و اندام امیر  
در آنرا ده هزار سوار و در جوانی و نواح قرشی اقامت داشتند و صاحبقران از حیون بگذاشت و روی بقرشی نهاد و سنگام  
شب به برکت که موضع است قریب بقرشی رفت سپاه را همراهی گذاشت و پیاد و کس که از خندق قرشی شتافت  
و از قرشی که آب بجهار میرفت تا بزا تو در آب در آمد و بجا که زیر رسید و از بهر تائی قلعه را بدید و از حیا فلان بخیر ایشان

آگاه شد و بازگشت و بسپاه پیوست و ایشان به تعجیل برآمد و نزد یک بقعه رسید و پیش ایشان گذشت  
و صد نفر از ایشان راه بقعه در آورد و خود با دو صد نفر بر دیارستان آنانکه بقعه رفته بودند محاصره ایشان را که است  
خواب بودند بگشتند غلغله در حصار افتاد و اهالی قلعه بیرون دویدند صاحبقران بر دیارستان آمده بود و هر که آنجا میر رسید  
بقتل میرسانید چون در قلعه کسی نماند صاحبقران با بچه هایمان و زن و فرزند امیر خونی را بدست آورد و امیر موسی ملک  
بهادر با دو دوازده هزار سوار که بان حرد و اقامت داشتند بمحاصره قلعه قرشی پرداختند صاحبقران دل شخص خود  
در دزدی با سه نفر از قلعه بیرون آمده رزمی صعب کرد و شصت تن از محاصره آن گرفته بقعه در آمد و بعضی از محاصره آن  
جدا شد و بقعه آمدند و صاحبقران پیوستند و بالاخر امیر موسی از فتح قلعه قرشی بایوس شده بر خاسته رفت صاحبقران  
بر قلعه مستولی شد و بچهار هزار نفرهای معتبر توپراست و در مغرب روی بستم قند واقع است و از سمت غربیست و پنج فرسخ  
است و بکشت خلاقی بسیاری غله و خوبی نموده مخصوص خورنده بر تمام ماوالا النهر و حجام دارد و از حدیقه بن الیمان  
نقل است که رسول صلی الله علیه و سلم فرمودند و باشد که در آن شهر شهری مفتوح شود که مردمش مستغرق در عت الهی باشند  
و بخارار از آن فخره گویند که روز قیامت بکشت شهر آنرا بیک شهر بزرگند و از آن شهر با چندان اولیا و غیره برخاسته  
اند که به تحریک در نمی آید و در خاتمه رفته الصفا گویند که در ظاهر آن شهر باغ و بستان فراوانست و مردم آنجا عمارت  
را در رعایت استیقام میسازند و در زمان سابق سوری بگر و بخاراکشیده بودند که قطر آن دو دوازده فرسنگ بود و در چندگاه  
مردم حملات آنجا بایکدیگر بموجبی در مقام جنگ و معارضه می آیند و لنگ و فلاخن سروروی یکدیگر را خون آلوده  
می سازند و آن حرکت را موجب افتخار و مباهات میدانند و آن شهر را چنگیر خان قتلعام نمود و بعد از آن مسعود  
بلوچ آنرا آباد آن ساخت آورده اند که در سینه ششصد و سی شش هجری در موضع ناروات که سه فرسخ بمنزله است  
مردمی محمود نام ظاهر شده گفت چنان مرد که از غنیمت غنیمت خبر میداد و بسیاری با او بگردیدند شمس الدین محمود بن  
محمد بخارابا و پیوست پدر من در بعضی مصنفات ذکر کرده که خقرب مردی ظاهر شود و بر همه جهان مسوسه گردد و  
این است ازین سخن سایر اهالی بخارامعتقد محمود و اتفاق ایشان در بخارابر بخت نشست و خطبه بنام موسی خواند  
و قرار و غنیمت بخارار از شهر بیرون رفت و با طائفه مغول روی بشهر نهاد و محمود و از نذرانی و شمس الدین محمودی بمنزله پیش  
آمدند مغولان شنیده بودند نیری که باشکرم محمود و اندازند باز میگردد و مغولان خواستند که بمنزله رفتند و تن از مغولان  
جرات کرده و تیر انداختند و از عجایب اتفاقات هر دو محمود و از نذرانی و شمس الدین محمودی رسیدند ناگاه غبار و غلغله عالم  
شد مغولان که از قتل محمود و از نذرانی اطلاع نداشتند آن را بکرات او حمل نموده بمنزله رفتند بخاریان تعاقب مغولان  
نموده بسی را بگشتند و از محمود و از نذرانی نشانی یافتند گفتند از غیب گرد و باز اندیش برادرانش محمد علی را جانشین  
ساختند و دست برباد شد و فرار لومان و امیر را بفرستاد و تا بایشان مصاف دادند محمد علی را بایست هزار  
مرد بقتل رسانیدند و فرغانه ولایتی است در کنار که مهوره عالم واقع شده شرقش کاشغر و غربش سمرقند جنوبش کجاست  
بدرخان و شمالش اگر چه پیش ازین آبادانی داشته مثل المانع و الماون و بانگی که آنرا طراز میگویند اما اکنون چمنه

چهار فرسخ

عبد بنو داریک خراب است خزان بن سلطان ابو سعید باشد سلطان محمود بن محمد میرزا امیر شاه بن امیر تیمور  
ساجقان گورکان حکومت فرغانه و اندجان و غیره داشته اند و راسته پیر بوده از آن جمله است میرزا باهر که بیاد شاه  
بهندوستان رسید و در واقعات بابری آمده که سر و ج الفهم که آنرا هم که خوانند و در فرغانه میباشند و دیده شدند  
را تجم حروف گوید که آن گیاه را در هندوی لکنه کنه گویند و بجای کاف جیم فارسی برآمده و آن در هندوستان  
در نواح بنارس اکثر پیدا میشود و آن پنج لفاح برست بشکل دو ان که روی بر روی یکدیگر داشته باشد و او را  
سنگ کمن نیز نامند چه آن را از سنگ سبکینا بد بطریق که اطراف آنرا حفر میکنند تا بخش از زمین کشف شود و  
که دو پس رسیان در بنه آن چنید و طرف دیگر رسیان برگردن سنگ بنندند از دوسه قدم پاره نان به سنگ  
مینمایند و میطلبند آنک در آمدن شتاب و قدری قوت کنند پنج انگلیاه از زمین کنند و شود از زمین برآید این تیره  
جست آنست گویند که ایشان اگر آن را بکنند و شش خشک گردد و این اصله ندارد و در اتم در بنیاب شتابا هست عجیب  
چه هر گیاه ان فی را خراب و ضایع کند و شش خشک گردد و پس آنکه ان فی اصلی را منهدم و خراب سازد و آنرا چنان  
واقع شود آب شجون باب نمند اشتها دارد و از طرف مشرق و شمال آمده در میان آن ولایت حرمان می پذیرد و  
از جانب شمال خمند و قباک که حالا بشهر مشهور است گزشته بجانب ترکستان میرزد و در رنگ خوب میشود و در  
فرغانه هفت شهر خرد و بزرگ است و از آنجمله پنج بجانب جنوب و دو طرف شمال دریا واقع شده و در شهرهای جنوب  
یک اندر جان است که در وسط فرغانه واقع شده و حصارش در غایت حصانت محکم است و چند جوی آب همیشه در  
قلعه جاریست و مرغ و شتی که ترکان قراول و فارسیان تدر و گویند در اندجان بسیار باشد و در واقعات بابری  
آمده که در آردار سکنه کیرغ دشتی چنان شیوه که قبی که او را نشان کنند چاکس از خوردن او میترسند و غله میوه اش خوب میشود  
اما آب هوایش نیک نباشد و آشوب چشم در آن نمک یا باشد و س مابین مشرق و جنوب اندجان واقعست با لطافت آب  
هوا اطرافش وقت بهار در غایت بنریت مرغیان غرب اندجان واقع شده و اندجان هفت فرسنگ است  
و از فو که آنجا زرد آلو خوب میشود و سفره کوستان است مابین مغرب و جنوب بافرغانه فرسنگ است و بوفور آبها  
روان و کثرت باغ بوستان رجحان به اکثرها میبارد و در کوستانش بجانب جنوب پارچه سنگ است و در عرض  
و دو گز طول که همه چیز را در و منعکس و منقش میگرداند مانند آئینه بدین سبب آنرا سنگ آئینه میگویند و چمن بجانب شرق  
اندجان واقع شده و از اندجان پنج فرسخ است آنرا آنجا خوب میشود و قلعه اش بنایت استحکم و بر شمال رویه اش  
کوهر است موسوم ببلوغل که فیروزه و دیگر چیز را در آن کوه یافت میشود و سر کارگاه نیک میبارد و آشوب چشم در آنجا بنایت  
میشود حتی که گنجشکان را در آن ولایت آشوب چشم میباشند و در میان خمند و کند مادام که هم از توابع خمند است و شتی است  
که همیشه در آن دشتها باد شدت میوزد و گویند وقتی چند در دیش بدان دشت رسیده اند و شدت باد بنوعی  
بود که ایشان را پراکنده ساخت و بعد از آن بطلب یکدیگر در آن دشت های در دیش گفته تمامی هلاک شده اند و  
از آن زمان تا حال آن دشت را باس در دیش مینامند و نمکیت و احیای نیز گویند و شمال رو به شجون نام است

و در تمام فرغانه بعد از اند جان از آن دست بر جایست و تا اند جان نه فرسنگ است و قلعه محکم دارد و در اوقات  
 بامری نام آنرا خیل نوشته و گفته که در حیل خبری نیست نموسوم میر تیموری که از بخارا خیزه بهتر آنجا می شود ساس  
 از شهر بامی قدیم است و بنا کسب نیز از شهر داشته و اکنون بیاسکند و با شکب معروف است اگر چه در عمارت و  
 اشواق آن شهر چند آن تکلیف بکاز سر برده اند اما مضافاتش تحت گل دلاله و افرونی آب و جلگانه است و لغات و لغات  
 را دارد و خصوصاً لاله بهفت رنگ که خاصه انوار این است چه لاله زار با سکند و گلرخ بخارا بنین البیور معروف است  
 در آن ولایت چاه است که بر کم آب آنرا بیاساید هر خطی که فاسد که در معده داشته شده و فغ گردد و اکثر آن آب را بجای  
 دیگر بر نهد چون گردد اگر آب فتنه بر نهد چهره گردد و اگر کواری بخون حیض آلوده ساخته در آنجا افکند صاعقه پدید آید  
 که دیوارها بر افکند ناله بیرون بکنند شمس السوری صاعقه فرو نشود ایضا چشمه ایست که همیشه مانند دیده ظالم به آب  
 است و چون اندک سخابی بر روی هوا ظاهر شود بر فور از آن چشمه آب در سیلاب آید و در انتهای آن ولایت کوه است  
 که از اعیال سقره گویند و در آن کوه چشمه ایست که آب آن لغت باشد و در آن گویا آهن و فیروزه حاصل میشود و همچنین  
 قریب آن کوه کوهی دیگر است که سنگش چون انگشت آتش در خود گردد و بسوزد و بجای آن هر چه بشویند سفید گردد  
 و پاکیزه شود آورده اند که چون بن افراسیاب فرزندگی از مغارک بقتل رسید بعد از و احضار افراسیاب بن  
 حمالک توران متصرف شدند هر یک در گوشه بساطت رسیدند و از ایشان اند جان که سالها با و راه و انهر و یکتا  
 حکومت کردند اول ایشان پسر احمال شهاب الدوله بارون بن سلیمان است و از جانان ترکستان بوده  
 و بعد و کاشمیری نشسته چون دولت سامانیان ضعیف شد ابو علی سمحور و خالق از ابرای سامانیان با خداوندان  
 خویش حنا لغت آغاز نهادند و بغراخان را به تسخیر او را انهر تحریص نمودند او بر اندیاری استیلا یافت و در سنه سصد  
 و هشتاد و هجری درگذشت و بعد از و ملک عثمان که بقول از خویشان بغراخان بوده و علی تکین نام داشته بگور  
 نشست و بر بخارا استیلا یافت و با اتفاق قدرخان صاحب با سلطان محمود غازی و غوی در نزدیکی بلخ رزیده  
 صعب کرد و به نیت رفت و در چهار صد و هشت و سه هجری درگذشت و یکی از سلاطین با و را انهر طعجاج خان  
 بن محمد خان از احضار بغراخانست چون سلطان بنجر سگچی از گورخان دانی مر خطای به نیت یافت طعجاج خان  
 در بعضی از او را انهر بگری برد چون گورخان بدیاری خویش بازگشت طعجاج خان و سمرقند بگورخان  
 لغت ملوک سمرقند است طعجاج خان بن محمد خان ملکی عادل و رانند یار بود و نوشته قرآن کتابت کردی و بنفوس  
 و از چه آن قوت حاصل کردی گویند و بهقانی از و دادخواست او رنج بود و گفت که در و نمانده و بهقان گفت که  
 و او را داد او را بداد و آخرین سلاطین آنطایفه سلطان عثمان است که در برابر بغراخان است او را گورخان  
 وانی از اخنای دختر خواست گورخان مضایقه نمود سلطان محمد خوارزم شاه بر غم او دختر خود با و داد آخر الامریان ایشان  
 و خفت خواست سلطان عثمان بگورخان متصل شده خوارزم شاه لشکر بهر قند کشید و بگرفت و او را بدست آورد و در سنه  
 شصت و نه هجری بقتل رسانید و بعد از و کسی از خانان بسلطنت رسید و گماشتگان خوارزم شاه و او را انهر حکم

کردند پس بگذاشتند که فوج چنگیز خان برانند یار دوست داشت فصلی در ذکر بعضی از مشاهیر اقلیم پنج سلسله آن  
 السور الیو الحسن بن جعفر بن محمد الودکی اصل وی از رودک من احوال بخارا بوده استاد شعر و ترجمان است و اول  
 کسی است که دیوان شعر ترتیب داده گویند که سه شاعر در سده دولت آسایش کردند که دیگران را میسر نشود و وی بعضی  
 سامانیان و غنصری بدو در غزلیان امیر مغری در زمان شجوقیان رودکی راست و پیاپی اسی از گل مشک بود  
 تو به رنگ از پیر رخ ربوده تو از پیر صوفیه گل رنگ شود چو پیرنج بسوخته همه جو به مشکین گرد و چو صوفشانی همه کو به خوا  
 محمد الخالق بن محمد دانی سر دفتر خلیفه خواجهکان چشت است آورده اند که چون خواجه یوسف همدانی بخارا آمد با و پیوست  
 رفته رفته کارش بجای رسید که در هر وقت بر اسم نماز یکصد میرفت گویند در روز عاشورا جمعی در خدمت خواجه عبدالحق  
 نشست بودند در معرفت سخن میرفت جوانی در صورت زاهدان در آمد و گفت رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که اتقوا  
 قرصه الیومین خانه نیطر سور الله تعالی بر این خدمت هست یعنی بر سر میرداد و دانش مسلمانان بدستی که آدمی بیند  
 بنور خدای تعالی خواجه گفت که سر این خدمت آنست که زنار بهی و ایمان آری جوان گفت نعوذ بالله که مر از نار باشد  
 خواجه بخادم اشاره کرد و خادم خرقه از بر جوان پیرون کرد زنار سپید باشد جوان زنار سپیده ایمان آورد و خواجه گفت اسی  
 یاران بیایند تا با سر بر موافقت این نوع همه زنار را قطع کنیم چنانچه او زنار ظاهر بر بدن نار باطن را که عجب است پیغمبر  
 ما چنانچه او امر زنده باشد تا تمام زنده شوم تا یاران بیای خواجه افتادند و بهر بخاریه تو بهر زنار سخنان او دست که در رود  
 وقت خود را نگاه دارند در وقت سخن گفتن و هنگام خیر خوردن و گفت و فرستاد چون سرشکار است می باید که بوسه بخورد  
 هر مرغی را دانسته طعمه در خوان میداده باشد شیخ نجم الدین کبری می خواند از کابریا است او را  
 ولی تراش گفتندی چو در حالت دیوید هر که نظر افکندی و بسوی شدی روزی صورت را بدید و باز می واپس او بوده و صورت را گشت  
 و باز را گرفت و پیش او فرود آورد و او در بدت عمر خود زیاده اندودانده هر چه قبول نکرد همه ایشان از کابریا بود و ندید  
 چون حجر الدین بغدادی و سعد الدین حموی و غیره میا آورده اند که چون سپاه چنگیز خان متوجه خوارزم شدند شیخ احمد  
 خود رضی الدین او علی لار لاد نجم الدین و ابی و سعد الدین حموی را گشت بر خیرید و بگوشت رده یک که آتش از مشرقی افروخته  
 تا در غرب خواب سوخت و این فتنه ایست که درین امنست و دیگر چنین واقع نشود و گفت چه شد که با نانه آس گفت ما  
 اذن نیست اصحاب تحت فرمان بخراسان شدند و چون لشکر مغول بخوارزم رسید کسی نزد شیخ فرستادند که از بسیار  
 اینجاست پیر زن شوشی گفت هفتاد سال در زمان غشی من صاحب ایشان بودم اکنون مخاف مروت نباشد پس  
 چون لشکر مغول بکنار شهر رسید شیخ خرقه در پیشید و بیان به بست و لعل هزار سنگ که دوزخ به دست گرفت و پیرون  
 آمد و سنگ برایشان انداخت مغولان تیر باران کردند شیخ دست پر پرچم کاغذی زد و آن را جمع بگرفت و نگذاشت  
 تا که بشمار دوت رسید و بعد از شمار دوت هر چند که خواستند که پرچم را خلاص کنند نتوانستند ناچار پرچم را بریدند شیخ  
 سعد الدین حموی از مشایخ صوفیه و اصحاب نجم الدین کبری است از علوم ظاهری و باطنی بهره عظیم داشته  
 روزی برود لای رسید اسپ او از آب میگذشت گفت آب را تیر کنند و بگل آلوده سازند چنان کردند بگذشت شیخ فرمود



تا خود را میدید ازین وادی عبور نتوانستند کرد و شیخ محمد الدین مشرفی بن سواد بغداد که خواندنی از اکابر ادب و لیاست  
بعضی بر آنند که پدر او سواد بن ابوالفتح از اکابر بغداد بود و خواندنی شاه از خلیفه طبری خواست خلیفه او را بخوارزم فرستاد  
محمد الدین بعد از پدید آمدن شیخ نجم الدین کبری میگذاشتند شیخ او را خدمت او و شیخ فرمود و ما در شن شیخ پیغام داد که فرزند  
من این کار نتواند فرمائی ده تا غلام ترک این خدمت ما مور کنم شیخ گفت از تو که در طب آگاهی این عجب نبود چه پس  
غلبه صفاست این خدمت اگر غلام ترک دهم او شفا نماید و گفته اند که اصل شیخ محمد الدین از خواندنی است و بغداد که  
قریه است در خواندنی و در جوی الاخر سمه پانصد و پنجاه و شش هجری مهاجرت نمودند و نشو و نما یافت و بخدایت خواندنی  
پیوست و معتبر گشت و مالی وافر بدست آورد و نگاه حجت الهی در دل وی جا گرفت همه را بگذراشت و خدمت نجم الدین  
کبری گزید و ریاضت های شگرف کشید و در پانزده سال شیخ الشیوخ خواندنی شد و پانصد هزار و دینار بر صوفیه وقف  
کرد و گویند هر سال اخراجات مایده خالفه او و دولیت هزار و دینار بود و روزی گفت ما بیضه بطوبویم بر کناره دریای  
نجم الدین ما را تنیه کرد و بیرون آمدیم الگه در دریای رستم شیخ بر کناره بنام شیخ نجم الدین این سخن بشنید بخشید فرمود  
که محمد الدین در دریای مجید محمد الدین بشنید نزد سعد الدین جموی رفت و تضرع نمود و گفت روزی که شیخ را وقت  
خوش باشد مرا خبر ده با آنحضرت آیم وقتی که شیخ در سماع خالص خوش داشت سعد الدین او را خبر کرد و محمد الدین بای  
برهنه طشتی پر از آرایش بر سر نهاد و پیش شیخ آمد بجای کفش بالیتاد شیخ فرمود چون بطریق درویشان عسکر  
میخواهی ایمان بسلامت بری لیکن آنچه بهتر بود در دریای مجید مادر تو شویم و سر بای سرداران و ما در ملک خواندنی  
بو غنار غبت داشت و گاه گاه بنیارت می میرفت حاسدان بسع سلطان رسانیدند که ما در تو بند سب ابو حنیفه بگا  
شیخ در آمد و عمارت شنیدن را برانه ساخت سلطان مست بود و گفت محمد الدین را در چون اندازد پس چنان کرد  
و این واقعه در پیش اوایل در سینه ششصد و شانزده و اربعه و در ششصد و هفتاد و هجری اتفاق افتاد و شیخ نجم الدین  
آگاه شد و سر بسجده نهاد و بعد از زمانه بر داشت و گفت از حضرت غوث در خواستم تا خون بهای فرزندم محمد الدین  
ملک از سلطان بستاند محمد خواندنی شاه خبر یافت و پیاده بخدایت شیخ آمد و سر برهنه ساخت و طشتی پر از زر و شمشیر و کفن  
بیاورد و گفت اگر قصاص خواهی اینک ازین شمشیر من جدا کن و اگر دیت و خونهای اینک از شیخ گفت قریب  
او جمله ملک تست سر تو برود و سر با خلاق و ما نیز در سر تو شویم سلطان خایف و خاسر باز گشت و عنقریب چنگیز خان  
خروج کرد و کرد آنچه که در خواندنی شاه در ذی حجه ششصد و هفتاد و هجری از چنگیز خان که بران در حریر السکون شده  
در گذشت نحو آنچه قطب الدین بختیار کاکی اوست از اکابر خلفاء و اعیان الدین چشتی است  
او را سلطان العاشقین گفتندی و او را کاکه از ان گفتندی که ز نش از هم سایه گاه گاه دام گرفته روزی همسایه  
او را گفت اگر ما نباشم کار شما بملکت رسد زن خواجه قطب الدین بر خمید و سوگند یاد کرد که دیگر روز از او خبر  
نکند و خواجه بشنید گفت بعد ازین بسم الله بگوئی دوست بطاق خانه می بچند آنکه خواهی کرد های کاک بدست آید  
پس چنان شد و کاکه استنهار یافت گویند او نیز از دولیت و پنجاه رکعت نماز اگر دمی و هر شب هزار بار درود

بر رسول صلی الله علیه و آله فرستادی چون که خدا شد سه شب آنرا فراموش کرد یکی از مردیان دی رسول صلی الله علیه و آله را  
 را بنحواب دید که فرمود قطب الدین را بگو که هر شب تحفه بهرامی فرستادی سه شب شد که تحفه سستی قطب الدین نزد  
 طلاق داد و به بغداد شد و بهجت شیخ شهاب الدین شهروردی رسید پس غم ملاقات پیر خود معین الدین چشتی کرد  
 او به بند رفته بود و لاجرم روی آمد باز نهاد و بگلستان رسید و با شیخ بهاء الدین فکریا و ملتانی صحبت داشت قلعه واسطه  
 ملتان مرید او شد پس خواجه قطب الدین بدلی شتافت و در راه شیخ فرید شکر گنج با و پیوست خواجه بدلی رسید خواجه  
 قطب الدین گوید که باغیزان مسافر بودیم تا بکنار دریا رسیدیم و گرسنگی دریا اثر کرد و نگاه گو سپندی و زنان خشک و  
 دهن گرفته پیدا شد و پیش ما نهاد و رفت و بهم برابر آن کژدمی نزدیک رسید و خود را در آب انداخت و گشت و با  
 یکدیگر گفتیم درین حکمتی خواهد بود و بیایمانی از دنبال رویم دست بد ما برداریم بفرمان الهی دریا شق شد و زمین خشک  
 پدید گشت باین گشتیم و در درختی مردی را خفته دیدیم و رآید تا در ابراهام کندی کژدم از جای نرفت و آن را بر ابراهام کرد  
 در آب شد مانند یک شدیم تا آن مرد را در یانیم البته کسی بزرگ خواهد بود و دیدیم چشتی خواب پذیر می کرده و افتاده  
 شمرنده شدیم که این مرد شراب خوار بدلی فرمان او را خدای تعالی چنین نگذاشته باقی آواز داد که غریزان اگر  
 همین مصلحان و پارسایان را نگاه داریم نفسان و گناه کاران را که نگاه خواهد داشت و بهرین بودیم که آن  
 مرد بیدار شد کیفیت با او گفتیم یادم شد و از آن غل باز آمد و از دامن چشتی کشت با لجام خواجه قطب الدین بدلی رسید  
 و حمید الدین ناگوری که پیش ازین در بغداد و اورا دیده بود و بجلال منتهی آمد سلطان شمس الدین التمس حساب  
 و بدلی معتقد خواجه گشت معین الدین چشتی در اجمیر بود و خبر قطب الدین شنیده آنجا آمد و هنگام مراجعت خواست  
 که او را به اجمیر بردا با بدلی چندان جزع کرد که در راه را بهما سجا گذاشت با جمیع شتافت و رسید و لایا آورده که او را عید خواجه  
 قطب الدین از نماز بازگشت چون بدان مکان که الحال روضه ایست رسید و بایستاد و متامل شد و گفت من ازین  
 مکان بوی دل بینووم و در زمان صاحب زمین را طلب داشت و قیمت آن زمین با و داد و فرمود که این موضع مدفن من  
 خواهد بود و دیگر گفته در میان حقیقی ادلبا پس بجایگاه شیخ علی سیکری آمد و در آنجا مجلس سماع بود و قوال این بیت  
 می خواند که احرس دلی بوی فرموده و بیت کشکان خیر تسلیم را به زبان از غیب جانی و دیگر است و خواجه را این مضمون  
 در گرفت و بجای خود آبرویوش و متحیر شده و فرمود که همین نیست بگویند قوالان همین میگفتند و او را تحیر بود تا چار شایان  
 بست پنجم و سه شصت و هجری در گذشت و قبر ایشان در نواح بدلی کشته از قلعه بدلی نو که شا بهمان آباد بود تمام  
 روز حلقی کثیر از شا بهمان آباد و بنیارت مقدس میرفتند و پنج شبی بود که از شا بهمان آباد تا مقبره منوره اش یک  
 از امر او غنی شهر تاجر شریف او میگردد و تمام شب مردم سوار و پیاده بنیارت می یشتافتند چون در عهد عالمگیر ثانی  
 بشا بهمان آباد رفتیم و از شهر تا فرارش خدایمان راه میزدند کسی را مقدر نگذاشته بود که تا آنجا بشت کس از دست  
 جرمیان سلامت بودند چه جای آن تا ما را شیخ نظام الدین اولیا که در شهر بود ایران ده پانزده کس متفق شده میزدند  
 خواجه جلال الدین حسین معروف بخواجه نقشبند از اکابر ادلیای عصر بوده و وجه تسلیه نقشبند در رساله بهار

که در مقامات حضرت خواجه است می نویسد که حضرت خواجه فی مود من پدر بخت کنجواب بانی و نقش بندی مشغول بودم  
مروم از و طلب که امانت کرد و نگرفت که ام که امانت زیاد برین است که با وجود چندین گناه بروی زمین می توانم رفت  
سید جلال الدین حسین بن سید احمد بن سید جلال الدین بخاری معروف بمخدوم جهانیان از اکابر و لیای  
جهان است در هفتصد و هفت هجری متولد شده و چون شش هفت ساله شد گفت چون شش روز از ولادت من بگذشت  
عورتی مرا شست و شو کرد و زخت و در من پوشید آن حالت مرا یاد است با جملة مخدوم جهانیان در علم طاهری و باطنی برآمد  
عمر شد و از پدر فرقه یافت و بخار و مصر و روم و شام و عراق و خراسان مادر از انهر رفت و مخدوم سید صدر الدین کاش  
از مشایخ رسید و چون حج بگذرد و آنگاه بخدینه شتافت و هنگام زیارت روضه رسول صلی الله علیه و سلم گفت السلام علیک ای جدی  
از روضه آواره برآمد و علیک السلام یا ولری بخدمت آمد و شیخ نصیر الدین پیراغ و بلوی را در یافت و برادر او سید  
صدر الدین را چون قتیان نیز از اکابر بزرگان بوده و از علوم بهره تمام داشته و هفت جلال برادر غالب بود  
در هر که بغضب نظر کردی او بمروری لاجرم او را قاتل گفتندی و احوال نیره مخدوم جهانیان ابو محمد بدان قطب الدین  
شاه عالم بن محمود بن مخدوم جهانیان در اقلیم دوم و مرقوم شد خواجه شمس الدین محمد بن محمود حافظی بخارا  
معروف بخواجه محمد یار ساز کبار اصحاب خواجه نقشبند است و از بزرگان اولیای عهد بوده و کلامه اینک اللسان  
عن الفضل الکلام نطق مع الله سبحانه و تعالی که ساکت شد زبان از زیاده گوئی پس سخن میگوید از الله تعالی و او  
نطق اللسان شکست یعنی و قلیکه بگوئی آند زبان ساکت شد قلوب الی و الله سیم بن سحاس از بزرگان  
وقت خود بوده یک گفت از وی که ادب چیست گفت آنست که خود را بشناسی



بیان سید جلال الدین حسین  
بیان صدر الدین جوتیان  
و سید حسین الدین



تعلق از عطار دارد و در ویش اکثر در رنگ میباشند و جداول این اقلیم از آنجا که روز دراز پس پانزده ساعت و  
نصفی بود و حدود آنجا است که ارتفاع قطب چهل و پنج درجی باشد و مدار آن در مشرق بوده و از شمال و یاریا حوج  
و با حوج و بلا و خاقان و کیما و کشفخانه گذر پس یعنی از نواحی خوارزم و خواسه قتلان و بر جنوب بحر صغالیه و شمال مگال  
الزهره دانند پس گذشته به بحر اعظم منتهی شود و مساحت این اقلیم در پشت و سی و پنج هزار فرسخ و ثلثان فرسخ است و درین اقلیم  
بقولی صد و چهارده و بقول دیگر صد و شصت و دو کوه و چند شهر عظیم دارد و پوشیده نماند که اکثر ترکستان درین  
اقلیم واقع شده و ترکستان اسم حاجی است جمیع بلاد ترک را از اقلیم اول تا اقلیم هشتم و چهارم ترک اکثر ایشان صحرا نشین اند  
و از قبایلی و گویه بسیاری عدد و زیاده شجاعت و جلاوت ممتاز اند و بر جلاوت و شجاعت ایشان دلیل ازین قومی نیست  
که قول رسول صلی الله علیه و سلم بن نوح در باب ایشان جاری شده که اکثر الک اکثر الک مگر که یعنی قصد ترک میکنند با و اعم که  
او قصد شما نکند و وزیرگان راز و سینه منی این و چشمان کوچک و تنگ دارند و پوشیده فرایح میباشد و جوخان گویند که چون  
نوح علیه السلام بمکوه جودی قرار گرفت و باز مشرق و شمال به پسر خویش یافت علیه السلام داد و یافت از شوق الیما بین  
عازم آنسر زمین شد و از نوح علیه السلام التماس کرد که وعای آمرد که هرگاه خواند بایدان بسیار و نوح علیه السلام او را اسم عظم  
بیاموخت یافت آنرا بر سنگی نقش کرده و بر دانه حجر المهر خواند و ترکان عده باس تجیان سبک بده خواند تا اکنون و میان  
ترکان و وزیرگان آن عمل متعارف است یافت بقول از ابنای مرسل است گفتیش ابو الک و ترکان از اولاد او پذیر  
بالجمله چون یافتت بزمین ترک رسید او را فرزند آن پذیرد آمدند و آن زمین را آباد کردند و اولاد بقول پانزده پسر داشت  
ترک و چین و سفلات و مسیح و کمار و خلیج و حمز و روس و خرد و پارس و عرو و بلخ و سدرسان و کمار و رانی را پسری بود و کمار  
که دزن از اولاد او دیند و میر کی بنام خویش شهری آباد کرده و آن سکونت کردند و گویند یا حوج و با حوج از اولاد مسیح بن فیش  
از گفته اند که یافتت هشت پسر داشت و از آنجا است ایوان و اندکس و خراسان و آفریجه و غیره و هر کدام بانی شهر است که نام  
او مشهور است و هر یک یا حوج بن یافتت که یا حوج و با حوج و قبیله از نسل انسان اند و ذکر هر یک با مختصار بجای خود مینویسد  
بن یافتت بقول لقول صبح صادق معاصر بمهرت و وحی پذیر بوده و این قول صحیح است اگر گویند که ترک بن فیش  
که در دیار مشرق چون بمهرت بوده و در دیار حشم مناسب است بالجملة ترکان او را یافت اعلان گویند و اعلان بتر

پسر را گویند یعنی پسر یافت او بعد از پدر تو اعدای ملگداری محمد ساخت و دوسلیکا از محالک مشرق طرح اقامت انداخت و از خواجه خانه ساخت پس خیرگاه اختراع کرد و از پوست حیوانات لباس ترتیب داد و حجر المطر را که بعد از یافت بدست عمر بن یافت افتاده بود و طلب نمود و عراجابت نکر و میان انسان محاربات اتفاق افتاد و بالا آخر بقوم مقرر گشت و قریه بنام ترک برآمد عرنگی بهمان بیست و رنگ پیدا کرد و نقشها که بر حجر المطر بود بران بکند و پیش ترک فرستاد ترک وقتی به باران محتاج شد هر چند دعا کرد هیچ در بگرفت بر محمد و پسر خود مغرور الحرب برانفرستاد و مغرور دست غلبن کشا و اولاد قتل رسید و دشمنی میان برادران و فرزندان ایشان بجای ماند و ترک و بیست و چهل سال ملک رانده در گذشت و ترکان اصلی از ذات او نیکو در ایران بودند و کجنگ و بر سحر و املاق و بعد از و پسرش خود کجنگ حکومت رسید و به ایلخ خان مخاطب گشت بقوله دران لواح نمک در طعام او پدید آورد و در روزی در شکارگاه طعام بخورد و طعمه از دستش بیفتاد و زمین شور بود و آنرا برگرفت بخورد و خوش آمد حکم نمود تا آن خاک برداشتند و بکار بردند و بعد از و پسرش و قلیت یا قومی خان بن ایلخ خان پادشاه شد لفظ دلب بر سر که بخت و جاده یا قوی بزرگ را خوانند و بعد از و پسرش کیوک جهان انگاه پسرش علیجه خان بسلطنت نشست و در عهد او ترکان تمول و از دین خویش منحرف شدند و علیجه خان را و پسرش شکم آمد که راتانا را سپ و دیگری را مغول سپ نام نهاد چون بزرگ شدند علیجه خان مملکت خویش را قسمت نمود و در گذشت و دیگر پسر و بنیاد پو شید و خوانند که چون ملوک توران و و قریه اند که دبی از احصای بن لوح عرم و طالع از اولاد یافت که ترکستان حکومت داشتند چنانچه گذشت پس از مرور و دیوراد و شاه مملکت ترکستان را از اولاد یافت اختر ع کردند تفصیلش آنکه چون فریدون که از اولاد سام بن لوح عرم بود و ضحاک باران را بقتل رسانید و بسلطنت رسید چنانچه در عراق عزوات گذشت و فریدون سه پسر داشت و مملکت را بر سه پسران خویش قسمت کرد یکی نور بن فریدون که نور آنرا بنام او خوانند و او را خ نیز گویند و از کنایه چون با افضای مشرق با و او را بنام سحر سازد و نور بنان و یار شتافت و استقلال یافت و با اتفاق سوخ خان در گذشت و دیوراد مملکت او نیز استیلا یافت و قوم تاتار ببلایا و چیا و افتادند و بسلطنت آنجا رسیدند و آن در ضمن جدا گشته اند بالجمله بعد از و پسرش رر و سم و پس از و پسرش پشتنگ بن ترا و سم و بعد از و پسرش افرا سیاب بن بسک بسلطنت رسید محاربات او با سلاطین ایران که از احاد ایرج بن فریدون اند از منوچهر پانجم و در شاهان فر دوشی طوسی مرقوم است از سخنان افرا سیاب که بزرگ حریص باشد بازندگان را در آریا بند و گفت شجاع را همه کس دوست اند حتی که دشمن بعد از پسرش جمن بن افرا سیاب بفرمان کنیز و بسلطنت رسید و بعد از و پسرش از حاد و ست بن جمن پادشاه شد و او آنست که دختران کشا سپ که خواهران اسفند بار بودند با بتری بزد و اسفند یار بلباس بنجار بتوران رفت و مجوسان از جنس نجات داد و با بملک از حالت درنگی از معارک بقتل رسید و بعد از ان احاد افرا سیاب و مملکت توران بپسر بگوشه بگوشه حکومت رسیدند و از ایشانند آل خاقان که سالها با و از انکه ترکستان ملک را پدید و در ضمن ما و از انکه برخی از از احوال ایشان نوشته اند بالجمله الحجه خان بن کنوک خان به پسران خویش تاتار و مغول تقسیم نمود و هر یک بر حصه خویش حکومت رسید قیام نمودند و پس از ایشان فرزندان بدوستی و اتحاد میانه خود را امور ریاست را بتجویه بن وجه

سر انجام میدادند تا آنکه ماند و خان به ششم پادشاه از ملوک تاتار به سیاحت خویش منصرف و گشته بحدود اوس مغول  
 لشکر کشید و محالفت و بر بنی اعوام پدید آورد و از و پیش سوختن خان بن ماند و خان که آخرین ملوک تاتار است و  
 مناصر نور بن فریدون بود و نور با اتفاق او با اهل خان بن سکر خان که از سلاطین مغول بود و زرم کرده او را باست از قوم  
 مغول بکشت چنانچه گذشت و ذکر مغول ملوک بن علیج خان که ششم نسب ترک بن یافت بن نج عزم می پیوندد و وجد  
 طایفه مغول است او اضران پدر بعضی از دیار ترکستان و امی بود و چهار پسر داشت و بعد از و پیش فرخان بن مغل  
 ملوک جانشین شد و در حدود و فرازم شمس داشت و بعد از و مغولان و ترک میافند که دند و کرخان را پس می متولد شد و سه  
 روز پیش خود و هم شب مادرش پنجاب ویدی گفتی ای مادر مسلمان شو تا شیر خورم مادرش در غمی ایان آورد و نام پسر  
 اعود بود و چون بزرگ گشت پدرش از وی آگاه گشت و وی بوی آورد و اعود خان در شکارگاه آگاه شد و باید بر زرم کرد و او را  
 بکشت و بر تخت نشست اعود خان بن فرخان بن مغل خان او در ملوک ترک در حنمت و شوکت چون جمشید بوده  
 و در ملوک عجم نامی خیل و ششم را از طلیست شرک بر آورد و بنور اسلام مشرف ساخت و مالک چنین مقابل کرد و طغر یا  
 و قصد مادر از انهر کرد و وصافی ساخت و باز گشت و به اترک لقب داد چون انقلی العود و قبیاق و غار یق و خلیج و امثال  
 آن و اعود خان شش پسر داشت کون و امی و بید و و کوک و باق و منکر یک را چهار پسر بود که مجموع است و چهار باشد  
 و بعد از اعود خان پسر بزرگش کون خان پادشاه شد و پادشاه و وزیر خود یک اند فرزندان و برادر ازادگان لقب داشت  
 و او و هر یک بجای معین ساخت و ایشان را بیت و چهار شعبه ساخت و میانه ایشان اساس محبت متذکر دانند  
 و بعد از و برادرش امی خان و پس از و ملوک و خان و بعد از و پیش منگی خان بن ملوک و خان آگاه پیش  
 منکر خان و بعد از و پیش اهل خان بن سکر خان پادشاه شد و بعد از و نور بن فریدون و نور بن فریدون پسر بزرگش را  
 رسید و سوختن خان که آخرین ملوک تاتار است و ذکرش گذشت میور موسست نور و متوج اهل خان شد اهل خان با سایه قوم  
 خویش و در محاربتی رسید و از ایشان جرمیان پسر اهل خان و بعد از و حال او باز نان خود از معرکه بر نیامد و این و  
 بعد از اعود خان بهار سال اتفاق افتاد و این چهار از بیم شاه نور و مانا گریزان شدند و دیگر روز بجای رسیدند که کوه  
 بسیار و اطراف آن بود و یک راه پیش بدو دست بر حنمت هر چه قلعه کوه رسیدند و غزازی دیدند از غایت سرسبزی و شادابی  
 که آن را از کشته تون گفتندی یعنی کمر بند و آنچه از تن آنجا رخت اقامت افکندند و از بیم نور و تاتار نتوانستندی آمد و پس از  
 غروب و روز از نسل ایشان جمعی کثیر پدید آمدند و چند شعبه شدند اولاد و خان اهل خان و اولاد و معودی و و کسین مشهور گشتند  
 چون بسیار شدند از کشته تون از آنکس یافتند و خواستند که بیرون آیند بر معرکه معادن آهن بود و خرج متعذر بود و پس از  
 جمعی که در وانش زدند و از جرم کوزن و مهات ساختند و خان بدیدند که بعضی از آن بگذاخت و راه پدید آمد و بدره پای  
 مغول که وطن اصل ایشان بود شتافتند و با تاتار و دیگر قبایل که در آن پور بود و جنگها کردند و طغر یافتند و بسیار  
 از آنکه در بیرون بودند خود را از قوم مغول شمرده با ایشان پیوستند و انطایفه مغول مشهورند ابیات به پیش مغل شاه  
 آن در حساب که دارد و این هر دو قوم آسایش آنکس که از راه تنبیر و فن سد بایان کند نسبت خوشترین

بالجمله مغول بر دیار خود استیلا یافتند و یکی از قوم قبایل را با سلطنت برداشتند و بطناً بعد بطن سلطنت میسر و ندرتاً آنکه  
 ملد و رخاں بن سنگلی خواججه میر باسن سلطنت رسید اهل الوتر آباد ساخت و مقرر ساخت و در روزی که اولاد و فغان و  
 در کسین از پرگنه قول میردن آمدند تمام مغولان جمع آیند و دوم آتش در پیش نهند و به پیش و طرب مشغول شوند و در وقت  
 نزدیک بعد محمد علی آمد علییه و سلم بوده و دختر پسر دوست الاان قواد خانان مغول از احضاد او آیند و الاان قواد عقد  
 ابن محمد خود بود و از و دو پسر داشت ملکدی و کجی چون شوهرش در گذشت الاان قواد بکومت اهل والوس رسید شبی  
 خفته بود و دید که پوری بجان آمد و بد زبان او فرو رفت و از آن آتشین شد اکابر مغول زبان تشنج کشادند الاان قوادشان را  
 جمع آورد و حال باز گفت و چهار برابجوالی خرگاه بنشانند منگام شب نور می که از زردان خرگاه بدزدون میرفت و بران  
 می آمد ایشان قول او را تصدیق کردند و او را از آن نور سپه پسر آمد ادا لومول که فسق و اربوع و متعین از اولاد  
 او بند دوم موسی که سالخی و قبیله سالخوت از اولاد او آیند سوم نور بکر خان که خان خانان مغول از اولاد او  
 مغولان اولاد پسران الاان قواد را که از شوهر پیشین بودند در کسین خوانند و اولاد نور بکر خان و احضاد و برادران حق  
 نور بکر خان را بیرون گفتند بالجملة بعد از الاان قواد پسرش نور بکر خان یافت تا آن شده باد شام شد و او معاصر  
 اینو سلیم وزمی بوده آن منگام که اتراک ملوک طوائف بودند همه ایشان را مطیع ساخت و بعد از و پسرش لوقا خان  
 دپس از دو وعین خان بن لوقا خان سلطنت پیدا کردند و دو وسین خان نه پسر داشت بعد از  
 دو وسین خان زن از و مغولون بکومت نشست بعد از و طایفه از قوم جلایر ازیم سپاه جاس پناه با و آوردند  
 و آخر یاد گذر کردند او را با هشت پسر بکشتند و قاید خان بن دو وسین خان که مرد عجم خویش با ختن بن لوقا خان  
 بدنامی رفته بود نجات یافت با ختن قوم جلایر را با نخواست نمود و در سار ایشان بهشتاد مرد را که در قتل مغولان  
 رخل داشتند بکشتند و اطاعت قاید و خان کرد و در و قایدون خان سلطنت رسید و دو سه پسر داشت اول  
 مالغرخان و خانخانان مرگ از اولاد او آیند دوم حرفه لیکوم و قبیله یا بخت فرزندان او آیند سوم سحار خان محبوب  
 از احضاد او بند سیر و فایز گتر بن پسران حرفه لیکوم در سحر اباسپاه تاتار خان و دو چار شده او را بگرفتند و نزد  
 انبالا صاحب جامی بزدند و انبالا خان بفرستد و تا میر خرم خویش از پنج آهین بدو خستند بعد از قاید و خان پسرش یاسم  
 خان پس از و پسرش نومبه خان بن پسر خان سلطنت نشست او نه پسر داشت و از و ایشان نوام بودند  
 قتل خان که چهارم و پنجم خان است و فاخونی بهادر که جد ششم امیر تیمور صاحب قران گورکان است سی قاجو  
 بهادر خواب دید که از بخت قتل خان ستاره بر آمد بعد از و دیگری و همچنین بانوبت چهارم که که لغایت نواله  
 ظاهر شد و آفاق را روشن کرد و فاخونی بهادر بیدار شد و باز خواب رفت و دیگر از بخت او ستاره بر آمد و فرو رفت  
 و همچنین تا آنکه هشت ستاره در غایت روشنی و بزرگی طلوع نمود و فاخونی بهادر دیگر و ز احوال خواب با پدر گفت  
 بوفیه خان با قتل خان که چهارم پسر بود ششم پسر فاخونی بهادر بدولت عظیم رسید و سالها ملک در فرزندان ایشان  
 بنامند پس امر کرد و تبارادران با یکدیگر عهد بستند که قتل خان پادشاه و فاخونی بهادر سپه سالار باشد و بطناً بعد بطن



وصیت گفت تا همین شیوه منظور دارند پس در آن باب عهدنامه بخط الغوری نوشتند و برادران داعیان نامه با خود آن ثبت کردند و لومه خان آن تمغای بر آن نهاد آن کاغذ بود تا آنکه علی سلطان از احفاد او کیامی قسا آن بن چنگیز خان آن را پاره کرد با لجمه بعد لومه خان پسرش قتل خان بن نویسه خان بادشاه شد و او را چو مهر صفی سر و سامان و هوش و سر و ار قوم کنان ال خان دلی خراخیل که در آن آوان قتل خان و سایر ملوک ترک اطاعت او کردند و او را نزد خود خواند قتل خان بحامی شتافت و ابرار ریافت روزی مسب شراب بمجلس ایشان خان رفت و ریش او را که دراز بود بگرفت و دوشناش داد و الناحان از حلقه چیزی نگفت و خواص که قصه از ویست او داشتند بالغ آمد و روز دیگر قتل خان عذر خواهی نمود البیا خان او را همی بخواند و قتل خان متوهم گشت و انتقاسی نکرد و الناحان در غضب شد و جمع را بتعاقب او فرستاد و بتلخا ن برایستی خواند بر داشت و خود را میورب خویش رسانید سپاه الفاخا از غضب وی در رسیدند قتل خان با اتفاق فاخونی بهادر با ایشان رزم کرد و تلفریافت و بعد از قتل خان قوبله خان بن قتل خان با اتفاق فاخونی بهادر بهادر و بسلطنت نشست و بعد از او پسرش سرتا خان بهادر بن قتلخان بگومر نشست و بقوله ادیس قوبله خان بود و چون در شجاعت استهوار داشت لفظ خاسه را بهادری تبدیل داد و بعد از او فاخونی بهادر و رگدشت بر ناخان بر فوجی بن فاخونی بهادر را سپه لازمی داد و بر لاس لقب نهاد و بعد از او پسرش سوکا بهادر بن قتلخان بهادر و بسلطنت رسید و در عهد و ابر و فوجی بر لاس گذشت و از ویست نه پسرش مانند بزرگترین ایشان بهر عجب بود و معنی آن گمانه عاقل است و او سپه سالار گشت سوکا بهادر و قند تار که دیسای از قوم تار بگشت و بموختن فرالوقار که از ر و سارا انطایفه بودند و بسلطنت در آن آوان او را البیری آدی چون بموختن اسپه کرده بود او بموختن نام نهاد چنگیز خان عبارت از آن پسر است سوکا بهادر و بسلطنت نشست پس از آن پسرش بموختن که چنگیز خان باشد بن سوکا بهادر و بسلطنت نشست و او بزرگترین ملوک جهان بسفک و باسکی عظیم داشته و بگناه یک تن خلق را بگشتی و باندک جرمیه جز بقتل فر نداد و بی متابعت هیچ دین و ملت نکردی و باشی مقتدر نموده از آن تجاوز نمی نمود و آن نوشته اند نام اعلی او بموختن است و در پانصد و چهل و نه هجری متولد شد و در آن وقت قدری چوب سپهر و درست داشت و این معنی دال بوده بر شکل و مار و بموختن را برادری بود و موسوم بجوجی او را از غایت دلاوری جوجی فسا گرفتندی فسا بموختن باشد و او چون پهلوی خنقی گمان باره از زیر پهلوی بیرون رفتی که باو پسر شدی و در پانصد و شصت و دو هجری که پدر چنگیز خان و رگدشت آن سنو عوج بن را سپه سالار بوده بر وفات یافت در سنه پانصد و شصت و سه هجری بموختن با اتفاق قوم جانشین پدر گشت و فر اخیار یوما بن سنو عوج بن را سپه سالار کرد و مخا افان بر نموختن هجوم آوردند و از وضع مخا افان عاجز ماند و باو ناک خان که خانان ترکستان بود پیوست قوم شایع تار و دیگر مخا افان با اتفاق یکدیگر روی به نموختن آوردند و بعد از رزم بهریت رفتند بالاخر او یک خان گفته ساعیان و مخا از آن از به نموختن دل دیگرگون کرد و نموختن در یافت و با اتفاق سپه سالار خود خراخا تو تان بن سنو عوج بن رزم کنان منزه با جماعه قلیل بگوشه رفت و ایشان را بمناصب عالییه امیدوار ساخت و دو کودک را که خبر قصدا و بکسا باور رسانیده بودند ترخان لقب نهاد و لغت ترخان

از آن وقت ظاهر شد بالجمله پس بسیر جویای افتاد و آنوقت همراهیانش چهار هزار و ششصد بودند و طایفه از قبیله فیضیه است بر وجه آمدند باز میان بنو ختن و اوتوبک خان محاربه اتفاق افتاد و اوتوبک خان منهنم با جماعه قلیل بولایت مانانک خان که والی پایمان که از خاندان ترکستان بود افتاد و امرای مانانک خان او را گرفتند و یکشت نشست که مانانک خان سردار بک خان را در رزم گرفت و روز سه شنبه سبیل منهنم بایر گفت چرا سخن نگویی آن نیز چند نوبت زبان از دهان بردن آورد و آنرا چنان بدیدند و تر و ال و دشتش مقیم نشد و در پانصد و نود و نه هجری بنو ختن بر تخت اوتوبک خان نشست و مانانک خان بدفع بنو ختن که شنبه و الا انوس و اسے آنکشت نشست **س** کنون که الا انوس بازمی کند + بنو ختن که جاشهر یاری کند + و الا انوس در اجالی نکلست و بنو ختن پیوست هر دو روی با مانانک خان نهادند و شاه مرد حاکم کرد و بدیت خاموفه و دیگر جانان کرستان به مانانک خان پیوستند و منهنم برادر خود جوی بسیار را در قلب جای دارد و تو بلایان و جبهه بوال را منقلای ساخت و از صبح تا شام رزمی صعب کرد مانانک خان از جراحت شست گشته بود و بر جانان با جماعه قلیل فدائی او را بر صفت بنو ختن حمله آورد و در چند رزم کرد و بد که بقتل رسیدند مانانک خان زخمها خورده در گذشت پس کشتن تک بگریخت و بر و خنس لو بروق خان رفت بنو ختن استقلال یافت و قبله خاموفه را نزد بنو ختن آورد و بنو ختن گفت ایشان با خداوند خود وفای کردند با من نیز نگذشت پس همه را بکشت خاموفه را بیدار کردند و در آن حالت او اضطراب نمیکند و مضافا صل خود با ایشان بنمود و میگفت میخواستم که شمارا پاره پاره کنم کنون که بر من دست یافتند هر آنچه خواهند بکنند بالجمله بنو ختن بعد از استقبالی مانانک خان غم رزم بوفیا یکی هنر قوم تکر بکرد و بوفیا یکی از مقابل بگریخت و نزد لو بروق خان رفت بنو ختن بیتی که که آنرا فاسمین نیز گویند لشکر کشید و منهنم ساخت و بسیاری مخالفان را بکشت و در شش شصت و دو هجری قمری قتلش کرد و بر تخت نشست عابدی از مغولان که او را بت مکرر گفتندی و دعوی آن میکرد که خدا با من سختی نمیکند و گاه گاه با آسمان میروم داد در زمستان برف منخ نشستی و برف از خراسان بگداختی و بنو بر معجزه اش حمل کردند و بنی خود بنو ختن آمد گفت **س** نهادیم نام تو چنگیز خان + در آن پس تو خود را بنو ختن خواند معنی چنگیز خان خاندانان باشد گویند بدیت بگری می راهبوس ملک افتاد و رزمی با جوجی قسار و در امری بحث میکرد و دعوی قضا بخلقش را چنان حسد که بمرثله از آن چنگیز خان قصه رزم تو بروق خان که برادر مانانک خان کرد او را در شکار گاه بقتل رسانید که سلاک خان از خان عم آگاه شده باز و شش رفت چنگیز خان تیرا قریب شود و روی باز و شش آورد و بوفیا یکی در رزم کشته شد و کوسلاک خان منهنم بکور خان حاکم خراسانی پناه برد و چنگیز خان غم خیای کرد و الناحان دالی اخبار را بتا بعث خواند الناحان بایار برنجید و غم رزم کرد و چنگیز خان ظفر یافت الناحان بحال بالبع رفت و دختر خود چنگیز خان را و خنیا میان از الناحان برنجیدند و چنگیز خان پیوستند چنگیز خان فوجی آراسته بحال بالبع فرستاد تا منهنم ساخت الناحان خبر یافت و زهر خورد و خود را بکشت چنگیز خان متوجه جناحی شد و در دو سال بسیاری از مملکت خنیا منهنم ساخت بعد از الناحان آنکه معاصر چنگیز خان بوده با برودن

جودون نام داشته در خبا بسلطنت نشست چنگیز خان در شش صد و سیزده هجری معالی کو مانک نام را بقبض  
 خبای فرستاد و جود استقلال تمام یافت و رسم قاعده حد که آن را نوره و ماسا گویند بر مقتضای رای خود وضع  
 کرد و ام فرمود با اقوام مغول که از خط نوشتن عاری بودند خط الغوری او ختنند و آن قواعد نوشته در خزان  
 مضبوط ساختند تا به وقت که حادثه روی و بدشاهزاده گان جمعیت کنند و آن طوابع حاضر سازند و بان عمل  
 نمایند و اگر خلاف کنند پشیمان شوند و از مایه پات او آلت بر شهری که بروز و جنگ دست یابند ایالی آن را  
 قتلعام کنند و انواع خرابی بتصدیم رسانند نقاست که چون عار لغان و مشق گرفت قتلخ یومان گفت بکلم نایبیا  
 عمل باید کرد یعنی قتلعام باید نمود و عار را خان رضاند و پس چون باز گشت ایالی انجام باغی شدند و عار را خان  
 آنچه کرده بود پشیمان گشت و از نایبیا چنگیز خان است که در وقت طلع الطریق را به جو جزند نگذارند و ایضا  
 بهر که چیزی نویسد و را با طاعت خوانند چنین نویسد که مطیع شوند با حال امان یا بند و اگر خلاف کنند پشیمان  
 خداوند این قول کلام است ایضا از قواعد است که نامه بهر که نویسد که مطیع شوند بی الحال مان یا بند و که  
 خلاف گفتند پشیمان و در تعریف او مبالغه نکنند و قتی چنگیز خان بمبشی گفت که بدالدین لو بودالی موصول را نامه تو  
 او را میباید خواند نامه یومان با اتفاق اولش که بشام کشید پشی را چنانچه رسم است نامه نوشت چنگیز خان از  
 مضبوطی که او بشیر گفت القاب او را از آن نوشته که چون بخواند و در باغی که می سنی کند همانا که بابا غی افغان دارد  
 پس نبشی بیچاره را بقتل رسانید و دیگر از سازمی او آلت که چون شاهزاده گان مانع هیچ دین ملت نیستند  
 شاید و باید که و تعلقیم غلظی و زهد و هر طایفه مبالغه نمایند و ازین قبیل از ابناسی او بسیار است بالجمعه چنگیز خان  
 بعد از مملکت خبای قتل استقبال کو سلک خان که در ختن و ملاسا خون کاشف استقلال داشت کو سلک منته  
 و گرفتار شد و پشی رسید و چنگیز خان ختن و کاشمیر بلب ساک که عبارت از رودی چون شجر ساخت پس زیر خنجر  
 محمدر بلوان را بر سالت و سلاطین محمد خوارزم شاه فرستاد و او را بر سر خواند سلطان با چنگیز خان عهد بست که  
 با دوست و دوست و با دشمن دشمن پس بگذشت که میان ایشان بتا بر ختن باز رگاران چنگیزی مخالف  
 دوست داد و آن بتقریبی در بند او خوارزم در ضمن احوال خلفای بغداد و سلطان محمد خوارزم شاه گذشته با جمعه  
 چنگیز خان با هشت صد هزار سوار قصد عراق عجم کرد و بهر شهری که از مملکت خوارزم شاه او سپاهش رسید آنرا  
 بجنک بکش و قتلعام نمود و خراب ساخت از آن جمله است قتلعام سمرقند و طوس و اسفراین و دامغان  
 دیارندران و آمل و درمی و قم و قزوین و خوارزم و بدخشان و بلخ و مرو و شاپور و طایفان  
 و هرات و بامیان و ریحان و اردبیل و مراغه و همدان و امثال آن در هر شهری بزرگ بجزده بست  
 کس با صد و ده کس نجات یافتند و ابانی شهری که متابعت او کردند از خان امان نیافتند اما مویها بر باد  
 و اموال بتاراج رفت و ابالی اکثر از آن بلاد هم باندک جریمه بقتل عام رسیدند چنانکه در محرم پیش شش صد  
 هفت و هجری چنگیز خان بیچاره شتافت و ابانی شهر بخندمت آمدند و از قتل محفوظ ماندند چنگیز خان بشهر درآمد

پس بجای رفت تا مقصود عیان باز نکشد و رسید که سرای سلطان است گفتند نه خانه نبزان است  
 چنگیز خان از اسب پیاده شد بر میر رفت و گفت گاه و محراب نیست شکم اسپان سر سازند مغولان در انبار با یکشاد  
 و صید و جهای مدارس از کیب پرواقتند و آخر اسپان ساختند و اوراق مصاحف در میان قار و تورا ستانداقتند  
 و افشار تپهاریان بدست علما دادند و شراب خوردن مشغول شدند چنگیز خان سوار شد و به عید گاه رفت زبان  
 بمعاتب مسلمانان کشود و گفت از شما یان گناه بزرگ صادر شده خدا را که جسم اویم بشمار شده آنچه دارید بپسید و  
 و گریه از شما بستانید هر کس هر چه داشت بداد چنگیز خان گفت باید که مردم خوارزم شاه را پنهان بکنند آنگاه ظاهر  
 که طایفه از ایشان در موضعی حقی اند چنگیز خان در غضب شد و امر فرمود که تا شهر را قتلنام کرد و بدو بسوختن پس از  
 بخار خراب شد تا آنکه مسعود بلواج آنرا آباد ساخت و همچنین دیگر شهر را قتل و غارت نمود و گویند که مغولان بعد از  
 محاصره شش ماه بهرات دست یافتند و قتل عام کردند بجز شاهزاده نفر در سرات زنده نماند بعد از مراجعت مغولان  
 یکی از مردم بهرات بایان بیرون آمد یکس را ندید و بر دوکان بنشست و گفت الحمد لله لحظه دومی بفرغت بر آوردم  
 پس بست چهار نفر از نوای بهرات بایشان پیوستند و پانزده سال خزاین چیل کس کس در بهرات نبود مثل آن دیگر شهر  
 قیاس باید کرد ایضا چند گاه از کنار حیون با انرا یا و اگر کسی زنده بود بگوشت قاق برده میشست سیکه و بالجمله چنگیز خان  
 بنفع جلال الدین منکره این خوارزم متوجه غزنین شد و آن در ضمن خوارزم مرقوم است دوران دیار و بار بگذشت  
 و سپاه چنگیز خان نموده تالمتان ثعالب منکره نمود و تالمتان را محاصره کرد چون هوای تابستان رسید باز گشت  
 قاضی غریستان گوید روزی در ایام محاصره بهرات پسر برجه برآمد و از اثر دهم بجا گیر افتاد و مغولان تیر سه چند  
 برین انداختند تا بمن رسید مغولان مرا بگریختند و نزد قول خان بردند گفت دیوئی یا پیری که ازین آفت سالم ماندی  
 گفتم چون منظور نظر باد شاه بودم نجات یافتم شاد شد و مرا تحسین کرد و گفت قابل آنست که بجلازمت چنگیز خان اشتغال  
 غمائی پس مرا نزد چنگیز خان فرستاد و خان ماسن عاطفت و احسان کرد که مرا مجلس خاص راه داد و روزی گفت از فیله  
 که در ولایت سلطان محمد اغری یعنی خوارزم شاه که دم عجب بهر من در میان مردم خواهد ماند روی بر خاک نهادم و  
 و گفتم اگر امان یا بستم بفرض رسا نم گفتم بگویی گفتم چون همه مردم را بملاک سازند نام در میان کدام مردم خواهد ماند  
 در غضب شد و گفت نه از عقل اسید استم لیکن آنگاه آبله بود من در برزینی که سم اسپ سلطان محمد اغری رسیده قتل  
 و غارت میکنم و با دیگران کاری ندارم من تیر سیرم و بگوشت گریختم بالجمله چنگیز خان در بلاد ایران که در تصرف  
 خوارزم شاه بود آبادی نگذاشت و خواست که بهر در آید و به بنگاله برود و از آن راه بدیار خویش باز گردد و بسا لغافل  
 نمود و راه یافت و از آن غریبت در گذشت و بهر تندر رفت قاضی شرف الدین را با سیکه از داعطان بخواند  
 و عقیده شما چیست گفتند خدا را ایگانه میدادیم چنگیز خان گفت چنین است گفتند و او ایچ بطرف بندگان از رستاد  
 تا بفرموده عمل کنند چنگیز خان این سخن شنید و گفت بنوع اویم هر روز ایلیان میفرسیدم اگر او بفرسید و از او بود  
 گفتند هیچ وقت نماز فرمود و گفت چنین باید منکه بنده اویم میخواهم که هر روز مردم بسلام می آیند اگر هیچ وقت بسلام

خداوند زنده بید نبود ام کرده سالی یکماه روزه دارند گفت چنین اسپ یا زده ماه طعم است بخورند یکماه هیچ نخورند  
گفتند که فرموده سالی یکبار زکوت مال بدرویشان دهند گفت نیک کرده چه بان ضعیفان اسوده کردند گفتند که این  
کرده که بندگان اگر استطاعت داشته باشند بخانه خدایند چنگیز خان گفت این خوب نیست زیرا که همه عالم خانه خدا  
از همه جا با و توان رسید پس هر دورا بازگردانید قاضی اورا مسلمان گفت و اعطای حقه الکابرج بکفر فرمود را قلم حروف  
گوید چنگیز خان را فهمید مطابق آیه فایما تلو افثم وجه الله بود پس چنگیز خان ایتمه قصصات باور الله را بر لیس داد که  
از تکالیف دیوانی معاف باشد گفت سلطان محمد خوارزم شاه از شما طلب آن میکرد گفتند بے گفت دعا چگونه  
مستجاب شود که دعا گو بناز خواست گرفتار بان پس چنگیز خان از سمرقند متوجه یورب اصلی شد چون یکبار  
شجون رسید حسامی و اکثامی امصار را قتل و غارت کرده با و پیوستند و جوی از دست محاق در رسید و از جمله پیر  
سکنای جوی صد هزار اسپ که دولت راست اسپ از آن جنگ یک رنگ بوده چنگیز خان بهما خاقر لیس نمود  
چندی از افرایان خود را بگشت جوی خانرا بدست محاق بار گردانید و در ذی حجه ششصد و هشت و یک بجوی میورب  
اصل رسید و بعد از هفت سال احصا در اندید در صفر ششصد و نوزده بجوی که حقه بومان و شوبدای بهادر لطف  
مراعه و غیره رفته بودند بمراغه و همدان و امثال آن قتلعام نمودند و بر کینه و صیغرة التفتان فرمودند و بساجی شدند و هر که را  
یافتند بگشتند و بفرمان چنگیز خان از راه در بند متوجه در بند یورب اصلی شدند از محمد اسکندر تا آن زمان هیچ لشکر  
از آن نگذشته بود پس بمملکت از آن رسیدند و هر که را یافتند بگشتند و بیپارس شتافتند و قتل با فرا کردند و منظر  
و منصوب چنگیز خان که در آن باطن طرفته بود پیوستند و چون زمستان بگذشت سدر و خا نصاحب بکیسفت که آن را  
فاسدن نیز گویند پانصد هزار مرد جمع آورد چنگیز خان متوجه او شده و در میان ایشان قتالی فاحش اتفاق افتاد  
مغولان گویند صد هزار مرد کشته شدند لیلی بفرق سرانند در آن محره که کس از مردان فیلمان لشکر سدر قوله الیتاد  
بودند چون سه صد هزار کس از لشکر سدر قوله بقتل رسید سدر قوله نیت رفت و در صلح کوشند و گفت اگر امان یا بیم بخت  
آیم چنگیز خان امان داد و در خلال این احوال خوابی هولناک بید و از آن رنجور شد و اولاد و احفاد را نخواست و ترس  
از ترکش بر آورد و بگشت و یکیک می افروزد و می شکست تا بجای رسید که آتش آنرا نتوان شکست آنگاه گفت این  
مثال شماست اگر یکیک بدست دشمن افتند هلاک شوند و اگر متفق باشید کسی بر شما دست نیابد پس که بظاهر اسم  
سلطنت بر یکی باشد و در حقیقت همه در آن شریک باشد و آنگاه حکومت حدود دیورب خود و حکومت خیالی به برادر  
خود جوی قشار واد و اذکیای فارل را ولید کرد و انید و فرخار لومان را مدار المهام ساخت و گفت من فرخار لومان  
بر عهد نامه قتلخان و فاحولی بهادر در عمل کردیم باید که شما چنین کنید چون جلال الدین منکره که از هند آمده بود در  
ایران گرد و فر میکرد و نوهم داشت خود که فرخار لومان با پختای خان بمادر الله روزه آنگاه عهد نامه مذکور بچنگیز خان  
داد و گفت چون در گذرم هر کس مرا پنهان دارند با سدر قوله بقتل رسانید پس در سید و بخت میورب  
بجوی در گذشت چنگیز خان چند ایش و چند کزیک از خدمه مجلس بگستند و بهر خدمت چنگیز خان در آن عالم فرستادند



که آن برای هوشش باشد تا آن در ایام سلطنت خویش دو کس را از بخشش محروم ساخت یکی گفتن گرفت که بجای گنج دیده ام و یکی نشان ندریم مگر بقا آن ظاهر کنم تا آن پسندید و او در سلطنت دجای گنج از پرسید او گفت بنا بر رسیدن خود بحضرت آن حیل کرده بودم تا رسیدن عرض مدعای خود کنم و گنج بجای ندیده ام و ندانم تا آن برنجید و او را هیچ نداد اکنون من از احوال سلطنت او بیان کنم چه او گنای تا آن بعد از آنکه اول چغتای را تکلیف نکرد این امر را قبول نمود و بزرگان برسم مغول کلاهها از سر برداشتند و کمربندش افکندند پس چغتای خان دست راست و او یکتا دست چپ تا آن گرفت بر بخشش نشانیدند و بالغ نومان او را کاتبه داشت پس او را تا آن خواندند و شاهزاده گان برسم خویش از دیرون رفتند و سه نرد آفتاب را بر طبقه نرد بازگشتند و مجلس برسم بسیار استند او گنای تا آن در خزائن بزرگشاه و مجموع آنرا بجای بخشید و چهل دختر با حلی و خلل بزرگسپان سوار کرد و در درون چنگیز خان فرستاد یعنی بقتل شان فرمان داد و در بخشش تا آن بعد از وفات چنگیز خان پس از دو سال اتفاق داد که در آن زمان فوت چنگیز خان تا این وقت که شش صد و هشت و شش هجری است از هر کس گناهی سر زده باشد عفو کنند پس جز با غول و مانرا باسی هزار سوار برفع جلال الدین منگونی که برادر بایجان و عراق مستولی شده بود فرستاد تا او را تا ساسل ساخت و در شش صد و بیست و نه هجری با اتفاق چغتای خان و لویجان لشکر پنجاب کشید و چند شهر بگشود و پس خود کوک خان را باده هزار سوار از پیش فرستاد و ناگاه صد هزار از ازقبایینان در رسیدند و کرد و لویجان و چغتای خان حلقه زدند و خواستند که همچنان شش بخد مت خان قتلمی رسانند و لویجان بعمل آمد فرمود لشکر پانش بارانی بر سه گرفته سه روز با زانی عظیم بارید پس شروع در برف نمود و جبا یینان در نایان آنحال دیده متحیر ماندند و دست شان از کار رفت لویجان حمله برد و طفر یافت و بسیاری را اسیر کرد و از فرزند و تا بان قوم عمل لفظا بجا آوردند خان خبای این خبر بشنیدند و آتش افروخت و خود را با زن و فرزند بسوخت و در وجود سلطنت رسید و دو سال سلطنت کرد لشکر او گنای تا آن بر باختن که آنرا بنگ بس نیز خوانند استیلا یافتند و سوجو اعطاعت کرد و بخد مت تا آن برسم بر دتا در گذشت تا آن بر جبابی نیز استیلا یافت و تا آن قصر قرطبی در فراخرم و چار دیوار سه آن دوازده روز راه بود که بچوبه و گل بر آورده و دریا بران نشانده چون سر کار خواستی که و فرماندادی تا از کیلماه شکار تا بجای آمدند و تا آن در آن شکار کردند و می را قلم حروف گوید همچنین قایم خان بن محمد خان نیکش باشکار سری عظیم داشت و در قصبه ایسمی فرخ آباد و چار دیواری شکارگاه چند فرسخ ساخته بود در آن تا نمنا شکار میکرد و با بجمه تا آن در شش صد و سی و شش هجری اسیران بلده هرات را بوطن ایشان فرستاد تا آن شهر را آباد ساختند و در شش صد و سی و نه هجری قریل نامی عظیم کرد و در هشت سال پسش کنوک خان و دیگر شاهزاده گان که در شش صد و سی و سه هجری تتر سخر ولایت ارس و خمرکس و بلغار رفته بودند سخر ساخت باز آمد و درین سال تا آن در گذشت بود بعد از منکوبه اش توراکمان خاتون بسلطنت نشست چه کنوک خان بنا بر تسخیر ولایتی رفته بود و با بجمه خاتون نام عورتی از طوس که با بیری افتاده بود و بدولت توراکمان خاتون مستولی شد و اکثر کارها را در بخاری نهاد و بالاخر متهم با حره کرد و کنوک خان که ب تسخیر بعضی ولایت بود در رسید و بر تخت نشست امر که از فاطمه خاتون کینه در دل داشتند کنوک خان را برانگیختند



و عملیات ملوی و سفلی را در وقت در آتش انداختند کیوک خان بن ادرکیامی قان آن چون بسلطنت نشست از آن کار دخول  
عمد و خط گرفت که بعد از و سلطنت بگاه چنگیز خان برادران و فرزندان باشد و بعد هر کس میسر نشد چه حکومت تنگ گاه چنگیز خان  
به منکو قان آن پسر لویجان بن چنگیز خان نشست و در ترتیب بهار اگوشید ترسیان بزرگ شدند و حکمی از و حاصل کردند  
که مسلمانان را خصی کنند یکی از ایشان نشان گرفت و از بارگاه بیرون آمد سگان شکاری بادشاه که با و خود پیچیدند و نه بخیر  
بگسلانیدند و در افتادند و دو خصمین او را بر کندن مثل مشهور است چاه کنده را چاه در پیش است بالجملة ترسیان غریبت در  
گذشتند بعد از کنوک خان حکومت تنگ گاه چنگیز خان به منکو قان آن بن لویجان بن چنگیز خان و برادران او رسید اکنون چنگیز  
از اولاد قان آن که در بعضی از جهان سلطنت یافتند باز گویم از ایشان است قیصر و قان بن کاسین بن ادرکیامی قان آن  
که سلطنت نشست و در مقصد و در هجری در گذشت و او کوسه بود و بکارم اخلاق اشتها داشت و این رباعی  
او را است رباعی اندر ره حق بنوع و شاه یکبخت به محبوب مقربان درگاه یکبخت به بتخانه شدم و ووش تی را دیدم  
انگشت برادر که اندک یکبخت به و اما داد و یکی از بزرگان میل کرد و ازین خبر فند و آگاه موسی سر و گرفت و تفاوت آغاز  
نهاد و هر و لکدی بر و ز و تا آنکه فرزند که در شکم داشت هلاک شد پدر و اما دیر را دست در گردن استه بدرگاه قند و فرستاد و  
فرزند آن فند و در قتل او الحاح کرد و فند و گفت از قتل او نفعی نیست پس امر فرمود تا او را صد چوب زنند و در خنجره اشاره  
کرد که ده چوب بر هم بندند و ده بار آهسته با و زنند پس پسر آنرا گفت شرم ندارید که بیگانه بر فراس خواهر شما رسیده آنگاه و ختر  
دیگر خود را با و داد و از احضار او کنای قان آن است علی سلطان که از سو تمیور خان بنیر و چغتای خان مغلیت برالوس  
چغتای دست یافته و عهد نامه قتل خان و قاپوچی بهادر که بتوقع کوسه خان بود پاره کرد و امر مخالف اگر گشتند او را نگه داشتند  
و از ایشان است و افشمت چه اعلان بن مدد خان که با اشاره امیر فرخن بجو مت الوس چغتای رسید پس  
از و پیش سیور عتمش خان در مقصد و هفتاد و یک هجری بفرمان صاحب قران امیر تمیور گورکان بجو مت نشست  
و بعد از و پیشش محمود و بفرمان صاحب قران جانشین پدر گشت و در مقصد و پنج هجری در گذشت و بعد از و کسی از  
احضار او کنای تا آن بسلطنت نرسید و که لویس خان پسر چهارم چنگیز خان است در سخاوت و عروت و فتوت  
نظیر نداشته و غیر در جنگ با فر هنگ بوده بغایت دوستی تا او کنای قان آن داشت و قتی قان آن بیمار شد ترکان بر عادت  
خویش افسون خواندند و زنج قان آن را در کاسه چوبین و شیشه آن را بر آب کردند و گفتند هر که از خود بگذرد و این آب بنوشد  
این امیر و قان آن سقبا بیاید لویجان از غایت محبت که با قان آن داشت او را بنوشید و قان آن در ساعت شفا یافت و کو  
بعد از چند روز بر و این واقعه بر قان آن بغایت صعی نمود فرمود که دیگر کسی نطق لولی بزرگان نیارد چون این را بزرگان مغول  
لوس گویند بفرمود تا پس از آن این را گور که گویند و لولی چهار پسر داشت منکو قان و ملا کو خان و اریق نوفا ملا کو خان  
و فرزندانش بملکت ایران سلطنت کردند و آن سه دیگری به تنگ گاه چنگیز خان بجو مت رسیدند اول ایشان شکو قان آن  
بن بوسه خان با تفاق مالو خان بن جوجی خان صاحب دست قچاق و اکثر بزرگان چنگیزی بادشاه شده  
قوبلا قان تسخیر بعضی از جنای و برادر دیگر ملا کو خان را بعراق تعین فرمود امر کرد که از پیروان و نفر و در نه صد و بیست



تو بنی امیال بوده شدند قلاق را نیز از قایان از سران نموده و بخواران هر که در چار بخش نشستی او را وید مسکتهان گفتندی دیگر بپاکو خان بن لویان  
بن چنگیز خان است که او را دوش در ایران سلطنت کرد چون برادرش پاکو خان را با صد و شصت سوار بفرستاد و فرستاد ملک شمس الدین  
کرت والی هرات و دیگر والی خراسان و کس بیوستند چون بر حرم پل بسته بگذشت سلطان رکن الدین سلجوقی والی روم و آن یک سوار حبیب  
فارس بپاکو خان رسیدند پاکو خان اول خاندان ماحظه الموت را بر انداخت و از آنجا حاکم هر قدر که یافت قتل رسانید چنانچه در میان گذشت  
و هم چون از سر راه همدان مراجعت کرد و ایل برده و منعم عباسی خلیفه بغداد فرستاد و پیغامهای در ست داد پاکو خان برنجید و باستقبال خواجه  
نصیر الدین طوسی روی بغداد نهاد و خلیفه را بقتل رسانید و کرد آنچه خواست و در ضمن بغداد گذشت پاکو خان اکثر ارباب و شام نیز بکشتند  
و در ششصد و پنجاه و نه چهری میان پاکو خان و ترک که خان جوچی خان بن چنگیز خان با دوشاد و شصت قباچاق و شصت قاسمت و اکثر ظفر ترک خان  
را بوده و پاکو خان بر خورش چون ماری چید اما فرصت نیافت که بتلافی قیام نماید و او ملکی قاسم بود و در تعمیر عمارت و تعمیر کیمیا اموال را و حرف  
که در پنج ایل از او بسته که بنامش مشهور گشته چه او را خطاب ایلخان بوده و در حیات خویش حکومت مازندران و خراسان بکنایه چون  
به آقاخان داد او را و بعد ساخت و بر دیگران سپرد و امیران مملکت ایران و غیره تقسیم نموده و در گذشت تاریخ قتلش خواج  
نصیر الدین طوسی گوید ریاسی چون پاکو خان فراعنه زمستان که شد به که در تقدیر ازل بوقت عمرش آخر به سال پندش صد و شصت و سه  
تاریخ رسول که شب نوزدهم در جمیع آخر به و بعد پاکو خان سپهرش آقاخان بن پاکو خان اسبطنه نشست و او ملکی بارانی بود  
بوده و خواجه نصیر الدین طوسی روز جلوس که چند از روی نصیحت بعضی رسانید آقاخان برادر خود بهسموت را بدستور بدرهند فرستاد و برادر  
دیگرش اخول را بحکومت مازندران و خراسان و املاکان و لویان و دیوان بهادر سوختان لودان که بدستور خوان است بر دهم و دریای یونان  
را بدر بار مکر در بار سوخته و سران لویان را بیکه چستان فرستاد و خواجه شمس الدین محمد صاحب دیوان را بدستور امارت و وزارت بغداد داد  
و اعزاز کرد و هرات و سیستان را بشمس الدین کرت و فارس با بانگ سامری و خواجه بهادر الدین بن شمس الدین صاحب دیوان را  
باصفهان فرستاد و نیز برادر ملک ساخت که خان صاحب دست قباچاق با صد و پنجاه سوار فرستاد و کرد آقاخان متوهم از آب کر بگذ  
و خیمه قطع کرد و ترک خان عبور مشکل دید و خواست که نفلس و و آنجا از آب بگذرد و در راه مرخص شده و در گذشت و سپاهش بدست بازگشتند  
و او را پیش از سلطنت پایراق خان والی ماوراءالنهر زرمی صعب اتفاق افتاد و بآل ظفر آقاخان را بود و آقاخان در ششصد و  
هشتاد و از شکار بمباد آمد و بچهران شد و مرخص شده و در گذشت و قطع هم چه شصت روز بر آید ماه و پنجاه روز و خرج که بکس نمیکند اینها  
چهار شبه هنگام حج در همدان به بسال ششصد و هشتاد و در گذشت القاب و بعد از او برادرش احمد خان متبنی خواجه شمس الدین صاحب  
دیوان بادشاه شد و او که در اخول نام داشت چون مسلمان شد سلطان احمد خان ملقب شد و بتجارتها خراب ساخت و مساجد بنا نهاد  
و بعد از او رنجو خان بن آقاخان بن پاکو خان و پس از او برادرش کنیا کو خان بحکومت نشست و بروم شتافت و منظر منظره را  
و در شش صد و نود و یک هجری تمامی زندانیان را را کرد و بالاخر امر اتفاق بیکه بکشتن رسانیدند و بعد از او پاکو خان بن طراخان  
بن پاکو خان چند ماه حکومت کرد و بر دست عارخان بقتل رسید عازان خان بن اخو خان بن آقاخان بن پاکو خان بن لویان  
بن چنگیز خان سلطنت نشست و امر کرد که در مقبول و القور مسلمان شود و او را بقتل رسانید و بر سر کتوبات بالذکر علی نو سینه و طائفه از  
امر که کنیا کون را بقتل رسانیده بود و بکشت گویند که تا زمان عارخان و فایر مرطوب تا پنج هجری بود و طلب حراج آن میکرد و





ایلیکانی گشته شد و بعد از دوازده شیردان خان از استخوان و ملاکون خان کسی بسططنت نرسید و کمر خوجی خان احتفا و جی خان بن چنگیز خان بزرگترین برادر  
 بوده الموش خوجی که کنون مانوس از کباب مشهور است با وی پیوند داده و ده اندک قوم کمر خوجی بن چنگیز خان که هنوز بدولت رسیده بود غارت کردند  
 و خان لوسی را که طایفه بود با سیر برود و پادشاه بگریب اورنگ خان نام آن زن را با احترام نزد چنگیز خان فرستاد و خان لوسی را و چنگیز خان  
 او را خوجی نام نهاد یعنی همان رسیده و دوران در دست خوجی طعن کرد و دی با ایشان الفتی نداشت چون چنگیز خان دشت قبیاق مسخر  
 ساخت حکومت آنجا بود و بعد از فتح خوارزم خوجی خان از برادران رنجیده بدشت قبیاق رفت چون چنگیز خان از مملکت ایشان  
 بازگشت بخیرست آمد و در راه را سپید پیش نمود و بدشت مراجعت کرد و شش ماه پیش از پدر در ششصد و سیست و سه تیرگی در گذشت و بعد از او  
 پیش با تو خان بجوگست و دشت قبیاق و بلغار و آلان رسیده و وجودی مسخر و داشت نبرانی که بدرگاهش آوردند و پیش از آنکه بخارا  
 سیار و بدو مذهبندی نالفتند بدو وین دولت نگردید و در عهد کبک بن اوگتای خان متوجه ارمن و ژوین شده بخکس رفت و نهاد  
 منار کس کشت و آن مملکت را کبک شود و آگاه روی ملک را و ما شفر که به فرنگ متصل است آورد و نصاری پاچار صد هزار قصد او کردند  
 با تو خان زرمی صعب کرد و طفر یافت و بدشت قبیاق بازگشت و او آنست که منکو آقا آن لولینان را بعد فوت کبک خان بن اوگتای  
 آقا آن بر تختگاه چنگیز خان نشاند و آن در احوال منکو آقا آن در گذشت و او شتر ساری بناناد و بلغار و برادرش تتر که خان پادشاه  
 شد او سلطان متدین بود و بر انغال ملاکون خان اعتراض میکرد و میان ایشان دشتت خواست چنانچه گذشت و بعد از او پیش منکو خوجی  
 بجوگست رسید و بعد از او لوسی بگذشت که در احتفا و خوجی خان مخالفت خواست و بالاخر ملک بفرزندان او و بن خوجی خان رسید  
 و ایشان دو فرقه شدند اول سلاطین و ست راست که ارس و بلغار و در تصرف ایشان بوده و ایشانرا کول آورده گویند و دوم  
 سلاطین دست چپ که اندلغ نام آن ایشانرا بود و الطائفه را آق آورده خوانند و در و گروی کول آورده اول پادشاه توقیا خان  
 بن تولوقوی بن خوجی خان است از غارا خان او را بخان طلب داشت و در مقصد و ده هجری در گذشت و بعد از او لوسی  
 طفل خان پس از او پیش او نزدیک حال بن طفل خان بر تخت نشست و سائر الوس خوجی خان را مطیع ساخت پس از آن  
 الوس خوجی بنام او است و ریافت چه ایشانرا از یکب خوانند را هم گویند قوم او زبک که مشهور اند ظاهر عبارت از خوجی خان بن  
 خلیفه خان است القعه در عهد او زبک خان اسلام دران دیار بقایت قوی شد و بعد از او پیش حالی بکچان بسططنت  
 نشست و حکمش میرتب بود که وقتی قاضی صبی الدین از ظلم ملک اشرف خوجی شکایت کرد و حالی بکچان بگریب و از شتر برای با صد هزار سوار  
 متوجه آورد با بکچان شد و درین یورش سپاه او را و در دولت بر راهات عبور افتاد کسی کچو نشه از آن شکست و با و زبکچان  
 رسید و ملک اشرف را کبشت و بدیار خولیش بازگشت و بعد از او پیش میرد می بکچان سه سال سلطنت کرد و در مقصد و  
 هجری در گذشت و پس از او کسی از کوک آورده بسططنت نرسید و دیگر در گرده آق آورده و آل لود و امسکان لوقان لومی  
 بن آورده بن خوجی است و از احتفا و ست قوقمیشش خان بن ابوالخواجه اعلان که با داد صاحب قران امیر تیمور گورکان  
 حکومت دیار خولیش یافت و آخر با صاحب قران مخالفت آغانه نمود و دیگر با و زرم کرد و نیز مستاصل گشت تا آنکه در مقصد و  
 هفت هجری در غارت و سرگردانی وفات یافت و نذیری از آن در ترجمه صاحب قران امیر تیمور بیاید و بعد از او قوقمیشش خان  
 با پانزده کس و گریب که بعد دیگری بجوگست رسیدند و از آنجا به ست هراق خان بن قویری اعلان بن ارس خان

که بر بحر خان بن توغیش خان خرچ کرده و در شهنشاه و است و در بحر می بیاورد و از شهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با نداد و او شربت  
 بقیاق باز گشت و در شهنشاه و است و در بحر می بیاورد و از شهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با نداد و او شربت  
 بیاورد و از شهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با نداد و او شربت  
 بن قاسم خان بن سگ خان عالی بیگ خان بن سراق خان لسلطنت رسید و در زمان او اصفهان و شاهرخ بن خوجی خان نخو از زم و ماوراءالنهر  
 استیلا یافتند و سلطنت کردند و اول ایشان ابو انخیر خان است که بر دانه نسیب خوجی جان بن خنکیر خان میرسد بدشت  
 بقیاق نشین داشت و شهنشاه و است و در بحر می بیاورد و از شهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با نداد و او شربت  
 و الی اندیاری بود و شهنشاه و است و در بحر می بیاورد و از شهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با نداد و او شربت  
 ماوراءالنهر مستولی گشت و ابو انخیر خان نخو از زم و الی بوده تا در شهنشاه و است و در بحر می بیاورد و از شهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با نداد و او شربت  
 شهنشاه و است و در بحر می بیاورد و از شهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با نداد و او شربت  
 به سگ خان که نخو از زم بر تخت نشست و او اقل کسی است که از سلاطین و فرکیه به امیر ماوراءالنهر مستولی شد و با سلطان  
 محمود خان بن لولیش خان صاحب الواس خنقاسی و او آغاز نمود و بیاورد و در شهنشاه و است و در بحر می بیاورد و از شهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با نداد و او شربت  
 رفت و در نسیب او پادشاه از اندخان در رسید و سمرقند گرفت سگ خان بسمرقند شد و باز بران استیلا یافتند و  
 که سلطان محمود خان صاحب مغولستان و الواس خنقاسی را واقعه افتاد ملک بگذاشت و حکم سابقه نمودت با و پناه آورد و مسکن  
 در بنای نیکویی که با و کرده بود و سلطان محمود خان را در کنار و دریای خجند به قتل رسانید و خود در نصد و شانزده بحر می در  
 رزم اندوست شاه اسمعیل صفوی قتل رسید و خود از تصرف او لادش بدر رفت و ماوراءالنهر تصرف ماند و از آن کرده  
 عبداللہ خان قوم بن اسکندر خان که چون پدرش اسکندر خان بر بلخ مستولی شد و در نصد و نود و بحر می در گذشت  
 عبداللہ خان بچاسمی پدر و ماوراءالنهر سلطنت نشست و او ملکی عادل و در بر و اقبال مند و پوه پیوسته با علما محبت و شتی  
 و در رعایت احرام ایشان مبالغه کرد و سی و بعد از خولیش ماوراءالنهر و ترکستان با ما سکند بلخ و بدخشان و خوارزم صفائی ست  
 و بر فراغ لشکر کشید و سمرقند ساخت و در نصد و نود و بحر می در گذشت و سمرقند را محاصره کرد و بعد کیسار قراقرم  
 بکشد و علی ظفران شاه و الی آنجا را با جمعی کثیر از قزلباش قتل رسانید و دیگر سال پیشش عبداللہ بن خان لشکر مسیحی مقدس  
 کشید و گرفت و حاکم آنجا است خان اسباب حلو را بکشت و در کشیان رفقه خلوت به قتل عام کرد و بسیاری از سادات و اکابر را قتل  
 رسانید و او تصمصب بحر صوفی بوده و قتی در شکار قصد کرد که فرزند عبداللہ خان پیش از معدودی چند پیوند ناخوا  
 روی کرد و آن شد بشهر رفت و پس از دعای بکر و گفت مدت العیش و شبت بدشمن بر نکرده بود و هم امر و زبانشومی این سپه و ران گرفتار  
 ششم اسحاق خواهم که از دولت و سلطنت محروم ماند و بالاخر چنان شد که عبداللہ بن خان بعد از پدر و پادشاه از چهار ماه عمر نیافت  
 با کجای عبداللہ خان بعد از فتح مسیحی بر پیشانی پور و سر و او اکثر خراسان و دست یافت و بیاورد و از شهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با نداد و او شربت  
 از تصرف بدر رفقه بود که شید چه بحر زمان میرزا ابن میرزا شاهرخ بن میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با نداد و او شربت  
 منتظم بجا بل که سخت و سبب الیکر خان بیاورد و از شهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با نداد و او شربت



قیامت قائم شد تاریخ است و بعد از ولایتش عیال المومنین خان بجای پدرشست و ظلم پیش گرفت و بسیاری از اصرای پدر را بقتل رسانید  
و بالاخر بعد از چهار ماه دوتن از ایشان هلاک گردید و بعد از پنج تن دیگر بعد و دیگر سلاطنت کردند و بنشینان اینجا آمد و آخرین  
ایشان امام علیخان است که با دوشاه شنبلیله و بدخشان برادر پدر محمدخان بود و امام علیخان بخود و سخا و شجاعت بسیار داشت و  
هر چه بدتش می آمد می بخشید چنانچه گویند هرگز در طولیداشتن زیاده از دو اسب نمی ماند و بعضی اوقات ابراهیم می بخشید و دیگر  
از اولاد جوجی خان که ایشان نیز در خوارزم حکومت رسیدند اول ایشان ایلپیار مس خان است چه وقتی سبک خان  
بر دست شاه اسمعیل صفوی قتل رسید شاه اسمعیل الیزدی بیگ را ایالت خوارزم داد و ایلپیار سخا و بیایق نوزده داشت  
تجلیل خود را خوارزم رسانید و استیلا یافت و بعد از دوتن دیگر بطنا بعد لطن ریاست کرد و در می یازده می آن کرد و چنانکه  
بن غرت خان است که سلاطنت خوارزم رسید اطاعت شاه طهماسب صفوی کرد و کمر چغتای خان و فرزند آن او  
چغتای خان لیس و دم چنگیز خان و الواس چغتای یا و منسوب است و در سن ششصد و نوزده و هجری قمری و قمری  
چنگیز خان از کنار آب سند بازگشت حکومت ماوراءالنهر و خوارزم و بلاد القوری و کاشغر و بدخشان و بلخ و غرین او را  
داد و امر کرده و با ساق با و تفویض فرمود و چغتای خان تا آنکه برادرش متولد اما او کنای توان و محبت بسیار می داشت  
روزی هر دو برادر در شراب میخوردند و لیس رفتند و با یکدیگر اسب بکرو با خند اسب چغتای خان در گذشت لیس هر دو بخانه باز  
و دیگر روز چغتای پایچان ایالت بیاد آورد و گفت چگونه بودیم با قان گفت یکروز یا دم اسب من در گذرد و دیگر بعد از این چنین  
گستاخی کنم نوزده و با ساق نمای لیس سوار شد و برخلاف معمول از لیس بارگاه قان آمده نشست قان کسان بفرستاد و از آمدنش  
سوال کرد و چغتای خان گفت من و سایر بزرگان میچکا داده ام تا با ساق بروم قان خجل شد گفت او آقای بزرگ نیست  
چنین محقرات را چرا بدل آورد و چغتای خان آنرا نپذیرفت و به سبب لشکرانه پیشکش کرد و با قان گناه او بخشید و نیکبان گویند  
که قان از شهرت چغتای در گذشت نشست آن بزرگان مغول سر بر خط قان نهادند لیس چغتای خان از برادرش متولد شد  
و بدایر خود شتافت و بکومت پرداخت قان که در مقطعات امور ایلچیان فرستادی و با او مشورت کردی و گاه او را نزد خود  
بفرام خواندی و چغتای خان بکرم وصیت پدر را جواب دید و فرار بومان تاجا و زنبودی را قلم حروف گوید که اکثر مردم هندوستان  
صاحب قران امیر تمور گورکان و اولادش را که تا اکنون سلاطنت هند قیام می دارند از عدم دریافت گویند که سلاطنت  
هندوستان و اولاد چغتای است و با برادر امیر تمور گورکان را از اولاد چغتای می دانند و حال آنکه در اجداد امیر تمور  
یکپس نام چغتای نداشته و اصل این غلطی و اشتباه آنست که فرخار بومان که جد امیر تمور صاحب قران است چنگیز خان  
او را در المام ساخته ردیف پس خویش چغتای خان ساخت چنانچه در احوال چنگیز خان گذشت که جد صاحب قران  
امیر تمور گورکان و اولاد او در الواس چغتای را المامی لبسته زدند لهذا عام و خاص از راه عدم معرفت اولاد صاحب قران  
را منسوب بآن میکنند و آن اصل نزار و با بجمه چغتای خان پادشاهی صاحب قرانست بوده و شوق عظیم داشته و در امور  
پوره و تاسا مبالغه نمودی و بموجب آن فرمان داده بود که بر دروات بیاید و خطا سینه در آب بنشیند و گو سفید بکشد  
بلکه انرا حبه کنه در تنی و در خراسان و ماوراءالنهر بر علایه کسی گو سفند متوالست گشت و اولاد می اندازد تا آنکه در ششصد

و چون بگریختن او در گذشت و بعد از او بنیر و اشقر ایلان کو خان بن مانگان بن چغتای خان بسی فرار و پادشاه شد و در ششصد و چهل و شش  
 هجری کبیر که خان بن او کنایه قان او را غول کرد و گفت با وجود سپهر ملک بنیر و سرسپهر مونسکو بن چغتای خان را حکومت آن الوس  
 و او در ششصد و چهل و نه هجری مونسکو وفات یافت و فرار یو مان و دیگر یار فرار ایلان کو خان را سلطنت نشاند و او در ششصد و پنجاه و یک  
 هجری و فرار یو مان در ششصد و پنجاه و دو هجری در گذشت و بعد از او سپهرش مبارکشاه بن فرار ایلان کو خان پادشاه شد و مسلمان گشت  
 و ملایق قان براق خان بنده زاده چغتای را که در خدشش سمرجی بر دکان الوس چغتای داد و براق خان در ششصد و هفت و پنجاه هجری  
 پادشاه الوس چغتای گشت و مبارکشاه را ملایم خود ساخت و لشکر بچین فرستاد و به تیلایافت و شنبه و یکروز در زیدالحال یو مان بر فراخ بود  
 از او برنجید و به آذربایجان رفت و براق خان غم تسخیر خراسان کرد و خواست که بهر ما محتاج سپاه مقرر و بخارا را غارت کند مسعود بن  
 بلوچ گفت بهر مملکتی که در تصرف نیست ملک خود را خراب متوان کرد و براق خان برنجید و اهر کرد و با مسعود را هفت چوب زنند لکن از آن  
 عزیمت و در گذشت و چون براق خان از ابا قان منزم بخارا رسید مغالوچ گشت و اسلام آورد و در گذشت و از انظار افضه است  
 و او همچنین خان بن براق خان که بعد از او و بفرمان قندوغان پادشاه شد و اسکر یو مان بن اخل فرار یو مان را دارالملک و او که  
 چغتای را آبا و دیگر لشکر به هند فرستاد و در هفتصد و شش هجری در گذشت و بعد از او سپهرش کنگجاک خان پادشاه شد و چون فرزند  
 قندوغان که بنیر او کنایه قان بود ندکمنی بهاند کجاک خان مغولستان و سائر ولایت ایشان را گرفت و بعد از او مال تقو خان از  
 احتاج چغتای خان پادشاه شد و اسلام آورد و قند و لاد و همچنین خان کرد و آتش لو فاین و همچنین بهند بگریختن کنگجاک خان بن  
 و همچنین فرار و از انظار بماند و بنجید که دانست مال تقو خان را در سن هفتصد و بیست و هجری بقتل رسانید پس کنگجاک خان برادر را از هند  
 بخواند انس لوقا خان بن دو همچنین خان پادشاه شد و از عهده خلیفه خان خراب بود معمور ساخت و او پادشاهی عادل بود و  
 و در هفتصد و بیست و یک هجری در گذشت گویند وقتی در صحرا استخوانی چند بدید تا مل کرد و گفت این استخوان با من میگویند که مظلوم  
 پس تحقیق حال نموده معلوم شد که جمیع از قتل اطریقان را آنجا کشته بودند پس انظار افضه را بدست آورد و بکشت و آنچه از اموال  
 مقتولان نزد ایشان بود بگرفت و به ترکستان پوریکه بقوم فرستاد و برادر زاده کنگجاک خان است ترمشیر می خان بن ایچیک خان  
 که بعد از ایچیک خان پادشاه شد و مسلمان و متدین بود و لشکر بهند کشید و بهلی را محاصره کرد و سلطان محمد لخلق بهراو حاکم  
 و در ایام فرستاد تا از دلی برخواست و متوجه بجرات شد و زانی و افریدست آورد و بهرا و از انظار بماند گشت برادر زاده اش داود  
 تیمور خان که حکومت خجند شهر قبلا گشت عبارت از دست میداشت و کافر بود و در سن هفتصد و بیست و شش هجری بر تهر می را  
 بقتل رسانید و بعد از او برادرش چغتای که پادشاه شد یک در بنیه و مغولستان و دیگر و از انظار سلطنت سی و اول هجری  
 چنگو خان و بعد از او برادرش کسبو تیمو خان که دوانه بود بکمر بست نشست و بعد از او قولا خان سلطنت نشست و در عهده  
 غی سلطان از احتاج و کنایه قان جمعیت بر الوس چغتای است یافت و عهده نامه قتلخان و حاجونی بهادر را پاره کرد و احرا را  
 بکشت و چنانچه در احوال او کنایه قان در گذشت و بعد از او سپهرش محمد خان بن نولا خان و پس از او سلطان خان  
 در هفتصد و سی و سه هجری نشست و او مشکی و ظالم و فحاک بود و اگر پیش او و در نفر نشستی اکثر آن بودی که یک را بکشتی و بکشت



و یک چیزی کامل شاه در پل بسانید و کمر چار و دو و دو از احقاد چنانی که در حقه مغولستان کاشغر و افغنو سلطنت که دند باز گویم لخلق تمیز  
 سوز و نوسان چون از قتل تیمور شاه اعلان و اختلال با و را و از ان خبر یافت و در مقصد و شخصت و یک جسمی متوجه آن و با رشت  
 امیر با شیر در جلایر پادشاه بود و امیر حاجی بر لاش و المی کس نجر اسان که نجات امیر تیمور صاحب حقان گوکان اما در کس بود و نزد امیر  
 رفت و امارت کس یافت لخلق تیمور زمان آن سال باین اکتفا نموده تحت بار گشت امیر حسین بن امیر قزاق بن امیر فرغان که یکبار رفت بود  
 شوجا و را و از ان خبر شد و غم و رزم سر بیان سلسله و کرد و امیر صاحب قران امیر حمزه سورجی با و یار شدند امیر سا بان سلسله و بنجستان  
 که نجات امیر حسین بنجستان رفت و امیر که قیام و برادر که و و جیلانی را بکشت و در مقصد و شخصت چیزی لخلق تیمور خان دیگر باز قصد و را و از ان  
 که پس سید و امیر با برادر جلایر و امیر خان سلسله و بنجستان و رفتند امیر تیمور صاحب قران نیز بکاز متش پیوست بدست و امارت یافت  
 لخلق تیمور خان سپاه بدفع امیر حسین فرستاد و کتیبه و جیلانی با لخلق تیمور باز شدند امیر حسین یکبار که نجات سپاه لخلق تیمور خان حاضر  
 شدند و کس تعاقب نموده باز گشت لخلق تیمور خان امیر بیان سلسله و بنجستان باز گشت نیکونک دست نظام کشاد و امیر تیمور از و بگذشت  
 لطیف امیر حسین شتافت و در مقصد و شخصت و پنج چیزی لخلق تیمور خان بمولستان و رگدشت سپهرش الیاس خواجه خان  
 بن لخلق تیمور خان با امیر حسین و امیر تیمور رزم کرده که رفتار شدند مغولان که با حقا و جنگیر خان عقد فی عظیم داشتند و از ان خبر  
 از لشکر بیرون کردند الیاس که دند الباس خواجه خان بمولستان رفت و با و شاه شد و دیگر سال با امیر حسین و امیر تیمور و خوا  
 با سکن در رزمی صاحب که و از ان خبر لعل بد منتهم ساخت تا سر قند بر آمد و محاصره کرد و با و در رستان افتاد ناچار بمغولستان  
 مراجعت نمود و بعد چندی در رگدشت و بعد از و قمر الدین از کا بر آمد و بود و در حقه استقلال یافت و برادر امیر تیمور که جلایر  
 و بعد تیمور خان الواس بیکه بود و چون توکات و رگدشت و بعد از و برادرش امیر لولاجی لفرمان لخلق تیمور آن منصب یافت  
 و بعد از و پس از امیر خداداد بن لولاجی که هفت سال بود لخلق تیمور منصب پدرش حواله نمود و قمر الدین بر بنجید و آن کینه در  
 دل گرفت و هنگام فرصت اهل الواس را با خود متفق ساخت و متعلق گشت و نه زده و شانزده را بیکه و رگدشت با امیر تیمور رزم  
 کرد و بنجید رفت و بعد از و استقلال یافت و قمر الدین حاضر خواجه خان بن لخلق تیمور خان و رفتند مغولستان با و شاه شد و آواره اند  
 که او خرد و سال بود که پدرش در رگدشت چون قمر الدین اسیر خداداد حاضر خواجه و مادرش را بکو هستان سیان کاشغر و بنجستان  
 فرستاد قمر الدین آگاه شد قصد او کرد و مادرش را بکو هستان چنین بر دس چون قمر الدین با نند امیر خداداد و از ان چنین بخواند  
 و بساطت نشانند و در اقای اهل الواس کوشید و لغزای حماله کشید و طرفان و قمر خواجه بگرفت و مالی آن مملکت نذا  
 مسلمان ساخت و سپاه امیر تیمور صاحب قران که بمغولستان رفت و رزم نمود و بالاخر سیاه الشان مصاحبه افتاد و مؤلف  
 تاریخ رشیدی گوید که چون امیر تیمور قصد خا که در هشتصد هزار مرد و اعلویه هفت ساله و با بنجیر خواجه خان نوشت که آذوقه میسازد  
 که مملکت نو بر سر راه شست گونی این نامه حاضر خواجه جهان را دقت رسید که امیر خداداد و را و کا سه شراب داده بود و خان کا سه گرفت  
 و بفرمود و رفت خداداد و با و گفت کا سه بنوش و بنگر و آنچه را بدستی چون به و اندازیم ناف و آند خداداد که چه شود و درین سخن بود و ند که  
 از کنار اورد و مردی با جامه سفید و اسپ پاه و در رسید همچنان سواره پیش خان مرکب بر آمد و آواز بر کشید و برادر رگد  
 بر رفت کس ندانست که او که بود و بعد از و بپل و پنجر و حر و قات امیر تیمور تحقیق پیوست و نزد بعضی این سخن درست نیست چه حاضر



سلطان محمود به اتفاق برادر خود سلطان احمد خان و راجی مصاف داد پس هر دو گرفتار شدند سسکان بنابر حقوق سوابق ایشان را  
 اغوا کردند و به مغولستان فرستادند و خان بمغولستان که کشگاه اولو در سیدانا و او را چندان شوکت نماند تا اسکندران و ستش بیرون رفت  
 با داور و سسکان آمد سسکان خان او را با سائر فرزندان بکنار آب چمن در نهند و چهارده هجری بقتل رسانید و برادرش احمد خان  
 بن یونس خان و در عهد پدر خویش کربا قلماق رزم کرد و بسیاری از ایشان بکشت و به الاخی خان اشتبار یافت یعنی خان کنده و  
 در عهد برادرش سلطان محمود خان در سن نصد و نود و دو هجری در گذشت و بعد از فوت سلطان احمد خان پسرش منصور خان  
 بن سلطان احمد خان در افسو بادشاه شد و چهل و سه سال ملک راند و در نصد و پنجاه و دوم هجری در گذشت و بعد از او پسرش  
 شاه خان چندری سلطنت کرد و پس دیگر سلطان احمد خان سلطان سعید خان بن سلطان احمد خان در مکره سسکان  
 با پدر خود زخمی شده کجا کجا رفته و اسیر گشته زمانی یافته بالاخر هم زاده خود یا بریاد شاه بکابل رفت و بعد از قتل سسکان با پدر  
 یا بریاد شاه به اندجان آمده مستولی گشت میرزا ابابکر بنده امیر خداداد و ابلی کا شفر که از امرای اعظم خضر خواجه خان بود با سائر  
 سوار روی با و آورد و سلطان سعید خان با سائر اویال و نصد سوار با و رزم کرد و ظفر یافت و در نصد و بیست هجری کا شفر بگرفت  
 و بار کند نیز منسخر ساخت و بعد از او و پس از عید المرشدی خان با و شاه شد و سیزده سپه داشت پس از و عید المرشدی خان  
 بن عید المرشدی خان و بعد از او و او را در کاشغر و چین و مغولستان سلطنت کردند و در احوال بعضی از وزرا و  
 امرای چنگیز خان و اولادش محمود بیگ ملوک خوارزمی و زیر چنگیز خان بوده در زمان او کنایه ای تا آن بجا که است حبارید  
 و هانجا در گذشت و پس از او است برهان الدین مسعود بیگ که در عهد کونک خان و منکو تا آن عامل ما و را و النهر و ترکستان  
 بوده چندان مال و جابه داشت که در شعبان سن ششصد و پنجاه و سه هجری هند کو خان را که با سصد هزار سوار متوجه ایران بود  
 در کاکل چهار روز نگذاشت و در آن ایام همه سپاه او را نزل داد و احاطه کرد و او را از او و چنگیز خان خدمت کرد و در تبر  
 وزارت رسید از آنجمله براق خان را و زیر بود چون براق خان غریمیت خراسان کرد و خواست که بهر فرسوبات سپاه هم قند و  
 بخارا را غارت کند مسعود بیگ بخارا رسید و پیشتر سی و اسائر بلاد ما و را و النهر آباد گشت او در نصد و نود و یک هجری در گذشت  
 نوروز بیگ بن امیر ارغون آقا بعد از خان امیر الامرا بود و بیست و سه سال او چندان بر خراسان مستولی بود و اگر چه آب  
 بنجوردی گفتندی مگر در آب عکس نوروز دیده خواجه شمس الدین محمد صاحب دیوان و ششصد و شصت و یک هجری وزارت  
 بلا کو خان یافت و در زمان اباقا خان عظیم معتبر گشت و برادرش عطا ملک حکومت بغداد و پس از بهاء الدین محمد اباقا خان  
 داشت اولیای متبکر و متهور بود و در ضبط ملک و سیاست جهل بلوغ داشت روزی در اصفهان با آنچل تمام برای سپهر وقت  
 یک بر عادت عوام در می نگریست بغیر و تاجشمالش را بر دهن آورد و دنگو نیک که او بسعی بهاء الدین محمد را در اصفهان یافت  
 و بعد از او باز از میان اصفهان شبها و کان خود را با انواع استعده و اقمشه بی محافلت بگذراند و ششده ای در آنجا خود رفتندی  
 و کس را مجال نبوده که در آن تصرف کند عیسی مقداری خود دنی از و کان بگرفت و بهای آنرا و چند آنجا گذاشت و دیگر وز  
 صاحب دیوان اگاه شد و آنرا نهان داشت آنحال نداشت بخیرت بهاء الدین شد و باز گفت خواجه بهاء الدین بفرموده عیسی  
 بخلق در آن چند چه سودای مالک چرا که از غلامی را فرستاد تا آنحضرت را خبر احوال عیسی بخارا بفرماید و باز آنرا در آنجا



بیدارست و فلان در خواب و یکروزه امر کرد تا ایشانرا بختیاد و چوب زدند شیخ الاسلام جمال الدین حاضر بود و گفت اگر بیدار بود و چه گناه داشت گفت اگر بیدار بود می فراموش که به شخص احوال ایشان رفته بود و بگریختی با بچه و وقتی محی الملک که از وزیران او گمان آنرا یک روز بیدار شد شمس الدین به ابا قحطان نمود و ابا قحطان صاحب دیوان را معاتب ساخت آنچه که محی الملک گفته بود و باز خواست کرد و صاحب دیوان شمس الدین وین و جان فدای خداوند باد و انعام پادشاه را بهمان متوان داشت درین دولت من ویران و فرزندان بنده و اویم و برده شتیم و نهادیم و صرف کردیم آنچه در تصرف نیست لواله از خداوند دست هرگاه فرمان شود و هر که رسد و تسلیم کرد و آمد ابا قحطان شاد شد و دیگر روز او را بوزارت رسانید گویند در آن آوان که محی الملک بجای آمد و مشغول بود روزی صاحب دیوان بر طوی سبزه بخت پادشاه را کاسه داد و صاحب دیوان زمین به سپید و آبرو بخورزد ابا قحطان جام از دست او بگیرد و گفت در دل و شمع که اگر از خوردن او با نماند بقتلش فرمان دهم پس چون سعادت محی الملک و در حق صاحب دیوان کار کرد و نیاید بقیه بر سر او و شمس عطا ملک پسر و اخت عطا ملک شجره رمی افتاد و بند بر پایش نهاد و از بغداد او بار دو آورده و درین اثنا ابا قحطان در گذشت و برادرش احمد خان بسی صاحب دیوان پادشاه شد و عطا ملک را از حبس نجات داد و امر کرد آنچه از عطا ملک در زمان ابا قحطان گرفته اند با و باز و منار عطا ملک آن بهمه را هم در مجلس پادشاه گردانید که در مجلس محی الملک بخوار می افتاد و خانه اش بگارت رفت و در استغفار و مقداری از پوست می یافتند که نبر عفران و شجره سطحی چند بر آن نوشته بود و در تبرکات چون از شجره می تمام دارند و حلقه می کنند و مقدر نموده اند که از باب است بخور و من محی الملک گمان برده که آن نوشته را شیخ عبدالرحمان رافع که دوست صاحب دیوان است و از متاع او نموده و لا جرم از خور و آن امتاع نمود احمد خان بر بنجد او را عطا ملک سپرد و تا قبل رسیده و هر خصوصی از اعضایش را یک یک فرستاد و در منزل بنجد و پایش را بفارس و شمس لبلق و عجم رسید عطا ملک در قضا و این رباعی گفت ریاضت روزی دوسه و نیم بر سر شدی و پانزده و مال و ملک تو فرستادی به اعطای تو هر یک که رفت تعلیمی بی بی بچه یک هفته جهانگیر شدی به عطا ملک دیگر بار بچگونگی بغداد رسید و مهران سال در ششصد و ششتاد و یک هجری در گذشت و از عالمی زمان و کرامت جهان بود و بعد از آن که بعد از آن منفر عیسی خراب شده بود و معبر کرد و و خمر بخرید و که آب فوات اذان بشنید و خف آمد با بچه شمس الدین صاحب دیوان و در ملک خفا دیگر بار که شغل گشت چون احمد خان بقتل رسید و خواجه در اصفهان بود و خواست که بنده رو و گفت که فرزندان را در دست کافران نتوان گذاشت پس در سن ششصد و ششتاد و سه هجری بار و می از خون خان رفت از خون خان خواست که او را وزارت دهد و نوفا که اعظم امر بود از راه سید بر خیز رسانید که صاحب دیوان ابا قحطان را بر سر ملک کرد و از خون خان باز خواست نمود و صاحب گفت آنچه از تصرف من در اموال سلطانی گفتند قبول نیست لیکن از نعمت و صدق و بی گناهی گفتند بری ام از خون لقتلش فرمان داد صاحب دیوان غسل کرد و در رکعت نماز گذارد و مصحف خواند و قال بکشو داین آیه بیرون آمدن الدین قالو اربنا انزلنا بحیثه اتی کنتم تو عدون پس کاغذ و قلم خواست این مکتوب بفرزندان نوشت جماعه اخره و فرزندان حفظه الله تعالی سلام و سما با خواند ایشانرا سجد اسع و عز و جل و ولایت سپرده شد و بموجب ان الله لا یغنی عن احدکم شیئاً و احی و نوا طریقین بود که تلاطم که باشد و حیثی کرده آمد چون روزی نبود تا بجهان افتاد باید که در مخالفت فرزندان تقصیر ننماید و ایشانرا بوصول ترغیب کنند و الا بگذارند و مکر و عمل کردند و آنچه خدای عز و جل روزی کرده باشد نماند اگر فرزندان را یک و الله اش





گذشت و در عهد امیر شیخ حسین کوچک خروج کرده و آذربایجان بگرفت و خوزستان و عرب در تصرف امیر شیخ حسن بزرگ نهاد و بعد از ولایتش سلطان  
اولین ایلیک کانی و بعد از او بر تخت نشست و او بطریق طبع موصوف بوده و لغایت ماهر بوده گویند بقلعه واسطی صورتها کشیدی که مصوان  
آن زمان حیران شد از بیهوشی و بعد از ولایتش سلطان حسین ایلیک کانی بموجب وصیت بر تخت نشست او کمال جمال موصوف بوده هرگاه  
میرزا شاهی خلافت تمام شهر فطانه اش را به راه رفتندی القصد بعد از سلطان حسین ایلیک کانی برادرش سلطان احمد ایلیک کانی  
در تبریز بر تخت نشست و بعد از او در سینه مقتصد و مستعد و مغت جرجی قومیش خان پادشاه و شیت قباق بر تبریز لشکر کشید و خراب  
و غارت کرد و باز گشت و پس از آن پسینی در گذشت که سپاه امیر تیمور صاحب قران بر بغداد استیلا یافتند گویند که سلطان احمد ایلیک  
چون از سپاه صاحب قران منزه نمیداشتند افتاد و در بیکار بجاگرفت این را و بخیر رسید و در آن ایام از امرای خود مستویم گشت و  
ملک را از امید طلبید و میگشت تا آنکه در یک هفته قریب ده هزار کس بکشت روزی سلطان احمد مجربان را بدست خویش گردانید  
و فو اشی با و رسید سلطان گفت فلان فلان را بکشتم فو اشی گفت نیکو کردی من و تو باید که زنده باشم سلطان بچندید و شمشیر از دست  
بنداشت پس بسیاری از اهل حرم را و بآب غرق کرد و در بوم نزد قیصر رفت ایلیک روم با نیز بد قیصر او را مغر داشت و فو ایلیک  
تبریز روم رفت قیصر او را نیز محترم داشت زاتم خروف مطابق این قضایا گوید وقتی ندیم امیری گشتم که قوت و امه بر طبعش غالب بود  
در آن وقت خویش بسیاری از ایلان و ایلان را مخالف اندیشیده نهمتی برگردانند و قتل رسانید چنانکه طابع مردم از او پرس  
و متفرق گشتند چون از مرشد عالی افتاد و امارت نهادند بگام فرصت که از گذشت مرخص نمودم میگفت شما که از مرشدان انشیر  
خیزد آید و خواران شایع خود را باز میدارند و هرگاه که بپایند رسید غلامان و خواجه سرایان امثال الشان را بخجالی آنکه  
مبادا آثار را بر مخالفان کنند و بعضی را قتل و بعضی را سیراحت و بندیدر مود و روی در ویشی از همسایش که بدانانی موصوف  
بوده بقتل رسیدن گفت چشم و خرم امانت سابقه روی با خطاط نهاد و خوانان متفرق گشتند اکنون چندی که از کرده خدمه  
مانده اند برخی مقتول و جمعی مجروحان باقی مانده ما در فکر گیریم بنظر فرصت اند و ما شمارنده باشم و دیگران در آفرینش زیاده  
روی در سیم کشیدند بدستور باز بشیقه قیصر و فجور اکثر نزدیکیان را نیز هر و بار از روزگار بر آورد و خود نیز بماند با بچه سلطان احمد  
بعد از وفات صاحب قران باز بجاگرفت بعد از رسیدن بالآخر بدست فو ایلیک قیصر رسید و بعد از برادرش سلطان محمد بن  
شاه ولد بن شیخ اولیس ایلیک کانی بجاگرفت نشست شاه مجی بن میرزا یوسف او را محاصره کرد و سلطان محمد شیش از کتخت پس از ولایتش  
سلطان اولیس بن شاه و از بجاگرفت نشست و بعد از او برادرش سلطان محمود و پس از او سلطان حسین بجاگرفت  
رسید و در سینه مقتصد و شش امیر تاسد بن فو ایلیک قیصر و ایلیک او را در حال محاصره کرد و بگرفت و بکشت و دولت بکایان  
سپیدی گشت و کمر نلوک خوبانیم که در زمان سلاطین جنگیز می رسیدند و الیشان با میر بن خوبان سلد و بنسوب اند و از  
اعظم امرای غارتخان بوده و بعد از خاتون دخترش بوده و در عهد انخانیو سلطان ابو سعید بهادر خان امیر انام گشت  
و او نه پس داشت اول امیر حسن حاکم خراسان دوم تیمور باس حاکم روم سوم دمشق خواجه خوبدیکاه ابو سعید بهادر خان  
نائب پدر بود و دیگران هم بهمین سبیل مراتب عالی داشتند چون سلطان ابو سعید بهادر خان عظامی خوبان را بر انداخت  
و بعد از خاتون بنت امیر خوبان را که در جباله لکاح شیخ امیر حسن ایلیک کانی بود و بنحو است از غایت محبت که با و داشت بقایا

میرزا



و چهل روز متباد کرد پس مشکبش فرستاد و با امیر فرخ و سلطان باز گشتند و ملک حسین ملک میرانند آنکه در مقصد و مهتاد و یک بجزی در گذشت بعد  
از و پس به پیش ملک غیاث الدین میر علی و در هرات سلطنت یافته به موجب فتوی علمای هرات غم سستیال سهرداران کرد و بنا بر آنکه  
در گذشت بهیم غلامی شد و روی به نیشاپور آورد و محاصره کرد کاری نساخته باز گشت و دیگر سال باز آمد و از بانات و عمارات اثر  
نگذاشت و اطرافش غارت کرد و هرات مراجعت نمود و بسال سوم باز به نیشاپور آمد و در خرابی کوشید و روزی یکی از نیشاپوریان  
را بدید چون میدانست که مذہب تشیع میدارند گفت یکوی که بنای مسلمان هر چند خواست نیشاپوری گفت و رند مذہب غیاث الدین  
والی هرات بر سر چیز علات مسلمانان را چو ایندین و کار بر ما نپاشتن و درخت بریدن ملک غیاث الدین منفعیل شد و هرات باز گشت  
و بالاخر در مقصد و مهتاد و شش بجزی با اتفاق و سکندر بنی ارموی او بر نیشاپور استیلا یافت ملک غیاث الدین را اسکندر بنی ایست  
نیشاپور واد و هرات مراجعت نمود و در مقصد و مهتاد و بسبت بجزی امیر صاحب قران تیمور کو رکان ایلچی را هرات فرستاد و مقرر نمود  
که سلوک متعاقب آنها بسبت شیرین آقا را و در سلک از دواج ملک ناده به محمد بن غیاث الدین بر علیه مشکر و چهار کور و عایا از ظلمش بجان  
آمدند و نزد شیخ رکن الدین ابو بکر بنالیدند شیخ هر چند اورا نصیحت کرد و در نگرش مولانا بر بخید و فرمود که ملک از ملک ظالم  
بگریزم و قبری را بخشیدم و بسبت بگذشت که صاحب قران بر هرات مستولی شد و کرامیر غور صاحب قران گورکان بکشی  
نماند آنچه در اقلیم ششم نبوی از احوال چنگیز خان و حدود او و لادش برخی از اهر و وزیر آن و دو دمان کسانیکه در زمان سلطنت  
چنگیز خان بدولت و حکومت و سلطنت رسیدند لایق آمد اکنون سطرخی چند از اخوان صاحب قران امیر تیمور گورکان بجزی  
می آرد و امیر صاحب قران قطب الدین امیر تیمور گورکان ابن طراغای لومان بن اسکر لومان بن امیر اسحاق لومان بن  
امیر فرخار لومان بن سوخو حجن بهادر بن ابز و فخی بر لاس بن فاخونی بهادر بن لومیر خان بن بایسفر خان بن قندو خان بن  
دوین خان بن لومانیان بن نور بحر خان بن نالا بقوا صاحب قران و چنگیز خان و دلبومیه خان بهم پیوند و بسبت همه ایشان به  
یافت بن نوح علیه السلام میرسد و صاحب قران اعظم سلاطین جهانست و دران باب شاعری گفته قطعه سلطان تیمور آنکه مثل او  
شاه نبود و در مقصد و بسبت و شش بیاید و خود و در مقصد و مهتاد و یک و جلوس و در مقصد و مهتاد کرد و عالم بدیده  
و گورکان تبرکی و اما در او بید چه او خواهر زاده امیر حسین بن امیر قلامی بن امیر فرخ و در حباله کلاخ داشت و در الوقت و حجه  
امیر حسین از صاحب قران بزرگ و عالی بود و مخفی نماند که بومیه خان وصیت کرده بود که بعد از و بسبتش فیل خان که چنگیز خان  
میشود و پادشاه باشد و بسبتش فاخونی بهادر که جد امیر تیمور است امیر الامرا باشد و درین باب عهدنامه بدین موجب از ایشان گرفته  
که همین طریقه اولاد ایشان مستمر و دارند و موقع خود بران نماده چنانچه در احوال بومیه خان گذشت با بجمله چنگیز خان به موجب  
نوشته در عهد خویش و را خاریو بان را سپه سالار ساخت و چون ترکستان و ماوراءالنهر به بسبت خود چغتای خان و افغان را  
سپه سالار الوس چغتای بود و تا آنکه اسکندر لوبان بن اسحاق لومان در عهد سلطنت و و حجن خان بن براق خان بن بوفارین  
بن چغتای خان امیر الامرا و دارالامها گشت و بعد از و فرزندانش با بارت کس قناعت کردند و انجا اقامت نمودند و ولادت  
صاحب قران در مقصد و بسبت و شش بجزی در کس اتفاق افتاد و درین سال سلطان ابو سعید بهادر خان که ذکرش گذشت  
وفات یافت چون صاحب قران بسبت و پنج ساله شد مطابق سن مقصد و بسبت و یک بجزی پدرش امیر طراغای لومان در گذشت

در کمال

و هم درین سال صاحب قرآن خواهر امیر حسین را بخواند و اکثر میان صاحب قرآن و امیر حسین بموافقت و مخالفت میگذاشت که تفضیلش از مدعا باز میاید اما از جمله آن کی نیست که در گرفتن قلعه فرشی در شهر شرف مرقوم است و پس از آن میان هر دو مصالح و دست و او کارهای بزرگ امیر حسین بحسن معی و رزمهای صعب از دست صاحب قرآن برآورد صاحب قرآن را سید بن ابی ایوب سلمه سلطان سلیمان حاکمات واقع شده و از آنجمله است وقتی الیاس خواجه خان پادشاه حید و مغولستان از احفا و چغتای ابن چنگیز خان روی بزم صفا و امیر حسین او را از جمیع تاشام رزمی صعب اتفاق افتاد و روز دیگر سپاه حید به کردند بارانی عظیم بارید و امیر شمس الدین از امرای حید در آن روز رزمی صعب کرد و به پیغمبر امیر حسین ظفر یافت چون شب شد الیاس خواجه خان بگر بخت صبح دیگر او از بوق امیر شمس الدین در معرکه پدید آمد امیر حسین و صاحب قرآن روی بزم او نهادند امیر شمس الدین مقابل عظیم کرد لشکریان امیر حسین و صاحب قرآن باز اول و در کل فرو رفتند و ده هزار مرد از ایشان قتل رسیدند امیر حسین و صاحب قرآن شکسته فاحش خود رفتند و دیگر دره بدخشان است چه امیر حسین پس خود جهان ملک و امیر تیمور را از پیش فرستاد و جهان ملک بعد از فتح از اتفاق بمنزله شد صاحب قرآن خبر یافت و بر کوه رفت با سیزده کس بر سر راهی تنگ که مریخیان بود با ایستاد و رزمی صعب کرد و ایشان ششصد و سی کس را از سپاه جهان ملک که بدخشان بنا گرفته باشند از صاحب قرآن منقول است که مدت العمر خنک بآن صوبت ندیدیم با جمله وقتی امیر حسین با صاحب قرآن اراده نمود کرد و صاحب قرآن دریافت و مخالفت آشکارا کرد و روی به بلخ نهاد و اکثر از امرای امیر حسین به صاحب قرآن موافق گشتند چون بحد و دیر رسید هر که از عظامی سادات مکه بودند و در آنجا حرمین نزد امیر حسین آمده التفاتی یافت نزد صاحب قرآن آمده طبل و علم پیشکش کرد و صاحب قرآن آنرا بقال نیکان بگرفت و تمامی اوقاف بایه تفویض فرمود میان سید و صاحب قرآن الفتی پدید آمد چنانچه بعد از وفات در یک مقبره آسودند با حاکم مقتدر صاحب قرآن بر مقتدره امیر حسین بعد از رزم ظفر یافت صاحب قرآن سورعش بن و لشتمند چه اعلان بن نور خان بن ملک بن او کتاسی تا آن را سجالی برگرفت و بسیاری از امرای امیر حسین نزد صاحب قرآن آمدند امیر حسین در بلخ اقله بند و آن مختصر شد صاحب قرآن عهد کرده بمحاصره پرداخت و بالاخره امیر حسین عاجز آمده و امان خواست تا بکه رود و صاحب قرآن عهد کرد که قصد او نکنند و کس را تیه نوباند پس چون شب شد امیر حسین با دو نوکر از قلعه بیرون آمد و راه کم کرده بشهر کمنه افتاد و نوکرانش از او جدا شدند امیر حسین ترسان بر مناره مسجد جامع رفت و از غریب اتفاق آنکه یکا پس می کرده بود بر مناره برآمد تا با طرف نگر و لکر از اسپ نشان ماند امیر حسین را آنجا دید و بشناخت امیر حسین مشتاقی گوهر بدو داد تا آنکه سخن را پوشیده دارد و فرزند صاحب قرآن رفت و حال باز گفت صاحب طالع را بفرستاد امیر حسین ایشانرا بدید از مناره برآید و در سوراخ دیوار مسجدی بگر بخت مردم آنرا بدیدند و او را بگیرفتند و نزد صاحب قرآن بردند صاحب قرآن گفت من مالو بعضی برسانم پس از مجلس بیرون بردند امیر کنیه و حیلانی که پیش ازین از امرای حسین بود آخر از در بنجیده رفیق صاحب قرآن شده بود گفت امیر حسین برادر من کی قیاد را کشته است او را بقتل رسانم و دیگر او را بگوشه چشم اشارت کردند که امیر کنیه و از پی امیر حسین شناسانند او را جانی بیک بقتل رسانید صاحب قرآن قلعه بند و آن حراب ساخت و خزاین و خزاین امیر حسین بدست آورد و در مقبره حید و یشتاد و یک مجری روز چهارشنبه و دوازدهم رمضان صاحب قرآن با اتفاق بویان سائر امر او سید بر که حکومت داشت

و بپا و راه اندر شد و یکس شتافت و سمرقند تختگاه ساخت با ستود و لوقیش خان خوشی برادر الوس خوشی لشکر کشید و بالاخر او را بکجاست  
الوس بکین گردانید و صاحب قران در مقصد و هفتاد و هجری روی بخت و مغولستان نهاد و از شیخون در گذشت کباب تیمور بخدشت  
او پیوست صاحب قران از گشت کباب تیمور مخالفت آغاز نهاد و صاحب قران سپاه بدیع افرستاد و انسانی کاری ساخته باز گشتند صاحب قران نفس خویش  
حرکت کرده با سکر لغاج بر رفت و باز گشت و در راه امیر موسی در بد چشتم و دیگران با اتفاق یکدیگر عذر اندیشیدند صاحب قران دریافتند جسم را  
بگرفت و بکشت و دیگرانرا بخت و چون از ضبط مادران و انهر و بلخ و الوس چغتای فراغت یافت علقه نواحی را نزد حسین صوفی و الی خوارزم فرستاد  
که کات و خنوقی بالوس چغتای متعلق است آنرا با کد حسین صوفی حوالی بگفت صاحب قران در مقصد و هفتاد و هجری روی بخوارزم نهاد  
حسین صوفی بعد از رزم منظم لشکر متحصن شد و بجای گردیده و در گذشت و برادرش یوسف صوفی بجای او نشست و اطاعت نمود و بعد از چند  
مخالفت گشت صاحب قران در مقصد و هفتاد و چهار متوجه خوارزم شد یوسف معذرت نمود تا باز نشست و در شعبان سن مقصد و هفتاد  
و پنج نوبت سوم غم مغولستان کرد و مقصد صاحب قران باقر الدین امرای حیه تمام روز رزم کرد و شب قمر الدین خان بهر میت رفت  
سپاه صاحب قران الوس او را قاتل کردند و خاتون امیر شمس الدین نومان و دخترش و لسا و خاتون آغا را اسیر ساختند صاحب قران  
و لسا و خاتون را بجاو است و باور کند رفت و نخبه شتافت و در مقصد و هفتاد و دیگر بار متوجه خوارزم شد بعضی از امرای صاحب قران  
مسل سار و عا و غیره یعنی کردند صاحب قران از خوارزم باز گشت مخالفتان بعد از رزم منظم بگریختند و آخر قمر الدین پیوستند  
با اتفاق ایشان به اندکان شتافت براره فراق از میرزا عمر شیخ که الی فرغانه بود جدا شده با و پیوستند و مرزا عمر شیخ بکوه  
پناه برد و صاحب قران آگاه شد و روی بآند یار نهاد و قمر الدین باز گشت صاحب قران او را تعاقب کرده باز گشت و همچنین در  
مقصد و هشتاد و بشت سپاه صاحب قران روی بچیه آوردند و باقر الدین رزم کرده غالب آمدند و سیرتند باز گشتند  
و این پنجیم بار بود که سپاه صاحب قران بچیه رسید پس دیگر بار صاحب قران غم مغولستان کردند و محمد بیگ و غیره را بمقدامه  
روان کرد و قمر الدین باز با ایشان مصاف داد و بهر میت رفت صاحب قران در مقصد و هشتاد و بعد از رزم و پیوستند یوسف  
صوفی که هنگام اقامت او سجده و سفیاق بر مادران و انهر آورده بود شتافت یوسف صوفی متحصن شد و در ایام محاصره در گذشت  
خواجہ لاق صوفی از ماتیق صوفی مغلوب شده گریخت بعد صاحب قران پناه آورد و صاحب قران روی بقلعه آورده قراقرم بگریخت و  
سادات و نجبا و مشائخ و بزازان خوارزم را که چنانچه بکس فرستاد و دار و عیال خود را بزم شیخ علی بهادر داد و او و یکس باز  
و در مقصد و هفتاد و یک هجری ملک غیاث الدین کثرت صاحب برات را بقرمانی خواند و قبول نکرد و بالاخر اهل منو و علی بیگ  
پسر امیر ارغوشاه خالی فرمانی بخدمت صاحب قران پیوست و در عهد کثرت که در سفر برات ملازم باشد پس بطوس باز گشت  
صاحب قران در مقصد و هشتاد و دو و هجری روی بخراسان نهاد ملک محمد برادر ملک غیاث الدین کثرت و الی میر حسن بخدشت  
پیوست و علی بیگ حوالی صاحب قران از و وعده فراموش کرد و صاحب قران بکوه رسید و بیابان نزد مولانا زین الدین ابوبکر  
بآنبای روی رفت و گفت ملک خود یعنی ملک غیاث الدین را چرا از شرب خمر منع نمی کنی گفت کردم و نشد امیر و تعالی ترا برود  
اگر تو تیر نشنوی و دیگری بر تو گمارد و صاحب قران باز رفت تمام برخواست و متوجه برات شد و در راه قلعه وسیع را فرستاد  
بکشت و در برات ملک غیاث الدین لشکر متحصن شد و رزمهای صعب کرد و بالاخر آملی شهر و رزم سستی کردند اسکندر سخی

کران نامت



که از مازندران گریخته با و پناه آورده بود ملک را گفت که می ملک امانی محالات لبخند که کار نمیکنند یکی را بکش تا سخن بشنوند ملک گفت خون ناسی  
 نتوان کرد و اسکندر گفت پس سپر نگاه نتوان داشت با لآخر غیاث الدین مضطرب شده پسر خود میر محمد و اسکندر شنجی را بخدمت صاحبقران  
 فرستاد و خود نیز بخدمت پیوست و آنسر دیگر یافت صاحب قران خراسان را بدست آورد و حصار قدیم و جدید هرات را با زمین برابر ساخت  
 و این واقعه در مقصد و مشتاد و سه اتفاق افتاد پس فوجی بنیثا پور و سرور و فرستاد و خود و متوجه طوس و کلات شد علی بیگ جانی فرمائی از  
 کرده استغفار کرد و بخدمت آمد خواجه نجم الدین علی محرم پیوند سردار صاحب سرور و بنیثا پور بخدمت آمد صاحب قران گفت چه خبر  
 و ارجی گفت الناس علی دین ملوکهم خداوند را در تعظیم سادات سبانهست و مرا نیز با ایشان حسن اعتقاد هست پس صاحبقران بنیثا پور  
 و از انجابه استقرارین شتافت و سرسوار بی قلعه مسخر ساخت و بسیاری از امانی استقرارین بکشت امیر ولی صاحب استقرارین و استرآباد  
 اطاعت کرد و صاحب قران میرزا امیرانشاه را به حسن گذاشت و حکام خراسان را به مساکن ایشان رخصت فرمود و بسیرتند باز گشت  
 و عنقریب بنام علی پیوند سردار و در رسید که علی بیگ جونی فرمائی حاکم طوس و امیر ولی را استرآباد و غزم سرور و دارند صاحب قران  
 در زمستان آن سال از جیون بگذشت و آواره غزیت مازندران افکند و ناگاه بکلات تاخت برد و غنیمت بسیار گرفت آنجا  
 میرزا امیرانشاه و ملک غیاث الدین از حسن و هرات بخدمت پیوستند صاحبقران بمحاصره کلمان پرداخت علی بیگ جونی فرمائی  
 در مهنامی صعب بکرد و با لآخر یک روز محمد شیخ جو مانی فرمائی را با دختر خود که نامزد شاهزاده محمد سلطان بود بیرون فرستاد  
 و دیگر روز بخدمت آمد و راهی که سبب آن امانی قلعه مضطرب شده بودند بر آورد و بحصار رفت مخالفت از سر گذشت صاحبقران  
 از و کلات برخاست و خواهرزاده خود امیر علی بن امیر شریک از لاب را بمحاصره کلات باز داشت و تعمیر قلعه و قلع که میان آنرا  
 و کلات است فرمان داد و قلعه بر سر رفت ملک علی سدید می که از قتل ملک غیاث الدین کربت کولوال بر سر بود و اطاعت نمود  
 و در می صعب نمود و با لآخر پان پیون آمد صاحبقران او را بخواست و بجاراء النهر فرستاد و ناقلع سرحد ترکستان می  
 بماند پس ساری الکه را از قتل میرزا امیرانشاه ایالت بر سر داشت و پس متوجه استرآباد شد امیر ولی شکما فرستاد و تا  
 سرحد ترکستان تا مارگشت امیر علی که به محاصره کلات مشغول بود شبی از بر تحقیق عمرای قلعه با چند کس نهفته بر سر کوه رفت امانی  
 قلعه در رسیدند و او را بگریزند نزد علی بیگ جونی فرمائی بر وند علی بیگ او را شیفع آورد و تا صاحبقران از سر خویش در گذشت  
 امیر کرد و تا او را با سایر امرای جونی فرمائی و ملک غیاث الدین کربت بسیرتند بر وند پس حکومت هرات بملک غوری پسر ملک غیاث  
 بکرت و بسیرتند باز گشت با لآخر ملک غوری را نیز پس فرمود و پان جان فرستاد و ملک محمد بن فجر الدین کربت را که بطلاکت  
 بنیگد برانید حکومت غور داد و مخالفت در زید و در مقصد و مشتاد و چهار با اتفاق ابو سعید شهید غوری متوجه هرات شد  
 و بسیاری از او بایش باو پیوستند ملک محمد به هرات مستولی شد و از مغول هر که ایالت بکشت میرزا و میرانشاه و رکنار غرات بوشیخ داود  
 امیر حاجی سیف الدین و میرافق و قار بهرات فرستاد و مخالفان را منظم ساختند و میرزا امیرانشاه از لی بهرات رسید صاحبقران از آن واقعه خبر یافت  
 فرماد و ملک غیاث الدین کربت و پسرانش میر محمد غوری و علی بیگ جونی فرمائی و سایر امرای خراسان را که در سمرقند مجبور بودند لقبیل رسانیدند  
 صاحبقران در مقصد و مشتاد و پنج حرمی و مغولستان فرستاد و ایشان از قمر الدین بنظم باز گشتند صاحبقران فوجی دیگر باند یار فرستاد و ایشان رفتند  
 و از قمر الدین اثری نیافتند باز گشتند و در آخر این سال صاحبقران از سمرقند متوجه امیر جاکو بر لاس حاکم کابل در کناره فرغست



نجدت پیوست صاحبقران متوجه هرات شد و با سفر رشتافت و قراقرم اقلیم بدر آباد را گرفت و بسیاری از انالی آنجا را بکشت  
 پس متوجه سیستان شد سیستانیان رزمی صعب کردند قطب الدین والی سیستان بعد از رزم عاجز شد و بجدت پیوست سیستانیان  
 با وجود آنکه پادشاه ایشان در لشکر بود از شهر برآمده رزم کرد و در چند آنکه زخمی ماست صاحبقران رسید و بالاخر منظم لشکر قتلند  
 صاحبقران شهر گرفت و قتل عام نمود و قطب الدین را مقید لب قند فرستاد و بلبست شد و گرفت و بقندار رشتافت و منسخر ساخت  
 و بعد از آن زابل را ضبط کرد و لب قند بازگشت و در سن مفتحند و شش غم تسخیر باز نذران کرد و چون بجنگل باز نذران  
 رسید هر روز نیم فرسخ جنگل می برد و می رفت تا آنکه باز نذران رسید و منسخر ساخت و درمی بکشد و بجا دارد و الله مر اجبت نمود  
 تا بستان و در سمرقند و زمستان و در پنج سراسر لب سر بود و در مقصد و ششاد و مفتت بحری بو قیش خان و کشت تجاق و دوز  
 شاهزاده جوچی شراور را با صد هزار سوار به تبریز فرستاد تا هر آنچه خود شنید و کرد و بازگشتند صاحبقران در مقصد و ششاد  
 بحری لغزم بودش سه ساله روسی بایران نهاد و در آن لودش بسیار فتوحات و میرا دست داد و با گر حیان رزمی صعب کرد  
 و ظفر یافت بقتلش گرفت و متوجه عراق بکشت و انالی اصفهان از مفسد می خویش بقتل رسیدند صاحبقران متوجه شیراز شد  
 زمین العابدین والی شیراز که از آل مظفر بود بکشته گردید و سلطان حماد الدین والی کرمان و شاه جیحی صاحب یزد و والی سرخان  
 و حکام لار بجدت پیوستند و در حال این احوال بو قیش خان والی دشت تجاق با خواهی قمر الدین پادشاهزاده نامی جوچی شراور  
 قمر الدین را با سپاهی که آن بجا لک صاحبقران فرستاد قمر الدین و ران دیار خرابی بسیار کرد و این خبر در مفرده روز از قند  
 بشیراز رسید صاحبقران جوچی لب قند فرستاد و ولایت فارس و کرمان بر آل مظفر منقسم ساخت و بوقیشافت و پیش از وصول  
 او بخانقاه بازگشته بودند پس خبر رسید که طائفه از شاهزادگان جوچی شراور هنوز در خوازم آمد صاحبقران در مقصد و نونو  
 متوجه خوازم شد و خاغان بدشت گردیدند صاحبقران خوازم چنان ویران کرد که یک کس در آن نماند و آن مملکت سه سال  
 همچنان خراب بود و آنگاه آباد گشت و در آن آوان بجا پیران سر ترام که دختر صاحبقران را در جباله کج داشت و واسطین  
 خندان بود و عصیان و زید منرا عمر شیخ روسی با و آورد و را گرفت و با برادرش ابو الفتح بقتل رسانید و درین سال سور  
 و در گذشت صاحبقران لبش سلطان محمود خان را بجا می او بجالی گرفت و در او اخر این سال بو قیش خان با سپاه قیاق و طغان  
 و قس و سایر ممالک جوچی خان روسی بماد را و الله مر نهاد و صاحبقران روانا آورد و بر مقدمه او بعد از رزم ظفر یافت و در  
 به بو قیش آورد و بو قیش بچنگ بدشت تجاق گردید و در آن ایام حاجی بیگ ابن محمد بیگ جوینی فرمانی بن امیرارغول شاه جوچی  
 فرمانی والی طوس بگمان آنکه صاحبقران از بو قیش خان منظم شده در طوس بنام بو قیش خان خطبه خواند و یوسف خواجی لب  
 قمر الدین را که آنجا محبوب بود و بیرون آورد و با بارت نشانند طائفه از سزندانان با و پیوستند و فیوط و غیره امرای صاحبقران  
 که در هرات بودند طوس را محاصره کردند صاحبقران آگاه شد میرزا امیرالشاه را بنجر اسان بازگردانید میرزا پیشاپور شد و  
 سزداران را بخرمیت و او متوجه طوس گشت و فیوط و غیره بجدت پیوستند حاجی بیگ جوینی فرمانی از قلمو بگریخت و گرفتار شده  
 بقتلش رسیدند امیرزاده هزار کس از انالی طوس بکشت و شهر را ویران کرد و در سن مفتحند و نونو و دو و جوچی صاحبقران  
 لغزم رزم بو قیش خان سپاه کرد و لبست هزار سوار بچته فرستاد و ایشان از اکالیغ بگذشتند و شنیدند که قمر الدین گردیده

بر بعضی رفته که از آنجا سمور و قاقم می آرند اهل چند می را از آب بگزارند تا ایشان را غوغای بر درختان چمنو بر که در انعام بود و ند  
 نهادند و بعد از ششماه بسیر کردند پس همدین سال صاحبقران متوجه بوقیمیش خان شد و امر فرمود که هر کس یک کمان بی تیر یا تیر کش همراه آورد  
 و فرمان عیار کرد و هم این حکم نمود که سیان یکس یک پنب کتیل باشد و هر کس یک کلند و یک واس و یک آره و یک تیشه بر و صد سوزن و یک و رشت و  
 نیم من رگیسان و یک چرم و رشت و یکیک برک با خود آورد پس بر آب خجندیل بسبت و بگذشت و زمستان در تاشکند سلاق و در گرفت  
 و در صفر مقصد و نو دوسه مجری روی بدشت بخاق آورد و در راه بلجیان بوقیمیش خان رسیدند و اسپیک شتا را آورد و در آن  
 جانب او معذرتها کرد و در پیچ و در گرفت صاحبقران کجک طاق رسیدند و به الخ طاق رفت و آنجا ستاره ساخت و سکر اسان تاریخ  
 وصول او را بران کردند صاحبقران مترقب با آنکه چند ماه راه آبادی دور ماند و در لشکر قحط افتاد و بهای گو سفند بصد و نیاز  
 رسید و کمین غله بسنگ کلان که ده من شتر غنیت بصد و نیاز کنگر رسید لشکریان و ران بیابان بشکار و غلف روزگار میگزارانید  
 صاحبقران بفرموده تاشکار جمع آورد و مدتی بان قناعت کرد و ندگو نید و ران صحرا شهابا موشان از سوراخ بیرون آمدند و آنرا  
 بلبل سرانیدند پس صاحبقران از آب نوبل بگذشت و دران بیابان یکپس ندید شیخ داد و در کمان بر حسب فرمان یا همی بخاک  
 رفت و چند جالوران در صحرا بید آنها گرفته بخدمت رسانید صاحبقران از اخبار بوقیمیش خان پرسید و میزد تا آنکه در بسبت و نیم  
 جمادی الثانی تو رسید و بگذشت آنجا خبر یافت که مخالفان نزدیک اند پس در غره رجب النسال بیکار آب نیک رسید و آنجا شنید  
 نشسته است لشکر عظیم جمع آورد پس آنکو تیمور بر لاس را بخر گیزی فرستاد و او بسپاه بوقیمیش خان  
 بملک بن یادگار بر لاس و رمضان خواجه از لات اقبال رسیدند و دیگر مله میانش بخرختند و  
 ان شمش ماه بود که بجانب شمال میرفت لشکریان بوضعی رسیدند که قتل از غروب شفق انجم  
 بالنسال صاحبقران در موضع مندرجه بر بسبت سپاه پرداخت و مهفت غول مرتب ساخت  
 بوجی نزا و چون باس تیمور اعلان سبک یاری و ایل قشرا اعلان و جیه اعلان و امرای ان لوس  
 یقرا و عیسی بیگ و فو فو سی روی بر زم گاه ندا پس محاربه عظیم اتفاق افتاد بوقیمیش روی  
 بکر و صاحبقران خود متوجه او شد بوقیمیش خان بگریخت و از شانها دکان جوجی نزا و کوه  
 میش خان در گوشه های پس بر دند بخدمت پیوستند صاحبقران سپاه بقاغب مخالفان فرستاد  
 جی خان گزرا نیده باز گشت و در فلقیده النسال به ابر از رسید پس بسیر قدر رفت و میرزا  
 عدو نو و جیار بجای حکومت شمال و غرین تاحد و دند بمر زامیر محمد جیانگیر تفریق نمود و در  
 یران شد مورخان از ان بویزش الحیاله تعبیر میکنند با بجمه صاحبقران باز نذران رسید سپه  
 تخص شد صاحبقران بمحاصره پرداخت و بالاخر سید کمال الدین رسید رضی الدین امان  
 چون به پیشین داشتند معاتب شدند صاحبقران سید کمال الدین را بخوار زم فرستاد و بسپاه  
 نفع اقبال رسانید و در محرم مقصد و نو دوج مجری بسامیان کوه بیستون و در قوالت شش  
 شست و او و قلعه سفید بکشید و بشتیر از رفت شاه منصور از اولاد مظفر و الی شتیر از بمقابله

کر بوقیمیش  
 و جوارش  
 صاحبقران  
 ظاهر میشه  
 و بوقیمیش  
 چون سلیم  
 بمرا اعرش  
 و قلع تیمور  
 بسبت شد  
 و آنجا سپاه  
 رجب النسال  
 کمال الدین  
 خواستند  
 از نذران  
 و محرم و سپه

پیش آمد و قتل رسید صاحبقران تمامی آن منطقه جمع آورد و بکشت چنانچه در جوانی گذشت پس صاحبقران با صفهان و بهمان  
شد و قرامچر کمان را که در کوهستان نشسته و رایتها بسته بود و به تعجیل بر سر او رفت و معه هم اسبانش قتل رسانید و در رمضان  
آنسال المچی سلطان محمد ایلکانی صاحب بغداد شد سلطان جسر برید و دیگر بخت صاحبقران کشتی بدست آورد و از آب بگذشت  
سلطان احمد از راه کر بلا بدمشق رفت حافظ نورالدین عبداللہ المشهور بجا فظ اینزد گوید صاحبقران روزی مرگفت و در آن روز  
از من تقصیر رفت اگر چنانچه بر وجه رسیده بودم به آب رده میگذاشتم سلطان احمد را و سگهای من که با حمله صاحبقران چند می بخور  
بسر برد و در آخر آنسال قلعه نگریت را که اقامتگاه بکشو و در مهند و کوه و دشت بجزی و دیگر با در غم رزم بودم پیش خان کرد و روی  
بدشت قبیاق نهاد و عرض سپاه ویدار اب تیمور که در دامن کوه البرز است تا وریای قلزم که پنج فرسخ است سپاه بالستیا و در  
خلال این احوال سلطان احمد ایلکانی بر بغداد و استیلا یافت با حمله بودم پیش خان لشکر کرد و در زمی صعب نمود بزمیت رفت صاحبقران  
او را تعاقب نمود و لشکر صاحبقران با اطاعات غارت کردند صاحبقران قومری خان اعلان را که هم امش بود از آب آتل بگذشت  
و حکومت دشت قبیاق و اد میرزا میر محمد بن میرزا عمر شیخ متوفی را بشیر از بازگردانید شمس الدین عباس و غیره را بسمت و نشان  
الیشان بشیران آمدند و خبر یافتند که فرایوسف یا بسیاری از پادشاهان طاق آمده میرزا میر محمد بمقابل داشت و قتل و فرایوسف  
منظم گشت میرزا میر محمد بشیر از نشان داشت صاحبقران متوجه بر دوش گشت و بهت بر مضبوط دشت قبیاق است و مشکور را که از اعظم بلاد و  
است رسیده تاراج کرد و بحصار از نرق شد و بگرفت و متوجه کوه البرز شد و بسیاری از کافران آنجا را بکشت الگاه بشیر سرای  
رسید و خراب کرد و دشت قبیاق فتوحات بسیار دست داد پس در بهار سن مهند و کوه و دشت بجزی براه در بند مر اجبت نمود  
با استحکام قلعه و در بند که از آن براه بدشت قبیاق رفته بود و فرمان داد میرزا میر الشاه را تحت هلاک و خان داد و آن عبادت است از  
ورند ما کور تا بغداد و از حد همدان تا سرحد روم پس میرزا میر الشاه را رخصت کرد و بسیاری از باغای بقایای آن  
و رزم بکشت و بجان شد و نهادند بگرفت و بسوخت و افواجش بشیر از شد تا بلاد و سواحل و کمرات بکشو و صاحبقران  
با و را دالنه شد و بسیر قند رسید و خراج سه ساله آن و یار بر عایا بخشید و در مهند و کوه و دشت و در سمر قند باغ سعال طرح انداخت  
و عمارات آنرا در چیل و پنج و ز با تمام رسانید و حکومت خراسان و سیستان و مازندران تا حد و کمر از شاهنخ تقو لیس فرمود و  
درین سال المیحیان مغو خان از حد و حمای نیامدند و رخصت آنطرف یافتند و درین سال پیر محمد جاگیر محاصره کرد و صاحبقران  
خبر یافت و بالشکر بسیاری روی بپای نهاد و به اندراب رسید از شهر هزار مرد بگزیده بکافران کبوتر و سپاه بوشان شتافت  
و به موضع جادل رسید سواران پیاده شده بر کوه رفتند تا آنکه قناب در برج سلطان بود و بر قناب بسیار یافتند و ز قلیل جبال  
بطنا بفرود آمدند و بهر صاحبقران بجزی از چوب ساختند و طنا بهایران بستند صاحبقران تا چند می در آن شسته و فرود  
و یک فرسخ پیاده رفت پس چند اسب را طنا بهایر کردند و اعضا بته از کوه بریر آوردند و اسب سلامت بر سید صاحبقران  
سوار شدند و دیگران پیاده روان شدند و بکوه مخالفان رفتند کفار کثور مقابل عظیم کردند و بغداد از سه روز امان نخواستند  
و بخدمت پیوستند و مسلمان شدند صاحبقران ایشانرا خلعت داد و باز گردانید و انبیا عید بکشت صاحبقران و دیگر روز  
روسی بالیشان نهاد و بکوه رفت و هر که یافت بکشت و امر کرد تا کیفیت آن فتح را بر سنگ نقش کردند پس بکابل شد

ایلیچیان حکام حیدر و مغولستان و از بکستان بخیریت رسیدند صاحب قران سلطان محمود و خان و میرزا رستم را با سپاه سرالبنار به هندوستان روان  
کرد و با چند هزار سوار از بی متوجه شد و در شهر قصد و یک هجری برکنار آب سبز بوضع رسید که سلطان جلال الدین منگرنی با چنگیز خان  
انجا رزم کرده بی کشتی برآب رده گذشته بود پس پل بست و بگذشت و به بلخی شد و غارت کرد و پس بکنار آب سپاه رسید و ضربت کرد  
بعد از رزم منظم گشت ایلیچ سکنر شاه والی کشمیر برکنار آب سبز بخیریت رسید و چون از چندی در اردو بماند میرزا پیر محمد جالگیر که ملتان  
را بمحاصره کرده بود و بعد از شش ماه بکشت و در کنار آب سپاه بخیریت پیوست صاحب قران چون اسپان لشکریان او تلف شده بودند  
سی هزار اسب و در نایک روز با ایشان پنجصد پس به اجوین رفت و قلعه را قمر اکبر بشو و در خاک برآید ساخت و ده هزار کس بکشت  
پس سرسی و قلعه فتح آباد و اهرونی بگرفت و کلنل رسید و آنجا سلطان محمود و خان که بیشتر تباراج بعضی ازان دیار آمده بود بخیریت  
پیوست صاحب قران تبریت سپاه پرداخت و مینه و مسیره و قلنگاه و سراول چند اول بسیار است او را بکس سپاه ماسر و دیگر شش فرسخ  
و دو میل بود و از آب چمن گذشته و در وی بدی نهاد سلطان محمود بن سلطان فیروز صاحب دهل و دلاو اقبال خان غرم رزم  
کرد و در طاقه از امانی هند که در لشکر صاحب قران محبوس بودند گفتند انیک پادشاه تا قصد پادشاه شما کرد و زود باشد که خلاص  
شوم صاحب قران از آنکه مبادا منگام رزم دارد و فساد کند صد هزار کس از محبوسان بکشت و دیگر رزم سلطان محمود و دلاو خان  
با ده هزار سوار و چهل هزار پیاده و صد و بیست فیل از دهل برآمدند سپاه صاحب قرانی را از فیلان توهمی عظیم بود تا خدائی کنند  
و در پیش ان گاومیش ها پیله می نهشتند و پای های ایشان را بچرم گاو استوار بستند و خاری خشک در راه بیلان ریختند و انگاه  
مقابل عظیم اتفاق افتاده و بالاخر دلاو اقبال خان با بیلان از قلنگاه حمله آورد و سپاه صاحب قران بر حجم آمده و بیلانان را بر خاک انداختند  
دلاو اقبال را زخمی صعب کرد و با سلطان محمود منظم لشکر گریخت و همان شب سر خود گرفت و دیگر روز صاحب قران لشکر رفت و شهر  
دهل با اسم سلطان محمود و صاحب قران و لیعهد میرزا محمد سلطان ترتیب یافت صاحب قران چند فیل لبه قند و همچنین دیگر جاها بولایت  
خولیش فرستاد و از اهل صناعت اهل حرفه هر کرا یافت از دهل کوچانیده لبه قند روان کرد و پانزده روز در دهل لبه قند و پس رو  
قلعه میرشته نهاد قمر اکبر بشو و در قلعه نام نمود پس بکنار رود گنگ رفت و موعه فتوح شد و بگرفت و بکنار دریای گنگ از طرفی  
که در پای مذکور بحر جان یافته بود و میرفت تا بجای رسید که سنگی بشکل گاو می ساخته بود و در اتم گوید هنوز آن را کوکله نمید  
که آب گنگ از آن بیرون می آید صاحب قران لشکر را تا بخت اطراف فرستاد پس ایشان را جمع آورده متوجه کوهستان سلو که گشت ای  
آندیا رنجیال سافحه پناه بردند صاحب قران در مدت یکماه در کوهستان سلو که شخصت نوبت با کفار مقابله کرد و عتایم مو فوریست  
آورد و بسیار می آبکشت و متوجه جمون شد و در آندیا ر دیا ر بگزاشت و خضر خان را که از امرای هند بود و از پید سارنگ خان گریخته  
بخیریت پیوسته ایالت ملتان و اولیس رو با و را از انهر نهاده و در شعبان آنسال لبه قند رسید و سازنکیان اسیر شده بود  
تا د فیل نزد میرزا محمد سلطان که در حد مغولستان بود و فرستاد و در سمت قند لغارت مسجد جامع فرمان داد و در شهرتم محمد شهنشاه  
و دو هجری دیگر بار متوجه ایران شد منوچان را از ان یورش و در سن هفت ساله تعبیر کند و در ان ایام خضر خواجه خان پادشاه سوتی  
در گذشته و میرزا اسکندر تا آنکه پانزده سال بود و با اتفاق امرای صاحب قرانی روی بمغولستان آورده و بخد و کاشغر رسید  
و بسیار کندن را غارت کرد و با فتوح ستافت و استقلال یافت بسیاری از مغولستان بگرفت و غریمت چین کرد و امانی آنجا اعط

کردند شهر سپیدند میرزا اسکندر بن فیصل که دو یکا شتر بازگشت و درین سال صاحبقران بگره چنان شتافت و در بسیاری ازان دیار و بار  
 بگذشت و دوران ایام سلطان احمد ایکافی که بار دیگر برانداخته بود از امرای خویش متوجه گشته یکیک از ایشان را طلب  
 میکرد و میکشت و متنبه شدن او از سخن فرارش است از نیل بازداشتن و بسیاری ازان اهل حرم را در آب غرق کردن اینهمه در نفس برین اقلیم  
 بعد از احوال جنگی و در ذکر ملک ایکافی میفرمودم است با بچه سلطان احمد از بغداد با شش سوار پیش فرار و سب رفت و او را با تیرا که  
 بشهر آورد و از بیم صاحبقران آنچه توانست برگرفت و بپرورم شد و در راه میان او و قمرالوسف از آن تخلف کرد و سلطان احمد ایکافی  
 نزد قیصر روم ایلدرم تاثیر پذیرفت و قیصر با استقبال او شتافت و از اسب پیاده شد امیر طبرین والی آذربایجان بخدمت پیوست  
 و کلاه و کمر صحر و علم و بوق و نقاره یافت و بازگشت صاحبقران از دیاربغ بگره چستان رفت و پانزده قلعه برگرفت ملک گرگین  
 حاکم گر چستان بگره چیت آخر بایان بخدمت آمد و دوران نشانی ایلدرم بامیر طبرین والی آذربایجان را بمبتا بعت خود خواند صاحبقران  
 نامه باو نوشت و از ازان منع کرد و قیصر شنید و در مخالفت صاحبقران بالشکر فراوان روی لبواس نهاد و در راه امیر طبرین  
 بخدمت پیوست صاحبقران در محرم سن شصت و سه هجری قمری آفراسیاس برگرفت و هزار مرد و دانه و میان زنده بگردید و در آن  
 حصار با خاک برابر ساخت و بطلب و استیلا بگرفت و در ویشام نهاد و امانی طبعه قلعه بسیر و دند و امان خواستند صاحبقران در  
 نهم ربیع الاول بحد و حلب رسید بیرون و تیمور باش با عساکر شام از شهر بیرون آمدند صاحبقران ترتیب سپاه کرد  
 و مقدمه را بقیلان کوه پیکر پارس است و روی ببرزنگاه نهاد و شامیان بعد از رزم بنزیمت رفتند صاحبقران شهر حلت گرفت  
 و بیرون و تیمور باش اقبلوال پناه بر دند و بالآخر امان خواستند و قلعه سپردند صاحبقران ایشانرا حبس فرمود و احوال و  
 اقبال را در قلعه جلب گذاشت و سید بدالدین شاه شامان سیستانی را بجا فطرت آن لقین نمود و بکمار رفت و بکشت و پس  
 و بعلبک شتافت و منبر ساخت و متوجه دمشق شد ملک فرج والی مصر از مصر بدمشق آمد و دو خدای را در صورت رسولان نزد  
 صاحبقران فرستاد و فرصت یافته بنروی نامید صاحبقران را خواجه مسعود و سیمایی ازان کید آگاه ساخت صاحبقران هر دو را میکشت  
 و لقبیل بیرون و تیمور باش بر سائر اسیران حلب فرمان داد میرزا سلطان حسین دختر زاده صاحبقران با خواهی مقصدان زار و برانده  
 بدمشق رفت شامیان او را مقدمه نظر انگاشتند صاحبقران بحد و دمشق رسید و در غریب ان نزدیک کرد و دوه روز بماند چون  
 در آن حار و از علف اثر نماند کوچ فرمود و بالقوط و مشتی بود و شامیان آنرا بر ضعف حمل کردند و از شهر بیرون آمده لغائب گردید  
 صاحبقران بازگشت و در زمی صعب کردند شامیان منظم بشهر بازگشتند میرزا سلطان حسین که سردار همیشه شامیان بود و بر دست  
 سپاه شاه رخ گرفتار شد و بیکم صاحبقران مجبوس گشت پس او را چوب باساق زدند و بگذاشتند صاحبقران دیگر روز رو  
 بقلعه دمشق نهاد و هنگام شب ملک فرج حباب مصر از دمشق برانده بمصر گریخت صاحبقران بمدمشق استیلا یافت و در روز جمعه  
 بر سر بری امیه بنام او خطبه خواند مولانا جلال الدین و مولانا می سلمان طیب را با جمیع پیشه و ران آنجا کو جانیده بسر قند فرستاد  
 و دو قبیله از شک سپید بر سر قبر امیر المومنین ام سلیمان و ام حبیبیه لبافت صاحبقران در شعبان آنسال بتاخت و مشق اوم فرمود  
 لشکر باین هر چه یافتند بگریختند و هر که اویدند اسیری بیرون و در دمشق خریک بگذاشتند پس آتش در شهر زدند و بچندین طایفه  
 و دیگر شهرهای شام را و حلب را غارت کرد و از آب فوات بگذاشت حکام اقلع اطاعت کردند صاحبقران بقلعه نصیرین شد

وسواران را خراب ساخت و میرزا سلطان حسین و میرزا ابهر محمد بن محمد و میرزا ابابکر امیر شاه جهان را به تشریف قلعہ السنجی فرستاد ایشان بر قلعہ و قلعہ  
بکشیدند و دیگر حصاران شکرند ملک گرگین اطاعت کرد تا باز گشتند صاحبقران بکوه وصل ششافته و روی بفریاد نهاد و عراق را با میرزا شاه رخ تبریز  
فرستاد و فرج که بعد از رفتن سلطان احمد بر لاجورد مستولی شد و توشیح گشت سپاه صاحبقران بجای خود پرداختند و فرج بر کشتی نشست و بگریختن  
و در راه غرق گشت صاحبقران لاجورد و بگریختن و قتل نام نمود و بر صیقل و کبر و بر پا و نیز انظار نمود و خیر از مساجد جمیع عمارات را منهدم ساخت  
و اوایل سن شصت و چهار هجری متوجه آذربایجان شد گویند که در آن ایام صاحبقران لبشام بود و ایلدرم بایزید با تمام قلمه سراس  
بآذربایجان آمد و قراقرق را بگریختن و لشناعت سلطان احمد را بیکانی امارت آنجا بدستور و امیر طبرستان را داد و وزن و فرزندان او را بلیون  
فرستاد و خود غم نشین آذربایجان کرد و صاحبقران متوجه تبریز شد و از آنجا مراجعت شد و امیر طبرستان از آنجا بخدمت پیوست صاحبقران  
متوجه صحرائی نمیکو گشت ملک گرگین والی کرخستان بزا و خود را با تحف و هدایا بدرگاه فرستاد و میرزا محمد سلطان بموجب فرمان که از قلعہ  
متوجه اردوشده بر و جمع آمدند میرزا ابابکر و امیر جهان شاه بموجب فرمان روی بفریاد نهادند تا گاه در رسیدند سلطان احمد  
با پسرش سلطان طاهر سجده رفت و از آنجا نیز بگریختن و در فرابع ایلیچیان قیصر روم در رسیدند و سخن از صلح گفتند صاحبقران گفت  
قرا یوسف را از ملک برانند و یانزد وافرستند و یا قتل رسانند و گویند که رزم را آگاه باشند پس بفرمان داد و در سیزدهم  
رجب آنسال متوجه روم شد و بلیون اسی سکمو رسید و به الطاق شد لشکریان را از رویان هر اسی عظیم بود و چه شنیدند که ایلدرم  
بایزید و از دوه هزار سنگ بآن دارد و دیگر چیزها را باین قیاس میکردند و با حجاج صاحبقران از الطاق ایلیچیان نزد ایلدرم بایزید  
فرستاد و قلعہ کماج طلبد شت پیغام داد و که چون قرا یوسف از روم گریخت بود و فرزندان او در آن دهن فرستاد و هند را بلیچ بگریختند و بود  
که صاحبقران بآذربایجان رسید و میرزا محمد سلطان بقلعه کماج که بهفت فرسخ آنست فرستاد و میرزا محمد سلطان قراقرق را بفرستاد  
ساخت صاحبقران آن قلعہ بامیر طاهر الدین داد و بخبر و دسمواس شد ایلیچیان از روم در رسیدند و مخالفت قیصر عرض دادند  
صاحبقران عرض سپاه دید و ایلیچیان قیصر را باز گردانیدند و چون شنیدند که قیصر بالشکری عظیم به بولخات آمده صاحبقران اراق را  
عزل نمود و از سواس شش روز بقیصر روانه آنجا بجا آورد و در لفر شهر روانه آنجا به سه روز به آنکو رسید و رفت و قلعہ بکوه به امجا صه کرد  
و هنوز مسخر نکرد و بود که قیصر نزد یک رسید صاحبقران بار و باز گشت و دیگر روز سوار شد و در قلب جامی گرفت و میرزا شاه رخ  
تحلیل سلطان و امیر سلطان و امیر یاد کارا بد خودی و رستم طغای طوغا و سونجیک بهادرو و دیگر اهرار بمیسه فرستاد و میرزا سلطان  
و غلطان لواچی بود و میمنه به میرزا میران شاه و امیر نوالدین و امیر زندق به لاس و علی قوجین امیر طبرستان و شیخ ابراهیم میرزا  
سپه و قبل ایشان میرزا ابابکر و امیر جهان شاه و فراخان تانبا بود و نزد یک بقلب بدست راست ماسمور اعلان و شمس الدین  
المالیت و بر جانب چپ جلال اسلام و اسکندر بنی و شاه شان سیستانی جامی گرفت و در پیش امیرزاده محمد سلطان و میرزا ابهر محمد  
عمر شیخ و برادرش میرزا اسکندر و امیر شمس الدین عباس امیر شاد ملک بودند و قیصر نیز صفایا راست و سپه خود سلمان جلای را بر  
میمنه و سپه دیگر را بر میفرگماشت و سپه دیگر محمد جلای را با عطای امر چون مال فوج با سپاه علی پاشا تیمور باش و خواجہ فیروز  
پاشا و بمیسه بیک و تحلیل پاشا و صرا و پاشا و فرزا پاشا و امل بوکان و سپه کی منش را پیش شاه باز داشته بودند و سپه لاس فرجی  
که برادرانش بود باسی هزار سوار از مردم و خجی پیش قول جای داد و ایشان همه سپاه پوشیده بودند و بر عادت خود سرتاپا





زین که بسیاری از فرزانان در کیهان آنرا برپا می کرد و در دوازده پایه داشت و چندان وسیع بود که در سایه اش دوازده هزار کلبه ایستاد  
 نشت پس در آن ملک آفاق جمع آمدند و در آن اوان والی سعید محقق و بها یاجد مست فرستاد و پیغام داد که سلطان احمد و قزاقان و یغما  
 بهر چه فرمان شد با ایشان عمل کند صاحبقران ایلیان سلطانین مصر و روم و شام و دشت قحط و سهند را باز گردانیده و میرزا محمد و بای  
 و میرزا میک احمد را بقصد بار روان کرد و مکتوبی بپسر خسرو که در طول محبها و گمراهی آن پسر در نوشته بود وندایامولانای عبداللہ کسی بمصر  
 فرستاد و پیغام داد که سلطان احمد جلایرا بدرگاه فرستند و قزاقان و سفا را بنده از بند جدا کنند اگر آگاه حکومت با سکنند و سرزمین و حیم با خود  
 حنا می بپزند و الف بیک و اندکان و رشکنت و طرز و کاشغری و نو اخی چنین بپیرزا ابراهیم سلطان تفویض فرمود و ایشان را بان و نیاز  
 فرستاد و فرمان داد که سپاه و رکنی جمع آیند پس طائفه را که در یورش گذشت به همراه بودند صد و شصت و دو نفر و شصت و دو  
 و دوازده چار بولد و دوازده تارینج رشیدی مسطور است که صاحبقران قصد حنا می کرد و شصت و چهار مرد و راعل و شصت ساله داد  
 و این پنج نفر خان نوشت و در احوال خضر خواجہ خان گذشت القصد سپاه شاهزادگان و بنیر و بنیر زادگان صاحبقران زیاده بر علوفه  
 خواران صاحبقران بوده اند یا بجای از خود نشاء را در سفر قند گذشت و بباداد باندی قانان بادشاه حنا می که از یکتور خان خرد  
 منبرم شده بخیرت صاحبقران آمده مسلمان گشته بود و چنانچه در ضمن فرزندان لولیان گذشت و در حجابی الاول غم حنا می  
 و از ششون که بخت بسته بود بگزشت و دوازدهم به ابرار رسید و در شنبان مرلیض شد و چون دانست که مرض موت است فرزندان  
 و امیران را وصیتها کرد و دوازده نفر را با خود و گفت از روی نماید ملاقات فرزندانم شایخ که در خراسان است  
 پس گفت و لعلید میرزا میر محمد بن جهانگیر است پس در مقدم شنبان آنسال در گذشت و در سمرقند فون گشت و سی و شش  
 پس و بنیر و بنیر زاده باز ماند و چهار پسر داشت اگر و قایل تمام اولاد و اخاد صاحبقران را بنویسد و قریب باید نیازان  
 از آن گذشت و بد که بعضی از آن باختصاص می برد و اندو که میرزا جهانگیر میرزا غیاث الدین جهانگیر بن امیر متوکر گورکان و لعلید  
 و بنیر گترین برادران بوده لعلید پدر و در گذشت و پسر بزرگ او محی سلطان و لعلید گشت او نیز وفات یافت صاحبقران بعد از  
 برادرش میرزا میر محمد بن جهانگیر را و لعلید ساخته و در گذشت حکومت بلخ و قندار و بلخان و کابل و خد و دهنر میداشت فکر  
 میرزا عمر شیخ که پسر و صاحبقران است لفرمان پیرایالت فارس داشته اند اولاد و میرزا عمر شیخ سلطان حسین بالفرا میرزا بن میرزا  
 غیاث الدین بن میرزا بالفرا بن میرزا عمر شیخ از مشایخ سلطانین روزگار است و بعد از او پسران او بدیل الزمان و میرزا مظفر حسین  
 میرزا بشر گشت پادشاه شدند و در یک سکه اسامی هر دو نقش کردند و ولایات بالناصفه قسمت پذیرفت هر چند امیران گفتند که دو  
 پادشاه در یک ملک صورت نمیدرید و در نه گرفت و مدتی سلطنت کردند و اخاد ایشان در آخر از آسیب سپاه قزاقان برآمد  
 هایلون پادشاه به سهند افتاد و دلبسر برد و بسجاعت اشتها ریافتند و کمر میرزا امیر الشاه لیسر سوم صاحبقران است او تحت  
 بلا کونان را که عبارت از عراقین و آذربایجان و روم و شام است در تصرف است و میرزا خلیل لیسر میرزا امیر الشاه است که بنو  
 و سمرقند بر تخت نشست و دوست بزدل کشاد و خزان صاحبقران را و در اندک زمان بخلائق بخشید و چون میرزا شایخ لیسر قند مسطور  
 شد بجز از رفت و آنرا بی یافت ناگاه سر عصبی او بدری رسید آنرا نگرفت و در جنب افکند و گفت همین یکدم از گنج پدریافتیم و بنیر  
 میرزا شاه سلطان البوسید میرزا است که از عمر شیخ میرزا از اساطین سلطانین روزگار است چون میرزا لطیف میرزا بن ابوالحسن

میرزا ابن شاهزاده بن صاحبقران در خراسان پادشاه شد سلطان ابو سعید میرزا در آخر عمر عبد اللطیف میرزا از سمرقند بخارا رفت و در او غلبه بخارا گرفت و حسن کرد و چون عبد اللطیف میرزا قتل رسید متوجه سمرقند گشت و بامیرزا عبد اللطیف بن میرزا ابراهیم سلطان بن میرزا شاهزاده صاحب بخارا رزم کرد و منزه مکرستان افتاد قلعه در حدود دیار ما و راه را از انهر بست آورد و فوجی از سپاه میرزا عبد اللطیف را که بجز گشت و اندک بجای نماند گشت میرزا عبد اللطیف بنفس خویش قصد کرد و سلطان ابو سعید از ابوالنجر خان او رنگ استمداد نمود و ابوالنجر خان با دوست سلطان ابو سعید از پاشلیک و خجند لشکر جمع آورد و بامیرزا عبد اللطیف رزمی صعب کرد و ظفر یافت و او را بگرفت و کشت و در سمرقند بر تخت نشست آورده اند که در عهد سلطان ابو سعید در خراسان مخصوص بهرات تحت افتاد سلطان سپاه از قلمت سپاه او آگاه گشته با اتفاق گیرد گیر روی با و آوردند سلطان ابو سعید میان هر دو میسر حسن با و مصاف داده و مینه و میسر سلطان ابو سعید قلمت ایستاده بود چون مخالفان تباراج مشغول شدند حمله آورد و ظفر یافت و در شت قصد و مفتاد و یک مجری بدخشانرا سینه ساخت و شاه سلطان محمود بدخشی را که از اولاد اسکندر رومی بود و مع فرزندان قتل رسانید و آن در صحن بدخشان گذشت بسوی بگزشت که دولتش زایل شد چه در ماه شعبان سن شصت و هفتاد و دو و مجری هر گاه که ماه در عقب بود متوجه عراق شد حسن بیگ آن قومیلو را می آنجا اظهار طاعت کرد و قبول نیفتاد حسن بیگ عرض خدا داشت که هنوز آفتاب از مغرب نبرآمده و در توبه باز است اگر گناه هست کرده ام بخشند و چندان فرصت دهند که در مستان بگذرد و پرنش کم گردد و در اتمیها صاف شود تا تاثیر جوید که م سلطان قبول نکرد و در جواب گفت که رایات خالیات متوجه القصب است هر چه صلاح باشد خواهد شد راقم حروف گوید از سخنان کنه خیر است که بزرگترین خطای آن است که کارزار کنه با کسی که صلح خواهد چنانچه شاه عالم ثانی پادشاه و شجاع الدوله وزیر بامداد میر محمد قاسم متوجه عظیم آباد شدند و آنکه نمایان هر چند صلح خواهد شد شجاع الدوله نیز پذیرفت بالاخر در رزم منزه مکرستان با بچه حسن بیگ نامساعد و سختی زمین نهاد و میرزا یادگار میرزا نادره میرزا شاهزاده را بر تخت نشاند سلطان ابو سعید بحد و قرا باغ رسید و بسبب قلمت خورونی متوجه محمود آباد شد و در راه لجه اهی رسید که علف آن زهر بود هر چهار پاچی که بخورد بمرد و سلطان ابو سعید برابر محمود آباد رسید مقام حسن بیگ برادر و یک بود راه با ضبط نمود و طالع را که از فارس و عراق بار دومی سلطان میر قند حسن بیگ مانع آمد و همچنین روزی از شروان هر چند کسی خورونی بار دومی بردند شروان شاه را تهدید نوشت شروان شاه مخالف سلطان آشکارا کرد و او را بر دوی خورونی بار دومی سلطان ابو سعید مانع آمد و سپاه را از قلمت ماند و متوجه اردبیل شد و در راه حسن بیگ یاسه هزار سوار در رسید و پانصد کس از امرای چیتیای را بکشت و دیگران بهزیمیت رفتند سلطان ابو سعید عاجز آمد و صلح خواست حسن بیگ شیراز صلح باز آورد و ایچی باز کرد و انید و از پی آن لشکر حسن بیگ در رسید سلطان بهزیمیت رفت خواست که از ان مملکه بیرون رود و پیش پای می نهد او سلطان آنروز براسه سوار بود که چهل فرسخ در یک روز میرفت و آن است بر زیر او سستی کرد و یک از التشن گفت این جهان است که روزی چهل فرسخ میرود پس سپ خود را سلطان داد سلطان بر نشست و خود بر اسب سلطان سوار شد چنان از ان مملکه بیرون برد سلطان گرفتار گشت حسن بیگ اول شراکط قلعیم سلطان بجا آورد پس شکایت آغاز نهاد و او را باز کرد و انیده خواست که اسب با و برساند امر گفتند اگر او خلاصه یابد و بخراسان رود از او این نتوان بود پس او را بامیرزا یادگار محمد سپردند او لقب خاص جاد خویش آماده شد و قتل رسانید



امیر تیمور صاحبقران و فرزندان بجلال اسلام و زیر صاحبقران بود و وقتی مغول گشته بود و سواره مبتلا گشت محصلان لشکر کشیده آنچه بخت  
بگرفتند و باز لشکر کشیدند و داد کار و یکی بگرفت و بر لشکر خود و دود میبوش افتاد و بکجه صاحبقران جراحان ابلج او را نیک کرد و دود خواجه  
عماد الدین مسعود و همپای وزیر صاحبقران بود و وقتی ایلیچی از مصر بیاید خواست که با صاحبقران مصافحه کند و خواجه گفت که در مصر  
مدای بسیار است و دستور نیست که با دشمنان با ایلیچی مصافحه کنند پس احتیاط کردند و خبری از آستین آن بیرون آورد صاحبقران گفت  
ایلیچی فرمانداد امیر علی که کشتاش از امرای میرزا شاهخ زرقی و دایمی و مرگ میرزا شاه رخ میعاد کردی این حدیث بمیرزا رسید  
او را عتاب کرد و امیر گفت ایچاوند این از آن میگویم که قرضه داران و دایم عمر تو از خدا خواهد بیشتر از منترش منفرود و اتم خرد و گوید  
امیر علی که در تو این رخ این دانش را که از وزیر فریدون سر زده بود و دیده بعمل آورد و همچنین مطالعه تو این رخ فائده بسیار دارد و امیر علی  
از مشاییر زمان است برادر رضاعی سلطان حسین میرزا بود و بالاخر امیر الامر گشت و از طرف و خوش طبع بود و فضلا و علما و شعرا را دوست  
میداشت و ایشان را بی نیاز ساخت اگر چه تصنیف و تالیف تمام او نوشته اند و مساجد و معابد و خوالی و مدارس و رباطات بسیار ساخته  
گذاشت و وقتی با ندیمان گفت سخن گویند که مشتمل بر چهار معنی بود و یکی فکر رفتن ناگاه علی شیر مبارک نامی غلام را آواز داد و ندیمی گفت  
که سخن بخاطر رسیده اگر امیر نرنجید بگویم گفت بگویم گفت ریش مبارک شما در کون مبارک شما امیر بخندید و او را صلیب خریلی حساب داد  
روزی در حمام فوطه او از عقب کشاده شد و بروی بلبست و پس نگر نیست ندیمی بر در حمام ایستاده بود و امیر گفت که تو هم دیده باشی  
ندیم گفت در سنت امیر بخندید و او را صلیب داد و از سائل امیر علی شیر است از زنی آید کندش منند با تش فرستادم خود بر آید و بخشش  
ندمید که جو حساب است قاراب اسم و لاتی است و در سینه آن گذر بام دارد و صاحب مسالک صالک آورده که طول و عرض و لایت  
قاراب یکمیزل و یکمیزل است و کعبه گفته اند که قاراب شهر لیسیت بالایی ساس نزدیک بیل و صاعون و مروش شانهی در سبب است  
صید کمال خراب است کاشخ و لایت است و در غایت نصارت و عزت است حد شهابیش که همای منو لیسان است و از آن جبال رود  
خانها بجانب جنوب روان است و حدی لباس دارد و حدی بطرفان گذشته بر زمین فالماق و روی آید و آن طرف را بغیر فالماق کسر  
ندیده و ارساس با طرفان صحابه راه است و حدی غریبش هم کوهی است طولانی که کوههای منو لیسان ازین کوه منبعت میشود و ازین کوه  
نیز رود خانها از مشرق بمغرب روان است و در خانه که وضعت الصفا میبوسید که کاشخ از بلاد مشرق است و این سعید گوید که کاشخ  
قاعده بلاد ترکستان است و از سیاحان شنیده شد که کاشخ شهری مختصر است و تمامی ولایت کاشخ و چین در این کوه مذکور  
افتاده و حدی مشرق و جنوبیش ضحاست که تمام جنگل و بیابان و بشیرهای رنگ روان است و در زمان قدیم در آن بیابان شهر بود  
که از آن جمله خوشه را نام باقیست که یک را قوب و دیگر را کنگ گویند و باقی در زیر باران پنهان گشت آورده اند که شیخ  
جمال الدین ترکستانی از اولیای زمان بوده و در شهر کنگ اقامت داشت و در جمعه بعد نماز و غط گفت که حق تعالی برین  
شهر بلائی نازل فرموده و سی لهر را مورا میس فرود آمد و موفد که مقتدر او بود و نزد شیخ که از شهر بیرون رفته بود رفت  
و بنا بر کاری لشهر باز گشت خواست که باز نزد شیخ رود و بسج رفت و وقت نماز خفتن شده بود با خود گفت ترسم فریاد بانگ نماز  
گویم پس بر بنابر رفت و بانگ گفت و دید که چیزی از آسمان می بارید و خواست که بر سر آید و راستوار شده بود باز بنابر رفت  
و حال باز گفت و احتیاط کرد که رنگ می بار و پس چون ساعتی بگذشت زمین را از رویک دید و خود را بریرا کند و ترسان مس

نیم

نزد شیخ رفت و حال باز گفت از غصه بآبی و در می شهر پس شیخ بافتو رفت و مقیم گشت و شهر کلب خبر میرد یک تاندا القصد و ارا الملک کا شفر  
 برد اسن کوه غوغی افتاده آن کوه بر آبی که فرو می آید تمام صرف زراعت و عمارت و ازان آنها یک مین تمام دارد که در زمان سابق  
 و در میان شهر کا شفر میگذاشته و میرزا ابابکر که یک از سلاطین آل ولایت بوده آن شهر را خراب ساخته بر یک پای آن شهری بنیاده و آن  
 و آن آب آسمان از کنار شهر جریان می پذیرد و در شهر کا شفر قریب است و سوراخی در آن گذاشته که اهل آنند بایر صاحب قبر  
 ملاحظه میفرمایند و در جلد موسی آن احصا قصه موسی راه نیافته میرزا حمید و در تاریخ خود آورده که علمای کا شفر راه گاه مسکنه  
 مشکل شود و حقیقت را بر کاغذی نوشته و در آن سه سراج گزاردند و در دیگر کاغذ را بر بیرون آورند و جواب آن بر خاسته بزمین  
 آن نوشته ببینند و دیگری بپار کند است آن نیز در همان قاعده شهر می عظیم بوده و گنجها از آن شهر یافته شده اما بتدريج رو  
 سنجاری نهاده که وجوش در آن مسکنه آشیانه دارد و میرزا ابابکر آب و دیوارش موافق طبع افتاده آنرا و ارا الملک ساخته و چوبهای  
 آب چار سکه گردانیده چنین گویند که در زمان میرزا ابابکر در اصل شهر و مصافات آن دو آندوه هزار باغ احداث  
 شده و اینصا هم می در آن شهر ساخته که ارتفاع دیوارش سه دره است و در تمام کا شفر بحسب انهار و اشجار و باغات بهتر  
 از بار کنه چاهی نیست و آبش بهتر از آبهای دریا است و از عجایب آن یک آنست که اول بهار که وقت زیارتی دیگر آب است  
 قلت و کمی دارد و چون آفتاب پشت می رسد تمام غلج که بر آید میسکند و سنگ لشت و درین آب بسیار یافته میشود و با وجودین  
 صفات همواره گزری و غبار می بر هوای باز کند و سوسپاش و سماک کا شفر آبهای نیک میدارد و بیماری در آن دیار کم حصول  
 می میوند و در سر است اگر چه نو که در میوه اش فراوان است اما از گنا عیش و رغایت مشقت و حرمت بحصول می پیوندد و در شش تقسم  
 به چهار قسم اند اول پو مان که مراد از آنرا یا باشد و دوم قوچین که عبارت از سپاه باشد و سوم اطاق که باز در گانان و امثال آن باشد  
 چهارم مندر شش شرعی و متد مدیان ارتفاع شش را یکند بالا خوف که سه منزل است انهار و اشجار و بسیارین ازان گذشته پانچین که و در زره راه  
 است بغیر از منازل معهوده و دیگر آبادی نیست پس شیده همانند که قبل ازین ملوک کا شفر از نسل افرا سیاب نبیره پور بن فریدون بوده از آنجمله  
 سالوقی بقرخان شهاب الدوله که در طایفه مسلمان شد چون سلطنت رسید تمام ولایت کا شفر را مسلمان ساخت و چند نفر از اولاد او در  
 کا شفر و ماوراء النهر سلطنت کردند چنانچه ذکر شد و فرجی که از شهرهای ماوراء النهر است گذشت از اولاد فرخان کورخان فرخانی مملکت  
 را بگرفت و پیش از استیلا بنیکر خان که ملوک سپه مانا خان از چنگیز خان که ختیبه بملک از اولاد کورخان فرخانی است زاع نموده و کورسلک  
 را چنگیز خان بکشت و آل ولایت را متصرف گشت و در تعلق تمپور و سپهش خضر خواجه خان اولادش که از اخفا و ختیهای خان بن چنگیز خان بوده  
 ایالت کا شفر و باز کند و اخفا و ختن مجیر با هم خداداد و سپهش امیر محی نبیره نبیره زاده اش امیر میر علی و میرزا ابابکر و غیره بوده تا آنکه سعید خان  
 بن سلطان احمد خان ختیهای میرزا ابابکر را بقتل رسانیده و این دیار متصرف گشت چنانچه شمره ازان در احوال اولاد ختیهای خان  
 گذشت ختن از جمله بلاد مشهور بوده که سید که اکنون چندان آبادی ندارد و در ختن دور و در خانه است یکی بقرافاس و دیگری  
 باورنگ باس موسوم است سنگ شیب ازین دور و بحصول می پیوندد و در میان اهل ختن شود و معامله بحسب اکثر بکر با من ابریم  
 و بکندم میشود هر متاعی را کم و زیاده این سه جنبش برخی نهاده و در روز جمعه قریب بست هزار مردم از اطراف ختن جمع گشته  
 بدین پنج سودا می نمایند بقول مولف هفت تألیف و در ختن عطر سینه باشند اگر احیا نماند و بقال بنیست که پند و در زبان سابق از ختن

تا نحاسی و در عرض چهارده روز میرفته اند و این مابین نوعی آباد بود که مردم را احتیاج به مایه ای قافله نبوده الحال آن راه بواسطه حسام قلمان  
 بسته شده و راهی که الحال متعارف است صد منزل است متاع آلاییت یک سنگ شیب است که بغیر از ختن و کاشغری جامی دیگر پیدا نمیشود و اقلام  
 معروف گوید شاید آن کجابه باشد و ایضا سنگ نسان است از سپید و کلگون که در به باطن افغانی بر بند و از خواص آنند یاری شتر صحرانیت که آنرا  
 نوعی بقید آرند که آنرا سی با و نرسد بار و جزواری شود و دیگر قویان است که در کوههای آن ولایت بسیاری باشند و ضرر او نهاده از طریق  
 خار است چشمان زدن و لکن زدن و لیسیدن او تمام مملکت است میرزا حیدر در تاریخ رشیدی آورده که وقتی او بیست و پنجان میرفتم  
 بست و یک کس بودیم در راه قوباسی را بگشتیم که چهار کس بسیا را معاد شکسته آنرا بیرون آوردند و بجا از آن انجماعت چته خود  
 چند آنکه توانستند از گویشت آن برداشتند منو از ثلث آن باقی مانده بود و مولانا قطب الدین در شرح کلیات قانون نقل میکنند  
 که مولانا می جلال الدین حفص با فرزند می بوجو داد که سرش چون سر آدمی و پایش چون مار بود و ده ماه بزرگیت و در آن هنگام شیر مادر  
 خرد می بعد از سرگشتن خود مادر و محض آسپ که در آن خانه بود و انداخته و چون ماهی شتاد می کرد و می گاه گرسنه شد می نزد مادر  
 آمدی و شیر خورد می و راقم گوید که اکثر شیخان افغان ساکن مراد آباد که شهر مذکور آراسته است و از بلگرام طریم مفت کرده  
 بسمت مشرق واقع است حیدر شیر خان و محبوب شیر خان از احفاد اکبر شیر خان که با راقم حرف و ملاقات میداشتند و میگفتند  
 که در ولایت زده چهار مار اسپری آمد تو ام که یک لشکر آدم و دیگری بر صورت مار بود و مادرش آنرا میان مونا نام کرد و هر دو را  
 شیر میداد تا مار و در ششماه بزرگ و قوی شد و با برادر خویش بازمی میگردد و بغایت الفت داشت و هر جا که میخواست و بخانه و  
 بیرون خانه میرفت چون گرسنه میشد پیش مادر می آمد و شیر میخورد تا آنکه نه ده ماه شده آنگاه او را شیر گرسنه در پیر می دادند و در  
 هنگام شام پیش مادرش میخورد و در شب خواب کرد و شب خوابش بمرور و دیگر بر برادر میخورد و کینه که خاسته از مور بر آورده  
 که میان مونا و راقم تنور سوخته مثل خلخال میخ میچ شده مانده و در شب خالص شده چه علامت و من و دم آنرا کینرک مشاهده  
 کرد و بر او شش پیش خاتون آورد و گفت که میان مونا و راقم تنور سوخته چون نیک نماییستند از سر تا دم همه طلای خالص دیدند  
 مادرش دید و بگریست و مردم را از آن عجب آمد که این مار از آن آتش اضطراب او حرکت نکرد و همچنان نشسته بلبخوت و با آنکه پیش  
 از فروختن آتش باطن طبیعی مرده باشد و میگفتند که مادر و دم از اولاد آن گشتم که با مار متولد شده و مادر و دم را مار نه کرد و اگر بگریزد  
 هرگز اثر نه کند و آن طلا اکنون در میان ما موجود است اما منشوش بر یو ما و یایان را رسم است که اگر زنی از قبایل خنیز کج  
 آریم او را از آن حلقه بینی از آن طلا بسیار سیم که از گزیدن مار محفوظ باشد اگر زنی از خویش بپوشد غیر بجز سیم و هم آنرا احتیاج  
 نباشد مخفی نماید که پیش ازین سلطنت ختن در نسل افراسیاب نیز بپوشیدند فریدون بوده چون ارجان که لقب خاص فرخنامی است  
 و معنی آن بزرگترین خانان باشد اول کسی که از قوم فرخنامی سلطنت نشست و بان لقب گشت و منقرطی ایفو بود و او در باب  
 مافی القاش داشت فرخانیان از امالی حشامی بودند از وطن خویش سجد و فر فرقتا دهند و با صحرانشینان آنرا یار منازعت آغاز نهادند  
 و به آمل درآمدند و شهری آباد کردند و در چهل هزار خانه داران را که با ایشان پیوسته بودند که در خان بریاست قوم رسید حاکم  
 ملا صاعون که از احفاد و خویشانشان افراسیاب بود و زیاده شوکت داشت و قوم دشت قبیاق و قافله مملکت را تجارت میکردند  
 ایچی نزد گور خان فرستاده و التماس قادم او نمود که در خان در پانصد و بیست و دو مجری بسلا صاعون رسید و نام حوالی از نیر

افراسیاب برگرفت و او را ترکمان خوانند و آن بزرگ آن لواحی را مطیع ساخته و ساسانی فرقه پیشین بالغ اطاعت او گردید و آخر لشکر کاشغر  
کشید و بکشد و بر محمد قباخان والی ماوراءالنهر خضر یافت و در پال قدر و سی شش حجری در حدود و سمرقند با سلطان خجری سلجوقی رزم کرد و مظفر  
گشت و ترکمان خاتون زوجه سلطان را اسیر ساخت و بعد یک سال با عزاز تمام نزد سلطان فرستاد و عزم خود را از رزم کرد و سپهر خود را از رزم شاه  
منی هزار و دویست هزار ببرد و رفت چون کورخان ببرد و در جانش گوناگون با یکدیگر بست نشست و سالها او بود و با آنکه زبنا و فسق اقدام نمود و  
او را بکشند و کوفی برادر کورخان را سلطنت برگردانند و کورخان بخان خواند و در ابدان با و شاه شایسته قطب الدین سلطان محمد خوارزم  
شاه که او پدرش با کلا از بود و در خراج باز گرفت کورخان باینکو تر از اچرب او فرستاد و خوارزم شاه ظفر یافت و در شش صد و ده  
کوسلک بن بابا ملک خان حاکم قوم با پایان از اسب چنگیز خان باد و پناه آورده کورخان او را دختر داد و کوسلک خان خواند و بعد از  
کورخان کوشاک خان بن بابا ملک بن شاهچرخ خان و در کاشغر و چین و بلاد و ساجون استقلال یافت و والی را بشمار گاه لقب رسانید  
کوسلک خان بت پرست بود و زرش دین نصاری داشت هر و خلق را بدین خود و دشمنی کرد و کوشاک کوسلک خان بکاشغر شد  
و مسلمانان به بت پرستی امر کرد و امام علقاقل بن محمد جویی در تبرج دین محمدی و دلائل را منع لیسار گفت کوسلک در غضب و نسبت رسول الله  
سخنان بر زبان آورد و امام گفت خاک در دهان تو باد کوسلک او را حبس کرد و خواست که بت پرست شود و امام قبول نکرد و شبها بت  
رسید و بعد از این از آن دیار رستم بانگ و نماز برخواست و کسی بگذشت که چنگیز خان بدو را بنیاد شافت و کوسلک را بکشت او را و او را  
بر آن دیار مسلط گردیدند و آورده اند که چون حیدر بویان شهبان چنگیز خان کوسلک را بکشت و مادی کرد و بر کس بر دین که خواهد باشد  
طاهر در عهد سابق شهری با نام بود و آنرا ایاکی نیز خوانند که کنون بنا بر خود او رتاک خوار است چنگیز بکسیر حم و کافی از آینه بگل  
بن برگ بن یافت بن لوج علیه السلام است و مسکن خوب رویان بوده و شکش سهیل و جونا و نبات انش را بمعبود می پرستیده اند  
و خواهر و دختر نزد ایشان حرام نبوده خاصه ولایتی است وسیع که اکثر شهرها آبادان دارد و در شرقی این اقلیم واقع است و از شهرهای  
ولایت خانیکو و چوچین و بدین مواست و همه آن لغات و یاغات و کثرت خلایق و تنجانیهای عظیم آرسنه و بتان زرین و سیمین و در دین  
در رعایت بزرگی که چاه گز و زیاده بر آن طول مناسب آن عرض میدارند به اشکال متنوعه در آنجا نموده و در شرخیزین می است  
برنجی در رعایت عظمت و گویند صد هزار خرو از برنج در آن صرف شده و آنرا اسطلا ساخته و آنرا ایستاده گذاشته اند جلد و است  
در رعایت آراشیک و کلانی و پیش ازین تختگاه سلاطین حنا بوده و نزدیکی آن شهر قویلا قان شهر جدید که بجان نالیغ اشتباه دارد  
او بنا نموده تختگاه خویش ساخت چنانچه در شاهنامه ترگان گویند و بیت بفرسی می خوانند و تختگاه و در شاه قویلا چو بر خیز ماه  
القصه مسکن قوم بانار است و بانار در جلاد و خصوصیت و خونریزی و در تمام عالم مشهور و معروف اند بجمال و جواهر چنان حقیقت است  
و زبان مخالف ترک میدارند و آفتاب را بخدا می پرستیده اند و احوال آنان از خان و مغول ملوک لیسرن ایلخانی که کنش به ترک بن  
یافت بن لوج عزم می پیوندد و در ضمن ترکستان گذشت و آنجا نیز برخی از احوال اولاد آنان را مرقوم میشود و پیوسته مانند که سوج خان  
بآثار آخرین ملوک آنان است او با اتفاق بوزن فریدون تحمل ملوک با قوم او قتل رسانید و مملکت او را ضبط کرد و کسی بگذشت  
که سوج خان در گذشت بوزن فریدون بر مملکت او نیز استیلا یافت چنانچه در ترکستان مرقوم است پس از آن قوم آنان را در بلاد  
حنای افتادند و آنجا سلطنت رسیدند و لقب پادشاهان حنای التا خان است و از ایشان آنکه به حاکم چنگیز خان





را قبل از مرگ فرمود و بعد از آن ایلیچیان را پانزده گز از دور ایستاده کردند و مولانا حاجی یوسف قاضی که از امرای دقرب پادشاه خنای بود پیش ایلیچیان آمد و گفت  
بجست نامیستم کنید پس از آن شهباده سر بر زمین نهاد ایلیچیان دو تا گشته سرفرو و آوردند و سجده نکردند و پیش رفته مکتوبات شاه بخ و دیگران که در پایتخت  
نیز سجده بودند بدست خواجده سر که بالایی تخت ایستاده بودند و اندک و کتب را بکشد و بایست پادشاه و او مکتوبات را بآب زرنه نشسته بود و ندیدند  
و بخواجه سرباز و او و پس از آن سه هزار جامه و هزار قبا بفرزدان و اقربایان خویش پیشکش نمودند و پیشکش کرد و گفت کس از ایلیچیان پیش خواند اول از  
ایلیچی شاه بخ میزد و بعد رستی میزد و پس از آن از مرغ غله و نعمت ممالک شاه بخ غیر استفسار کرد و شادی خواجده گفت غله و نعمت همه فروز نیست  
فروزد چون پادشاه عادل و دلش با جدای آسمان راست باشد نعمت بسیار باشد پس از آن از دیگر ایلیچیان پرسید بعد از آن فرمود اکنون شما از راه  
و راز آمده بر این گنبد چنانچه ایلیچیان را با حاجت ایشان که تریب و دوزخ کس از خادم و مخدوم بودند و در اقتصادهای اول بودند و پیش یک  
از مخدوم و دولیر و پیش خادم بسیار نهادند و لبس بر بایان ایشان خواند که بر این طعام گذاردند با بچه لبا و از طعام خوردن بموجب فرمان بسیار  
رفتند و آنجا کوشکبانی متعبد و در کمال آراستگی دیدند و در هر کوشکبانی و بالکنی و لبای از یارچه نفیس و کفش از مخمل زر کار و دیگر  
اسباب خرد و بی طاقچه و نهاده آنجا هر یک بیا نمودند و بر روز و کس را از خود و خدمه میزاس گوسفند و یک قاز و دو مرغ و دو تن  
از دوزخ و یک کاسه نرنگه از ترنج و دو طرفه یک پر از خلوصی معطر مشک که خنای و دیگری از غسل متعاف و ایضا سیر و یاز و بقول متنوعه معروف  
و شک و یک کوزه شراب و سرکه و یک طبق نقل و مقرر شد و روز دیگر خم و یارچه بدست و روز ششم و شوکت پادشاه زیاده بران مشاهده رفته چپ  
تربیب و بعد از آن کس از سپاه با راستگی تمام خدمت بایستاده و پادشاه باشکوه بر تخت نشسته و نخل نیاری از کاغذ خنای و اوراق زر و سیم  
و مجسمه و خود و سوزنهای انصاف و نعلی بهشت می نمود و مغنیان و مطربان خوش اسحان و لیس و صاحب جمال از چپ و راست تخت پادشاه  
در زلف و در و در و در قاضی از زاری شکر که عقل و ران غیره بماند مشاهده میفرستد ششاه و در آنجا بسیار بر و ندیده اسباب طلسمی و حشمت  
را هر روز و ترقه و اجودان غیر معتدی می دیدند و هر چه در روز اول از طعام و شراب و لباس و غیره طعمه با ایشان داده بودند و دیگر  
بی نقصان می رسید و در جمعی از ایلیچیان با جماعه مسلمانان و مسجدی که پیش ازین بموجب حکم پادشاه با تمام قاضی موصوف نماز  
عبید تعمیر یافته بود و رفتند و نماز گذاردند بعد از آن روزی پادشاه بطریق سیر سوار شد و بهت شکار چند روزه از شهر بیرون آمد و نخل  
ار و دشت و روزی براسی که میرزا شاه بخ بای فرستاده بود و سوار شد و اسب تیری کرد و پادشاه پیغمبر و بر دستش خرنی سبک رسید و  
پادشاه غضبناک گشت و امر فرمود که ایلیچیان را قبل رسانند بالاخر بگویم مولانا حاجی یوسف قاضی از آن غریت و در گذشت موصوف الا  
سایل و دیگر مجوسه از خبر این پادشاه بر روز دیگر و فون کردند و از آنجا تا قریب انصافه از آسمان و در صحرای پادشاه که نواح را شایع  
طول و عرض و بیاض و باریت تمام بود و هر ستون آن و راغوش سه مردی می افتاد و تمام بسوخت و آتش تا نماز دیگر هر چند که مردم  
ایلیچیانها کوشش کردند و آتش فرو نشست و خدمه پادشاه تلفت بآن نشاند چه آن روز در مذمب ایشان هیچ کاری مشغول بودند  
منع بود پادشاه در بخانه رفت و متعجب و سخت گفت خدای آسمان بر من غضب کرده و شکوه صر بسوخت تا آنکه من کار دیگر کرده ام  
و دیگر ندانم و در این باره هم حاصل مدینه هیچ معلوم نشد که خالون متوفی را چگونه دفن کردند اما خاندان میگفتند که در حاکم سینه  
معین است چون یکی از ایشان بمراد و از بدان کوه بر نند و چیم پسند پسند حاصلش را و در آن کوه را نند تا پسند و غیره و در آن شهر فانی  
نشود و دیگر اطراف آن و صحرای آن بسیار از دختران و خواجده سرایان را آتش و طوفان سال زیاده بران داده



قیمتی ساخته که بران باز چهار صد مجسمه می کشند و در حضور صاحبان ایشان می جمعیت میکنند و این امر را قبیله تمیداند و پادشاه ایشان هرگز از تخت  
سپایان نمی آید هرگاه اراده سلطنتی می نماید سپاه پیش تخت کشند و از بالای تخت بر اسب سوار شود و در وقت فرو آمدن بدستور بالائی تخت  
فرو و آید و خود بغیر از صحبت داشتن و شراب خوردن و نشاء کردن کاری دیگر ندارد و مردم نیک ایشان صحبت با عشت مشتغال می نمایند و از آن  
را کرده نمی شمارند و کنان آند را نام داشتند خصوصاً کنان وارا ملک دوس و در وقت اقلیم می رسید که وارا ملک آن کنان نام دارد و او را  
مشینده بیشتر که مسکه وارا ملک دوس است معلوم نیست مسکه دکنه یک شهر است یا علاحه و دیگر از شهرهای روس که بسیار مشهور است و در  
و دیگر می حرفت متکلف است اقلیم می نویسد که در سیان می باشد و از آبادانی بیرون می برند و قدری آب و نان پیش او می دهند  
اگر صحبت یا نیت بخانه بازمی آید اگر نیت شد سباع و وحوش او را بخورند و اگر شغف عمده خویش وافر بسیار داشته باشد بدستور بسیار  
بر و هر چند در مردم از دختر میگیرند و چون بفرود آورده اند و در این نوع که اول اراده روز و در قبر میگذرانند و مال را تقسیم  
میسانند یک قسم از آن برای دختران و زنان و یک قسم برای جامه که جهت پوشش است یکار می برند و یک قسم برای شراب که درین  
روز در شراب میخورند و صحبت می دارند و کینه کی که خود را خواهد سوخت درین روز در شراب میخورند و عیش میکنند و باز روزی خود را  
می آید و باز نیت تمام بر مردم جلوه می دهد و در ششم کشتی آورده و در کنار دریا نگاه میدارند و در میان آن کشتی گنبدی از جنس  
راست میسازند و آن قبر را بالوای اقلیم می پوشد و روز دهم آن مرده را از قبر بیرون آورده و در میان آن قبر میگذرانند و اقسام  
در یا چین و پیش او می برند و خلایق بسیار از مرد و زن جمع میشوند و سازان را نوازند و هر یک از خولیشان مرده در اطراف قبر می  
قرار میسازند و کینه که که خود را آراسته راضی هستند اول بقبرهای خولیشان مرده میرود صاحب هر قبر یک تکه بدن کینه که صحبت میزند  
و بعد از صاحبش پا و از بلند میگوید که ای صاحب خود خواهی گفت که من حق یاری و دوستی بخدا آوردم و همچنین صاحب تمام قبایل  
از فراخ جماع با و از بلند میگویند پس از آن مسکه و نصف کرده در میان کشتی و خروسی را و دوباره کرده چین و بسیار کشتی می اندازند و با و از آن  
که با کینه صحبت داشته او دستهای خود را فروش کینه که بسیار و با کینه پای خود را بر کف دست آنها انداده بالای کشتی میرود و با و از آن  
با کینانی بدست آن زن سینه بناسر او را کند و در کشتی می انگزند و قرحی شراب خور و سخنان میگوید و در تنه پیاپی می آید و همچنان با کینه  
انجامت نموده بر کشتی میرود و چیزی چند میخورد و در آن قبر که شوهرش را گذاشته اند میروند و شش کس از خولیشان متوفی نزدیکی شوهرش  
بدون قبر رفته یکی بعد دیگری در حضور مرده بان زن مجامعت میکنند و با و از آن هر زنی که باعث و آن جماعه ملک الموت است رفته  
زن را بیلوی شوهرش میخواباند و از آن شش نفر و کس هر دو پای آن کینه را میسازند و دو کس دیگر و دو دست او را و پیر زان چادر را  
باب داده و در گردن او می انگزند و بدست و نفر دیگر میدهند و ایشان را تاب میدهند که جان آن کینه از بدنش بیرون میرود و بعد  
کشتن کینه و کس کشتی در کشتی میدهند و کشتی سه سوخته و خاکستر کرده و اگر در آنوقت با و می پیدا شود که آتش را نیز کرده و خاکستر را  
بر ایشان سازد و آن مرده بهشتی است و الا در گاه آنقدر را مقبول نمیدانند و از جمله اشتباه میسازند و دیگر رسم و راجح است که هرگاه  
میان و کس خصوصت و نزاع قائم شود و پادشاه ایشان از اصلاح عاجز آمد حکم میفرماید که بشمشیر با یکدیگر جنگ کنند هر که غالب آید حق بخدا  
او بود و کشتن جوانان آن اسکاٹ با اتم حرف میفرمود که این رسم و عا و اشته مر قومه میگاه در روس نبود و نمیدانم که مورخان  
شما از کجا این را نوشته اند که کنین که سن بکنار و بکشد و نود و پنج هر لست در بلاد روس زنی پادشاه است که بسیاری ملک







گشت بدین عرصه و رآی تا آن حرف زایل شود و قسطنطنیه درین عرصه قبول کرد و محبت یافت و بعد از آن چند کسان دیگر بسطنت رسیدند از گاه  
پس بطاس باو شاه شد و در سال دوم از جلوس او میلاد با سعادت رسول صلی الله علیه و سلم اتفاق افتاد و آن سال استی مشغول در حواله  
قطیف شمال ظاهر شد تا آخر سال بماند و بقتت خالد عمران بمحرمه بعضی خویش فرو نشاند و این حکایت در ضمن ششم و بیت المقدس گذشت  
و این قصه ما پیش حکما از جمله کائنات بود و در عهد بسطاس نوشی در آن سیاه بودیم و فرستاد و انطاکیه گرفتند و چون معز لطفی  
قیصر شمر و پرویز از بهرام جوین منهرم باو شاه آورد و چون نور لنگی شسته شد پیش بخبر و پرویز که اندام و معز لطفی بهرام جوین را منهرم  
ساخته بسطنت شکن شده بود و پناه آورد و بعد معز لطفی قویاس قهر شد و بعد بیست سال امر او فرو برد کرد و معز لطفی را با سپاه گران  
لقبل رساند و پادشاه شد و هر قل که اندر دستار و دم بود باور سید و او را بکشت و پادشاه شد و سر پرویز لیس معز لطفی را با سپاه گران  
پس هر قل غرمتا و لیس معز لطفی ظفر یافت اند و دیان که اند هر قل را ضعی بودند و پادشاهی لیس معز لطفی بن نهاد و هر قل سپاه پر گنده  
جمع کرده و نذر نمود که اگر بر سپاه عجم و لیس معز لطفی ظفر یابد پناه و به بیت المقدس رود و در راه بسطاطا نافرمانی تابایی بران  
نمادی او بروی رسول صلی الله علیه و سلم و چه که را بر سالک نزداد فرستاد و هر قل خواست که مسلمان شود و در میان گفتند  
که اگر چنین کنی مرا قتل رسانم هر قل از آن عزمیت و گذشت آورد و اند که شام بن عاص را ابو بکر رضی الله عنه بر سالک پیش  
هر قل فرستاد و سام گوید که دهده می هر قل خراج بخواهد و ما هر قل و تا صندوقی نداشت و او در آن خانهای کویاک بود و یک را بکشد  
و خبر پرویز به سپاه پرویز آورد و بران صورت مروی سرخ و سفید بلند گردان و محاسن کنده بود و کینا یافته داشت گفت این و  
از مخرم دست لیس و دیگر بر آورده و گفت صورت لایع عزم دست پس بر پرویز سپید بر آورد و بران صورت پیغمبر بالود چون پرویز  
و شینا ختم و دیگر که اتفاق و گفت این صورت محمد است صلی الله علیه و سلم هر قل گفت بخدا که این صورتها و دستها این صورتها  
مقبور و بر خزینه آدم بود و که این دو تها که باو فرستاد چون فدا القربین و با بخا رسید دست آورد و بعد از آن و دست ایمان اتفاق  
و امر او بر خیزد پس بخانه سلطانین مستقل گشت و بهار سعید با بجد بعد از هر قل لیس قسطنطنیه باو شاه شد و پرویز بیخ  
سال هجری با هر که کشتی قصد مسلمانان کرده و در راه طوفان شد و بسیاری از مسافین شری گشت و او بر مرده محفیه افتاد و در میان  
گفتند او شوم است بکشتند قسطنطنیه اند و اثار او است هر قل بن هر قل را بقصر می نشانند و در هر دو و دوش مسلمانان بکند  
که قتل در میان گفتند که او نیز شوم است لیس بکشد و بخند و بعد از آن و شش تن لقبطیا لیس قیصر شد و نگایان سمون  
او را زهر دادند و کارگر نیامد و چهارم بار شنی او را زهر دادند و دیگر و زهر و ده داشت لا عزم زهر کارگر و پرویز لیس را  
با و آن و بعد از آن و طباطبوس و بعد از آن و چهار کس دیگر از گاه قسطنطنیه بن ارفان باو شاه شد و لشکری عظیم بروی سبلاد  
اسلام نهاد و ولایت گرفت و ویران کرد و خلیج بن علی عباسی هم مشغول و و باقی که امارت لیس از شام داشت باو زهر  
کرد و و طفر یافت قسطنطنیه بن مروم باز گشت من بعد لیس شالادون بعد از آن و زهر و جاش او را پادشاه شد و پرویز لیس  
لیس خود را در آن رسید و او را پرویز و فرستاد و هر قل که و خراج پذیرفت و چون لیس رسید و لیس لیس را و زهر  
اشکارا که و خراج باو گرفت و با و آن رسید و زهر کرد و منهرم کشت و بعد از آن و شش تن لقبطیا لیس قیصر شد و نگایان سمون  
پادشاه شد معزم عباسی لشکر بروم کشید و عمرو به گرفت و بعد از آن و زهر و ده و چشیم پنجکس و دیگر و یک را بکشد



سلطنت رسیدند تا آنکه رومالس سلطنت رسید و در سده سیم و پنجاه هجری درگذشت یعقوب انصاری که از اکا برادر  
بود و پیشتر بدلت اسلام داشت بنیابت پسرش اسماعیل بن رومالس و قسطنطین بن رومالس که یکصد و بیست ساله  
بود و حکومت نشست و استقلال گشت و مادر ایشان را طوطی نامید و او را که با خود داشت و در صد و بیست و نه سالگی در میان  
رسید و اکثر السیوخ و بسیاری از مسلمانان و ران هنگامه از لشکر هلاک شدند پس قریب پنجاه قلعه گرفت و حلب بکشید و قسطنطین  
نموده جمعی قلیل در قلعه حلب متحصن شدند یعقوب بروم با برگشت و خواست که پسران رومالس را خصم کند و مادر ایشان با اتفاق  
ابن اسماعیل که از اکا برادر او را القتل رسانید و بعد از او ابن اسماعیل بنیابت پسران رومالس حکومت رسید و در سده صد و بیست  
هجری روم بلاد اسلام نهاد و حلب را گرفت و بعد از او سبیل بن رومالس استقلال یافت و ولایت روس بکشید و پس از او برادرش  
قسطنطین و بعد از او مادرش ارمالوس بنیابت زن حکومت یافت و زنش بر پسر صافی منحل نام عاشق شد و شوهر را بکشت  
و بعد متحایل در آمد متحایل بنیابت زن قیصر شد و بعد از او خواهر تراده اش که او نیز متحایل نام داشت پادشاه شد و بعد  
و مادرش که از احفا و قیصره بود قیصر شد و بعد از او ارمالوس قیصر شد و روی بلاد اسلام آورد و سلطان الپ ارسلان بخوفا  
با او مصاف داد و طغری یافت قیصر اسپه شد و خراج پذیرفت و دیگر بار سلطنت روم رسید و در چهار صد و بیست و چهار هجری  
درگذشت و بعد از او متحایل قیصر شد و بعد از او دولت قیصره ضعیف شد و سلاطین بر بسیاری از روم استیلا یافتند و بعد  
از او کمر الکس در بعضی اندیاز حکومت رسید و در پانصد و یازده هجری درگذشت پس کوسیا جانشین شد و بعد  
از او سلاطین بر سائر بلاد روم مستولی شدند و بعد از آن طائفه از قیصره و در فرنگ سلطنت رسیدند و از ایشان بود  
فریدرون کوس و او قسطنطینیه سلطنت نشست و او را سلطوس گفتند و اب تاج بر سر نهادی و بعد از او کوس قیصر پادشاه شد  
و او امیر بولندیه بود و بر سائر بلاد فرنگ دست یافت و در عهد او لشکر مغول از راه دشت قبیاق و بعضی از فرنگ درآمدند  
قلعه عظیم بکشیدند و بعد از او روم القس قیصر شد و در عهد او سپاه اسلام عسکار و طراس و اکثر بلاد ساحل سام بگرفتند و بسیاری  
از ارضار را بکشیدند و بعد از او طالع قیصر شد که صد و بیست و شش اعطوس و او شد و در ولایت هزار مسلمانان را با مقام بکشید  
و او معاصر عارخان بود و بعد از او بر طوس قیصر پادشاه شد و او معاصر سطلنک کوس باب بود که در صد و دوم خلیفه  
از خلفای عیسی عمر سلاطین که بروم سلطنت کردند جدا ایشان شهاب الدوله قیلش بن اسرئیل بن سلجوقی ابن سلطان  
طغرلک سلجوقی است چون بلنگ عراق غم استیلا یافت قلعه کرد و کوه قتلش تفریض نمود و اب ارسلان چون پادشاه شد  
خواست که اولاد قتلش را بقتل رساند و ارجح نظام الملک وزیر شفاعت کرد و گفت سر او از نیست که نامش را نه که  
از ایشان برگزید و بیست ساله ای اطراف ولایت فرسند و سلطان را که خواهر را بپسند و سلیمان بن شکمش را  
بکشید بعضی از بلاد شام فرستاد و او در چهار صد و هفتاد و بیست هجری اطافه را پیش ازین فرنگیان اطافیه گرفته بود  
بگرفت شرف الدین علی که از قتل سلطان ملک شاه والی حلب بود و فرنگیان اطافیه بر ساله باو خراج میدادند از سلیمان  
طلبان وجه نمود و سلیمان گفت اکنون که مملکت را مسلمانان دارند خراج نباید خواست و بعد از او پسرش داود حکم  
سلطان ملک شاه بگرفت و باقیصر روم که قصد بود باقی داشتند و داشت روم کرد و طغری یافت اقامیه از بلاد

روم بگرفت و آنجا بر تخت نشست و بعد از او برادرش قوج خان جانشین شد و چهار صد و نود و هجری که قزقلیان الطایفه داشتند ظفر  
یاقت و حران و سرسوج بگرفت و از الطایفه است سلطان علاء الدین که یقبا و خلاصه سلاطین آن بلده بوده و او آنست  
که با سلطان جلال الدین منکره رزم کرد و وظیفه یافت چنانچه در ضمن خواب رزم گذشت و سپس از آن علاء الدین اطاعت او کنایه تا  
نمود آخرین الطایفه کیقبا و بن قلاهر است که حکم خان از خان والی روم شد و لغی کرد و نام خان او را بگرفت و در شش صد و  
نود و نه هجری بکشت و دولت سلاطین از روم بسیری گشت و بعد از او امرای اجفا و ملا کوخان بگرفت روم رسید پس بگرفت  
که از ملوک عثمانیه بر آنند یا راستیلا یا فتنه که سلاطین عثمانیه ایشانرا از روی تعظیم خواندند و اول الطایفه سلطان  
عثمان بن امیر طول است که او را عثمان حق گویند جدا و سلیمان شاه از احفاد او و در خان بود و در قرب مغول از وطن بروم  
رفت مدتی با آنرا از دیار بجایه قیام نمود و در فرات خرق گشت پس از آن و برادران او و خرم وطن کردند و نهیر طغول بن سلیمان  
از سران و از آن و اعمام جدا شده بروم باز گشت طایفه از قوم یا او مرا حجت کردند و سلطان علاء الدین کیقبا و سلجوقی و حصار  
و طوئالغ به ایشان سلاطین و فلان و او امیر طغرل آنجا اقامت کرد و در زمان بعد پس بسیار شد و در میان خ جهان آرام سطور است  
که او شبی در موضع نزول کرد و تخت نشست صاحب خانه بیدار و گفت تو این پس نیست آید طغرل برخواست و بدو را بگفت  
و تمام شب لعبادت گذرانید و در میان خواب و بیداری آوازی شنید که چون این ادب بیا آوردی سلطنت با و لا و لا و لا  
و شنیدم و او را تو عمر یافت و در شش صد و شصت و هفت هجری در گذشت پس از آن عثمان بن امیر طغرل بعد از مدتی طغرل ملک  
پرخوانست و فرا حصار استیلا یافت بدو عثمانیه تاریخ است و پس از آن بر صابر مستولی شد و خطبه بنام خود خواند و بسیاری از  
روم ضبط کرد و در سوم و چهارمین زمان و در فرزندان و حجت کرد و گویند تا اکنون سلاطین روم بر قوانین او عمل کنند و  
بعد از آن پس از آن سلطان علاء الدین پادشاه شد و بسیاری از روم بگرفت و پس از او پسرش سلطان مراد خان  
پادشاه شد و علاء الدین را تنگبری نام کرد و کلاه زر و زری بر سر ایشان نهاد این رسم تا اکنون در آن دیار شایع است و  
و حکایتی از اقبال او آنست که قاضی لولیت را که به نیکری با قدری مشهور است محاصره کرد و چون کاری از پیش بر نرفت باز گشت  
و در زیر و رخنه متفکر داشت و در آن شب که خبر رسید که یکجانب حصار بیکبار فرو برد و سلطان آنکه شاهین را بفرستاد و آن حصار  
را منحر کرد تا آنکه در هفتصد و نود و یک هجری بحرب لا و فرنگی رفت و غالب آمد و بر پشته السیاده نظاره میکرد و یکی از  
مجرمیان فرنگ افتاد و خیزان آنجا رسید خواص پادشاه خواستند که او را و در کنند سلطان گفت بگذارید که شاید  
نجیری داشته باشد پس او را پیش خواند فرنگی آن پادشاه را بیک ضرب بشهادت رسانید و بعد از او پسرش سلطان بایزید  
بن سلطان مراد معروف به المهرم بایزید پادشاه شد و برادر خود یعقوب خلجی را بکشت و فقر و محاسبه که تا آن غایت  
در میان ایشان معمول خود با شاره و اخیل و فرار سم وضع کرد و او پادشاه عورت و قمار بود تا بعد از او اهل عثمان از ملاحظه  
علا و بطاهر شراب بخوردند و لعلانیه مجلس بزم آمد است و در زمان او را باب دولت پس از آن امر از بیم راه داشتند  
و پس از آن رفته رفته این رسم در اندیا و شایع گشت با بچه سلطان بایزید ملکن بدرجه بلاد فرنگ گشت و قزقلیان روی با و  
آوردند سلطان اینکار کرده با و نه هزار سوار را معسکر ایشان رسید پس از آن طغرل با است هزار سوار با و چون است و قزقلیان

زیاده از چهار صد هزار بود و در سلطان بایزید بسیار بر برایشان بد داشت و خود را کمینگاه قرار گرفت و فرنگیان حمل آوردند و او را طغیان را  
از جامی پر داشتند سلطان بایزید را کمینگاه بیرون آمد و متبر سرق و با خود را برایشان زد و طغیان یافت پس از آن او را ایلدزم بایزید  
نگفت و ایلدزم تبرکی برقی تزارا گویند او در ایام دولت خویش بسیاری از بلاد و کشورها چون دولتش کمال رسید معز و گشت و در شهرت و  
پنج مجری با امیر تیمور که در کان مصطفی بود گرفتار شد چنانچه در احوال امیر تیمور صاحب قران گذشت فوت ایلدزم بایزید تاریخ وفات است  
و بعد از او چهار تن از پسران او و اطفال او و سلطنت رسیدند الگه سلطان محمد بن سلطان مراد بن سلطان محمد بن ایلدزم بایزید  
پادشاه شد و در جمادی الاولی سنه شصت و پنج و هفت مجری قسطنطنیه را که استنبول مشهور است بتدبیرات خیمه از فرنگیان گرفت و  
و از الملک ساخت و کیتان چون اتمان اسکات میفرمود که در سال هزار و چهار صد و پنج و سه حسینی سلطانان قسطنطنیه را  
از فرنگیان انتزاع کردند و آن زمان از طبقه و سلطنت فرنگیان و در آن شهر که هزار و یکصد و بیست و سه سال گذشته بود و بعد از او پسر  
سلطان بایزید پادشاه شد و برادرش سلطان از خشم از فرمان روحی با آوردند و منضم بهر گریخت و از اینجا بفرنگ رفتند  
سلطان بایزید جمادی را بفریب آنجا فرستاد تا به استر و زهر آلودش سرش تیراشید سلطان نجم در گذشت و پس از آن قانون  
هر که پادشاه شود برادران را قتل رساند الفقه سلطان بایزید بسیاری از ممالک فرنگ را گرفت و بعد از او پسرش سلطان محمد  
در چهل سالگی پادشاه شد و سائر برادران و برادرزاده گان را بکشت و بعد از خورشید بسیاری از جهان بکشید و برادر  
سلطانین عصر غالب آمد پادشاهی مدبر عاقل و شجاع و کریم بوده و در عهد خویش لشکر با ایران کشید و در موضع خالارک  
با پادشاه اسمعیل صورت زدنی کرد و طغیان یافت با سر برآورد و باز گشت و در قصد و بخت و در مجری بر شام استیلا یافت  
و متوجه مصر شد و آن دیار از تصرف خزاکیه بیرون آورد و خلفای مصر را که نام خلافت داشتند بر انداخت و در حرمین شریفین  
بنام او خطبه خواند و بعد از او پسرش سلطان سلمان پادشاه شد خداوند ملکه سلمان تاریخ جلوس است بعد از خویش بسیاری  
از ممالک بکشید و از بلاد آنکروس فتح کرده و در قصد و چهل مجری شهر که احداث نمود و بعد از سه دین دیگر پادشاه شد و در  
هر سه را با سلطانین صفویه مصاحبه کرده و بعد از او سلطان احمد بنیه زاده سلطان سلمان در سنه هزار و چهل مجری پادشاه  
روم شده بود و بعد از او معلوم را قلم حروف نیست که کدام کسلی با پادشاه شده از سنه هزار و یکصد و نود و چهار مجری  
مسترو الاصفات چون اتمان اسکات انگیزد تقریب با راقم میفرمود که اکنون در بلاد روم سلطان سلیم نامی آن  
عثمان پادشاه است و در دیار روس که زنی با امیر سلطنت می پروراند و بسیاری از ممالک روم را در تصرف خود آورده  
جزیره قورانیه جزایر دریای روم است و در آن صد قریب است ساکنان آنجا در علوم غریبه مثل طلسمات مهارتی عظیم  
دارند جزیره الطیور از جمله جزایر روم است و در آنجا طیور ساکن اند و موسی بغایت باره و برم دارند و اصناف  
طیور در آنجا قریب صد و سی صنف باشد جزیره فالطیور نیز در بحر روم است و در آن جزیره غیر از گوسفند چغیری دیگر  
نباشد و آن گوسفندان بغایت بزرگ اند و تجارت را چون گشته در آنجا رسد و گوسفندان بسیار بی مانع بکیرند جزیره  
ابیح نیز از جزایر بحر روم است و در روی معاون نقره باشد لهذا آنرا به بیاض نسبت کرده اند و متعلق بسیاری در آن  
حاصل میشود از طلا که شهرت است از بلاد روم و در نهایت بزرگی و شکوه و شمشیرهای گرانه و از او با طلا و مس و قزوین





این اقلیم بقیم منسوب است و لون عامه ساکنانش میان صفرت و بیاض باشد و جدا اول این اقلیم از اینجا است که  
 و از ترز روز پانزده ساعت و ربعی باشد و وسط آنجا که طول روز شانزده ساعت تمام باشد و حد دوم آنجا که ارتفاع  
 قطب چهل و هشت درجه و ثلثی رسد و بقولی آخرین این اقلیم آنجا که طول روز شانزده ساعت و ربعی باشد و ارتفاع  
 قطب پنجاه درجه و ثلثی برسد و ابتدای این اقلیم هم از منطقه است و بر بلاد یا جوج با جوج گذشته بر بلاد کنیا و  
 و الان و شمالی بلاد خلیج گذرد و بر جنوب بلاد ترخان که عبارت از دریای خزر است رود و طول این اقلیم هشتاد  
 و هشتاد و هفت هزار و سیست و یک فرسخ و ثلثان فرسخی است و در این اقلیم عمارت کمتر است و در تمام این اقلیم است و شکله  
 و دو کوه چهل و نه و دو باشد و بقولی پنجاه شهر بزرگ و هزار شهر کوچک و دو کوه عظیم باشد با طوق بلده است از بلاد روم مرمر  
 آنجا یکدیگر مشتق و محسوسان باشند و چون کسی بزدی و یا اسیری و دیگر متهم شود قدری آهن گرم کنند و چیزی از آنجیل بخرانند و  
 متهم آن آهن را بر دار و دومی چند رود و بیندازد و دیگر اگر و شش آن یکدیگر گنگار است و الا سیکنه با طوق اگر و موضع است که  
 جمعی از اهل نصاری اینجا مستوطن باشند و با یکدیگر دوستی دارند و از ایشان هر که گنگا می متهم شود دست و پای او را تبه در آب اندازند  
 و اگر آب فروزد و گنگاه ندارد و اگر فروزد و گنگار است او را بسزاسانند و از شهرهای مسلمانان این اقلیم که بلغاریست متصل رود  
 و شهر مذکور از امنیه بلغاریه کیرمال بن یافت است در اقلیم ششم اشارتی بآن فتره و از غایت برودت در آن موضع اشجار نرزد و شهر بلغاریه  
 بعضی از نهایت شمال و قشده و با عتقا و مؤلف جمیع الانساب باین مغرب و شمال است و نزدیک قطب شمالی و در اوایل فصل

اقالم مفتهم

ساتان شفق در آنجا غایب میشود و کوتاهی شب بچهار ساعت میرسد و روز نه بهشت ساعت باشد و باز لعکس میگردد یعنی روز بچهار ساعت  
 و شب بهشت ساعت رسد و در تاجه بلند مرغیست که نصف متقارن غلای او ششماه بجانب یمن و ششماه بجانب شمال است و ششماه بجانب یمن و ششماه بجانب شمال  
 است و وقت اکل بهم شامل میگردد و گوشت او اکثر امراض را نافع است خصوصاً سنگ کرده و مثانه را و اگر برفیه او بر برکت گذارند گداخته  
 شود از ابو حادانسی مرده است که در بلاد بلخ شخصی دیدم از نسل او بیان که بغایت طویل القامت بود و در خدمت پادشاه بلخ  
 تقرب تمام داشت و در هر لشکری که او بودی فتح میسر میشد و اهل بلخ را جمله مسلمانان اند و مذہب قفقشی دارند و باعث یزید چنین گفته اند  
 که وقتی یکی از صلی که در طبابت شغله داشت بدان دیار وارد گشت قضا را پادشاه آن ناحیه را عارضه بیماری بوده و اطبای آن دیار  
 از معالجه آن بجز معرفت بپوهه انداخته و صلاح گفت که اگر سلطان عهد نماید که بعد از وصیت مسلمان شود من معالجه کنم پادشاه قبول کرد  
 و بعد اوی آن شفایافت و مسلمان شد و بتدریج مردمش نیز مسلمان گشتند و سقلا ب قهرلی اقلیم ششم را نیز دارد و سقلا ب از انبیه سقلا ب  
 بن یافت بوده چنانچه بعضی نسوب با کرده اند اما تیره سقلا ب که نامش نیز سقلا ب بوده آن شهر را ساخته و تفصیل این احوال از تاریخ مجسم  
 صادق آنکه چون سقلا ب بن یافت را فرزندان بسیار شدند بعد از کثرت اولاد و اعتقاد گرفتار شد یکی از پسران که مادرش در طفلی فوت کرده  
 او را بشیر گ پرورید و او میان مردم محبت و ادراپسری اند سقلا ب نام و آن پسر بعد از فوت پدر بریاست قوم رسید پس سقلا بیان که بسیار  
 بسیار شده بودند قصد دیار روس که در جوار حر بود کردند و پورت یعنی موضع جت سکونت خود را خواستند و میان گفتند جای ما  
 تنگ است و شما جمعی کثیر چگونه جاے اقامت بشما و هم ایشان از کمال حرص پورت خواستند و همان جواب شنیدند نگاه بر زم  
 پیش آمدند و تهریم سجائی افتادند که آنجا رودت هوا در غایت شدت بود و در زیر زمین خانه ساخته اقامت کردند و  
 آن ملک بسقلا ب موسوم گشت و بعضی از ایشان در آن طرف اقلیم مفتهم یعنی بیرون از حدود اقلیم توطن میدارند و سقلا بیان  
 چند قوم اند از غایت صولت و تهور هر قوم را پادشاه علی هدیه است و همواره میان خود و قتال و جدال است اگر اختلاف در میان ایشان شود  
 هیچکس طاقت مقاومت ایشان نمیشد و انجاعت بعضی مذہب نصاری دارند و بعضی آقبا ب را بخدای می پرستند و پسران ایشان چون بکبر  
 بلوغ روند تیر و کمان گرفته از پدر و خویشان فرصت خواهند تا بهر خوش معیشت بهرسانند و دختران ایشان سر و پا برهنه بیرون می آیند  
 و در کوچ و بانا سیر میکنند هر که از مردان میله بهر سد معجزی آورده بر سر دختر اندازد و نام زنی بر او گذارد آن زن را دختر آن مرد  
 خویش بیرون نداید و در مذہب ایشان تابست پنج زن جایز است و در نزدیکی ایشان قبیله است که قوم آن موضع از صفت یاجوج ماجوج  
 اند چنانچه یک گوش را بجای فرس بر زیر خود دارند و بگوش دیگر خود را میپوشند و قی ایشان کثیر و نیم است و مانند سباع چنانکه ادا دارند و چون  
 کنند مخفی نمایند که یاجوج ماجوج با اعتقاد بسیاری از اهل شهر از اولاد منسوخ بن یافت بن نوح علیه السلام اند و بعضی گویند که از اولاد جبر و یاجوج  
 یافت بن نوح علیه السلام اند چنانچه در حسن ترکمان بنحله از آن گذشت و در عیسای معانی گویند که آدم علیه السلام محکوم شد و قبی او بخاک آلوده گشت  
 حق تعالی از آن یاجوج و ماجوج را بیا فرماید این روایت نزد ائم چندان اعتبار ندارد و با جمله هر کسی از نسل یافت قطری از اقطار زمین برفته و  
 سکونت نمودند و آغاز زرع و زراعت کردند و یاجوج و ماجوج با عصا از ارضی مشرق بجایکه ذوالقرنین اگر رسد قهر نموده و پیوسته گشتند و از نسل ایشان خلقی  
 کثیر بوجود آمد چنانچه عبد الله بن عمر گویند که بنی آدم ده جزا اند از جمله یز و یاجوج و ماجوج و یکجز و سایر اهل عالم باشند و قول بعضی یاجوج و ماجوج دو طایفه  
 اند و هر طایفه چهار صد قسم منقسم اند و یک نفر از ایشان میر و تها هر کس از نسل خود بنمید و تمام طبقات یاجوج و ماجوج بحسب مہمات منحصر در سه صنف اند

جاعتی اند که طول و قامت ایشان صد و بیست گز بود و عرض بدن بر آن مشابه نباشد و صفت دوم راطول قامت و عرض بدن صد و  
 بیست گز بوده باشد و صفت سوم راطول و قصر قامت از یک شتر تا چهل گز باشد و این صفت را حکیم کوس گویند و فیصله کردن  
 تا بظایفه مقاومت نتوانند کرد و از اجناس و خوش و سباع صغیره هر چه بدیشان باز خورد و نجات نیابد همه را طعمه خویش سازند  
 و هر کس که از ایشان بمیرد و گوشتش را بخورند و دیگر طعام ایشان و انچه خورده است که در آن سر زمین بسیار میدانی دارد و از قهر و  
 در کتاب عجائب المخلوقات دیده که تین با نورست که در شکلی پیدا شود و بزرگ گردد و حیوانات خشکی را خوردن گیر و در بنایت  
 عظیم الجثه شود و چنانکه اگر در دریا یا غلظت آب دریا فرسنگها بشورد و وزیر و بالا شود حیوانات آبی در دفع آن بحضرت غراسمه  
 آنفسه نمایند و رزاق مطلق آنرا به تجزیه بر ساحل آن بلا و یا حوج با حوج واقع است بر اند و میکنند و آتلافه آن را شکار کنند و بخورند  
 و هر روز در آنجا هزار بار برسد و طعمه یا حوج با حوج شوند و کتیان جواتان اسکا می فرمود که در بعضی شهرهای فرنگ که بر ساحل  
 دریای شوراند آنجا بمیدان را فرنگیان شکار کنند و فی الواقع لغایت عظیم الجثه باشند و آن از جمله شکار است و گوشت آن بکار  
 نمیرند مگر روغن از آن بگیرند که بسیار بکار آید یا بجه یا حوج و با حوج را در بعضی وطنی نباشد و مانند حیوانات معاش کنند و تفسیر  
 حسنی این چند ابیات و در صفت ایشان می نویسد شاید که از شاهنامه ترکان باشد و ابیات بخواجه شیخ حیفه جوی باشد  
 بگوشت دراز از خندان برده گوی تا سنگام فرصت بخشد و بر یک کوشش بالا و دیگر بر یک تنگ برنگین باشد و بر وی شکار  
 کشان بریش تا زیر زانوی شان با برودن آمده انشک شان چون که از بد شکم بین و با خرد و گردن و از آنها چو بوزیرگان  
 آمده در وجود و هفت زرد و رخ سرخ و چنان که بود و نذرند و جز خواب و خور و بیکار و خیر و یک نام نمیند هزار احوال و احوال و احوال  
 و سبب این و همبهر مورخان برانند که شکار یا حوج و یا حوج را ذوالقرنین اکبر لقبه و بر می گویند که ذوالقرنین معنی که عبارت است از  
 رومی است و از احفاد عیسی بن اسحق بن ابراهیم علیه السلام و الاقل هو الصبح و او معاصر دارین و ارادت ملک بعجم و زمانه او  
 بعید تر از طوفان نوح علیه السلام بوده و ذوالقرنین اکبر از اولاد بانی بن نوح علیه السلام است و زمانه اشل قریب تر بعد از طوفان  
 نوح بوده چه پیش از بود و معالی علیه السلام ظاهر گشت و آنجناب از ابتدای هر سلست و از جمله معجزاتش کی آن بود که بزبان هر قوم عار  
 بود و وقت آن جناب در قرآن مجید در آخر سوره که گفت واقع است و راقم حروف باهام و مشابه از آن آیات شریفه نسخ منسوخ  
 بتبادل مع اجزا و اذن بر آورده و در صحایف و تطایف که لوح محفوظ نیز نامند و آن شملبر نواید کثیره است تا بیست کرده مشرق و حایبان  
 نموده اما از اتفاقات و بدست آمدن معجزه که در جبل نه آمد با حجه چون ذوالقرنین از مشرق بمغرب شافت و تا غایت بلاد ترک سید سحبا  
 بر آمدن آفتاب که طلوع می نمود و بر سر گردی که ایشان که هیچ پوششی و لباسی نداشتند و ایشان از اولاد سقلا ب بودند که در آنجا اتفاق  
 داشتند و زمین ایشان از غایت مستی و ترمع بنا نگاه نمیداشت و شدت برودت هوا بر تبه بود که ایشان در سهر واپه با سهر برودنی  
 ذوالقرنین در امتضا ایشان شده نزدیک ساکن یا حوج یا حوج که رسید که در الملک سقلا بیان بوده با شاه آنجا بخت آمد ذوالقرنین  
 شریعت بر عرض کرد و بر سقلا پذیرفت و گفت که چون با یان از دست برد و یا حوج و یا حوج در معرض ملک ایام که میان و به آن کرده  
 شدی بندی که مانع خروج و دخول آنجا نمیشود باعث مزید حکام اطاعت باشند ذوالقرنین قبول کرد و طلب پاری از آن بانی  
 نمود پس از آن بفرمود تا در میان دو کوه که مسدود یا حوج و یا حوج بود و حفر کرد و در چند آنکه به آب رسیدند پس شکار



عظیم نماهند و بازین برابر ساختند و ششهای آهن برابر یکدیگر چیدند و مرتفع ساختند گویند میان آن دو کوه فاصله چهار هزار  
قدم بوده که شد کشیدند و عرض شد شصت و پنج گز و بقولی پنج میل و طولش صد و پنجاه فرسخ و از تقاعش دو هزار و ششصد و شش  
بران آنقدر که برابر فاصله هر دو کوه گشته و از ششهای آهن که برابر یکدیگر چیدند یک بر دیگر نهاده مرتفع ساختند تا چون مساوی  
شد میان هر دو کوه پس بفرموده ذوالقرنین کوره ها در میان آن نهادند و مردم در میدند چون آن ششهای آهن بزرگانش  
سرخ گردید بالای آن فطر العینی سفرای روی گذاخته بختند تا سوراخ ها که مانده بود استحکام یافتند و هر روز  
فرشی که آویخته بود بر روی سکه ده میختند و بقول مولف هفت اقلیم وادی در آن ساخته اند و بخت دارد و عرض هر شتر  
شصت گز و ارتفاع هفت گز و ضخامت هر دو پنج گز که از روی ریخته اند و گفته بران در زده که طول آن هفت گز است و یک  
نیز بقدر هفت گز بآن آویخته و بست و چهار دندان دارد و هر دو اندک گز در خور دهنه مان و باد و شام آن حواسی هر روز جمعه  
قرار داده است که جمعی کثیر از مردم بر آن در حاضر آیند و یکبار گز بر بران در زنند تا دالت بران کنند که این پاسبان  
دارد پس نتوانند با جوج نابجج که بالا روند بر آن سد و یا آنرا سوراخ کنند بیش کپان جوانان اسکا این سخن ظلمات  
بعد از ساختن آن سد سجده شکر کرد و گفت این شش شش است از پروردگار من پس چون بیامد و عده آفریدگار من را  
این سد را بازین همواره و هست و عده خدا درست و راست چنانچه در قرآن مجید از آن خبر داده و گویند که آن نزدیک  
قیامت خواهد شد که با جوج و با جوج سد را شکافند و بیرون آیند و عالم و عالمیان را خراب و ویران کنند و از کتاب سالک  
سالک نقل است که واثق خلیفه عباسی خواب دید که سد با جوج و با جوج کشاده گشت و بقول آنکه آن خواب بنیدخواست که امر حل  
مطلوع شود و بنا بران سلام ترجمان را با پنجاه کس فرستاد تا تحقیق نمایند سلام از سامرین ارمنه و از انجا بلاد از ان و از ان  
موضع بیابان و از انجا بولایت خرز رفت و باد شاه خرز که ترخان نام داشت گسان همراه سلام گردانید سلام و غیره  
از ولایت و برآمد و بست و شش روزه راه رفتند تا بر مینی رسیدند که بوسه ناخوش همیشه بمشام ایشان میسر شد و ده روز  
و یک قطعه مسافت کردند تا بجای رسیدند که کوهی بنظر درآمد و جماعت خصی در و بودند اما آب و می نبود سلام از ان  
منزل نیز در گذشت و هفت منزل دیگر رفت تا بعضی از ان حصون رسید که نزدیک آن کوه شد با جوج و  
با جوج در شعب آن بوده اگر چه طراوش اندک بوده اما همه صحرا و اما کن سهنداک داشت و در ان سه زمین حشنی بود  
بنایت مستحکم که محافظان شد انجا ساکن بودند و دین سلام داشتند و زبان عربی و فارسی میدادند اما از جو  
خلفای بنی عباس چنین بر بود و بد بر تقدیر سلام را روز دیگر نزدیک سد بودند سلام کوهی دید و روزی  
بزرگ که عرضش صد و پنجاه گز تخمینا باشد آب نداشته و بران کوه هیچ رستی از گیاه و هیچ دسه حیات نبوده  
و باره بنظرش درآمد که از شش پخته در ان رموز آورده که زیاده بران گنجایش نداشته بعد از ان سلام از انجا حرکت  
کرد و دست رفتن و آمدنش از رساله که سلام از روز و ناگی اند بعد از او تا باز آمدن نزد خلیفه منزل منزل  
منه بجای تب غریب راه که مشاهده کرده و تفصیل مرقوم نمود و دو سال و چهار ماه بود با جمله ذوالقرنین بعد از طو  
حیان و بطن شد به اراضی اسکندریه رسید و شحر مافرد و نیا عمارت کرد و در دو صد و پنجاه سال عمارت اشهر

نیم

با تمام رسیدن و از قرن نهم و آن که گروان شهر سوری از صاف و ج کشیدند و آنرا چنان شفاف و بیض ساختند که  
 که ساکنانش جهت محافظت چشم بدقی نقاب می بستند و در یک گوشه شهر مناری بود و ششصد گز در آن سوراخ ها  
 گذاشته و آگینه ها در آن نصب کرده که از آن بر دریا نگاه میکردند هرگاه لشکری حازم آن شهر شدی امانی اینجا مطلع شد  
 سامان جنگ کردند و آن شهر هزار و پانصد سال مخور بود و بعد از آن هر سال دیگر خراب ماند پس از آن سکندر که  
 عبارت از ذوالقرنین اصف است اسم بران صفت که از تواریخ پیشین معلوم کرده بود اینجا شهر را بنا نهاده و اسکندر شام  
 کرد و چنانچه در اسکندریه گذشت با جمله ذوالقرنین بعد از فراغ این و آن سکونت اختیار نمود و سپاه را اجازت  
 انصراف بمساکن ایشان داد و بدو نه اجندل بعبادت پرداخت تا آنکه رحلت نمود و مدفنش بقوسه جبال بهنام مدینه  
 ملکش بقوسی چهل سال و روایت اصح ششصد سال و او زنبیل باقی و قوت خود از آن حاصل کردی و اینچه زیاده مادی  
 تصدق کرد و در شهر است و قلعه متین بر قرار کرده و دارد و وسعت آنکوه میرتبه است که کنجانش تمام ایست  
 آن نواح دارد و مردم در آن نواح بسیار اند و نزدیک آنقلعه کوهی دیگر است که سرور هوا کشیده و صحرای بزرگ آنکوه  
 بخت دست و پا بس قرمزی از بلبلوات معرون آن دیار است سوکاهی مدینه عظمیست و جانب شمال  
 تا تار واقع شده و بحر خزر که رود اطل نیز گویند در جانب شرق جنوب این شهر جریان می دارد و دیگر سراسر می  
 رود اطل از جانب شمال است و آن شهر است که تجار از طرط در یاتار و بلا و تاتار اینجا بسیار میروند و صحرای بزرگ  
 شهر است که در دامن کوه واقع است و زمین آن شهر گستان است بر ساحل بحر قزقم آبادی دارد و مردم اینجا مسلمان اند و تجارت  
 بدان سبب زمین آیند و اکثر ساکنان آن شهر نصاری اند شققا قودینه است جلیله و میان آن شهر و بحر محیط یکروزه راه باشد  
 و دیگر از شهرهای این قلم بلاد اندلس و مدیر و افریقیه و طریه و حرمیه و غیره از بلاد مغرب اند و آمده اند که چون سلاطین  
 بر بلاد یونان است یافتند امانی آن دیار به اندلس که از عظم بلاد مغرب است رفته اقامت گزیند و در آن قوم حکما بسیار  
 بودند حکمت در آن ملک شیوع یافت و آن بلاد آباد است و در هر گوشه یک دعوی سلطنت کرد از ایشان پادشاهی بود  
 که دختر جمیل و داشت ملوک اطراف بنو اشکاری او برخاستند و در گفت و ما و جملگی حکم ننشاید و متن از آن جمله گفتند که با حکم  
 ملک گفت هر یک از شما را بکاری امر کنم هر که اول از عهده بر آمد بمصاهرت مقرر کرد و پس بی رافع نمود تا آب از کوه  
 بر آورد بان آشنا گرداند و بدگری گفت بر زبان اندیشان دشمن اند بر کنایه بجز طلسمی باز تا چون قصد آن دیار کنند مغلوب شوند  
 هر دو بکار خود مشغول شدند آن یکتا بیرون آورد و آسیا ساخت و دختر را خواست و آنکه طلسمی ساخت آگاه شد و خود را  
 بلاک ساخت آنکه یکام رسیده بود بعد از پدر زن سلطنت نشست و طلسمی در آن ملک ساخت و اینجا خانه بنا نهاد و بیت حکمت  
 نام کرد و حکما را جمع آورد تا در آن طلسم ساختند و در خانه را بستند و قفسه بران روئند و بعد از هر که از او آواز  
 بخت شستی قفسی بران از خودی تا آنکه است و شش قفس بران بزدند رزق پادشاه است و مضمون بر تخت نشست گفت اینجا  
 را بکشایم و دیگر که در آن چیت بر رگان عهد گفتند این موجب خرابی ملک و پادشاهی است لرزق التفاتی نکرد و قفسها  
 بکشید و اینجا جو آن مرغ بجا هر دید که بران نوشته بود نه اما مده سلیمان بن داود و تا بوسه از زحام یافت

به اطراف آن صورت جمعی از اعراب بر اسپان عربی سوار و عظاما بر سر و شمشیر مار و دست کشیده بودند و این بعینه صورت  
 مسلمانان بود که بمقدران ایام برآمد و مس مستولی شدند و عجب تر آنکه چنان زد که لرزق آن در کشاد از نایب او که در زیر بود  
 در رسید که طایفه باین هیئت بملک درآمده اند و بسی نگارشت که موسی این نصرتی بر آن و یاروست یافت چه عجب را از این امر  
 بن لرستی که از ایمان تابعین و مردمی عاقل و شجاع و فیر و جنگ مشتاقی بوده و پیر او نصر از یهودانی بنی در عهد معاویه بن ابونسیان  
 ایست خرس داشت چون معاویه غزم و رزم علی علیه السلام کرد نصر از و مخالفت نمود و گفت ستم بخلافت حق است  
 با او حسرت نتوان کرد و گفته اند این نصر همان است که نصریان با و منسوب اند موسی بن نصر بعد از پدر پیش فلشانی پذیرفته  
 گشت در هشتاد و نه هجری و لیکن بن عبد الملک او را با پنجاه هزار سوار بفتح اندلس فرستاد موسی نخست افریقیه بشود  
 و شصت و پنج هزار سیر گرفت و در آن ایام در افریقیه قحط افتاد موسی خلق را بنهار و روز بخیرین نموده و با سپاه خود و ابلیس  
 افریقیه و اصناف حیوانات بصحرافت و بگردی با جانوران از آنها جدا ساخت و با سپاه برگریه و زاری پر دخت و حیوانات  
 نیز بندگان در آمدند و همچنان در تازیانه منقول است که چون یونس مخیر علیه السلام بنا بر توقف عذاب موعود از قوم خویش حکم  
 آسای حیرت گزید حق تعالی او را در شکم ماهی مخبوس ساخت او بخافه گرفت بعد از آن ایزد تعالی عذاب بر انقوم فرستاد و بادشا و انقوم  
 مقدمه عذاب منزله را دیده یونس را الفحص نمود تا با او ایمان آورد چون آن حضرت را دریافت با جسر انبوه بصحرافت و  
 بجهای حیوانات را از آنها جدا ساخت و چند شبانه روز بگریه و زاری پر دخت حق تعالی بر دشت عذاب را از انقوم و با آخر یونس علیه السلام  
 انکه ای سیر آورد و بادشا و با قوم خود بر دست آنحضرت مسلمان شد الحاصل موسی تا هنگام استوار و صحرا با نایب غار بگذارد  
 و وظیفه خطبه خواند و نام ولید در خطبه برد گفتندش چنان نام امیر المؤمنین نه بر می گفت امروز روزی است که جز خدا نام و دیگر  
 نتوان برد و هنوز در صحرا بود که بارانی غلیم بارید موسی است که در و سخت قصد بر کرد و بکشود پس طایفه گرفت و غلام خود طارق  
 زیاده بر بزرگ طایفه از اعراب و نو دینار مرز بریان که ایمان آورده بودند و طایفه گذاشت و با فرقیه باز گشت پس  
 طارق را بفتح اندلس امر فرمود طارق با دوازده هزار سوار از دریا عبور نموده و بگریه خضر از اندلس رسید و در نو دود  
 بحری بکوی که اکنون بخیا طارق مشهور است صعود کرد و برق والی طایفه یا مقتاد هزار سوار رزم او شناخت موسی آگاه  
 شد پس خود و عبد الله را و افریقیه گذاشت و متوجه آن دیار شد و پیش از آنکه بطارق پیوندد طارق سپاه خود را گفت  
 پیش دشمن و پس دیار است که خنجر صورت نه بزد و بکشید تا طفر یا بند پس رزمی و صعب کرد و طفر یافت و لرزق قبل  
 رسید موسی بطارق پیوست و بر تازی بلاد اندلس استیلا یافت و تا ساحل بحره محیط براند و مایه سلیمان علیه السلام است  
 آوردی آن جوانی زرین بود و چنانچه گشت و برود و در آن حدکس تو نشستی نشسته بود و ولید انفتح اند پس خبر یافت موسی  
 نوشت که در اندیار بفرمان سلیمان علیه السلام دیوا شهر می از پس ساخته اند و آنرا مدینه الخاس خوانند و گفته اند که مالی آن  
 ذوالقرنین بوده باید که با پنجاه شتابی و آنچه منی اعلام غامی موسی گرفت و چهل شبانه روز بیامان قطع کرد و بان شهر  
 حصتی بی در یکدیو ارشش تمام از مس بود و گویند چیل و پنج چار صد و هشتاد و گز ارتفاع داشت گفتند ثقب زینم و تائیم  
 پس چنان کردند و دیدند که اساس باب رسیده موسی امر کرد تا پهلوی آن برخی از آن دیوار را با ارتفاع سه صد گز بسازند

وہر ان زبانی صد و ہشتاد گز تر قب و اندیس گفت ہر کہ بالا رود و بشہر و زگر و از حال اعلام نماید ہر از شغال طلا با بدیہی  
رفت و نظر کرد و وہتہ ہر و خود را بخصا افگند از حصار عوفانی عظیم بر خاست و تا سہ روز امتداد یافت چہارم روز موسی  
دیگر بر افتاد و احوال او نیز بدستور کردید موسی گفت دیگری برو چون کسی از رفت مال را مضاعفت کرد چون گرفتہ بان غیبت  
کرد و گفت ریسمانی بر میان من بندید تا چون خواہم کہ خود را بخصار افکنم بخارید پس چنان کرد و ہر دہر رفت و خود را و حصا خود  
کہ بنیکند آنکہ ریسمان بدست میداشتند بقوت تمام بر کشیدند تا منش دو پارہ شد نصیحتی بدرون ماند و نصیحتی بدرون حصا افتاد و موسی  
دانست کہ از حال مروں حصار آگاہ شدن متعذر است لا جرم با سرفرست و در را تو حہای شگ سفید بسیار دید کہ اسامی  
انبیاء و ملوک بران نوشتہ بودند از حیدر لوجی برای بدید کہ بران نوشتہ بودند از انجا در گذری کہ ہلاک شوی موسی را  
عجب آمد و برای امتحان دو سوار بہ انجا نہشتافت ایشان چون اندک را ہی فرستند جانوران بر ہیبت موران  
از میان درختان مروں آمدند و ہر و را با بیان پارہ پارہ کردید موسی استعجاباً ند و مرا جہت نمود و در نوہ و پنج ہجری  
در گذشت و بعد از حکومت افریقہ و بلاد قرطبہ و اندلس بنی امیہ رسید و آل انطاکیہ اندلس بوسلوف عبدالرحمن  
از اختاد مروان بن حکم است کہ در خدمت مروان بن اسیر شدی و چون مروان حار بقفل رسید عبدالرحمان بہ اندلس رفت  
امرای آن دیار اطاعتش کردند و او سالہا سلطنت آن دیار کرد و در یکصد و ہفتاد و یک ہجری در گذشت و صفایہ در حوالی قرطبہ  
از آثار اوست و بعد از او ولادتش یکے بعد دیگرے و ران دیار حکومت کردند و آخرین انطاکیہ امیہ است کہ در چہار صد و ہشت  
ہشت ہجری در گذشت و دولت بنی امیہ از آن دیار سپری گشت و پس از او امای بنی امیہ ملوک لظوائف دران دیار پدید آمدند و  
بعد از ایشان ادریس کہ نسبش باہم حسن علیہ السلام میرسد بحکومت اندلس رسیدند و اول آن کردہ ابو عبداللہ ادریس است کہ در  
صد و ہشت و نہ ہجری بعد واقع فتح اتفاق افتاد و در ان واقعہ بسیاری از اہل بیت رسول علیہ السلام رسول علیہ السلام شہادت رسیدند و  
ادریس اندلس گرجیت بمنبر رفت و بطبعہ شرافت و خلق را دعوت کرد بسیاری از بربریان بہ او پیوستند و او بطبعہ و اخلاص و  
مستقل گشت مارون رشید را و دشمنان را بان دیار فرستاد تا خدمت او کردند و منتظر فرصت می بود تا او را بقفل رساند روزی او بریں  
از در و دندان شکایت کرد دشمنان او را پیخیزی داد کہ در دمان گیر دآن خود زیر بودی بر نیامد کہ ادریس در گذشت امر اتاج بر سر گذشت  
کہ از و حاملہ بود و منہا دند بعد از چہار ماہ سپہ متولد شد و وہ ادریس موسوم گشت ادریس بن ادریس اول کہ است از  
سلطین اسلام کہ پیش از ولادت سلطنت بانث و بعد از ولادت و احقاد و انجا بحکومت نشستند و ہم چنین طایفہ از امای بنی  
عباس بنی افریقہ بحکومت کردند و چون منصور و ابی عباس بران دیار دست یافت غلب بن سالم متنبی را بہ انجا فرستاد و اغلب افریقہ رسید  
و بر دست خواج گشتہ شد آنکہ امیسر ہی دیگر ابو خالد بر بند ثانی لقب بران منصور بحکومت افریقہ رسید و بسے  
نگذشت کہ آل غالب بن سالم در افریقہ بحکومت نشستند و ابراہیم ثانی از ان طایفہ است کہ بسیارے از بلاد  
جسیرہ مقبلہ کشید و آخرین انکر وہ را و اودہ البکست کہ در عہد ابو عبداللہ مہدی اسمعیل علوی با فریقہ حرج کرد  
افریقہ را از زیادہ اند گرفت و دیار و اودہ بمبر گرجیت و بعد از خلفائے اسمعیلیہ سلطنت آن دیار رسیدند و اول ایشان ابراہیم  
بن منا و حمیرے صاحبے است کہ از طرف اسمعیلیہ حکومت افریقہ و مہدیہ داشت و بعد از او پسرش ابو الفتح ملکین سلطنت



[illegible]

عبد المؤمن مروی ہو فصیح و بلیغ اور بعد ائمہ نشر ان گفتے سے محمد تو مرے اور ازادہ خود مطلع ساخت و گفت خود را  
 بخلق گنگ خاص کر بنو سہم کو سے تا الگاہ کہ حاجت اقتد نشر ان لب از بن بے بستی و محمد تو مرے باہر امان ہر اکس رسید  
 و بعد یہ نزول کرو و بر نادت خویش زبان طین ملوک کشود کہ در نہایت صد و شیع مشاہدہ میکند این حدیث بہ ابو الحسن  
 علی بن یوسف بن سفیان صاحب مرا کس رسید اور انجو اندواز گفتہ باز خواست کہ در قاضی مریمہ محمد تو مرے گفت کہ سخن  
 ناحق و در باب ملوک بے سبب چرا میگویی محمد تو مرے گفت کہ اگر تمکنیم انچہ راست است میگویم ملک اچونہ عادل و عالم توان  
 گفت کہ در شہر اوجہ در بازار ہا میفرشتند و خناریہ و شش مسلمانان میگیرند و ازین نوع بسیار بشمر و ابو الحسن علی از غایت  
 حیا سر زیر انداخت شخصی اندر بے کہ مردے عالم و دانا بود و در خدمت ابو الحسن اعتباری تمام داشت گفت ای ملک  
 اگر سخن من شنوے پشیمان نشوی و آن اینست کہ این مرد را وظیفہ مقرر کن تا در شہر تو باشد و گوشتش بیند و اگر نہ چنان  
 شود کہ خزینہ ہائے تو در پس کار او صرف شود ابو الحسن خواست چنان کن وزیرش گفت زشت باشد کہ گویند ملک از  
 درویش تبرئید نہ فرماہا نیست کہ اورا خراج از ملک خویش نہائے ابو الحسن چنان کرد محمد تو مرے با عثمان رفت و آنجا  
 دوستی داشت با و بے در کار خویش مشورت کرد او گفت کہ بہ یسین بل باید رفت کہ اہلے آنجا رو بہ تو بہ کردند محمد تو مرے  
 بد آنجا بشتافت اہلے عیال یسین بل اورا در لباس علمادیدند معزز و شہتہ بدتے آنجا ہما دروزے ایشان را گفت  
 از حق نیستید فرزندان شما چرا از حق چشم ہستند ما رعایاے ابو الحسن علی بن یوسف بن سفیان ایم ہر سال مسلمانان او  
 بہر خواستن خراج می آیند و در خانہ ہائے ما نزول مے کنند و باز انانہ انچہ خواہند بکنند تا اطلاق دفع ایشان نیست محمد  
 تو مرے گفت ازین زندگانی کہ شمار است مرگ بہتر بود اگر ازین بلیہ شمارا نجات دسم مرا چہ دہید گفتند مال و جان خود  
 نہار کنم محمد گفت سلاح جمع آرید و چون غلامان بیامند ما را مطلع کنید بعد چندے غلامان بیامند و ہر کدام بچانہ سے رفتند و  
 شراب خوردند و باز انانہ ایشان بفرانجام بختند محمد تو مرے با ایشان گفت کہ چون ساعتی از شب باقی ماند  
 بر ایشان تا حق برید و مہر القتل رسانید ایشان چنان کہ غلامان کہ از خود خبر نہاشتند اکثری براہ عدم رفتند و بعد و جب  
 از غلامان ہر اکس گر بختند ابو الحسن از ان حال اعلام داد و ہر او سپاہ دفع القوم فرستاد محمد تو مرے گفت تنگی ہای کوہ  
 را حکم کنید و دل قوی دارید پس لشکر مرا کس بود رسید کوہیان بقتالہ پیش رفتند و زرمی صعب کردند سپاہ مرا کس از  
 تنگی گاہ کاری نکردہ منہزم گشتند و انچہ با ایشان بود بستی یا ران محمد تو مرے اقتدا ایشان با کن معزور شدند محمد تو مرے  
 گفت کہ غنیمت جمع آرید کوہیان چنان کردند محمد بفرمود تا غنایم را بسوختند پس عبداللہ بن مسعود را کہ کنگ جملے بود اشارت  
 کرد کہ بسخن آید عبداللہ بن مسعود چو ن و گیزہ روز از خواب بیدار شد گفت بخواب دیدم کہ دو فرشتہ از آسمان بیامند و دل  
 مرا بر گرفتند و پر از علم کردند اہلے حبیل کہ اورا کنگ میداشتند این را حمل بر معجزہ کردند محمد تو مرے گفت اکنون ما را از کار  
 ما گاہ کن نہینے گفت تو مہدی ہستی و قائم با مر خدا ہر کہ بیعت تو کند نیک بخت است و ہر کہ مخالف شست بہلاکت  
 قریب است پس گفت اصحاب خود را برین عرض کن تا مطلع سازم کہ کدام ہشتے و کدام دوزخیست محمد تو مرے اہلی کوہ  
 را جمع آورد نہینے ہر کہ با و مخالفت داشت گفت از اہل ناراست و تقیض فرمان داد دیگران بفرمودہ او عمل کردند



وایشان را بکشتند محمد را در بلین بل مخالفه نماز و عرض یاران نیدوده هزار مرد و شمار آمدند پس خود آنجا بماند و عبدالمومن و عبدالمومن را با سپاه جبار بمراکس فرستاد و در محاصره مراکس عبد الله بن مسعود بنی لعل رسید و عبدالمومن بهزیمت رفت محمد تو مرے در نماز بود چون ازین حالت خبر یافت گفت چون عبدالمومن بیاید با او گویند که غایت ظفر تر است و طلب ملک سی کن پس در همان دوسه روز که سی و نه سال از عمر محمد تو مرے گذشته بود در پانصد و بیست و چهار هجری وفات یافت و او مردی متقی بود و بمال دنیا رغبت نکرد و در سیما ن با فحیدر و لفر و حسته و اندک اذان بکار برد و سی و باقی را تصدق کرد و سی بعد از وفات محمد تو مرے عبدالمومن بن بل رسید و بموجب وصیت محمد تو مرے الی بلین بل با وصیت کردند عبدالمومن با سپاه متوجه وهران شد و گرفت و بر ملتحمیان و فاشس استیلا یافت و بمراکس رفت و بعد از یازده ماه فخر اشراف مراکس را از آل یوسف بن سفیان گرفت و مستقل گشت بر افریقیه و اندلس با قضاے مغرب فرما شد و در پانصد و چهل و دو هجری با امیر المومنین نخلب گشت و بعد از واپس رشت او یعقوب بن یوسف بسلطنت نشست و دنیا نیر یوسفیه با و منسوب است و پانصد و بیست و شش هجری با صد هزار سوار با بلیه رفت و دالے آنجا اطاعت کرد و امیر یوسف قصد طایطیه کرد و ارقوس فرنگی دالے آنجا تخلص شد امیر یوسف را کارے پیش برفت با بلیه باز گشت با در سر دیس و الی مرسیه و اسبله و اندلس با یکی از لشکر بلیه سر و کار داشت از واپس تو هم نمود و او را بر سر ملک کرد و بعد ازین واقعه امیر یوسف بر مرسیه و غیره استیلا یافت و برادران مرویس را بنواخت و خو ابرایشان را بنحو است و بیست و نیکه گشت که دولت آل مرویس بهرے گشت و بعد از امیر یوسف بهر شش ابو یوسف یعقوب بن یوسف بسلطنت نشست و دنیا نیر یوسفیه با و منسوب گشت و در عهد او علی بن اسحق از بقایای یثیمین قوی شد و سی و سه بگرفت یعقوب بیست هزار سوار بر زم او فرستاد و در پانصد و هشتاد و سه هجری خود نیر روان شد و در پانصد و هشتاد و شش هجری بمراکس مراجعت نمود و از قویش قصد دیار اسلام کرد و در شهر شلب گرفت یعقوب آن شهر از فرنگیان بگرفت و چهار شهر دیگر که پیش ازین بچهل سال فرنگیان از مسلمانان گرفته بودند قهر اشراف بکشید و از قویش پنج ساله صلح کرد و چون مدت منتقضی شد طایفه از فرنگیان روید یار اسلام آوردند یعقوب قصد رزم ایشان کرد و در راه مریض شده باز گشت و در پانصد و نود و سه هجری دیگر بار رو بفرنگیان آورد و ایشان صلح کردند یعقوب بعد از وفات علی بن اسحق یثیمین با فریقیه شد و آنجا شهر می بنام نهاد و در باط الفتح نام گذاشت و بمراکس رسید و در گذشت و او با و شاسه زاهد و عابد بود و در عهد خود بر ترک فروع فقه امر کرد و فرمود که فقها تابع هیچ مذمبی نباشند و خبر کتاب مجید و سنت عمل نمایند لما جرم ازان دیار جمعی بر بنامند که تابع هیچ امامی نبوند چون ابو الخطاب این دحیه کلبی و برادرش عمر و شیخ محی الدین غزنی و غیر هم پس از عمر بن ابراهیم بن یوسف بن حکومت نشست و ابو العلاء ادریس بن عبد الله بن یوسف بن عبدالمومن او را بهزیمت داده بر تخت نشست و در شصت و هشت هجری مرین بر او خروج کرد و ابو العلاء در ظاهر مراکس با او مصاف داد و قبل رسید و دولت آل عبدالمومن سپری گشت و در بنی مرین اول کسی که بسلطنت رسید سلطان یعقوب بن عبدالحق مرینی بود و او در عهد ابو العلاء ادریس بر او خروج کرد و ابو العلاء را بقتل رسانید چنانچه گذشت و بر بلا و مغرب استیلا یافت و هفتاد و سه سال ملک راند و در ششصد و هفتاد و پنج هجری خاند و هفتاد و هشت گشت از اخفا و بنی مرین عثمان بن محمد

که آخرین حاکم مغرب گشت و هشتاد و سال بزیست و در شصت و نود و سه هجری درگذشت کپتان جوان تهمان اسکاٹ از نایب  
 فرنگ بار اقامت گشت که در سال هفتصد و سینصد و از تولد عیسی علیه السلام مطابق نود و یک هجری که زمان خلافت عبدالملک مروانی  
 بود مسلمانان بر ملک استنبول که اسپین سرس گویند از دیار مغرب و از ملکه های فرنگیه مستولی شدند و در سال یک هزار  
 و چهارصد و نود و عیسوی علیه السلام مطابق سن شصت و شصت و هشت هجری محمد صلی الله علیه و آله و سلم در آخر زمان احفاد ملوک  
 بنی مزین فرنگیان اسپین متفق شده مسلمانان را از دیار اسپین برانندند مسلمانان از آنجا برخاسته نبرار افریقیه سکونت گزیدند و  
 آنجا حاکم شدند و اکنون که سن یک هزار و هشتصد و هشتاد و عیسوی مطابق یک هزار و یکصد و نود و شش هجری است مردم اسپین بدیار  
 خویش با استقلال میگردانیدند و باقیات شهرست در نهایت مغرب و اهل آشتی از اولاد عاد اند که بمرد و پسر از حجاز و شام رفته  
 به آنجا مقیم شدند و یهودان اعتقاد دارند که چون اولاد موسی علیه السلام از بیت المقدس بهنگام حجت نصر بگریختند حق تعالی ایشان را  
 به آنجا نخب باقی انداخت ایشان در آنجا سکونت گزیدند جزیره النار در اقلیم هفتست و در آنجا شمارد نیست از حجر خالص و از قفاش  
 خنده و گز و معدود بران پدید نشود و بر بالای آبن صورت شعله طلسم ساخته اند که دست خود به جانب بحر مغرب دراز کرده گوی بر بحیر  
 اشارت نمیکند و ایضا در آن جزیره کعبه لیلیت از سنگ تراشیده و مسجی مقابل آن ساخته از دوعای در آنجا اکثر تجمعات  
 میشود و بر سر قبه اکثر صورت طلسم ساخته اند هر کسی که بد آنجا رسد آن صورت آواز دهد که من مانع آمده هست پس در آنجا کعبه  
 کشاده شود و طلا نمیکه محتاج او باشد از آنجا بیرون آید و باز در سرد و دشت و هر چند که مسافران در آنجا رسند نه بفرنگ  
 و از آن صورت آواز میدهند و همانقدر طعام از کعبه بیرون من آید پیوسته حال بر نمینوال باشد و کس سر آن نداند  
 و بعضی از عقلا در تخمین سخنان قائل دارند و این نوع عجایب و غرایب المخلوقات و غیره توابع خصوص در کتب هند یان و  
 اسلامیان و دیگران بسیار است مثل سفت طلسم در شهر بابل در عهد نمرود و آسیا در دیار چین که سنگ اعلی ساکن و سنگ  
 اسفل متحرک که هیچ عاقل آنرا نداند و خداوند که مولفان تحقیق بلیغ کرده نوشته اند و یا بر کعبه سباحان تالیفات را ایمنه  
 علی البرادونی داشته تحریر کرده اند را هم حروف بطریق اسلاف مرقده سطره چند از کتب نقل نموده تا دانند که اسلاف اینچنین حکایات  
 در کتب خویش مرقوم ساخته اند و عارف و محقق قطری قدرت قادر خستار هیچ عجب و محال نیست چه هر چه خواهد کند که حکم  
 او را است + گویند که حق تعالی بر محال قادر نیست بدانکه از میان قبیل بنی اسم بدیع و ظاهر بعرضه ظهور آوردن نزد او تعالی  
 شان غیر محال نیست اما محال آنست که ثانی و مثل خود پیدا کردن نمیتواند بزرگ گوید ۱۵ اول همه چیز را همیا کریم + دولت این است  
 آخر همه را برگ میگردم + همت این است او بچو خودی فکر و پیدا قابل + مقدورند داشت + من چو بری ز خویش  
 پیدا کردم + قدرت اینست چیزی که بر تانی نیز در اقصای مغرب است و عمارات غربی بران جزیره منتهی میشود و از آنجا  
 بر تانی نیز گویند و بطاعر محله نیر دیده شد کپتان جوان تهمان اسکاٹ بار اقامت فرمود که جزیره بر تانی مسکن فرنگیان اگر نیز است و ذکر آن  
 در ضمن احوال دنیا به نو گفته آید -

### فصل در ذکر برخی از مشاهیر اقلیم هفت

شیخ علی بن محمد معروف بابو الحسین شیروانی از کبر بزرگان معروف و شایخ زمان بوده و بد مناطی نشسته و او سالها

بجوئے منظمہ مجاورت نمودہ از سخنان اوست القیوٹ مع الواروات وقال من ترک تدبیر سے معاشا طیبیا وقال ثافت الناس لا اله الا الله  
 یعنی صوفی با و اوست نہ با و اوست یعنی انجہ کہ بالہام دریافت نماید بران عمل میگوید وظایف وقال من ترک الے آخرہ و گفت کسی  
 ترک میکند تدبیر کار ہائے خود را زندگانی میکند پاک و پاکیزہ و گفت نیست آفت مردم مگر ببرد و شیخ ابو مدین سعید بن حسن  
 مغربی از اکابر مشائخ صوفیہ است و شیخ مغرب بودہ شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ متفق بودہ شیخ محی الدین عربی نے مرید  
 ابو مدین بود و در فتوحات یکے نقل کردہ چہ خلق بحبت تمین و تبرک دست و پایے اومی موسیٰ ند اورا گفتند و نفس خود  
 از ان اثر سے می پایے گفت ابیا و اولیا حجر الاسود رومی بوسند آن حجر بیچ اثر نمے یابد مرا نیز بھان حکم است یکے از  
 اولیا و ابلیس را گفت با ابو مدین در چہ کار سے گفت چون چیزے بخاطر او سے باید مثال آن کسم کہ در دریا سے  
 محیط بول کند و گوید از ان نکردم تا ناپاک گرد و روز سے بکنند و دریا رسید فرنگیان اورا اسیر کردند و بکشتی بردند جمعی از  
 مسلمانان نیز امیر بوند فرنگیان با و بان کشیدند تا روانہ شوند کشتی از جاسے بجنید با ہم گفتند شاید این از نہر مسلمان است  
 کہ الحال در کشتی در آورده ایم پس اورا گفتند لسلامت از کشتی بیرون رو گفت بیرون بروم تا ہمہ از مسلمانان بگذارند  
 بر تگایان چارہ نہ داشتند ہمہ را بجات دادند انکاء کشتی روان شد باب ابو مدین باز بحسب و من کلام اذا اظهر الحق  
 ثم سبق مع و غیرہ یعنی وقتیکہ ظاہر شد حق باقی نماند با و وغیرہ و قال القلب سوائے وجہہ واحدہ فاسے وجہ و جہتہ  
 حجتہ من غیرہ یعنی گفت نیست مریول را سوائے وجہ واحد یعنی بگوشدن پس اگر بکلیف متوجہ شد محبوب شد از  
 طرف دیگر شیخ ابو بکر محی الدین عربی حاتم طائی اندیشی شیخ موجدان و بزرگ زمان بودہ و در مذہب متابعت کسی  
 نکردی نسبت خرقہ او در تصوف بیک واسطہ خضر علیہ السلام و نسبت دیگر بوسطہ خضر علیہ السلام میرسد بسیار  
 از علما کمال اوقایل بودہ اند اکثرے از علما اورا کیفہ کردہ اند اورا گفتند فی الصبر عذاب یعنی آیا در صبر عذاب است  
 گفت الصبر کل عذاب یعنی صبر تمام عذاب است ہم و کتاب خود فتوحات مکی مینویسد کہ یکے از برادران من یکے بن لقمان  
 بادشاہ ہمسین بود و ہوشیار بود از خلق منقطع اورا ابو عبد اللہ نوسیے گفتندے روز منی مسمین میرفت یکجلی بن لقمان  
 با خیل چشم در راہ با و رسید و جامہاے فاخر و بروشت بر و سلام کرد و گفت ایما الشیخ باین جامہ کہ پوشیدہ ام  
 نماز میزد است شیخ بجنید و گفت از نادانی حال تو بحال سگی ماند کہ در مرداری افتادہ باشد و سرتاپا سی او بخون  
 و نجاست آلودہ باشد و چون بول خوابد کند پاسی بردارد تا قطر بول با و نرسد و شکم تو از حرام پر شدہ و مظالم  
 زندگان خدا بر گردن تو جمع آمدہ و می پرسی کہ نماز باین جامہ را و است یکجلی بگریست و از اسب فرود آمد و سلطنت  
 بگذاشت و ملازم شیخ گشت شیخ اورا بختہ برد و چون سہ روز بگذشت رئیسانے آورو با و داد و گفت ایام میہمانے  
 بسد آمدہ اکنون بر خیز بہیزم بکش و میفر و شش یکجلی بہیزم فردشی پیش گرفت بہیزم بر سر گرفتے و پازار سہر کہ سلطنت  
 دران کردہ بود بیک و بفر و ختے و از وجہ آن اندکے قوت سلطنتے و باقی را تصدق کردی و ہر گاہ کسے از شیخ التماس  
 دعا کردی گفتے از یکجلی خواہند کہ او سلطنت گذار شدہ بزند آمدہ شاید اگر من مبتلا بودے بزند دنیا می دیگر در لغتات  
 مذکور است کہ شیخ محی الدین عربی را یکی از مشائخ گفت کہ دختر فلان بادشاہ کہ اعتقاد شہادہ دار دنیا است آنجا فتم

شوهرش بر بالمش او بزد او در حالت نزع بود چشم بکشاود و شیخ السلام گویند که گفت شیخ ترا هیچ پاک نیست لیکن اینجا یک دقیقه  
 است آنکه ملک الموت که نازل میشود خالی باز نمیگردد و چاره نیست از درون تا ترا از وسط خلاص کند و آنهم این زمان حق خود  
 از اسب طلبید و باز بخواب گشت مگر آنکه جائے قبض کند و در زندگانی تو مطلق را فایده است و مراد حضرت است که دوستترین  
 و قرآن مست آنرا فایده است تو میگوئی پس ازان روی بملک الموت کرد و گفت تا آنکه جان منی نزدیک پروردگار خود  
 نمیروی پس جان و خمر بگیر بدل و سکه که ویرا از حق تعالی باز خریدم بعد ازان شیخ نزد حضرت رفت و با او گفت  
 ای فرزند روح خود را بمن بخش زیرا که تو قایم مقام و خیر باد شاه هستی و رفع بخلی رسانیدن گفت اسی پدر جان من  
 حکم تست پس ملک الموت را گفت جان این دختر که صحیح البدن است بگیر و حال و خمر شیخ بیفتاد و بمرد پس شیخ میگوید  
 که نزدیک ما نیست از آنکه چیزی بدمند و جان مریش را باز خرید چاره نیست و لازم نیست که در عوض جان جان دیگری  
 بدمند زیرا که با خود این مشاهده کرده ایم که جان کسی را که باز خرید ایم در هیچ جان در عوض نداده ایم را قم گوید شیخ  
 جائے دیگری بده داد جان مریش را خرید به باشد اما درین حکایت عوض جان و خمر بادشاه و جان و خمر خود داده جان  
 او را خرید به چنانچه گذشت و کلام شیخ که چیزی بدمند و جان مریش را خرید موافق حدیث شریف است چه آنجناب  
 علیه السلام فرمود بهاران خود را و اکتید به صدقه پوشیده نیست که از شیخ محی الدین عربی منتهای نالند  
 و قصت که فہم علماء در نیاید چه جائے دیگران بنابران ازان نوشت مگر بضیافت طبع و انایان یک دو کلمه ایراد نمایند  
 چه شیخ محی الدین عربی قدس سرہ حق تعالی را وجود مطلق گفته علماء بر آن شہر ورا بخطیہ گرفتند و تکفیر نمودند و بعضی  
 گفته اند کہ بخطیہ و تکفیر راجع بدان معنی است و شیخ علاء الدولہ از کلام شیخ فہم کرده و بان معنی کہ مراد سخت و پیچیدگی بسیاری  
 از صلا ترا تکفیر نموده اند و بعضی مصلحتاً بطاهر مثل شیخ عبدالسلام و شقی رحمۃ اللہ علیہ او را زندقہ گفتند روزی بارش  
 گفتندے خواہم کہ قطب را ببینیم عبد السلام اشارہ بشیخ ابن عربی کرد و گفتندے کہ تو او را زندقہ میخوانی گفت  
 بہر نگاہ داشت ظاہر شرع است و شیخ در فصوص الحکم و در فصوص ہودے گفته اند لعالم صورت الحق و ہر روح العالم  
 المدبر لہ ہو الانسان الکبیر یعنی عالم صوت حق تعالی است روح عالم است و حق تعالی مدبر عالم مدبر صورت خود است پس حق تعالی  
 مدبر صورت خود باشد کہ عالم است پس حق تعالی انسان کبیر است کہ شامل است و محیط مر عالم صغیر کہ بید را  
 مانند دریا احاطہ و ریاضات را بکوزہ آب و انسان کبیر را اسم کل موجود است و انسان عالم صغیر بطاہر و در معنی  
 کبیر است و مراد ازان انسان کاملست و نیز او قدس مہرہ گفته مات فرعون طاسراً و ظہر اظہاراً دایمان فرعون  
 را از انیکہ متکلمان کفر فرعون ثابت میکنند و این آیتہ نیست فلم یک نفع ایمانہم لا را و باشد یعنی نباشد انیکہ سوکتند  
 ایشان را ایمان و گردیدن ایشان بہنگام کہ دیدند عذاب بار او ہاس معنی عذاب سبب د شیخ میگوید کہ ایمان ہسنگام  
 عذابست فقع کنند آنکس را معنی چنین است یعنی ازان شخص در دنیا این عذاب را بر نمیدارد و دور نمیکنند تا آنکہ در آخرت  
 فایده مذہبہ میفرماید کہ ایمان مثل چراغیست و کار چراغ آنست کہ ہر گاہ در خانہ تاریک گذارند آنخانہ را روشن میکند  
 پس بچنان کار ایمان مظهر گردانیدن کافر آنست از آنجاست کہ ہر گاہ کہ بر زبان رانند و بزدشتن عذاب در دنیا شرط

نیست چنانچه گذشت را تم گوید که در عهد پیغمبر صلی الله علیه و سلم بسیار کسان از ترس جان و جلاسی او جان و اکثر بے باطن خود  
 نمایم ایمان آوردند و از ایشان مؤلفه قلوب گویند و در دنیا و عقبی نمانی شدند هر چند که ایمان لطیف و خوف شمشیر بود اما نیچ  
 نجات داد یعنی گویند که ایمان منافی بر نیست نیست این را از حکایت عبد الله بن اسبے مبلول منافق که در ضمن اقلیم دوم  
 در وقایع سال نهم از هجرت شفقتهای بحضرت صلی الله علیه و سلم درباره او مبدل دست فهم کند و دیگر موافقی کلام شیخ ابن  
 عربی اکثر احادیث و قصص و از جمله قصص من قال لا اله الا الله محمد رسول الله فدخل الجنة بلا حسابات یعنی هر کسی که  
 گفت لا اله الا الله محمد رسول الله پس داخل بهشت است بے محاسبه و حساب و ایضا و مشکوه از عثمان رضی الله عنه  
 بن عثمان مسلم روایت میکند قال رسول الله صلی الله علیه و سلم من مات و هو تعلم انه لا اله الا الله فدخل الجنة یعنی از عثمان  
 روایت میکند که فرمود رسول صلی الله علیه و سلم کسی که مرد حال آنکه او میداند تحقیق آنکه نیست سزاوارندگی مگر خدا جل  
 و اعلیٰ بشود آنکس بهشت نظر کند در معنی آیه شریفه که در حق پیغمبر صلی الله علیه و سلم وارد است ما ارسلناک  
 الا رحمة للعالمین الحمد لله و المنة که بمساعدت توفیق ازلی و معادنت سعادت لم یزلی احوال هفت اقلیم شمس تبرسم قدیم  
 در کتاب حدیقه الاقالیم بر سبیل اختصار و در سلک تحریر کشیده آمد و الحال صحایف او را قیام احوال تقسیم جدید هفت اقلیم  
 معاصر مرقه که و انایان فرنگ چهار قسمت مقرر کرده اند می آرید و سان خاصه را بے بندگی از احوال امر که عبارت از دنیا  
 نو است و فرنگیان حال آنرا ظاهر و پدید اساخته اند و در حیطه تصرف می دارند میکشاید با الله التوفیق بر ضمیر ارباب  
 بنای مخفی نماید که چون کتاب حدیقه الاقالیم پیرایه اختتام پوشید بنظر کیمیا اثر کپتان جو با تهاجم اسکاٹ که در فتوح و مرآت  
 و دانش و پیش بر اکثر مردم عصر حجاز می دارد و در فن سیر و تواریخ فارسی سرآمد و نگار است گذشت بعد از تحسین  
 بلخ فرموده هر چند این نسخه از عجایب و غرایب امصار و حکایت سلاطین روزگار و مشاهیر سردیاری مشحون و مملوست اما از  
 احوال دنیا بے نوعاری و عاطل است گفتم که در تاریخ اسلام میان احوال دنیا بے نوع بر سبیل اجمال چنانچه فرستادن  
 کشتی جهت دریافت عمارات ماسوائے مسجد و قبة و راخبار اسکندر رومی بغیر از شهر بے بزرگ و کوچک در اقلیم  
 سبعة اشارت رفته و مورخان کمتر از آن بیان کرده اند و اکثر افراد گذشته اما شرح و بسط این خصوص احوال دنیا بے  
 در کتب فرنگ میر است اگر تیر جری این پردازند مناسب این کتاب یادگار انتخاب بنامد پس بر حسب آن آرنشے را تم  
 از کتاب مخمس که بزبان ایشان بود اقتباس شایسته بطریق اجمال بزبان فارسی ترجمه نمود چنانچه فصلی که می آید بنام نامی  
 اوست بدانکه اکنون و انایان فرنگ بر طبق تفهیم خود تقسیم اقلیم سبعة بر چهار بخش نموده اند و این پس از بیان سبعة سیاره  
 نموده اند نوشته می شود اما فهرست بر چهار بخش اصحاب این است بخش اول پورپ نام دارد و امصار پورپ ملک  
 الیمان ملک اسپین ملک فرانس و ملک پرتگال ملک بربک که عوام دنیا مارگویند و بارودی ملک سویدن ملک روس ملک  
 پولاند ملک نیلس ملک خلیفه مابا که اعلیٰ عبارت از دست ملک و لندیز ملک سوله لاند ملک قطیعه ملک انگری جزیره انگلند  
 جزیره ایرلند و یپ سنار جزیره کارسیک جزیره سار دنیا جزیره سیل بخش دوم ایشیا و آن عبارت از ایران و توران  
 و هندوستان بلکه اکثر از امصار هفت اقلیم گفته است چون احوال امصار هفت اقلیم قدیم در حدیقه الاقالیم نوشته شد

بنابران ازان در گذشته بخش سوم افریقه امصار افریقه ملک مرافه ملک الحیر ملک توس ملک نری لوس بے ملک نار که  
 ملک بلاد الحزید ملک زار و ملک سبک و لید ملک کنهتی ملک لوانکو ملک زنگبار ملک مولو موتا بے ملک سفله ملک مونس مونس  
 ملک تراونات ملک کفاریه جزیره باب المبدل جزیره زنگیره حارون جزیره مدکر جزیره یو بپن جزیره سبیلید جزیره کبیر  
 جزیره مدیری که شراب آبشار مدبره نامند بخش چهارم امصا بخش چهارم امرقه جنوبی ملک کسکو ملک بره فرد ملک پسر  
 ملک خیر ملک لیلان جزیره اسپا موله جزیره یو تو ریکو جزیره مارکارینا جزیره حوان فرما میر ملک برازل امرقه شمالی ملک کساد  
 ملک اسکاتلاند ملک نوا لکلاند ملک نوبارک نیلونیافری لاند لکینا کارولینا قوریدا جزیره حسیکه جزیره مراد و راصاف  
 وحد و امرقه ملک الککلاند که جزیره ایست و سکن اصلی انگریزان و شهر لندن پای تخت بادشاه انگریز است امان  
 بر زمین عمارات و آبادی آن شهر و ضوابط بادشاه انگریز و احوال سلاطین انگریز و شهابان ایشان تاسن یکیزار  
 و مهفته عیسوی مطابق سن یکیزار و یکصد و نود و شش هجری احوال کیشی اکاف تازی برانکه کیتان چونا تهران اسکات  
 میگویند که بقول بطلمیوس حکیم بیان میکنند احوال این دنیا را که عبارت از هفت اقلیم گنده است چه حکیم موصوف این دنیا  
 را هفت بخش نهاده و هر بخش را موسوم با قلمی ساخته چنانچه در میان مردم به هفت اقلیم مشهور است و احوال هر  
 هفت اقلیم بر طریق دانایان سلف یاز و فادار شیخ آل باربلگرامی و بر صفحه بیان نگاشته اما دنیای نو ملک است  
 وسیع و آبادی بسیار و زراعت بسیار دارد و چنانچه در اکثر خبرتست از ملکهای هفت اقلیم قدیم ترجیح دارد و این ملک  
 یعنی دنیای نو پیرون از هفت اقلیم گنده معروف است و اصلا مردم پیشین بآن سرزمین نرسیده اند ملک اوزان جزیره شند  
 چه اطلاع بران در سیدن بان دیار و تسخیر نمودن این از فرنگیان شده چنانچه بیان کرده خواهد شد باید دانست که  
 دانایان حال از فرنگ و یونان بعد از فکر بسیار و تحقیق نوشته اند که این دنیا یعنی سکن ایشان و غیره را که کوه ارض یافتند  
 یکی از سیاره های سیاره است و مثل سیاره های سیاره بر دایره خود میگرد و ادانجا که این قول خلاف حکما  
 سلف و اسلامیان است لهذا این کسایه را انکسار نموده ادانجا که اسکات فرنگی از قوم انگریز چنانچه از کتب  
 فرنگی در باب حرکات آسمانی و ترکیبات آن تقسیم کرده ارض بر ارض خاخر عاظر و دست یک رنگ و رفیق بود  
 شیخ آل باربلگرامی مینویسد امید که الله و متان قبول فرمایند تا مقصود دوستدار حاصل شود چه نشان دوستی مسلمان  
 و فرنگی قایم ماند معلوم باد اول کسی که کتب در باب ادوار آسمانی و ترکیبات این دنیا نوشت حکیم تالیوس پاتالیس  
 یونانی بود و او اول گشت که حقیقت و سبب کشوف و خسوف دریافت کرده بود و بعد از او پس از پنجاه سال  
 حکیم فیشا غورس پیدا شد و او از همه سلاف در قول خود تفرقه میدارد و فیشا غورس اول کسی است که قایل گردید  
 که ارض و ثابت شدن آفتاب گشت لیکن کتب فیشا غورس سابع نشاند لهذا قول او در نیاب در میان حکما  
 جهان چندان رواج نیافت و بعد از فیشا غورس یکصد و سی سال قبل از تولد عیسی علیه السلام در شهر اسکندریه  
 حکیم بطلمیوس که تالیوس نیستش گویند احوال دنیا و ادوار آسمانی بطوریکه تا حال در کتب واقوال دانایان  
 فرنگ و غیره نوشته میشود و شایع است و در سال یکیزار و پانصد و سی از تولد عیسی علیه السلام حکیم کوبریکوش فرنگی

در ملک پولاند کتابی در باب مذکور است و احوال او بهجتان فیشاغورس بسیار موافق اند و چون احوال کوپرنیکوس  
 شایع گردید که کار فرنگ احوال مذکور را احوال کوپرنیکوس نامیدند معلوم باد که بقول کوپرنیکوس آفتاب در وسط همه سیارات  
 بر مرکز خود نشانیده شد و همه سیارات گرد او میگردند حال بموجب قول حکیم مذکور اوصاف و حرکات هر یک سیارات و  
 گردش آنها اگر آفتاب بپایان کرده میشود تا اهل دانش تفرقه از قول بطليموس و کوپرنیکوس معلوم شود اگر حال انهم خوانندگان  
 باید وقتی یاد خواهد کرد و این خاکسار قولهای نویسنده اما دلیل درستی آن آوردن در اراده نبود که طویل بود و انقدر برای  
 تصحیح و درست یک رنگ مرقوم گشته تا دانسته شود که حکما و یونان و فرنگ و هند و احوال خود با چنین و چنان تفرقه میدارند و  
 احوال راست و دروغ هر کس بر وجه او و بدلیل رسانیدن آنها بر عمده کوشش کنندگان بخوبیان و اهل علم هیچ در صد و غیره  
 میگذارد باید دانست بقول کوپرنیکوس که آفتاب بخوبی بنشیند و ثابت بنده همه سیاره است لهذا در وسط آنها نصب کرده شد  
 و آن همه گرد آفتاب میگردند و آفتاب از کره ارض در طول و عرض در پرده گرد و در دایره درجه کلان تر است و یک حرکت  
 بر مرکز خود از مشرق تا مغرب می دارد و آنچه حکما و سیلف گفته اند که آفتاب در فلان و فلان برج می رود و محض خیال است  
 چه این کره ارض از برج تا برج گردیده و قتی که برابر یک برج می رود و نظر آنکه میان برج و آفتاب ایمن چنان می نماید که آفتاب  
 در میان آن برج میگرد و چنانکه اگر کسی بر شستی شسته در وقت جلدر روی نظر بر ساحل و زمین بند و چنان بیناید که کره  
 زمین از دور می رود و این سخن نزد انایان دلیل قویست که آفتاب ثابت است و کره ارض و دیگر سیارات گرد آفتاب  
 می گردند و الله اعلم کسی بر آسمان نرفته که سنگ انسان را حل کردن تواند کره زهره بقول کوپرنیکوس از همه سیارات  
 با آفتاب نزدیک تر است و بعد از آن عطارد و این کره ارض و ماه و مریخ مشتری و زحل درجه بدرجه دور تر از یکدیگر گرد  
 آفتاب میگردند چنانچه زحل از بالا و ماه از پایین به سبب دیگر سیارات از آفتاب دور تر اند و کره زهره از کره ارض  
 بهشت درجه خرد تر است و یکبار در هفتاد و هفت روز و بشت و ساعت و شانزده دقیقه بخومی گرد آفتاب میگردند  
 کره عطارد و در صد و بشت چهار روز و هفتده ساعت بخومی گرد آفتاب میگرد و دوری آواز آفتاب سی و چهار روزه  
 لکن کره هندی خواهد بود و کره زهره از کره دنیا قدری خرد تر خواهد بود و کره ارض یعنی این دنیا در طول و عرض از  
 آفتاب خرد تر خواهد بود و چنانچه گذشت و دوری آن از آفتاب نود و سه لکن یعنی هفتصد و سه لکن است  
 کم از لکن و هفتصد و بشت و شش هزار و نهصد میل و یک میل دیگر ده هندی نزد اهل فرنگ باشد و میل نزد اسلامیان  
 یک گرده مقرر است که دو میل اهل فرنگ باشد و کره ارض در سه صد و شصت و پنجاه و پنج ساعت و پنجاه و پنج میل  
 بخومی گرد آفتاب یکبار میگرد و در بشت و چهار ساعت یکبار در مرکز خود میگرد و پس از گردش کره ارض گرد آفتاب  
 سال و فصل و از گردش بر مرکز خود تفاوت روز و شب حاصل میشود که ماه از کره ارض یعنی در اب بسیار خرد تر است و  
 دوری ماه از دنیا شصت و بشت هزار کره خواهد بود که ماه سه حرکت دارد یکی بر مرکز خود و دیگر گرد این دنیا که کره  
 ارض نامند و دیگر گرد آفتاب یعنی همراه دنیا گرد آفتاب میگرد و کره مریخ بهشت آثار خرد تر از کره ارض بوده باشد و از  
 آفتاب یکصد و چهل و سه لکن و شصت و پیشتره هزار میل و در خواهد بود و در سه صد و بشت و یک و ز چند ساعت



گرد آفتاب میگردد و در یک ششتری از کره دنیا دوازده صد و درجه کلان تر خواهد بود و دیگر دوازده سال گرد آفتاب میگردد و دوازدهی آن از آفتاب چهار صد و چهل و هفتده لکن و چهار صد و هشتاد و دوازدهی میل خواهد بود و ششتری چهار ستاره گرد خود میدارد که بخوبی میان آنرا قندیل سے خوانند و ستاره های مذکور همراه او گرد آفتاب میگردد و در هر حل از همه سیارات دیگر کلان تر است و یکبار در سی سال گرد آفتاب میگردد و قندیل او از پنج ستاره است که همراه گرد آفتاب میگردد معلوم باد که سوائے این سیارات مذکوره سیاره های گردنده دیگر هستند که گاه با در نظر مردم تادم آتین میمانند و گاه مذکوره همین گردش اند اما سر ایشان گرد آفتاب مقرر است و بخوبی میان و در حد بدان جهان می نویسد که اکثر اوقات گرد ستاره دایم دار بکره ارض یعنی دنیا یا گرد دیگر ستاره در گردش برسد و بخوبی بر سر بسیار است که کوه آخرین از کوه اولین سوخته شود چرا که کوه ستاره دم دار که بسیار نزدیک با آفتاب میگردد و خصلت آتش بر میگردد پس هر چند بان چند سوخته خواهد شد اما حافظ حقیقی مالبطو همیشه گرد بار در حدود و حول و لنگا به شسته است که مرضی خود آفرینش خود را نگاه خواهد داشت و دیگر معلوم باد که ستاره های ثوابت بسیار اند اگر چه بخوبی میان سلف براس حساب خود چند رانم و نشان میدهند اما از نزدیکه و بزمین های فلک سیر و فرنگ اختراع شده اند ششبه گذشته است که دقیقه بیان از دور بین مذکور ستاره های لونیافته اند و در ستاره های ثوابت از ما چنان دور اند که دوری این در حساب نمی آید و دیگر معلوم باد که در چنانچه انسان بر زمین و فرج در هوا و ماهی در آب زندگی میدارند یک چیز است بسم طبیعت که از قوت و زوایا این آفتاب و ماه تاب و آب زمین و سیارات و ثوابت و ستاره های دم دار و تمام آفرینش بجا های خود بجا میماند و بقیه رنما ند و علمادین باب جلد هفتم نوشته اند اما هر قدر غور در دریافت این بکار بردند و اند زیاده ازین گفتن نتوانستند که فلان چیز فلان طبیعت میدارد و چنانچه سنگ زمین قایم ماندن و حرمان آب از دوازدهوی شصت نمودند گویند که در بدن طبیعت میدارد پس تمام آفرینش همین طور کار خود را می کند و طبیعت براسه سر کار میدارد و الله اعلم بالصواب باید دانست که کره ارض بصورت گوی مدور است اما بطرف هر دو قطب اندک سطح و دهن است و مدور شدن کوه دنیا که سبک مقرر شده چه در سال یک هزار و پانصد و نوزده عیسوی یعنی از تولد عیسی علیه السلام چهارم از بند فرنگ بطرف مشرق روا شده و مایل بطرف شمال و بر هیچ طرف نشد همین کنار زمین گرفته میرفت در یک هزار و یکصد و ست چهار روز بعد از سه تمام دنیا باز بهمان بند رسید پیش و انایان این دلیل قویست که دنیا مدور باشد دلیل دیگر آنکه دنیا یعنی کره ارض پانصد سیارات گرد آفتاب میگردد و پوشیده نماند که چون قدری از اقوال حکماء فرنگ در باب کل آفرینش بیان کروم اکنون تفصیل ارض را بطوریکه ایشان دنیا را تقسیم کرده اند مینویسم تا معلوم کنند که این کره ارض یعنی مسکن ایشان و مخلوقات که هست یکی از سیارات که مقرر کرده بودیم حالا تفصیل اجزای دنیا را بیان میکنیم باید دانست که حکماء فرنگ اول تمام دنیا را در بخش کرده اند یکی از آن آب و دیگر زمین و هر بخش را در بخش های دیگر تقسیم میکنند چنانچه هر یک ایمان کرده خواهند شد اما اول در تفصیل بخش های آب می پردازیم از آن آب که تمام دنیا را فرو گرفته و برادر قیام نوس می نامند و شاهی از آن که یک ملک از ملک دیگر جدا کنند آن را

بزرگمانیده اند و شاهی از آن که اندرون ملک میریزد و آنرا دریای می نامند و بر آشاخها و خر و ماتند ناله که ایجا و ایجا می رسد  
 نامها می جدا جدا بود و چون بود آن آنها را بر اندامها کردند آن ضرورند و چه نام هر یک در ملکها مستقر می شود  
 اما اجزای زمین عبارت از کوه و بیست لک و فارسی بود و زده و فتح و نون بنون زده و فتح و نون بنون زده و جزایر او  
 شش و کوه های باشد اما اول باید دانست که کوه نیست عبارت از حصه زمین که در آن ملکها کمان کلان و با شمشیرها  
 جدا جدا می باشد و پاره کلان از کج و دقیا لوس یعنی کج محیط در میان آنها میریزد و بر آسای رفتن از یک یک و دیگر راه شکی  
 هم باشد و سفر کج ضرور بود و جزیره عبارت است از زمین که هر چهار طرف آن آب باشد و آنرا هیچ گویند و بکشتی در آنجا  
 نتوان رسید و نتوان بر آید و آنش عبارت است از قدری زمین که در میان دو کوه است می باشد و یک یا دو کوه دیگر  
 پیوست می کنند بدین مانند معلوم باید که برین کوه ارض دو کوه است هستند و در یک کوه است سه بخش کرده ارض واقع  
 شده که آنرا حکما سلف مفت اقلیم می نامند و در دیگر کوه است یک بخش از کوه زمین و اقلیم و آن عبارت از  
 ملک است که امریقه می باشد و آن عبارت از دنیا و نو است که مردم سلف معلوم نبود و این هر دو کوه است را  
 شرقیه و غربیه نیز نامند و حکما و حال این هر دو کوه است را چهار بخش مقرر کرده اند نام بخش اول پورب دوم ایشیا  
 سیوم و افریقیه چهارم امریقه و امریقه را دنیا و نو نیز می خوانند چه حالا آنرا دریافت آنجا رسیده اند و اکنون هر یک  
 ازین بخشها را چهار گانه بیان می نمایم اول بخش پورب و آن عبارت از تمام فرنگ و بعضی از قوایع روم است  
 اول تفصیل ملک فرنگ می شود ملک المال طولش سه صد کوه و عرضش دو صد کوه و دارالخلافه قش شهر است  
 و آن شهر است در غایت خوب و آبادی و موفور و همه چیز در آنجا موجود است و سوا که این شهر را کلان کلان بسیار اند  
 با و شاه الیمان را و دیگر با و شاهان فرنگ و در مرتبه از خود بزرگ می شمارند و او را جانشین با و شاه روم قدیم میدانند که پیش  
 ازین همه فرنگ و اکثر از ملک افریقیه و ایشیا در تصرف او بوده اما حالا بر ملک موروثی قائم است و عظمت او همین است  
 که اگر چید با و شاه از مملکت فرنگ در مجلسی جمع آیند از همه با و شاهان بالا و بلند تر بشنید و مردم الیمان اکثر عالم  
 و فاضل و بفر اغبالی می باشند و با و شاهان الیمان صد هزار سوار و پیاده میدانند که در هر وقت موجود و حاضر می باشند  
 و هنگام رزم زیاده از دو صد هزار سوار و پیاده فراهم کردن میتوانند ملک سپین طولش سه صد کوه و پنجاه کوه و عرضش  
 دو صد و پنجاه کوه و دارالخلافه قش شهر را در دست فرمان روا اسپین هم از با و شاهان کلان است و در هر وقت هفتاد  
 هزار سوار و پیاده موجود می دارد و در هنگام رزم یک لکنه و ده هزار سوار و پیاده جمع کردن میتوانند و سوا که این جهان را  
 جنگی بسیار دارد و بسیاری از ملک و قیما که امریقه نامند و ذکرش خواهد آمد در تصرف با و شاه اسپین است ملک فرانس  
 در طول سه صد کوه و در عرضش دو صد و پنجاه کوه و دارالخلافه قش شهر پارس است و آن شهر است در غایت لطافت  
 و نوا همت و در نهایت آبادانی و فراوانی اشیاء و جناس ممتاز از اکثر امصار است شراب انگور می آنجا فراوان پیدا  
 میشود و پیامش در همه وقت و بولکه سوار و پیاده حاضر اند و در بعضی اوقات چهار صد هزار سوار و پیاده  
 در میدان رزم فراهم آورده و سوا که آن جهان جنگی بسیار می دارد و ملک ترکال ساکنان آنجا را بر نگیرد و نامند طولش

کیصد و پنجاہ کمرہ و عرضش پنجاہ کمرہ و دار الخلافه شش بن بگیرم نام دارد و همیشه سبت و شنبه سوار سوار و پیاده و مدام  
 ملازم او هستند و چند جهاز جنگی نیز می دارد و در امر قتلک بسیار پیدار و اول فرنگیان که بر جزایر ملکیت هندوستان دست  
 یافتند بر تنگیان بودند ملک سویدن طولش چهار صد کمره و عرضش دو صد و پنجاہ کمره و دار الخلافه شش بن بگیرم نام دارد و همیشه  
 در غایت آبادانی و کلانی بارونق تمام و بادشاه آنجا پنجاہ سوار سوار و پیاده مدام و چهل جهاز جنگی میدارد و دیگر ایام  
 جنگ سپاه فراهم کردن میتواند ملک دیگر که ماروی طولش شش صد و سبت کمره و عرضش دو صد و چهل کمره و آن  
 دو ملک اند که بادشاه آن یک باشد و دار الخلافه شش بن بگیرم نام دارد و آن شهر لیست بسیار خوب و آبادان و بعضی  
 از آن ملک بسیار سرد و سبز است اما آبادی بسیار میدارد و بادشاه آنجا همیشه سی سوار سوار و پیاده سواکس جهازات  
 ملازم میدارد و ملک روس در مرفت اقلیم کنده مرقوم است طولش مئصد و پنجاہ کمره و عرضش پانصد و پنجاہ کمره و دار الخلافه  
 آن اکنون بلنیر بزرگ نام دارد و باسے فارسی مکسور شهرے بسیار آباد است و بادشاه آنجا بسیار از ملک توران و دیگر از  
 توابع ایشیا نیز در تصرف میدارد و اکنون بادشاه روس از آن است و مذمب نصاری میدارد و اما در ولاورسی از مردان  
 فوقیت دارد و از بادشاه قسطنطنیه آل عثمان سلاطین رزم نموده و بسیاری از مملکت از توابع روم متصرف خود آورده و پنجاہ  
 مولف حدیقه الاقالیم در بیان بعضی مرقوم نموده و اکنون از بادشاه روم محبت و آنچه از دیار روم گرفته بود  
 سیج از آن بادشاه روم باز پس نداد بلکه در رزم از و خرج شده بود و همه از بادشاه روم گرفت گوی صلح برین  
 قرار داد واقع شده و سپاه مدامی بادشاه روس و صد سوار سوار و پیاده است و در سنگام رزم افتد مردم از توران  
 و تاتار و ادیک و قلماق و کرد و لرک و قزاق و غیره که در توابع اوست جمع میکنند که در حساب آمد ملک لولاند که پولید نیز شش  
 گویند طولش سه صد و پنجاہ کمره و عرضش سه صد و چهل کمره و دار الخلافه شش بن بگیرم نام دارد و آن شهر لیست که تنها  
 هر کس در آنجا موجود است و بادشاه هست آنجا در خاندان یک کس نیست و نمی ماند چه وقتیکه بادشاه آنجا می میرد  
 بادشاه فرنگ سواکس سپر کلان خود میسکیرا آنجا به دیگ و دول میفرستد اما آن ملک جمع شده کی را از آن شاهزاد  
 فرنگ تجویز کرده بر تخت می نشاند و او آنجا سلطنت میکند و دیگران مراجعت با و طمان و دیار خویش میکنند و هر گاه  
 که آن بادشاه می میرد باز بدستور ببق شاهزادگان فرنگ میروند و ارکان سلطنت آنجا یک را از آن میان  
 بیا و شایست می نشاند و در آنجا بادشاه متوفی مع اجمال و انقال خویش کو چیده بوطن خود میرود و الحاصل گوی  
 آنجا لمر احکام اند و هر کس را از امر او آند یا رمثال راجه بایست و سنان ملک را در تصرف خود بامید ازند و سپاه این  
 ملک یک لکه و هفتاد و سوار سوار و پیاده است بآید و نیست که تمام سپاه سلاطین فرنگ از ایمان تا پولاند مرفت لکه و چهل  
 و شصت سوار سوار و پیاده حاضر الوقت و ملازم اند و کسانیک بر جهازات مامور اند خارج از حساب اند و نیز سپاه بعضی از بادشاهان  
 داخل حساب نیست چنانکه بادشاه ولندیر که سپاه خشکی کمتر و جهاز جنگی بسیار میدارد و حمله سلاطین فرنگ در وقت جنگ به یاترد  
 لکه سوار و پیاده بلکه بر آن فراهم کردن می تواند ملک سلیس طولش کیصد و چهل کمره و عرضش سه صد کمره و بادشاه آنجا  
 پسر و دم بادشاه اسپین می باشد گوی ملک مذکور مطیع بادشاه اسپین است ملک خلافت پایا طولش کیصد و سبت کمره و عرضش

میکرد و پادشاه تخت آن شهر روم قدیم است که سابق در ایام سلطنت و ارث خلافت سلاطین روم بوده و پیش ازین پایتختی  
 خلفاء بعد از او همه پادشاهان اسلام را منسوب و سزا خلافت سلطنت میدادند چنان پایا که خلیفه عیسی علیه السلام است همه  
 پادشاهان فرنگ را که عیسوی اند سزا پادشاهی میداد و باج و خراج بابت شام دین عیسوی از پادشاهان فرنگ میگرفت  
 و در آن زمان هرگاه که یکی از پادشاهان فرنگ قریب بمردن میرسید پادشاهان سبقت اخروی و آنکه از دعای او بشت  
 خواهم رفت یکدو صوبه از ملک خود بطریق نیازی پایا میداد و ازین جهت بسیار ملک و صوبجات در تصرف پایا بوده و پادریان  
 که عبارت از مردم فقدها و مشرکان دین عیسوی که دایره و سایر در همه پادشاهان است فرنگ اند تا بیان پایا اند و ایشان  
 نیز گروه نصاریست ظاهر کرده بودند که پایا نایب خداست پس هر که گناه نمیکرد و رعایت معذب خود میداد و هر کس را  
 که معاف کند بر بشت خود انداخت پس تمام مردم اکبر پادشاه خود را در هر عملی که خلاف مرضی پایا است شریک شوند  
 از دعای پایا و بدو بخش خود انداخت پس مردم هر پادشاه را اینچنین نرسانند و قتیکی یکی از پادشاهان حکم پایا قبول  
 نمیکرد و یک لعنت غلیظ و سخت و آنکه این پادشاه و وزیرینست معرفت پادریان ملک او و دیگر آن شهرت میداد  
 این پادشاه چار و پنج از خوف عاقبت و رسوائی در خلق نرسید بمالیت پایا می پرداخت اگر برین هم نافرمانی پایا  
 میکرد مردم ملک او از او می پرهیزد و فرمان پادشاه نمی بردند پس برین آیین رفت و رفت حکم پایا در تمام فرنگ نافذ بود  
 اما همه سلاطین فرنگ در باطن از دوست پایا برنج اندر بودند و ایضا پایا حکم داده بود که کسی کتاب حکمت و قواعد پنج مطالعه  
 نکند و غیر از فقدها و عیسوی و معجزات و دانشند آن چیز که بخواند اگر چنین نکنند در عذاب ابدی گرفتار خواهند  
 شد و در دنیا آنکس را در آتش می انداختند تا فصل مردم فرنگ مثل شتران و ما را پایا در بنی انداخته شتر قتل  
 کوران را میزدند تا آنکه در سنن بکیزار و پادشاه و سبب و مهلت عیسوی پادشاه انگریز در مقامات راسه ممتاز عصر خویش بود  
 امر او انایان ملک خود را گفت که پایا در لباس شرع غیر از حکم رانی خویش نینجو اید اگر شما با ما اتفاق کنید و اینها را با ما که  
 آبا و اجداد شما سپرد و پادریان کرده اند من از ایشان ستم و ساختن شما میبدم و ظاهر است که پایا بر نوشته آنجناب  
 خویش می رود و اما اختلاف بسیار در بین پیدا کرده است مردم بطریق است و او زمین و مال با پادشاه متفق گشته و عهد  
 بسته پادشاه بیک ناکام نام خلیفه یعنی پایا از خطبه بیگانه و خود را رئیس دین عیسوی در گروه انگریز مقرر کرده و حکم نمود  
 که در تمام قلمرو انگریز در یک وقت همه مردم اسلحه را بر پادریان تا ضیق کنند پس بموجب حکم زال و اسباب ایشان  
 ضبط گردید و در هر چه که عبارت از پرستش خانه نصاریست است دوران نصاری عیسی علیه السلام و مریم و دیگر بزرگان  
 دین عیسوی که پادریان بخلاف شرع آنرا بجا آورده و در لباس نفیسه آراسته و در محراب نصب کرده بودند و کسان را  
 بپرستش تصاویر که نوعی از بت پرستی است امر فرموده بودند همه آنرا براندختند و زمین و آهر آتشی اندیده بر گاه پادشاه  
 رسانیدند اکثر پادریان که متابعت حکم نکردند و در اموال و غیره توقف نمودند کسان با پادشاه خاصه ایشان را  
 ضبط کرده مفسد و ارباب چهار نشانی نده نزد پایا فرستادند پس از آن پادشاه بموجب قرارداد خود زمین و اسباب ضابطی پادریان  
 را حصه کرد و بیک جهت خود و دیگر بامیران و سپاهیان خویش و سومی پادریان و اهل دین عیسوی داد و از مردم

شرح سوگند گرفت که نام پایا و خطبه نگین در تصویرات که در معنی بصورت تباران باشند در گرچه بنهند و دیگر حکم فرمود و کجیل که صلش بزبان  
یونانی و توریت که بزبان عربست در انگریزی ترجمه کنند تا همه مردم از دین و آئین عیسوی با خبر شده چندان محتاج پایا و پادریان  
نشوند و از رسم های یونس و از لام نوا حداث که پایا میان نهاده بودند دست از ان باز دارند از حسن تدبیر آن بادشاه  
اینکار ساخته آمد و رونق سلطنت انگریز روز افزون گشت و قتیکه پایا این قضایا بشنید برنجید و بدوست معتمدی از  
پادریان مکتوبی بشت تبرکعت و نصیحت پیش بادشاه انگریز فرستاد و بادشاه آنخط را زیر پای خود بمالید و معتد را اولیل  
کرد و پیش پایا فرستاد پایا از بخشنه چون بار بر خود پیچید و دیگر پادشاهان فرنگ نامه نوشت که بادشاه انگریز کا فرشته و  
از دین برگشته شما همراه من شده با او غزا کنند و الا از شره افعال بادشاه انگریز آتش از آسمان خواهد بارید بعضی پادشاهان  
مثل بادشاه اسپین و یرمنی و دیگران پایا را رفیق شدند و اکثر در و ریاهماز فرستادند و جنگ کردند و کار از پیش نبردند  
حریف مرو میدان نشدند چه مقدورند داشتند و دیگر پادشاهان فرنگ مثل ویرک و روس و غیره ترقی سلطنت انگریز دیدند  
و انیکه بموجب گفته پایا از آسمان آتش باریدند عذاب الیم رسید سر از اطاعت پایا باز زدند و پادریان را از ملک های  
خویش بدستور انگریز کج و مجلس کرده برآمدند و بر آئین انگریز آبادی ملک و مسانت دین عیسوی کوشیدند و شریک انگریز  
شدند و ملوک که رفیق پایا شده یا بادشاه انگریز رزم کرده بودند بتدریج ملکه که پایا آن از آباد اجداد ایشان یافته بودند و  
نصرف خود را آوردند یک چیز و طیفه مقرر به پایا و پادریان مقرر کرده و اند چنانچه اکنون کار پایا غیر از تعویذ و نقوش نویسی  
و دعا از دیار و عمر و جاه و در طلب فرزندان و مانند ان هر یک از وی دعا کنند چیزی و دیگر نیست چه بدستور سابق دخل و ملک  
فرنگ نمی کنند اما در ملک اصلی خود که عبارت از شهر روم قدیم و توابع آنست ریاست و سلطنت میکنند و آنجا خطبه پایا خوانده  
میشود و رسم و آئین یمن و دشنام انهمه موقوف گردید مگر بر السعد یعنی جهان که مفتون عجایب و غرایب بیرون از قیاس  
و عقل اند نیست اما اینقدر آئین تا هنوز در میان پایا هست که در سالهای کروز معهود به پرتش خانه میر و دو تمام مردم از تردد  
و بزرگ آنجا جمع آیند و بر آئین عیسوی علیه السلام نماز و پرتش میکنند پایا دوست بدعا برداشته میگویی که لعنت باد بر آنها که در دین  
عیسی و روش او آئین او نیستند از یهودان و مسلمانان و بتهاست و غیره و بعد از ان فی الفور که لعنت بر زبان را گفتند  
بدعا میگویی که معاف کرده شد و حال از ان این کرد و هر چه تخلف را بر راه راست پیار و دانا روش بر ریاست پایا و بخلافت  
نشستن او چنان است که هفتاد و دو و امیر کلان هستند که ایشانرا بزبان فرنگ کاروه نال بکاف تا زنی می نامند و ایشان  
برگزیده گروه متفرقه پادریان هستند و هر گاه یکی از ایشان بمیرد پایا یک کس دیگر را بجای او متواتر میکند پس در هر وقت  
و سر زبان هفتاد و دو و امیر قایم و برقرار میمانند و قتیکه پایا میرد این هفتاد و دو کاروه نال بعد از تخمین و تکفین پایا و یک عمارت  
بزرگ که هفتاد و دو کوپری میدارند در آنجا رفته خداوند بر سر یک کوه شری می نشیند و تا که کسی پایا مقرر نشود حکومت آن شهر  
بناختار چهار امیر که ازین هفتاد و دو کس نباشند مقرر میباشند و این چهار امیر کلید است که کوثری نرود و میس دارند و پاسبانان  
از طرف خود بر و یک کوثری می نشینند و همه پاسبانان از طاعم و شارب آن هفتاد و دو کس را از راه و ریچه و سوراخ و در  
شماره و زنی که بر تیر میسارند و شتر طست که سنجکس سنجی پاسبانان کوثری از پاسبانان نگویند و اگر کسی بنید مجرم باشد پس

بعد از چند روز بہمان جہاز امیر برادر بر کوہنہار رفتہ از ہر یک کس از ان ہفتاد و دو تن یکیک کاغذ گیران نام آنکس از گروہ خود نوشتہ کہ آنکس پایا پاشد می ستاند و ناودیدہ در یک ہفتاد و دو تنی کہ اندازند پس وقتیکہ کوہنہار ہمہ گرفتند ان جہاز امیر می شنید و آن چند را یکسانند و آن شخص را کہ نام او زیادہ برین کوہنہار دیگران نوشتہ شدہ انرا خلیفہ و پایا قرار میدہند و تعیین مدت شستن کار دہ نالان در کوہنہار مقرر است و قتی تا دہ ماہ و ہفتاد و روز و گاہے کمتر از دہ ماہ میباشد چہ ایشان میگویند و قتی کہ ماہم میشود کہ نام فلان در کاغذ نویس آن زمان مینویسم تا ملہم شدن ہمہ کسان ہر وقت کہ حاصل شود در کوہنہار شستہ میمانند پس آن چہا را امیر بر کوہنہار آنکس کہ پایا قرار یافتہ میروند و دروازہ راستہ میکنند و سجدہ تہنیت میکنند و میگویند کہ عمر خلیفہ دراز باد و بعد از ان دیگر کار دہ نالان را از کوہنہار ہاے برآرند و ہمہ ایشان خلیفہ نور اسجدہ تہنیت کردہ اورا بر تخت نشاندہ بر دوشما خود گرفتہ بدار الحاکمیت میرسانند و بر تخت خلافت می نشاندند و مردم از اطراف و جوانب بزیارت خلیفہ نومی آیند و نذورات مے گذرانند و پایا را اعتیاج فوج نیست چرا کہ کسے برو فوج کشے نمیکند اما سہ چہار ہزار کس چہتہ تحمل نگاہ میدارد و اگر مال خود را در زینت و آرایش شہر روم قدیم کہ تخت گاہ اوست و دیگر در آراستگی گرجہ با خراج میکنند و پایا در میان مذہب پایاے خلافت رسم پاوریان انگریز و غیرہ زن نمیگیرند و اگر زن کنند و ظاہر شود ہماوقت در آتش انداختہ میشوند و بالاقوم شدہ کہ پایا و ہفتاد و دو کار دہ مال موصوف از کردہ متفرقہ پاوریان برگزیدہ ہستند اگر شاہزادگان فرنگ سوائے پسر کلان کہ بولہجہدی مقرر است و دیگر پسران امیران بچہن از ارازل و اہل حرفہ ہر کس کہ خواہد خود را از دنیا کشیدہ بطبع آن خدمت و مرتبہ یعنی کار دہ نال و پایا شدن در سلک پاوریان کشیدہ اوقات میگذرانند پس گاہ باشد کہ یکی از شاہزادگان پایا میشود و گاہ یکے از مردم کمتر کہ بدانای خود را بر مرتبہ کار دہ نال رسانیدہ رفتہ رفتہ آنکس پایا میشود و چنانچہ دو سال است کہ بعد از فوت پایا بسراہیکیر بدرجہ پایاے رسیدہ و در متانت رای و تقوے و علم مثل آن کسے نبودہ و اورا تمام فرنگ دوست میداشتند حتی کہ انگریزان ہم بر خوبے و دانائے او تحسین میکردند بعد فوت او دیگرے پایا شد و اکنون ہماکس بر جاوہ خلافت نیوسوی قیام میدارد و نام نسب و حکومت شہر ولندیز و حکومت او و بطولش ہفتاد و پنج و بیست و شش پنجادہ کردہ دارالملکش امیر و ام نام دارد و آن شہر بنایت ابادان و در تمام شہر نہر ہاے آب جاریست و نہر ہا را انقدر عمیق ساختہ اند کہ جہاز در ان نہر شدہ بر دروازہ ہاے سوداگران آن شہر میرسد و ہر گاہ کہ اسباب از جہاز ہا بر میگیزند آن زمان جہاز ہا را بجاییکہ برای ایستادن مقرر است میفرستند و ہر اطراف انہا فردختان کلان میوہ دار سایہ در نشو و نما دارند و دیگر عمارات عالیہ بسیار وارد و ہمہ ساکنان آندیار و شہر تجارت میکنند حتی کہ امیر انجا علانیہ تجارت قیام مینمایند و فخر خود میداند ملک ایشان در طول و عرض از دیگر مملکت فرنگ کمتر است اما بنا بر تجارت در آبادی و دولت ترجیح بر بسیارے از ملک ہاے فرنگ میدارد و بطریق ریاست و حکومت ایشان چنین است کہ بادشاہ نمیدارند و ملک ایشان ہفت حصہ است و در ہر حصہ مردم مملکت یک امیر معتبر و دانشمند ہر سال بر اے ریاست خود مقرر میکنند و این ہفت کس جمع شدہ در شہر دارالحکومت کہ شہر امیر و ام است می نشینند و مشورت یکدیگر لکار و بار ملک مے پردازند و تا کہ ہمہ ایشان بر یک حکم متفق نمیشوند ان حکم جاری نمیکرد و وسوائے این ہفت کس یک امیر دیگر است از ہمہ بزرگتر کہ در مجلس با آن ہفت کس امیر مے نشیند و ما دخل در کار نمیکند و بزرگے آن ہفتہ آنست کہ در زمان گذشتہ



اجساد او کارها بنام کرده چنانچه این مملکت را از تصرف بادشاه سپین برآورده اند اما اکنون مردم آنرا را ولاد و  
احقاد او را در مرتبه بزرگی میدانند و وظیفه مقدر شده اند تا بفرمان او عمل نمایند سلاطین اما در مرتبه اندک کمتر از بادشاهت  
میگذرانند و آن بر هفت امر ادا در آخر سال مردم مملکت را میگردانند و دیگران را بجای ایشان می نشاند اما آن یک  
امیر عظیم ایشان که مذکور شد بحال در قریه ای ماند و ملک و لند نیز بسیار بر زمین بیست است چنانچه دریا که سمندر در اول دوم  
و سوم هر ماه بعد از آن تاریخ سیزدهم و چهاردهم و پانزدهم هر ماه طغیان می کند و قبل ازین اکثر گنات که بر سواحل دریا بود  
در آب غرق می شدند و آبادی خراب میشد و سکنه آنجا میگریختند و بالاخره برای دفع طغیان آب یک بند در غرض  
قریب نموده و در طول آنکه آن آب به گنات و آبادی ساحل سمندر را محافظت باشد بر بستند چه آثرین را صد گز خراب  
کردند و آنرا از آسین و سنگ و گچ و خوب و غیره و نیاشته و نیای ستکم با ارتفاع صد گز تخمینا بنیاد نهاده و برین بند اکثر عمارت  
معماران و مزدوران هزاران هزار تعمیر یافته اند مردم در حال و سه وقت و محافظت آن بند میمانند و هیچگاه از آن کار  
غافل نمی شوند تا آن بند استوار بماند و ملک را از آب سمندر و طغیان آن آسین نرسند و لند نیز را سپاه جنگی کثیر و چهار جنگی  
کلنگی بکلیل سکن کلنگی بر است و فقط کلنگی که بریل معروفست و او اکنون در لنگویا بدامن قناعت کشیده بخوبی میگذرد  
و آن ملک و در طول یکصد و سی و دو عرض پنجاه کرده است و دارالحکومت آن بزین نام دارد و بقایات آباد است و همگی چهارده  
پیرگنده دارد و مردم آنجا رئیس مانند و لندیر می دارند پیش آنکه در زمان سابق ملک سولیم لاند و تصرف بادشاه الیمان  
بود و سکنه آنجا قریبان برادر او بودند و مردم و در ملک الیمان شخصی از خاندان اوسیده که از امر او خبر داشت ملک بود  
اما بعد اوش از قدیم امارت آنجا رسیدند اقبالش روسی به تراجیح نهادند تا آنکه به ترتیب سلطنت رسید و تمام الیمان  
مصرف گشت و بالاخره دست تعدی بر رعایای آنجا نمود و در آنکه در آن ملک سولیم لاند از جو رشن بجان آمدند و در خلق  
آن ساعی شدند و در آنکه سیزده روز در غلای این احوال حاکم شهر القبط و نقی و لام زوده طاهره که براسه مملکه زده و غنم فاعودی  
سفاک و بنی پاک بود و روزی در قنایه و سبع بر جوی و در آنکه خور و ابید نمود و امر کرد که یک باین خوب بگذارد و آب  
باین کلاه بجا آورد و روزی و لیم تل ناسی که در شجاعت و تیر اندازی بسیار آهسته بود و بران کلاه و خوب یک دست و آداب  
بجا آورد و مردم سبع حاکم رسانند حاکم بر خیزد و لیم تل را زخم نمود و گفت این را زیر سم گشتند حاضران گفتند که او مردی  
تیر انداز و صاحب شهر است چنین کس را را ایگان نباید گشت حاکم گفت اگر چنین است پس بر سر او برنجی نهند و او  
آنها بر تیر زند و لیم تل قبول نکرد حاکم خشم شد گفت که پدر و پسر هر دو را بکشند مردم بگویم تل میمانند که آخر کشته میشوی پس  
انچه حاکم میگوید باید کرد و اگر تیر بر بدت مراوشن نرسد شاید سوز و شعله از سرخون شما و گذرد و لیم تل تیر در گمان کرد  
و بکشید و تیغ را از سر برید و تیر زو بطار گمان حیران ماندند آفرین خوانند و لیم تل سوا که آن تیر تیر سر و تیر زو دست داشت  
حاکم از ویر سید تو حکم اندازی چرا تیر دیگر سید اری و لیم تل گفت باندیشه اگر بر من از تیغ خطا کند و به پد من رسد و او  
گشته شود آن زمان تیر را بر سینه بکینه تو بزنم و قصاص خون پس خود بشنایم حاکم ازین سخن در غضب شد و بهم برآمد و امر  
بزند آن و لیم تل قرار داد و جاسی حکم براسه جنس او مقرر نمود و یک قلچ در میان جیل که هشت کرده تخمینا طول و دو کرده



عرض میداشت برای مجلس او مقرر نمود و از راه حرم و بدگمانی که گاهی او را در راه بندر با او کسی نیست و بسوی قلعه روان  
 شد چون سبانی راه قطع کرد و گاه بادی تند و طوفان عظیم از برق و ضاعقه برخاست و بارشش بزرگ قطره باریدن گرفت و قریب  
 بود که کشتی عرق شود و مردم کشتی با حاکم گفتند که وایلم تل سردی قوی بیکل و زور آور است اگر او را از بندر بکنی شاید چیزی نبرد  
 نمایان کرد و که باعث نجات حیات با مردم ازین طوفان شود حاکم که دست از جهان شسته بود دست و پای وایلم تل بکشاد  
 و را کرد وایلم تل بشجاعت و پیردلی که داشت از کشتی خود را در آب انداخت و نام کشتی را بگرفت و یکم بر خدا کرد و آنرا کشتیان  
 بهمانی رسانید و خود از آنجا بگریخت و دوسی آن شد که حاکم ظالم را از میان بردارد چون مردم از ظلم حاکم بجان آمده بودند گریست  
 با وایلم تل بگریزند وایلم تل با حاکم رزم کرد و نظریافت و او را نهیمیت داد و همچنین رفته رفته اجتماع خلایق بر وایلم تل شد چون شور  
 وایلم تل بسبح باد شاه الیمان رسید سپاه بسیار بدفع او فرستاد وایلم تل با قوچ شاهی رزمه صعب کرد و نظریافت سپاه  
 بادشاه الیمان باقی و جمعی منظم گشت بادشاه الیمان مکرر بر مردم سولیسر لاند افواج حمله شمار فرستاد و مردم سولیسر لاند مردانه  
 بکوشیدند و رزمه را صعب و قتالهای فاحش کردند هر بار سپاه الیمان را نهیمیت دادند و این قضایا بطول انجامید تا چهل و  
 پنجاه سال کشید چه پیر و شاه که بر تخت الیمان می نشست فوج کشته بر ملک سولیسر لاند میکرد مردم سولیسر لاند مرانه میکوشیدند  
 و رزمه را رستمه مینمودند تا آنکه تمام دیار سولیسر لاند از تصرف بادشاه الیمان بر آرد و مردم و مملکت ششصد و پنجاه از ایشان حاکم  
 و رئیس و ملک سولیسر لاند مقرر نیست و کثرت سپاه آنجا بیشتر است تا آنکه ایشان را از کسے جنگ نیست و بر ملک دیگر رزمه  
 بهرزم ملک ستانی نمیروند و هر رعیت آن ملک در وقت بکارش پامیت که در حفاظت ملک خویش میکوشند و بر اندک مملکت  
 قناعت نموده اوقات بیهانه روزه میگذرانند و ترو با و شاهان نهیمیت میکشند سپاه خود را بکرایه میفرستند و بعد از دوسه  
 سال طلب میدارند و عوض آن فوجی دیگر تعیین میکنند تا سپاه اولین ملک خود بپاساید و بیشتر ایشان را ضابطه است  
 جانی که بکرایه میروند تنخواه خود بموجب قرار باه میگیرند و اگر اندک خلاف قرار و تقاضای بیهان آید همانوقت از وجود میشوند و  
 هرگز نمیباشند و در وفاداری و دلاوری بجهان ثابت قدم اند که اگر نه و در طرف مردم سولیسر لاند باشند هنگام رزمه بخان  
 رزمه میکنند و مردانه میکوشند و دیگر خطه بعضی بزرگ که از آنجمله نیمان و مسرت و میل و مودینه و سوه و دیسن و جزوه و  
 لشکری اینهمه از خطه مانسے کلان اند و دیگر که چک و خرد و این جمله را وایلم پورب الفاطلیکه ترجمه آن بر زبان فارسی این فرست  
 نماند همه آن آبادی و شهر مانسے بسیار خوب و آراسته میدارند و در ساء آنجا خود را با و شاه میگویند و بیست بعثت  
 کنند بادشاه نمیکند اما سکه بنام خود میزنند و بطور بادشاهان میگذرانند و دیگر وزیر و بزرگ ملک پوری است و این کافه بنان  
 که همه در تصرف عثمانیه بود و اکنون بسیار رزمه ازان در تصرف او هست و بعضی ازان را بادشاه روس متصرف شده  
 و این ملک را بسیار آباد اند و در همه این ملک مسلمانان و پیروان و نصاری میکنند دارند اما از آنجا که بادشاه این دیار  
 مسلمان است بسیار سکونت میدارند و دیگر ملک اگر می است طوالتش بکشد و پنجاه کرده و عرضش صد کرده و پاسبان تخت  
 او نبوده نام دارد و این ملک در تصرف بادشاه الیمان است پس همه مملکت فرنگ تفصیل بیهان کرد و اکنون طول عرض  
 و حدود آنرا باجمال میگویم بدانکه طول مملکت فرنگ دو هزار و پانصد کرده است و عرضش پنهان و دویست و پنجاه کرده و مساحت

این سمندریج بسنه است در حد شقی آن بخش ایشیا است و سرحد جنوبی آن سمندرخضر است که آن سمندرخضر را فرقیه را از پور  
یعنی فرنگ جدا میکنند بطرف مغرب و ریای سمندریکلان است که آن سمندرخضوف باین فرنگ و امرقه که دنیا کے نوعبارت  
از دست حدی فاسل است پوشیده نمائند که در پورب جزایر بسیار هستند از انجمله جزایر انگلند بکاف فارسی و آنرا بریزان  
و برطانیه کلان نیز نامند و جزیره مذکور در طول سه صد و سی کرده و در عرض دو صد و پنجاه کرده و پای تخت این جزیره  
شهر لندن است و بادشاهت آن جزیره انگلستان یعنی انگریزان میدانند و مرقوم خواهد شد و دیگر جزیره ایران است  
که طولش یکصد و چهل و دو فوئیک کرده و عرضش یکصد کرده است و پای تخت این جزیره شهر ولین است و در آنجا نایب  
بادشاه انگریز میباشند و دیگر در ریای شمالی فرنگ بعضی جزایر هستند که در تصرف بادشاه و میرک اند و دیگر باین مشرق و شمال  
ملک یورپ جزیره های ویند و دیگر جزیره های در تصرف بادشاه و میرک است و متصل این جزیره ایلند و البند در وحی است  
و دیگر جزایر در حکومت بادشاه سویدن اند و در میان سمندری بطرف جنوب که ملک فرنگ را از بخش افریقیه جدا کنند جزیره امریکه  
و محار که بکاف های فارسی و این در تصرف بادشاه اسپین اند و دیگر دیت لیا در تصرف انگریز است جزیره کارسیکه در حکومت  
فراسیس است جزیره ساردینیا آنجا بادشاه علامه است و آن را بادشاه ساردینیا نامند جزیره نیلی مکر سین اول در تصرف  
بادشاه نپس است جزیره بوسینه و کرفو و سفایونیا و زیت و لوکا و یه بکاف تازی مجموع پنج جزیره در تصرف مردم و نپس است  
و دیگر جزیره کنده بکاف تازی در روس کپنس و بندس و بلیکن و سیودت و سامس و پارس و سرکوسی برس که آنجا  
درخت سرو بسیار پیدا می شود و شیرین و غیره که همه آنرا ملک لوبان میگویند که تجله در تصرف سلاطین عثمانیه اند و مردم این جزایر که  
لوبان نامند همه مذحبه نصاریه دارند و جزیره سلاطین عثمانیه میدانند امصار جزایر فرنگ که پورب است تمام بخش و هم ایشیا است  
که عبارت از ایران و توران و دیار هندوستان و ملک کرجهان دارمنی و بعضی ملک روس ملک تمام هفت اقلیم که پیش است چون  
اکثر امصار هفت اقلیم که در ایار و فادار مولف حدیقه الاقالیم از کتب متعدده مثل کتاب هفت اقلیم و غیره نوشته بنا بران از آن  
وزگدشته بخش سومی که پر از بخش سوم افریقیه که مشتمل است بر ملکهای بزرگ و اکنون آنرا بتفصیل بیان میکنم ملک مراغه که مرکز  
تیرش گویند طولش دو صد و پنجاه کرده و عرضش دو صد و چهل کرده و دارالریاست این شهر فوس و بادشاه اینجا مسلمان است از اینجا  
خلفای مصر و دیگر آنجا که طولش دو صد و چهل کرده و عرضش پنجاه کرده و دارالخلافت این ملک سه ایچیر نام دارد و حاکم اینجا پیشتر  
از طرف سلاطین عثمانیه بود و اکنون بر آن خود است اما حصه بنام عثمانیه میخوانند و بلج و خراج هیچ نمی دهد و ساکنان اینجا مسلمان اند ملک  
یونس طولش یکصد و دو کرده و عرضش هشتاد و پنج کرده و دارالریاست نیز یونس نام دارد و پیش ازین اینجا از طرف عثمانیه حاکم می گشت و  
اکنون پسر خود است ملک تری پولی سه صد و پنجاه و عرضش یکصد و بیست کرده و دارالخلافتش نیز تری پولی نام دارد و حاکم اینجا فقط خطبه بنام  
سلاطین عثمانیه میخوانند ملک باریکه طولش دو صد کرده و عرضش دو صد و پنج کرده و دارالخلافتش تولی نام می دارد و آن شهر بیست و بزرگ است  
اینجا بطایر خطبه و سکه سلاطین عثمانیه میدارند این سرنج ملک از مراغه تا تار که از ملک بربر میخوانند و دیگر در بخش افریقیه ملک مصر است و طول  
این سه صد و عرضش یکصد و بیست و پنج کرده و دارالخلافتش را قاهره می نامند و این شهر بر ساحل دریای نیل واقع است و احوال مصر مولف  
حدیقه الاقالیم در ضمن اقلیم سوم نوشته است و اکنون در آن دیار از طرف سلاطین عثمانیه و الی روم باستانی نشینان بالفعل عمل سلاطین



پیدا می شود پس چنانچه جزایر پیر بزرگ ذکر کرده شد اکنون جزایر افریقیه بیان کرد و بشود شماری متصل بجزایر است و آن در تصرف  
کرده های مستقره است و ساکنان آنجا برین دلت بطریق متوجه میدارند بایست تحت آن کلمه و بادشاه آنجا مسلمانست  
این جزایر را که در هند و هندوستان است و بادشاه و ساکنان آنجا مسلمان این جزایر از دیگر جزایر آبادانی  
بسیار میدارند و جزایر که از فرنگ هندوستان می آیند چند سده آنجا بنا بر ضروریات مثل آب تازه و اشیا خوردنی  
مقام میکنند و آنجا ذخیره میگردد و کبیر کاف اول باری بایست تحت آن شهر برین نام دارد و بادشاه آنجا مسلمانست و برین  
است تحت آن جزایر برین نام دارد و آن در تصرف فرنگیان نیز برین است و بایست تحت آن ولی تصرف فرنگیان اگر برین است  
بیکه و بایست تحت آن نام و تصرف فرنگیان اسیرین است و بدان تحت آن خیال است و در تصرف فرنگیان برین است و  
شهر آب مدبره در آنجا پیدا میشود که با قطار علم برین و دیگر جزایر که آنرا در سده های نامند و بایست تحت آنکه بکاف  
فارسیست و آن در تصرف فرنگیان برین است اکثر بیکه همه این جزیره با آبادی تمام دهر و خوروم دارد و بیکه ملک امرقه  
که آنرا افریقیه نیز نامند برینا قلاان پوشیده نیست که حکما را دانیان ساعت در کتب خویش نوشته اند که احتمال دارد چنانچه  
طرف مشرق و شمال زمین است همچنین بطرف مغرب و جنوب بر زمین وسیع و کمان خوابد و بعضی دانیان درین باب  
خیالهاست و در دراز بیده اند اما از گفته نوشته ایشان حل این مشکل است پس از مرور و دور اهل فرنگ خراب کرده و توکل  
بر عافیت حقیقی نموده آن زمین را که پیش ازین مردم هند و روم و شام بیکه تمام نیست اقلیم ازان واقف نبودند پیدا کردند و گوی  
معرفت و تحقیق بچوگان حرکات از غالیان ر بود و چنانچه تفصیل مرقوم حکم میگردد و پیش ازین قریب سده صد سال فرنگیان  
آمد و شمد هندوستان از راه دریای عمان که اکنون سلوک است واقف نبودند اما فرنگیان سوداگران راه خشکی مابین  
اسکندریه و مصر تا بسوریه که بر ساحل دریای است رسیده و در زو تحایف فرنگ همراه آورده و تیاران عرب که در آنوقت  
سوداگران می هندوستان بدست ایشان بود و خرید و فروخت می نمودند چنانچه در هر یک سال بماء مهوده اجماع سوداگران  
فرنگ با تیاران عرب بنا بر آوردن اشیا که طرفین را مطلوب است بود و مابین خود قول و قرار می نمودند و از طرف  
فرنگیان ساکنان و دوشهرکی و پس و دیگر جنوه که ذکر آن در پیر بزرگ گذشت همه کار تجارت را در دست خود داشتند  
و دیگر کرده فرنگیان را داخل در امر تجارت خصوص در هندوستان نمیدادند چه اشیا بهند به قیمت مناسب از هندیان  
میگرفتند و بهر قیمت که میخواستند میفروختند منفعت اوسه چندان و زیاده بران میگرفتند چنانچه در آنوقت یک آثار  
بهر ششم خام هم وزن زرد میفر و خند و سالکا دراز بر نیموال یکدست ازین جهت ایشان بسیار متمول و مالدار شدند  
و فرنگیان دیگر بر ترغ و ترغ احوال ایشان خند می بردند و حسرت می خوردند تا وقتیکه در سن یک هزار و چهار صد و  
هشتاد و سه عیسوی کلینس نامی بکاف تازی و کنش بمیم هم می نویسد ساکنان جنوه که عالم و فاضل بود از علم نجوم  
و ریاضت و هندسه و احوال این قوم نو ساکن و قومی تمام داشت و گویند که او اول کسیست که بر احوال سنگ متناطیس در  
زمین و فشاری واقف شد و قطب نما بساخت و در دریا جهاست چهار کانه را در روز و شب و ابر و تاریکی شناسا گشت  
و راه رفتن جهات مذکور می توانست و این اسرار چند سده پوشیده داشت و قومی اول شه قیاس کرد که البته راه

بوده باشد تا از طرف مغرب بسواری همان جنوب شد و مانند دستان میتوان رفت و قول اصح آنست که قطب نما  
اختراع شخصی دیگر است و آنکه آنرا ساخته زنانه او و کلنس ازان کار گرفت چه کلنس منصوبات خود را با دلائل قوی بر اثبات  
دعوی خویش بزرگاعتدی بنواشت و بنظر سرداران حیوه گذرانید و در خواست چند جهاز و مدد خرج بر اے رفتن خود و هندوستان  
نموده و ازان موصوف نامیده از آنچه گاسے نشنیده بودند منقشند و آنرا خیال باطل و دیوانگے اندیشیده بچشم  
حقارت و تحقیر بر کلنس بگریختند و بسبب کین وجه در خواست او را رد کردند و کلنس بر نادانے قوم خود بگریست و گفت  
که شما دولتی عظیم از دست دادید و من آنیک از شجاعه امشبوم ثابا و شانه زبرک بدست آرم و این دولت نصیب او  
گرد پس او پیش پادشاه فرامیسی رفت و دانستے انصاف عرض داشت و رومی نیافت از اینجا جزو پادشاه انگریز رفت  
او بخیل بود و بنابر آن التماس او را قبول نکرد و بعد ازان پیش و آنکے پرتگال رفت و بے نیل مقصود باز گشت کلنس آنچه  
که داشت در خواجه آمد و از وقت و ند و رت اهلین حرف کرد و عاقبت کارش بفسرت کشید و بالاخر نزد پادشاه زننے عاقله  
بود احوال او شنید و او را پیش خود طلبید و منبر منصوبات و دلائل او شنید و به پسندید و از شوهر خویش اجازت گرفته  
قیلے از جو این خود فروخته سه جهاز مرغی است بآب و نم و زم کار آمدنی بکلنس بخشید و رخصت فرمود و کلنس در سال یک هزار  
و چهار صد و دود و عیسوی بر جهاز موار شد و در پی مقصود و بر اند و در چند روز مردم سمر اهی اذ که گاسے کنار ه زمین را از  
نظر گذاشته بودند و جهاز را از کنار ه دریا دور تر بردن نمیتوانستند چه تا الوقت سیر و سفر دریا همین طور بود و چون یکبار خود را  
را در میان سمندر که دیرش آب و بالا آسمان باشد بدیدند و سناصل و زمین از نظر ایشان نا پدید گشت چون از جهات خبر  
نداشتمند که درین بحر بے پایان کجا و کد نام سمت میزنند و دیگر با دانه تے تند و طلاطم امواج که بنوید ایشد تبدیل و خراسان  
گشته و دست از جان شستند و از کلنس بے ادبانه گفتند که ما مردم را باز بملک نابیند و الا شما را بدریا خواهم انداخت  
کلنس با ایشان گفت از مرگ نمیترسم اگر چنین کنید کیست که شما را بوطن رساند باید که روزے چند صبر کنید پس اگر بساا  
نرسید هر چه خواهید بکنید مردم خود را گفتند که اگر این را بملک میکنیم گوی تو بملک خود کو کشیدم پس طوعا و کرها روانه بشیر  
شدند و بعد از سی و سه روز زمین بنظر ایشان درآمد و آن یکے از جزیره هسے ما بنه بود کلنس از گشتی فرود آمد و تماشا را  
بشهر نمود و حیران شده با خود گفت که این آن هندوستان نیست که در پی تحس آن این همه محنت ه کشیدم و ساکنان  
آن جزیره همه سیاه رنگ و عریان بودند از اکل و شرب هر چه داشتند بتواضع پیش آمدند کلنس محضرے از تحایف و رنگ  
با ایشان داد و چند سے در اینجا استقامت گردید باز بار سفر بر جهاز کشید و از مغرب پاره راه بطرف جنوب رفت  
و بجزیره کلان رسید و همیشه اسباب فروری از ماکول و مشروب و ملبوس ترتیب داد ساکنان آن جزیره  
بسیار خوشنوی و خلیق و نرم گوی بودند با حاضر متواضع شدند و تحایف آنجا چون مروارید و ریزه های یاقوت سرخ گذرا میدند  
و کلنس بسیار را تحی و خوشنود گشت و دانست که غنچه رب شرسته مقصود یعنی سیر و تماشا ه هندوستان میسے خواهد آمد چند کسان  
خود را در آن جزیره گذاشت و بمالک اسپین عزیمت خواست کرد و دوسه کس از ساکنان آنجا را همراه گرفت و از زرد مروارید و سلیم  
آمده باز و دیگر کار خجالت و زیور آلات و میوه جات و آنچه در آن جزیره پیدا میشد اندک اندک همه ازان با خود گرفت و بهین آمد

و بجایست باو شاه بیست و پنج آورده بود و بنظر بادشاه در آورده و احترام یافت و بعد از دو ماه هفتد چهار و یک هزار پانصد مرد که  
 در انبیا ن بعضی از صاحبان عالم تیره و متمول بودند از بادشاه رخصت شد و بر چهار شست و هجریه اسپا بنوله رسید  
 و سه صد کس آنجا گذشت و آن ملک را بی جنگ تصرف بادشاه اسپین در آورده و چند قلعه براسے استقامت و وفایت  
 مردم عمارت فرمود پس از آن لطیف جنوب شده بحزیره کلان بکاف تازی رسید و آن جزیره را بسیار آبادان یافت و  
 بعد از آن در آنجا بسیار بود و بدینکه آنجا بی جنگ محکوم و طبع او شدند و آن جزیره را با اسم از بدیه میگیم یعنی باغ بگیم  
 موسوم ساخت و چند کسان خود را در آنجا گذارشته باز با سپاه بنوله شتافت و در طلال این احوال بعضی از دشمنان که  
 از اقبالش حیرت می نمودند و در حضرت او را بخود در اسے و خیال ریاست متوهم ساختند بادشاه جاسوسان پیش او  
 فرستاد و گفتش از اینجایی خبر یافت و مزاج بادشاه را از خود مطمئن ساخت و بدستور مقرب آنحضرت گشت و حسب احکم  
 بادشاه با سپاه بنوله شتافت و در سال دیگر در جهان را سوار شد و هفتده شبانروز رست سمت مغرب رفت  
 و به جل رسید آن از جزیره با مرقه جنوبیت اقره رسد و دیگر بطرف مغرب رفت و دو جزیره دیگر یافت و باز سمت  
 مغرب روان شد و بالاخر کینار ملک اقره رسید و از جهاز فرو داد آن جزیره بسیار آبادان یافت و مردم سفید  
 پوست مایل به سرخی خوب صورت بودند و کلاه با از پر اسے رنگین بر سر داشتند و لباس مکتف ساخته و بر کشیده اسے  
 عودت کرده بودند و طبعه زبیر و اید و هر دو گوشش میداشتند و زبان آنجا حلقه زر با مروارید در هر دو گوش و بینی کشیده بود  
 بنا و پت و توابع تمام با زرو مروارید پیش کفن آمدند کفن نیز بیشتر تحلیف فرنگ با ایشان تواضع نمود و فیما بین را بطول  
 است حکام یافت کفن بعد چندی با سپاه بنوله مراجعت نمود و بعد از آن استاد دیگر بادشاه آن فرنگ احوال کفن شنیده سر دارا  
 خود را اسے جهان را بپیکارش زمین نو فرستادند و مردم بر تگال مملکت که یکی از ملکا اسے اقره است دریافتند و اگر نیران سید اگر  
 او امریکس نامشخص بود اگر شهر فلارس دیگر دیار بسیار ملک پیدا کرد و آن مملکت بنام امریکس با امریکه موسوم گشت و از عجایب  
 روزگار آنکه کفن در تلاش ملکا اسے تواریخ و لغت کشید و هیچ یک از ملکا بنام او مشهور نشد نتیجه آن همه محن و خرابی و بد حالے  
 نصیب او گردید و چون آنجا از باز آنحضرت بادشاه او را بهوس ریاست و مثل آن متهم ساختند و در آن باب غلو کردند بادشاه  
 او را طلبید و بزرگان فرستاد و گفتش در سن کینار و با انصد و شش عیسوی در حبس مروارید و بدبیر صایب و خوش خلقی و شیرین  
 زمانی این همه ملکا اسے جنگ در تصرف بادشاه اسپین در آورده بود بعد از او ناظمان و حاکمان دست تعدی و ظلم بطبع  
 رز و جاده بر سکن اسپا بنوله در آن کردند و در ابتدا سال قریب شش که کس را بکشتند و مردم آنجا را از شکان درنده شکار کردند  
 تا آنکه از شکان اسپا بنوله کسے در آنجا نماند و نیک پروا خفته شد بعد ازین قضایا پس از یکد سال از طرف بادشاه اسپین حاکمی  
 اسے بفرستاد و کار تر با ششصد پیاده و پیشرو سوار و چند ضرب توپ خبر و بد آنست نام زد شد و با این فوج قلیل غرضت با سپاه  
 اسے و کاه تازی که بادشاه بیست بسیار کلان و آبادان مملکت اقره که از امریکه بیشترش خوانند نمود و پاسے تحت کس شهر  
 بود و بغایت وسیع و بزرگ در وسط کولابی عظیم و راه آمد و شد در آن شهر بران کولاب که بر چهار طرف آن کولاب مراطما اسے  
 سنگین و رغایت متانت ساخته بودند و عمارات اشهر همه سنگین و رفیع و دکا کین آراسته و چهار سوی بازار ترتیب دار سنگی

تمام تعمیر یافته و تمام شهر مجبور از زلزله و زلزله و جواهر و آلی ابدار بشمار و تمنای هر کس در ان شهر در هر وقت باشد که ترو و موجود و میکان  
 اینجا بکشت و از دوام تمام در رعایت جمعیت و فراغی بایستی و رعایت و کامرانی شب و روز میگذرانند و بهشت اینجا  
 که از دایره نباشد کسی را کسی که رسیده نباشد و در حاق وسط شهر عمارت بادشاه در رعایت مهابت و آراستگی تعمیر یافته  
 چه ستونهای آن همه از سنگ بسوزانده و گنبد و مناره های با کارهای طلا و یاقوت و نقشهای رنگارنگ  
 و تزیینات و عجب زینت یافته و بادشاه آن ملک که نامش موسی روم بود و بادشاه بود کثرت و شوکت بی نهایت  
 که صد هزار پیاده هر وقت به پاسداری و حراست او قیام داشتند و هنگام سواری بر تخت مرصع کارهای سوار شده و امیران  
 عالیقدر از آداب و دشمنی و دشمنی خود را یک شایسته و فخر خود میداشتند و او بجلوه مهابت و سخاوت و عدالت و انصاف و استقامت و در سخاوت  
 و شجاعت گوئی از بادشاهان عصر خویش رفته و اکثر ملکه اطراف را از دور و نزدیک تسخیر کرده و خلیف و در طلب غنای طاعت  
 آن بادشاه با سودگی و رفاه میگذرانید و اسلحه سپاه آن ملک تیر و کمان که بیجان تیر از سنگ چیتاق و یا آتخون و غارهای  
 که در تیر بقیه میکردند و دیگر نیزه خرد که بر جبهه باشد از آن و چوب که بر آتخون سنگ باریک میکردند و هنگام رزم آتخون میمانند  
 می انداختند و از آهن چون شمشیر و دیگر اسلحه ساختن نمیدانستند و از بار و دو گو که و توپ و تفنگ مطلق خبر نداشتند و اسب  
 در انداز بر گریه و دو گاسه نیز آن کرده اند و آمده و ندیده القعه فرماید و کار نیز با فوج قلیل که بسبب حرب توپ و تفنگ  
 با وجود کثرت یک کس فرنگی صد چندان بودند و توپ و اسلحه که رسید اول چند کس از باشندگان اینجا توابع و خلق پیش  
 آمدند و اسباب ضروریات از ناکول و مشروب و ملبوس و غیره حاضر آوردند رئیس فرنگی نیز با آنها توابع و مدارا کرد و چند  
 اینجا سکونت و رزیده با آن جماعه اختلاط پیدا نمود و چند آنکه فی الجمله بزبان ایشان آشنا گشت و احوال ملک و سید  
 کسان اینجا کیفیت ملک و شهر آنرا از آبادی و وسعت و لطافت و تربیت و وفور و اسباب بیان کردند و باستماع  
 آن فرماید و کار سرانجامش سمیر و شیرین آن در اول از یکی مد شد و کسان اینجا از آمدن مردم نو سفید پوست بگرمی و سوز  
 دل خود یک جانور میباید و شکل قیاس میکردند و بادشاه که کو خبر و او ندانست از لطافت و اخلاق فرنگیان که در باره خود  
 مشاهده میکردند و بادشاه گفته فرستاد و آنکه در کتب ما و سید سینه مایان از سلف نجافت شنیده ایم که این مملکت  
 بدست کسانیکه پسران آفتاب خواهند بود و مسخر خواهند شد همانا که این مردم پسران آفتاب اند که باین شکل و صورت و  
 اخلاق پسندیده و متصف اند و چون مردم آن ملک گاهی به جهاز و صورت این مردم ندیده بودند بقیاس خویش میگفتند که چهار جانور  
 زنده بر روی آب روان و انیکه ده یعنی مردم از شکم این جانور با بصورت میباید برآمده اند و وقت سردادن توپ که هنگام  
 صبح و شام موافق ناله بر چهار سر میدادند و نیز غم خویش میگفتند که این جانور یعنی چهار جانور میباید که در هر چهار پا  
 انس و شکم خود بیرون میداد و دیگر چون اسب ندیده بودند هر گاه سوار اسب دیدند میگفتند که این عجب آدمی است  
 که مثل دیو چهار پا و دیگر اعضا میدارد چه آنجماعه اسب و سوار را یک میدانستند و همچنین از دیگر حرکات فرنگیان متعجب  
 و همه کیفیت بادشاه خویش میرسانیدند و فرناندو کار بر چندی و توپ و اسلحه که کسانیکه پسران آفتاب بودند و بادشاه اینجا که موبله رونیه نام داشت  
 شتافت و با او ملاقات کرد و بر دو کشتی در باخت و بالاخر بهوس تسخیر مملکت و در دامنش جای گرفت و بادشاه را بدعا قید کرد





و ستمه نيل نامند و تنباکو و اقشام خورش از نباتات البقول جنوب در آنجا بخوبی پیدا میشود و بوی تو رکیو طولش پنجاه و عرضش  
 بست کرده است هر چند که خرد است اما همه آباد است و دیگر جزایر آبادی رجحان دارد و ترسداد در طول چهل و پنج در  
 عرض نمی کرده در آبادی از دیگر جزایر کم نیست بار کار نیاطولش بست و عرضش یازده کرده اگر چه خرد است لیکن همه  
 آباد و ساکنان آنجا از دریا شور صدف مروارید می یابند و می فروشدند جوان فرماندیز بسیار کلان و لایق تر زراعت است اما  
 مردم اسپین آنرا یاد کرده اند لیکن هر سال کاوان جنگلی هزاران هزار از آنجا گرفته می آرند و سواے جزایر مرقوم  
 و دیگر جزایر بسیار اند و مردم بسیار اسپین بدان رسیده و دیده اند اما حال در آن آباد نشده اند لیکن آن همه وجوه  
 قابل کشتکار و آبادی را می شناسند معلوم باد که چون دیگر فرنگیان دریافت کردند که مردم اسپین ملکه های وسیع در امر قه  
 پیدا کردند و حاکم بر آن گشتند و زو و نقره و جواهر از معدنیات آنجا بدست آوردند و دیگر قواید بسیار از آن ملک و دیار  
 آنجا رسیده بود و در امر قه و در سر هر قوم فرنگی جاسی گرفت فرنگیان پرتگیان و انگریز و فرانسوی و ملاندر که دلتیرو گویند  
 فوجها و جهازها بر تماشای ملک و جزایر مرقوم فرستادند فرنگیان پرتگیان بر ازل پیدا کردند و متصرف گشتند و ملک مذکور بسیار  
 آباد است پرتگیان طولش یک هزار و دویست پنجاه و عرضش سه صد پنجاه کرده میگویند و سر جدا و طرف شمال و مشرق  
 سمند و سمت مغرب ملک لیلانه و چنانچ جنوب دریای عمان جریان میدارد و اهل پرتگیان با ساکنان اصلی آنجا موافقت  
 کلی کرده اوقات بخوبی میگذرانند چه با یکدیگر نسبت دختره و پسره نموده نکاح و شادی میکنند اما ریاست و سلطنت  
 آنجا بدست پرتگیان است و بادشاه پرتگیان را که پرتگال میباشند گویند هر سال از اندیزان فایده خبری می رسد و کان الماس  
 آنجا بدست اهل پرتگیان در سن یک هزار و پانصد و پنجاه و نه از توابع عیسای علییه السلام از فرنگ در آن ملک رسیده اند و بادشاه آنجا  
 زنها کردند و آخر و سار بر ازل باج و خراج به بادشاه پرتگال پذیرفتند پرتگیان با ایشان صلح کردند از آن تا اکنون که  
 قریب دویست و پنجاه سال میشود و فیما بین بنا بر مصالح قایمست و هر دو فرقه در آن ملک وسیع با عیش و عشرت میگذرانند  
 انگریزان در سن یک هزار و پانصد و هشتاد و سه عیسوی با فوجی شایسته و چند جهاز آراسته بدست امر قه روان شدند  
 و ملکه رسیدند که از یک سو دغیره بسیار بایل بشمال واقعست لذا آنرا کنایه انداخته و امر قه شمالی با امر قه جنوبی پیوستگی دارد  
 و متصل یک ستمش یعنی پاره زمین که در طول زیاد و در عرض اندک مانند پیل در میان هر دو امر قه که شمالی و جنوبی باشد  
 و اسطو برنج است که از امر قه شمالی با امر قه جنوبی براه خشکی میتوان راد یافت و استمش مذکور را آتش دارین می نامند  
 بالجملة انگریزان بصلح و جنگ اکثر از دیار و امصار امر قه شمالی را متصرف خود آوردند و شهرها و آبادیها بر طریق  
 خویش ساختند و ساکن گردیدند و اکنون انگریزان امر قه شمالی و هم همسری با انگریزان فرنگ میباشند و از بادشاه  
 باغی شده آتش پیکار با انگریزان فرنگ مشتعل میدارند و بلکه امر قه شمالی یک کشتاد است طولش چهار صد  
 و عرضش صد کرده و هوایش بسیار خوش و دلکش و اقشام فواکه و در ملک گرم سیر و سرد سیر حاصل میشود و در آنجا  
 پیدا می آید و در جنوب و غله از هر جنس در آنجا کشتکار میکنند و امصار بسیار آبادان در آن ملکست و هر چه بر  
 عیش و آرام انسان ضرور است در آن ملک موجود است و پیش ازین کنایه داد در تصرف فرانسویان بود انگریزان

از فراسیسان بجزگ بگرفتند ملک بواسطه لاند طولش کیسید و پختاد و پنج و عرضش کیسید و بست و پنجره و است و همواره  
آن درخوبی از هوای کنا و اکثر است و نیز خندان آبادان نیست و آنجا یک بنات در کلانے مثل درخت پنبه  
می باشد که از آن پارچه بسیار خوب و پارکی می باشد و تجارت مردم آن ملک ازین پارچه است ملک نو در طول  
دو صد و هفتاد و پنج و در عرض کیسید کرده و هوایش بغایت خوب و آبادی بسیار دارد و اسباب خورش و پوشش  
در آنجا بخوبی و ارزانی بدست می آید ملک قدیم طولش کیسید و پنجاه و عرضش هفتاد و پنجره و است و هوای خوش و شهر آباد  
دارد و خوب ماکول و بقول و درختان و نباتات مغنیه و گار آمدنی در آن و یار فراوان می باشد و در طول کیسید و  
پنجاه و عرضش کیسید و بست کرده است و آن از دیگر ملکها بسیار بسیار است و اسباب طرب و نشاط در آنجا  
نیک بحصول می پیوندد و در طولش کیسید و بست عرضش کیسید و پانزده کرده است و هوایش خوش و آبادی بسیار می دارد  
متوسط طول سه صد و پنج و در عرض کیسید و بست کرده بدستور میرسی لاند و هوای نیک و آبادی بسیار می دارد و در طول سه صد  
پنجاه و در عرض کیسید و چهل کرده آب و هوای ساند کا رو آبادی بسیار می دارد و در طول لاند و هشتاد و صد و بست کرده است  
این ملک قابل زراعت است اما چندان آباد نشده است باید دانست که سوای این ملک با جزایر بسیار متصل امرقه در تفریق  
انگلیزان است و آنجا جزیره سلیمان و طولش هفتاد و عرضش شصت کرده است و شکر آنجا بوفور پیدا میشود و ساکنان آنجا از جزیره  
شکر مردم انگلیز و فرنگ بسیار متمول می باشند و در طول بست و یک و در عرض چهارده کرده است آنجا شکر و زعفران و پنجه  
و پنجه بسیار میشود و مردم آن جزیره آن چیزها تجارت بسیار میکنند و سوای آن جزایر بسیار از جمله تصرفات انگلیز و سیزده  
جزیره مثل برباد و در بسیار اباد و دندوبانی چندان آبادی ندارند و باید دانست که سیر فراسیسان و بلاطیران ازین ملکها جزیره  
بر امرقه تصرف میدهند اما چند سال است که اکثر تصرفات ایشان بدست انگلیزان ماند و اکنون چند جزیره خرد تصرف  
اوشان هستند پوشیده نمائند که ملکهای امرقه و جزایران در کل تفصیل مرقوم شده اکنون بطریق احوال یعنی اوصاف  
امرقه و حدود این قلم می آرد و مختصی نمائند که ابتداء امرقه بطرف شمال منراقل است و شهر مذکور دیار امرقه را از مملکت فرنگ و  
افریقیه جدا می کنند و ابتدای امرقه طرف مغرب آب مسفکه است یعنی دیار امرقه بر ساحل غربی یعنی الطرف دریای مسفکه  
واقع است و این طرف دریای مذکور مملکت اسپاسپ کوی دریای مسفکه میان امرقه و سیاحدی فاضل است و درین  
جنوبی امرقه دریای جنوبی است و ابتدای امرقه بر ساحل شمالی منراقل است انباران به سمت شمال تا حال معلوم  
نیست که تا کجا است اهل فرنگ هر قدر که بطرف شمال رفت اند سرحد آن نیافته اند اما تا بنوز دست از تلاش بند نیست  
و قیاس آنست که امرقه بطرف شمال از ملک روس و با چین اتصال دارد و هر سال چهار بار در تیان ازین راز روانه می شوند  
لیکن تاب و توان شدت سرما که بطرف شمال می شود و ندارند بنابراین مراجعت می نمایند چهار و پنج بته شود و چراغها را بماند  
و نیز مردمین براه خشکی روانه می شوند اما اوشان هم و قشکیه طرف شمال می روند از شدت سرما و همیشه و وشت سمناک  
بسیار میل مقصود باز میگردند اما امید میدارند که راه یافته شود و بر آنکه مملکت امرقه بسیار دراز و کلان است هر جا که دورتر  
از خط استوا واقع شده است در اثری روز و شب و فصول و پیدایش نباتات و حیوانات تفرقه میدارد و گرمی

واعتدال همه در آن می شود و امر قد و کثرت و کفایتی نیز با سه شیرین و خوشگوار و درختان کارآمدنی برای ساخت عمارات  
و شجره های دو کجش و نباتات خوش مزه و کله های رنگین و خوش منظر و خوشبو و معدنیات از جوهر و نقره و در مملو و دیگر متصرفات مثل  
سیماب و کبریت و زنج و غیره بر ملکهای نیای که هفت اقلیم پیشین است امتیاز و برتری میدارد و اکنون بنفیانفت طبع  
ساحان و خوانندگان بنده از احوال ساکنان اهلی امر قد می نویسد چه وقتیکه مردم آمیزین اول با مرقد رسیدند در ملک ملک  
و یزد آبادی بسیار دیدند و در سرد و ملک با و شاه علی و با شکوه و جشمت تمام بوده و همه ایشان آفتاب پرست بودند و بعضی  
از مردم دشته و شهری بتان بشکل های عجیب و غریب ساخته نمیشد و در میان ایشان کتب و کتابت نبود و اما کتب بقا و  
بسیار میداشتند و هر چه میخواستند در قصه و تحریک و دیگر چه اگر میخواهند که چیزی بنویسند پس تصویر و نقشه همه احوال بر تخته میکشیدند  
و بجای رنگ پرده رنگارنگ زد و کرده از گوند بر تخته می چسباندند و لون اکثر مردم ملک کبود و رنگ گون یا بل سبزی بود و  
در اخلاق بنابر تنوع و لباس ایشان از پارچه پنبه و غیره و چرمهای نفیسه و برنای خوش رنگ که باز و جوهر بر پارچه مثل  
کارچوب و زرد و زیمچ پانیدند و غذای ایشان از گوشت جانوران هر جنس و حبوب ماکوله بود و از خزان و نوشتن عاری بودند اما  
بطور خود بخوبی تمام میکردند و فرنگیان آنچه کثرت و ازدحام مردم در شهر ملک و دیدند و دیگر ممالک امر قد مشاهده نکردند و فیتند  
و ساکنان اکثر عالمی این ملک مثل مردم دست غرب و تاتار و دیگر قایم نمائند گاه و راینجا دوست و صحرا سیکان خانه بردوش ببری بودند و  
ایشان از مردم شهر ملک بسیار سیاه و علم در میان ایشان مطلق نه و بت پرست بوده و بت با شکل قبیح است که از مالک شرفی نامیدند  
می پرستیدند و میگفتند که حق تعالی مالک نیکی است و پرستش نمیشود و چه از پرستش متنهی است اما از مالک شرفی ترسم و او را از چالوسی پشش  
میکند تا او را از ضرر رسانیدن باز دارم و لباس این مردم صحرا و دشته از پوست جانوران شکاری که گوشت از این خوردند و پوست  
از آن لباس میکردند و شراب ایشان آب شیرین که شکر گندم میکردند و خانه های ایشان از چوب و نی بوده و مردم صحرا و دشتی  
چنانچه بودند و حالانیز هستند چون تواریخ در میان ایشان نبود و هیچ احوال مردم امر قد از صل و نسل معلوم نیست اما عقیده و معلوم  
نیست که مردم ملک ویر و از دیگر ملک امر قد بلند تر بودند و در اخلاق و اطوار و میگفتند که اجداد ما از مشرق زمین آمده بودند و انایان قیاس  
میکند که این زمین فرخ و مملکت وسیع که اکنون پیدا شده است و این در فهم و قیاس حکمای سلف و انایان پیشین نبوده احتمال  
میدارد که بطرف جنوب کرده ارض زمین بسیار خواهد بود که ماحالا از آن خبر نداریم اما هر یک که بر کوه و شکل کوه ارضی نظر خواهد کرد و خواهد دید  
و از آن برین است و دیگر دلیل بر بودن زمین دیگر بطرف جنوب آنست که هر سال جزایر نو در بحر جنوب یافته میشود و در آن جزایر مردم  
ابادند و ایشان میگویند که اجداد ما از جنوب و مغرب آمده اند و صورت شکل این مردم از دیگر مردم امر قد میدارد و چنانچه سیاه فام و کز  
منظر اند و اطوار ایشان که از اطوار ایشان از اطوار و رسوم دیگر مردم جدا گردید و اخلاق و خورش ایشان بخوبی میدانشد و عاقلان را نظر اخلاق  
است و بر منظر و رسوم چه هر رسم خلست از قلم تقدیر با جمیع پنج سال می شود که فرنگیان جزیره دیگر بطرف جنوب پیدا کرده اند و ساکنان اینجا  
از زن و مرد و طفلی روی خود و پیک تمام چشم را از کار و دوسوزن ریش کرده رنگ سرخ و نیلگون و مانند این در آن تعییمی میکنند و علاج بسیارند  
چنانچه در هند هم زمان از آن در آن دست و پا از سوزن ریش کرده و همه در آن معینه میکنند و چون بشود و آن غنای می نمایند و از امور جالب  
میدانند و در هند آنرا کوه و کجای وادی نامند و در آن جزیره همه را این آرایش باشد و احوال این جزیره عالی درین کتاب که بفارسی جمیده

بنوده چو این نشانه ششم پیدا کردن جزایر پیشین است که گلشن فرزند و کاتر و دیگران پیدا کرده اند اما اکنون که کتاب مرتب خواهند نمود در آن جزیره و سرچیه که دیگر خواهند یافت خواهند نوشت مخفی نماید که بعد از حقیقت چهار بخش دنیا بخاطر این حق العباد گذشت که بندی از احوال ملک انگریز نوشتن خالی از افاده نخواهد بود و پیش دوست گیرنگ یعنی مولف حدیقه الاقالیم دیگر اهل هند پذیرا و پسند خواهد افتاد چرا که اکنون در هندوستان فرنگیان انگریز بر بعضی صوحن متصرف شده در معنی حکمرانی می کنند البته در دل و نشاندن این احوال انگریزان دریافتن خواهش بود و بنابراین بغیافت طبع طالبان مخنهای راست ساده از الفاظ اعلاق می نویسد چه این کم باشکسته قلم کسسته رقم عبارت رنگین و الفاظ دقیق شقت اند که شیده نویسنده کان شیرین بیان هند و ایران است سخنان خود را بر این الفاظ دقیق و لباس رنگین نمیتواند پوشانید اما وعده میکند که سخن خالی از رستی و قوع نخواهد نوشت و اغلب که نزد آشنندان مدعا فهم سخن راست و صاف از نیت جهانی بهتر خواهد بود و کارکن کارگیر از اکتفا باید دانست که ملک انگلاند یعنی مسکن انگریز جزیره آید است از جزایر فرنگ و آن را بر مانی و بر تان کلان نیز نامند چنانچه جزیره بر تانیه مولف حدیقه الاقالیم در ضمن آخر قلم خود مرقوم نموده است چه جزیره مذکور مسکن اصلی انگریزان است و آن در طول یکصد و شصت و نه دره و در عرض یکصد و پنجاه کرده است و اطراف این سمندر است لهذا جزیره نامید شد چه بے سواری چهار از اینجا بر آمدن و یابدا انجا رسیدن میر نیست و این جزیره تا اکنون از حوادث و انقلاب زمانه محفوظ مانده است و در دولت و جمعیت بر اکثر ملکه های جهان بمرتبه افزون تر است و جزیره مذکور از فرنگیت اما چون متصل ملکه های فرنگ واقع است لهذا آنرا از اضلاع فرنگ بشمارند و در از ترین روز در جزیره انگلاند میفرستد ساعت و سی دقیقه بخوابی میشود و هوای این جزیره گاهی سرد و گاهی گرم اما سرد و به نسبت دیگر ملکه های شمالی مایل با اعتدال است و فصل بهار اینجا از داخل شدن آفتاب در برج حوت تا آخر جوزا و تابستان از داخل شدن آفتاب در برج سرطان تا آخر سنبله و فصل خزان از داخل شدن آفتاب در برج میزان تا آخر عقرب و فصل زمستان از وقت رسیدن آفتاب در برج قوس تا آخر دلو میباشد و در هر چهار فصل این میشود چه اکثر بعد سه چهار روز و دو سه کهری می بار و ازین سبب همین زمین سرسبز و هوای گرم می ماند و در زمستان برف می بار و پنج بسته شود و سردی بسیار می شود و در تابستان اگر چه گرم می شود اما احتیاج دور کردن لباس و بادکش نیست تا تابستان اینجا مثل آخر زمستان و اول بهار هندوستان میباشد و در انگلاند و اضلاع آن چند نهر آب شیرین بر زمی و از رود آن باعث و فور زراعت و آبادانی آن ملک است و دیگر تریای خرد و بسیار اند که صرف زراعت و شرب حیوان می شوند و اکثر کشت کار اینجاست گندم و جو و پنبه و فواکه بهر قسم چون شفتالو و زرد الو و سیب و ناسپاتی بکثرت و بهتر میشود و سوای این میوه نباتات گوناگون و نباتات مفیده چند و چند که نام و نشان آن در هند دیده و ندانم که در هندوستان آنها را چه می نامند تفصیل و تشریح این از مقدمه و این عاجز با صلاح و زبان هند بیرون است و دیگر از اختراع صاحبان باز یک بین جهت پیدا کردن میوه های گرم سیر می در آن ملک آنست که در باغات سردا بهر میوه میسازند و اندران آتش می افروزند و میگزارد و بر صفت سردا به فواکه و نباتات گرم سیر میسازند و باغبانان اگر می گرم و زیاد و موجب طبیعت این کاشت می دهند تا آن نیکالید و نیک بخت می شود و همین طور میوه تابستان در زمستان بحدول می پیوندد و در انگلاند هر چه از نباتات و حیوان و گل دریا حین که سبب پرورش و تفریح انسان و آن است بخوبی و کثرت پیدا می نماید و در و شیا متنوعه هند و احراف و بوم و شام و چین و ایران و دیگر ملکه های جهان که تجاران هر دیار و هر قوم بر چهار بار بار کرده بسیار می آرند همین بارزانی و آسانی بدست می آید و مردم انگلاند از کثرت

تجارت و بیع و شتری اشیا ملک خود و امصار دیگر اکثر مستمول و صاحب دولت میباشد و اکثر چیزهای ملک الکلاندا یافت خصوص نباتات از  
هر رنگ و اتمش و شیمی و ساده و زرد و توپ و تفنگ و شمشیر و امثال این آنگونه های کلان و قضا ویر از قلم سیاه و رنگ آمیزی گوناگون و ظروف  
شیشه های و بلور و درین خورد و بزرگ و ساعت فرنی که عوام گه می نامند آنگونه بجز بزرگ و جویسیازند و در تمام ممالک می فروشد و زرد  
اشیای مطلوبه هر ملک عوض آن می ستانند و در ملک الکلاندا سپ و گاو خوب میشود و بز و میش و آهو و دیگر جانوران چند و پرند بسیار  
با وجود پیدایش گاو و قلبه رانی و کشتکاران بسیار میکنند و در آنجا از حیوان ضاره از جنس سباع و دوفانی شس هرگز نیست گویند در زمان  
گذشته گرگان بسیار بوده آن همه را بشکار میگرفتند و از حشرات ارض اینچنین نیست و از موام کس هم آنچنان است و ملک الکلاندا بطور  
آبادی است که اگر تفصیل بپردازد و فائز مرتب شود می ترسد که مردم هند و غیره اعتبار نکنند بآبرایان از تفصیل احوال ملک الکلاندا گذشته  
عنای خاصه در بیان احوال مکر و شهر کلان معطوف بسیار و بعد از آن ابتدای احوال اگر زبان و سلطنت ایشان خواهد نوشت  
بکسر الخلاف و مستقر السلطنت اگر نیز است و این شهر است بر ساحل نهر تندی که در عرض برابر گنگ که در برکان متصل چهار رود می شود  
و آبادی این شهر بر دو ساحل نهر است و برای آمدن و رفتن سه صراط از سنگ سفید ساخته اند که فیت عمارت این شهرت بخشی  
بنندگان است و طول این آبادی از هر دو طرف دره زیاده از چهار کرده و دور یعنی گرد آن قریب ده کوه و درین شهر سه صد و پنجاه  
دو گرجا یعنی عبادت خانه از سنگهای سرخ و سفید که با سنگ مرمر و شیش و عقیق و غیره آنرا ساخته اند و در شرف شفاخانه بسیار بسیار و دیگر عمارات  
باوشاه و ارکان دولت بارونق و آراستگی تمام است و همه عمارات این شهر از خورد و بزرگ از خشت است و فرش اه این شهر  
در هر کوچه و بازار از سنگ سفید است و هر دو طرف راه برای پیادگان جدا مقرر است و گاوی و بیل و اسب باین می روند تا این  
و آفت پیادگان نرسد راه سواران از راه پیادگان جدا باشد و نهر آب در آن شهر بزرگ جاری است و حکم است هر کس که قاضی است  
و نجاسات و کثافت را بچشم میش دروازه خود میدارند آنرا در نهر با گل می اندازند و آب نهر محض برای صاف داشتن شهر ساخته  
و نهر دیگر حبت آنبوس و غیره اختراع است چنانچه در هندوستان آب از خزانه براسه فواره بچرخ میرسانند بچنین از دریا پوشیده  
شاخه های سرب زیر زمین تا نهر یک خانه شهری رود و آن آب از دریا بچانه های هر یک ساکنان شهر میرسد و در حیاض میرود این  
آب که در غلافهای شلخ سرب میرود از نجاسات صاف می ماند و آب اندرین شاخه های جار است و برای سباحت و مرمت این  
بچرخ ساکنان شهر موافق قدر و طاقت هر سال بدار و گلکان تهر نقد میرسانند و بر احمای ایشان راه های شهر و وقت شب روز چهاروب کشان بقرارند که سر دراز و بیل  
صحرای نجاست که در راه افتاده باشد از بار گاوی باز کرده برون شهر بزنند و دیگر بر آتش روشن و آتش را در وقت شب فانوس آنگونه بر ستونهای متعلقه قریب  
یکدیگر نصب کرده اند و در هر فانوس چراغند کلان نهاده اند و شب بیدار تمام تا صبح چراغها از فروخته میباشد و جهت شنا کردن فانوس چراغها را از نهر بشلیح مقررند  
و شلخ ایشان مثل خرچها شهر نهر و شهر مقرر است و بر آکا نیر و در وقت مقرر است که مشعلچیان تابع حکم اویند و بلاشک اگر کسی بیگانه که ازین راه و در  
واقف نیست وارد آن شهر شود از دیدن رونق چه در آن فروزنه قیاس کند که سبب این غیر از جشن نخواهد بود این  
روشنی شهر شب که میباشد کسی را شعلچیه همراه سوارسی بردن احتیاج نباشد و کسی نمی برد و سوارسی در آن شهر بر گاوی و بیل و پالک  
که بوجه می نامند می شود بعضی کسان آنرا از خود میدارند و کسانیکه بدارند بکرایه باستانی بدست می آرند و در ملک الکلاندا پنجاه و دو درگاه  
که آنرا کوتهی نامند و در هر یک ازین کوتهی شهر بکمان شهر کاخ و در وقت و در میان بسیار و همه آن باز نیست تمام آباد و اند و تفصیل الکلاندا سال

بسال هنگام صبح هفت کرد و در وقت دو پنج ملک روپیّه بنیاد میشد از آنجا یک کر و روست ملک روپیّه موقوفه خاص با و شاه مقرر است  
 و دیگر خرج برای حفاظت ملک را جز آنکه کار قواعد سلطنت مقرر است و بادشاه بکے مشورت مشیران سلطنت زیاده از صرف خاص  
 خرج کردن نمیتواند و دیگر در وقت کار هر قدر زیاده از تحصیلات مقرری برای خرج سپاه و جهاز برای جنگی در کار می شود تحصیل میکنند  
 اما بطوریکه هیچ ایذا بر ملک نرسد چنانچه درین سال که یکم از روستا و موقوفه هشتاد و عیسوی علیه السلام مطابق یکم از روکیس و نو و شش  
 هجریست برای خرج جنگ که اکنون انگریزان با فرانسویان محاربه دارند می کر و روپیّه تحصیل شده است تحصیل باین نوع مقرر است  
 در سال آینده که جنگ واقع خواهد شد خرج آزاد آمدنی آخر سال حال شخص و تجویز کرده تحصیل میکنند بنابر آنکه بسبب زیاده و تحصیل  
 بر رعایا تصدیق میشود و بادشاه و مشیران ملک مبلغ و ششخص شده را در شروع سال از مهاجران بطریق قرض میگیرند و چون قواعد  
 سلطنت بنایت درست است مهاجران بخشی خویش زر بقرض می دهند و نفع مهاجران از آنچه که او اندر صد پنجر و پی در ماه  
 مقرر است از برآوردن آسانی از رعایا تحصیل کرده میشود و دیگر در سال جنگ و یا سواری این اگر بادشاه خرج زیاده از صرف  
 حاضر خود میکنند مشیران ملک حساب میدهند اگر چیزی خرج غیر موقت باشد که پسند مشیران نباشد در سال آینده تحصیل صرف خاص  
 کم میدهند برای دریافتن ضوابط سلطنت انگریزان بسیار اندک که خلاف سلطنت مهند است بلکه اکثر ملک بها است نوشته اند  
 و دیگر باید دانست که پسران کلان بادشاه و پسر میشود و هرگاه که بادشاه فوت کرد و او سلطنت می نشیند و اگر از اتفاقات  
 پسر کلان در زندگانی پسر میرود و او را پسران بودند پسر کلان او یعنی پسر کلان بادشاه بعد از مردن بادشاه فرمان روا میشود  
 و این برای درستی نسل و نسب و رفع خونریزی مقرر کرده اند چنانچه یکی از پسران خود بادشاه متوفی دعوی سلطنت کند  
 یک کس از سپاه و رعایا موافق با و نخواهد شد پس مملکت از فتنه و فساد شاهزادگان محفوظ میماند و برای خرج شاهزادگان وظیفه  
 فراخور حال ایشان مقرر است بخوبی میگذرانند و آن از تحصیل ملک بادشاه بایشان میرسد بآنکه مردم شاهزادگان بر مواضع  
 رفته تحصیل کنند شاهزاده های خود را هرگز با حکومت سلطنت کاریست و اگر خواهد خدمت عمده و رفیع بادشاه بگیرد و الا در خانه خود  
 بعدگی نشسته و دو وجه مقرری بگذرانند و اگر بادشاه را پسر نباشد دختر کلان بادشاه بعد از فوت پدر بانشین میشود و اگر آن  
 دختر باشد کسی بادشاهزاده نکاح کند شوهر او را در سلطنت هیچ تصرف نیست و سلطنت ملک انکار اندر سیدن نمیتواند اما پسر  
 کلان او که از شکم آن دختر پیدا شده است بعد از فوت پادشاهت میرسد و بادشاه انگریز زیاده از یک زن که بادشاهزادی  
 باشد نکاح کردن نمیتواند و اگر از سر به او لا و باشد او را اعتبار نیست و این قاعده برای آن مقرر شده است که نسل و نسب  
 سلطان خراب نشود و در صورت نبودن پسر و یا دختر از زن منکوحه بادشاه متوفی برادر دوم بادشاه متوفی اگر در حیات  
 باشد بادشاه میشود و بعد از او پسر کلان او و اگر برادر بادشاه که بادشاه شده است و او را فرزند بنام شد برادر سوم بادشاه بعد  
 فوت او بادشاه میشود و بدستور پسران او شان بموجب ضابطه مرقومه سلطنت میرسد و باید دانست که سلطنت انگریز  
 عبارت از سه عالم است یک بادشاه دوم مجلس امیران معظم و سوم مجلس مردم رعایا و عمده که عمده رعایا مانند پسر بادشاه  
 انگریز به مشورت امیران و عمده رعایا حاکم خود جاری کردن نمیتواند لهذا ملک و آبادی آن در امن میماند و اگر یک کس  
 ازین هر سه که بادشاه مجلس امیران و عمده رعایا باشند خواهند که زیاده و ظلم بر مردم و ستان کنند نمیتواند کرد و اگر رعایا نکتند پیش



نمیرود و اگر از اتفاقات بادشاه ظالم باشد از سبب آن و مجلس کار که خلاف غلبه ملک و موجب سبکی باشد کردن نمیتواند  
و اگر بادشاه خواهد که مبلغ زیاده از وجه مقرری از ملک تحصیل کند و در آن باب استرضای سپه و مجلس بطلبند و آن سپه و  
بحکم بادشاه راضی بشوند حکم بادشاه جاری نشود و ضابطه مجلس امیران چنان باشد و قتی که کار عمده در پیش آید همه  
امیران در دربار خود جمع آیند و در باب نیکی و بدی کار مذکور با یکدیگر مباحثه کنند و هر چه و ردل آید میگویند و یک امیر برای  
اینکار مقرر است که با هر یک امیر می باشد که تو ازین کار راضی هستی یا نه اگر راضی است میگویند که راضی هستم و اگر  
راضی نیست گوید راضی نیستم و امیر پرسنده نام هر یک امیر جدا جدا در کتابی مع جواب مینویسند و چون از پرسیدن و  
نوشتن فارغ میشوند آن کتاب را می بیند اگر نامهای امیران راضی شده زیاده از نامهای امیران ناراضی شده در کتاب می آید  
انکار در آن مجلس در تحت جاری شدن باشد پس چند امیر معظم بر اے اینکار مقرر اند که بحضور بادشاه رفته عرض دارند که  
بر اے اخیند اے فلان کار مجلس امیران راضی شده اند و دیگر باید دانست چنانچه مرضی بادشاه و امیران بر اے  
اجرا اے کار ضرور است همچنین مجلس عمده الرعا یا نیز ضرور است چه بے مرضی ایشان جاری نمیشود و مجلس عمده الرعا یا  
عبارتست از پانصد و پنجاه هشت صاحبان نجیب الاجد مالک المال که رعایا اے هر یک گند و هر شهر و هر قصبه بکنار و در هفت  
سال از طرف خود بر اے شصتین و پنجاه و یک مجلس و نگارداشتن آبرو اے سلطنت تجویز میکنند و طریق تجویز کردن ایشان  
چنین است که رعایا و ساکنان شهر و پر گند و در یک مجلس جمع آیند و صاحبان که داغیه این خدمت دارند حاضر اے آیند  
بعد از آن یک کس که بر اے اینکار حاضر و مقرر است از رغبت میگوید که فلان و فلان صاحب میخواند که و کالت شما  
در مجلس عمده الرعا یا بگیرد پس تو از و کالت کدام صاحب راضی هستی آنکس جواب میدهد که بر اے و کیل بودن فلان  
صاحب راضی هستم پس نام آنکس زیر نام آن صاحب که قبول کرده است مینویسند و و قتی که نام همه رعایا نوشته شود  
پس آن صاحب در و کالت او مقرر میشود و تا هفت سال آن صاحب در و کالت او مقرر میشود و تا هفت سال آن صاحب  
در کالت او مینماید و این صاحب را عمده الرعا یا نامند و اگر کسی از عمده الرعا یا پیش از تمام شدن هفت سال بمیرد رعایا  
جهت تجویز کردن دیگر عمده الرعا یا بر اے هر قدر روز و ماه که در هفت سال باقی مانده است جمع میشوند و بطریق مرقومه کی را وکیل  
میکند باید دانست که طریق مباحثه کردن و صلاح کردن و رضا طلبیدن در مجلس عمده الرعا یا همان بچ است که در مجلس امیران  
مذکور شد و دیگر باید دانست که سه ماه در سال این مجلسها هر روز برای اجزادادن کار سلطنت و در دربارهای خود در شهر لندن  
جمع میشوند و هر یک ازین دربار در تجارت عالی که متصل دربار بادشاه است آنجا جمع آیند و گاه باشد که تمام سال نمی نشینند  
تا حکم بر حبه در باب اجزادادن کار سلطنت مقرر کنند پس و قتی که بادشاه خواهد که حکم تو جاری کنی از امیران خانگی و نزدیکی را  
پیش مجلس عمده الرعا یا بر اے اجزاسه حکم بادشاه راضی اند چند صاحبان از مجلس خود و مجلس امیران میفرستند و ایشان از امیران  
میگویند که بادشاه از ما مردم و فلان کار رضای خواهد و ما برای جاری شدن آن رضای ایم پس مجلس امیران چنانچه مذکور  
شده مشورت میکنند و رضا یکدیگر می جویند اگر مجلس امیران هم راضی شدند بادشاه میگویند که مبارکست پس بادشاه آن  
کار جاری مینماید و الا فلا باید دانست که از بودن اختیار در دست هر سه فایده ظاهر است چه اگر سه شش نفر نشوند کار جاری

و در وقت شورت هر سه بنابر پاس مرتبه خود در باب حق از باطل جدا کردن بکلمه و فوراً اندیشی سخن میگویند باندیشه یکدیگر مبادا که از  
 سخن نالایق از مرتبه خویش چشم مردم چشمان حقیر نشینم و دیگر باید دانست که خلاف شرع عیسوی و قواعد سلطنت نمیتواند کرد  
 چه شرع و قواعد سلطنت در قیاس مردم و ملک از حکم بادشاه هر دو محاسب بزرگتر است بنابراین کار لایق بای از خیال خود نمینهند  
 کرد و بادشاه امیر و فقیر همه در قید قواعد سلطنت و شرع می نامند و بدون نمیتوانند رفت و دیگر باید دانست که سوا سے  
 بادشاه کسی از شاهزادگان و وزیر کشتی و امیران بزرگ و خرد و مردم سپاهی و سلاطین و کور و شتاب نمیتواند مگر بعد و چند بر  
 خدمت نگاه میدارند که از وزیر و امیر و همه کسان در قید حکم بادشاه میمانند و قواعد ملک بحال و برقراری مانند دیگر همه سپاه  
 در حکم بادشاه اند اگر بادشاه سپاه کار خلاف شرع و قواعد سلطنت فرماید کسی قبول نمیکند ازین سبب آئین ملک و دین  
 درست می ماند چنانچه در ملک انگلاند کسی زیر دست و راجه مقدور دارد که یک پرگاه از زیر دست بگیرد و القصد ملک انگلاند در  
 غایت رونق و کمال آبادیست چه یکس از خرد و بزرگ پای از خود بیرون نمی نهند اکثر انگریزان بسیار خدا ترس و رحم دل اند  
 و کمتر نتیجه خدا پرستی آنست که اکثر ایشان بمالهاست و در دست منظر و منظر و شیوند و مقروضست که مردم انگلاند دین نصاری  
 میدارند و شرع ایشان از کتاب تورات و انجیل است و اگر در بعضی چیزها از مسلمانان خلاف اند اما در خبر و سزا دادن بندوبست  
 دنیا مشابست میدارند چنانچه برای هر پیدی پیدی جداست و برای قتل قصاص مقر است و برای اکثر کار طریق و بندوبست  
 چنانچه اسلامیان دارند آنجا هم نمایانست و تفصیل مسایل و غیره از کتاب فقه عیسوی فرصت نبود حالا بوجوب وعده در بیان  
 ابتداء آبادی جزیره انگلاند و بادشاهان آنجا که در زمانه انگریز است سطر می چند تحریری آورده اند که در باب ابتداء آبادی جزیره  
 انگلاند اقوال مختلف اند و هر یک قول فقرات غریب و عجیب منقول اند که از بیان کردن آن از مطلب باز میماند اکنون  
 سلاطین آنجا را مع بندهی احوال ایشان مینویسد که بر تواریخ اعتبار تو اند شد باید دانست که پنجاه و دو سال پیش از تولد  
 عیسی علیه السلام جوسن قیصر بادشاه روم قدیم که در آنوقت همه فرنگ و روم و شام و اکثر از ملک افریقیه در تصرف او بوده چند  
 جهاز با فوج جنگی بنابر تسخیر انگلاند تعیین کرد و مردم انگلاند در آنوقت بخت پرست بودند و رئیس بادشاه در میان خود نمیداشتند  
 اما از علم و رسمیات و نبوی چندان واقف نبودند و اکثر شغل و کار ایشان شکار بوده و مثل صحرائیان عرب تجارت  
 و دیگر معاملات نمیپرداختند لباس ایشان پوست جانوران و خانهها ایشان از سنگ سبزه گچ و اونیاع و اطوار بی  
 پروا و عدم تربیت اخلاق بود و قتی که سپاه قیصر روم در ملک انگلاند رسید اگر چه بر انگریزان ظفر یافتند اما باندان  
 ایشان در آن ملک مقدور دیار نبود بعد از چند سالی از بادشاه انگریز صلح کرده بروم مراجعت کردند از وقت رفتن الفوج  
 تا سال پنجاهم پس از تولد عیسی علیه السلام کسی از بادشاهان روم بر ملک انگلاند نشکر نفرستاد و در سال پنجاه و یک  
 عیسوی کلاودیوس قیصر یکی از سپهسالاران را با فوج بسیار جهت تسخیر انگلاند تعیین کرد آن سپهسالار اکثر از اضلاع و نواح  
 و مملکت انگلاند بدست آورد و در میان در آنجا قلار و امصار تعمیر کردند و استحکامت گزیدند پس از آنوقت تا سال چهارم  
 و چهل و هفت عیسوی ملک انگلاند در تصرف قیصر روم ماند و در غیره ملک بنایت آباد شد و انگریزان و رومیان با یکدیگر  
 آمیخته شدند پس از آن بادشاه روم قدیم از انقلاب زمانه خراب شد و در تمام فرنگ ملوک طواغیت گردیدند و همچنین

در آنکامه غنیمت با و شاه شدند و سالها بهین طور بماند تا آنکه در سال هفتصد و هشتاد و هفت عیسوی یک از پادشاهان  
 سقزگان آنکامه در هفت صد و هشتاد و هفت عیسوی مطابق یکصد و شصت و پنج هجری پانزده سال از خلافت مهدی عباسی  
 باشد منصور و الفی عباسی گذشته بود هر شش سلاطین آنکامه را بر انداخت و بر تمام مملکت آنکامه تصرف گشت و خود را  
 با و شاه آنکامه خواند و با شکوه و رونق تمام تاسی سال راند و در سن هشتصد و هشت عیسوی در گذشت و بعد از او پسر  
 کلانش بن اکبرت پادشاه شد و نوزده سال سلطنت کرد و بعد فوت او پسر کلانش بن ایلولف سلطنت رسید و پنج  
 سال ملک راند و بماند و او را هم پسر بود برادر و گیرش جانشین شد و در هشتصد و چهل و هفت عیسوی در گذشت و بعد  
 از او پسر کلانش بن آبر و پنجاه و یک سال بارونق تمام سلطنت نمود و اکثر قواعد ملک که تا کنون جاری اند اختراع  
 کرده است و بعد از او پسر کلانش در هشتصد و نود و هشت عیسوی پادشاه شد و بیست و چهار سال ملک راند و نماند  
 و بعد از او بر تخت نشست و پس از یک بعد دیگر سلطنت کردند و در گذشتند و پس از او نیز بر تخت نشست و بعد از او نوبت  
 با و شاه شد و نوک بروث کرشید و او را از ملک براند و خود بر تخت آنکامه نشست و با و شاه گشت ادا و اولاد و قبایل خویش  
 بر چهار سوار شده بملک دانش پناه گرفت و بهای بخا و در گذشت و ملک آنکامه از سن یک هزار و هفت عیسوی در تصرف کنوت  
 و اولادش ماند تا آنکه در سن یک هزار و چهل عیسوی عطا و درین با و مید مملکت آنکامه را از پادشاه و ترک باز گرفت و پادشاه  
 شد و بعد از او پسر کلانش و پس از او پسرش که آخرین ملوک این طبقه است با و شاه شد و در عهد او در سن یک هزار  
 و شصت و شش عیسوی ریگ و حاکم باز ماندی بر و خروج کرد و بر مال طفر یافت و با استقلال بیست و یک سال ملک  
 راند و بمرد و بعد از او پسر کلانش که نام داشت بجگو مت نشست و سی و سه سال سلطنت کرد و در شکار بر خم تیر یک از امرای  
 خویش که بر او انداخته بود خطا کرد و بر چشم او رسید و از آن زخم بعد از یک دو ساعت در گذشت و او اولاد نداشت برادر  
 خورش سلطنت نشست و سی و شش سال ملک راند و او نیز اولاد نداشت بعد از او همشیره زاده اش نوزده سال  
 سلطنت کرد پس از او دوم از خویشان او سلطنت نشست و سی و پنج سال ملک راند و نماند و بعد از او دیگر بر تخت نشست و  
 او خیرات سخاوت هم داشت و فوجی برای دفع مسلمانان به بیت المقدس و نواح شام بر و یا صلاح الدین رزمهای صحب  
 کرده و جاهای بسیار را از او گرفت و آخر صلاح الدین از و صلح نمود و در سن یک هزار و یکصد و نود و دو عیسوی از دیار شام بملک  
 خود مراجعت نمود و پنج سال دیگر بارونق تمام سلطنت کرد و در گذشت و ذکر شروت و قنوت او در بعضی تاریخ عربی در  
 ضمن احوال صلاح الدین دیده ام و بعد از فوت او برادر خورش سلطنت رسید و او بجایت زان بخشک بود چه خود را غلام  
 پایا میخواند و جاگیرات سیر حاصل بسیار بنیایان پایا داد و بنایان امر از و بنجیده سرکش شدند و پادشاه ترسیده پایا را  
 پایا را از ملک خویش بیرون کرد و آنچه امیران خواستند قبول نمود و بهیز ده سال ملک راند و در گذشت و بعد از او پسرش  
 سوم سلطنت نشست و او اخلاق حمیده داشت بارونق تمام پنجاه سال ملک راند و نماند و بعد از او پسرش بر تخت  
 نشست و سی و پنج سال سلطنت کرد و در گذشت و او مردانه و عالم و فاضل بود و در عهد او رعایا آرام تمام زندگانی  
 کردند و پس از او پسرش ثانی سلطنت نشست و بعد از چند طبعش از راستی و انصاف برگشت امر او رعایا و را

از سلطنت خلع کردند پسرش را طفل بود بجای پدرش نشاند و او پنجاه و یک سال پادشاهت کرد و ملک بسیار از فراسیسیان گرفت و در تمام بادشان فرنگ مشهور و نام او را بود و بعد از او نبیره اش صاحب تخت گردید اما مثل پدر و جد خویش نبود که از خویشان او بر و خروج کرد و طفل یافت و او را پسر و هفت سال سلطنت کرد و در گذشت و بعد از او پسرش ده سال سلطنت نمود و کارهای بانام کرد که دیگران بسا لمان دراز نتوانستند کرد و چه دمار فراسیس تمام در تصرف خود آورد و بعد از او پسرش که طفل شیر خواره بود در عمر نه ماه بگهواره سلطنت آرام گرفت و آنچه گفته اند که افسوس بر آن ملک که طفل باشد بطور آمد چو خویشان پادشاه برای نیابت سلطنت در میان خود فساد انگیزند و باید گیر رزم نمودند و پادشاه گاه در دست بهم و گاه در دست عسک افتاد و درین قضایا ملک فراسیسیان از دست رفت و در ملک انکار فساد عظیم پدید آمد اما با انیمه شورش مهنری سی و هفت سال سلطنت کرد و در خلال این حال یک از خویشان ابد و روانم بر و خروج کرد و او را اسیر ساخت و بر تخت نشست و خود را مهنری چهارم لقب نهاد و بیست سال پادشاهی کرد و بمرد و پس از او پسر کلانش که طفل هفت ساله بود بر تخت نشست و بعد از چند ماه از مخالفت عم خویش لقب رسید و غم او بسطنت نشست امیران ملک از در بنجیده پیش مهنری که پادشاه اندر و در محرم منسوب بود پناه جستند و او با آن قابل جنگ کرد و او را بکشتن کجا او بپادشاه نشست و خود را مهنری هشتم خواند بیست و چهار سال ملک را نمود و در سن یکتر او پانصد و نه عیسوی در گذشت و بعد از او پسرش پادشاه شد و خود را مهنری هشتم خواند و او آنست که خود را از مکر و فریب پایا و پادریان را بیند و سر از اطاعت ایشان باز در ریاست پایا برانداخت و تفصیل این قضایا در بیان احوال پایا در ضمن روم گفته شد و مهنری هشتم سی و شش سال بار و نوق و عدالت حکومت کرد و در گذشت و بعد از او پسرش به سلطنت نشست و مقتدره سال ملک را نمود و نمانداد و فرزندش گذاشت و او را مهنری نام بر تخت نشست و شش سال بریاست پرداخت و بسوی عدم شتافت و چون سر را پسر و دختر بنود خواهرش بسطنت نشست و چهل و هفت سال پادشاه و در رعیت پروری سلطنت کرد و در عهد او انگریزان اول برائے تجارت برهند آمدند و در بندر سورت مسکن گرفتند و او زنی عاقله و فاضله بود چند کتب شتم بر قواعد سلطنت و جهان داری تصنیف نمود و او را هر چند که امیران ملک بنا بر حصول فرزند حبه روح گرفتن عرض کردند اما یکی از پادشاهان فرنگ مناکحت کند قبول نکرد و گفت که ملک من شهر نیست پس چگونه شوهر کنم و دیگر آنکه اگر شادی کنم فرصت برائے انتظام امور سلطنت کجا خواهد بود ای پسر او عمر مقتدا سال که از آن جمله چهل و هفت سال سلطنت کرد و در گذشت و بعد از او خانم دختر زاده مهنری هشتم بود و بر تخت نشست و او نه نیک بود و نه بد با آرام بیست و سی سال پادشاهت کرد و او ایلی پیش جهانگیر پادشاه هند با تحف و هدایا فرستاد و در خطوط درخواست مکان برائے عمارت کوئی تجاران انگریز نمود و جهانگیر التماس او را قبول کرد و جاس در شهر سورت برائے سکونت انگریزان بداد چنانچه ذکر آن در تاریخ محمد قاسم فرشته در ضمن بیان مسطور است و بعد از فوت حاضری پسرش جانشین پدر گشت و بیست و چهار سال پادشاهت کرد و در سال آخر از جلوس او اکثر امراء ملک حرام در میان

خود خیال ہا بہتہ میقتند کہ امر دوم در فرمان یک کس بودن خلاف حق است پس خروج کردند و باو شاہ را گرفت بکشتند و اطفال و عیال آن شہید از ملک بیرون کردند و خود ستونے شدند و اطفال شاہ مظلوم و رملک فراسین پناہ گرفتند تا بسد از دہ سال مردم ملک از ظلم امراء و محکرام رنجیدہ بروی خروج کردند و اطفال باو شاہ مقتول را طلبیدہ و پسہ کلانش را بر تخت نشانیدند و امراء و محکرام بعضے کشتہ شدند و برخے بملک دیگر گریختند و او بادشاہ نیک نہاد و عیالش و طرب دوست بود سی و پنج سال سلطنت کرد و در گذشت و پسران بسیار از و باقی ماندند اما هیچ یک از بطن بادشاہ نیکم نبود لہذا بموجب ضابطہ سلطنت انگریز برادر خورش سلطنت نشست و او خوب سیرت بود اما عیبی در شت کہ از ارتکاب آن سلطنت از دست داد چہ پیش ازین مرقوم شدہ کہ پایاے روم سلف در اکثر ملک فرنگ بنا بر انکہ مردم اورا پیش رو دین عیسے شمر دند حتی کہ اورا از کسی دشاہ ناخوشش میشد رعایاے ملک جہتہ پاس خاطر پایا بآن بادشاہ بدشاہ کے میگویند چون ہنری ہشتم بادشاہ انگریز بہت بروی استیلا و ظلم ناباہستہ بود و پادریان پایا از ملک نکلا ند بیرون کردہ خود را خلیفہ دین عیسوی در قلمر خود مقرر نمودہ بود و این قضایا بگذشت چون تمام سلطنت ہنری ہشتم در جنگ و جدل پایا و بادشاہان کہ رفیق پایا بودند گذشت و بدستور ایام سلطنت ہر دو دختر او در دفع سد پایا صرف شد چہ در ہر جنگ رفقا پایا خراب و پایا مال گردیدند و آخر از شرارت خود باز آمدہ در ایام سلطنت حامض اول و حارلیں اول و حارلیں دوم مقتول و نمود کہ سر لہذا و پردارند اما وقتیکہ حامض ثانی کہ ذکر او جالابیہ ن کردہ میشود بر تخت برادر مرحوم جلوس کرد اما میدہاے پایا و فیقان او باز از سد نو سر منبر شد چہ حامض ثانی در ایام شانہ زادگے خود از پایا و فریب خوردہ در مذہب پایا گردید ازین سبب امر او ملک با خود صلحت کردہ پیش برادر او حارلیں بادشاہ فریاد بردند کہ حامض حالا مذہب پایا گزیدہ و فکر اجر اے آن در تمام ملک سیدارد و چون حضرت بادشاہ پسر شرعے نذازند کہ بعد از حضرت بر تخت نشیند پس حامض وارث ملکست خداوند کہ سلطنت او چہ فساد خواہد خاست و مردم پایا از روز بادشاہ ہم دین خود و مذہب پایا جاری کردہ سر غر و خواہند برداشت اگر بادشاہ او شانہ حمایت کند ہمہ قواعد سلطنت اہتر گردد و مملکت بطلم پایا باز گرفتار شود لہذا فکرے فرماید حارلیں بادشاہ ہر احوال برادر خود بگریست و گفت ہر چہ شما گفتید پندیدہ است اما حامض برادر منست و بعد از من بجز او اولادش کسے دیگر وارث تخت و تاج بنا شد و دل منخواہد کہ بنا بر متابعت پایا اورا از ملک بیرون کنم اما تدبیرے اندیشیم کہ او ہم بادشاہ شود و قواعد سلطنت نیز از سر پایا محفوظ ماند چہ اولاد حامض را تبریت خود بگیرم تا کہ دین پذیر خراب نشود و دیگر از حامض سو گند بگیرم کہ اگر بعد از من بادشاہ شود متعرض دین کسے نگردد و خدمات عمدہ کسے کہ دین پایا دارند ہر چون حامض این را قبول کند و خود تنہا بر مذہب پایا ماند از دین یک کس قواعد سلطنت اہتر نمیشود و بعد او کہ اولاد سلطنت خواہند رسید بطریق ما خواہند بود و امر تدبیر حارلیں پندیدند و اولاد حامض را بطور دین مملکت تربیت دادند و نیز حامض سو گند خورد کہ من تنہا بیرون پایا پرستش کنم و در باب دین و آئین کسے متعرض نشوم چون

حاریض درگذشت حامض بر تخت نشست و دو سال برقرار خود قایم ماند و کسی را در باب تبدیل دین و آئین مسترض نشد و در سال سوم از جلوس خود بگفتن پایا و پادریان فریب خورده و منزاجش بنوع دیگر متغیر گشت و در خلال این احوال از بلین بادش و بیکم پسر متولد شد و سواے این طفل او را پسر دیگر در حیات نماند مگر دو دختر بود و آنکه بموجب قرار بر خلاف دین پدر تربیت یافته بودند و هرگاه که شاهزاده پیداشد امر از حامض گفتند که شاهزاده را بر طریق و آئین ملک تربیت کنم بمالتسليم فرمایند حامض برنجید و قبول نکرد و خدمات عمده مشل وزارت و غیره اند او شان استزاع نمود و بدینسان و هم مذہب ان خویش تقویض نمود و فرمود که حال آنکه من دین ماسکے و دیگر خدمت مانیاید و نیز در مفضلات غیر از مہمدین خود دیگر میرا نخواهم فرستاد امر اچون این سخن بشنیدند متفکر گشتند و دل بر ملک نهادند و بر اے دفع شد بادشاه با اتفاق یکدیگر کمر بستند چه خواستند که ولیام و انا و بادشاه حامض را بر تخت نشانید و شاهزاده نو پیدار ابدست آرند و بمردم متدین ملک بسیار نند تا تربیت کنند و هرگاه شاهزاده پس تمیز پیدا اورا بادشاه کنند ولیام شوهر دختر کلان حامض باشا رء امر ابر حامض خروج کرد و دوران بنگام حامض خواست که با امر اباغے در ساز و التماس آنها قبول کند امیر ان قبول نکرد و نید حامض ناچار شد و پسر خود را همراه گرفت و بے جنگ بر جہاز سوار شده بمملک فراسیسیان گریخت و اما دوشیام نام بخت نشست حامض مکرر جہازهای بے شمار با سپاہ بسیار از بادشاه فراسیس گرفته بکنگ داماد خویش آمد و منہزم باز گشت و با لآخر لباس زہر پوشید و و ملک فراسیس گوشه عزلت گذرید و یازده سال بسر برد و در گذشت القصد بعد از حامض دامادش ولیام بدنیابت زوجه خویش که دختر حامض بود بسلطنت نشست و او بادشاه با مہمت و شوکت و در قواعد ملک داری و پرورش رعایا سرآمد روزگار بود و بروفق تمام سیصد و سال سلطنت کرد و او را اکثر فتوحات بر فراسیسیان دست داد و در سال یکہزار و مہتصد و یک عیسوی درگذشت و چون او را پسرے نبود و زوجه اش پیش از وفات شده بود و خواہر او که دختر خود حامض بود بر تخت نشست و او زنے عاتقہ و نیک خصلت بود و در عہد او ملک ابرو فق بسیار شد و عالمان و فاضلان را بسیار پرورش میکرد و سیصد و سال سلطنت نمود و در سنار و مہتصد و چہار ہد عیسوی درگذشت بعد از وجاہ کہ دختر زاده حامض اولین بر تخت نشست و در ابتدا بسلطنت پسر حامض اقا اے کہ پادشش ہمراہ خود بمملک فراسیس رء بود و بر دین و آئین پایا تربیت کرد و بود و خروج کرد و بے نیل مقصود ماند و حامض در سلطنت متقل گشت و در سن یکہزار و مہتصد و شش و شش عیسوی کہ دوازده سال از سلطنتش گذشتہ بود در گذشت بعد از و پسر کلانش جارج ثانی سی و چہار سال باستقلال سلطنت کرد و در سال یکہزار و مہتصد و شصت عیسوی درگذشت و بعد از و نیزہ اش کہ پسر کلان بود پدشش مرده بود و بر تخت جد خویش نشست و ملقب بجارج ثالث گردید و او بادشاه صاحب عدل و داد و رعیت پرور بودہ و اکنون کہ یکہزار و مہتصد و شصت و دو عیسوی مطابق سن یکہزار و یکصد و بنود و شش ہجری باشد نسبت و دو سال از جلوس جارج ثالث گذشتہ و در تصرف این بادشاه سواي جزیرہ الکماند کہ ملک اصلی و سکن انگریزان است لکھاے وسیع و بسیار آباد و در ہر بخش زمین است چنانچہ

ذکر کردیم که در افریقه هستند بجان کرده شد و آنچه در هندوستان است بیان آن نیز بجای می نویسیم گذشت این اخبار  
 خدای عزوجل آن دار که با دوشاه عادل با قول دوست نواز دشمن گذران را بار و نوق و شوکت تمام تا سالهای دراز و حفظ  
 امان خویش نگايدارد و پوشیده نماند که دوست یک رنگ شیخ آله یار بلگرامی از من پرسید که کیننی چه معنی دارد و بنا بر ضیافت  
 طبعش سطر چند در آن باب بنویسد که لفظ کیننی بزبان انگریز عبارت از جماعه دوست و آن خواه و و نفر باشند و یا  
 صد کس از تجار باشند و کیننی انگریز که اکثر بر بلاد هند حکومت میدارند عبارت از گروه تجاران است و اصل کیننی همین است  
 که گذشت پس چند سوداگران کلان اموال و خزاین خود را بدست چند کس گردیده از دهره خویش که از بیخ و شری هندستان  
 واقف اند سپردند و از بادشاه انگریز فرمان گرفتند و بجزاوشان کسی دیگر انگریز بطرف هندوستان برای تجارت نبرد  
 و بجهت حصول فرمان چند لک روپیه سالیانه ببادشاه انگریز میسرساند و نیز رخصت یافته اند که در هند بهر جا که خواهند قلاع ساز  
 و سپاه برای حفاظت آن نگايدارد و هر قدر ملک اندهند که بجهت خود دارند بسلطه معهوده بخرانه بادشاه انگریز رسانند  
 چنانچه کیننی انگریز یعنی سوداگران انگریز اکنون کس دیگر را و یکصد و نود و شش شجر است از بنی و مندر راج و از کاهله  
 و بنگاله و بهار و سینه و غیره و یار هند را از بادشاه انگریز بعضی بسلطه می بخش لک روپیه سالیانه اجاره گرفته و زر معهوده  
 بخرانه بادشاه انگریز میسرسانند و دیگر از مال تجارت هند از هر جنس فی صد چهار روپیه بطریق محصول ببادشاه میدهند  
 با بجهت کیننی تجاران فرنگ گماشته های خود را بجزایرات مع مال فرنگ زر نقد برای بخریدن فرمت هندستان میفرستادند و کیننی  
 در وقت سلطنت نورالدین محمد جهانگیر بادشاه در هندوستان مقرر شد و از آن بادشاه چند عمارات برای  
 سکونت گماشتگان خود در بندر سورت یافتند و بعد چندی بفرمان جهانگیر بادشاه چند مکان از فرنگیان ترنگین  
 گرفتند و رفت رفته در بنی و مندر راج و دیگر بنا در چند کوه های باساختند و در عرصه سلطنت او رنگ زیب عالمگیر بادشاه  
 رخصت لخمیر کوشی و بنگاله یافتند چنانچه کلکته نانا و نانا که ناظمان هند بودند ایشان متصرف نشدند گماشته های  
 کیننی مثل دیگر سوداگران بسلطه محصولات بخرانه بادشاه هند میسرسانیدند بنگالامیکه صاحب ناظم ارکا شته و سراج الدوله  
 بمیره مهابت خنک که روروی خان ناظم بنگاله بر او شان ظلم کردند و تجاران استغاثه ببادشاه انگریز بردند و بایداد  
 فوج شاهی مستظهر شد و برار کاهله و کلکته متصرف شد و رفت فتنه بنگاله و بهار نیز استیلا یافته قدم جرات پیش نهاد  
 فصل در دشمنی که از برای خدای بود و هر که مطیعان او دوست دارد و برای خدای تعالی جل شاناه بضرورت کفار  
 و فساق و ظلمه را دشمن دارد و از برای خدای تعالی که هر کس را دوست دارد و دوست وی را نیز دوست دارد  
 و دشمن وی را دشمن دارد و اگر مسلمان باشد برای مسلمانان وی را دوست دارد و اگر فاسق است برای فسق وی را  
 دشمن دارد و میان دوستی و دشمنی جمیع نامقدار معصیت مخالفت و دشمنی نماید و مهادت طاعت و دوست دارد  
 چنانکه کسی که سه فرزندان دارد و یکی زیرک و فرمان بر دارد و دو می ابله و نافرمان بر دارد یکی ابله و نافرمان بر دارد  
 اول را دوست دارد و دو را دشمن و سوم را از وجه دوست دارد و از وجه دشمنی و از این در مقابل میداد  
 یا بیکه اگر ارم کند و دیگر را امانت کند و اعدا ص و در حق ظالم متابعت پیش کند مگر شکست



که ظاهر خاص روحی تو کند از عفو و احتمال نیکوتر بود و سیرت سلف مختلف بوده است گروهی متابعت کرده اند  
 و در دوستی برای ملاقات دین و سیاست شروع و گروهی وی را بحشمت رحمت دیده اند و نظر ایشان از توحید  
 بود و همه را در تفسیر بود و سیرت و نظریات بیند و ضرورت همه را بحشمت رحمت نگردن و نشان تو حیل بود  
 که بگردن و مال بگردن و امانت کردن حشمت بگیر و و هم بحشمت شفقت نگرد و چنانکه رسول علیه السلام را ندان  
 مبارک شکستند و خون بروی فرو میرود و می فرمود اللهم اهد قومی فانهم لا یعلمون فقلت که  
 در دیشی را عالمی منت زد و در ویش گفت ترا کلفت رسیده باشد معذور داری گفت من ترا  
 منت زدم و تو اعتذار میکنی گفت از حاکم رسیده که ظلم و غلط را با جناب راه نیست و تو در میان از  
 فرمان برداری پیش تستی و چون در حق خود متغیر گرد و در حق خدای تعالی خاموش بود این نفاق  
 و حماقت بود و لیاقت تو حید ندارد و هر که فسق فاسق را دشمن بگیرد و دلیل ضعف و سستی ایمان وی بود  
 چنانکه اگر کسی دوست ترا بدگوید و تو حشمت گیری دلیل آن بود که دوستی اصل ندارد و بداند که درجه مخالفان  
 حق تعالی متفاوت است حشمت و تشدید با ایشان باید که همچنان متفاوت بود و درجه اول کفار اند اگر از اهل حق  
 باشند و دشمنی با ایشان فریضه است و معامله با ایشان گشتن و نیک گرفتن است و درجه دوم اهل ذمه اند  
 و دشمنی با ایشان نیز فریضه است و معامله با ایشان آنست که ایشان را حقیر دارند و اگر ارام نگرفتند و راه  
 بر ایشان تنگ دارند و در رفتن و دوستی با ایشان بنیاید مگر و است که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود  
 است هر که بخدای تعالی و بروز قیامت ایمان دارد و با دشمنان خدای تعالی و دشمن با ایشان را  
 عمل فرمودن و بر ایشان اعتماد کردن و بر مسلمانان مسلط کردن استخفاف مسلمانان بود و این جمله کباب است  
 درجه سوم اهل بدعت است که خلق را بدعت و دعوت کنند و دشمنی وی نیز مهم باشد تا خلق را  
 از وی نفرت افتد و او را تران بود که وی را سلام نگویند و سلام وی را جواب ندهند و درجه چهارم  
 معصیت بود که در آن رنج خلق باشد چون ظلم و گواهی بد و روغ و بیجا کردن و شرع و غیبت کردن ازین قوم  
 و عراض کردن و با ایشان در شتی نمودن سخت نیکو بود و دوستی با ایشان مکره است لیکن بدو  
 حرام نرسد در ظاهر فتوی درجه پنجم آنکه کسی بود که خمر خورد و فسق کند و کسی را از وی شکی نباشد  
 کار و سبیل تر باشد و با وی مطلق و نصیحت او نشود اگر امید قبول بود و اگر نه عراض باید کرد  
 اما جواب سلام باز باید داد و ولعت نشاید کرد و فصل در آنکه دوستی را تا ایدانگاه برای دین گفته  
 با کسی چون دوستی خواهی کرد و او را بحشمت آورانگاه کسی را پنهان بود و نفرت تا حدیث تو کند  
 اگر بیج سر تو آشکارا کرد و وی دوستی را نشاید و گفته اند صحبت با کسی کن که هر چه حق سبحانه تعالی  
 از تو بپسندد و چنانکه خدای تعالی بر تو پوشانیده است سرت پوشانید بر تو و خجاست  
 به پسر خویش عبد الله رضی الله عنهما را گفت که عجز خطاب ترا بخواند بخود نزدیک میدارد

و پیران تقدیم میکنند زنده را بهیچ نگا بداری هیچ ستم روی آشکارا نکنی و دم در پیش و کسی را غیبت کنی و با وی هیچ  
نگوئی و هر چه فریاد خلافت کنی و باید که هرگز از تو خیانت نه بیند و بررگان گفته اند که چون برادر خویش را گوئی بر خیز گوید  
تا کی اوئے صحبت را شاید بگوید که بر خیز و ویر سدا نکس قوام صحبت موافقت است و هر چه موافقت توان کرد  
صحبت با آن کسی باید داشت که دوسه را از تو فائده دین بود و یا ترا از دوسه و هر کس صحبت و دوستی را شاید بگوید  
صحبت با کسی باید کرد که دوسه سه خصلت بود اول عقل که صحبت احمق فائده ندهد و آخر بوحشت کشد که احمق  
وقتی خواهد که با تو نیکی کند یا بشد که کاره کند بجاقت که زیان تو در آن باشد و او خود نداند سفیان  
ثوری رحمة الله علیه گفته که دوسه احمق نگر کیستن خطیاست و شیخ حسن بصری رحمة الله علیه فرمود که برین  
از احمق سوستن با احمق است و احمق آن بود که حقیقت کار را نداند و چون با دوسه گویند فرم کنند خصلت دوم  
خلق نیک که از بد خوئی سلامتی نبود و چون خوبی بد بد و دوسه بچند حق تو فرو نهد و پاک ندارد خصلت سوم آنکه  
بصلاح باشد هر که بر معصیت مقرب باشد از خدا ستم آید نه ترصد هر که از تو ترسد اعتماد را نشاید چنانچه قوله لعل  
ولا قطع من غفلنا قلبه عن ذکرنا و اتبع هواه یعنی اطاعت مدار کسی را که از ذکر خود ویرا غافل کرده ام و در پس هوا  
خویش اوست از مبتدع دور باید بود که بدعت و سیرت کند و چون صاحب شرع مومن را با امانت مبتدع  
فرموده است چگونه صحبت را شاید و هیچ بدعت ازین عظیم تر نیست که اکتون پیدا شده است که گروهی میگویند  
که با خلق خدا ستم و دوسه نباید کرد و هیچ کس را از منق و معصیت یا و نباید داشت که با را با خلق خصوصیت نیست  
و در ایشان تصرف نیست و این سخن تخم ریاض است البته باین قوم مخالفت نباید کرد و انهم جعفر صادق علیه السلام  
عنه فرمود که با هیچ کس صحبت ندارد اول با دروغ گوئی که دروغ گو چون سیرت است که چیرس همیشه یاد و ترا  
بدان میفرماید و در حقیقت هیچ نیست و دوم با احمق که از و تر است سوم بخیل که اگر سالها بد و پیوندی در حال  
اختیار روی از تو بگرداند چهارم فریاد که در حال جاه و شهت خلاص خود و تر از دشمن سپار و پنجم فاسق  
طامع که ترا بقلبه فروشد و نزد اهل تحقیق صحبت حقیقی نیست که مقرون نبصیحت و تقوی بود و هر صحبت که بتقلوی  
مقرون نباشد آخر سر بعد از و ت کشد که الا خطایوئمتد بعضهم لبعض عدو للمتقین و حاصل مباحثه انحرار و مجانست  
نخار در موقف فشرع که بر حجب و یا لیت بینی و بیشک بعد المشرقیین نخواهد بود و در محشر قیامت محشر بندگان  
یا یعنی ائم از فلان تا خلیلا فائده ندهد و گفته اند که خلق سجنس اند یعنی چون غذا اند که از صحبت ایشان حیا نه  
و آن را باب غلب اند که وجود شریف ایشان مجبوره علم و تقوی است و اول غافلان که مرده است بصحبت  
ایشان زنده شود و بعینه چون وارد اند که در بعینه حال با ایشان حاجت افتد و بعینه چون علت اند که هیچ وقت  
با ایشان حاجت نیست و بنویس و چون صحبت دشمن را و اگر با ایشان مبتلا میشود و تحمل و مدارا کند یا بر بد و مبتلا نه  
دوستی نکند که این مختار است رضی الله عنهما میگوید در معنی این بیت و یذرون بالحنه سینه که محشر را  
بدار و سلام متقابل کنند و عا لیسنه رضی الله عنهما میگوید که مرسه دستور است تا نزد یک محل

علیه السلام آمد فرمود دستوری و پدید که او بدیدم راست در قوم خویش چون در آمد پنداران مراعات او  
 مردی کرد که پنداشتم که وی را نزد یک منزلی است چون بیرون شد گفتم فرمودی که پدرم دوست و مراعات کردی  
 فرمود یا عایشه بدترین مردمان ترو حق تعالی در قیامت کسی است که بسم شروی مراعات کند و در نخست  
 که هر چه بداند عرض خویش از زبان بدگویان نگه داری آن صدقه نباشد عایشه رضی الله عنهما می فرماید بسیار  
 کسی اند که مادر روی می خست و دل بروی لعنت میکند و فرمود عقد اخوت و دوستی را حقوق است  
 که معرفت آن شیوه به اهل و فاقیام با دمی آن نتیجه اهل صفاست درین بعضی فصول ذکر کرده آید  
 در تقدیم حاجت دوستان و بدل مال بر ایشان بدانکه درجه بزرگترین آنست که حق دوست را تقدیم کند  
 و مهم او را بر مهم خویش مقدم دارد و قال الله تعالی ویؤثرون علی القسم و لو کان بهم خصاصة حق ثنای  
 میگوید بر آن کسان که با وجود احتیاج آنچه دارند ایتار میکنند برادران و بنی قحالی رسول علیه السلام مثل  
 دو برادر مسلمان مثل دوست که یکدیگر را میخوانند و اگر حق و می تقدیم کنند باید که وی را همچو خوشتن  
 دارد و مال میان خود و میان وی مشترک شمارد و درجه باز پسین آنکه وی را چون غلام و خادم خود  
 اند و در انجام حاجت وی سعی بلیغ کند پس آنکه وی را باید خواست و چون بخواست گفتار حاجت  
 وی کند این از درجه دوستی بیرون باشد که اندیشه و بیماری از دلش برخاست این صحبت عاویله  
 این قدر نباشد عقیده رضی الله عنه را دوستی بود و گفت مرا اینجا هزار درم از تو حاجت است گفت بیا  
 دو هزار درم بستان از وی اعراض کرد و گفت شرم نداری که دعوی میکنی که در مال خست می و رزی  
 و فتح موصلی و رخانه دوستی شد و می حاضر نمود و کنیزک را گفت تا صبر بروی آور و هر چه خواست برگرفت  
 چون باز آمد و نشست شاد شد و از شادوی کنیزک را آواز داد که این عمر رضی الله عنه را گوید یکی از  
 صحابه را سر بران فرستاد و گفت فلان برادر من بدان او را ترست و بومی فرستاد آنکس نیز برادر  
 دیگر فرستاد و چنین بگشت بغایت باز اول سید و امیر المؤمنین عمر رضی الله عنه میگوید که سی صد درم  
 بدویشان بهم و بیست درم در حق برادری صرف کنم این بیست درم دوست تر دارم از آن سی صد درم  
 و میان مشرق و شمس دوستی بود و هر یک و ام کران داشتند این و ام او داد که و چنانکه او داشت یکی  
 نزدیک ابوهریره رضی الله عنه آمد و گفت میخواهم که با تو عقد برادری کنم گفت دانی که حق برادری چیست  
 گفت نه گفت آنکه بر زهر سیم خود را از من امانی تر نشناسی گفت بدین درجه نرسیده ام گفت پس برو که  
 این کار تو نیست و رسول صلی الله علیه و سلم در پیشه شد و دو مسواک راست کرد یکی راست و یکی کج  
 و یکی از صحابه رضی الله عنه هم که با وی بود آن راست بودی و او کج گرفت گفت یا رسول الله این نیکوتر  
 است و تو بدین او را ترمی فرمودند که هیچکس کیساعت با دیگر صحبت نکند که نه ویرا مسواک کند از حق  
 صحبت که بگذاشت است یا ضائع کرده است و این اشاره است بر آن که حق صحبت ایتار است

و در مثل گفته اند تمام این نفقه موازین المحبته یعنی بذل کردن مال خود را در رضا و محبوب میزان محبت  
 اوست زیرا که حق تعالی مال را محبوب خلق گردانیده است و آدمی با این علاقه فدای دعوی محبت می  
 میکند پس نشان صدق محبت آنست که محبوبیات فانی را فدای محبوب باقی گرداند نقل است که  
 سفیان بن عتب رحمت الله علیه را از پدر خود پنجاه هزار دینار میراث رسید همه را بدوستان و برادران  
 دینی نفقه کرد و گفتند چرا بجهت عیال چیزی از آن ذخیره نکردی گفت من از حق جل و علا از برادران بهشت  
 میجویم محقر دنیا را چگونه از ایشان دریغ دارم این نشان صدق و محبت است و باید که قیام نماید بهمت  
 دوست بدل خوش پیشانی کشاده و سلف چنین بوده اند که برادر ساری دوست هر روز میشدند و از  
 احوال اهلخانه می پرسیدند و از هنرمندان و شاعران و سخن و آنچه در کار باشد خبر داری و نزد کار ایشان  
 از کار خود مهم میداشتند و چون بدان قیام میکردند منت نمیداشتند حسن بصری رحمت الله علیه  
 میگفت برادران برادر من تر از اهل و فرزندان ایشان دین بیاد ما و هند و زن و فرزندان و دنیا بیا و میدهند  
 و بعضی از علمای سلف بعد از وفات برادرین چهل سال بر در خانه برادرین تیر و دو کردند و تعداد  
 اهل و اولاد و بر خود واجب دانستند می نگار داشت حق صحبت را و باید که مقصود تو از صحبت آن باشد  
 تا خلق خود را من باب کنی با حمال کردن از برادران یعنی نه آنکه نیکو می از ایشان چشم داری ابو علی  
 رباطی گفت یا عبد الله الدارمی انبار شدم در بار و به گفت امیر من باشم با تو و درین راه گفته تو باشی گفت باید که  
 هر چه من گویم آنرا رد نکنی و اطاعت من در کار می گفت سمعنا و طاعتنا پس زانو را حمله و جامه هر دو چیده داشتیم گفت  
 سمعنا و بر پشت آویخت و می برد و هر چند گفتم مرده که نمانده شدی گفت گفتی که امیر توئی تو فرمان بردار باش و دیگر  
 شب باران آمد و بار و زبر پانی ایستاد و کلیدی بر سر من میداشت تا باران بر من نیارد و چون حدیث کرد  
 می گفتی امیر هم تو طاعت دار تا با خوشتن گفتم کاشک و امیر نکردی و تعلیم و ارشاد برادر دینوی دینی  
 بر خود لازم دانند که وے را از آتش نماند داشتند ادکی ترست از آنکه از برای وے رنج دنیا کشیدن پس  
 در تعلیم علم دین سعی بیشتر نماید اگر بیا سوخت و بدان کار نکرد باید که نصیحت کند و بتدوید و او را از خدا عزوجل  
 ترساند و لیکن باید که این نصیحت در خلوت کند تا از شفقت بود که نصیحت در ملافتیست بود و آنچه گوید لطیف  
 گوید نه بعفت فضل و در سیر عجیب برادران دینی و اجتناب از غیبت ایشان بدانکه بی عیب خداست  
 و در سرشت آدمی عیبات اگر دوستی طلب کند که در وے هیچ تقصیر نبود هرگز نباید و از صحبت خلق  
 بیفتد و نوع انسان را در انساب بطالب و اجتناب از باب و استیفا لذات و استغنا خیرات از مصداق  
 پاره نیست و در خیر است که مومن همه عبد و بنده و منافق همه عیب باید که بیک کوئی نماند و تقصیر بپوشد  
 رسول علیه السلام و الصلوة فرمود بخدا بر پیامبران زیاده که شمر بید آشکارا کند و چون خیری بنفش  
 بپوشد پس باید که راز دوستان افشا نکند و عجیب ایشان پوشیده دارد و در خیر است که هر که

در بخان شهر کندی که کسان حق تعالی در قیامت گناهان او را ستیزند و اگر نخواهند که خدای تعالی گناهان شما را بخشد  
 شما نیز گناهان مروان بن الحنفیه مصرع پرده کس را ندیدی تا کس ندر و پرده تو به چون پیش سلطان برسد چاره باشد  
 از اقامت حد و رسول علیه الصلوٰۃ و السلام فرمود هر که گوش دارد و تا سخن مروان که بی وی میگویند نشنود پس  
 در قیامت سرب که آخته و گوش وی ریزند و اگر کسی دوست را بدید که او برنج وی را بپزند  
 بود و چون نیکوی کند از وی پنهان نزار و که آن از سید بود و اگر در حق وی تقصیر کند گناه کند و معذورش و از آنکه معذور  
 باز اندیشد که در اطاعت حق تعالی میکند و هر نصیبی را که عذر تو آن نهاد عذر نهد و بر وجه نیکو حمل کند  
 و گمان بد نکند که رسول علیه الصلوٰۃ و السلام فرمود که حق تعالی از مومن چارچیند حرام کرده است مال  
 و خون و غیر حق و آنکه بر وی گمان بد نکند که چون اطلاع داد و دوستان را بر عیوب و در معنی ستر عیوب است  
 باید که دوستان را از عیوب نفسانی آگاه گردانند و از قول سید و انجان قبیح باز و از او از اکتساب مخالفان  
 و از ملکات شہوات ملکات منع کند در حالت نصیحت و ارشاد و طبعه اسرار و لطیف را رعایت کند  
 امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ گفتی رحمت خدای بر آن باد که عیب من در پیش من آمد و چون  
 سلیمان در پیش وی آمد گفت یا سلیمان راست گویی تا چه دیدی و چه شنیدی و از احوال من آن را  
 آگاهی ده گفت شنیدم که بر خوان تو و زنان خویش بود یکبار و دو و پیراهن داری یک شب را و دو روز را  
 گفت این نیز مرد و نباشد هیچ و دیگر شنیدی گفت نه و اینچنین دوستان و برادران دینی که عیب این کس را  
 بے شایسته غرض و حسد کما هو حق او اکند کم یافت و نادرست و باید که نقائص دین خود را از زبان  
 احدی باز باید که نظر دوست عیب پوشد و دیده دشمن در عیب کوشد و امر و زواریت با مشال با هوا  
 پرستان تیره روز کار رسیده است که دشمن ترین نزد ما است که ما را به عیوب ما بینا گردانند و خواهند که  
 ما را از گرفتاری ابدی باز رها نهند و چون برادر مشفق عیب تو در خلوت با تو گفت باید که مست داری و  
 خشم گیری که همچنین بود که کسی ترا خبر در اندرون جامه تو ما رسد یا کثر دے است ازین خشم گیری مست  
 داری همچنین عیوب و زادی ما و کثرت است و لیکن رقم آن در گور پدید آید و بروح بود و آن صعب  
 تر از مار و کژدم این جهان است که رقم وی بر تن بود و هر مومنی که از برادر عیب ببیند که آن عیب بدین تعلق دارد  
 و او را از آن آگاه نکند در دنیا و حیانت کرده باشد و هر که صاحب را دوست ندارد و رعایت کبر و عین عقل او  
 غلبه دارد و اگر عیب پاک بود که در حق تو تقصیر کرده باشد او سلف تر پوشیدن بود و نادانسته از کاشتن  
 بشرط آنکه دل متغیبه نشود و دوستی و اگر شود عتاب کردن در سر او سلف تر است تا صفای خاطر شود  
 و هیچ چیز دوستی را تباہ نکند مگر منظره و خلاف کردن و هر حدیث و معنی را در کردن سخن بر دوست  
 خویش آن بود که دے را حقت و جاہل گفته باشی و خود عاقل و فاضل و بر وی تکبیر کرده باشی و  
 چشم حقارت در وی دیده باشی و این شتمنی نزدیک است که اگر کسی غیبت دوست کند جواب ندهد و چنان انکار

کہ وہی در پس دیوار میشوند و در غیبت و حضور یکسان باشد و خلل و خطا که در سخن برادر واقع شود عمارات و مجادله پیش نماید و علامت صحت محبت و مینوی و مودت حقیقی آنست که مومن لایزال مراقب و مراقب عیبی عیب برادر و مینوی باشد چون جمیع قصد غیبت او کند بد آنچه ممکن بود از تقدیر بعین و تصریح و تملیظ منع کند و در مخالفت رو لغت نمیکند و سکوت و تحمل و اندر وقت او رضی الله عنه گوید عذاب قسم سه قسم است یکی از غیبت دیگر آن چینی و دیگر جامه را از بول نگاه ناواستن و در خبر است که عیسی صلوٰۃ الله علیہ علیہ فرمود چون برادر شما خفت باشد و بینید که با و جامه او را میکشد و عورت او را میکشاید چکنید گفتند باز شویم و لکن بے تکد عورت و سر را کشت کنید گفتند یا روح الله این چگونه بود گفتند چون از شما عیب از برادر می بیند یا بشنود و آن را آشکارا کند این زشت است و مثال کسی که غیبت برادر و مینوی میشوند و دیگر خاموشی می باشد همچنانست که یکے برادر و مینوی را می بیند که در میان سکان آدمی خوار افتاده است و سکان او را میخایند و پوست و گوشت او را می درید و او را آدمی بیند و هیچ شفقت بر او نباشد او نمی شود که آن حضرت اذان برادر و دفع کت و شک نیست که تمزق عرض و آبرو می نرشد و شوار تر است از تمزق گوشت و پوست و از نجاست که حق جل و علا غیبت را با کل میت تشبیه کرده آنست که فرمود ای محب احد کم آن یا کل لحم اخیه مینا و در خبر است که غیبت از زنا سخت تر است و این چند وجه است اول آنکه زنا کناه پنهان است و غیبت آشکارا و دوم آنکه زنا تسلیل الوقوع است بسیار کس از وی سالم باشند و عیبت کثیر الوقوع است کم باشد که از وی کسی سالم باشد سوم آنکه زنا بداعیه شهوت بر آدمی غالب آید و غیبت بداعیه شهوت واقع می شود و چهارم آنکه آلت زنا بر زنی می رسد و زنی بر زنی واقع نشود و آلت غیبت بغیبت فتور پذیرد و غیبت بر غیبت واقع شود و پنجم آنکه ساعت زنا در دل مومن و کافر و صالح و فاسق ممکن است و از استحلال و استحقاق بعید است بجلالت غیبت که بر وجه حکایت در مجلس واقع شود و بعضی مردم او را شنیدند نه انکارند معاذ الله در معرض استحقاق افتد و استحقاق معصیت کفر است رسول علیه الصلوٰۃ و السلام فرمود هر چه گوئی کسی را اگر آن نشنود که میتش آید غیبت است اگر چه بدست بود و اگر دروغ گوئی پنهان باشد و هر چه دلالت نقصان کسی کند غیبت است اگر چه در نسبت محامه و تن و سیرت و فعل بود و در نسبت چنانکه گوئی حسن و سچ است یا حجامت و مانند آن و در جامه چون دراز آستین و دراز دامن و در تن چون دراز پا و یا اگر به چشم یا حول و سیرت چون متکبر و بدخو زبان و دراز و غزل و فصل چون دزد و بے نماز و جامه پلید و حرام خوار بسیار خوار و سچو و تمام نمیکند و قرآن بخنط میخواند و غیبت همه بزبان بود و بک بدست و بچشم و باشارت همه حرام بود و عاقلان رضی الله عنه گوید که بدست اشارت کردم که زنا کوتا و آنست که رسول علیه السلام و الصلوٰۃ فرمود

عیبت کردی و اگر نام بر غیبت نبود مگر آنکه حاضران دانند که گمراهی گویند و اگر بذر زبان گوید  
 خاموشی هم فاش است و غیبت زیرا که سامع شریک است و بداند که بهر غیبت حسناات و سب با دیوان  
 او نقل کنند تا او بفلس ماند قطعه اصل در اظهار محبت بدوستان و عفو از تقصیر و ذلت ایشان بدانکه شفقت  
 دوستی اظهار کنند رسول علیه الصلوٰۃ والسلام فرمود از اجیب احدکم فلیجبر چون دوست دارد یکی از  
 شما کسی را و بر اخبر و میدو برای آن فرمود تا دوستی در دل می نریزد بیدارید و مودت مضاعف شود پس باید  
 از همه احوال بزبان پرسید و اندوه و شادی بوی نماید که باو سب شریک است و اندوه و شادی و می چون  
 اندوه و شادی خود و داند و چون و میرا آواز و بدنام نیکو خواند و عمر بن خطاب رضی الله عنه گفت دوستی برادر  
 سبب چیز صافی شود آنکه وی را بنام نیکو خواند و سلام ابتدا کند و در نشست می را تقدیم کند و ازین جمله آن بود  
 که در غیبت بر دسب شناسد و بر جای که دسب دوست دارد و نه نشیند همچنین بر اهل و فرزند و اخوان دسب  
 و هر چه تعلق بوسه دارد و نماید گوید که این در دوستی اثر عظیم دارد و در غیبت و می را نصرت کند و سخن متعنت  
 بر دسب رو کند و جفا عظیم باشد که در پیش کسی که سخن می گویند آنکس خاموش بود که زخم سخن عظیم تر  
 است بپشت آنچه زخم زبان کند بامرد و زخم شمشیر جان ستان نکند و بدی میگوید هرگز از دوست  
 سخن نگفتم که نه تقدیر کردم که دسب حاضر است و نشنود یا آن گفت که خواستم اگر می شنود و اگر در ذلت و تقصیر  
 و معصیت از دسب پدید آید و میرا ملطف و بصیحت کند تا دوست از و بدارد و اگر باز نایستد تا بدیده انکار و اگر اصرار  
 و مداومت نماید صحابه را درین مسئله خلاف است که چه باید کرد و مذہب بود رضی الله عنه آنست که از دسب باید  
 و گوید که برای خدای تعالی ویرا دشمن دارم و امیر المؤمنین عمر رضی الله عنہ و ابوالدرداء و جابر بن  
 از صحابه رضوان الله علیهم اجمعین بر آنند که قطیعت نیاید کرد و امید آن باشد که از آن بگریزد اما در ابتدا و همچنین  
 اخوت نباید بست و چون بسته شد قطع نیاید کرد و برادر می ناکردن خیانت نیست اما قطع محبت خیانت است  
 و ابراهیم خنمی میگوید رحمت الله بگناهی که برادر است بکند و برادر مجبور کن که امر فرزند و فرود و توبه کند و دست از و بردارد  
 و زخم جبر است که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که حذر کنید از ذلت عالم و از وی بگریزد و چشم میدارید که زود  
 از آن باز گردد و حکایت و برادر بودند درین از بررگان یکی بر هوا و دل بر مخلوقی مبتلا شد و آن دیگر برادر گفت  
 که دل من بیمار شد اگر خواهی که عقد برادری قطع کن گفت معاذ الله بیک گنا از تو منقطع کنم با خویش عهد کرده ام  
 که هیچ طعام و شراب نخورم تا آنکه حق تعالی ویرا از آن عافیت دهد تا چهل روز هیچ نخورد و پس پرسید که  
 حال تو چیست گفت همچنان آن برادر بران صبر کرد و اگر سنگی میکشید و میگذاخت تا آنگاه که بمرور پس گفت  
 خدای تعالی کفایت کرد و من از آن عشق بگریزید پس می طعام نخورد و ابوالدرداء را گفتند برادری  
 که معصیت کرد و برادر دشمن بداری گفت معصیت و می دشمن دارم اما وی برادر نیست و یکی را گفتند که برادر تو از راه  
 دین برگشته است و در معصیتی افتاده و دست از دسب بردار گفت دست از وی چون بدارم که دست گیرم تا ویرا

نکته



تبتلطف از دواغیر بر ما نغم پس طریقت بود و بسلاست نزد یک ترست اما این طریقت لطیف ترست زیرا که  
 بسبب استمالت بشقیقت و رفیق و صحبت بر او می غالباً او را سخاالت و حیاء و توبه آرد و لقا طاعت او بسبب  
 احراز او گردد و توبه بپاک انجامد اما در فقه آنست که عقد اخوت قرابت معنوسیت و نشاید قطع رحم کرد و بسبب  
 معصیت و برای این فرمود حق سبحانه تعالی فان عصیوک نقل انی بری مما تعلمون اگر عشیرت و خویش اند  
 تو عاجز شوی در تو گویند از ارم از عمل شما نگفت بزارم از شما و باید تقصیر است که در حق تو کند عفو کنی و چون عذر  
 کند اگر چه داند که در و بیخ میگوید باید پذیرفت که رسول علیه السلام فرمود هر که برادر و می عذر خواهد بود  
 بپذیرد و بزره و سبب میجو باشد که کسی که در راه از مسلمانان باج ستاند و در خبر است هر که برادر و می را  
 عفو کند جز عذر نرسد و بزرگ ویران میفرماید رسول صلی الله علیه وسلم فرمود که مومن زود بخیرشم گردد و  
 زود خوشیند و بشو و ابو سلیمان و اده فی بمرید خویش گفت چون از دوست خطا بینی عتاب کن که در دنیا  
 سخنی شنوی که از جفا عظیم تر بود گفت چون بیانه مومنین دیدم فصل و حقوق مسلمانان بدانند  
 حق هر کسی بر قدر نزدیک و می بود و نزدیک را اورجاست است و رابطه قومی تر برادر و می خطا می ست یعنی برای دین و  
 حقوق آن مذکور شد و با کسی که دوستی نبود و لیکن قرابت اسلام باشد این نیز حقوق است حق اول آنکه هر چه  
 بر خویشش نه پسندد و هیچ مسلمان نه پسندد که رسول علیه السلام فرموده اند مثل مومن جمله چون کی تن ست که  
 اگر عفو می را رنجی رسد عفو می گیر اگر کسی یا بند و همه رسول شوند رسول صلی الله علیه وسلم فرمود هر که خواهد از  
 و درخ خلاص یا بد باید که چون سرگ و می را و باید بر کاره شهادت و ریابد و هر چه نه پسندد که با وی کند و می نیز هیچ مسلمان  
 کند و صومسی صواة الله علیه و علیا علیه گفت یارب ازندگان تو که عاقل تر فرمود آنکه انصاف خویشش بدید  
 حق دوم آنکه هیچ مسلمان از دوست و زبان و می نرسد که رسول صلی الله علیه وسلم فرمود مسلمان است که از دوست  
 و زبان و می سلامت و امین باشد و مهاجر آنست که از کار بد بریده باشد و رسول صلی الله علیه و آله وسلم  
 فرمود و حلال نیست کسی را که یک نظرت اشارت کند که مسلمان برنج و حلال که خمر کند که مسلمان بررسد  
 و هیچ احد رحمت الله میگوید که خدای تعالی خارش و کبر اهل و درخ مسلط کند تا خویشش را همی خازند چنانکه  
 استخوان ایشان پدید آیند و صدامی ندانند این رنج چگونه ست گویند عظیم صعب ست گویند این بد آنست که در  
 دنیا مسلمانان را میر سخاوت در حق سوم آنکه بر هیچ کس نکند که متکبر اند و دشمن دارد و رسول صلی الله علیه  
 وسلم فرمود که وحی آمد من که تو اضع کنید و هیچکس بر هیچکس نخش نکند و ازین بود که رسول صلی الله علیه و آله وسلم ازین  
 میوه و مسکین میفرمتی تا آنکه حاجت ایشان روا کردی و نباید که در هیچکس چشم حقارت نگرد باشد که آنکس را حق است  
 باشد و وحی ندانند که خدای تعالی اولیا خود را بجهان کرده است تا کسی راه با ایشان نبرد و حق چهارم آنکه سخن تمام  
 بر هیچ مسلمانان نشنو و که سخن از حدیث شنید و تمام فاسق ست و در خبر است که هیچ تمام در پشت  
 نشود و باید دانست هر کس را که پیش تو بد گوید همچنین بدی ترا پیش دیگران گوید از وحی خود باید بود و در

دروغ گو باید دانست حق هیچ آنکه هیچ مسلمان وعده خلاف نکند بیت دست وفادار کمر عهد کن بد تا نشوی عهد شکن عهد کن بد و در خبر سنت از رسول صلی الله علیه وسلم که سه چیز در هر کس که بود منافقت اگر چه نماز گذار و روزه دار است اول در سخن دروغ گوید و دوم وعده خلاف کند سوم ایمان را خیانت کند حق ششم آنکه حرمت هر کس بدرجی و دهر که عزیز تر بود میان مردمان ویرا حرمت بیشتر دارد و تقاضاست که عایشه رضی الله عنها در سفر بود و سفره نهاد و در پیش گذشت گفت قرصی بوی بدهند و سوارے گذشت گفت ویرا بنحوا نید گفت تو در ویشے را بقرصی گذاشتی و تو نگرے را خواندی گفت حق عزوجل هر کي را درجه داده است و ما را نیز از حق آن درجه نگاه باید داشت در ویشے بقرصی شاد شود و در شت بود که با تو نگرے چنان کند بلکه آن باید کرد که وی نیز شاد شود و در حرمت که چون عزیز قومی نزدیک شما آید ایشان را عزیز دارید و پیرانرا حرمت دهید و هر کدکان رحمت کنید و رسول صلی الله علیه وسلم فرمود موی سفید اجلال خدای تعالی است عزوجل و فرمود موی و صلی الله علیه وسلم هیچ جوان پیری را حرمت نداشت الا بحق سبحانه تعالی بچوانی را به نیکی زود در وقت پیری تا ویرا حرمت وارد و این بشارت بعمر دراز که هر که توفیق تو فی مشایخ یابد آن بود که به پیری خواهد رسید تا مکافات این بنید حق منعم آنکه چون میان مسلمانان وحشت باشد بعد کنتا میان ایشان صلح و بد که رسول صلی الله علیه وسلم فرمود بگویم شما که چیت که از نماز و روزه و صدقه و حج و زکوة افضل است نزد خدا و رسول او آن صلح افکندن میان مسلمانان است و انس گوید رضی الله عنه که رسول صلی الله علیه وسلم روزی شسته بودند بنجدید عمر رضی الله عنه گفت پدر ما و ما را خدای تو با و از چه خندید می فرمود دوم و از است من بزانو پیش رب الغرث و را فتنه می گفت بار خدا یا بر من ظلم کرده است انصاف من از وی بستان خدای تعالی فرماید که حق وی بدید بار خدا یا حسن من بنحیمان یا بر و ند مرا هیچ چیز نماند پس خدای تعالی منتظم را فرماید که چکند که هیچ چیز از حسن بنده نیست گوید بار خدا یا مصیبتها من همه با وی خوارت فرمائی پس مصیبت مے همه بر وی نهند هنوز مظلمی بماند آنگاه حق جل و علا فرماید در نگر تاجه بینی گوید بار خدا یا شهر یا منم از زور و مرصع بجا هر و مر و اید یا این کدام پیغامبر راست یا کدام صدیق راست یا کدام شهید را حق سبحانه تعالی فرماید این کسے راست که بخرو و بها و بد گوید یا این که تواند داد و فرماید که تو گوید بار خدا یا بچه فرماید با آنکه از برادر خشنو و می شود و عفو کنی گوید بار خدا یا عفو کردم فرماید که بر خیز و دست و سگ بر و در بهشت شتو ند حق مشتم آنکه از راه تمت دور باشد تا دل مسلمانان از گمان بد و زیان ایشان از غیبت صیانت کرده باشد بر که سبب مصیبت یگری باشد و ران مصیبت بهتر یک بود که رسول صلی الله علیه وسلم میفرماید چگونه باشد کسے که او روید و خویش را شتام و بد گفتند این که کند یا رسول الله فرمود کسی با و روید و دیگری را و شتام و بد گو که با و س و او به باشد فرمود صلی الله علیه وسلم در آخر ماه رمضان با صغیه سخن میگفت در مسجد و دوم و بر وی بگذشتند و هر یک از ایشان میگفتی که این نیست صغیه گفت یا رسول الله اگر یکسے گمان بد بر ند تو بر ند فرمودند شیطان و ترن قومی روانست چون خون در و سے عمر رضی الله عنه مردیرا فید که باز نفي و راه سخن میگفت ویرا بد زود و گفت این

نسبت گفت چرا سخن جانی گوئی که کسی نه بیند حق نهم آنکه اگر ویرا جا ہی باشد شفاعت و یرغ نزار و در حق  
 بیچس که رسول صلی الله علیه و سلم صحابه را میفرمود که از من حاجت خواهید که در دل و ارم که بد هم و تاخیر  
 میکنم تا کسی شفاعت کند از شما و ای را فرود بود شفاعت کنید تا ثواب یا بیخیز فرمود صلی الله علیه و سلم  
 هیچ صدقه فاضله از صدقه زبان نیست گفتند چگونه یا رسول الله فرمود سخن کنی شفاعت کسی رسد یا رنج از وی  
 دفع گردد حق دهم آنکه چون بشنود که کسی در مسلمانان زبان دراز میکند یا جمال وی قصد میکند و وی غایت  
 نایب آن غائب باشد و در جواب و رفع ظلم از وی که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود هیچ مسلمانان نیست که  
 نصرت کند مسلمانان را بجز آنکه سخن شریستی گویند و حرمت و بفرمودند که نه حق تعالی ویرا نصرت کند آنجا که  
 حاجت مند تو بود و حق یاز و هم آنکه جسد کند تا شادی بدل مسلمانان رسد و حاجت وی قضا کند که رسول صلی الله  
 علیه و سلم فرمود هر که حاجت مسلمانان را روا کند بخیران باشد که همه عمر حق تعالی را خدمت کرده باشد فرمود  
 صلی الله علیه و سلم هرگز در حاجت مسلمانان یک شب بگذرانند از روز از راست حاجت وی بر آید یا نه وی را  
 بهتر از آن باشد که در آن سبب و و ماه معتکف نشیند و فرمود صلی الله علیه و سلم که برادر خویش نصرت کنید اگر ظالم بود  
 یا مظلوم گفتند یا رسول الله اگر ظالم بود چگونه کنیم فرمود که بازداشتن از ظلم نصرت وی باشد فرمود صلی الله  
 علیه و سلم که دو خصلت است که هیچ ستم از وی نیست یکم ترک آوردن بخدای تعالی دوم خلق را برنجاند  
 و دو خصلت است که هیچ عبادت و رای آن نیست یکی ایمان آوردن بخدای تعالی دوم راحت رسانیدن  
 بخلق الله تعالی فرمود صلی الله علیه و سلم هر که اندوه بر مسلمانان نسبت از ایشان نیست حق دوازدهم  
 آنست هر که رسد سلام ابتدا کن پیش از سخن وی نزد رسول صلی الله علیه و سلم شخصی آمد و سلام نکرد و فرمود که برو  
 و باز در گریه و سلام کن آنس میگوید رضی الله عنه که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود یا انس طهارت تمام کن  
 تا عمرت از شو و و بهر که رسی سلام کن تا خیر و رخا تا تو بسیار شود و مبتدی سلام را ثواب بیشتر است حق  
 سیزدهم آنست نشست و خاست با درویشان و ارباب و از مجالست تو انکاران حذر کن که رسول صلی الله علیه و سلم  
 فرمود که با مردگان نشینید گفتند آن کیانند یا رسول الله فرمود تو نگران و سپیدان صلاوة الله علی نبینا و علی  
 و در ملکیت هر جا که مسکنی را دیدی با و نشست و فرمودی مسکنی یا مسکنی نشستی عیسی صلاوة الله علی نبینا و علی  
 هیچ دوست تر از آن نداشتی که گفتند ما مسکنین را رسول صلی الله علیه و سلم گفتی بار خدایا ازنده واری مرا مسکنین دار  
 و چون بمیرانی مسکنین بمیرانی چون حشر کنی یا مسکنیان کنی و موسی صلاوة الله علی نبینا و علی گفت بار خدایا ترا  
 کجا طلب کنم فرمود نزد یک شکسته دلان حق چهاردهم آنست اگر کسی را عطسه یا الحمد صد رب العالمین گوید  
 و این مسعود رضی الله عنه گوید که فرمود صلی الله علیه و سلم ما را بیا موخت که کسی را که عطسه آید باید که بگوید الحمد لله  
 رب العالمین و شنونده گوید بر حمت الله چون گفت وی گوید یغفر الله له و کلمه و اگر کسی بگوید مستحق  
 بر حمت الله باشد فرمود صلی الله علیه و سلم را چون عطسه آمدی آواز فرود داشتی و دست بر روی نهادی



شمس و دروغی ننگند و تقویٰ این امر با ستاد کند که وی و اما است بطریق او و طالب علی از اخلاق و همه اعتقادات  
 که اخلاق و همه کلاب متعویبه اند و فرشته رحمت پنجاه که کلاب است نزول نفر باید و تکلیف ایشان نباشند فرشته  
 است و هر که خواهد که پس او عالم گردد و باید که رعایت غریب و طعام و لباس کند اگر پس او عالم نگردد و جانبدار گردد و  
 حق عالم بر جابل پنجاه است حق پها و بر شاگرد و تقدیم بر کبر و مشی مورث فقر است و تعلق پسندیده نیست مگر  
 برای معلم و موید و علم ویرا معلم نهان و آشکارا و عاقل کند و خام و ناصرا باشد و تشعیب رضی الله عنه گفت  
 کسی که من چار حدیث از و س که نویسم بنده او یم تا بهیم و متشایخ گفته اند که تو به حقوق والدین را محو کن و حقوق  
 او ستاد وین نه به محو نشود یعنی استاد و شریعت و استاد و طریقت بدانکه فرمان شرع است عوام را فساد و اهل  
 الذکر انکنتم لا تعلمون و چون کار فرمان عالمان شریعت و سالکان کنند هر چیز خطای و ماجور و مثاب باشد  
 و اگر فرمان خویش کنند هر چند صورت بود آثم و معاتب گردند و هر چه کنند فرمان پر کنند که در شرع وقتی بود که  
 واجب حرام گردی وقتی بود که حرم حرام گردی و در حرام است وقتی بود که حرام حرام گردی و واجب گردی و روز ماه رمضان  
 فرض است وقتی بود که داشتن و می حرام گردی و اگر تعالی کمال آنکه که بروزه داشتن پلاک شود و هر چه  
 از اصحاب قلوب حرکات و سکونات مختلفه یعنی باید که ترا و ان هیچ انکار نبوده و بدانی که همه راست است  
 و همه صواب و اگر نفس بدیش آید و شیطان و سوسه کند فقه موشی و خضر صلوٰۃ الله علی نبینا و علیها یا  
 کنی عجیب یک سیر خورد و خوش بخشد و یک روزه دارد و شب بخشد یک با همه در او یزد و یک از همه  
 بگریزد و یک حال پیوسته و یک آشکارا کند و یک از خلق پیوسته خواهد و یک پیوسته نخواهد همچنین همه  
 افعال از صاحب دلان همه صواب است و اگر کسی بخود کند همه خطا و معصیت است از اینجا معلوم شود که هر  
 شرط راه است و اگر پیوسته فرماید که خلافت دین نماید نگویید که این خلاف دین است چون گفتیم  
 و اعتقاد او در ان چنان باید که وحی منزل داند و گرنه مرید مراد خود و پو و نه مرید پیروزین را که رسد که  
 که طبیب را گوید که این و و خورم و آن نخورم زیرا که مملک است بسا علت بود که طبیب آنرا و کار بند و علتی  
 که بدار و می حلال صحت نه پذیرد و معالجه کردن آن بدار و می حرام بفرورت مباح است طبیب دارد و در خوبار  
 کند بعضی را تلخ و بعضی را شیرین و مثال اولیا و مثال طبیبان است و مثال خلق مثال بیمار است و مریدان بود که  
 خود را در پیر باند و دیگر پیرا پروا اختیار نکند و ترک اعتراض کند و اقوال و افعال او را بوجه نیکو حمل کند و اراوت  
 ترک اراوت پیرایش مرید پیر است باید تا خدای پرست تواند بود و من یطیع الرسول فقد اطاع الله اشارت  
 برین است مرید صادق و مخلص باید صدق اینست که مستقیم باشد بخدا می تواند ظاهر و باطن و نهان و آشکارا  
 و بدتن و نفس و دل طالب حق باشد و اخلاص آنست که جمیع حرکات و سکونات و قیام و قعود و افعال و اقوال  
 و می از برای خدا بود و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که خدای تعالی میفرماید من طلبی و جدنی و من طلبی  
 غیر من لم یجدنی و طالبان را درین حدیث راجع عظیم است بدانکه خرقه شمشاخ از لوازم طریق نیست بلکه

از استحضار است و اعتبار صحبت و اقتباس علوم است و از جناب عالی عالم شریعت مسالک طریقت مرشد حقیقت  
 شیخ ابوسعحاق اوام اند ظلاله علینا و علی روس الطالبین روز سه پر سیدم که نسبت خرقه مشایخ چه صورت دارد  
 فرمود از لوازم طریقت نیست معرفت ظرف سلوک و اقتباس علوم از صحبت مشایخ اعتبار تمام دارد و شیخ مذکور  
 که امارت ظاهره و احوال فائز و کمال تصرف دارد و بیان فضایل مناقب او منفرد است و برای افاده طلبه مقید با عطا  
 خرقه نیست بلکه طلبه از صحبت آنحضرت مستفید میکرد و فصل در حقوق همسایگان اهل قرابت رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که همسایه  
 هست که وی را یک حق است و آن همسایه کافر است و همسایه است که او را دو حق است و آن  
 مسلمان است همسایه است که وی را سه حق است و آن مسلمان خوشاوند است و رسول صلی الله علیه  
 و سلم فرمود که جبرئیل همیشه مرا در حق همسایه وصیت میکرد تا چند هشتم که وی را سیرت خواهد رسید و گفت هر که بخد  
 و قیامت ایمان آورد گوئیم همسایه خود را گرامی دارد و فرمود صلی الله علیه و سلم بوسن بود کسی که همسایه وی از  
 رنج آید بود و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که فلان کس بر در دروزه دارد و شب نماز گذارد و لیکن  
 همسایه را برنجاند فرمود جای وی در دوزخ است و هر که سنگ در شک همسایه انداخت وی را برنجاند و  
 چهل خانه نزدیک همسایه باشند و زهر ارضی الله عنهما گفت که چهل از راست و چهل از چپ و چهل از پیش و  
 چهل از پس و بدانکه حق همسایه نه آن بود که وی را برنجانی و بس بلکه با وی نیکی کنی که در خبر است در قیامت  
 همسایه در ویش در همسایه تو نگر آویزد و گوید یا خدا یا ازین پیرس که چرا این نکوئی نکرد و در سرای بر من بیست کی  
 از بزرگان از موش در رنج بود و گفتند چرا گریه نداری گفت ترسم که موش آواز گریه بشنود و بخانه همسایه من رود  
 آنکه خیر بے برخود نپسندم وی را پسندیده باشم و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود حق همسایه آنست اگر از تو یاری  
 خواهد یاری دهی و اگر اوام خواهد و ام دهی و اگر در ویش باشد مدد کنی و اگر یاری باشد عیادت کنی و اگر اندوهی  
 رسد تعزیت کنی و اگر بمیرد بجنانه روی و اگر شادی بود تهنیت کنی و دیوار خانه خویش را بلند بترسای راه  
 بار از وی بسته گرد و چون میوه خوری وی را فرستی و اگر نتوانی فرستاد پنهان خوری و نه پسندی که فرزند تو  
 دست گرفته بیرون رود تا فرزند وی به بیند و بدو چشم و وز و بدان خدای که جان محوید قدرت اوست  
 که بحق همسایه برسد الا کسی که حق تعالی بے بروی جحمت کرده باشد و از جمله حقوق وی آنست که از بام خانه  
 خود بخانه وی نگر و اگر چوب بردی او را تو نهد منع کنی و راه نادان وی نه بندی و اگر خاک پیش در سرای  
 تو افتد خاک نکنی و هر چه از عیبها خبر یابی پوشیده داری و چشم از جرم او نگرداری بفرمود رضی الله  
 عنه میگوید که دوست من رسول صلی الله علیه و سلم مرا وصیت کرده است که چون طنجی کتی آب بسیار درو  
 کنی و همسایه را از آن بفرست و یکی از عبد الله بن المبارک پرسید که همسایه من از غلام من شکایت کند  
 و اگر وی را بے جتنی بزخم برده کارشوم و اگر نزنم در حق همسایه چه کنم گفت وقتی که علامست  
 بجز روی کند که مستوجب ادب باشد آن ادب را تا خیر کن تا همسایه گله کند پس انگاه

وے را ادب کن تا حق بر دو نگاه داشته باشی حق اهل قرابت نیست که خدا می تعالی میفرماید هر که خویشی پیوسته دارد  
بوی پیوند و هر که بریده دارد از وے بر م و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود هر که خواهد که غرضی و دراز و روزی وے  
فراخ گردد و گو که با خویشاوندان نیک باشد و باشد که اهل بیت بهشت و فخر مشهور بود و چون جمله رحم کند مال فرزندان  
ایشان از بزرگیشان افزاید و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود هیچ فاضل تر از آن نبود که بخویشاوندی دهمی که با تو  
بخدمت باشد و پیوستن رحم آن باشد که چون ایشان قطع کنند تو به پیوندی و در خیر است که حق برادر کلان بحق  
پدر نزو یکست فصل در حقوق اوالدین و اولاد بدانکه حقوق مادر و پدر عظیم است که حق تعالی آنرا بعبادت خود برابر  
فرموده است قضی ربک ان لا تعبدوا الا ایا و بالوالدین احسانا حضرت جلاله میفرماید که خداوند و پروردگار  
شما ایچ حکم کرده که بنده گانید که بغیر جناب کبریا و را بزرگی نکنید و در حق مادر و پدر نیکی کنید و بعد از شکر نعمت آنحضرت  
شکر ایشانرا بر فرزندان واجب گردانید که اشکری و لوالیک فرمود و اوالد را در رضی الله عنه گفت از رسول صلی الله  
علیه و سلم شنیدم که میگفت ضایع پدر بزرگ ترین در مای بهشت است میخواستی که بدین در محافظت نمائی و رسول  
صلی الله علیه و سلم فرمود که دعای مادر و پدر مستجاب میگردد و از پدر گفتند چه گفت زیرا که مادر و پدر بزرگترین ترست و دعای مادر  
رو نمیشود و یکے نزد یک رسول صلی الله علیه و سلم آمد و گفت یا رسول الله هیچ حق مادر و پدر بر من مانده است بعد از آنکه  
وفات یافته اند فرمود رسول علیه السلام بی دعای خیر بر ایشان و آمرزش خواستن ایشانرا و وصیت ایشان بجا آوردن  
و دوستان ایشانرا گرمی داشتن نقل است که ماضیه در مضر عادت بود که هر بادشاهی که بجهت احترام کسی بنجاتی  
گفتندی که او از سر ملک برخاست و او را از سلطنت عزل کردند و چون یعقوب سلوایه علی بنیما و علیه بدین  
یوسف علیه السلام آمد یوسف خواست که بر خیزد و گفتند و رفتند درین برخاستن خطر ملک است یوسف علیه السلام  
نیز خواست حق تعالی جل جلاله یوسف و جی فرستاد که ای یوسف بجهت مصلحت ملک فانی حرمت پدر فرو گذارستی  
بعزت و جلال تا که بعد ازین از پشت تو هیچ پیغامبری بیرون نیاریم رسول فرمود صلی الله علیه و سلم که یوسف  
بهشت از پانصد سال راه آید و عاق و قاطع رحم کشید یعنی عاق مادر و پدر چنان از رحمت حق دور باشد و قیامت  
که از پانصد سال راه به پیر امن بهشت راه نیاید و بیشتر علما بر آنند که طعمای که از شبه باشد و محض حرام نباشد اگر مادر  
و پدر بخورون آن نر باید اطاعت باید داشت باید خورد که نشنودی ایشان بهم ترست از شبه خدر کردن و سفر  
بیتوری ایشان نشاید بلکه فرض عینی بود چون علم نماز و زوجه چون آنجا کسی نیاید و سچ نباید شد بی دستور ایشان  
که تا خیر آن مباح است اگر چه اهل فیه است و حق تعالی می فرستاد بر موسی علیه السلام هر که فرمان مادر و پدر بر و فرمان من بزر  
ویر فرمان نبویسم و هر که حقوق بزرگی من بجا آورد و در حقوق مادر و پدر تقصیر کند او را در کاران نبویسم و اگر از فرزندی فعلی  
صادر شود که سبب ایدای ایشان گردد و چنانکه خود در باب آلات مناسپی بشکند و یا خمر ایشان بریزد و یا جامه حرام از ایشان  
کشد و بخداوندش هدیا مال عصب از خانه ایشان بیرون آورد و مستحق سازد اگر چه ایشان بدین افعال تشکیک شوند هیچ نیست  
که فرزند بدین افعال عاق نشود و چشم ایشانرا اعتبار ننماید زیرا که او از حقوق فرمان حضرت جل و علا بر حقوق ایشان است



و این پنجاست که در قرآن مجید حضرت حق جل و علا میفرماید یا ایها الذین امنوا لا تنفروا اجمعین و اولی الامر استخرا  
 الکفر علی الایمان یعنی ای آنکسان که ایمان آورده اید بدوشتی نگیرید و در آن و پدران خود را چون باطل را به حق  
 اختیار نکنید و از فرمان حق گردن بچند این خرام رضی الله عنه گفت که از رسول الله صلی الله علیه و سلم پرسیدم که با کسی که  
 گفت با ما و گفت پس از آن با که گفت با ما و گفت پس از آن گفت با پدر چون با وجود ضعف و عجز و والده  
 و مشقت حمل و رخصت و تربیت و مشقت و محبت از جهت و پیشترست برائینه حقوق او بر حقوق والده و مشقت و عجز  
 و حق فرزندان بر پدران نیزست که یکی از رسول صلی الله علیه و سلم پرسید که نیکوی با که کفر فرمود با ما و پدر گفت ایشان  
 مرده اند فرمود با فرزندان که همچنان که حق پدر راست مرز پدر را نیز حق است و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود و رحمت کنان  
 بر پدری که پس خویش را بنا فرمائی نیار و در میان فرزندان در عطاء و شفقت و در همه نیکوی برابر دار و و کو و کو خود را نواختن  
 و بوسه دادن سنت است و رسول صلی الله علیه و سلم حسین رضی الله عنه را بوسه داد و می و اقرع بن جانیس رضی الله عنه  
 گفت یا رسول الله مرده فرزندانست کسی را بوسه نداده ام فرمود و هر که رحمت نکند بروی رحمت نکند و یکبار رسول صلی الله  
 علیه و سلم نماز میگذاشت و در آن سجده شد و حسین رضی الله عنه پامی بگردن مبارک در آورد و رسول صلی الله علیه و سلم  
 چندان توفیق فرمودند تا صاحبیه بن شمسند که مگر وحی آمده است که سجده و در آن کرد و چون سلام داد پرسیدند که وحی آمده است و سجده فرمود  
 نه لیکن حسین مرا شتم و خود ساخته بود و شتم که بروی بریده کنتم پس بن مالک رضی الله عنه روایت کرد که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود فرزندان  
 روز قیامت حقیقه کنید و موی او را پاک کنید و چون پیشش ساگی رسد او را آب کنید و چون هفت ساله شود جای خواب او جدا کنید چون نه  
 ساله شود و برای او زین خواهد پس بدوست او بگردد و بگوید ترا آب کردم و تعلیم کردم و تربیت کردم و پناه میگفتم بخدا و حق از فتنه تو در دنیا  
 و از عذاب تو در آخرت فصل حقوق زوجه بر زوج و حقوق زوج بر زوجه بدانکه نکاح از محاسن امور دین و مصالح و خیرات طین و سبب  
 ابقای وجود و نام است بر جمیع مسلمانان معرفت شرائط و حقوق آن واجب است رسول صلی الله علیه و سلم فرمود کسی که بر این است  
 و می مرشمارا اعتماد بود و از شما طلب نکاح کند قبول کنید یعنی اگر چنین کسی در ویش بود و از ویشی نکاح کرد و تقوی بود و یا نباشد و در  
 غنیمت شمارید و آنچه طالب حق را در رعایت حقوق نکاح از ویش عمل کردن بدان چاره نیست هفت شرط است که شرط اول  
 معاشرت است قال الله تعالی و عاشروهن بالمعروف یعنی با زنان زندگانی کنید به نیکی و خلق خوش و آخرین و بیست و یکم  
 رسول صلی الله علیه و سلم فرمود در حالت وفات این بود که بر شما باد که نماز برپا می آرید و بر بندهاگان شفقت کنید و از خدای  
 بر رسید و حقوق زنان رعایت کنید که ایشان اسیر اند در شما و شما از حقوق معاشرت اهل بر مردانست که اهل خود را بخت  
 فعل و فعل این را سازد بلکه بخوبی و سبکی و از افعال نافقه ایشان از نفوت علم و صبر و تحمل کند و ترش و می نباشد و روایت است که رسول صلی الله  
 علیه و سلم عایشه را گفت ای عایشه من خاوتر از غضب میانیم عایشه گفت از کجا میگوید رسول فرمود صلی الله علیه و سلم هرگاه که از من ششم میباشی  
 سیکوئی بخدای بر ابراهیم عایشه بخندید گفت است گفتی در خیر است که عایشه رضی الله عنها یکبار در خشم شد و دست بر سینه میزد  
 رسول صلی الله علیه و سلم و گفت تو ای عوی میکنی که من بخا بر خدایم رسول صلی الله علیه و سلم بسم کرد و از رعایت کردم و حرمت آنرا کرد  
 پس مومن باید که در معاشرت با اهل اقامت ابدان حضرت کند و بخواهید فراج خاطر ایشان را خوش گرواند



پیشیده نمائند که چون کتاب حدیقه الاقالیم از تحریر و تقریر مرقم حروف و صاحب و الاساقب کپتان خوتمالز  
الحکام با انجام رسید خواست که هماره و جزایر که اکنون اهل فرنگ یافته اند و از ادبیای نو قرار داده اند در پیشینان حبس  
پس در شیخوخت پس از اینها و سالی مطابق سن یک هزار و دویصد و دویجری در ماه ربیع الاولی البیبر کتب پر و ختم  
مانی البیبر علیه نمود چه در ربیع سکون ازان آثار سے بیافت خواست که از اندوخته اقتباسی که عرض ازان بحر از تذکره  
عجائب و غرائب قدرت قادر مختار نیست و در حدیقه الاقالیم در ضمن هر تسلیم تحریر آرد چون کتاب حدیقه الاقالیم متعدد و  
مجلد شده اکثر جاسیده بود متولست ردیف هر قلم ساخت بنا بران در آخر حدیقه الاقالیم پس از تقریر و گفتهای صاحب  
موصوف که مناسب آنجا نمود مرقوم ساخت باشد التوفیق

بدانکه حکمائے دقیقه شناس خط استوار و در ملک مجاری روی زمین از شرق تا مغرب فرض کرده اند و ابتدا سے آن  
از شرقی جزیره یا قوت و جنوبی ارضی است پس بر جنوب بلاد و چین و جزیره سراندرپ و شمالی جزیره سنگلید و جزیره  
و جبال القم که در و بر جنوب بلاد مغرب گذشته بحر اوقیانوس نشستی شود و دیگر خط معدل النهار اعتبار کرده اند و آن  
از جانب شمالی مرور کرده در خاق وسط خط استوا گذشته بجانب جنوب می رود و بر هر دو کناره خط معدل النهار قطبین که  
از قطب شمالی و قطب جنوبی است واقع اند و باتفاق حکما کرده ارض سه است پس از قطبین مذکورین تقاطع رو سے  
سه و در ارض و سما بر ابر چهار بخش از فوق تا تحت الشری می شود اما نصف ازان که در بحر اوقیانوس استور است  
و نصف دیگر در عالم نمایش منظر بصورت بهینه که در آب افکنند پس نصف کرده ارض مستور سختانی و شمائے و جنوبی

مشرق تا مغرب مقاطر نصف کره ارض مكشوف فوقانی شمالی و جنوبی از مغرب تا مشرق باشد و این نصف کره ارض فوقانی که مكشوف است نصف ارض در جانب جنوب خط استوا افتاده و بر آن است اما بقول بطليموس در ربع غربی آن اندک عمارت است چه در بحر انیامی گوید که در پس خط استوا در اطراف پنج حقیقه تا مسافت شانزده درجه و بیست و نهمه عمارت یافتیم و در ربع شرقی پس خط استوا جزیره یا قوت است پس نصف کره ارض که جانب شمال خط استوا افتاده است آن معمور است و در آن کوه ها و بیابانها و دریا ها و نهر ها هم بسیار است و نهایت بجانب شمال آن تیراب دارد و تنجبا برودت هوا برتر است که حیوان در روزندگانی نتواند کرد و نباتات نرودید و غلات چنان رفته است که این قشره را بجز نصف کره جانب شمال خط استواست از این ربع مسكون از جانب شمال خط استواست و انتهای آن در نهایت طرف شمال بجائی که قطب شمالی آنجا برست اگر اس بود و در آن موضع شش ماه آفتاب بر روی زمین و شش ماه در زیر زمین باشد یعنی تمام سال آنجا یک روز و یک شب باشد اما نهایت عمارت نوعیست که عرض شمال آن شصت و شش درجه و نیم باشد و روز و در آنجا است و چهار ساعت بود و در آن موضع شش موضع که از اول حمل تا آخر سنبله است یک بار طلوع کند و شش بروج دیگر که از اول میزان تا آخر قوس است بطریق باقی معموره مهوده طلوع و غروب کند و باین نهایت عمارت تا نهایت ربع مسكون بروج هر چهار قسم شود یک قسم از یک ربع به طور که همیشه ظاهر شوند و قسم دیگر ابدی است که هرگز ظاهر نشوند و آنجا که شش فلک بروجی باشد یعنی آنجا آسمان مانند آسمان بگرد و قسم سوم بطریق مهوده طلوع کند و قسم چهارم مسكون طلوع کند مثلاً آخر حمل اول طلوع کند و پنج است تا آنجا باشد که قطب شمالی برست اگر اس بود و آنجا یک شب از یک سال تمام باشد چنانچه گذشت و جایی که قطب شمالی برست اگر اس بود درجه از کره ارض فوقانی بطرف خط استوا که عبارت از ربع مسكون است منتهی شود و دیگر بود درجه کره ارض فوقانی که جانب جنوب خط استوا است و انتهای آن نوعیست که قطب جنوبی آنجا برست اگر اس باشد این جمله یک صد و پنجاه درجه کره ارض مكشوف که فوقانی نیز مانند نیست و همچنین بود درجه کره ارض بجانب شمال خط استواست و نود درجه کره ارض بجانب جنوب خط استواست که جمله یک صد و پنجاه درجه باشد این نصف کره ارض در ربع مشرق است که آنرا ارض مقاطر مانند تختانی نیزش گویند پس مجموع کره ارض از مكشوف که فوقانیست از مشرق که تختانیست سه صد و شصت و نه درجه باشد اگر کسی مثلاً بر زمین مقاطر بایستد و یا بر زمین مكشوف نسیم یا بین قوس ها و قوسم آن کس از زمین بروج و حایل باشد و نیز نکات و سر یا بسوی آسمان بود و وقتی که آفتاب از ماقوم که خود را بر زمین مكشوف فوقانی شمالی نماید چنان شود یعنی زیر زمین رود و آنجا نیست بر زمین مقاطر که تختانی نامند روز شود پس نسبت آنجا بر ارض تختانی اند و ما بر ارض فوقانی ایم و همچنان نسبت او شان ما بر ارض تختانی ایم و او شان بر ارض فوقانی اند و نزدیک است دو فرسخ و دو قوس فرسخ مقرر است و بقوله یک درجه نوزده فرسخ است و طول معموره عالم از مشرق تا مغرب تا چنانچه از خال است یک صد و پنجاه درجه فوقی را ارض است و همین قدر تحت الارض قیاس با یکدیگر و در غیر این حالات برست ارضی باشد است و آن شش ازین معمور بوده و اکنون در آب غرقست و عرض مهوده عمارت است از بعد و در روی هر بقعه که از بعد اسی خط استوا بجانب شمال باشد و عرض معموره بقولی شصت و شش نیم درجه است

و متفق اند بر آنکه هر شهر که بر خط استوا و قریب تر بآن بود آنجا شب و روز مساوی باشد و اور قضاصل آورده است که هر شهر  
 عمارت نزدیک من شهرتا و درجه نسبت پنج و قیقه است بدین نوع که تا عرض چهل و هفت درجه قبولی با عرض نجاه درجه  
 و کسر عمارت هفت و قیقه است شمار روز و بعد از آن عمارتی که است آنرا ماسوای الاقالیم و الدنیا گویند و از بلاد مشهوره  
 ماسوای الاقالیم یکی شهر است و اهل بلغار و بخارا و بخار و دیگر بوره است که ساکنان آنجا بنی ارم اند و اما و شش  
 صفت باشند و بامروم هفت و یک روز چون بخارا و بخار و دیگر بوره است و در این شهر و آن حدیقه الاقالیم در قیقه  
 اول و زمین بلاد یونیه گذشت و کلاسی شهر است و بوره سیاحت و مور بود و این محله در عرض نجاه و چهار درجه باشد و در  
 با شصت و یک درجه بود و روزوران درجه موضع خمره و نوزده ساعت رسد و دیگر در عرض شصت و سه درجه  
 عمارت بزرگ است از تواریخ بلغار لیکن خارج از قیقه است و داخل عمارت ماسوای الدنیا شهرند آنرا و ای بلغار باشد  
 و سه ماه مسافت از بلغار دارد و آنجا هم تجار میروند و بیع شهری بدستور شهر بوره کنند و ساکنان آنجا از شهرت شهر ما  
 شش ماه در حمام هالسی بر بند روز در ایشان بیست ساعت رسد و در عرض شصت و چهار قومی باشند که هیچ چیز ندارند  
 کسی ز شش ماه و از جمله صفایه باشند و روز در ایشان بیست و یک ساعت بود و در عرض شصت و پنج و کسر است  
 عمارت عظیم باشد و اهل آن موضع را قاصت پنج شهر و روی ایشان سیاه باشند و در آن نقطه ماسه نر و سیاه بود  
 و شش و دیگر از ایشان جناب دارند که بدان طیران کنند اما از مقام خود بیرون نموند آمد اگر بیرون آیند نه احوال میرند  
 و روزوران موضع را بیست و دو ساعت باشد و در عرض شصت و شش درجه و کسر نیز قومی باشند که در طبیعت مانند  
 و خوش اند و هرگز نمیرند در میان ایشان نباشد چه خورد و زیدین مثل حیوانات باشد و مانند حیوان نمائش کنند و روز  
 در آنجا از آنجا بیست و سه ساعت رسد تخفی نمایند که نزد مولد بدین آثار ابتدا ای عمارت از طرف شمال خط استوا با هم  
 ماور الاقالیم شصت و شش درجه و نیم تمام است و خاتمه و فته اصفامی نویسد که در عرض شصت و هفت درجه در ربع  
 یک روز بر ابر یک ماه باشد و همچنین رفته رفته در عرض هشتاد و هفت و نصف درجه یک روز بر ابر چهار ماه باشد  
 و یا بوضع شصتا و نیم درجه غریب مولد اقصا صلب شمال خط استوا عمارتی عظیم و غیر عظیم است و بعد از آن عمارت  
 نیست و چون عرض ربع مسکون هشتاد و پنج درجه رسد یک روز آنجا بر ابر پنج ماه باشد و در عرض درجه یک روز  
 شش ماه بود و یک شب شش ماه باشد یعنی شش بار و زی آنجا یک سال تمام باشد و قطب شمالی آنجا بیست و سه  
 نود و نود و درجه که ارض فوقانی جانب شمال خط استوا با تمام رسد و قبول بطیلموس از کتاب جغرافیا عمارتی که جانب  
 جنوب خط استواست و آنرا اهل شهرت خط استوا گویند و آن در ربع غربی فوقانی جنوبی خط استوا قریب شانزده درجه  
 و کسر عمارت است و از شهر ماسه معروفه این بدین میره است که معدن کافور آنجا بوفورست و دیگر کوکر و عقلا به  
 و سوقی الاکتم و غیره غریزه لیک بابوس که اهل خبره مردم خوانند و تجار خود را سح کرده نزدیک آن خبره روند  
 و این بدیشان فروشد خریداری کنند و دیگر خبره سنگ لید که پیرماوت دختر راجه آنجا بود و راجه زن حسین و اسل  
 چتور از تواریخ اجمیر ماسه سلطان علا و الدین بنی والی و دیلی و او طبر بر چهار شصت و مغرب مایل جنوب شصت

و برآه دریا بمن تمام بسنگی پ رست و بدماوت را بخت است و شد را بسیار سپیدر آمد این حکایت را ملک محمد عالمی بزرگان  
 بندری بنیان شایسته نظم در آورده و دیگر بربال الفکر که قمار می در آنجا بسیار است و اینان منبع رود نیست از میان آب است  
 برآید و از جنوب بجا شمال که رود قنری بزرگ از رود قیل نهری دیگر در سموره عالم نیست اول به بیابانهای مغرب مرور  
 کند و ماصد و دژ نگار رسد و از آنجا به بیابانها و صحایب یونیه می رسد و از آنجا به ریاض مصر رسد تا آنکه بد ریاض روم بریزد و  
 و ایضا جزیره قمر است و در آنجا جماعتی باشند که آدمی را می رسد کنند و معاش ایشان بدان گذرد و دیگر نامیه است که اهل نامیه  
 مسخر نوریکان اند و خراج به بوزرگان گذارند چه هر روز به سبلی سبیل خج طعام می کنند و میاد از زند تا ایشان بیایند و بخورند  
 و اگر در آنجا نوریکان یک روز تا خیر شود مضرت برسانند و رقص گو یا گوزن توابع او ده سر و رقصه لعل پیر که متعلق شهر است  
 و دوسه گری روزمانده هر روز نوریکان جمع آیند حاکم آنجا چندین بخود به بوزرگان دهد و اگر در آن قصور شود بوزرگان از نام  
 خانه مردم شهر را برچه آنجا بیایند ضایع کنند و مطفلان آزاد دهند تا اکنون شنیده می شود که از چند سال حاکم آنجا بوزرگان را  
 چند روز متواتر به تیر کوفت بر دماغ بگریختند و دیگر شهر را حفظ و میلاب و جزایر خون و رعایا و برعایا و غیره ذکر هر یک از این  
 بلاد و جزایر مر قومه متعلق است بر قبایع و دیهات و این مصار از شهر ریاض بزرگ ربع غربی جنوب خط استوا است پس دو  
 ربع کوه ارض فوقانی جانب شمال خط استوا است از مشرق تا مغرب و یک ربع فوقانی غربی جانب جنوب خط استوا است و اعراف  
 می دارد و در ربع چارم فوقانی جنوبی خط استوا که طرف مشرق متعلق است بر جزیره یاقوت و آن بر جنوب خط استوا است و آن  
 و جزیره سرانند بر طرف شمال خط استوا که در افتاده پس خط استوا ما بین این هر دو جزیره می گذرد و جزیره یاقوت و آن بر جنوب  
 و اکثر از آن در میان بحر مطلق افتاده و در وی انواع یاقوت زرد و سبز و آن نبات و درین جزیره نوسه از جو اهر است  
 که آنرا در بلاد مشرق از یاقوت بهتری دهند و گران بهایند موزنین گویند و گفته که حق سبحانه تعالی آدم را بیا فرید و ملائکه  
 را بسجده او امر نمود و پس از بیک سجده نکرد و طاعت ابدی گرفتار گشت حق تعالی آدم را بهشت جای داد و آن بقوسه  
 جنت الماوا و بر دایره بوستانی بوده بر کوه جزیره ایست و ارتفاعش چند آنکه صد و بر آن مکنشیت آدم آنجا سکونت گزید  
 و باکل شجره منیه عاصی گشت و از آنجا بکوه سرانند که جانب شمال خط استوا متصل جزیره یاقوت است نزول نمود  
 پس درین صورت در هر دو بخش فوقانی کوه ارض جنوبی خط استوا است مسکن ایشان شده و است و اهل فرنگ که اکنون  
 ارمصار و جزایر یافته اند و آنرا دنیای نو نامیده اند و امر قمری شش گویند و مصار ارض شمالی را انگریزان یافته اند و امر  
 جنوبی را مردم اسپین بدست آورده و همچنین دیگران گویند که آن ارض وسیع و برابری دنیای کنه است که ناید آنجا رسیده ایم  
 چنانچه گذشت گفته که در فنیست همایست و پشت گفت که شاید فرنگیان در نصف کوه ارض تحتانی که مقاطر فوقانی  
 است یافته باشند اگر گویند که در ربع جنوبی خط استوا جانب غربی مصار و جزایر یافته اند اما امر قمری شمالی در ارض  
 فوقانی یافته می شود چه احوال کوه ارض فوقانی جانب شمال و جنوبی خط استوا از ابتدا ای تا انتها از روی کتب اسلام مرقوم شد  
 آنچه گفته که احوال کوه ارض فوقانی و تحتانی که کشوف دستور عبارت از دست ربع یعنی مصار و جزایر ماسوای الا قالیم که  
 جانب نهایت اقلیم مشرق آید و بدستور برین مصار و جزایر جنوبی خط استوا که آنرا دنیای خط استوا نامند مر قومه نمود و





میداد آن موضعیت از مشرق تا شمال جریر د یا قوت و عرض دو ازانده درجه و چهل دقیقه باشد یعنی بعد و دوری میداد از  
 اقلیم اول از طرف شمال خط استوا دو ازانده درجه و چهل دقیقه است و در از می روز در میداد اقلیم اول دو ازانده ساعت  
 و چهل و پنج دقیقه است و جایی جنوبی اقلیم اول یعنی طولش از مشرق تا مغرب سه هزار و نهصد و شصت فرسخ و کسری و پنج فرسخ  
 و جانب شمال از سه هزار و نهصد و چهل و شصت و سه فرسخ و در یک از طرف شرقی و غربی دو صد و هشتاد و سه فرسخ  
 و ساحت سطح این اقلیم شش صد و شصت و دو هزار و چهل و چهار فرسخ و نصف فرسخ است -

بیک شهر است از توابع امین و آنجا غنیمت است که از آن زیر قاتل می گیرند و ضبط می نمایند و در هیچ موضع آن درخت  
 نیست چنانچه درخت تسان در دیار مصر -

مقتار شهر است نزدیک بحر محیط سوار آن شهر و دیوار خانه های ساکنان آنجا همه از نمکست و در های ایشان نیز از نمک است  
 بزرگ نمک است و در انبی آن همه شوره زار است و باغ و درخت آنجا نباشد و عجب آنکه آب چاه های آنجا همه شیرین است  
 و نمک از آنجا شهر سودان برند و قیمت تمام فروشند -

مکر و دهریت بزرگ از بلاد سودان و مردم آن شهر بعضی کا فرند و اندک مسلمان و کفار آنجا همه از مردوزن برهنه باشند  
 و مسلمانان آنجا جامه های دراز پوشند بر وجهی که خادمان داخلی نامی ایشان گرفته همراه روند و آنجا حیوانیت که از پوست او  
 سیرازند خالص است که آهن بر آن گذارند و راقم حروف این چنین سیر در سلطه خانه عمده الملک امیر خان دیده -  
 جزیره لنسا در بحر چین است آنجا همه زنان باشند و مرد نباشد و گویند که زنان آنجا از باد استن شوند و بوقی



آبخا درختی است که چون از سیوه آن بخورند بدختر است بدن شوند و بر دانه آبخا چشمه است که چون زن از طهر در آن غسل کند اکثر آئینن خیرت بشوند

**سلجما** شهر است بزرگ در جنوب مغرب نزدیک بلاد سودان و نهری عظیم دارد و بر کنار آن نهر باباطین و نخل بسیار است و از غنی که در آن زراعت می شود از هر جانب دوازده فرسخست و در هر سال شصت هزار آن زراعت شود و اکثر زیاد از شصت زراعت کنند محصولات آنرا کسی نمی خورد و اکثر مردم آبخا متببول باشند

**سقایی** شهر است در نهایت بلاد یمن و آن غیر متغلب است مردم آبخا مگس خوانند و گویند که دوت بران باغ است **مذریل** از بلاد چین است مستقر مال و آبخاست قطر آن سافت یک روزه راه است و از قنار سوران نوزده دراع است و عجب آنکه بر سر نهری عظیم است و آن شصت بخش می شود هر بخش از آن از بالای یک دروازه میریزد و نصف از آن آب در خارج شهر صرف زراعت و باغات می شود و نصف دیگر در شهر در سه آید و هیچ خانه نیست که در آن آب روان نیست و آبخا فواکه و انواع طیب و جواهر بسیار می باشد و گمانه خانه های آبخا همه از جوب اینبوس است و اکثر سالکان آبخا کافرنند و گویند که غلامان خرنند و بر لفظیان وقت کنند و از داخل سخاوت دارند **شیخ** قریه است بزمین یمن از عجایب آبخا شقی است ناقه هر کس که والد از آن باشد نتواند که از آن شوق بگذرد **شیلا** از بلاد چین است آب و هوای نیک دارد و مرض کم باشد و اگر بیمار در آبخا آید صحت یابد چون آب بر زمین آبخا ریزند بوی شیر آمد مردم خوبصورت و در آبخا است و مگس و زنبور و سایر هوام آبخا کمتر باشند

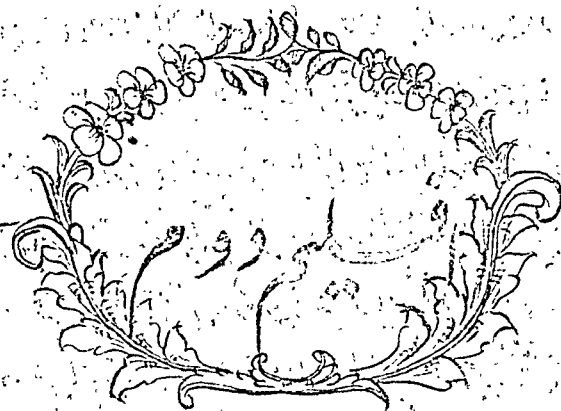


جدول اختراع را رقم حروف در معرفت اسمی و عمر آدم علیه السلام و اولادش تا شام بن نوح و تولد شدن پسران  
در عمر پدران و همه عمر آدم علیه السلام در تولد شیت و دیگران بوقت و ایام دعوت و نزول صحایف و مضمون آن و  
شمریت و اختراع معجزات و قوم و نسب و مدفن هر یک

## جدول تسلیم اول

شام و عام و شیت	نوح	ملک	منوچ	ادریس	برو	مایل	شان	ابوس	شیت	آدم علیه السلام	اسامی
شام و عام و شیت	نوح	ملک	منوچ	ادریس	برو	مایل	شان	ابوس	شیت	آدم علیه السلام	اسامی
نوح	ملک	منوچ	ادریس	برو	مایل	شان	ابوس	شیت	آدم علیه السلام	اسامی	ابن
عمر شام	یک هزار و سیصد و شصت و شش سال	یک هزار و سیصد و شصت و شش سال	یک هزار و سیصد و شصت و شش سال	یک هزار و سیصد و شصت و شش سال	یک هزار و سیصد و شصت و شش سال	یک هزار و سیصد و شصت و شش سال	یک هزار و سیصد و شصت و شش سال	یک هزار و سیصد و شصت و شش سال	یک هزار و سیصد و شصت و شش سال	یک هزار و سیصد و شصت و شش سال	شون عمر
پانصد سال	پانصد سال	پانصد سال	پانصد سال	پانصد سال	پانصد سال	پانصد سال	پانصد سال	پانصد سال	پانصد سال	پانصد سال	تولد پسران
											در عمر پدران
											همه عمر آدم و اولاد
											شیت و دیگران
											بخت
											در عمر
											پانصد سال
											ایام دعوت
											مضمون
											صحایف
											آدم
											علیه السلام
											اختراع
											معجزات
											قوم
											نشت
											مدفن

این جدول در بعضی نسخ در اول کتاب مذکور در بعضی نسخ در آخر کتاب مذکور است



بمختصری منسوب است و چهار او شش از آنجا است که در ازترین روز به سیزده ساعت و نصفی رسد و چهار دوم آنجا که ارتفاع قطب بستی و چهار درجه و نصف و بعد پس بود تقریباً و آبجای این اقلیم از مشرق بود پس بر وسط بلاد چین و شمال سرانند پس در بلاد هند و قندهار و وسط بلاد کابل و جنوب بلاد کرمان گذرد و بعد از آن بحر فارس را قطع کند و بر وسط بلاد رفته و افریقه و شمال بر بزر جنوب فردان و وسط بلاد بر ناینه گذشته به بحر اوقیانوس منتهی شود و مسافت سطح این اقلیم پانصد و هشتاد و دو هزار و شصت و شش فرسخ است و هفتاد و هفت شهر و بلقوی سه صد و پنجاه و دارد و از آن جمله بکشد شهر که داخل دیار عرب و هند است گفتا کرده میشود و دیار عرب که مدینه و یامیه و بادیه شام و مصر است و از آنکه معظمه آنجا که دویست و سی فرسنگ گرفته اند جزیره عرب است و ایضا ما بین بحر فارس و بحر حبشه و در فلات نیز داخل جزیره عرب است و ازین مسافت نیکی تعلق با قلم دوم و نیم با قلم سوم میدارد و چون کسیه جایز که است و خانه خدا در بیت هر زینیه شروع از آن شهر بنیاید که معظمه که تمیم عبارت از آن بوده است و آن شهر نقطه الراس محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و ابوبکر و عثمان و عمر و علی و اکثر صحابه که ام رضی الله عنهم است و آنجا بنیای و خلفای راشدین دوازده امام در مدینه منوره مرقوم قلم کرد و دو که بنای موحده موقع خانه کعبه را گویند و اطراف که تمام کوه است مثل اشخان و اشب و بلخ و ابوقیس از عبداللہ بن عباس مرویت که اول کوچی که بر روی زمین مخلوق گشته ابوقیس است و قبر آدم صغی علیه السلام بقبر در آن کوه است و شق قمر نیز در آن کوه واقع شده بود گویند هر که دو گله گو سفند بر سر ابوقیس خورد و دام الحیات از در سر این باشد و عقب ابوقیس خیل جندمه است که در آنجا قبر هفتاد و بی است و ایضا صفا و مروه است آورده اند که صفا و مروه دوزن اند که در خانه کعبه به امر زنا سازد نموده بودند حق تعالی ایشان را سنگ گردانید مردم همه عبرت هر یکی بر کوچی نهاده بودند و آن دو کوه بنام ایشان موصوف گردید و صورت ایشان تا زمان محمد صلی الله علیه و سلم بوده و در وقتی که لشکرتن تبان مامور گشته و آنها را سر شکسته و دیگر کوه خراست که محمد صلعم پیش از وحی در آنجا بخلوت می نشست و جبرئیل عسم فر آنجا وارد میشد و دیگر جبل ثور است که محمد صلعم از فاران کوه بمیدید و طیبه هجرت نموده و بدایت جبل ثور از میان کوه مدینه معظمه است و تا شام مقید شود و بی دو حص رسد و از آنجا به انطاکیه کشیده بر دریای طرستان گذرد و بر نواحی دیار دیالمه و کیلان قزوین و رمی و جرجان و دامغان و طوس و نیشابور عبور کرده تا حرد و غور و غرستان و بلخ گذرد و از آنجا بحر خزره سرانند رفته به بحر محیط منتهی شود

و بعضی را اعتقاد است که کوه قاف عبارت ازین کوه است و خانه کعبه ده نوبت نباشد اول ملائکه زمین ابرسوده حضرت رب العالمین در میان  
 بیت المعمور خانه ساخته که هرگاه ملائک آسمان بیت المعمور را طواف کنند ملائک زمین در بیت الحرام هم طواف بجای آورند و مدت نیاسه  
 بیت الحرام بعد از بنای بیت المعمور چهل سال بوده و بنای دوم بنای آدم علیه السلام است که بتعلیم جبرئیل آدم و حوا زمین را بر سر کرد و در آنجا  
 از گل خانه ساخته و فاصه میان این عمارت تا زمان بناسه ملائک دوازده هزار سال بوده سوم بنای اولاد آدم که در زمان شیش  
 علیه السلام خانه از گل و سنگ ساخته که تا طوفان نوح علیه السلام باقی بوده چهارم بنای حضرت ابراهیم علیه السلام پنجم و ششم بنای جبرئیل  
 و عاقله است هفتم بنای قنبر و کعبه است هشتم بنای قریش است و قریش ارتفاع خانه را نه کوه از بنای ابراهیم بلند گردانیده است و هشت دره  
 ساخته بودند و در آنوقت محمد صلعم بیست و پنج و بقول سی و پنج سال عمر داشت نهم بنای عبداللہ بن مرثد است که چون هنگام محاصره نمودن حصین بن  
 نمیر سکوتی در عهد بنی مرثد بود و یوسف را که در آنجا پناه یافته بود هر آنکه عبداللہ بن مرثد از فوت یوسف خانه را ویران ساخت  
 بر طریق بنای حضرت ابراهیم بناماد و هم بنای حجاج است آورده اند حجاج ابن یزید را بقتل رسانید و بعد از ملک مردان نوشت که بنی یزید  
 چیزی در بنای کعبه افزوده که در زمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوده عبداللہ در جواب نوشت هر نوع که در وقت جا بایت بوده آن  
 چنان بساز حجاج در سنه هفتاد و چهار هجری آنچه ابن یزید داخل کرده بود بیرون نموده باقی را چنانچه بود بگذرشت و خانه کعبه مربعه شکل واقع  
 شده و طولش هشت و چهار و یا هشت گز و دوازده رسن و شش است و عرضش بیست و سه دره و شش و در ارتفاع بیست و هفت دره بوده  
 و دوازده رسن جانب مشرق است و حجر الاسود که استیلام آن از جمله فساد است چ است بر رکن شرقی است بر در خانه موضوع و در عیاب البکاء  
 از عبداللہ عباس منقول است که هیچ چیز از بهشت بر زمین نیست مگر حجر الاسود و مقام ابراهیم سنگ است که ابراهیم علیه السلام در وقتی که مردمان  
 را حج میخواند بر آن می ایستاده و اثره منق قدم آن جناب در آن سنگ بهشت اصبع است و دیگر جایه زمزم است که از برکت قدم اسمعیل علیه السلام  
 ابن ابراهیم علیه السلام پدید آمده و آنچه هم مجاذی در خانه کعبه است و آب آن تشنه را سیراب سازد و گرسنه را از جوع اطمینان دهد و هر قدر  
 که بردارند کم نشود و خوردن و غسل کردن آن فائده دهد و الفیاسی الحرام است که طوشش را بعضی سه صد و برخی سه صد و هفتاد دره  
 گفته اند و عرضش راسه صد و پنجاه دره و چهار صد و سی و چهار ستون دارد و خانه کعبه در وسط مسجد واقع است از عبداللہ عباس منقول است  
 که نه استه ام که شهری را که یک نیکی را در روی صد حساب کنند مگر که گفته اند که داخل حرم جهت ادای حج و عمره امین است که از عقوبات حرام  
 که قبل از حج کرده باشند و بقول اصح مقهور است و اولیا هر شب در حوالی آن خانه حاضر شوند و جنیان سینه رسم طواف بجا آورند و هیچ پند  
 بر بام خانه کعبه نشینند و بر بالای فانه طران نکنند و آن همه کیوتر که در حرم باشند هرگز بیخال در آنجا نمانند و از نزد سلطان سلمان ابن  
 سلطان سلیم والی روم در هند و چهل هجری نمره بکاه داشت نموده ابن مصرعه تاریخ است حج گفتم سوی مکه آمد آب غفرات  
 و اخراجات مکه عظمه از بادشاه روم تعلق میب دارد و تاریخ ثبت است که اسمعیل فوج ابن ابراهیم خلیل المدینه پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ  
 وسلم بعد و شام متولد شد و در طفلی ببلای هجرت مبتلا گشت چه ابراهیم علیه السلام او را با مادرش با جره ببا بر رشک بردن ساره زوج  
 خویش با شاره او در بیابانی آب بر زمین خراب که پیش از طوفان نوح در آن موضع خانه کعبه بود بگذشت و بر رفت و در آنجا از زمین اسمعیل  
 علیه السلام چشمه آب که زمزم نامند پدید آمد و طائفه از قبایه جبرهم و قبایه فطور ساکنان من آنجا به اجازت با جره متقیم گشتند و آن موضع رو  
 به آبادانی نهادند اسمعیل در قبایله جبرهم نشو و نما یافت و بقیه عربی بیا موخت و در سالی یکبار ابراهیم علیه السلام بدینش آمدی و همچنان

سواره ساختی توقف نموده بازگشتی چه از طرف سازه با سوار فرود آمدن نمود و اسمعیل بعد از فوت مادر و دخترهای از قبایله جزیمیان بخوار است و آخر اورد  
 بود عطا بر اسم طلاق داد و زنی دیگر از ان قبایله بنکاح اورد و بنحاله خویش جا داد و ابراهیم علیه السلام با مررب النان خانه گنجینه بنا نهاد و کتاب  
 حج از پدر بر ما موقت و ابراهیم علیه السلام تولیت آن خانه با اسمعیل داد اسمعیل علیه السلام بریاست که رسید و ابراهیم علیه السلام بشام  
 بازگشت و بعد چندی در گذشت اسمعیل بزیارت مرقدر بشام رفت و بعد از ان بدعوت عمالهقه مبعوث گشت و صنعت وی سر تراشیدن  
 بوده و بشکار شریک تمام دهشتم و او را دوازده پسر بوده بعد از فوت او پسرانش قید از وثاقت بحرم اقامت کردند و دیگران در دیگر بلاد  
 عرب توطن کردند قید را بعد از اسمعیل در مکه بریاست قوم رسید و نور محمد صلی الله علیه و سلم از اسمعیل به قیدار انتقال کرد و بعد از قیدار  
 پسرش حمل بجای او نشست و همچنین ریاست از سلف بخلت میرسد تا آنکه عثمان بن عفان رئیس شاد و اولاد قیدار و نایب بسیار شدند و مکه  
 را گنجایش نماند لاجرم طائفه از حرم بیرون آمدند و هر که از ایشان سفر گزیدید سنگی از سنگهای حرم با خود بردی و بنیازش بختی تا آنکه با عوا  
 شیطان رفته رفته آن کار به بت پرستی کشید و ایشان با وجود آن در تعلیم حرم و سناسک حج دقیقه حمل نگذاشتند و سی بالجه عدنان از اجداد  
 محمد صلی الله علیه و سلم است و آن جناب چون نسبت خود را به عدنان رسانید می فرمودی که کذب النسابلون من فوق عدنان و نسبت عدنان  
 به قانع پسر بزرگ بود و علیه السلام می پیوندد و بعد عدنان پسرش معبد بن عدنان بریاست قوم رسید و همچنین از سلف تا بخلت مور  
 ریاست رسیده تا آنکه نصر بن کنعان از اولاد معد جانشین گشت لقب او قریش است و قریش دانه است بجر مکه مستولی است ترددت  
 بحر چون او بر ساه عرب استیلا داشت لهذا او را قریش گفتند و بعد از او پسرش مالک بن نفیره پس از او پسرش قهر بن مالک بریاست  
 رسیدند تا آنکه عبد مناف بن قحط بن کلاب رئیس قوم شد و نور محمد صلعم به عبد مناف انتقال کرد و عبد مناف را دو پسر توأم آمدند هاشم  
 و عبد شمس که پیشانی ایشان بهم پیچیده بود آن را بشمشیر جدا کردند حاضران گفتند این علامت است که اولاد ایشان با یکدیگر عداوت برزند  
 و میان ایشان خونهای ناحق ریخته شود بالاخر چنانچه عبد مناف را دو پسر دیگر بودند مطلب و نوفل و بعد از عبد مناف پسرش هاشم  
 بن عبد مناف بریاست قوم قریش رسید و هاشم عمر نام داشت و هاشم لقب اوست و قتی در سال قحط از مکه بشام رفت و از آنجا مال بسیار  
 بکمه آورد و نان خشک می شکست و عوب را به یزید ضیافت میکرد و از ان به هاشم شتهار یافت و هاشم در لغت شکستن نان باشد و اول کسی  
 که نان در اسکنه شکست و منو هاشم با و منسوب اند و برادرش عبد شمس که توأم بوده جدایی سفیان و سعاده است بالجه هاشم و قتی جوانی شد  
 و سلمی را که از اشرف مدینه بود بنکاح در آورد و پدر سلمی عمده کرد که هرگاه او حامله شود بمدینه اش فرستند تا فرزندانها متولد شود و نشود و نمایا  
 پس چون سلمی حامله شد بمدینه رفت عبد المطلب آنجا متولد گشت و هاشم در آخر عمر بشام افتاد و در گذشت و وصیت کرد که کمان و علم اسمعیل علیه السلام  
 که از آبا و اجداد میراث رسیده برادرش مطلب نگاه دارد و چون پسرش از سلمی متولد شود آنرا باورساند و هاشم شش پسر داشت و از ایشان  
 است امید پدر و مادر علی علیه السلام بالجه بعد از هاشم برادرش مطلب بن عبد مناف بریاست قریش رسید و پسر هاشم که از سلمی بود  
 آمد با ابوالحارث عبد المطلب بن هاشم موسوم گشت و او بمدینه نشو و نما یافت و می بود تا آنکه یکی از قریش بمدینه رفت او را که خرد بود دید که  
 می انداخت و میگفت که ابا ابی هاشم آن مرد بکر بازگشت و مطلب گفت که برادر زاده آنرا به مدینه دیدم بر ایشان حالی بود مطلب از مکه  
 سوار شد و بمدینه رفت و بی وقفه مادر و خویشان او ابوالحارث عبد المطلب را در لبت خویش ساخت و روی یکانه نهاد چون ابوالحارث  
 جامه های انما سب داشت هر که از مطلب می پرسید می گفت که این غلام من است لاجرم بعد از مطلب شتهار یافت و بعد از عم ابوالحارث

عبدالمطلب بن هاشم بریاست قوم رسیده طائفه از غلامی از اوست پرست شتر رز و دامیه گویند آب آفتابا که فریاد باشند و در لیل و نخل  
سطور است که او بمیدان قایم بوده و از آثار اوست حفر چاه زمزم چه در وقت لغت بن کنعان و یا مالک بن نصر شش قبیله جرهمیان از راه  
حد خا و زمزم را انباشتند و از بنی هاشم را ساختند و آن ناپدید بود و بعد المطلب بر طبق روی آن را حفر کرد تا آنجا پدید آمد منقول است که چون  
ابرهیم بن ابی بنیصر بن هاشم خاتمه کعبه با فیلان کوه پیکر بدان می رود رسیده عبدالمطلب نزد او رفت ابرهیم او را اعزاز کرد و به پهلوی خویش جا داد  
عبدالمطلب گفت شتران مرا لشکران تو گرفته اند بفرمای که باز دهند ابرهیم بر بنحید و گفت تو بسیار قریبی و شرف ایشان کعبه است و من بویرا  
کعبه آمده ام از انبختن گفته و شتری چند که قیمتش معلوم است در خروستی آن خانه را پر در دگا رست و اما دو آنکه محافظت آن نمایم بن خداوند  
شترانم مرا ازان سخن باید گفت ابرهیم بفرمود تا شتران او را باز دادند عبدالمطلب باز گشت ابرهیم و لشکر یانش بزخم سنگ طیار ایسل مالک  
شدند و عبدالمطلب در سال هشتم از ولادت رسول صلعم وفات یافت و او بقوسه ده پسر داشته یکی از ایشان عبدالمطلب پدر محمد رسول  
صلعم علیه وسلم است و او قبل از تولد محمد صلعم در گذشت و دیگران پیش از بعثت رسول صلعم در گذشتند مگر چهار کس که زنده ماندند ابو طالب  
که پدر علی علیه السلام است و ابولهب و حمزه و عباس و ازین چهار کس دو کس حمزه و عباس و بقول امامیه ابو طالب ایمان آوردند و ابولهب در  
ضلالت گرفت و دو دیگر عبدالمطلب را چهار دختر بوده و ازان جمله است صفیه که نیک که صفیه روزی نزد رسول صلعم رفت و باغت که دعا کن یا بیشت  
بروم رسول فرمود که زنان پیر بهشت نروند صفیه بگریست رسول فرمود تا گیسویش که زنان پیر اول جوان شوند آنگاه به بیشت روند قال شتر  
تعالی انا انشا ما بین انشا فجدنا بین ابکار قال بن سنان النبی برایت مؤلف صحیح صادق از اولاد اسمعیل و از انبیا سیر است دختر او محمد صلی الله علیه و آله  
اسمعیل کی پیغمبری بر حقست و او در وفات که خبر از پیغمبر علیه السلام از محمد صلعم است بعثت شتر و صاحب فرستید و آن بود قتی غنم که از چهار ماه در دیار عرب شتعل بوده  
نبد از دفع و سیت تاسه روزه راه در روشنی آن مردم نترسان راست چرانیدند و بر دوش سوسه و دو پیغمبری ازان نمودی بالتاس قوم انتخاب آنجا  
رفت آن سبب را بعضای خویش زود و آن خاموشی شد پس گفت اجل من نزدیک رسیده بعد از درگ من پس از سه شب گذر فری بر قبه من آمد و من  
بانگ کن باید که آن را بکشند و شکنش ننگافه بر قبر من زنده تا از خاک بر آیم و شتر را از حال دنیا و آخرت خبر دهم و این حکایت را شیخ محب الد  
الله آبادی در شرح قصه فی الحکم شیخ محی الدین غری در قصه خالدهای به عنوان خوب شرح کرده با لحاظ موجب گفته او که زهر آرد و بانگ کرد خویشان  
خالدهای قوم شدند و بنابر آن که اکثر از قبر بیرون میاید این مار رنگ و عار باشد و گویند دختر خالده علیه السلام در کسین نزد محمد صلعم آمد انتخاب کرد  
مبارک خود بگشود و او را بر آب نشاند و گفت مر جبا و سورة اخلاص از محمد صلعم شنید گفت پذیر من این را بسیار قرات میکنم و در پیشه خود  
در از منته سابق شرب نام داشته چه بیشتر بن قاهر آن را بناماده و رسول صلعم آن را مدینه خوانده بر اینینه بمدرینه شتر را یافت گستان فدان  
دارد و هوایش بسیار گرم است و آب روان در آن شتر توان یافت آورده اند که در میان مرقد و مشرف محمد صلعم قطعه است از قطعه با سبب نیست  
و بر شمال مدینه کوه احد است و بر جنوب آن جبل بربه و بر بطنه که در باب آن احادیث وارد گردیده در اصل بلده واقع است و هر مردی  
و غلیل که ازان آب بخورد و غسل کند البته شفا یابد و دیگر بیهر المسک چا هست که محمد صلعم آب دکان خود را در آن چاه انداخته و بیماران آن شهر را تا  
اکنون از استعمال آن آب شفای کلی حاصل است و ایضا سجد رسول صلعم ستم آنجا است و قتی که انتخاب از یک مخرجت فرموده بعد بینه طبعه رفت و منبع  
که اکنون مسجد است یعنی ساده بود رسول آن مکان را بخیرید و مسجد خانه ساخت از چوب خرم و خشک خام بعد از ان عثمان بن عفان بران بنی  
میفرود و دیوارش از سنگ بر آورد و بهشت را از چوب شاخ ساخت و ولید بن عبدالمطلب مروان در عهد خلافت خویش ثمانی دیگر ختم کرد

در توفیق الاقوال

و بعد از خلیفه عباسی آن را وسیع گردانید و مأمون عباسی در عهد خویش متصرف آنجا شد و آن  
بقعه گشت و این حواریان در عهد خویش کسان بدین فرستاد تا در جنوب مسجد و مدرسه و حمام ساختند  
و پیش ازان در آن بلده حمام نبود با جملة در فضیلت مسجد رسول صلی الله علیه و آله و سلم احادیث بسیار واقع  
است و گورستان بقیعه در مشرقی شهر واقع است و ابراهیم ولد آنحضرت و نبات آنحضرت و عباس و  
ابن عبد الملک و امام حسن و امام زین العابدین و امام مجرب و امام جعفر صادق و بسیاری از صحابه  
رضی الله عنهم اجمعین در آن مقام مدفون اند و از جمله خواص مدینه آنست که هر که آنجا برسد بوسه خوش  
شود و غبطه در آن شهر بیشتر از موفج دیگر بوسه دهد و هرگز بد آنجا طاعون نباشد و دیگر از بجه  
معمومین بغیر از امام موسی کاظم که در منزل احوال که میان مکه و مدینه واقع شده و امام محمد باقر  
که در سامره متولد گردیده و در آن بلده بوجود آمده اند از پوشیده روایتست که در مدینه طبعه در نه  
شش صد و چهل و نه هجری از آن عظیم برنشال رسد که از دور آید ظاهر شد و آن گاه که گویا  
زیاده می شد و در روز بدین طبعه بقیع گذشت و از غیب آن زلزله عظیم آمد و آن غیب زلزله مکرر شد  
و سه شبانه روز برین منوال ماند و بعد ازان هنگام چاشت از دوشیده آتشی ظاهر شد که از ارتفاع  
سه سار و طوشش مقدار چهل فرسنگ و عرضش یک فرسنگ و ازان دودی سفید برخاست  
و بر بنشال ابر سفید بر آسمان نشت بست و کوه کوه زبانه میزد و اشتعال آن بر تپه بود و گویا دود  
از بیوت مدینه شعله افروخته اند و چند روز برین منوال ماند بعد ازان چون سیل روان شد و بر سنگ  
که می رسید آن سنگ چون سرب سیگداخت و مادام که گرم بود سرب خ سس نمود و چون سرد می شد  
مانند خمیر پخته بود و مادام النار که این آتشها ازان منبعث نمی شد در فرقیقه بود و او سر چون رود در آن  
روان شد و خلق را گمان آنکه مقدس خدای مردان و زنان و حیوان غل کر دند و استغفار خواندند  
و آخرت سبادت جنتند آنست بدینگونه گذشت و چون سیل آتش روان شد زلزله باهستاد بر آن  
مطالع کشته گان پوشیده نمائند که چون پاره از احوال آتش فروخته آمد بحال از اخبار محمد صلی الله  
علیه و آله و سلم که در آن شهر استقامت داشتند و اخبار غلست فرمودند و نوشته می شود و اخبار  
سرور انبیا محمد صلی الله علیه و سلم در ولادت آنحضرت اقوال بسیار است را تم حروف ازان یک وقت  
اکتفا می کند که آن جناب بعد از گذشتن چهل سال از سلطت نوشیروان عادل در مکه معظمه متولد شد  
و از زمان بعثت صلی الله علیه و آله تا ازان ولادت آنحضرت بروایت ابن عباس از سیر طایعین ششصد سال  
گذشته در سال عام الفیل که عبارت از سالیت که ابریه و اسالین تخریب خانه کعبه آمده بود بروایت  
ابو المعین روز دوشنبه دوازدهم ماه ربیع الاول مطابق ستم ماه نیان اتفاق افتاد و قتی که محمد صلح برادر  
چهارده کنکره از سر قاپ ایوان نوشیروان بافت و شکله فارس شد و در دوازده شک گردید



در آن جناب گفته کرده وفات بریده بوجود آمد بر شش عبدالمطلب او را سحرا نام کرد و شش پلنگ لقب او ست و بقول محمل  
 تمام پیش از آنحضرت زیاده بر شد تن نبوده بالجمله آن حضرت خاتم انبیا است و خاتم از اولی العزم احسن باشد لقب  
 آنجناب را اول مادرش آمنه شیر داد و چند روزی گوشت کبوتر را لب و بعد از او حلیمه نامت رضاع غیر داد و در  
 سال ششم از ولادت آنحضرت آمنه مادر آن جناب وفات یافت و در سال هشتم از ولادت آنحضرت عبدالمطلب  
 نوشیروان عادل و خاتم طائی که در سخاوت باو مثل زنند بمردند و در سال سیزدهم از ولادت آنحضرت ابو طالب  
 عزم تجارت شام کرد و آن جناب بحسب استدعا بشام برد و در سال بیستم از ولادت آنحضرت زبیر بن عبدالمطلب  
 همراه خود بین برد و در راه خوارق عادات از آن جناب بسیار مشاهده کرد و در سال بیستم از ولادت ملائکه بر آنحضرت  
 ظاهر شدند و در سال بیست و پنجم آن حضرت از طرف خدیجه تجارت شام رفت و باز آمد و همداران سال خدیجه را که  
 چهل ساله عمر داشت بخراست و آن جناب اول باور رسید و ابو طالب بیست سه ماهه و بقولے بالفرد ورم و بروی  
 چهار صد شقال طلا مسدود کرد و در سال سی و پنجم از ولادت آنحضرت خباب رومای که خانه کعبه را از نو بنیاد  
 نهادند و همدارین سال بروایتی فاطمه زهرا از خدیجه متولد شد و در سال سی و هشتم از ولادت آنحضرت از غیب آنرا  
 می شنید و روشنائی می دید و در اوایل سال چهل و یکم از ولادت مطابق سال بیست و نهم و یا نوزدهم از سلطنت  
 خسرو پرویز نزل دس اتفاق افتاد از آن جمله شش ماه و سه بخواب می آمد بعضی از محققان در تاول رویای  
 صالح جزوین السینه و اربعین جزوین النبوت گفته اند چه در وحی نبوت و سه سال بود چنانچه گذشت پس خواب صالح  
 برین حساب یک جزو باشد از چهل و شش جزو نبوت چرا که بیست و سه سال چهل و شش حصه باشد بهر حصه شش ماه  
 است و بعد از آن بوسیله جبرئیل علیه السلام نزل وحی در بیدارست میشد و اول روزیکه وحی در بیدارست  
 فرود آمد روز دوشنبه ماه رمضان بود که بر سر زکوة حرا جبرئیل علیه السلام آمد و آن جناب گفت اقرا آنحضرت  
 فرمود که من امی ام جبرئیل آنجناب را بیشتر دو گفت اقرا باسم ربک الذی لا اله الا هو اعلم پس جبرئیل پاشنه بر زمین  
 زد و چشمه آبی ظاهر شد خود و منوکر و محمد صلی الله علیه و سلم را تعلیم نمود و پیش رفت و آن جناب با و اقتدا کرد  
 و دو رکعت نماز گذارد و پس تا آنکه نماز پنجگانه فرض شد گاه گاه دو رکعت نماز گذارد و بالجمله آنجناب به نبوت و  
 غفرت مبعوث گشت و از بعثت تا سه سال خلق را خفیه دعوت میکرد پس با ظهور آن مأمور گشت و اول کسی که  
 بر رسول ایمان آورد خدیجه کبره بود و بعد از او علی و زید بن حارث و بعد از او ابوبکر تصدیق کرد و ایمان  
 آورد و گفته اند که در میان آوردن خدیجه اول زمان و علی اول صبیان و زید بن حارث اول مولی و ابوبکر اول  
 رجال احرار اند و بعد از ایشان عثمان بن عفان و زبیر بن العوام پس صفیه بنت عبدالمطلب که ذکرش گذشت  
 و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص و طلحه بن عبد الله که از جمله عشره مبشره اند و دیگران بعد ایشان  
 ایمان آوردند و همدارین ایام اخیه و شیاطین از صعود آسمان ممنوع شدند و در سال خیم از بعثت  
 یازده مرد و چهار زن از مومنان که بنا بر شداید اضرار کفار به مبشره هجرت کردند و عثمان بن عفان باز و جده

خود رفت بنیاد رسول صلعم از آنجمله بوده و در سال ششم از بعثت حمزه بن عبد المطلب و عثمان فاروق بن الخطاب  
ایسان آوردند و در اوائل سال دهم از بعثت ابوطالب عم رسول صلعم درگذشت اما سیه گویند که او به ایمان مرد و بعثت  
علما گویند که کفر بر چهار نوع است اول کفر انکار که حق تعالی و محمد صلعم را نشناسد نه بدل و نه بزبان و دوم کفر جود که  
حق تعالی و محمد صلعم را بدل نشناسد اما بزبان اقرار بکنند چنانچه کافران یهودیه محمد صلعم سوم کفر لفاق آنکه بزبان  
اقرار کنند اما بدل اعتقاد نکنند چنانچه چهارم کفر عناد که بدل خدا و رسول صلعم را نشناسد و بزبان اقرار کند اما اعتقاد  
نشود مانند ابی طالب و مقرر است هر که شصت به یکی از این انواع اربع باشد از مغفرت الهی خارج است بالجمله  
بقول بعد از سی و پنج روز از فوت ابی طالب خدا پیغمبر کبریه درگذشت او افضل اموات مؤمنین بوده است  
تا او زنده بود محمد صلعم زنی نخواست بعد فوت او همدین سال نایثه بنت ابی بکر و سوده را بخواست و عقیقه  
در الوقت شش ساله عمر داشت و زفاف او بعد از سه سال اتفاق افتاد و در سال یازدهم از بعثت برتقا  
مؤلف میر معارج النبوة محمد لاج روئے نمود و در روایت حق تعالی که محمد صلی الله علیه و آله وسلم شده و خلافت  
که چشم سردید و یا به چشم دل دید از امام حسن و مالک و عکرم نه روایت است که به چشم سردید و شیخ سعید  
گویند که محمد صلعم را با روح و جسد در بیدار کسی یا سمان بردند و حق تعالی را به چشم سردید و امام ابوبکر  
در تاج المذکرین گویند که حق تعالی جمیع احساسات از محمد صلعم سلوب ساخت و از چشم مبارکش نور  
کیفیت را برداشت و بعد از آن در کسوت نور بردل آنحضرت ظهور فرمود تا از نور دل آن نور ساطع را شاهد  
کرد و سر مدرویش از گروه صوفیان گوید که هر کس که سر حقیقتش باورشده بود و پهن هزار سر  
پیدا و رشت و ملا گوید که بر فلک شد احمد و سر مد گوید فلک با احمد و رشت و با جمله در معراج به اشاره موسی  
علیه السلام پنجاه و هفت تنج وقت نماز رسید که فجر و ظهر و عصر و مغرب و عشا باشد همدین  
سال فارسیان بر وایتی در سال دهم بر روم غالب شدند اندرین باب کفار بر مسلمانان طعن کردند  
و بگفتند بر رومیان که صاحب کتاب انجیل اند فارسیان که صاحب کتاب نیستند غالب آمدند ماینه کتاب  
در ابریم بر شما که صاحب کتاب یعنی قرآن هستید غالب آیم درین باب نزول سوره الم غلبت الروم و کرد  
بنسب ابوبکر با کفار هر آنکه در سال بفتح سمنین که عبارت از سه یا نه سال باشد رومیان که صاحب کتاب  
انجیل اند بر فارسیان غالب آیند و دیگر ایمان آوردن جنیان در تواریخ به شرح و بیست ثبت است  
همدین سال بقول ملامحین که مؤلف معارج النبوة است در سال دوازدهم از بعثت شش نفر  
از اهل مدینه که از قبیلہ خرنج بودند بوضع حقت بخارست رسول صلی الله علیه و آله وسلم آمدند و ایمان آوردند  
و بر وایت مؤلف تاریخ صبح صادق در سال دوازدهم از بعثت دوازده کس از مدینه لطواف کعبه  
آمدند و ایمان آوردند و همدین سال سی و دهم از بعثت مسلمانان بنا بر شریعت اضرار  
کفار بموجب امر آنحضرت از که متعاقب یکدیگر بمدینه هجرت کردند تا آنکه با محمد صلی الله علیه و آله وسلم جز ابو بکر و

علی عرم در که کس از اصحاب نماند و بروایت مؤلف صبح صادق در سبت و ششمین صفر سال چهارم و هجرت از  
 بخت محمد صلعم ابی بکر از که بمیدینه هجرت کردند و در ماه ربیع الاول بمیدینه رسیدند پس از سه روز علی علیه السلام  
 که بموجب امر آن جناب صلعم بنا بر شریعت نفس خود را فدای محمد صلی الله علیه و سلم نموده بمیدینه هجرت  
 کرد و بخدمت آن جناب پیوست و کتبان جو با تسان اسکاٹ از کتب فرنگ بار اقسام میگفت که در سال  
 ششم مد و بیت و دو که از تولد عیسی علیه السلام گذشته بود محمد صلعم از که بمیدینه هجرت فرمود  
 و قالیح با سه سنون هجرت رسول صلی الله علیه و سلم و قالیح سال اول در سال اول از  
 هجرت آن حضرت علیه السلام در محله قبا مسجد قبا بنامش آورد و درین سال نماز ظهر و عصر و عشا که در وقت  
 بود چهار رکعت مقرر شد و اذان یقین فرمود و اذان بخواند و او در آن سال که تکی زبان هم داشت درین  
 سال فاطمه زهرا و ام کلثوم و ام المومنین سوخته را از که بمیدینه طلب نمود پس از آن عبد الله بن ابی بکر  
 بکه رفت و عایشه و اتباع پدر را بمیدینه آورد و بمیدینه سال آنحضرت میان مهاجر که عبارت از کسایت  
 که از که بمیدینه هجرت کردند و انصار که عبارت از مومنان ساکنان مدینه است عقد مواخات نمود که یکدیگر  
 را معاونت کنند و سیادت برند و این ستم بوده تا آنکه در غزو بدر بموجب آیت منوخ کردند و درین سال  
 سلمان فارس بخدمت آمده مسلمان شد و قالیح سال دوم درین سال تحویل قبله از بیت المقدس بطرف  
 کعبه و فرض شدن روزه ماه رمضان و تغیر دین سحر قبله بطرف کعبه و عقد فاطمه زهرا با علی علیه السلام  
 بر صدق چهار صد شقال بفرموده و امر به جهاد و قتال با کفار شد و آن جناب اول تیر به هشتاد و کس  
 بر ابو سقیان که بادولیت کس که از که بمیدینه و آن آمده بود با علم سفید فرستاد و سیه آنست که صحاب  
 بموجب حکم متوجه قوسه شوند و غزوه آنکه محمد صلعم بنفس خویش در سپاه بود با مجسمه ابو عبد الله  
 عبد المطلب رئیس سیه با فوج خود بکفار رسید و یک کس را بقتل رسانید ابو صفیان بکه  
 اگر نجات درین سال غزوه بدر کنایه اتفاق افتاد و اندران غزوه سه صد و سیزده مرد با محمد صلعم  
 بودند و هشتاد و دو اسب و سه پیر و هشت شمشیر و شش زره در آن شکر بوده و بقول کم و بیش در آن سینه  
 واقع است و در شکر کفار از نه صد زیاده و از هزار کم مرد جنگی و هفت صد سپر و صد اسب و سواران همه زره پوش  
 بودند و در آن رزم ای چهل با هشتاد کس از کفار بقتل رسید و محمد صلی الله علیه و سلم ظفر بخت  
 و عباس عم رسول صلعم و عقیل ابن ابی طالب در جماعت اسیران به دست مسلمانان افتادند  
 و دو کس از اسیران بموجب حکم محمد صلعم بقتل رسیدند عباس مسلمان شد از دیگران فدیه  
 گرفته نجات داد و از مسلمانان شش نفر از مهاجرین و هشت نفر از انصار در آن غزوه  
 شهید شدند محمد صلعم از غنائم غزوه نذر خمس را برگرفت و بر شتر سوار ابو جهل و شمشیر  
 بسته ابن الحجاج که آن را ذو الفقار نامند قسم اختصاص گشتند و آن شمشیر را در غزوه احد و تنه که شمشیر

علی غم شکست و باز در غره خندق به علی عزم و از آن پیش علی و اولادش نمود و بر ویت مولف هیچ صداق رفته رفته آن ذوالفقار  
به نادبی و مارون رشید خلفای عباسی رسیده مارون نیز بدین سربسبانی بخشید بعد از آن معلوم شد که بدست کدام افتاد  
با حمله بافی غنایم را بر اصحاب غنیمت نمود و گویند که در آن شهادت در آن روز از آن غنایم نصیب داد و آنکه بنابر عارضه در مدینه  
مانده بودند از آن حمله عثمان بن عفان بود که بعد از مدینه بیماری از وجه خود رفته بنیست محمد و بنیست زلفه و چند روز از آن مرض در گذشت  
القصه آنکه از آن غنایم شصت و بهره داد و هجده رین سال در غره بنی قبیله بانه روز حصار های یهودان را محاصره  
کرد و یهودان اسوا و اسلمه در قلع گذارستند و سجد و شام رفتند و محمد صلعم از آن غنایم دو کمان و سه تیر و دو زره بر چید و  
خمس جده کرد و باقی را بر اصحاب غنیمت ساخت و در غره سولق بای سفیان بجهت گنجت و محمد صلعم و اراغاب  
نمود ابو سفیان جهت سهولت رفتار بنان های سابق که با جود و شجاعت جنگند و مسلمانان آنرا برداشتند و آن غره را  
غره و سولق خوانند

بیان در آن غره که در مدینه  
مسئله که در مدینه

## وقایع سال سوم از هجرت

درین سال غنیمت و در قرقر که در غره انار اتفاق افتاد و اینها گشته شدن است یهودی بر دست قبیل و سول  
و از پو رافع یهودی بر دست خرز جان که چند کس برسم فرای و حصار آنها رفته به قتل رسانیدند و هجده رین سال محمد صلعم  
مکثوم و خمر و دیگر خود را که که پیش ازین در زحمت عیبه بن ابولیب بود و او را طلاق داده بود بعد فوت رقیه نکاح عثمان بن  
عنان داد و آنکه از آن غنایم نصیب نمود و بنیست عثمان بن عفان و بنیست عثمان بن عفان و بنیست عثمان بن عفان و بنیست عثمان بن عفان  
مارت رئیس جماعت گشته که که صد نفر بودند افتاد محمد صلعم بیست هزار درهم و دو جبهه کس از آن جده کرد و باقی را بران صد نفر  
قسمت کرد و هجده رین سال زینب بنت خدیجه و حفصه بنت عمر فاروق پنجوست و هجده رین سال در نصفت رمضان امام حسن  
عزم از فاطمه زهرا در مدینه متولد گشت و هجده رین سال غره احد اتفاق افتاد و چه ابی سفیان با سه هزار مرد و هفت صد کس از آن  
زره پوشش بودند و سه هزار شتر و دو سیت سپ از که بر آن و قنده مدینه کرد و آنایان محمد صلعم گفتند که در مدینه جنگ کنیم محمد صلعم  
جوانان بغر و جوفی عرض کردند که کفار حمل جبهت ما خواهند کرد محمد صلعم که که سیت سلاح برتن راست کرد و بیرون آمد و جوانان  
از آن منفعل گشتند محمد صلعم فرمود که آن وقت شمار گشتم از مدینه بیرون رفتن سلاح نیست قبول نکردید اکنون از آن است که چون  
ببینید سلاح پوشد و بار بیرون آمد پس بیای فرست از مدینه فرود آمد و در لشکر هزار مرد که چند آن زره پوشش بودند و دو  
سپ بودند بنای جبهه در مگاه بسیار است مونسان با کفار که ابو سفیان پدر معاویه رئیس القوم بوده بحرب پرداختند و آنها را  
بشکستند و دست بتاراج در آن کردند مقدمه بکس کردید و نزد محمد بن علی و ابو جانه انصاری و سبیل بن حنیف و طلحه بن عبید الله  
بیج کس از اصحاب نماز گویند که علی ابو بکر و عبید الله بن جراح بن عوف بن سعد بن ابی وقاص و ابو عبیده و برین القوم و طلحه بن عبید الله  
بن ابی جراح این هفت نفر از مهاجرین و جناب بن اسد و ابو جانه انصاری و سبیل بن حنیف و رشید بن نصر و سعد بن مساز  
و سعد بن سب و و حارث بن جهم از انصار این جمله چهارده اصحاب یا محمد صلی الله علیه و سلم در آن امر که ثابت قدم



کرده نه بریت رفتند و بسیاری اسیر گشتند جویریة بنت حارث در سهم شایسته بن قیس انصاری افتاد و نایب او را به محمد داد و محمد او را به خود  
 او را به خود است اصحاب گفتند که شاید اقربا به قوم محمد اسیر گشتند پس همه را و ما کردند و بعد ازین سال گشتن کردن بند عایشه  
 بود که محبت آن منافقان بر دشمنان سببه سخنان شست گفتند و آخر در پای کی و عصمت عایشه آیتها نازل شد تا محمد از آن مشغول  
 گشت و منافقان که چهار تن بودند یکی از آنها عید استبدین ایسول منافق بوده محمد هر یک را به شهادت نازل باز صد قذیفه زد و در هر  
 سال غزوه خندق اتفاق افتاد و چه ابوسفیان با چهار هزار مرد و هزار و پانصد شتر و یک صد اسب از که روزی یکصد بنهاده و بهود و سه  
 فرسخه که با محمد عهد داشتند عهد نامه باره کرده با ابوسفیان شفق شدند محمد یکس هزار مرد از بنده بیرون آمد و در این کوه رشک گاه  
 ساخت و بصلح سلمان فارسی خضر خندق امر فرمود ابوسفیان و لشکریان او تسبیح سپیدند و خندق را در پند و تعجب کردند  
 و در محاصره آن بودند و کار بر مسلمانان تنگ شد روزی عمر بن عبدود که او را در قبایلی عرب و شجاعت و غوث بر ابریزان  
 مرد محمدند از خندق بگریخت و مبارز خواست و ابوسفیان و دیگران بکنا خندق آمد و ستادند محمد چون دید که کسی برزم و نه برود  
 فرمود که آیا کسی هست که شتر این را کفایت کند علی عزم اجازت خواست و بعد سه مرتبه حکم یافت و نزد و رفت و گفت که مسلمانان  
 را با کرد و دیگر فرمود که دست از محاربه مسلمانان باز دار قبول نکرد و دیگر گفت که پیاده شو تا با تو شک کنم بشنیدی و گفت که بنیازان  
 گشته اند ام که چنین التماس کنند باز کرد که خود نهائی دوست همید ام که بروست من گشته شوی علی گفت من دوست می دارم که بروست  
 من بقتل رسی عمر برفت و از سپ فرود آمد و سپ را بی کرد و شتی بر فرق علی زد و در شش شقی شده و سر علی بخرج گشت آب گاه  
 علی بیک ضرب و دلفقار او را بچشم فرستاد و در روز دیگر کفار با اتفاق بهودان بنی قریظه روی برزم مسلمانان آوردند و تا شام  
 جنگ کردند حسین مقابل بنیم بن سویدین عامر عطفاتی نزد محمد صلعم آمد و ایمان آورد و گفت اگر فرماست بنابر نفقه کفار بهودان  
 با آنها بگویم محمد صلعم رضاداد و فرمود اگر ب خدعه نفیم نفیب دیگر سنگ نفقه و میان بنی قریظه و ابوسفیان انداخت گفت  
 مسکن ماست خود رفتند و محمد صلعم بعد از انعام کفار بیدینه آمد و نماز ظهر خواند و بعد از آن ساعت بوجب وصی بر قلع بنی قریظه رفت  
 و نماز عصر آنجا بخواند و بیا محاصره حصار پر دخت بهودان گفتند که ما نیز چون بنی نصر میانی وطن افتادیم محمد صلعم هیچ وجه ایشان را  
 امان نداد چون در قلع عاجز آمدند بفرمان محمد صلعم از قلع بیست شتافتند و آن بیست صدکس بودند محمد بفرمود تا دست ماست  
 همه را بستانند و ضبط اموال ایشان کرده بیدینه برد و در آن بیست صدکس انقبیل رسانیدند و در آنجا کجبال محمد صلعم  
 ابو عبیده بن جحش را با طالع بجانب سیف لجز فرستاد و در آن سفر او و اصحاب فرما بود و کار ایشان در آن سفر بجای رسید  
 که بر که ام روزی نیم فرماید خوردند آیز و قلع مایه از در باب علی از خست ماست و فرمایا که گوشتان نخورند

من  
 نزول یافت و  
 قریظ بنی قریظه  
 قریظ بنی قریظه

## وقایع سال ششم از هجرت

درین سال محمد صلعم سر به جزب نبی کباب و طالع الله سجده فرستاد و ایشان منظر و منصور با غنائم بیدینه آمدند و درین سال غزوه  
 بنی نضیران واقع و بنی نضیران بگریختند محمد صلعم بیدینه محبت فرمودند و بعد ازین سال غزوه وی غزوه اتفاق افتاد و بعد ازین سال  
 بیدینه قحط افتاد محمد علیه السلام با ماست کشته بهجرا رفت و بی از این واقامت و در کعبه نماز کردند و در خانه باران بنحو





و در از گوش که آواز معنوی گفتندی برسم بدیه ارسال و شست و صد شغال طلا و پنج جاسه به طالب که نامه رسول برده بود داد و از آن  
 چهار کنیز یک یک با رتبه طینه مادر ابراهیم ابن محمد مصطفی صلعم و عمارت و ابی شام آمده حزب رسول شد و هر قل باو شاه روم و را  
 مانع آمد عمارت صد شغال طلا و پنج جاسه که نامه رسول آورده بود داد و وجوده و ابی الامیه در جواب نوشت که ز نام حل عقد یعنی از  
 و یا خود ملین گذار تا ساعت کتم محمد فرمود که یک غوره خرما که بر زمین افتاده باشد و از دروغ اهدا و از اندیم و نذر و ابی بخران ایمان  
 آورد و درین سال فتح خیبر که پیروان آنجا ده هزار مرد مقابل جمع آمده بودند اتفاق افتاد و در دیوان علی عرم نبوی که غیر موسی است  
 بچهار که میان او و مدینه از طرف شام شست برید و یافت و اردو بر برید چهار فرخ شست پس مجموعه سی و دو فرخ که نمود و شش سال  
 پیش کرده باشد و غیر مفت قلعه است آورده اند که محمد با بنار و چهار صدم دارند و بنده غیر توجه نمود و وسط اب و سق از قلعه به غیر  
 مفتوح ساخت و قلعه قوس که حکم ترین قلاع غیر بود و بر دست علی مفتوح گشت گویند که علی را از دیار حصار بتیغ بر میزد  
 از قلعه بر آمدند و چند سی از مسلمانان را شهید ساختند و قصد علی کردند و علی با ایشان رزم کرد و در نهایت و او ایشان متوجه قلعه شدند  
 علی متعاقب ایشان پر دخت یک از یهودان باز گشت و ضربت بردست علی زد که سپهر و شش بافتا و یهودی سپهر گرفت و  
 بگر سخت علی خنجر را خود را بر حصار رسانید و در این حصار تیغ بر ابوقحس که سپهر از تن بود بر کند و سپهر خویش ساخت از علی السلام  
 مرویت که فرمود از ابوقحس روحانی گندم نه بقوت جسمانی بعد از آن که بر زم فرخت که دو آن و از این شست خود مقدارت شستاد  
 دست و در فلکند و بعد از فتح تیغ از ابی دیگر قلاع خیبر امان یافتند محمد با بن شراط آنان داد که یک آثار طعام هر مردی از آن  
 و یا بر داشته بیرون روند و خیبر آن هر چه باشد باز گذارند علی بس بشکر باز گشت محمد او را استقبال نمود و در کنار گرفت و صفیه  
 زوجه کنان یهودی و ابی انجار رسول بخوابت بموجب و خنجرین فک را به فاطمه داد و دیگر فتوح و غنیمت بسیار از آن و بابت  
 آمد همدین سال عمره بقضا اتفاق افتاد آورده اند که چون محمد بکدینه آمد بموجب امر اصحاب بیت الرضوان و شش صد تن دیگر که  
 مجموعه دو هزار و یک صد کس باشند روایت است که صد و سیب مجید بن مسلم و اسلمی پیش ازین آمد و او با طائفه از پیش روان  
 ساخت اصحاب گفتند که یا رسول الله از شرط صلح این بوده که با سلاح یک یک بنای مکر شمشیر و رگلات فرموده آنها را  
 بحریم نمی بریم و بنا بر احتیاط است که اگر مخالفان عهد شکنند اسلحه با ما باشد پس یک یک آمد و بر تاقه قصوری سوار شده و مسجد اکرام درآمد  
 و سواره طواف بنا بجا آورد و آنوقت مشرکان بر قلل جبال رفته بودند و مکر ایغالی گذشتند بلال حبیب فرمان بر بام کعبه شد و  
 بانگ نماز گفت و محمد بعد از روز بموجب عهدی که در صلحنامه مدینه کرده بود متوجه مدینه شد و نذر و داد که هیچکس از اصحاب  
 در مکه نماند و درین سال آنجناب نامه بنخله بن ابیهم عثمانی حاکم سام نوشت و او مسلمان شد و همدین سال غزه شمرین عمر که از  
 طرف هر قل و ابی ملقا بود مسلمان شد و هر دو ابا بکدینه فرستاد

## وقایع سال هشتم از هجرت

در اوایل این سال خالد بن ولید و عمرو عاص با جماعه مسلمانان سالم و غانم از انجا بکدینه آمدن نقل است که محمد رسانیدند  
 که در آن سفر عمر عاص را در می نمازید و او بیانات که از محمد از زبان خواست که او گفت که آن روز سر با بسیار بود از هلاک خود

رسیدم غسل نکردم قال الله تعالی لا تقفوا یا یدیکم الی التلک یعنی گفتہ است خدا تعالی کہ پیروز ازین دستہا سے خود را  
در تلک مسجد تسم نمود و فرمود در گزید کہ بہر خود مخلص پیدا کردہ و ہمہ دین سال غزوہ نبویہ اتفاق افتاد و آن فریہ از بلخارست مسجد و  
شام کہ از آنجا بیت المقدس دومر حلقہ است گویند کہ سرخیل والی آنجا نامہ بر آنجناب را بگرفت و بگست و گفتہ اند کہ از سرخیل  
ایہنیا خبر او کسی نداشتہ محمد بہ ستارہ این خبر بہ ہزار مرد بدہ انصوب تعیین فرمود و وزیر بن حارث را امیر ساخت و گفت کہ اگر گویند  
جعفر بن ابی طالب و اگر او شتہ شود عبد اللہ بن ابی طالب و اگر او شتہ شود سلمانان ہر کہ از ہند امیر کرد و ہند یہود سے  
وران بجایس حاضر بود گفت ای محمد اگر در دعوی نبوت صادق و ہر کہ انام بر وی شتہ شوند زیر کہ ابناسے بنی اسہیل اگر  
صد کس را نام بردندی آنہا بقتل رسیدندی با بجز رسول بود و اصحاب رفت و وزیر سپاہ بر آمد و بجد و موسویہ رسید سرخیل  
باشکر عظیم بہ سلمانان رزے غلوت کرد و برادرش بقتل رسید و او در قلعہ تحصن شد و بسیاری از مشرکان عرب بدو او  
رسیدند سرخیل باشکر عظیم از قلعہ بیرون آمد و رزے صعب کرد و آن ہر سہ اصحاب یکی بنید و دیگرے علم گرفتہ شہید شد ہند  
بعد از ان خالد ویدر سلمانان امیر ساختند اما نہر بیت رفتند خالد ایشان را بجنگ خواند فائدہ نکرد و کافران تعاقب  
کردہ بسیاری داشتند یکی از مومنان گفت و سر کہ شتہ شدن بہتر است کہ در گریہ سلمانان با گشتند تا شب جنگ میکردند  
و دیگر روز خالد از ضلع سپاہ را انفیر دادہ بہ استاد و مخالفان گمان بردند کہ لشکر جدید ایشان رسیدہ تیر رسیدند و بگریختند خالد  
بسیاری را بگست و طفر یافت مورخان این اغزوہ نوشتہ اند یا آنکہ محمد در ان جنگ حاضر نبود اما از اغزوہ برای ان  
نوشتہ اند کہ چون مومنان با مخالفان در سر کہ موتہ بزم پر داشتند از دتہاے حجاب برگرفتہ و استیجہ در ان رزم می گذشت  
رسول آنرا میدید و یاران را مفصل از آنحال در مدینہ آگاہ می نمود پس گویا کہ بنشین خوشی و آنجا حاضر بود و ہمہ دین سال آن  
مکہ اتفاق شد آفرودہ اند کہ در صلحنامہ قدیمہ یک شرط آن بود کہ توجرت کہ در امان محمد اند و تہو نکرد کہ در پناہ قبائل قریش اند  
اگر با خود با جنگند کسی از دوستان آہیاد و ایشان نکند روزے و در کہ یکے از تہو نکرد زبان بخجور رسول بر کشا و چراغی سرور سے او  
شکست و دیگر با تمام او برخاستند و از قریش استمداد خواستند مگر تہ بن بلجہ جبل و دیگر قریش ہیجان شکستند و نقابہا ہر دو گرفتہ  
بعد و دیگران پر دوختند و بسیاری از از بنو جرہ را بہ قتل رسانیدند ابو سفیان از مخالف آگاہ شد و بہ مکرمہ و دیگران ملاست کرد  
و بعد ان چند روز روی محمد نیہ نہاد و در دست صلح بفرزاید اما پیش از ابو سفیان چند کس از بنو جرہ اخذ کردند بہر نیہ رفتہ صورت حال را  
بمرض آنحضرت رسانیدہ بودند سخن ابو سفیان را آنحضرت کسی از اصحاب جواب و نعمت دادند و او را تو تیرے بگردند ابو سفیان بخیر  
یکہ آمد محمد صلح چند روز تفاہل نمودہ محافظت طرق کہ کہ خبر خوب بکنار کہ رسید انہ فرمود و با ہفت صد مرد از ہاجر کہ در میان ایشان  
سہ صد آپ بودند و از انصار چہار ہزار مرد کہ با با قصد آپ داشتند و همچنین از ہر قبائل فوجے آرستہ از مدینہ بر آمد و تا مسجد  
در مہران دہ دوازہ ہزار مرد و اسبان بسیار و در مسکر بودند آنجا تہو فرمودہ و مکم فرمود کہ کسی کہ آشی آفرودند تہو  
کہ از آنجناب خبر نہ شتند بدیدند و عظیم بہر رسیدند ابو سفیان از کہ بخیر گیری بر آمد و عباس از لشکر بیانوں بر آمد و ابو سفیان را  
ویدر ہر ہشت قریش ہوا کردہ نزد محمد صلح آورد و محمد گفت کہ ایمان از او انتہا نمود عباس گفت اگر ایمان بسیاری عداوتی تہو قتل  
ابو سفیان تیر رسید و ایمان آورد و محمد اورا فرمود و قریش ابایمان خواند عباس گفت کہ او بکہ رو و ہر تہر کرد و او اول فرار

مسلمانان برو عرض کن تا از ہم مرید نشود پس عباس اور ابو صفیہ کہ مرفوح بود باز دوست چند انکہ طبقات چشم از پیش او گذشتند  
 ابوسفیان بنحو تیر بماند و بیکہ آمد امانی مکہ از و پرسیدند کہ از پی تو این عبا چیست گفت و ای بر شما محمد است قریش چون از رسیدن محمد  
 آگاہ گشتند عکرمہ بن ابوجہل و دیگران روی بر زم نہادند خالد ولید مقدمہ اسلام بود با ایشان مصافحہ داد و وزم کنان بدر آمدند  
 رسیدن خاندان بقلعہ خیال کرختند خالد بنفہاد تن از گرخیگان گشت گفتہ اند کہ خالد را آنجناب از قلعہ بنے کردہ فرستاد پیام  
 مایہ و رسانید کہ محمد صلعم فرماید کہ کافران را بہ قتل رسان خالد بنفہاد و تن گشت چنانچہ گذشت پس نزد رسول آمد آنجناب  
 از خالد پرسید کہ چرا بفرمودہ عمل نکردے گفت کہ فرستادہ تو چنین گفت آنجناب از و بارخواست کہ گفت کہ یا رسول اللہ  
 خواستم کہ بفرمودہ عمل کنم ششے را دیدم کہ سرش با سمان و ماش بر زمین بود و بر سرینہ من نہاد و گفت کہ خالد را بہ قتل امر کن  
 و الا من ترایہ قتل رسانم آنجناب امر و انرا خدا ہی است کہ در پس مسجد احرام در آمد و علی را بفرمود تا بان را شلست و تان  
 کہ بر بلندای بودند و دست بانمانی رسید علی عمر را بفرمود تا ماسی برکت آن جناب نہادہ بتان را بر زمین زد و کلیتہ خانہ کعبہ  
 بطریقہ و در کشود و اندرون رفت و دو رکعت نماز گذارد و پس امانی مکہ طوعا و کرہا ایمان آوردند و محمد صلعم بفرمود کہ پانزدہ  
 مرد و شش زن ہر کجا کہ یابند بہ قتل رسانید و از ان جملہ کہس بہ قتل رسیدند و شہادت نفر شفاعت اصحاب امان یافتند و  
 ایمان آوردند و از ان جملہ بود عکرمہ بن ابوجہل کہ شہادت آمد و ایمان آورد و دیگر وحشی غلام قاتل حمزہ بن عبد المطلب کہ شہادت  
 و آخر ایمان آورد و او است کہ در عمد خلافت ابوبکر کاری بزرگ کرد چہ سکہ کذاب کہ دعوی نبوت کردہ بود در زم قتل رسانید  
 و از ان شش زن یکہ ہندہ زوجہ ابوسفیان بود و یکہ دیگر کہ ایمان آورد و دیگر چہار کہ بقتل رسیدند و ہمدین سال غزوہ  
 حنین اتفاق افتاد آورده اند کہ بعد فتح مکہ معظمہ شہادت سوران و لقیف گفتند کہ اکنون محمد بجا آوردہ ایمان بہتر کہ پیش  
 کنم پس مالک بن عوف رئیس سوران و کنان بن عبد و عہ امرای لقیف باشی بالاخر و بچنگ چین نہادند محمد صلعم با  
 پانزدہ مرد و شش زن گشت ابوبکر انبوء شکر اسلام دیدہ گفت باین کثرت سبب مغلوب نشویم محمد انرا شنید و نگردہ شہادت  
 بران سبب حق تعالی بحسب اسلامیان را منہر م ساخت و بالاخر بطرف دوشمش ہزار اسیر و سبت چہار ہزار شتر و  
 چہل ہزار اوقیہ نفرہ و چہل ہزار گوسفند و ران سمرکہ غنیمت بدست آمد مالک بن عوف قبلہ طائف پناہ برد رسول غنام  
 را و موضع حصران نگاہداشتہ بطایف شتافت و قلعہ را محاصرہ کرد و در مہاجی صعب اتفاق افتاد و قبوسے بعد از ہندہ روز  
 بفتح قلعہ متعین شدہ کوچ نمود و موضع حصران رسید و دست عبا بر کشادہ و امانی از سلمان کہ یولف اقلرب مشہودند علی  
 و اقرب ایشان فرستاد چنانچہ چہل اوقیہ نفرہ و صد شتر با بوسفیان و ابوسفیان گفت پس من نہ پدیدار چہتہ ہرہ آنجناب  
 ایمان قدر او را بدو باز گفت کہ پس دیگر معاویہ را بے نصیب نکرد ان رسولی بچندان اور او ابوسفیان گفت بخدا ہونکہ  
 کہ کہ بے ہم در جنگ و ہم در صلح و ہمین سبیل دیگران را عطا فرمود و نقل است کہ انروز عباس بن مرد اس را بہر شتر را و  
 عباس محروم شد و تنی چند از روی غصب گفت محمد گفت بر فیروز زبان اور قطع کن علی دست اورا گرفت و بجای شتران آورد  
 و گفت از شما شتر بگیر کہ رسول بقطع زبان تو بدین وجہ حکم فرمود عباس گفت پیر و مادریم فدای شما باد چہ گرم و حلیم آید  
 شتر گفت کہ رسول ترا چہا شتر داد کہ ہاجرین و انصار نہ کاشت اگر خواہے از یولف اقلرب تا سہ صد شتر بگیر عباس

ہمان جہاں شہر گزشتہ آورده اند کہ آن روز از ہمار گفتند چون محمد بن قیوم خوشی رسید از ما فراموشی کرد و خبر ایشان را  
 سنخو اید و مال خبر ایشان نہ ہمیشہ و ہمار جمع آورد و گفت کہ کدم یکاں بخواد از مکتب اقلوب باشند و با مال شہر  
 بخاندہ روید و مار رسول خدا مر حببت نمایند ہمار بگریتند و عذر خواستند و در آن منزل جمعی از قبیلہ سوروان نجیبست آمدند  
 و ایمان آوردند و طلاق اسیران خود خواستند رسول ہمار آواز کرد و مالک بن خوف آگہی یافت و از ہمار طائفہ نجیبست  
 پیوست و ایمان آورد و نجیبست اموال و عیال اورا باز داد و صدقہ شہر و دیگر اور اعطا فرمود و در دوازدهم ذی قعدہ از قصران  
 احرام عمرہ پشت بیکہ شد و نجیبست بن رشید را امارت مکہ دارد و ابو نجیبان بن حرب را بر ہجران از بلاد مدین و الی سبخت  
 و محقران مر حببت نمود و بنیہ غنام را قسمت فرمود و در ہشتم ذی قعدہ بمکہ رسید و درین سال ابراہیم ابن رسول  
 از ما یہ قبطیہ متولد شد

## وقایع سال خمس از ہجرت

درین سال بعضی را بنا بر اخذ زکات بقیائل عرب فرستاد و علی را بقبیلہ طے فرستاد و علی تجانبہای آنجا را  
 خراب ساخت و دختر حاتم طائی را با سیری گرفتہ بکینہ آورد رسول اور انجات داد و عدی بن حاتم طائی کذا شام بگریتند  
 بمکہ آمد و سلمان شد و در سال چہم سلفہ عام کہ زہ کردہ بود نمود و ہمدین سال غزوہ تبوک افتاد و تبوک موضع و قلعہ و حبیب  
 است شام مسیح محمد رسید کہ ملک شام قصد مدینہ دارد و مقدمہ بشکر او یہ ببقار رسیدہ و در آن سال ہر یک از مہاجر و  
 انصار از ما یہ خود را براہ خدا حب الام رسول و سائلگی مہمات آن غزوہ صرف کردند چنانچہ ابو بکر شہر طے خود را پیش محمد آورد و پیش  
 فرمود کہ برای طفلان چہ داشتی گفت خدا اور رسول او و ان چند است علی را در مدینہ خلیفہ ساخت جو با سے ہزار مرد و بقولی ہشتاد  
 ہزار مرد کہ از ان جملہ وہ ہزار سوار و دو آزدہ ہزار شہر سوار بودند یہ تبوک رسید و دو ماہ آنجا ماند و از ان غزوہ مسلمانان را از  
 طرف زاد و تو شہر و شہر گزشتہ ہوا و بی آبی عرب بسیار رسید کہ گویند آب بہتر کباب بود کہ مردم شہر ان زمزمی گشتند و از  
 رطوبت امواجشای آن دہن با سے خود را زخمی ساختند چون از مخالفان در ان مدت اثر سے نیافتند آنجناب بگردیدہ مر حببت  
 نمود و ہمدین سال در ماہ ذی قعدہ آنجناب قصد حج کرد و چون شنید کہ مشرکان بستم جالبیت غریبان و برہنہ طواف خانہ کعبہ  
 سے نمایند از کہ بہت اختلاف با ایشان منقوت فرمود و اول ابو بکر و عقب او بموجب حببت علی را بیکہ فرستاد کہ بقوم رسانند  
 ہر کہ ایمان آرد بشتیک و شبہ و شبست در آید و دیگر برہنہ بکاس ج نکند و اینچہ بعد ازین سال حج بکس از کافران و شہر کان  
 حج بکند آید و دیگر آنکہ بعد ازین کافر کہ مسلمان نشود خوشی بدر باشد ابو بکر و علی بیکہ آمدند ابو بکر کنا س حج بمردم آموش  
 و علی کنا از نیام بگریتند و تبلیغ رسالت نمیدہ تمام سجا آورد پس ہر دو بکینہ باز گشتہ و ہمدین سال عبد اللہ بن ابی سہول  
 منافق نمازش محمد نبیادت اورفت و بحسب التماس او سیر ابن خود را کہ ملحق بدن شہریت بود و حببت کفن اورا داد و او گفت  
 کہ بعد مرگ برین نماز گذارد و دعائی استغفار بر او خواند آنجناب قبول فرمود و در روضہ الاجناب بنظر اقم رسیدہ کہ بعد از  
 دفن اورا از گور بزبون آورد و شش در کنار نہاد و آب دہان مبارک از انگشت خود در دہان او کرد و منافقان و دیگر عجزینا زمزم سے

وقائع سال دہم از ہجرت

وقایع سال یازدهم از هیجدهم

قد ادا ایل آن سال محمد صلعم مرخص شد و صحت یافت و بروز چهارشنبه بخت و ششم صفر یا زیمارشده و هر روز مرض در  
تزايد بود و وقتی در شدت مرض با اصحاب فرمود که و است و کاغذ و قلم بیا رید تا وصیتی جو بسم که شب بعد از من بگمراه نشوید  
خاروق گفت رسول را علیه مرض فراحت دارد و قرآن در میان باشد است یعنی گفتند که قلم و است و کاغذ بیا رید و او  
درین گفتگو آوید و بایستد شد رسول چون بهوش شد را که گفت نشاید که پیشتر بچیز بپردازم که بعد از من و بایستد بپردازم این را همان وقت  
که در آن مقام بود و بایستد بپردازم این را آنقدر شد که از آنکه گفتند که بپردازم و بایستد بپردازم و بایستد بپردازم

یک دیگر وفا طمہ و علی عرم را وصیت نمود و باز عرض داشتند ادایافت عباس با علی گفت بیات پیش محمد رویم و در امر خلافت استفسار کنیم اگر  
 از ما باشد فہما والا التماس کنیم تا ما را با وسفارش کند علی قبول نکرد عباس گفت اگر حال اورین محل بدخل کنیم و دیگر گز خلافت ہمارا  
 علی گفت کہ من ہرگز از ان حضرت سوال نکنم و دنیا نطلبم بالجہ شدت مرض بانحضرت بسیار شد و آخرین سخن این بود  
 الصلوات الصلوات و حال بران حضرت متغیر گشت و رحلت فرمود علی و عباس و قثم و فضل و اسامہ بن زید و  
 صالح مولای آنحضرت آنجناب را غسل دادند و تکفین کردہ بر سر برنماہد ہر دن آمدند اول ملائکہ بر آنحضرت نماز گزاریدہ  
 و بعد از ان مردان صحابہ بے امانت و پس از ان زمان بدستور نماز گزارند و در ہما نجا کہ قبض روح پتوح شدہ بود یعنی  
 و حجرہ عایشہ دفن کردند رحلت محمد بر قول اکثر و از دہم ربیع الاول آن سال بود و سن شریف شصت و ستہ سال آنحضرت  
 چون چہل سال شد بہ نبوت و دعوت مبعوث گشت و سپردہ سال و رکہ ہا ندیس بدینہ ہجرت فرمود و دہ سال و در مدینہ سپرد  
 و در ان دہ سال کہ در مدینہ بود پنجاہ و ششش سپہر بر سر دشمن فرستاد و ولست و ہفت بار با مخالفان دین غزا کرد و در نہ  
 غزو و نفس نفیس خویش مقابلہ فرمود و حجرات از آنحضرت بسیار است از انجملہ یک شق القہر است و اقوال از ان جناب نیز بسیار  
 است و آخر احادیث نامند از انجملہ است من لم یقدر علی کتب الفضائل فلا یکن قصیدہ ترک الزکات قال ملاک امتی فی شکیب ترک العلم  
 و جمع المال و بر تقوی سپہر ان رسول چہارتن بودند قاسم و ابراہیم و طیب و طاہر ایشان از خدیجہ بودند و پیش از بلوغ بکہ در گذشتند و ابراہیم  
 از مادر قبطیہ بود و بکینہ و زخردی فوت کردہ و بروایتی و دوسہ بودند کہ طیب و طاہر کنیت ایشانست و چہار دختر بودند و ہر چہار از خدیجہ متولد شدند و  
 زینب و رقیہ و فاطمہ و ام کلثوم زینب رجا کہ ابوالعاص ابن ربیع بودند از دوسہری و دختری آمد پس فوت کرد و دخترش را علی عرم بعد فوت  
 فاطمہ بموجب وصیت او بنجو است و ام کلثوم و زکاح عتبہ بن ابی لہب بودہ عتبہ و را با غواہی کافران طلاق داد و رقیہ رسول صلعم  
 عثمان بن عفان دادہ بود و او در گذشت رسول عرم ام کلثوم را عثمان بن عفان داد و از ان ہنگام عثمان ہندی انورین ملقب شدہ  
 و عثمان را از رقیہ پسری بوجود آمدہ بود و عبدلہ نام چون دو سالہ شد و گذشت و بعد از رقیہ را دیگر فرزندان و از ام کلثوم نیز فرزندان  
 بوجود آمد و ابامیہ گویند کہ رقیہ و ام کلثوم و دختران رسول نبودند و پدر ایشان شوہر پیشین خدیجہ بود و صاحب و فتنہ الاحباب گوید کہ ان  
 ہر دو از صاحب محمد صلعم بوجود آمدند و دختر حارمی فاطمہ ہر دو رجا کہ زکاح علی علیہ السلام بود و فاطمہ یکہ پسہ داشت و سکہ و دختر پسہ اش  
 حسن حسین و محسن محسن و زخردی فوت کرد و دختران رقیہ زینب و ام کلثوم رقیہ کعبولیت در گذشت زینب و رجا کہ زکاح عبدلہ  
 آمد و ام کلثوم را عمر فاروق بنحو است و بعد از عون بن محمد بن جعفر طیار اورا خطبہ کرد و در انجملہ رسول و ایات مختلفہ رفتہ است  
 کہ خدیجہ زکاح کردہ بعضیہ را طلاق دادہ انچہ کہ بودند ایشانند اول خدیجہ کہ بر زینب بنت خرمیہ این ہر دو زمان رسول فوت کردند و ہنگام حیات  
 محمد از ان سکہ پسری کان بتولی چہار اند و حیات بودند و اسما ایشان نیست عالیشانست ابی بکر کہ با کردہ و شنیہ بودند و دیگر ہمہ صبیہ چون  
 سودہ و حنفیہ بنت عمر فاروق و ام حبیبہ بنت ابوسفیان خواہر معاویہ و ام سلمہ و ام کلثوم و جہ و امی خیر و سمیونہ از سخنان صحابہ  
 است اگر گفتند کہ کس کے نیکو باشد گفت انکاء کہ بندار و بدکار است گفتند کہ کی بدکار باشد گفت انکاء کہ بندار و کہ نیکو کار است بالجہ بعد از  
 رسول علیہ السلام اسبے بکر بن ابی قحافہ سمی القہر شہی بخلافت شست لقب او صدیق است و نسب او با محمد و زمرہ بن کعب  
 ہمہ پیوند و ابو بکر اول کسی است از رجال احرار کہ ایمان آوردہ و اول کسی است کہ اورا خلیفہ خواندند و اول کسی است و

اسلام کے اور اصدیق خواندہ اور خلافت خود یازدہ امیر و سپہ سالار و بہ جانب فرستاد تا اعداء و قتل گردند و از ایشان کیے  
خالد و ولید بود و در خلافت اوسلیہ کہ کذاب کہ در پیامیہ دعوی نبوت میکرد و خلق کثیر باو گردیدند و بعد از زرم صعب بدست خوشی غلام  
القتل رسید و خالده ظفر یافت و بسیاری از لشکر مخالفان عراق و عجم و شام خلافت را بگو بگزینم و شکستہ شدند و او مدبرض شدہ و گرد  
و گویند کہ از انہر دافند و از پسراں اویند محمد بن ابی بکر و عبدالرحمن و از سخنان اوست کہ سہ چیز یافتہ میشود در سہ خبر دولت بہ آرزوی  
و جو انے بختناہ و صحت با و و گویند کہ علی عمر بعد از چہل روز و لقبو لے پس از شش ماہ بعد از فوت فاطمہ با ابوبکر بیعت  
کرد و امامیہ گویند و بیعت نکرد بعد از و عجم و ابن الخطاب عدوی القریشی بخلافت نشست و تقیہ او قاروق است و  
نسبتش محمد و کعب بن لوی بہم مے پیوند و بعد ایمان او عدو مسلمانان چہیل رسید و او اول کسی است کہ اورا امیر المؤمنین خوانند  
و اول کسی است کہ بتناہر الشکست و اول کسیست کہ باشارہ علی تاریخ ہجری وضع کرد و اورا امتحاح الامصار گفتندی چہ در خلافت او  
شہر پای بسیاری مفتوح شد و از ان جملہ است اکثر بلاد شام چون دمشق و طبرہ و فلسطین و عسقلان و بعلبک و حمص و حلب و قسیر و  
قنبرین و الطاکبہ و بیت المقدس این جملہ بردست ابی عبیدہ بن الجراح و سائر عراق عرب بردست سعد بن ابی وقاص و امواز  
بردست موسیٰ اشعری و اسکندریہ و مصر و طرابلس غرب بردست عمر و خاص و مصر و صنفیان و دنیو اور و طبرستان و کرمان تا حدود  
دیگران بردست دیگران و گویند کہ در عہد خلافت فاروق نہرا روی و شش شہر با توابع مفتوح شد و چہار ہزار مسیحی ساختہ آمد و اورا ابو بکر و فلک  
مغیرہ ابن شعبہ بقتل رسانید و او بعدالت موصوف بودہ قتی پسراں عبدالرحمن خمر خور و عمر بر و حارون فرمود و ہنوز حد تمام نشدہ بود  
کہ عبدالرحمن بمر و عمر لغیر مودتا بر پیش زدند چندانکہ حد تمام شد و عمر را شش پسراں و از ان عبدالمدین عمر و عاصم بن عمر و قیدیا  
ماندند و از سخنان عمر است کہ ندامت چہار نوع است اول ندامت روزہ و آن چنانست کہ کسی ناہار و ناخوردہ از خانہ بیرون  
می آید و ندامت سال آنکہ ترک زراعت کند و ندامت آن و ندامت عمر آنکہ و جنس غیر موافق باشد و ندامت ابد آنکہ ترک کند حق تعالی را یعنی  
فراموش کند پروردگار و گویند کہ علی عمر با و بیعت کرد و بعد از عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف  
القریشی و او اول محمد سال سبت و چہام ہجری بخلافت نشست و او عظیم حیا معروف بودہ جامع آیات قرآن شریف بودہ فدی النورین  
لقب او سبت چہ و دختر محمد یکو بعد فوت دیگر بری بعد نکاح و آورد و معاویہ بن ابوسفیان را کہ در خلافت عمر پیشق عامل بود بدستور اورا  
بر ملک شام بجال نشست اکثر از عمالان عمر اغزل کردہ و دیگر امر انصب نمودہ و عہد خلافت عثمان گنجہ بردہ و خراسان بیلقان و شہر وان و  
طوس و ہرات و ہجستان و نیشابور و سمرخس طایفان فاراب طبلیس مفتوح گشت نیز و جز و شہر یازمچم از سپاہ او بخراسان گریخت و بمر و افتاد و بجا  
و گردشت قسطنطنین بن ہرقل لے روم از لشکر سلام نهم خبر بردہ و افتاد و بجا بردست سپاہ خود قتل رسید و بپاراز ملک اطراف کہ بعضی  
از ان ایمان آوردند و جزو بنی خزیمہ قبول کردند و در زمان او فتوحات بسیار و دست داد و مال بسیار شد و او در خلافت حجاب بخوا  
بردشت اند تا خلق را از دخوان ہیجا با مانع آمدند و انگشتی رسول کہ بر نامہا و مناسبتی بخین کہ عبارت از لے بگو و عمر است مہر می نہاد  
بجہاد افتاد و ہر چند کہ آنرا جہتند کمتر یافتند و در آخر خلافت اوسیان او و اصحاب رسول مخالفت افتاد و خلق کثیر قتل او فراموش  
و خانہ اورا محاصرہ کردند و در حین محاصرہ علی چند مشک پر آب کیشش بسیار بخواستہ او فرستاد و بالاخر مخالفان بجا آمدہ و آمدند و  
آنروز جمعہ و از ہم پنجہ سال ہی و پنجہ ہجری کہ بود اورا شہید کردند و او آنوقت ملاوت قرآن شریف میکرد و خوش برین آیت

بیان خلافت عثمان  
حدیثیہ الاقلام

بیان خلافت عثمان  
حدیثیہ الاقلام

حدیثیہ الاقلام  
بیان خلافت عثمان



افتاد و سیکفیکم الله و هو اسمع العلم و راسد ان بودند غیر از بنات رسول چون خالد بن عثمان جدرافم حروف است و عبد الرحمن غمائی  
از اولاد اوست و ذکرش در قلم سوم و ضمن بگذریم هر قوم است و بعد از عثمان علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم  
الهمی انفرشی بن عید مناف بن لانت است و قبش است الله و مرتضی علی است از سنا قبشش کتابها مملوست و علی غم را  
در خلافت خود با سه طائفه اتفاق محاربه افتاد اول با صاحب جمال که ام المومنین عائشه سرگروه آن جماعت بود خویش آنکه چون  
محمد بن ابی بکر و دیگر رفیقان علی غم و در قتل عثمان شریک بودند عایشه بنابر سواد مزاجی با علی از عهد رسول صید غمت و دیگر گرفته  
طلحه و زبیر و غیره مخالفان علی دعوی خون عثمان از علی کرد و هم مجار به اینجا مید و عایشه بر شتر سوار شده با علی از زم کرد و شتر  
به نهدید علی مجار به نشت و در آن حرب پیروده هزار کس از سیاه عایشه و نهصد کس از شکر علی شت شدند و دوم مجار به با معاویه  
بنی الحنفیه بود که علی غم است که معاویه را از حکومت عزل کند عایشه گفت اگر چنین کنی او ترا قتل عثمان متهم سازد و علی شنید  
و معاویه را پیوست خواند و همان پیشین آمد که عایشه گفت بود معاویه بر زم پیش آمد یا زده ناه میان فریقین جنگا صدر زم بوده و در ناله  
حرام که دمی فتنه و دمی حجه و محرم و رجب اند معاویه که دزد و جنگا سلطانی بنابر خوف احتیصال رضا نمیدادند لیکن با  
بودی که هر دو جانب محبت میداد اشتنا فتنه می و چون آن زم کردندی که یک کس از ایشان بازگشتندی و گفته اند که در آن  
معرکه شصت هزار و بقول بعضی هشتاد هزار کس به قتل رسیدند و هفتاد تن از اصحاب بدریان که در فوج علی بودند به قتل رسیدند  
بالاخر علی بر طبق استر ضامی معاویه و دیگران به اکر راه را ضعیف ساخت و هم مصلحتی را بر حکم ایشان رضا داد و هنگام صلح  
مردی از بنی امیه از شهادت علی میگریست تمام پرش که معاویه حمله کرد و چندین کس را کشت و باز کشت و چند تن از اصحاب علی  
را به قتل رسانید و گفت که من از فتنی معاویه بیزارم که بجز رضا دادند پس آنم خور را بکشتند از اول خارج بود که به قتل رسید  
و خوارج عبارت از آن جماعت آمد که از هر دو نیزاراند و آن گروه بسیار شدند و در کوشش آن بنیاد با حمله عید از تحریر صلح  
علیه اسلام بکوفه و معاویه شام هر جهت نمودند و صلح میان بد و مصلحتی شدند تا آنجا که گفتند با حمله عمر عاص که از طرف معاویه  
امین بود موسی اشعری را که از جانب علی حکم بود و بفرست چه موسی اشعری گفت که مصلحت نیست مایان بخلع هر دو اتفاق نمایم  
و ام خلافت را با شعرای اند ازیم و بعد از آن روز دیگر به صلح یک دیگر یک را شامیته خلافت دائم حکم کنیم موسی پسندید  
عمر عاص را و اول به بنبر فرستاد تا حکم کند موسی اشعری بر بنبر رفت از طرف عمر عاص علی را از خلافت خلع کرد و فرود آمد  
پس عمر عاص بر بنبر رفت و گفت که موسی اشعری امین علی صاحب خود را از خلافت خلع کرد و ما که از طرف معاویه  
امین و حکم ایم معاویه را بخلعت مقرر داشتیم از آن امر شعری عظیم در خلافت پدید آمد جمعی از حاضران گفتند لا حکم الا الله و  
شکر اتوال اینها شد عمر عاص پس از آن بد شق رفت و بخلعت معاویه سلام کرد اما ای عراق زبان طعن و لعن بر معاویه  
عمر عاص و تابعان او بکشد اند معاویه شنید و امر کرد که علی و عیین و ابن عباس و دیگر شیعیان علی را بر سنا بازرا گویند  
و ابتدا ای سب گفتن و سالی سی و نهم هجری پدید آمد علی غم بفرم شام کج لشکر روان داد و در خلال این احوال هم خوارج  
پیش آمد و بان بردخت گرده خوارج چهار هزار و بقول بعضی هشت هزار مرد بودند و همیشه به قتل رسیدند مگر  
شده کس از آن قتل رسیدند و بیرون رفتند که از آن بخیریه و دو تن بهستان و دو کس بهمان و چهار کس بهجایانی دیگر افتادند

خارج ملکات ایشان منسوب اند و خراج این قوم بشمار پنجین از رخصت ایشان که وقتیکه تابانان زید شمس بن امام زین العابدین بن امام حسن بن علی عرم و رعین برزم اورا گفتند که از ابو بکر و عمر تر کن والا از جده اشولیم زید شمس ابابکر پس از جده اشون زید گفت منسوب پس انقوم رخصتی خوانند و این واقعه در یک صد و دوازده هجری که زید شمس بر شام بی ملک مروان خروج کرده بود اتفاق افتاد با حمله چون آنجا آمد از زید جدا شدند و زید جنگ میکرد تا آنکه شصت و شصت نفر بشمارت رسیدند انقصه عکله بعد از قتل خواجه خواست که لشکر کشا کند در آن دو ستر روز عبد الرحمن بن طح در نور و هم رمضان سال هجری سی و پنج بر فرق علی زد و دست و کم رمضان همان سال از آن زخم حلت نمود از سخنان علی است که عاجز ترین خلایق کسی است که دوستی بدست آورد و از و عاجز تر این که چون بدست آورد او را باند که ملائحتی بگذارد نقلی است که اعرابی روزی مسجد رسول آمد و به تعجیل تمام نماز گذارد و رعایت از کمان نماز بجا نماند و چون خواست که بیرون رود علی عرم بانگ برآورد و تعلین برداشت که پراورند و گفت آن نماز محسوب است اعرابی نماز از سر گرفت و تشویع و حضور عتسام بگذارد علی فرمود که کنون بگویی که آن نماز بهتر بود یا این عرابی گفت زیرا که آنرا از سرش خدا می تواند کرده بودم و این را از بیم تعلین علی بخندید و او را انوارش فرمود و خداوند ان علی علیه السلام نشست و تن برد و پانزده از انات و دوازده از ذکور و از جمله ذکور حسن و حسین از فاطمه زهرا و محمد که منصفیه مادر او بود و او محمد بن حنفیه معروف و مشهور بوده و او لقبوت باز و و بی علم و معروت بوده نقلی است که وقتیکه ملک روم در تن نز و معاویه فرستاد و نوشت که مانند آن بهر سان یک بنایت بلند بالا و دیگرے در قوت باز و نظیر مذشت معاویه محمد حنیف را بخواند او بیاد گفت رومے اگر بخواند پیشین من اورا دست گرفته بر خیر اقم و یا من نشینم و او مرا بر خیزانند رومے جلوس اختیار کرد محمد دست او را گرفته بر خیزانید و دیگر قیس که بنایت بلند بود و حاضر آمد و با معاویه گفت که مرا با سیادت برابر رومی خوشیک می آید از خود با و دهم تا پیش از از اربابین رومی رسیده بود از سخنان محمد حنیف است هر که عزت نفس خواهد دنیا در نظرش خوار گردد و دیگر از فرزندان علی عرم عمر است که با مختارین عهده انقطفه خرج کرد و بر دست سپاه عبد الملک مردان شهید شد و انصاف از فرزندان علی عرم عباس است که در کربلا همراه امام حسین شهید شد و دیگر عثمان و جعفر و خیره و دیگر از سیادت نسب باین کسان میرسد آنرا سید علوی گویند و هر که نسب به امام حسین و امام حسن میرد ایشان را مطلق سید می نامند حسینه باشند و یا حسنه یا حمله بعد از علی علیه السلام امام حسن بن علی عرم خلافت نشست و او اول کسی است که باین نام موسوم گشت زک لقلب دوست او شبیه ترین خلایق بر رسول گزیده بعد علی عرم شش ماه خلافت نشست و از آنکه دست حرب در باران خود شامده کرد و واضح آنکه رسول صلعم فرموده بود که بعد من سی سال خلافت بر خلفا عادل خواهد ماند و پس از ان طالمان و ستمکاران خلیفه خواهد شد چون ایام مهودا خورشید امام حسن بعد از عامر امیر معاویه پیام داد که خلافت بمعاویه باز رسد گذارم بشرط آنکه انا لے عراق و میوه علی از و در امان باشند و ترک سبب علی کنند و بی مشورت من و لے عهد نکنند و بی هشتم را بر خود ترجیح نهند و پس که دو صد هزار درم نقد و مالی دارا بود و او از من فرستد معاویه همه قبول کرد و دیگر ترک سبب علی نکرد و لیکن گفت که علی را در حضور امام حسن ناسزا نگویند و هشتم حروف گویند ناسزا و سبب گفتن از ان هنگام تا سال نود و پنج هجری در میان خلفا سببی امیرشان بود و چون عمر عبد العزیز بن مردان بن حکم خلافت نشست آن رسم نگویند و را

بر انداخت و ام فرمود کہ بیچ کس بر اہل بیت طاہران زبان ہشتنام ناسر انکشت اید ازان وقت بالکل موقوف شد اینست مذہب  
اہل سنت جماعت کہ کسی را ناسر انگویند و علی عرم و اہل بیت رسول صلعم و اصحاب اور حرمت کنند و امام پیشوای خود دانند  
اما روافض و گروہ شیعہ کہ تا اکنون زبان ہشتنام اصحاب ثلاثہ و تابعان ایشان و ام المومنین عائشہ صغریٰ شایند و میان ایشان  
حاکم صاحب ضبط برخواست و یا آنکہ روز داشت کہ ان رسم نگویندہ بر طرف شود ازان است کہ تا حال جاری است خصوص اور  
نعمہ شیعیان او بکس و ممالک ایران و اکثر از بلاد ہندوستان کہ از غرہ محم باعتر اول آن ہر سال دوران غلو زیادہ از حد  
بکنند و زود ایشان اصحاب و غیرہ را ناسر انگفتن از بجا عبادت حسد ورکنے ازارکان مذہب ایشان است با بجا از امام حسن عرم  
معاویہ بکبر و فریب بچیت گرفت و امام باکرہ علیہ السلام پذیرفت چنانچہ در تواریخ مرقوم است بعد ازان معاویہ با امام حسن گفت  
کہ حسین نیز بامن بیت گیر و امام حسن گفت کہ اور انکلیت مکن و بیت نخواہد کرد معاویہ ازان در گذشت و ازان است کہ چون  
یزید بن معاویہ بخلاف شصت از امام علوم بیت خواست و او ابا و کرد سپاہ یزید کہ رئیس آن جماعت عبداللہ بن زیاد بود و امام حسین  
را در کربلا با خویش و اقربا و رفقا شہید ساخت و باید از اہل بیت طاہران گوشید گویند کہ چون معاویہ خواست کہ سپہ خود  
یزید را ولے عہد کنند با خود گفت تا حسن زندہ است این امر صورت نہ بند و چہ با و عہد بختہ بوم کہ بے مشورت امام حسن  
ولے عہد نکنم پس امام حسن را بفریب مسموم ساخت و فرزندان امام حسن علیہ السلام از کورثہ تن بودند و ایشان  
اند زید بن حسن و حسن ثنی و دیگر امام زادہ قاسم و عبداللہ کہ در کربلا بر کاب عم خود امام مظلوم حسین علیہ السلام شہادت  
یافتند و دیگران در کربلا بودند بعد از امام حسن علیہ السلام امر خلافت بر معاویہ ابن ابی سفیان و جفا و دشمنی با اہل بیت  
مقرر گشت احوالش بر سبیل خفقار و دشمنی و شقاق کہ تحت گاہ سلاطین بنی امیہ است نوشتہ آمد اما اینجا شمرہ از فضل و  
علوم رتب و عالت و وزوہ امام علیہ السلام و مبدی از احوال اولاد و جفا و دشمنی ان بقلمے آرد از تاریخ صبح صادق  
روایت است کہ علی علیہ السلام بر قلب عیسیٰ عرم بودہ و عبدالرحمن بن طم اورا شہادت رسانید چنانچہ گذشت امام حسن  
علیہ السلام بر قلب رسول صلعم بود و معاویہ بن ابی سفیان اورا بکبر مسموم ساخت امام حسین علیہ السلام بن علی  
عرم زمان حاشش شش ماہ بود و حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام پنج فرزندے شش ماہ در زمین نیامدہ و اول کسی است  
کہ باسم حسین موسوم گشت و پیش ازین آزاد م تا ابن وقت کسی را این اسم نبودہ و او بر قلب اسمعیل علیہ السلام بود  
ایزد و تعالے عوض اسمعیل عرم اورا بقرابانے پذیرفت و فدیناہ بنج عظیم مرادوست نہ گویندہ و اورا ابن زیاد بفرمان  
یزید بن معاویہ در کربلا شہادت رسانید

جدول کیفیت و نام اشکال نقش نگین و خلافت ایام عمر از محمد مصطفی تا امام حسن عظیم سلام

کثیت	نام	اشکال	نقش نگین و انگشتر	الوزیر	خلافت	مدت عمر
ابوالقاسم	محمد	سفید رنگ گندم گون ابر کشاده پیشانی باریک و چشمان سیاه بلند بینی گرد و ریش کشاده و دندان هر دو دوست دراز باریک انگشتان راست و چپ در بدن او موس نبود مگر خطی از سوزار سینه نا نواف	محمد رسول الله	عبدالله بن علی عظیم السلام	بیت و یک سال و باز ده ماه و بیست روز و یک روز و نیم	نصرت و شش سال
ابو بکر	عبد الله	سفید می حسن نیکو روک	با شد نعم ابقا و	عشمان عنف بن	و بیست روز و سه ماه و دو سال	شصت و شصت و سه
ابو حفص	محمد	سرخ و سفید	کلی با کوبیت و اعطای بانیر	نیر بن حارث	بیست روز و پنج ماه و ده سال	نصرت و پنج سال
ابو بکر	عشمان	سیاه قدینه نه کوتاه و نه دراز	با شد است	مردان حکم	و بیست روز و پانزده ماه و یازده سال	هشتاد و دو سال
ابو الحسن	عشمان	چشم فراخ گندم گون	الملک الحق	حسن بن سید محمد	چهار سال و و ده سال	تصنیع و سه سال
ابو محمد	حسن	گندم گون	اسد رسول الله	عبد الله بن رافع	شش ماه و پنج روز	چهل و شش سال

امام زین العابدین علیہ السلام بن امام حسین عرم بر قلب شمس عرم بود و بر گنبد طبعی در گذشت  
امام محمد باقر علیہ السلام بن امام زین العابدین عرم بر قلب شمس عرم بود و او را بقول ابراهیم بن ولید بن عبد الملک  
مردان لقب مان پذیر زهر داد -

امام محمد جعفر صادق ابن امام محمد باقر قلب نوس عرم بود و بر گنبد طبعی در گذشت -  
امام موسی کاظم ابن امام محمد جعفر صادق بر قلب موسی عرم بود و یارون رشید خلیفه عباسی بنیاب راسموم ساخت  
حضرت امام ضامن اثنا عشر رضا بن امام موسی کاظم بر قلب یوسف عرم بود و یارون رشید آنحضرت را در انکور  
زهر داد امام علی نقی ابن امام موسی رضا بر قلب صالح بن یحیی بود و با حل طبعی در گذشت پس از امام علی نقی بر قلب ادریس  
بود و بر گنبد طبعی در گذشت و آن حضرت می فرمود که اسم عظم هفتاد و سه حرف است و یکی از آن نزد حضرت بن بر خیا و زید سلیمان  
عرم بود و هفتاد و یک حرف از آن نزد من است و یکی از آن بر خدای تعالی نذر اندازم حروف گوید که حروف هجده است و هشت  
حرف باشند و یک حرف از آن نزد من است و یکی از آن بر خدای تعالی نذر اندازم حروف گوید که حروف هجده است و هشت  
بود و در سال دویست و هشتاد و یک بر گنبد طبعی بر در سامره در گذشت و از جوار امام مهدی علیہ السلام صاحب الزمان فرزند  
شاند امام محمد مهدی ابن امام حسن عسکری بر قلب شمس و بقول بر قلب محمد بوده پوشیده نماند که مراد ازین که فلان قلب  
و یا بر قدم فلان است نیست که فیض حق تعالی بر هر دو از یک جنس است و امام مهدی امام دوازدهم است و ولادت آنحضرت  
در سال دویست و پنجاه و پنج هجری از نصف شعبان در آخر خلافت مغربا شد محمد بن متوکل عباسی اتفاق افتاد و به قول امامیه  
در سه و اربعه سال دویست و شصت و پنج هجری در خلافت معتز علی بن احمد بن متوکل عباسی غائب شد و گویند که آنحضرت  
در غیب هشت و نیم سال و یک روز و شب صغری سفر آن بودند که حاجات و سوالات شیعیه را با و می بردند و آن سفارت بر سر  
ابن محمد ختم شد و وفات علی ابن محمد در سال صد و بیست و شش هجری اتفاق افتاد و اخبار آنجناب شطوط شد و شیخ علاء الدین  
منه نانی گفته که امام محمد مهدی بن عسکری عرم در وقت اختتام از ایلان بوده چون قطب از زمان در گذشت قطب شد و نوزده سال  
قطب بود و بدین وقت یافت و اهل سنت و جماعت گویند مهدی که رسول صلعم با دشارت و بشارت داده هنوز نوزده و چون  
قباست نزدیک آیه مهدی پیدا شود و عیسی عرم از آسمان فرو آید و جلال و دیگر اعدای دین محمدی را هر دو با اتفاق بکشند چنانچه  
شمه از آن در اخبار عیسی در قیام سوم و در سن شام هجری است و کسی که به امامت محمد ضعیف قابل اند گویند که مهدی موجود است  
و او زنده است و یکبار رضوی تقیم است و در آخر زمان ظهور کند و چنین کسی که به او لاد علی عقاوس دارند از حفا و دوازده امام  
و دیگر پس از آن عرم را مهدی موجود می دانند و هر یک از آن گروه بنام آن امام منسوب است و از آن جمله است زید بن امام  
زین العابدین که زیدیه یا منسوب اند و روزی نزد هشام بن عبد الملک رفت و سلام گفت سلام علیک زید گفت ای تقی الله  
پشام گفت تو مرا امری کنی زید گفت کسی که تقوی امری کند از وزیر گمترین زیادت هشام گفت که گمان برم که خیال خلافت دارم  
و مادر تو کنیزک و آنرا که مادر درم خریدم باشد شاید من خلافت نبود زید گفت آن عیسی نیست مادر اسمعیل عرم نیز کنیزک بود هشام بر بنجد  
و او را از مجلس بیرون گردانید زید بن محمد شافعی در سال یک صد و دوازده هجری خراج کرد و یوسف بن عمر بن اسمعیل بن نایب



نمایید شد و چون بان حد و در سید میان ایشان بمیان اتفاق افتاد و با آنکه بعد سید در آمد مردم گفتند هر توبه مقرر کرد و شجاعت گفت  
 هیچ نگفتند زشت باشد که زن بی مهر شو کند شجاعت سید جان باز گفت ام که و مانند او در او ند که سید رسول نماز و یقین را بر هر شجاع  
 از تو هم برداشت و سید بن الریجی در لشکر گاه شجاع بر همان نداد و او را از آن شجاع از آن لشکر گاه شجاعت تو هم نمود و پیوسته  
 رفت و گویند که سلمان شد و کار سید بعد از مرگ شجاعت بزرگ شد خالد بن ولید یفرمان ابو بکر روست با و نهاد و سید از آن  
 بیرون آمد و صفت قتال بسیارست خالد با و رزمی صعب کرد و شیب نیز و معرکه گشت و یک روز خالد سلمان را از آن بیرون  
 حمله آورده و ظفر یافت سید مگر سخت و حسن قاتل شهید آخر رفته اند عتبه با و رسید و او را قتل رسانید هر هر از اهل کوفه  
 بحر فارس است از دشمنان با یکسان بر ساحل و ریاضه سر بساخت و به هر فر موسوم گردانید چون از هر و روان و عتبه از آن  
 بران راه می نیت هر آینه ملک قطب الدین نامی که حاکم آنجا بود و بنده خردون که اسامی بهر فر عیار است دوست رفته متوطن گردید  
 و در هیچ آنجا سب می نویسد که ایاز نام تر که از علمایان امیر محمود قلای بنده خردون را و در آن ملک ساخت و چون سلطان  
 شهاب الدین بر سنده حکومت نشست و ظلم آغاز نهاد و در پیش نور الدین مکر و در نصیحت کرد و موثر نیفتاد و لا جرم نور الدین  
 را نزد فرنگیان کوه فرستاد و ایشان را و در کوفتن بنده خردون را و نمود و فرنگیان این سینه را غنیمت دانسته با وجود موثر بر کنار و  
 در پاس خردون آمده و در یک روز قلعه بنا نهادند و اهل بهر فر خند که دست جنگها کردند کاری از پیش تو استند بر و لا جرم قطع متعلق  
 کرده و بنده گرس که خیتند فرنگیان بر بنده هر هر مستولی گشته بنابر صانع وقت با و شاه بهر فر طلب داشته لشکر یک حال آنجا  
 سه حصه فرنگیان و یک حصه بهر فر یا نه باشد با و شاه از رضای ایشان بهر فر خردی نماید بعد از آن بهر فریان سلطان  
 محمد بن سلطان سعید الدین بن سلطان نورانشان را که در آن زمان سیادت بر داشته بودند و در هر هر سکونت  
 نموده و از آن زمان فرنگیان اینجا مستقر شدند و ملوک آن دیار را بهر نامی از سلطنت نمایند و موافقت هیچ صواب گوید که در  
 سنواتی ایام جزیره بهر فر حاکم خراسان بود و چون آنجا یک سلجوقی شاه سامری صاحب فارس در گذشت -  
 سلجوقی شاه که اول ملوک بهر فر است و پیران او در آن دیار اعتبار می عظیم داشتند و دشمنان صد و هشتاد و یک بهر فر  
 محمود قلای که قبل از سلجوقی شاه ایالت بهر فر است خردون کرد و سلجوقی شاه را گرفت و استیلا یافت و بعد از او برادرش  
 نصیر شاه دالی شد و برادر دیگرش رکن الدین سعید نصیر شاه را به قتل رسانید و حکومت نشست شهاب الدین  
 و یار غلام سلجوقی و بر سعید و خردون نموده او را کشت و تمام جزیره خردون را از ترکمان بنی قیس که دایه آنجا بودند تخریب  
 و در هفت صد و یازده چهره در گذشت و بعد از او گردان شهاب که کشتش از بدریه نبود و فرم و از مادر بهر فر شکانیان می پست  
 و بعد از او پیش قطب الدین بهر فر سلطنت رسید و بعد از او پیش نور الدین شاه جانشین شد و بهر فر ملوک تاج بر سر  
 نهاد و چهره گشت و با و شاه شجاع دالی فارس که از آن ملوک بود دوستی گردانید و بعد از او برادرش محمد شاه دالی  
 گشت و طاعت امیر شیور کورگان نمود پس از او پیش فیروز شاه سعید الدین ابن فیروز شاه و برادرش نور الدین شاه  
 و شهاب الدین بن نور شاه و سلجوقی شاه بن شهاب الدین و نور الدین بن سلجوقی شاه فرنگیان در نصید و سنده و بهر فری بر خردون  
 استیلا یافت و بعد از سلجوقی شاه پیش نور الدین شاه حاکم شد و در زمان او فرنگیان متعلق شدند و بهر نام سلطنت با و



مگذشتند و بعد از وفات نکیان محمد شاه را که از آن دو وزیران بود و حاکم کرده بود و بعد از وفاتش فرزندش شاه نام حکومت یافت و در هزار و ده جری در گذشت و بعد از وفات نکیان نام سلطنت بر دیگر می نهادند و آن خبره و شرف نکیان بود تا آنکه شاه عباس صفوی در هزار و سی جری آن خبره را گرفت و با شاه و چهار پسرش و آن دیار تبصره کاستهای صوبه در آن کشتان جو نامتوان بهکارت از کتب فرنگ بار اقمه حروف گفت که شاه عباس پدر و مکره از آن آن خبره هر هزار نکیان بر نکال گرفت و محسول اخبار را با نکر نرا و حاصل شکار بجای شاه عباس پسر سید و کن مملکتی است که در حیطه ولایتش از بهر حبت و بنا میرسد و در دکن سیصد و شصت قلمو ریغ است و هر کدام سر اوج فلک کشیده و در مملکت دکن عبارت است از صوبجات هندوستان که نسبت جنوب دریای زبرده و است و بر بدین صدهی حاصل است باین صوبجات از صوبجات شمال هندوستان چه مالوه و احمد آباد و گجرات که بطرف زبرده سمت شمال واقع است خارج از دیار و کن است یعنی غلطه مالوه و احمد آباد و گجرات را از متعارف دکن شمرده اند و در چنان است چرا که گجرات هم این طرف زبرده است و دکن شش صوبه دارد و صوبه دولت آباد که متصل شهر اورنگ آباد از اینه عالمگیر شاه است دوم صوبه گلکنده که در حوالی آن شهر حیدر آباد معروف به باگ نگر تعمیر یافته سوم صوبه کرناٹک که هم در گائده حاکم نشین آن صوبه است چهارم صوبه برار و دیگر محمد آباد بندر و ششم خاندیس و برهان پور و این صوبه شهر قو احمد شاه است یعنی بنامند که ملک هندوستان شش است با قلم اول و دوم و سوم و چهارم و در قلم اول از چند جریه سه اندیپ است و دکن در گذشت و چون دکن دیگر است و دیگر ولایات داخل قلم دوم است و بند از دکن کرده شد باقی معارضه هندوستان را در دست میر قلی که متعلق بران قلم دارند و کور خواهر ساخت بمولف صبح صادق می نویسد که تمامی ساکنان دکن از اولاد همدین جام بن نوع مرم اند چه پسرین جام چهار پسر داشت اول را نام پورث و او ولی عهد پیر بوده و دوم ملک که مملکت نیک بنام او بوده سوم دکن و چهارم مروان و اکنون این شهر را بنام نکیان منسوب اند احوال نیک همدین قلم در مملکت بنگاله و احوال پورپ در قلم سوم اند و یکی گفته اند پسر سوم دکن بن هند پسر پیر بوده و مرث و تلنگ و کرناٹک امالی دکن از اولاد ایشان اند و چهارم بن هند نیز پسر داشت و مرث و تلنگ و مارچ هر یک بنام خوشی بهری به نروالد ساختند و در اینجا استقامت گزیدند و اول کسی که از سلاطین دلی بر ولایت دکن دست یافت سلطان علاء الدین بنی بود اول بر دیو گیکه عبارت از دولت آباد است تا بخت برد و در آخر عهد سلطان محمد شاه بن تعلق شاه بر مملکت دکن که متصرف شده حسن کانگو است که از جمله ملازمان سلطان محمد شاه در زمره امرای عده بوده اتفاق امرای چند دکن سر بر کرد و بران استیلا یافت و ایشان را سلاطین گلبر که و بنیر نیز گویند و او خود را از اولاد همدین بن میزند یا برین که کشا سبب شمری اند ایشان را بهیسه گفتندی و گفته اند بهیسه بر بهیست که شریف یافته حسن کانگو بهیسه بعد تعلق شاه صاحب دلی که کانگوی بر بهیست ششم سلطان محمد شاه بن تعلق شاه بر بر دی روزی روزی نزد کانگوی رفت و از قلب حال شکایت کرد کانگوی فرعه خفت کاوی با و او حسن اینجا قلبه بر اند روزی قلبه بر زمین حکم حسن زمین بکند و ظرفی پر از زربیاخت و شسته از آن نزد کانگوی برد و حال باز گفت کانگوی بر بهیست برو بخت او آفرین کرد و آن سخن سلطان محمد برسانید و او به پدر باز گفت با و شاه او را بنوخت و امیر چند دست خست روزی کانگوی اور گفت که از تخوم معلوم می شود که مخترب سلطنت رسی با من عهد کنی که وزارت بهیست و اولاد من و به

و دفاتر تجویشان سن باز گذاری و نام من و نام خود کنی حسن با دمی عهد کرد و پیمان روز خود را حسن کانگوی بهینه خوانند  
 پس زنجیری سلطان اشلیخ نظام الدین اولیا رفت نظام الدین اولیا رفت همان کشته سلطان محمد شاه بن تعلق شاه از  
 خدمت بیرون آمد شیخ گفت سلطانی رفت و سلطان می دید پس باینکه هر قطار خوشین بناده بودند نگشت بناده  
 بجن داد و بان بصورت چتر نمود شیخ فرمود که این چتر نیست که ترا بدکن رسد حسن دل بر سلطنت نهاد و بعد فوت تعلق شاه پسر  
 محمد شاه پیوست و سلطان محمد شاه چون برکن رسید قتل خان از حکومت دولت آباد و حسن را با دیگر امرای چنده باو  
 بگذاشت و در آن ایام که سلطان محمد شاه ایران چنده بگراقی را به قتل رسانید و امرای چنده و کن را با بشکر خواند حسن  
 کانگو و دیگر امرای چنده از بیم جان و مال پسران را که بفرمان سلطان ایشان را بگجرات می برد و در هم راه می بستند و بدو  
 باز گشتند بسیاری از اهالی دکن از بیم سیاست سلطان کسین پیوستند عماد الملک سیر متبر تر کمان که و اما و سلطان  
 بود و حاکم برار و فاندیس قصد ایشان کرد و سپاهش که از سلطان در هر اس بودند با امرای چنده و بایرند عماد الملک  
 سلطان پور باز رفت لشکر یان عماد الملک سلطان پور را غارت کردند و کسین پیوستند عالم الملک حاکم دولت آباد  
 در قلعه حصن شد امرای قلعه عالم الملک به دیگر قنده بیرون آمدند و با امیران چنده اتفاق کردند پس سمیل شیخ افغان را که وزیر  
 امرای چنده بود و برادرش ملک بل که بفرمان سلطان ایالت مالوه داشت سلطنت برگرفتند و مملکت را میان یک دیگر  
 قسمت کردند حسن کانگوی بکبر که فطاع یافت سلطان محمد شاه از بکره قصد ایشان کرد و ملک بل افغان و الی مالوه و عماد الملک  
 سیر ضبست بنیستند امرای چنده با سلطان رزم کرده نه نیست می پیوستند حسن کانگوی بکبر که سمیل شیخ بدو آباد که بختند سلطان دولت  
 آباد را محاصره کرد و عماد الملک بکبر که فرستاد و بالاخر فوسج را بمحاصره قلعه دولت گذاشت بگجرات مر حبت نمود و عماد الملک  
 سجد و بند رسید حسن کانگوی از راجه تلنگ بدخواست راجه با پیر ده هزار سوار کولاس نزد او فرستاد و حسن با عماد الملک  
 رزم کرد و تلف یافت و او را کشت و ملک سیف الدین غوری را بمحاصره قلعه بند رو قنده مار که تبصره کاسته نامی سلطان محمد  
 شاه بود باز داشت و بدو دولت آباد فرستاد و امرای سلطان که دولت آباد را محاصره کرده بودند و سلطان بگجرات رفتند  
 پنج که سلطان ناصر الدین شده بودند بر استقبال کرد و امرای او رفتند گفت که شما بیسته سلطنت حسن گشت ایشان نیز بان بنهاد و او رفتند  
 خیل و پشت هجری تلج بر سر نهاد و چتر سیاه برسم بنی عباس برافروخت و خطبه و سک و طغری خوشی را بر آن موجب داشت کمتر بنده  
 حضرت سجانی علاء الدین کانگوری بهمن و بکبر که رسید و از تشنگا ساخت حسن آباد و نام کرد وزارت و دفاتر کانگوی بهمن و خویشان  
 او حواله کرد از آن هنگام تا اکنون و دفاتر و کن بر خلافت دیگر پادشاهان هند بر بر همه تعلق دارد و اسمیل افغان را بسبب  
 غدری که ملک سیف الدین غوری خسر سلطان محمد شاه بن حسن کانگوی اندیشیده بود کشت و پسرش بهادر خان را کشته  
 او نصب کرد و مبارک خان بودی ابی کز نایک و متاد و وزیر شمار علاوه اند دو سبت هزار در قلعه ملا و دو سبت فیل و هزار کثیر تر  
 ر قاص گرفته باز گشت و در سبت صد و پنجاه و سبت هجری از بکبر که دولت آباد شد و با پنجاه هزار سوار غم گجرات کرد و از راه  
 باز گشت و از مناسبت تو به کرد حسن آباد و بکبر که بملک سیف الدین غوری و دولت آباد و به برادر خرد جا محمد بن سلطان  
 و بند رو قنده مار و کولاس با عظم بهایرن بن سیف الملک لاهور بگم بصفدر خان سیستانی سپرد و شاه بنده محمد شاه را

ولی عهد کرد و در غروب اول بهشت صد و پنجاه و نه هجری در گذشت و بعد از او پسرش سلطان محمد شاه بهمنی تخت نشست و او را  
عادل و شجاع و جواد بود و در زمان خویش ثروتمند و آئین نهاد و ملازمان را آنجناب با و نام با مخصوص ساخت و چون باردار  
و سلاطین و خاصه فیصل و امثال آن و حاکم دولت آباد و سمنه عالی و دوائی نیز از مجلس عالی و امیرالملک و بعد از اعظم  
بهایون و نایب کل که بجای پورالملک نایب خضاب داد و امر کرد که پانچ نوبت زند و چون در آن ملک صرافان زر را سبک  
گزار و در آن عهد او و بسیاری از ایشان را بگشت و آن رسم بر انداخت و پس از آن مدت او در دکن از اسلامیان رواج  
بود تا آنکه در عهد محمود بهمنی دیگر بار چون بختیاری داد که سلوک بنام ریان بجایگز است و رواج یافت با آنکه چون محمد شاه بهمنی  
پادشاه شد امر کرد که هر چه در خزانه است بیک زند و بهر تریج و تریج در شش بستخان و هندی پس چهار صد من طلا و بهشت صد من  
نقره بوزن در آورده و گفتند خزانه تهی نماید کرد سلطان درین باب از ملک سیت الدین که خسرش بود مشورت خواست ملک  
سیت الدین گفت که خزانه تهی نماید کرد اما مالیکه از خزانه نیست سختخان بر آید و باز بناید کرد و اندید سلطان گفت بهشت گفتی  
پس آن مال با ما در خویش ملک جهان بیک فرستاد و بیک گرفت و باز گشت در خلال این احوال ریان ملک و بجای پور باغوائی امر  
سلطان بر نه از ملک او را در خواسته سلطان مدتی رسولان را بنیج باز داشت و در آن ایام امرای منافق را بگشت و  
موقوفان را بنیج است پس رسولان ریان گفت خرابه را حاله کردن ام باید که پیشکشش با می لایق بفرستد راسی ملک سپرد خود  
ما که گویند و بکل به خیر کو را پس فرستاد و راسی بجایگز است هنر اسوار بکند و او را در آن کرد و سلطان محمد شاه امیرالامرا بهادر خان  
بن اسماعیل بنیج افغان و اعظم بهایون بن سیت الدین غوری و مجلس عالی صفدر خان سیتانی را بر زم ایشان فرستاد و بهادر خان  
با ما که اند مقابله کرد و طفر یافت و تا در تکل بر آید و یک ملک بهون و سیت پنج فیصل پیشکش گرفت و باز گشت گویند که  
چشمه از تجارت خجده است آمده عرض کردند که اول مال مایان را ما که بود در دین بین از ما گرفت سلطان جهان روز سهرا پرده بیرون  
فرستاد و روی بدین پیر نهاد و روزی بر فیصل سوار می فرست یک از ندیمان گرفت بعد از چند روز بدین پیرین رسم ندیم گفت اگر  
به چنین روزیم سال دیگر آنجا باشم سلطان بخندید روز دیگر بر پیشکش و یکس هنر اسوار اینها کرد و با هنر اسوار بدین پیرین  
رسید خود را بشهر افگند و ما که بود را بگرفت و آتش عظیم بر افروخت و او را بنیج نهاد و در شش افگند و بدین پیرین بگشت  
ریان بنیک را و بر و گرفتند سلطان جنگ کنان متوجه بخت گاه شد و درنگی در مبارک زخم گشت و منقر و منصور به  
گل که رسید راسی بنیک به کین سپرد سلطان فیروز و دلی و بهی را به بنیج و کن شد ریهی کرد و سلطان محمد شاه آگاه گشت و رو  
به ملنگ آورد و اعظم بهایون را به کاکند و حنر خان سیتانی را به و تکل فرستاد و راسی بنیک سینه و ملک بهون و سید  
فیصل و دولت است پیشکش نمود و شهر گلکند و را به از زمان سلطان سپرده و بخت مرصع که برای سلطان دلی ساخته بود  
بر فرستاد و سلطان باز گشت آن بخت رخت خیز و زنده نهاد و در بهشت صد و شصت و بهشت راسی بجایگز قصد دیا  
اسلامیان کرد و قند مکرل کشید و بهشت صد من از سلطان بنیج و روی بر زم راسی نهاد و از ریکبیا  
بگرفتند و ناگاه بار دوی راسی رسید راسی که غافل بود بهر بخت رفت و بهشت و نیز اگر اس از بهر اینش به قتل رسیدند  
سلطان و و هنر فیصل و سید ضرب نوب و بهشت صد و پنجاه و بهشت یافت و بر راسی در مکرل گذرانید و روی به بجای پور

نهاد و پس برای وانی بجایگاه سوار شد و ای پادشاه را به چهل هزار سوار و پنج لک پیاده بر سر سلطان فرستاد و مقدمه سلطان با در زرم صمصام  
 کرد و سلطان از قصبه بخارا و شش سیر به یونان ملایم را میزبانی شد و بگریختن سپهر ای پادشاه بگریختن سلطان بجایگاه بر دخت چنان  
 فتح و شوار بود و در غره کرد و چنانچه از پای قلمو برخاسته رای او را قصبه کرد و سلطان باز گشت و بعد از زرم طغر یافتن گشتن راست  
 بگریختن و عاصرتان و خراج پذیرفت سلطان بگریختن که مر حبت نمود درین اثنا بهرام خان مازندرانی سپهر خوانده سلطان  
 علاء الدین حسن کاکلی قلمو داد و دولت آباد بنا کرد و سلطان متوجه دولت آباد شد مقدمه سلطان در مدور دین با بهرام  
 زرم کرد و طغر یافت بهرام خان بد دولت آباد گریخت و ازینچ دین الدین دولت آبادی مشورت خواست شیخ گفت با عیال  
 و اطفال ازین شهر بیرون رود بهرام خان چنین کرد و سلطان بد دولت آباد رسید و این مدتی شنید و با و پیغام داد شنیده ام  
 که مرادش بخدمت کنتی اکنون باید که بمجلس من حاضر شوی و بامتن سعیت کنتی کشته شد و کنتی بامتن سعیت کرده اند شیخ فرمود  
 که سیدی و عالی و محشمی بروست کافران اسپهر شد و کافران پسرش را به تیغانه زدند گفتند میت را حیدر کنند و گریه شمارا بقتل  
 می رسام عالم گفت قال الله تعالی لا تقنوا ما یدرکم ایضا که ای پادشاه که پسرش را حیدر کرد و سید تا نبوت او نمود و محشم گفت  
 نه علم دارم و نه سیادت نادیده آن گریزم و میت را سپرد و نکند و ویه شهادت رسید اکنون مثل من مثل همان محشم است بمجلس  
 تو حاضر شوم و با تو بیعت کنم سلطان گفت که از شهر من بیرون روی شیخ بر تربت بر مان الدین عرب و دیوبندی نیست و نیست  
 و گفت اکنون مرد باید که مرا از اینجا بر خیزد سلطان پشیمان شد و این مصرعه به سجده نوشت سه من زان قوم تو زان من باش  
 شیخ فرمود که اگر محرم و غازی و حفاقت خراج کوشد و از این دوستی نری نباشد و این رباعی در جواب نوشت رباعی  
 ما من نیرم بجز نکوست نمک بجز نیک و سکه و نیک جوئے نکم به آنها که بیامی من بدی ما کردند به گریست سید بجز نکوست نمک  
 سلطان شاد شد و لفظ ساز می که بر زبان شیخ رفته بود بر القاس خوشین میفرود و در هیئت سعد و هیئت و هیئت هجری در گشت  
 و او بزرگترین سلاطین بهمن بود و بعد از و پسرش مجاهد شاه بهمنی در نوزده سالگی با و شاه شد و گلبه روی پادشاه گلبه  
 و کشتن ای را حفاقت زرم او ماند و بیجا گریخت و بیجا صره پردخت رای از شهر بیرون آمد و زرم صمصام کرد و منظم به قلمو باز گشت  
 و بیجا ساخته بود تعمیر کرد و بیجا گریخت و بیجا صره پردخت رای از شهر بیرون آمد و زرم صمصام کرد و منظم به قلمو باز گشت  
 رای سیمان و رای بسیا که اطاعت را سبب بیجا گریست که کردند و او سپاه فرستاد و سلطان فتح قلمو متعذر و دیده از  
 ازین شهر کوچ کرد و هیئت و هزار کس از کافران اسپهر گشت و چون سجد و مد کل رسید با و داد و جان که غم سلطان بود و دیگر  
 امر بشکار رفت و او و خان بسبب آنکه روزی او را سلطان فرستاد و او بود و شیخ بجز کاشش در آمد و سلطان ربکشت سعد خان  
 سیستانی و اعظم هایون بد دولت آباد و بر لکه که انطباع ایشان بود رفتند و چون مجاهد شاه را فرزندش بود و دیگر امر بخیر مت  
 و او و خان پیوسته و او را هیئت سعد و هیئت و هزار کس از کافران اسپهر گشت و چون سجد و مد کل رسید با و داد و جان که غم سلطان بود و دیگر  
 بهر سلاطین محمود شاه بن سلطان علاء الدین حسن کاکلی قلمو داد و سلطان متوجه دولت آباد شد مقدمه سلطان در مدور دین با بهرام  
 موصوف بوده ازینچ واقع نمکین گشته و خطا نمیکند و خوشی و قرآن و از خوشش خواندی و فارسی و عربی فصیح گفته و به عیش و  
 طلب پرداخت و بیچ جانب لشکر می کشید پس فطرت او را به اسطو تلبیر کردند و او پیش از این گشته و در این کس بکشتن کرد و

و در ایام سلطنت خیرالیکس ششصد و پنجاه و یک گشته با و شاه امین خزانده آبی است زیاده تر از میان خود صرف نمودند و در عهد  
او میر فاضل الله انجوتلانده مولانا سید محمد الدین تفتازانی خواجه حافظ شیرازی را برکن نمودند خواجه بکشتی گشت و در راه  
با و مخالفت ورزید خواجه پیرسان گشت و شیرازی باز گشت و عربی میر فاضل الله فرستاد و از انجوتلانده پس پیرسان می نمود  
اول غم در پیابودی در غلط کردم که خوش یک بعد تن درستی آورد میر فاضل الله خان به سلطان عرض داشت سلطان گفت  
که شاید کیسه تقییب بماند پس پیران را در غلط انجوتلانده فرستاد و با جمعه محمود شاه قاتلان محمد شاه بکشت و برای بیجا نگر گشت  
او که در سلطان بر بنای مسجد و مدرسه و خوانق و معموری طاب پرداخت بعد از دو خیمات الدین و پس از شش ماه از  
و بعد از او مولانا فیروز شاه و وزیران و فزون میشد سلطان و او و شاه دین حسن کاکا گوئی بمنی به سلطنت گشت و او کا پیر  
نمود و مان است و از راسی بیجا نگر دفتر گرفت و نامه مرصع به صورت دست راسته بر سر نهاد و در هفته روز شنبه و دوشنبه  
و چهارشنبه شرح مقاصد و تقلید پس و دیگر کتب ادرس کردی و از منیبات به جز شرب شر و استماع افغان جناب نموده  
و گشت که نغمه مراند که حق مشغول می سازد و شراب و نفس من فتنه نمی انگیزد و از جمیع زبان شمع حق عظیم گشت روزی گفت  
که در شرح زیاده از چهار زن عاری نیست اگر پیش ازین خواهم چاره چیست میر فاضل الله انجوتلانده که او ستاد و وکیل او بود ملک تاج  
خطاب گشت گفت متوجه درند هب اما میبه حلال است و آن در عهد منیم صلح را و ابو سلطان در یک روز سه صدان را رفته کرد  
و شهر فیروز آباد را بنانها و و کوشکهای عالی ساخت و پیران کشت و مخصوص یک از ازوان گردانید و امر فرمود که هر کدام  
زبان خویش خویش سخن گوید و خود زبان عربی و فارسی و ترکی و کهنی و ریجوانی و فرنگی و خطای و افغانی و نگالای و  
گجراتی و ملنگ و کشمیر و فرشته نیک و استی و با هر کدام زن زبان او سخن گفتند و در ششصد و یک هجری دیواری و پس  
بیجا نگر باسی پیران سوار و نه لک پیاده خرم تخیر مد کل کرد و در سنگه رای وای فتنه که به با خواهی حکام خاندیس و مالو و  
تاج و و تاجور تاخت آورد سلطان اکثر سپاه فضا آن دیار فرستاد و خود باد و پیران سوار متوجه دیواری شد و یک بار  
آب رسید چون دیواری آن طرف بود و پیران سوار متوجه دیواری شد و یک بار  
بگذرد و دست بر دایه نام سلطان اجازت و او قاضی با هفت کس در لباس فقر از آب گذشته و با شکر دیواری رسید  
و با مطرب اظهار عاشقی کرد و در میوه خواست که نزد پیر دیواری که و لیه مدرب بود و در قاضی گفت مرا نیز به با خود گفت تو آسنا  
را و نیاب گفت از موسیقی آگاه ام و مندل خوب می نوازم مطرب او را با خود برد و قاضی سراج در مجلس رای سرود گفت  
و مندل نوخت دست فرصت یافته را براده را بکشت و بیرون آمد و پیرانیش که بیرون ر بودند چند کسان را بکشتند و  
با او بگوشت رفتند و پیران سراج برآمد و آواز در نهاد که سلطان از آب گذشته و سخن آورد سلطان فرست یافت  
و با سپاه رسید و ما که و در جم گاه که گذشته بود از آب گذشته و دیواری را محال اقامت غیر میت رفت سلطان تمامه و و  
بیجا نگر نقاب نمود و پیران سراج در پیشکش گرفت و بگوشت که باز گشته و بفرم گوشه ای در سنگه رای وای که و متوجه پیران  
سراج در سنگه رای پیشکش کند و در بر پیران سلطان غالب آمد میر فاضل الله بعد از نه روز به پیران سراج آمد و آواز داد که  
سلطان در پیران سراج با اتفاق مکرر نمودند پیران سراج غیر میت رفت و در قاضی که گشت و در پیران سراج در سنگه رای

گشتند و پیش از گشت میرفضل شہد بجا صرۃ قلعه کہ کہ پر دخت نرسنگہ را می مبارک سلطان کہ در ایل پور بود وقت و استغفار  
 کرد و دختر با و داد و چیل نیل و پنج من طلا و پنجاہ من نفقہ پیشکش نمود سلطان اورا بنوخت و مدار الملکات بازگشت و در شہت  
 مند و چہار ہجرت میرفتہ شد شہد انجودا و میرفضل شہد از راہ دریا با تخت و ہدایا نزد امیر نیپور صدام بقران فرستاد صدام بقران  
 اورا فرزند خواند و در جواب نوشت کہ سلطنت و کن و بگرت و مالوہ تہوار زانی و شتم و کمر و شمشیر مرصع و چہار ہجرت سپاہ ہزار  
 فرستاد و سلاطین بگرت و غیرہ از حال آگاہ شدند و متوجہ شدند و دیورای و ایلیہ بجا نگرہ انفرستید تا با دی مخالفت آغاز  
 نہاد و دوران آوان مجہولہ از امانی مد کل دختر می خواست پرتھمان نام کہ در حسن نظیر نہشت پدر ہر چند خواست کہ اورا بشوہر دہد  
 و دختر قبول نکرد این حدیث بدیورای رسید برہنہ بامالی وافر فرستاد تا اورا بدست آورد و دختر بیچ و جہر را نمی شد برہنہ بے مقصود  
 بازگشت و دیورای با سپاہ روی بد کل نہاد و پنج ہزار سوار پیش فرستاد تا اورا بدست آرند پیش از رسیدن ایشان پدر  
 زبھان اورا بگرفت و بیکرخت لشکر بیان حد و مملکت سلطانی را تاختہ بازگشتند سلطان آگاہ شد و روی بہ بجا نگر  
 نہاد و دی بقلعہ پناہ برد و بالآخرہ بشفاعت میرفضل علی و لکھہ ہون و پنج من مروراید و پنجاہ فیصل و دو ہزار کنیرک متعینہ پیشکش  
 کرد و دختر پر سلطان داد سلطان چیل و زبھان نگر بشوہر پردخت و متوجہ تخت گاہ شد و پرتھمان را بدست آورد و در حسن ا و  
 حیران باند و گفت من پیرام و او جوان پس پشا ہزادہ حسن خان او و شہت صد و یازدہ لشکر بکند و ارکشید و سد صدقت  
 غنیمت گرفت و در شہت صد و یازدہ ہجرت سلطان فیروز شاہ ہزادہ حسن خان را کہ مروی عیاش صاحب عقل بود  
 ولایت مہار و دو غم شتیرہ بالکل کہ بگلندرہ شہسورست کہ چون مقصد رسید در شکرش و با افتادہ دیورای فرست یافت  
 با جمعی انہوہ روی با و آورد میرفضل شہد سلطان را بہر حبت ہزارہ کرد سلطان بہ پذیرفت و زرے صوب کرد و میرفضل شہد  
 شہادت یافت سلطان منہزم بازگشت و دیورای بسیاری از مملکتش را برگرفت سلطان بہ بند رسید و رنجور شد غلامان  
 خود بشمار عین الملک و بیدار نظام الملک را مدار الملک ساخت و وصیت نمود کہ بعد از حسن خان را سلطنت کشاندہ ایشان  
 گفتند تا کہ احمد خان باشد اینجا پیش نزد سلطان خواست کہ احمد خان را بیل کنند اورا یافت و با سپہ خود و علاء الدین نزد  
 سید محمد کیو در از رفت و حال بازگشت سید محمد دستار خود را دہ پارہ کرد و بر سر ایشان بست و بر دور انوید سلطنت دارد  
 احمد خان ہمان شب با چہار صد مرد روی نوادی فرزندنا و خلف حسن بمرے باخرا اورا در راہ دید و ہمراہی او گزید و دیگر روز  
 فرار شاہ از کار بردار آگاہ شد عین الملک و نظام الملک را با چہار ہزار سوار بتعاقب او فرستاد احمد خان در راہ بقاصد  
 رسید کہ سہ صد ہجرت و دو از دہ ہزار کا و غلہ و کمینہ پشاہ خلف حسن باخرا ایشان را بگرفت و پیادگان را سوار ساخت  
 و بر ہر گاوسے علی نصب کرد و روی بر زم عین الملک و نظام الملک نہاد و در سایہ درختہ بنجواب رفت و درویشے را  
 دید کہ تلخ سر و دوزدہ برگ در دست داشت احمد خان اورا استقبال کرد و درویش تاج بر سر نہاد و گفت کہ تلخ سلطنت  
 است بہر نو فرستادہ اند احمد خان بیدار گشت و شاہ شد و بر زم گاہ شتافت جمعی از لشکر یانش موجب موافقہ باکادان  
 از گزشتہ پدید آمدند و آوازہ در انداختند کہ فلان فلان کہ با ما اتفاق داشتند و رسیدند و عین الملک و نظام الملک مملکت  
 پدیدند و نہرست رفتند احمد خان ظفر یافت و سجدہ و بند رفت فیروز شاہ کہ مرغی بود بر پا کی سوار شد و بیرون آمد ناگاہ

خبر خوشی شهرت یافت اکثر ارباب احمد خان پویند و طائفه دیگر نیز و شاه را که از پوشش رفته بود و قلعه برزند احمد خان بر غایت اوست  
تغایت نمود و فیروز شاه تعجبش شد و حسن خان را بخواند و گفت که سلطنت با اتفاق سپاه توان کرد و ایشان نیز هم تو متفق اند همان  
مبصر که ملک با گذاری آنگاه بفرمود که در ماهی قلعه باز کردند و احمد خان را بخوانند و احمد خان بیایین بر آورد و دیگر بیست و فیروز شاه  
گفت شکر خداوند که در زندگی نر با و شاه دیدم نسبت پدری عیشت آن بود که فرزند را و منی عهد کنم اکنون بر آید و اندوخته  
حسن خان را تبو سپردم سلطان شهاب الدین احمد شاه بمنی و در شیت صد و بیست و پنج هزار سلطنت شیت و بعد از آن  
روز فیروز شاه در گذشت احمد شاه و در غرض رسید محمد گیسو در از کوشید و در توینم ساد و غلبه با غلبه کرد و خلف حسن الملک  
لقب نهاد و بهوشیا رعین الملک را امیر الامر ساخت و قط نام الملک را حکومت دولت آباد و ویران خود حسن خان  
را فیروز آباد افضل داد و مقرر نمود که تا چهار گره و بیست آن بشکار بر آید حسن خان آنجا رفت و بهوش مشغول شد احمد شاه بهوش  
بجای نگر شد و در اجود زکل بدیوار که نبوشت سلطان ایغا را کرد و ناگاه پاشیان رسید راسی در زکل بگریخت و دیوار  
نزدیک نیکر از فتنه بود سپاه سلطانی شیکر افارت کردند و او را بدست آوردند و گمان شکریان آن بود که فرار  
است پس شیکر بر پیش نهادند و پیش خود بد و امیدند و دیوار پاشیان را غافل کرد و بگریخت و سپاه خوش بوست  
به جای نگر نسبت سلطان ملک او را در سپاه بنارت و تاراج با طرات فرستاد و قتل عام فرمان داد هر گاه عدو کشتگان  
ببست بنر رسیدی در نمر که رسید به بیست و سه روز توقف کرد و نقاره بپاشت نبوختی انالی بجای نگر سببان  
رسیدند و پنج هزار کس با یک و دیگر برگ هم بستند و قصد سلطان کردند و او را با طائفه قلیل و شکار گاه یافتند سلطان  
به محوطه پناه برد و ایشان بجای پناه برد و فتنه و نزدیک بان شد که آنرا بشکار افتند و در آن در آید ناگاه عبید القادر پسر عماد الملک  
سر تبر که از امرای سلطان بود به نهر آمد و در رسید و بر آن جماعه حمله آورد و طفر یافت سلطان همان روز عبید القادر را  
برادر جهان بخش و یار حق گذار و جانمجان خطاب داد و حکومت بر آن تفویض فرمود و برادرش عبید لطیف خان را عظیم التاج  
لقب خواند و امارت ملنگ و ادخان جهان عمره در از یافت و چهل سال در برار حکومت کرد و عبادت صاحب برادر  
غلام زادگان اوست با حمله سلطان از آن تملک سجات یافت و شهر بجای نگر را محاصره کرد و دیوار پاشیان را صلح خواست سلطان گفت  
خراج چندین ساز بر فیضان بار کن و با نقاره و قرنا و غیره خود را تا بدرگاه آورد و دیوار پاشیان را بر آید  
و بر گرفت و عدوت و کمر خنجر مرصع داد و بهشت گاه باز گشت و در آن سال قحط غلبه پدید آمد و پاشیان بنارید شایخ مدح  
استقرار فتنه و نو مید با گشتند و خلق سلطان را شوم خواندند سلطان شنید و تنها بصیرت و روی بر خاک نهاد و تضرع  
کرد و تنها آنکه ابرو پدید آمد و بیست و بار پید سلطان گفت از دست آلی نگر نرم و چنان استاده تر شد و غلایق فریاد بر آوردند  
که اے احمد شاه آبی ولایت تو ما را معلوم شد اکنون باز کرد سلطان باز گشت و پس از آن وزیر احمد ولی شتار یافت و  
در شیت صد و بیست و شیت بحر راسی در زکل را در رزم بهشت پسر مر و قتل رسانید و بد زکل آمد و خزان را بان استجا بدست  
آورده مر حبت نمود و بال دیگر بجا پور و کلم شد و کان الکس را که در تصرف والی کند واره بود بدست آورده و خواست  
که مالوه و گجرات پاشا بد سلطان بهوشنگ والی مالوه آگاه شد و دو مرتبه لشکر به برار فرستاد هر دو مرتبه منفرم باز







سلطان محمود بنی برادر محاسره کرد و بسیاری از کهن بگرفت بزرگان رکن از سلطان محمود بنکره گجراتی بدو خواستند سلطان محمود بنکره گجراتی بدو خواستند سلطان محمود بنکره بایشته و سوار روی بدکن بناد سلطان محمود بنکره بایشته و در شصت و شصت و شصت هر سه سلطان محمود بنکره دیگر بار بانو و بزار روی بدکن بناد سلطان محمود بنکره گجراتی و عدد و کهنیان برخاست و مالوه بازگشت و در دوی قعد و آن سال نظام شاه در عده سالگی در گشت بعد از و برادرش محمد شاه شکر می بن هالیون شاه بهت در نه سالگی با شاه شد مادرش محمد و محمد جهان از خواجه جهان ترک منویم گشت و او گشت و بعد از و ملک التجار خواجه محمود کاروان خواجه جهان لقب یافت در آن وقت خواجه جهان لقب شد و نگفت این خطاب درین دو دمان بین نداد اول کسی که خواجه جهان شد سقفر حسین علی استر آبادی بود و بعد از و خواجه جهان ترک آن هر دو بقتل رسیدند و اکنون من شدم بد آنم که برسد من چه آید و بالآخر جهان شد که اندیشیده و گفته بود با بچه محمد شاه شکر می نظام الملک ترک را حکومت برادر او و او به قلعه کرد و از گشتگان محمود بنکره مالوی که تصرف شده بودند نمود ساکنان قلعه را که مالویان بودند بیرون کرد و هلاک و کهنیان را به آن قوم خمان نامناسب گفتند و در جنوب از ایشان هم برآمدند و نظام الملک گفتند که نیک تو بهادری تبیده ام اجازت ده تا پای تریا بوسم و از قلعه بیرون روم نظام الملک با ایشان سلاح بندید هر دو پیش خواند یکدیگر دکنه از کر برآورد و در شکم نظام الملک نهاد و او در گشت و حاضران هر دو را به قتل رسانیدند و خواجه جهان محمود گادان و در شصت صد و هفتاد و سوم هجری به موجب فرمان محمد شاه شکر می سوار در یامی عثمان و جیره کوه را سر ساخت و بعد از نه سال با حمد آباد پدر بار گشت و محمد و محمد جهان او را برادر خواند و سلطان یک هفته بخانه او بماند گویند چون سلطان از خانه او بیرون آمد خواجه جهان خلعتی به سلطان را بخشید و جامه سفید پوشید و قتل را بخواند و آنچه در ایام تجارت و امارت انداخته بود بخر کتاب و سپ و قیل مستحقان قیمت کرد و گفت منت خدا می اگر از تنگ نفس ماره رستم آن گاه که که محمد و محمد جهان را برادر خواند و سلطان بخانه من آمد عجب و گذشت روی من نهاد و سیاب تحمل را که موجب آن بود از خود دور کردیم و کتاب وقف علماست و سپ و قیل با دشتاه راست ایران یکسے توانم داد پس از آن شب نای میوه صره نای را بر گرفته و گردنهر گشتی و چچان جان دادی سلطان بستم خوب خواجه خان محمود گادان را به او سپرد که قوت کرده بود و سپه خوانده را به متونی شکر راخ نای جانشین شده نظام الملک بخر برادر و عزا ده او فرستاد و تا شکر راخ را به آمد نظام الملک بخری رن مندری و کندل منخر ساخت و بخت است آمد و حکومت ملیک یافت و دیگر سلطان بخت عادل خان را که صد عادل شایان است امارت دولت آباد دارد و او نتواند که در تصرف تهر بود بکشد و بخت آمد محمد بن شکر کیب را به راجه قلعه ملکوان بفرمان چیست را به راجه بیجا نگر غم تخیر خبره کوه کرد و سلطان به ملکوان آمد و بخت بنی خواجه جهان جبار بیرون بکشد و بخت را به بخت است آمد و نوازش یافت و از امر ای بکار گشت و روی ملکوان با قلع خواجه جهان داد و سلطان محمد شاه اعظم خان بن اسکندر خان بن جلال خان بنیره زاده احمد شاه بهمنی را در محل گماشت نظام الملک را از شاکت اعظم خان بنیره زاده احمد شاه بهمنی گدشته برگاه آمد و سلطان بنا بر تخیر ولایت نرسنگ که بابین ملیک و کر نایک تا بمحلی بین و در تصرف او بود شتافت خواجه جهان در آن سفر ساخته حمله نمود سلطان در باره اوسی خوب طفت فرمود و جامه خور را در پوشید و جامه او را در بخود افکند و چون بکینه پور رسید تا بنیره زاده محمود خان

وخواجہ جهان را آنجا گذشت و بولایت نرسنگه آمد و خرابی بسیار کرد و در سیست صد و هشتاد و پنج هجری مرگشت نمود و در پنج صفر  
در سنه هشت صد و هشتاد و شش هجری خواجہ جهان را به قتل رسانید نفیسا ش آنکه خواجہ جهان محمود کاوان سمید امارت خویش در  
فزانین حسن ناگو پیچھے تصرفات کرده بود از آن جمله آنکه حسن کاگوئی چهارم شکر داشت والی دولت آباد و سرحد و حاکم ہزار و پنجاہ  
گلبرکہ و بیجا پور و والی ملیک و خواجہ جهان ملک را بہشت قسم کرد و از برادران کا و پل بیجے اشد عماد الملک و ماہور اسخداوند خان  
بیست و سپرد و و سرحد و دولت آباد را بہ نواح میوست عادل خان و چیر و ملکوان را بہ نواح الملک کہ از خوشیان خواجہ جهان ترک بود  
و او و از گلبرکہ و بیجا پور را بہ نواح و مدکل بہ گشتگان خوشی حوالہ نمود و گلبرکہ و ساغر و سولاپور بہ ستور بند بنار خواجہ سرامی بیست  
و او و از پلنک تا دکن بندرسی و گلکنده بنظام الملک بحری و در کل بہ اعظم خان سپرد و دیگر آنکہ بیست و قلاع و در تصرف سرحد  
بود خواجہ جهان امر کرد کہ خرباک قطعہ پشیان نہ گذارند و حکام دیگر قلاع از درگاہ روز و نہ بنظام الملک بحری چون ہاشم خان  
بیدر و پلک سرنک انہ شدہ بود کہ عداوت خواجہ جهان بر میان بست و بمقتل جمعی و طریقت الملک با و بارش نہ و با غلام  
جستہ کہ چہرہ از خواجہ بود و ساقی و در محاسن سیراب اورا بہر نفیقتہ با مہر خواجہ بر کاغذ سفید نہاد و طریقت الملک و سماع بیست  
آنرا از و نظام الملک بحری روز و نہ نظام الملک از زمان خواجہ جهان بران کاغذ نامہ مہر اجہ اورا بیست نوشت کہ روی بران مہر رسد  
از کہ بنویسند و سلطان را بہ قتل رسانم و ملک میانہ خود قسمت کنم پس در وقتیکہ سلطان بیست بود و طریقت الملک و مفتاح  
بیستہ آن نامہ با و داد نہ نظام الملک بمعرفہ آنجنان گفت تا سلطان خواجہ جهان را بخواند و فرستاد و نہ خواجہ آمد و عالی بانہ  
و دستان خواجہ گفتند کہ سلطان بیست است و رین وقت بنا بدیرت خواجہ گفت از نعمت نمی رسم پس نہ و سلطان شد سلطان بیست  
زیرا کہ قصد ولی بیست کند چہ باید کہ گفت بہ قتلش باید رسانید سلطان نامہ با و نمود گفت این مہر من است لیکن خود من نیست سلطان  
گفت کہ اکنون انکار شود و نہ اورا پس بجرم سرامی رفت و جوہر بیستہ را بہ قتل او شہارہ کرد و بیستیان اورا با کسر خان گویا نہ کہ از  
خوشیان بود و بیستہ سلطان روز دیگر نظام الدین حسن گیلانی را کہ خازن و محرم سہر خواجہ جهان بود بخواند و مال او را  
نظام الدین حسن گفت خداوند مراد و خزانہ است یکی خزانہ سلطان گفتند و دیگر سہر خزانہ و روشیان نامندی خراج سپاہ و قتل و  
اسب و مطیع و مایینا سہر از خزانہ سلطان شدی و در آن سہر ہزار لاری و سہ ہزار سہت و خزانہ و روشیان خاصہ ایشان  
بودہ و در آن سہر لاری بہر او سہ سہ سہ ضابطہ اموال خواجہ جهان گردید خیر آن وجہ دسی ہزار کتاب و اندکی فراہمانہ و  
آلات مطیع خیرے بیافتند نظام الدین آہ کشید گفت ای سلطان سہر چون خواجہ جهان کاوان قداسی تو یا و اکنون چہرہ  
حقوق اورا منظورند اسی و حامل نوشتہ اورا کہ آنرا تر در اسی اورا سہر ہی برد بخوانی تا گوایہ و ہر و کفران نیست او خلق را  
معلوم شود و نہ نظام نسبت کنند سلطان از کشتن خواجہ پشیمان شد و از محاسن برداشت و ایل نامہ از ساعان و رخواست و  
کردن از آن نکر و بجرم سہر اسی فرستد و روز سوم شہزادہ محمود خان را بہر یارست مرقہ خواجہ جهان فرستاد و نہ سلطان  
در نزل افتاد و امر اندیشناک گشتند و در سفر ماہیرون آمد و قرار گیرفتند سلطان بعد از شہ ماہ از غایت غم مرغی گشت  
و در گذشت مخفی نمائند کہ خواجہ جهان نجم الدین محمود کاوان گیلانی صاحبش از قریہ کاوان گیلان است آنش خواجہ کاوان  
گفتند اجدادی از سلاطین گیلان بودند و یکے از ایشان ولایت رست داشت و در غم سلطان علاؤ الدین بیستہ تبارت









اصحاح جاه و رسم اکثر و ساری دکن بوی ای سینه چیده پیر بن اتمان ملک مشهور و معروف حیدر علی مشهور بحیدر نایک در آمد و ابتدا اسے  
 احوال حیدر نایک نوشت که پدرش فتح نایک سرنگی کم مایه از دو ماقین بیجا بود و نایک در اصطلاح آن و یا قومیت از ازل ترین  
 مسلمانان که جاہل باشند و نیز گترین آنجا برادر کاپریا دگی اعتبار دارند با سید فتح نایک مدتی ملازم سعادت امین خان نامظم  
 ارکات بود بعد نقصانی و تشخص در کونکہ بوطن گزیده و تبارش روزگار با و پس خود سوار و حیدر علی برآمده و رسم و داران  
 ملازم راجه مند راج زمیندار میور شد و بعد چندی محمد اسے صد پیاده گشت و پس از چند سال در گذشت پس کلاش شہنشاہ  
 پیشست حیدر نایک صد برده از یزد و حیدر اسے ملازم سرشتی خان جاگیردار کور شد چون شہنشاہ خان نایک در گذشت حیدر  
 نایک بطبع ریاست موروثی لشکر یک پٹن آمد بر اراجہ انجا بر حقوق پدر و برادرش کرده از منعمان خوشی گردانید شگامی که در سر  
 هزار و یک صد و شصت و شش دیوان کلا جورین بدینایت راجہ میور و شتابلی نکلونک محمد علی خان ابن نور الدین علی خان  
 گویا سوار آمد و حیدر نایک همراه دیوان بود چون دیوان موصوف از شتابلی مرحمت شریک پٹن نمود مردم سپاہ بنا بر تنخواہ  
 شورش کردند حیدر نایک کہ آنوقت سردار ہزار پیادہ بود قضیہ سپاہ را بر تصفیہ تنخواہ انفصال داد و از ان روز اعتبارش افزون  
 گشت حیدر نایک مردم سپاہ را با خود منفق ساخته وقت فرصت دیوان کلا جورین را گرفت و حبس کرد و راجہ را بطریق نظم بند  
 بر بند ریاست گذشت و در اندک فرصت بر تمامی دفاٹن و خزائن راجہ تصرف شد و بتالیف قلوب سپاہ و رعایا پرداخت و در  
 اندک ایام در شصت و جو نفری تہہ آفاقی گشت اما صفاتش اکسانیکہ ہمہ بودندی نبود

حیدر نایک مرد سبت امی پر شد و سنیہ خوش و جو را ان بیٹا ہر سلمان و بیاطن شیطان میل نماز و روزہ ندارد  
 جنوبی شریک پٹن ملکیت وسیع بنایت آبادانی انجا زنیست بقب بنکتی رانی و دوران ملک بتخانہ سبت کلاں و افضلترین  
 نذر آن بت نبی مرد است کہ بد انجا بنا ز کنند چنانچہ جلاوان از طرف رانی هنوز بلکار اند تا از وارہ صادر و باشندہ انجا  
 سنے راجہ در معین بر غا و فریب ماضی کردہ و جیل شکار می کنند و در عوض آن انعام وافر از زلفی می گیرند حیدر نایک برانے  
 انجا اتحادی ہم رسانید و شاکت و معاودت آورده ایک شہر مسمودہ سبب بہود خود دست عالمی را موقوف و لالہ  
 ساخت چه کفارہ برگناہ یعنی بریدن قرار داده بوتے شکر نیش شکلیف مالا بطاف بیتاگ آمدہ را فرار گرفتند و گرفتار  
 شدہ خبرش آمد بنیشی مای ایشان را کسیر بریدن فرمود و سالیبنی بریدگان علیحدہ قائم نمود و شہر نوشی بنایت روح  
 و دوحسن نامہ از جملہ ستم خورہ انکاشت و رسم نکاح در میان برداشت و از اذیل را بطلم گرفتہ از اول  
 بکارت می کرد و امتدال نریش انجا یک سنین عمرش انصحت در گذشتہ در قومی فتوری نرشتہ بود و از جملہ اختیار اوست ستم روا  
 موسی تمامی بدین چشم و ابر و دہرہ ہر روز مقرر داشتہ و دیگر شہتران کہ در رزم بدست آمدند مردان جوان تعینہ باز گیران  
 اسطبل و زنان پاکیزہ تا از اندک بکارت و اخل محل و صبیان خواہد اتالیق و زمرہ جلیہ ما و از جملہ عصمتیان بود کہ وہ او کانی را  
 کہ فرقی سپاہ ہرگز نیند و قیمت ایشان چہ چیز میقتدر و تنخواہ نکشتن و فتح می کرد و انجا از شیران کسے نمی گرفت معرفت و لالہ  
 فرشتہ از داخل فرما نہ نمودہ انکار را بعد از اندک با جلیہ مای ہم سن قطع نظر از کفو و نسب و ملت خرقہ جفت می کردہ و مکارانہ  
 کہ لب مخلوق اند برای مصاحبہ و جہر زنی مزاج آن قدر کہ تابہ نریمان کند از اسطبل و غیرہ را شہر و بزرین و پالان بکار

سے برو دیا بہت کاغذ بانے فروخت و ملازمان خود رخصت ہئی دا دو مراوشس رکنا رمی نہاد و مکی گفت کہ اہل خانہ  
 بطلیند و ہمیں جاکند انخوند و حفظ ستاون با قطن و خیرج دین عیمہ مقصود بودہ ازین قبل بسیارست اما درجو انگری و شجاعت  
 و لشکر کشی و قواعد رزم جوئی و ملک داری و عسکت پروری و عدالت سرآمد روزگار بودہ بر سپاہ و رعایا حکم نافذ می داشت  
 با سجد چون از نظم و نسق نشور و غیرہ مطمئن شد ملک بدر نور کہ ملکیت وسیع و از غیر ملایق مدد و سیور کہ رہاست آنجا نرسنے  
 مشترک سلم بود حیدر نایک الملک را بہ تبریر صائب از و انترع نمود و از غنائیم آنجا مرفہ و سفر و گشت در ضلال ابن احوال  
 محمد محفوظ خان برادر کلان محمد علی خان گویا موسی خفیہ با حیدر نایک دوستی ہمہ رسانید و بحکیمہ غریب طوط بیت اللہ  
 محمد علی خان رخصت گرفتہ براہ کشی روانہ گردید و بنواح سہرین پٹن رسید حیدر نایک با استقبال شتافت و ضیافت نمود و در  
 رواج فرنگیان انگریز کہ از کرناٹک با محمد علی خان متفق بودند مشورت خواست محمد محفوظ خان کہ اول نظام الدولہ بن نظام الملک  
 را ہمہ کرناٹک تخریم دودہ با اتفاق یکدیگر لشکر کشی نمودہ آید چند نایک محمد محفوظ خان را جاگیر سے لک ریوہ داد و از طرف  
 خود با تحت و ہدایا پیش نظام الدولہ فرستاد محمد محفوظ خان در حیدر آباد پیش نظام الدولہ رسیدہ در خلوت عمر ضل نمود  
 چہ انگیزان کہ در ملک کرناٹک محمد علی خان را بلغ نسیر نمود و ز کشی سے نمایہ صلاح دولت است کہ با اتفاق دولت خدایان مشل  
 حیدر نایک و مرہ ملک کرناٹک را تصرف باید بود نظام الدولہ نے انور خیمہ بیرون کر و مرہ طلب نمود محمد محفوظ خان را  
 موصلت مایہی و مراب و خطاب فتح جنگ بر اسی حیدر نایک رخصت آن طرف وارد و در سن یک ہزار و یک صد و ہشتاد و ہجڑ سے  
 نظام الدولہ با اتفاق مرہ و حیدر نایک متوجہ ارکاٹہ گردید محمد علی خان با اتفاق انگریزان در سیدان بر تامل رزمی صعب نمود  
 نظام الدولہ مشات اور زید حیدر نایک سپاہ شاکستہ دید نظام الدولہ را از رزم گاہ بر آورد و خود بہ حفاظت  
 بہریتیان پرداخت محمد علی خان ظفر یافت نظام الدولہ بحیدر آباد رسید بعد چندی محمد علی خان و انگریزان بر شریک بن غریب  
 کہ دند و اکثر قلاع شل کشن کڈہ و بریل و غیرہ متصرف در آوردند بعد دین اثنا محمد علی خان بیمار شد و سنانہ مرہ جست نمود حیدر نایک  
 سے و پنج لک روپیہ نذرانہ قبول نمود بانگریزان صلح کرد انگریزان قلاع اور آباد و دند و داخل میل پور شدند حیدر نایک بتعاقب  
 انگریزان بہ ارکاٹہ شتافت و در راہ بازی سندر ان و قلاع پچاکس متعرض نشدہ راہ رستہ جمیل در سیدان فرنگی گدہ در خورد و  
 بنا بر حیثیت دست بنارت اطراف در از کر و دو ملک خوشیں مرحبت نمود و محمد علی خان بفرغ خاطر در میل پور گدہ اٹید و تمام فوج  
 خود را بر طرف نمود ابن ہمہ پیشین پیر نایک رفتند و نوکر شدند و در ضلال الدین احوال در سال دوم از صحنہ در صد و شریک پٹن  
 مرہ تاخت آورد و حیدر نایک بر طبق صحنہ استعدا و ملک از انگریزان نمود ایشان انتظار کو سل نمود حیدر نایک ناچار بہا مرہ  
 صلح نمود و در سنہ یک ہزار و یک صد و نو و یک ہجری قمری سیسیان از دست انگریزان و محمد علی خان پناہ بہ ہیلوے مندر  
 کہ قلعہ استوار دار و پردہ و از رزم ہما فرسیسیان با مان بر آمدند و قلعہ و شہر انگریزان خراب کردند بعد خرابی ہیلوے موسی لاسے  
 فرامیس رفاقت ملاقات جنگ بن نظام الملک صفت جاہ اختیار کرد و بعد چندی بحیدر نایک پیوست حیدر نایک ابواب  
 رسل و رسائل با بادشاہ فرانسس معرفت و مفتوح ساخت و فوج از بادشاہ فرانسس با مدد حیدر نایک نصیب شد حیدر نایک  
 بانگریز مستعد در س کہ گورنر خطاب داشت پیغام جنگ فرستاد گورنر وکیل خود را مع نقل صحنہ شریک بن فرستاد حیدر نایک

حکم نمود که دکیل با جماعه خویر و ن شهر خمیه زند و مردم این جانب با کتبیج آنرا تقبیل رسانید و باشند در ملاقات و دکیل بر کوه مکتوب  
گور و حیدر نایک رسانید و تحلیله آنکه اینک سبقت جنگ و شکست چنان درشت از چراغ است حیدر نایک در جواب گفت که شترگان  
من آن بود که استی و فای حیدر بر آنکیزان ختم است اکنون بر خلاف آن مشا به رفت چه در جنگ مرثیه که طلب کمک نمود و بنیت  
گذرا سید ندنا آنکه ناچار شده از مرطبیج کرم و مار از مصاصه شما حاصل چه که کار هرگاه کمک خواهیم بنیر از فتوی و علم کوسل  
قدری پیش نهند و بر تقدیر حکم کوسل بقیاسه خج از محمد علی خان می شنوند و کجیل پر دخته آخر بعد منراولی بسیار جناس و جوهر خود را  
بجسارت تمام فروخته بشما می دهد از آن زمان تباری اسباب روز ما صرف نمود و خمیه بیرون زنند و آهسته آهسته یک کوچ و دو مقام  
تا حد و داین جانب رسید این دار و گبر آمدنی طویل می باید و ما که فوج سواره داریم که ناده فرسنگ تا ختن و باز آمدن میباید  
دارند و خزانه و سامان بسیار داریم که بهما ت سالدما کفایت کند پس موافقت بنما بین نمی تواند شد این گفت و جواب مکتوب  
نویشت و دکیل را رخصت نمود و در سینه هزار و یک صد و نود و چهار هجری حیدر نایک با سه هزار سوار و چهل هزار پیاده متوجه  
کرنا تاک شد و هم جیب سینه مذکور بالا ای کلمات عبور کرده اکثر قلاع توابع ارکات را متصرف شد و نصیر الدوله بنادر محمد علی خان  
متخصص قلع و چتور بود و با عیال و اطفال گرفتار آمد و مجبور گشت گورنر مدرسه این خبر شنیده کلنل یکی را روانه آن سمت نمود کلنل  
بیله را روانه آن سمت نمود کلنل در میدان بلول خمیه زو حیدر نایک با تمام سپاه خویش و فراسین با او رزمی معصب گردنا گاه  
از بان حیدر نایک اشرار برادر خوانه آنکیز افتاد و شیراز جمعیت ایشان از هم سخت سواران حیدر نایک از اطراف و جوانب  
حمله آوردند و بسیار از سپاه آنکیز یک سینه کلنل بیلی اسیر گشت حیدر نایک ظفر یافت و روز سوم متوجه ارکات شد و در  
پناه ارکات را محاصره کرد و راجه بر سر بریا محمد علی خان در ارکات متحصن شد و کمک از محمد علی خان رسیده راجه مسطور بعد دو ماه  
با حیدر نایک صلح کرد حیدر نایک قبله در آمد و هر چه یافت ضبط کرد و ناموس سکنه آنجا را تلف نمود و لایه میلی را م را با دو  
هزار سوار بتاخت اطراف فرستاد و در آن دیار ویا رنگداشت و عمارت را به بخت قول حیدر نایک رخت گشت که میگفت  
من قهر خدایم که تبهذیب مردم کرنا تاک نازل شده ام بعد ازین قضا یا محمد علی خان مع اجمال و اطفال و متعلقان خویش بدر  
آمده اقامت گذرد و چون طریق آمد و شد در خشکی از تاخت فوج سواره حیدر نایک منقطع شد و در تری از تحالفت هوا که  
آن وقت بهما ز موافق مینو و مینو گشت روسای کوسل بهوب غله را از فروختن فرق و منع نمود و ملتوسلان کپنی از ذخیره  
سد کار برنج رتب می تقریک آثار مجراس و فی رویه و دوزده آثار معتبر نمودند در آن قحط عالمی هلاک شد بعد چند ماه  
غله بسیار بر چهارت شرقی از بنگاله متواتر رسید و در آخر شوال سده یک هزار و یک صد و نود و چهار هجری خبری بر اپر کوت  
که پیش ازین در کرنا تاک کارهای بانام کرده بود و حکم پیش گورنر صاحب کلان کلکته برآید و پیاده آنجا رسید و قریب چهار هزار  
نسله بفاصلت شهر پناه مدرسه گذارشته با دوزده هزار نسله و چهار هزار ترک سوار در آخر محرم سده هزار و یک صد و نود و پنج  
هجری که از فرنگی گده کوچ نموده متوجه سپاه حیدر نایک که قلعه دیو اسی را محاصره داشت بجنگ بر فاسته رفت خبر کوت  
با منتظر فوج بنگاله و جهازات و لایط در جنگ متوقف بود و با استحکام فلاح دنیا در مقبوضه خویش می گذرانید و روزی  
از محمود بنبر کوچ بنزده متوجه سید گردید حیدر نایک با تمام فوج خویش متجیل مقابل خبرل شد و بارش کوله و بان چون

شکرگ نمودہ سپاہ جنرل مراد انکو شہرند قتالی قاضی و منو حیدر نایک منہزم باشکر خود آمد جنرل کوٹ ظفر یافت و در اہل سلمہ  
شد و در آخر سال کور قریب شش ہزار پیادہ کسب کردگی کلنل تاس دین برسن زنگالہ براہ خلی روانہ شدہ و در با اہل  
عبور کردہ و مردم تہا سجات شل گنجا مچلی بندر و غیرہ براہ گرفتہ باز و چہم شعبان سنہ مذکور باخبرل کوٹ ملاقات کرد و بمصلا  
یک دیگر در عرصہ فرنگی کوٹ شکر گاہ ساخت آن وقت بہشت ہنر تلنگہ ہمد جنرل کوٹ کلنل تاس بود جنرل متوجہ قلعہ ہمد  
شد و آنرا قہر اکتیو و ولست دوم شعبان سنہ مذکور سپاہ کو پچ ہشتتر متوجہ سلطان خلعت حیدر نایک بانہار  
سوار بطریق فراوانی بمقام سلمہ کمرہ پیش فرج حیدر نایک نے رفت تا انگریز میدان کول کہ پیش ازین جنگ آجنا شدہ بود  
رسید حیدر نایک آنرا مبارک دانستہ صفت قتالی بیارست انگریزان رزے منصب کردند موسی لانی فرانس نیزیت  
رفت و حیدر نایک ثقیب و بگرفت انگریزان ہنر فیتند و دیگر روز رسد ہمد ار سس رسانیدند و انچنین در  
اوایل شوال سنہ مذکور سپاہ حیدر نایک نیزیت دادہ کسدر اور قلعہ دیور رسانیدند ہمد ار سس باز آمدند و چنچین و ہزار  
حوالہ دار از ولایت انگریز بہ بندر بنیغہ گرسنہ با سواران ہمد پورہ حیدر نایک کہ از مدت قلعہ یلوی را کہ از مدت ہمد و شکر گاہ  
بود محاصرہ داشت رزم کردہ بقتل رسانیدند سپاہش منہزم رفت و قریب ہزار پچہست تلنگہ ہاسے انگریز افتاد۔

و کہ بر پیشا ہمیشہ کہ بہ پدر حکومت کردند اول ایشان قاسم نیزیت و او غلامان سلطان ہمیشہ است و در عہد محمد شاہ  
شکر می بہ انجان کشید و بر کنار مرہ ظفر یافت و در عہد سلطان محمود ہمینہ بر امور سلطنت متوجہ گشت و خبر نامہ بر محمود  
نگذاشتہ بالاخر در قلعہ اورٹیر و قندھار بہ تجویز عادل شاہ و نظام شاہ بنام خود خطبہ خواند و بعد از وی پیشا امیر بر بدین گدھام  
جانشین شد گویند کہ او شبے در زمستان شہر اب سے خورد آواز شنال شنید گفت کہ شبہا چرا آتشالان فریاد سے آمدہ گفتندہ از  
سہ ماہ سلطان ظلم سے نمایند امیر نیزیت حکم کرد نامہ ہنر غلات پر از پنہ و صحرانا و باغہا بر آگندہ تا شغالان زیر آن روند  
و از سہ ماہ این باشند و بعد ازین دیگر آواز شنید گفت کہ حالا چرا آواز سے گندہ گفتند کہ شکر نعمت می کنند امیر بخندید و بعد از وی پیشا  
علی برید شاہ ب حکومت نشست اول کسی کہ خود ابرید شاہ خواند نظام شاہ و در عہد او قلعہ کلیان و اورٹیر و قندھار را از و  
بگرفت و بجز بندر و نواحے آن کہ حاصلش زیادہ از چہار لاک ہون نبود با و گدہ نشست برید شاہ را خوشوقتے خواند و در سس  
ہزار ہجری در گدشت آخرین آن مخالفہ امیر برید شاہ در ہزار و ہینزدہ ہجرے والی شد و ہی نگدشت کہ سندر نصرت  
عادل شاہ میان در آمد۔

چند شکر از انجیہ احمد نظام شاہ بخریت کہ در حد و دیان نظام شہرے بناماد و تخت آن شہر صافست آب دہوا  
و کوہ و صحرا و بی انجار از جمع شہر ہاسے و کنیت حق است و در طہ ہنر صدقات جاریہ پیوستہ حرمان و در و از باغات آجنا  
یک باغ دکاشافہ بخش است و در وسط باغ حوضے ساختہ اند در کمال وسعت در درون آن ترکہ عمارتے رفیع بنامادہ اند  
و بر یک موضع شہر قلعہ در غانت حصانت است و بروہت مولت صبح صادق ملوک نظام شاہ بہ در احمد مگر و مرہست و دولت آباد  
حکومت کردہ اند و اول آن کردہ نظام الملک حسن بخریت بہر یونام دہشت چرا از عیان بیانگر بود چون احمد شاہ بہنہ شکر  
بیجا پور کشید اورا اسیر ساخت و حسن نام نہاد او کسین شہر نوشہرت یافت بحرے بہر نوست کہ بخریت یافتہ و گویند کہ

که محمد شاه بکری بنیته جبری فاعله خود با او سپرده بود از آن اورا جبری گفتندی و محمد شاه بسیاری در عهد خویش اورا اشرف الملک  
 بهایون نظام الملک بجز لقب ننهاد و بایالت بلکاس فرستاد و نظام الملک بعد از قتل خوانه کاوان اعتباری عظیم یافت به ملک  
 نائب مخاصبه گشت و ششصد و نود و یک جبری در عهد سلطان محمود بنیته بر دست اسبند خان به قتل رسید و بعد از او پسرش ملک  
 احمد نظام شاه خود را نظام الملک خواند و دوی استقلال کرد و جبر برگرفت و نام سلطان بنیته از خطبه بکنگند و نام خود خواند و خواجه  
 جهان دکنه و دیگر امران پسند نظام الملک نام خود را از خطبه بکنگند و بدستور جبر برگرفت و گفت این بعد است سلطنت است  
 ملک به رفیع حرارت آتشنا به است امر گفتندی که اگر چنین است هر که خواهر جبر برگیرد نظام الملک بان فریاد او پس هر که خواست  
 بهر خویش جبری بخواند و در تمام دکن این شایع شد و قسم مرد و کفایت گوید اکنون روسای دکنی که جمعی ارسا و بنیاده کس هستند  
 از طرف خداوندان خویش سرانداختند و آن مشهور به افتابانی است بالاخر به تسمیه و به خطبه بنام خود خواند و خود را نظام شاه  
 بجز لقب ننهاد و در قمر خود بملک و حیدر دانی قلعه دولت آباد و او را و او را سپیدی آمد ملک اشرف برادر و حیدر از راه دکن  
 زن را با پسرش و برادر خود گشت و بر دولت آباد و دوسو استیلا یافت و طاعت محمود بنیته بگراتی نمود و نظام شاه و ششصد و  
 نود و نه بجز دولت آباد را محاصره کرد و چون فتح متصور دید باز گشت و در حدود بلخ نظام شهره بناندا و تا اینجا سکونت کند  
 و پیوسته بر دولت آباد تاخت بر دسپس آن شهر را احمد نگر نام نهاد و از مرز استقلال نیت ملک اشرف سلطان محمود بنیته  
 بگراتی را به تسخیر و کسب سرزمین نمود و ای بگراتی قصد دیار نظام شاه کرد و با اتفاق عماد الملک عماد شاه عادل شاه خاندیسی غم  
 رزم او کرد و ایلیان بگراتی را بفریفت نامشعبی قیل را که نزدیک سرایر ده شالیته بود را که دند شورشی عظیم در شکر  
 بگرات افتاد و گمان بردند که نظام شاه شیخون آورده سلطان محمود بگراتی از اردو و برون رفت چون شکر متفرق شده بود با  
 مخالفان مسلح نمود و بگرات باز گشت و بیست و یک گشت که ملک اشرف در گشت نظام شاه بر دولت آباد و دسوی استیلا یافت و  
 در قصد و چهارده در گشت و او بیست و یک حیدر موصوف بوده بهرگاه که سوار شدی سر بریزانده رفتی و گشتی ملوک چون سوار  
 شوند عزم الله به پیشش نخست کنند و رسم که اگر نظر بر حیدر و سایر برتا محرمی افتد و این نگویند بود و با وجود این صفات سیلیه  
 و درست آید چون در شمشیر باری ماهر بود خلق را با تکار غیب سے نمود تا آنکه بسبب آن میان جلوان نزاع پیدا آمد و ایشان  
 بهرگاه یک دیگر برتری بنیته می نرد او فرستندی تا میان ایشان حکم کند او در حضور خویش هر دو را بشمشیر باری فرمودندی و هیچ  
 روز نبود که در بارگاهش چند کس به قتل رسیدی و از قبائل پنج کس باز خواست نکردی و رفته رفته آشکار جهان شایع  
 گشت که در کوچه و بازار هر که خواستی بان استیصال نمودی و هیچ کس مانع نیامدی و اکنون گویند که آن عمل نزدیک دکنیان  
 بعضی جاشایع است و آنرا یک رنگ گویند و بعد از او پسرش برهان نظام شاه در هفت سالگی جانشین گشت فیض جادیه  
 تاریخ جلوس او است در پیر و دویشتش کمال خان بر امور ملک و مال ستولی گشت و در قصد و چهار جبری برهان نظام شاه  
 بر بانو سیه عاشق شد و کمال خان مهر و کالت پیش پادشاه نهاد و گفت تا خداوند خور و سال بود و پیر و ختم اکنون چون  
 شد بکار ملک تواند بدوخت برهان نظام شاه بهر چه گفت قبول نکرد و شیخ جعفر دکنه بود کالت رسید و در قصد و شش جبری  
 شاه طاهر باجه نگر آمد و اعزاز یافت چون برهان نظام شاه از سلطان بهادر بگراتی بنهزم گشت و در قصد و سی و شش خطبه

بنام سلطان بهادر گجراتی خواند تا او بگجرات بازگشت و دیگر سال برمان نظام شاه طاهر را با تخت و بهار یا بگجرات فرستاد و سلطان  
 بهادر از فرستادنش آگاه شد و بر جمع امرا و اورد تقدیم داد و سه طاهر را بگجرات فرستاد و دو غالب آمد و تخت آن طرف  
 یافت و چون در هند رسید و سی و هفت که سلطان بهادر بر بالوه استیلا یافت برمان نظام شاه و دیگر بار شاه طاهر را بگجرات  
 فرستاد و بر ساطت او محمد شاه خاندهیسی بران مقرر گشت و برمان نظام شاه به برمان پور آمد و سلطان بهادر را اقامت کرد  
 پس برمان نظام شاه به برمان پور شد محمد شاه به استقبال او شتافت برمان نظام شاه شاه طاهر را گفت چون من  
 سلطان بهادر در رسم ناچار پاسبی باید استیاد فریاد از انظم من نکند چه چاره باید کرد شاه طاهر گفت خیلته اندر نشیده ام که چون  
 ترا بنید ناچار از تخت بر خیزد و فرو آید پس مصحف که به خط علی علیه السلام بود بر سر نهاد و به بارگاه سلطان بهادر آمد  
 سلطان از خداوند خان گجراتی پرسید که این چیست که شاه طاهر بر سر گرفته گفت مصحف بخط علی عرم سلطان از تخت فرود  
 آمد و استقبال کرد و مصحف بوسید و بر سر نهاد و برمان نظام شاه شراطه سلطان بجا آورد و سلطان بر تخت نشست و شریعت  
 برمان نظام شاه و محمد شاه و شاه طاهر استاده بودند سلطان شاه طاهر را امیر بجای فرمود و او معذرت نمود و سلطان  
 دیگر بار او را بجای فرستاد که در طاهر گفت سرطه ادب نباشد که خداوند من بر پای بود و من به شینم سلطان فرمود  
 که او نیز نشیند پس برمان نظام شاه و محمد شاه و شاه طاهر نشیند سلطان شاه طاهر گفت بعد ازین ترا با برمان  
 نباید آمد تا طاعت قوت نشود آنگاه بشیر گجراتی که برمان نظام شاه نسبت داد که با برمان بخواند نظام شاه  
 خطاب کرد و سر پرده سخ تفویض فرمود و تفسید که از سلطان بالوه گرفته بود و بر سرش افراختند و دیگر اسب  
 و فیل و غنیمت خاص داده و تخت فرمود برمان نظام شاه با محمد نگر رسید و در هند و چهل و چهار برمان نظام شاه با محمد نگر  
 رسید و در هند و چهل و چهار برمان نظام شاه برهنه شاه طاهر نام صحاب کرم از خطبه بیگند و بنام اتنی عتبه خطبه خواند  
 و خیر خود را که سفید بود سبزه ساخت و ام کرد تا در مساجد رقص کنند و بالاحت ندیب اما می پیش نهاد ساخت سلطان محمود  
 گجراتی بعد از سلطان بهادر گجراتی با دوشاه شده بود و ابراهیم عادل شاه والی بیجا پور و مبارک شاه خاندیسی و محمد شاه  
 و اسلمه برار ازین منته بجهت نیکو دوستی که او را حاصل سازند برمان نظام شاه به تخت و بهار یا محمود و مبارک شاه را را اسلمه  
 ساخت و لشکر بر عادل شاه و والی بیجا پور کشید و بصل با گجرات و بعد از چهل سال شاه طاهر سپه منقوی از ایران جهت  
 برمان نظام شاه کشید و تخت و بهار یا فرستاد و از ان جمله غلامی بود شاه قلی نام که در ان دولت مصلحت خان خطاب یافت  
 و برمان نظام شاه در هند و تخت و یک در گجرات و بعد از ان سال اسلام شاه والی دلی و سلطان محمود گجراتی  
 برادرزاده سلطان بهادر گجراتی در گجرات غلام علی هندو شاه گوید که سه خسر و ازوال آید یک سال که هند از عدل شان  
 دارالامان بود و یک مجروش شاه گجراتی که همچون دولت خود نو جوان بود و دوم اسلام شاه سلطان دلی که در هند و ستان  
 صاحب قران بود و سوم آمد نظام الملک بحرانی که در ملک دکن سلطان شان بود و در من تاریخ فوت این سه خسر بود و پیوسته  
 زوال خسروان بود و بعد از او پسر بزرگش حسین نظام شاه با دوشاه شد و در عهد او سین عین الملک گجراتی که از امر اسلمه  
 سلطان بهادر گجراتی بود و بعد فوت او بدکن دیده در خدمت حسن نظام شاه سبزه بر توهم نموده به برار رفت و فوج

انحرار با بیعت سیاحت الملکت حسین نظام شاه در آمد حسین نظام شاه و قاسم بیگ حکیم را از دود فرستاد و اورا بخواند سیاحت  
 حسین الملک گفت که کتب شریعت و غیرت ایمان او آنکه حسین نظام شاه مرا استقبال کند و بهم آنکه وقت ملاقات از سپید غروب دنیا می  
 و سوم آنکه با من بازگردم نو در اردوی من پیش یا اگر حسین نظام شاه غدر از پیشه یاران من ترا ملاک کند قاسم بیگ بیزیرفت  
 از حسین نظام شاه رفت و بلا در خود و مالیه تاسر و رویش اسس کرد و بخانه بیعت حسین الملک اورا بخواند و در اردو سیاحت  
 خود باز در دود پیش نظام شاه بر دود فرستاد و اورا بدان حالت بدید و حال بعین الملک باز گفت بعین الملک را اجل فرا  
 رسیده بود آن شریک بگفت و روی قلبیه احمد نگر نهاد حسین نظام شاه با استقبال شتافت بعین الملک و دستگیر شد و  
 خواهر نژاد او شمس صلابت خان را بقبول رسید حسین نظام شاه و در غنمه و مفتاد و دود و جوی با اتفاق سلاطین و کسین استوار شد  
 شد و در دم راج و اسب بیجا نگر بگشت چنانچه در ضمن احوال عادل شاه بیان گذشت و در بیجا نگر تیر پاید با حمله بعد از غنمه  
 بررام راج حسین نظام شاه با احمد نگر رسیده و در همان سال بگذشت آفتاب و کسین شد تاریخ است و او در و سپرد و ششم مرتفع  
 و بر بیان بعد از و سپرد کائنات مرتفع نظام شاه با و شاه شد و در عهد او فرنگیان رگنیزه سلیمان از اندامی رسانیدند قصه ایشان  
 کرد و محاصره نمود و خلاص و فرهاد خان حبشه از فرنگیان رشوتها گرفتند و او بخواند قلعه فرستادند ناگاه شتی مسلمانان بدو  
 رسید فرنگیان آنرا بگرفتند و دو جوان غریب و کشتی بودند رستم خان و شمشیر خان نام فرنگیان آثار ساجت و در بیان دیده  
 بقلعه بردند و در زم سپاه مرتفع نظام شاه امر کردند ایشان در یافتند که حبشیان و سایر امر با فرنگیان متفق اند پس نوشتند  
 بر سر تیری بستند و بمکر مرتفع نظام انداختند و مرقوم نمودند که از سپاه اسلام برک و ترک محمد تمام چوک می کنند پس هنگام شب  
 برستم خان که بخیمه نزد مرتفع نظام شاه ماندند و مرتفع نظام شاه و یاد و اخلاص جان را حبس نمود و برگ و ترک و جنگیز خاله  
 خطاب داد و پیشو ساخت و با احمد نگر بازگشت و در غنمه و مفتاد و دود و مرتفع نظام شاه بر بیان محامد و عا و سخنان و سکه  
 عماد را با پیشش شمشیر الملک کشت و بر پیری صاحب خان نام عاشق شد و صاحب خان جنگیز خان عدوت گفت  
 و بمرتفع نظام شاه گفت که او را سیاحت است و در آن ایام جنگیز خان بیار شد مرتفع نظام شاه شربت مسموم با حکیم  
 مصر پیش او فرستاد جنگیز اورا بخورد و از حال آگاه شد و در حالت نزع این عریضه نوشته نظام شاه فرستاد و در گذشت  
 مخلص دولت خواه سپید گشت بمرگ شد که آفتاب عرش شخصیت در جبهه کرده و موضوعی دارد و شدتی که باب حیات سرشته  
 بود و کشید و چشم از مشاهده اعتبار به پوشید چند آنکه مرافقا کشت شاه را بقا باد و التماس آنکه مر حبا و میا از دو تنخوانان  
 شمرده استخوان مار اکبر بلاه علی نفرینند و سید مرتفع سبزواری و شاه علی صلابت خان غلام مرسله شاه ظهاسپ  
 صنفوس و مرتفع نظری و امین الملک پیشاپوری و قاضی بیگ جبرانی را از نوکران کار آمدنی شمرده لغت خاطر بکشند  
 و آن قدر فعل که در سر کار من اند میان صلاح و ازان جمع نمایند مرتفع نظام شاه رفته بر خواند و از کرده پیشان شد و بر مجلس  
 خوانش نفرین کرد و سید مرتفع را حکومت بر اردو و حکیم محمد مصر را که پیشو ساخته بود عزل کرد و قاضی بیگ را پیشو  
 ساخت و گفت که فرزند رسول خدا هست و او را وکیل خویش ساختم اگر در قیامت ازین پرسند که چرا در ملک تو کسی بر  
 کسی ظلم کرد گویم از قاضی بیگ پرسید پس از آن عزلت گزید و در قلعه احمد نگر منور می گشت و پاسبانی خود شاه علی صلابت خان را



سپرد و حکم کرد که خبر صاحب خان بمشوق کسی پیش او بیاورد و شاه از ده سال مشورتی بماند خلق او را دیوانه گفتند  
و در آن مدت خبر یک دو تن کسی پیش او نرفته بزرگان دولت را چون کاری بزرگ پیش آمدی عریضه نوشتند و آنچه  
در جواب نوشتی بدان عمل کردند می محمد اکبر بادشاه از حال او آگاه شد و سجد و دعا و اله و آرد قاضی بیگ رفته نوشت مرستی  
نظام شاه در نهایت پالکی خواست و سوار شد و امر کرد تا اطراف او را بپوشند پس روی سخا ندید پس بادشاه اکبر بادشاه  
به اکبر آریا بازگشته بود مرتضی نظام شاه بدولت آباد رفت و جامه و رویشانه پوشید و بقصد زیارت مشهد رضویہ از قصب سمرقند  
بیرون رفت چنانچه صاحب خان نیز اطلاع یافت اعیان دولت آگاه شدند و کسب خوشی شتافتند و او را بیت آوردند  
و بمبالت تمام بازگردانیدند مرتضی نظام شاه با حرم نگر شد و در باغ بیست بهشت مشورتی گشت صاحب خان بسیار  
از خوشی آن خود را به امارت رسانید و همه روز باین و پیا رسید و هر روز مردم جماعه خوشی در کوچه و بازار میگشت و زنان و پسران  
مردم را بر و ز می شنیدند امر از آن حالت به تنگ آمدند صاحب خان که پیشتر حسین خان تخت لمان برسدی که امرای برابر بود پیام  
فرستاد که نام خود را تغییر ده حسین خان بآن رساند و صاحب خان یا باران خود بخانه او رفته و منظم بارگشت و نزد مرتضی  
نظام شاه بیرون آمد و گفت فرمان بادشاه است که مغلازراقتل رسانید و کمینان و حبشیان خواستند که بفرموده عمل نمایند  
امرای مشغول جمع شدند و غم رزم کردند صاحب خان مرتضی نظام شاه را گفت مغلان سینه خواهند که تراقتل رسانند مرتضی  
نظام شاه پیاده از باغ بیرون آمد و چون مغلان را بدید بر فیل سوار و کمینان و حبشیان بمقابله او فرمود سید مرتضی سوار  
و قاضی بیگ همراهی با امرای مشغول پیغام دادند که با خداوند خود حرب نتوان کرد و چنانچه خان در بهای جان او زیاده حسین خان  
تخت لمان برسدی و تیر انداز خان از سپ فرود آمدند و از دور پیش بادشاه سر فرود آوردند و با لشکریان راه محالک  
عادل شاه و قطب شاه پیش گرفتند صاحب خان یا باران بشهر می رفت و هر که از مغلان یافت کشت قاضی بیگ رفته  
به بادشاه نوشت و صلابت خان حال عرض داشت بادشاه گفت بشهر رود صاحب خان را باز گردان صلابت خان را  
مطوعا و کرکا بازگردانید صاحب خان قصد صلابت کرد و صلابت خان بگریخت مرتضی نظام شاه خبر یافت و او را بخواند و که  
منود و در آن ایام قاضی بیگ بجنایت منسوب شد ساعیان از بادشاه اجازت خواستند که از بازخواست نمایند بادشاه  
در جواب گفت و نوشت که هرگاه سید محمد چیزی از خزانه ما تبه کند مروت نباشد از وی بازخواستن و اگر فتن او را با عیال و  
اطفال کشتنی نشانید و طش بفرستید چنان کردند صاحب خان از مرتضی نظام شاه حبت آنکه صلابت خان را اولد ارسل  
کرده بود برنجید و بیدرشتافت اما که بندر چند ضرب نوب را کردند و چندی از همریان او را بکشتند بادشاه در بالکی سوار شد  
از پی صاحب خان روان شد چون بحدود آمد یا رسید او را پیش خود خواند صاحب خان گفت صلابت خان را از پیش خود بران  
و پدر را بگیر و با قطع من ده تا نزد تو آیم بادشاه صلابت خان را ببر که اقطاع او بود فرستاد و بدر را حاضر کرد و در آن اثنا  
شنید که برادرش بر مان که در قلمو حیر بود خرج کرده متوجه احمد نگر است بادشاه با احمد نگر شد و صلابت خان را بخواند صاحب خان  
و دیگر بار برنجید و بادشاه توبه نکرده و با احمد آباوشتافت و در بارانزاد کان عطاری رسید و گفت دارومی داری که دیوانه را  
سود و ده گفت از ای صلابت موجود است بادشاه گفت ندانم که من دیوانه ام که تا مرا در سلطنت می خواهم و با برادرم

که بے موجب شکری شکر عطا گشته او دیوانه است که قدر خون تو بر او بی داند باو شاه بخندید و برادر برادر باو بخندید و  
 اسد خان را بر زمین بران فرستاد و بران منظم گشت و برسم باشتناخت یکراست افتاد و خنجر است اسد خان  
 مرتضی نظام شاه سید مرتضی و الی برادر او فرمود که صاحب خان را بدست آرد و خنجر است و اگر از ان ابا نماید به قتل  
 رساند سید مرتضی بفرمان او صاحب خان را گشت و صلوات خان در امور ملک استقلال یافته ملکیت را ضبط کرد و اکبر باو شاه  
 مشهور و مان را بر سالت نزد مرتضی نظام شاه فرستاد و مرتضی نظام شاه بار داد و او را نزد خود خواند و مان گفت که مرا  
 باو شاه از ان فرستاده که سبب آبروی شما معلوم کنم مرتضی نظام شاه گفت سپاه بر من بسیار میجشد و و قبا یل و کلاه  
 خنجر ایشان و فاکند لاجرم انشدم کتیر بیرون می آیم و در منصفه و نو و دویجره از پیش اکبر باو شاه مان اعظم را با تفار  
 بر مان بر او مرتضی شاه قصد و کن کرد و صلوات خان و میرزا محمد نظری قصد او کردند و خان اعظم منظم یکراست افتاد و میرزا محمد  
 نظری با محمد نگر شتافت و در ان فتح شاه لوکی که بجای صلوات خان خدمت مرتضی نظام شاه می کرد و مرتضی نظام شاه شریفه  
 او بود و بعضی بسا شد که امرا از آبروی تو بیجان سید اند می خوانند که بپرت حسن را بسلطنت برگزیند و مرتضی نظام شاه را بقتل سپید  
 سامی شد و در ان ایام سپاه عادل شاه و سید مرتضی نظام شاه آنرا خنجر یک صلوات خان داشت پس  
 او را بخواند و گفت می خوانم که تر جمیس کنم بر انقدر نذارم صلوات خان گفت قلعه را تعیین مایا بد نمود و با خنجر و رم مرتضی نظام  
 شاه گفت قلعه و در راه پوری صلوات خان بماند رفت و در بختیاسه خود نهاد و بر بالکی نشست و راه قلعه مذکور پیش گرفت  
 و خوانان بر منید مانع آمد و پیرنج و زنگرفت گفت آنچه بگردم بهر قدر او را بود اکنون که نخواهد مرا یا نصولی چه کار مرتضی نظام شاه  
 قاسم بیگ را پیشوا ساخت و میرزا محمد نظری را وزارت داد و بعد از صلوات خان کرد و دیگر بار قصد قتل سپید نمود و او را  
 بخواند و نزد خود در حجره جای داد و شبی او را در نهایی چید و در ان روشنا پزاده حسین بر ناست و بگریخت مرتضی نظام شاه  
 و دیگر روز بجزه رفت و او را بیافت فتح شاه و نوئی رفت حسین چپ شد گفت استخوانهای چپ شد گفت خاک شد گفت  
 بامدک تشش بگویند استخوانهای آدوی خاک شود فتح شاه را تهدید کرد و فتح شاه گفت که او بگریخت و اکنون نزد قاضی بیگ رفت و چویم  
 و میرزا محمد نظری است مرتضی نظام شاه او را از ایشان درخواست هر دو انکار کردند و مجوس گشتند و امور ملک بمرزا اصدا فر  
 و بنزد الملک تفویض شد ایشان نیز چون در باب قتل شاه پزاده طاعت نکردند مجبور شدند و بعد از ایشان سلطان حسین  
 بن سلطان حسن سبزه داری که در دکن متولد شده بود و پزیزان خان خطاب یافت و پیشوا شد و لا و رخان عادل شاه  
 شکرت ملک مرتضی نظام شاه کشید میرزا خان به کبانه و فتح او از شهر بیرون آمد و بدولت آباو شد و خواست که شاه پزاده  
 حسین را که اینجا مجوس بود بدست آرد و بسلطنت نشاند مرتضی نظام شاه آگاه شد صلوات خان و قاسم بیگ حکم  
 و میرزا محمد نظری و حکم محمد مسری را از حسین بجات داد و بدرگاه خواند میرزا خان تبیل تمام شاه پزاده حسین را بر گرفت و متوجه  
 احمد نگر شد و مرتضی نظام شاه را در مای کرم باز داشت و در کخن چند ان تشش افرخت که از جرارت آن در سبزه داری حسین  
 سینه تشش صد و نو و شش جرمی در گذشت و در کخن سبت و چهار سال در ان جمله قریب شاه پزاده سال نزدی بود  
 و او باو شاه با شجاعت بود و او را در منصفه و نو و دویجره از پیش اکبر باو شاه مان اعظم را با تفار

مستحق شد مرتضیٰ نظام شاہ سوگند با و کرد که از سب زد دنیا بد تا قلعه کشاید پس با سپاه یورش کرد و جمعی از لشکر بانش به  
تیر و تفنگ و توپ ہلاک شدند و چند تفنگ بجوش با و شاہ رسید و کور خان بزخم نیز در آید مرتضیٰ نظام شاہ قلعه گرفت با کبلہ  
بعد از و پیشش حسین نظام شاہ بن مرتضیٰ نظام شاہ با و شاہ شد و جمعی از سفلہ کان امارت داد و رسوم نکو بندہ پیش گرفت  
شہباز کوہیا بکشتی و ہر کہ دریافتی کشتی میرزا خان را بگرفت و ابرہیم و اسمعیل سپہان بر مان بن حسین نظام بن بر مان نظام شاہ  
را بخواند و اسمعیل را کہ کہتر بود سلطنت برداشت جمال خان و جمعی کثیر از کنبیان و شیعیان برین سخن انکار کردند و بد قلعه احمد نگر  
شدند و گفتند حسین نظام شاہ کجاست میرزا خان گفت او قابل سلطنت نیست و با و شاہ اسمعیل است جمال خان گفت شاہ  
مرا بگذارد مرزا خان حسین نظام شاہ را بکشت و سرش بر نیزہ کرد و بر برج داشت و گفت کہ اگر جنگ بہر دست اینک بہ قتل  
رسید جمال خان و غیرہ چون این حال بدیدند پیش از پیش در کشو قلعه کوشیدند و ہنگام شام قہر افرار بکشو دند مجتہد خان  
و جماعت خان و امین ہلک را بکشتند و بقتل مغلان فرمان دادند میرزا خان بگرفت و میرزا محمد تقی نظرے و مرزا صادق  
و دیگران گرفتار شدہ بہ قتل رسیدند و دیگر روز جمال خان اسمعیل نظام شاہ را بکشت نشاند و میرزا خان بعد از چہار روز  
گرفتار شدہ بہ قتل رسید و جمال خان بدولت اسمعیل نظام شاہ مستولی شد و او مہدوی بودہ و اسمعیل نظام شاہ را  
مہدوی ساخت و در زندہ و نو دست صلابت خان کہ بفرمان میرزا خان در کہرہ مجوس بود و خروج کرد و دروسے با محمد نگر  
نہاد و عا دل شاہ نیز از بیجا پور قصد ہلک کرد و جمال خان با صلابت خان رزم کرد و ظفر یافت و صلابت خان از و مان  
خواست و ہمان سال در گذشت و جمال خان با عا دل شاہ صلح کرد و بر مان کہ در خدمت اکبر شاہ بود عرض کرد کہ در کون با و شاہ  
صاحب جو دست اگر متحد و دشوم شاید بدولت رسم اکبر با و شاہ اورا اجازت داد بر مان بہر مان پور شد و با اتفاق  
راجہ علی خان والی خاندیس وی با محمد نگر نہاد و بسیار می از امرای برابر با و پیوستند جمال خان در زندہ و نو دند ہجرے  
با بر مان راجہ علی خان رزم کرد و با خداوند خان مہدوی بہ قتل رسید اسمعیل نظام شاہ اسپر شد و اورا نزد پدرش آوردند  
و بر مان سر را بنوخت راجہ علی خان را با تہا اینہ بخاندیس باز گردانید و بر مان نظام شاہ بعد از و سپہ خود اسمعیل شاہ  
با و شاہ شد و ہر کجا مہدوسے یافت بکشت و خطبہ بنام آئمہ اتنی عشہ خواند و در ہزار و یک لشکر نگذیرہ فرستادہ بسیار  
از فرنگیان بکشت و دیگر سال فرنگیان غالب آمدند و بسیاری را از مسلمانان بکشتند و بعد از و پیشش ابرہیم نظام شاہ  
چند ماہ حکومت کرد و بعد از و احمد نظام شاہ ہجرے بسے میان منجہو بادشاہ شد و در عہد او سپاہ نظام شاہیان چہار گروہ  
شدند و بیچ جماعت نمی کردند اول میان منجہو و او احمد نظام شاہ و قلعه او سہ خطبہ بنام آوسے خواندند و دوم چاند بے بے  
و شمشیر خان و قلعه احمد نگر بنام بہادر خطبہ خواندند و صلابت خان در حد و دولت آباد موتے نام طفلی را نظام شاہ می خواند  
چہارم انیک خان جسے داد و در حد و نیزہ بود شاہ علی بن بر مان نظام شاہ ہجر کرد کہ قریب ہفتاد سال عمر داشت و از  
بیجا پور خواندہ بود خطبہ بنام آوسے خواند و ہمدان آوا ان سلطان مراد ابن اکبر با و شاہ و خان خانان عبدالرحیم خان سپہ سالار  
احمد نگر را محاصرہ کردند و چند جا نقب کردہ ہر چہ بزرگ بدید آوردند چاند بے بے بر قمہ برسد و قلندہ و سلیخ در دست گرفتہ بر سر  
رخنہ آمد احمد نظام شاہ ہشت ماہ بود و بعد از و بہادر نظام شاہ بسے چاند بے بے در احمد نگر بادشاہ شد و در ہزار و

شش هجری اکبر باوشاه بنده دنیال، پنجای شایزاده مراد که فوت شده بود باخان خانان عبدالرحیم بن شیردین فرستاد  
 واکه بیگ خان حبشه که قلعه احمد نگر را محاصره داشت و شایزاده دنیال با امر احمد نگر بدشت حاکم سلطان حبشه خان جوهر  
 که از امر اسے ادب و گفت قلعه را با ایشان باید داد و بدولت آبا و رفت با امر گفت که حاکم سلطان با مخالفان تفریق شده قلعه مستقل  
 شما دار پس باتفاق یک دیگر در غره محرم یک هزار و نه هجری آن شیرین زن رکبیت بعد از چند روز شایزاده دنیال قلعه را قهر اقرار  
 بگرفت و حبیب خان و غیره را به قتل رسانید و بهادر نظام شاه را اسیریت اکبر باوشاه فرستاد و بهادر مجبوس گشت و بعد از  
 فتح احمد نگر امرای نظام شاه بی مرتبه نظام شاه بن شاه علی را در دولت آباد باوشاه خواندند و ملک غیر حبشه غلام ببرک و مرگ  
 الخاطب بچنگیز خان عظیم مستقل گشت و ملک نظام شاه بی از مرگشان صافی ساخت و شهر کمر که در حبش کرد و حبش کرد و دولت آباد  
 بناماد و بعد از نظام پیشش بریان نظام شاه را سلطنت نشاند و در هر دو بیت و نه هجری امرای اکبر شاه بی را از بالا گماشت  
 بر آمد نور الدین محمد چنانکه باوشاه شایزاده جهان شاه را بقلع و حج او فرمان داد و لشکر به بالا گماشت فرستاد و ملک غیر بنیت  
 رفت و خراج پذیرفت و چون خبر درگشت پیشش فتح خان بن ملک غیر ابریان نظام شاه خواست که در هر ملک و غل  
 بد فتح خان برنجید و در هر اوسه و نه هجری بریان نظام شاه را به قتل رسانید و پیشش که خور و سال بود نظام شاه خواند  
 خاسخمان و مهابت خان در هر دو و چهل کس از بریان پور روی بدولت آبا و نهاد فتح خان و قلعه تحصیل شد مهابت خان شهر  
 دولت آباد استیلا یافت و در تفتیق حصار کوشید یا قوت جان حبشه باشکر انبوه قصد مهابت خان کرد و مهابت خان  
 طائفه را بضبطه دولت آباد بازگذاشت و از شهر بیرون آمد و با یا قوت خان رزمی مسبب نمود و ظفر یافت یا قوت خان  
 به قتل رسید مهابت خان بدولت آباد بازگشت و قهر اقرار قلعه رکبیت و فتح خان و نظام شاه و تمامی اولاد نظام شاه را  
 را بدست آورد و مظفر منصور به بریان پور بازگشت و فتح خان و نظام شاه را بدرگاه والا فرستاد نظام شاه غیبه  
 مجبوس گشته صوبه دولت آباد که مریت عبارت از سوت و مریت با کنان آنجا باشند در زمان سابق بدو گزشت و شدند  
 و پیش از ظهور سلام همیشه دار الملک بوده و مردوش ساخت اند و ان فن را نیک و زریده اند و کاغذ آن مقام با نام است  
 چه بعد از روم و ضنا ابدان لطافت و صفایت آن پیوده و قلعه پیش از اجماع حاکم است و چند طبقه دارد و مولف قلعه  
 تاریخ گوید که در زمان شهر نذ کور بدبار انگری موسوم بوده و بعد از آن بدو که معروف شد چون سلطان فخر الدین جوهر الخاطب  
 سلطان محمد شاه بن ثلق شاه واسطه دلی تمام ملک را مضبط نمود و قلعه دیو کبر او دولت آباد نام نهاد و در سلطنت گشت  
 و بعد از آن ولایت با نکل از تصرف حاکمان دیو بدرفت و بعد از سه صد سال در عهد شاه جهان باوشاه حبش  
 مهابت خان قاضی خان بسید قلعه نذ کور به تخریر آمد و چون اورنگ زیب عالمگیر در ایام شایزاده کی بصوب ملک و کور  
 تعیین کرد و در پیشگی قلعه نذ کور جاس که نصبه کمر که بود شهر نذ نهاد اورنگ ایا در طرح انداخت آن شین گاه حکام گردید  
 پیش ازین در ملک نظام الملک والی دکن کمر که نام داشت و پیش از موضع ویرانه نبوده غیر حبشه صاحب مدار و دولتش برابر  
 او جاس بناماد و بسبب قلت آب نهر از رودخانه بر سول در حیل خود آورده با و تالاب عالی متصل شهر بافت و اکنون  
 اورنگ آباد شهر است و پیش و پیش متدل و مهنت منزل از آنجا شهر بریان پور است و در آن شهر بدستور دیگر شهر باسے





حکام نواحی که با سامری مخالفت داشت متوجه شدند و ایشان را بکوهی متوطن ساخت آن طائفه آنجا قلعه و کلیسا ساختند  
 و این اول قلعه بود که فرنگیان بدیاریهند تعمیر کردند پس صاحب پرتکال کنشی بسیار بکوهی فرستاد تا آن حصار را محکم و محکم ساختند و کوهی کشند و  
 ستمن از ملوک احمد و دراکه دوست فرنگیان بودند باشتند و بجا مره کوهی پر دخت و کاری ساخت و با گشت و ببلوک اتفاق نامه نوشت  
 که فرنگیان درین دیار با ندم سلام مشغول اند مراد و نماز پس چون نامه سامری بقاصصوی والی مصر رسید سین و در عرب بسامع و برپا  
 هندی فرستاد سلطان محمود و بنگره والی بکرات و سلطان محمود و بنگره والی دکن از تبار محاکم خود عربی چند نمود و آنها فرستادند فرنگیان خبر و  
 سوال جمع شده بودند افواج سامری در آنجا رسید و با فرنگیان در زمین صعب کردند فرنگیان ظفر یافتند و در میان به بندر و پیشه یافتند  
 و چون ملک شریف قاصصوی زائل کردند و سلطان سلیم صاحب روم بر مصر استیلا یافتند فرنگیان بسامع و دریای هند متعلق گشتند  
 و در رمضان شش صد و یازده بکالکوت آمدند و مسجد جامع بسوق قندیلیا را در روی ایشان نهادند و پانصد کس نگه داشتند فرنگیان به بندر  
 کوکم گشتند و بار اجه آنجا در ساختند و در آن سال بر کوه استیلا یافتند سامری از غایت اندوه و بیگشت و نهند و بست و یک  
 گزشت برادرش نشین شد و با فرنگیان صلح کرد و با آخر میان ایشان خشت خاست و مکرر محاربات اتفاق افتاد و شش صد و  
 شصت و شصت هجری قمری کالکوت ساختند و قلعه رکندیده در صد و دواول بنا نهادند و شش صد و چهل و یک  
 هجری قمری بیدروسی و در نصد و چهل و سه بعد فوت سلطان بهادر والی بکرات احمد اباد و پدمن از بهادر بکرات بگرفتند و در کابل  
 قلعه ساختند و استقلال عظیم یافتند سلطان سلیم بن سلطان سلیم صاحب روم و نصد و چهل و چهار هجری قمری سلیمان پاشا را ناصرتی  
 بقلع و جمع ایشان فرستاد و قلعه دپ را محاصره کرد و کاری ساخته با گشت و در نصد و شصت و شش فرنگیان بر بندر بهر استیلا  
 یافتند چنانچه در قلم اول در ضمن احوال بندر بهر فرگشت و در همان سال بر بندر سست که مسقط نیز نامند و مسطره و سیلا پور و پاک پتلی و  
 شکلو و سیلان سر استیلا یافتند با صد و اسیه جلونا ساختند و بنگال گشتا یافتند و طایفه از ایشان بند و بوی کلی متوطن شدند سلطان  
 و اسیه قلعه مسطره را اقرار اقرار از دست فرنگیان بگرفت و سامری والی ملیار عادل شاه و نظام شاه بقلع و فتح تخریس نمود  
 و در نصد و نود و نه هجری قمری قلع محاصرت را محاصره کرد و بگرفت و عادل شاه متوجه کوه گشت و نظام شاه روی بر مگردید نهاد و هر دو کار  
 ساخته باز گشتند فرنگیان در اندامی مسلمانان کوشیدند و شتی چند از بهادر احمد اباد و بکرات بکوهی رفت غارت کردند و مسلمانان را  
 امانت رسانیدند و برسم تجارت در اکثر بهادر الملک سا گشتند و هزار و بست هجری قمری بهانگیر بادشاه ابن محمد اکبر بادشاه کورگان  
 ایشان را از بندر صورت براند و طائفه انگریز را که دشمن فرنگیان پرتکال اند آنجا جاس داد و در سن هزار و سی و پنج هجری قمری شاه  
 عباس صفوی امام قلی خان بن اعلی و در بجان را فرمان داد و تا سپاه بهر فرستاد و آن بندر را از فرنگیان پرتکال از تزع نمود  
 و هزار و دو و یکم شاه جهان بادشاه ابن جهانگیر بادشاه قاسم خان صاحب بنگال قصد تخریک کرد و فرنگیان پرتکال را که فساد  
 می کردند از آنجا براند و شکلی را از فرنگیان پرتکال بگرفت و مکرر بار که گذارش رفت و تصرف فرنگیان پرتکال بانه را اقم حروف  
 بنابر دریافت احوال فرنگیان پرتکال در عین تحریر این اوراق ترم و بود چه بالفعل که نه هزار و یک صد و نود و دو هجری قمری است پرتکال  
 هر که هم نهاد و مضارب استیلا دارند و حلال این احوال ستم خونا تمان اسکاٹ از خالکالون مینو کانه پور رسید و اقم حروف ستم  
 رفت روزی استفسار احوال فرنگیان پرتکال کرد و فرمود اکنون که هزار و یک صد و نود و دو هجری قمری است زیاده از دو سه بندر تبصر



فرنگیان برشکال است و انگریزان را بهت اخراج برشکال لیان ازان بنا در محاربه در میان است و فرانسوی غیر از جنگگاه خویش هیچ بندر  
ندارند اکنون تمام بنادر بند و غیره در قبضه تصرف انگریزان است و رقم حرف گوید درین وقت انگریزان بر اکثر شهرهای هند رسیده  
اند و در لباس ریاست می کنند ضرورتاً و افتاد که از واردت وقوعی ایشان اعراض و اغراض بکنند پوشیده نماند که درین ولایت جنگاله  
و پشته و اوژلیسه و اوده و فرسخ آباد تا بحیب گده که از این بحیب خان الحاطب یحیی الدوله و از دلی متصل در سینه بر همه  
آن دیار تصرف اند اهل دیش و بنیش را در آن نظر است و تفصیل این احوال ناقص دول آنکه احوال مهابت جنگ  
و سراج الدوله چون مهابت جنگ علی و درویشان ناظم جنگاله فوت کردند سراج الدوله پسر دختر او که و سپید سر  
بود در سنه یک هزار و شصت و نه هجری بر کلکته که سکن و مادی انگریزان بود لشکر کشید و انگریزان را از اینجا براند و تصرف  
گشت سال دیگر انگریزان کشته ها بجنگاله آوردند و از آن گماشتگان او استراخ نمودند و ماده حرب سراج الدوله شدند سرانجام  
با فوج شایسته از جنگاله برآمد و دست قتال بسیار است انگریزان یا میر محمد جعفر خان که از اعظم روسای سراج الدوله بود در سافتن  
سراج الدوله شکست فاش خورد با لآخر بعد چند روز دست میر محمد جعفر خان گرفتار شده حکم پیش صاوش خان عرف میران  
به قتل رسید صاحبان انگریز میر محمد جعفر را بر امارت و ایالت مقصود آباد و جنگاله نشانند چون دو سه سال بر آن بگذشت میر  
محمد قاسم خان و اما میر محمد جعفر خان بطبع ریاست جنگاله با صاحبان انگریز رسم اتحاد پیش نهاد و با عانت ایشان با وای مسلخ  
بر ریاست جنگاله و پنهان رسید و میر محمد جعفر خان همراه انگریزان به کلکته شتافت میر محمد قاسم خان طاعت شاهزاده عالی گهر  
این عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی که از چند سال پیش عظیم آباد می گشتند نمود و او را در عظیم آباد بخت نشانند چنانچه در پیشگاه  
آباد و احوال عالی گهر بیاید با لآخر بعد از سه سال سیان میر محمد قاسم خان و صاحبان انگریز مخالفت رویداد و آخر کار سجده ال  
قتال کشید تفصیلاًش آنکه چون میر محمد قاسم خان قتل گشت بنا بر حرکت از انگریزان اندیشه ناک گردید و بشکر استقامت گزید از  
جمله اسباب مخالفت یک سوال جواب معافی محصول بال یک کوئی که نه لایق دوستی بود و میان آمد چه انگریزان معافی آنرا نخواهند  
میر محمد قاسم خان پذیرفت و انگریزان آنرا برودند و لهاس طرفین بگذشت انگریزان میر محمد قاسم خان را تکلیف بر فتن  
جنگاله کردند و سجان می گزید و در خلال این احوال تجریش را اجینپال بر اجه هاسه و امن کوه که بار اجه موصوف مخالفت داشت  
لشکر کشید و گرگین خان رزمی مقدمه لشکرش قلعه بکواسی که بر قرار کوه بود و محاصره کرد و کارهای ساخته از پامی قلعه بر قیامت  
میر محمد قاسم خان بنا بر مصیبت کوه و گماشته هاسه و شوار گذارد و اینجا بشکر مر حبت کرد و از دل انگریزان مصلحتش بر فتن  
میرزا احمدی که از جانب میر محمد قاسم خان ایالت پنهان داشت و صاحبان انگریز در کوئی باقی بود که در کوه از پنهان بود و قیامت  
دخستند هر روز از طرفین فوجها را تحسین بیرون شهر را بر ابرمی استیادند و هنگام شب سبک خود هاسه رفتند شبی انگریزان بران  
شهر بخوان آوردند چه چهره ساج بنامی دیوار شهر نیا بیامند و چنانکه بر سر دیوار شهر پناه متصل در دوازده شهر فرستادند ایشان از دیوار  
فرود آمدند بر دوازده شهر پناه آمدند و مخالفان در آنکه محدودی چند بجوای غفلت نفعه بودند بکشتند و در راه باز کردند و انگریزان با جمیت  
خویش و ضرب توپ شهر ناه و راندند و دست به قتل و غارت در آن کردند و بر سر ناه آمد می به جنگ نهضت رفت و راه جنگ پیش  
گرفت و در راه شهر پنهان که قلعه دیگر حاکم نشین بود یکسره هرنی با جماعه خویش مخالفت آن کوشید و بر زم پامی ثبات و رزیدند

انگريزان بآن ملطفت نشده دست تاراج بكنند و از كزنده و متفرق گشته نيز از همدی دوسته كرده و ميشنرفته بود آنجا با ما كار  
و شمر دو ذوالنون نصارى كه مير محمد قاسم خان عيساكر بسيار با بداد و فرستاده بود و باقى شده و اتفاقا كيد گير متوجه ميشدند و  
آن طرف و ريشه شهر شاه كه مشرف بدياربدر و راندند نيز ارسى ايشان را با نيزه و نيزه كشت مرز را با فوج باره از قلعه پيروان آمد و با  
انگريزان مصاف و دو طرفه يافت و بسيارى از ايشان را كشت و بسيارى را اسير ساخت و بيشه پيش محمد قاسم خان  
فرستاده و همچو راپه قتل رسانيد و آن باعث از ديا و خصوصت گشت انگريزان و رتبه اى موسوم بترنگال مير محمد حفيظ خان را با امانت  
بر داشته از كنگه بر آندند و مير محمد تقي خان حاكم پير تهم را در رزم بگشتند مير محمد قاسم خان از نيكو ميرزا اسد الله خان را كه  
راقم حروف نجفى و داروغه و اراغ بجله او بود و در فاقه و ملائون و شمر و ماكار نصارى با قوبه آهسته بر انگريزان نمين فرمودند  
فرقيبن بر و دوستونى دست داد و رزمى مصعب اتفاق افتاد انگريزان طرفه يافتند اسد الله خان و غيره و منهم بزناله او ديور كه مستطير  
ر ارج محلست آندند و پناه ديوارى كه از ساحل گنگ تا دامن كوه از شمال تا جنوب كشيده بودند چنانچه نيزه بسيارى درميان آن  
ورق شده بود قيام نمودند مير محمد حفيظ خان و انگريزان آنجا رسيدند و ميو بجاى سلامت كوچه پر دوختند بكنيم ماه رزم تو بچانه و ميان  
ماندند انگريزان بر فوج ميرزا شخون زدند و بسيارى از لشكر ايان ميرزا قتل كرد و دهنگام غمخور ناله و كارزار با غريق گشتند و ميرزا  
و ديگر روساى لشكر شمر متصل بنگيرش محمد قاسم خان كه محبوبانه از انگريزان آندده بود آندند مير محمد قاسم خان بزرگتر است نمود  
و بعد از چند روز از صباست و مناطق و تصرف خود مى داشت با بسيارى انبوه از انگريزان آند رستم حروف و رين قضا يا حاضر بود و با بجله  
مير قاسم خان بوقوع آمد او پيش شاه عالم ثمانى عالمى گهرباد شاه وزير الممالك شجاع الدوله بهادران اوده و آله با او شجاعت  
شاه وزير با باد او برخاستند و بعد از رزمهاى متواتر كه در عظيم آبا و كزنده شمر و ديگر بر ساحل درياى گنگ چهاونى نمود و شجاع الدوله  
از مير محمد قاسم خان سو فرار گشته او را حبس كرد و آنچه شربت از بگشتيد و بچيزى نجات داد مير محمد قاسم خان بعد از نيزه بجاى  
روى بار اقم در ريشه كنگه بر بلى و آفوله مى گفت كه بجله سباب غارتى كه شجاع الدوله از ما گرفت سى شمش زنا ر ارج امانت  
چو انفسم بود و با بجله انگريزان در آخر ترنگال آن سال كه ميرزا و يك صد و هشتاد و هشت بجرمى بود و يكسر آند رزمى مصعب  
كردند وزير الممالك منعم به كنگه آند انگريزان تا آله آبا و آند و قلعه آله آبا و راقم اقمرا كشيود و چنانچه در ضمن آله آبا و مرقوم است  
در صوبه اوده بى مهارت متصرف گشتند و شجاع الدوله راز ديار او بر آندند و از كنگه آن ممالك قتل غارت اعداى ارجانويه  
و بلكه رايه واران و وظيفه خواران هر دو صوبه را متصرف نشدند وزير الممالك پيش احمد خان بن محمد نيكش حاكم فرخ آباد و حافظ  
رحمت خان و دو وزير خان روساى روميله به بر سله و آفوله رفت و كسى با و نيزه و خست و بجاى رفت انگريزان او را آنجا نيزه خال  
اقامت ندادند و بعد رين آتاس باوشاه انگريزان پست انگريزان آله آبا و راجه استقااست باوشاه سع بدخل آن و  
جهان آبا و آند و از داخل بجله و غيره است و پنج لك روپيه پيشش بر ساله نمودند و از آنكه باوشاه در آله بود و بجاى شمر  
مى رسانيدند و چون باوشاه بر بلى نهفت فرمود و آن رسوم موقوف كردند با بجله شجاع الدوله صبح كرد و بر صوبه هاى خود از طرف  
انگريزان شرط موفقت و دوستى استقلال يافت و شوكتى عظيم بهرسانيد چنانكه بعد از چند سال كه احمد خان نيكش و وزير خان  
و ديگر روساى روميله با بجله طبع در گذشتند و غير از حافظ رحمت بقتل رسيد و شجاع الدوله شمر يافت و در رضى بين آهست

نصاری کردند شجاع الدولہ بر ملک برقیہ ستولی شد و خرابی بسیار در آن دیار نمود پس از آن مرغیض شد و بہت مصوب صاحبان  
انگریز با فیض اللہ خان ابن علی محمد علی خان برقیہ صلح کرد و سکون اورا کہ رام پور بود و بنام او بجائی داشت و بہمان حالت بسیار  
از لال دانگ کوچ کرد و باوہ رسید و در گذشت پیشرس مرزا امانی الخطاب باصف الدولہ وزیر الحاکم بحکومت نشست و  
با مصلحت پرخت اکنون کہ یک ہزار و یک صد و نو و چہا ہجری است صاحبان انگریز از کلکتہ بلکہ از سورت تا بنگالہ باجمیت گدہ  
کہ متصل شاہجہان آباد است کوٹھی با ساختہ محیط و دایر اند و کلنل کادر کہ با کنتو کہ زبان انگریز عبارت است از شکر در کھزار  
و یک صد و نو و دو ہجرت بعد فوت کلنل سیلے رئیس لکھنؤ شدہ از راہ برنا و خیر گدہ مملکت سپہان تیس سال و مکتہ متوجہ مندرج  
و بیکٹی کہ کوٹھی انگریز ان است گردید و تا کمانے کولی گنج رسد پیش ازین بر گنا تہ راو ابن باجے را و دکنے رئیس پونا کہ مسکر  
احفا و باجے راوست نراین را و را کہ اولاد ناہنا ابن باجے را و بودہ و غریب و غدر کشت روسای و کمینان با او مخالف شدہ  
رزم کردند و گنا تہ را و منہر پیش انگریز ان سورت رفت و لیبو ابدید ایشان بہ بیکٹی شتافت انگریز ان از بیکٹی کہ چل کردہ از پونا  
مہافت دار و باجمیت بہت پلٹن و پنجاہ ضرب توپ باہد اور گنا تہ را و متوجہ پونا شدند و در آخر ذی قعدہ سن ہزار و  
یک صد و نو و دو ہجرت در کول کہ مابین بیکٹی و پونا واقع است اشجار از جنگ بریدہ و حصاری جو بین سیمندہ سیکارام با پور کن دوت  
و کمینان و با باہر لوہس کہ نیز زبان انسان دیوان را گویند و سپید احمد عرب و مہاجے سیمندہ و کجوتے ہو لکرو دیگر روساے  
مہرہ با پنجاہ ہزار سوار از پونا بر آمدہ با انگریز ان ہنگامہ رام ٹریا کردند از بہت توسیخانہ انگریز نزدیک حصار جو بین رفتن نتوانستند  
انگریز ان دو پلٹن کہ عبارت از دو ہزار تانکہ تفتانہ تانکہ باشند و حصار گدہ شہ یک گردہ از حصار بر آمدند و ماموضع رکالور رسیدند  
و کمینان بہت اجماعی حملہ آوردند و رزمی متعب کردند و اکثر از آلات حرب غنیمت بہت و کمینان افتاد انگریز ان دیگر روز  
صلح کردند و قلاع ساسی و غیرہ را کہ با فضل از و کمینان گرفتہ بودند باز دادند و بہت پنجم ذی الحجہ ایشان بہ بیکٹی باز گشتند و اکنون  
شہیدہ می شد کہ کلنل کادر بہ بیکٹی رسید و در یک ہزار و یک صد و نو و چہا ہجری کنب و دیگر کہ رئیس اسخامہ کیتان نام و مصاحب  
منہر چونا تمان سکات صاحب راقم حروف و کامرن درہ است قصد آن طرفتے دار و پنجاہ و در شروع گو الیار و کو بر رفتہ  
کلک بیان کرد و اکنون یک ہزار و یک صد و نو و چہا ہجری است خبر ل پلٹن المعروف بہ بیکٹی صاحب کلان کلکتہ از مشرق  
بہ بنارس آمدہ بگفتہ اوشان سہو و دیگران کہ مخالف را حجت سنگہ ابن اچہ بلوند سنگہ اچہ بنارس بودند بہرہ یعنی چو کے  
و سراول فرستاد و طلب بیان بویجی گدہ کہ در سپاہیان بروشنے می کردند مردمان را چہ مردم بہرہ را بجان گشتند و را چہ را بر گشتے  
نشانیدہ بہرام نگر بردند و بہت شہنشاہ ان سال بعد از پنجاہ ہزار و پنجاہ و دو صاحب کلان یک پلٹن بہرام نگر فرستاد  
ایشان در شہر داخل شدند مردم را چہ از اطراف و جنوب بالاسی نام و بر زن بر آمدہ سپاہیان پلٹن را از بر تیر تفنگ گرفتہ  
بسیاری را گشتند و بقیہ بہت گرفتہ پنجاہ آمدند راقم حروف درین وقت پنجاہ با جمال و فیال صاحب خوشی بر در مقبرہ  
شاہ قاسم سلیمانی استقامت می داشت باقی احوال در ضمن بنارس مرقوم خواہد شد چون برنے از احوال وقوع انگریز ان  
مرقوم قلم شد اکنون سطرے چند تمہیل بہ بیان حکایات راقم از مستر چونا تمان سکات بیان آمدہ بقلم ہے آرد و چہ روز  
پیش ازین مستر چونا تمان سکات از راقم پرسید کہ تذکرہ ام شہر آباد است گفتیم کہ بالفعل اوہ و لکھنؤ کمال آبادے دار و گفت

ویران مطلق اند گفتم که احمد آباد و کجرات بسیار بادوست زیرا که مردم آنجا در غایت افزونی مال و منال زندگانی کنند گفت این نیست  
ویران مامردم آن شهر را آباد و گویم که آواز که او فقیر بطریق سوال سبع شد و مصار و دیار ما که شهر لندن تخت گاه انگریز است  
و دیگر توان بچنین باشند گفتم بیک سبب فقر او که در اینجا نباشند فرمود که دانا یان پیشین ما رسم و آئین نهادند که بر اهل  
خرقه و سپاسی بهر چه در روز پیدا کنند اذان حمد تعین که مردم باو شاهای دران باشند بنزد و باو شاه و امرانیز هر چه در ملک  
حاصل کنند حصه سهو ده آنجا بفرستند بچنین بزرگواریکه تجاران از راه دور در آنجا آیند مال خود آنچه که مقرر داشته اند او ای مرسوم  
نمایند و چون سال آخر شود فقرا و گدایان می جمع آید ملاطفت کنیم شخصی که چون نذر است و قوی احوال باشد او را اذان جماعه بر اقام  
بر کسب و فردوسی اشارت کنیم و آنکه از مرد و زن پیر ضعیف و کوشل و تنگ و گنگ که قابل محبت باشد او را بر پسر که چند کس ضعیف  
و در خانه واری قوت هر روزه ایشان را بحساب یک سال بفرستد و اذان مال که جمع کرده ایم تسلیم او کنیم تا شش یک سال بعد از  
سوال از خانه بیرون ناید و در شهر و قصبه همین زمین مقرر باشد و رسم دروغ گوئی و شهر مانیت که کسی بدروغ گوئی حصه زیاده فرود  
و اگر چنین کند بعد از اتمام عقوبت تحت نذر کنیم که دیگران عبرت برند گفتم که اندرین باب پیغمبر ما محمد صلعم فرموده که هر کس معیذ فراغ از دنیا  
مردیون در چهل روپی یک روپی رکات بر آرد و بان و ستیکه محتاجان نماید اما اکنون در میان ما و صاحبان فرق است چه غلیفه  
و باو شاه صاحب ضبطند از یکم که مردم را از جاده شهر بیت بیرون شدن نذرند و قتلش خوش گشت روزی گفت ایشان را  
هر چه هست دل است که محل انباشد و خیال باست متوجه است پس هر چه در دل گذارد بی محابا بگذرد و مانع دل خود بایده ماند از انفاقات  
در میان تزیین که افغانی هم خود را بطبع مال گشته برایش متصرف گشته بود و ده تنگار منوفی پیش کلل اسپرت که رئیس لکنئو مابین ملکیم  
در ملا فوه بود و با جراحی گشته شدن خداوند خوشی بر دست برادر زاده گشت مردم کلل بر نهند و قاتل را از امرای ملا فوه مع اموال مقتول  
خاطر آورد و در کلل قاتل را چسبید کرد و مال امانت نگاه داشت و بر نفس خان ساله و در ملازم نیست اگر و له که قاتل مقتول در ساله او  
نوکری بود و نگه داشت و خبر مرگش را با مال مقتول پیش و فرستاد و قسم این روئیداد و قوس را آنقریر کرد و گفتم که افغان  
موصوف را آنچه در دل گشت مطیع و مانع آن شد هم خوش را بقتل رسانید پس بچسبید که غالب لذت جماع باشد آن  
و دفتر کس که از منظر بان و خوش بخور و با غالب را بکبر و حیل و پناستن و دفع نموده و یا نذر می بر مال کسی متصرف شود چرا که است  
دل خوشی کرده این افغانی بمل آورده طرفه فتوری در عالم رومی دهد بایده و است که چون دل ایشان جای ظهور نیکی و بدی و دروغ  
در استی است لذا اخی تناسی پیغمبران و حکیمان و دانا یان و باو شاه و غلیفه و قاضی تعین فرموده که ایشان مردم را از آنچه که سحر  
بفاسد باشند باز دارند که حقیقت امر این کس دران تصور است و خدا ترست آموزند و بعد از واد پر دارند و معاش بائین پسندیده  
کنند تا از قنیه و بلا محفوظ باشند و در عالم و عالمیان رونق پیدا آید پس چند روزی گفتم که انجیل بطور است کتابی مختصر رسم بر آورد  
و رسم واد و فرمود که این انجیل است گفتم که منی این را صاحب من فرمود که این همه ترجمه انجیل است گفتم که یا تنی است گفت  
که من انجیل در میان شیت چه دانا یان فقط منی آنرا از زبان انگریز نوشته اند پس بیدم که ترجمه چه بیانت گشت که تعریف گاد و زبان  
ایشان را خدا را نامند و احوال عیسی هم گفتم که نسق و شرح از کجا بعمل می آرند فرمود که آنچه دانا یان سلف گفته اند بران می روم  
که را پاک و لاتیه است و سنج لیکن معلوم شد که در کدام تعلیم است چون ملک است و کس پیوسته است و اکثر سلاطین دکن

۱۴۱۲

بران دیار غرا کرده اند بنابران در ولایت دکن نوشته می آید ولایت کرناٹک به کرناٹک بن وکن بن مہدین جام بن نوح  
علیه السلام منسوب است مستخرج از تہمان اسکاٹ بارہم حرف سے فرمود کہ کرناٹک دو اندکی در بالا گہات کیجا پور و میسور  
در کرناٹک بالا گہات است و دشمن سلاطین کیجا پور کہ عادل شاہ سید اند مرقوم شدہ و کرناٹک دیگر در بابین گہات کیجا نگہ و  
وار کاٹہ در بابین کرناٹک و گہات است و آن مرقوم شود و گوئید کہ پیش ازین کیجا نگہ دار الملک کرناٹک بودہ اما ارکاٹہ  
نشین گاہ آن ولایت است -

بیجا نگر ہوا سے معتدل دارد و گل میوه فراوان بود و بادشاہ آنجا را راسی گوئید و او بود و فرخزادین معروف است سید  
محمد خان تہوکیہ و کہنے وقتے بارہم می گفت کہ راجہ آنجا را رسم است کہ ہر روز صبح و شام دویدہ از داخل خزانہ می کند و نام  
آن خزانہ جورا و ہور باشد و این رسم از عہد بکر ماجیت شیوع یافتہ با حجلہ در خاتمہ روضتہ اصفامی نویسد کہ شہمت ولایت  
کرناٹک از سہ صد سرائید پنا ولایت گلبرکہ و از ناحیہ ملیار تا حد و دنگالہ زیادہ از ہزار فرسنگ باشد و اکثر آبادانی سہ فرسخ  
تختنا دارد و وضع عمارت آن شہر چنان است کہ ہفت شہر بند حصار مدور بالائی کوہ از سنگ و بن کیپیرامون یک دیگر کشیدہ  
اند میان حصار اول و دوم با سوم با تین فرارہ و باغات و کثرت عمارت است و در حصار چہارم ہشتم و فر عمارت مردم اہل حرفہ  
و در کا کین برابر یکدیگر در غایت عرض و طول واقع شدہ و قصر راسی و حصار ہفتم است با کمال فہمت و زینت وزیر و دیوان  
آن ملک را خطاب نایک باشد کہ بہات تہائے ملک سے پرواز و در سالی راسی آن دیار و انالی آن سکنہ یکنو است  
عمید کنند و بر خمد و اند و رغایت خوشی ترتیب دہند و عیان تہائے قلم و دران حشین با فیضان آراستہ و تہجیل شایستہ از جاہا  
و در و دراز و بار گاہ راسی حاضر آیند و تا سہ روز ہنگامہ حسن را بر پا دارند بعد از ان با نعامات راسی سہ فراز گذشتہ با طرف  
ممالک خوشی و نند و دیگر در شہر کیجا نگہ خراب خانہ است وسیع و رغایت ارستگی بکوشکھا و کاخما متعلقہ و اسجا لید  
نما از صبح محاسبان خود را بلباسہائے رنگارنگ و زبور ہائے متنوعہ و گلہائے خوشبو آراستہ بر در ہائے کرس  
انداختہ می نشیند ہر کہ طالب ایشان باشد آنجا رود و ہر کہ آن خوش کند اجرت مقرری آنرا بدہد و ست پا او سہر برد و صبح بجا  
خوشی رود و رسم حرفہ گوئیانی کہ با احمد آباد و گجرات رفتہ بودند می گفتند کہ در ان شہر نیز چنین رسم است و آن جاہ  
و مقام را بجوارہ گوئید و اکنون دیکھو و شو کہ اگر نیز جائیکہ لولیان سکن و مقام دارند آنرا چککہ نامند با حجلہ پل کہ آنرا مہنو و  
سیت بندر میسور نامند و آنرا راجہ رام چند ایشور بہرام والی او دہ کہ بر او شش سچمن است و در تریا جاگ بودہ بر دریای عمان  
لبستہ در ان گذشتہ ملیکا رفتہ زوجہ خود سیتارا از دست راون مرزبان لشکا خلاص کردہ آورد و ہنگام مر حبت چند طاق از ان  
پل بکوشہ کمالی رسید و از شکست و کتب ہند بہ تفصیل مرقوم است و پل مذکور در اقامت کرناٹک است و بروایت لغت  
صبح صادق و تاریخ محمد قاسم فرشتہ در قصاصی کرناٹک کہ آنجا تا آن زمان صیب اسلام بر سیدہ بود سلطان علاو الدین  
خلیفہ در ہفت صد و دہ ہجری مسجد مختصر تعمیر نمود و بانک محمدی آنجا بگفت و خطبہ بنام خوشی خواند و آن مسجد را تا ہنوز کا فران  
آن دیار بنا بر سبب ہجیان مسلم گذشتہ اند چہ وقتے کہ در عمارت مسجد کستی رویداد و ہمدان ایام در اند یار و باید بدو خلقی کثیر  
ہلاک گشتند اما سہ شہر از مہنون و فسانہ در دفع و با حیلہ ہا کرد و نہیچ و زنگرفت لاجرم مضطرب گشتہ و اناسہ بہ تعمیر کستی ہا

مسجد بر تخت منافی انور و بابر طرف شد از آن زمان هرگاه و هر چنانکه سستی رومی می و بر ساکنان آنجا از اعمارت می کنند  
و چون در بنیت صد و پنجاه و هجری بمجاهد شاه بهمنه در ایام سلطنت خویش از گلبرگ که بر شش ای و ای بیجا نگار شد و بهشت بند  
رسید آن مسجد را امرت کرد و از آنجا متوجه بیجا نگار شد و بجا صر و آن پر درخت چنانچه گذشت با حمله در بیجا نگار ایان رفیع حکومت  
می و دشمنان اول آن جماعه را چه بیجه چند است که شهر بیجا نگار از آثار اوست و بعد از واداشتن سلطان بیدرین در آن و بابر حکومت  
می کردند تا نوبت بشیور ای رسید و او معاصر سلاطین میهنه دکن بوده بعد از واداشتن او را می یکدیگر بر پاست پر و دشمنان و  
پس از ایشان بنیراج امیر لاکر گشت و بر اسی امر می که از آن خود بان بود نام سلطنت نهاد و بالاکر گشت و خود را  
رحبه خواند و بر سایر محاکم بیجا نگار استیلا یافت و از شش صد و نود و شش هجری تا شصت و سی و پنج با قنار گذرانید  
و بعد از ویشش امر راج والی شد و در زمان او سلاطین دکن اتفاق یکدیگر متوجه بیجا نگار شدند و امر راج با هشتاد هزار  
سوار و نه یک پیاده و با ایشان مصاف داد و در نصد و هشتاد و دو با صد هزار کس قتل رسید چنانچه دشمن اخبار عادل شاه  
و اسکندر پور و نظام شاه صاحب احمد نگر مرقوم است -

صحنه آر کا مژده در دیار بیجا نگار اکنون نشین گاه حکام آن ولایت است پوشیده و نهانند که چون نادر شاه والی ایران  
در عهد محمد شاه حاضر ماند و چون نادر شاه شاه جهان آباد قتل عام نموده و از آن بسیار از آنجا گرفته و محمد شاه را به دستور سلطنت  
نشانده و بابر آن مرتبت نمود نظام الملک در سنه یک هزار و یک صد و پنجاه و سه از محمد شاه خست و دکن شد و به برهان پور  
رسید پس شش تا بهر جنگ با خود ای متو بان بار آوده تا صوبه و رعین برسات با هشت هزار سوار به اورنگ آباد و آملت آباد  
برف و قیام نمود و سیم جادوی الاول سنه یک هزار و یک صد و پنجاه و چهار جنگ قائم شد بالاخر نامر جنگ با صد و دوی چند فیصل  
خود را تا فتنه قریب قیل نظام الملک رسید و زخمی شده گرفتار گشت نظام الملک غم مخور کرد تا یک پائین گماشت نمود و اول  
قلعه بر چنابلی را محاصره کرده از دست نمرته مفتوح ساخت و بعد از آن ملک ارکا تهم از قوم نویت که در تصرف و شش هزار  
نمود و حکومت آنجا به انور الدین بن عثمان شهر است جنگ گویا موسی و او و به اورنگ آباد و مرتبت نمود و در سن یک هزار و یک صد  
شصت و یک هجری آمد آمد احمد شاه ابدالی از جانب کابل شاه جهان آباد و گرم شد نظام الملک از اورنگ آباد و برهان پور  
منت منت نمود و رسید که احمد شاه ابدالی از احمد شاه بن محمد شاه منظم کابل رفت بعد از آن اثنا نظام الملک بیمار شد و غریبت  
اورنگ آباد نمود و چهارم آباد الاخر سنه هزار و یک صد و شصت و یک در گذشت غلام در او بلگر می عیش را متوجه بهشت  
یافته بعد از ویشش نظام الملک ناصر جنگ رسید بیجا می پدر بر سر پاست وین شست او امیر و ویدار و صاحب ملام  
بود و قتی بگشته متو بان از پدر مخالفت گشته آخر کارش بر دست پدر رسید گشت چنانچه گذشت و در هزار و یک صد و پنجاه و پنج  
تحت جاده و از آن خطاب بر آورده در سنه هزار و یک صد و پنجاه و هشت در حیدر آباد و نواز شش فرمود و نظامت اورنگ آباد  
با واده خست آن بلاد نمود و در سن هزار و یک صد و پنجاه و نه تحت جاده از حیدر آباد و برهان پور رسید نامر جنگ حسب اطلب  
پدر شش بنده دست پیوست و نظام الملک او را از دکن بکسر بیستاد و خود با اورنگ آباد و شتافت نامر جنگ بهر  
رنگ بن که محال اقامت را چه پیشو است رسیده از راجه آنجا پیشکش گرفته با اورنگ آباد رسید و غریب آن نظام الملک

آصف جاہ درگذشت پسرش ناصر جنگ بر سر مدارات و ایالت و کنشست ہمدین اٹنا احمد بادشاہ ابن محمد شاہ  
 اور انجو اند ناصر جنگ باوصف موانع مناسبتہ خصوصیت ہدایت کے الدین خان و خزانہ نظام الملک کہ در عہد نظام الملک  
 حکومت راجہ و دودے می پرداخت بموجب حکم غازیہ ہند و ستان شد و تاوریاس برید خود را سائید و زین منقش شد احمد شاہ  
 مشعلیہ منع آمدن و رود نمود ناصر جنگ مرحمت یاد رنگہ آباد نمود و برسات استخا گزرا نید و زین صورت حسین دوست بنصرت  
 چند از نوایب ارکاٹہ ہدایت کے الدین خان پیوستہ اور ایک رفتن ارکاٹہ تخریس نمود و بوساطت چند افسرے او فرنگیان ہزار  
 ساکن بپلوے بند رفتن ہدایت کے الدین خان شدند ہدایت کے الدین بنان بانور الدین خان گوپاموی کہ از دولت نظام الملک  
 در ارکاٹہ لوامی ریاست می افروخت شازدہم شہنشاہ سنے ہزار و یک صد و شصت و دو روزے صعب کردہ اور شہید سخت  
 ناصر جنگ باجماع ابن سائخہ باہفتاد ہزار سوار و توپخانہ بسیار و یک لک پیادہ تا پلوے بند کہ پانصد گروہ جریے از  
 اورنگ آباد ست شتافت و ستم برین الاخر سنے ہزار و یک صد و شصت و سہ ہجری سہ پاس کامل فتنخانہ فرنگ گرم بود  
 بالآخر فرنگیان فرسید نہایت فرستند و ہدایت کے الدین خان کہ سپہ آمد و مجبوس شد ناصر جنگ متوجہ ارکاٹہ گردید فوجے  
 بدفع فرسید منہم تعین نمود از اتفاقات بزفون گر پور ششم رزم از دست فراسیایان رسید و قلعہ نصرت گدہ چنے کہ پاس  
 سخت کرناٹک است تبصر فراسیایان و آمد ناصر جنگ یا زوہم سوال سنے ہزار و شصت و سہ ارکاٹہ کوچ نمودہ سرداران  
 افغانہ کرناٹک شل بہت خان بیٹی غنیرہ کہ ہمراہ بودند باطن بافراسیایان و ساختند و جو اسیس خود فرستاد فراسیایان  
 کہ وزیر قلعہ چنے اجتماع داشتند بقصد شجون طلبیدہ در ہفتہم محرم سنے ہزار و یک صد و شصت و چہار ہجری آخر شب رسید  
 یکایک جنگ انداختند ناصر جنگ و رعین گیر و دار فیل سوار می خود را جانب افغانہ براند تا با قشاق اینہا فرنگیان  
 بشکنند ہمین کہ فیل سوار ناصر جنگ قریب قتل بہت خان رسید بہت خان نگر ام تشکی بر و سردار و آن بے ناصر جنگ رسید  
 و او از ان درگذشت بعد شہادت او افغانہ و نصرا سہ ہدایت کے الدین خان را بریاست بروختند ہدایت کے الدین باویریا  
 عربیت آباد و برسد ارکاٹہ عبور نمود و در ملک افغانہ درآمد تا خوشے ہدایت کے الدین و افغانہ کہ از چند گاہ مضرب بود علانیہ  
 طرفین قتالی فاشش نمودند بہت خان و دیگر روسای افغانہ بہ قتل رسیدند و ہدایت کے الدین خان نیز بہ قتل رسید و این وقعہ  
 در ہفتہم رجب بیع الاول سنے ہزار و یک صد و شصت و چہار ہجری واقع شدہ و بعد از ان سرداران لشکر صلابت جنگ ابن نظام الملک  
 را بریاست رسانیدند و آخر کار چند اتر پرستور و دیگر قاتلان ناصر جنگ بہ قتل رسید چہ محمد علی خان ابن النور الدین خان  
 گوپاموی بوشہادت پدرش نور الدین خان قلعہ برجا بلے را کہ شمین گاہ او بود قائم کرد و چون ناصر جنگ بار کاٹہ آمدہ بود  
 محمد علی خان بخت پیوست و اعزاز یافت و بعد شہادت ناصر جنگ قبضہ برجا بلے تیاہ کرد و درین وقت ریاست ارکاٹہ  
 بچند اکہ بہ پلوے بند شستہ بود عاید گشت و با عمامہ فرسید بہر جا بلے رفت و محاصرہ کرد و محمد علی خان متحصن شد و مکرر  
 طلب مدد از صلابت جنگ نمود و پیشتر محمد علی خان ناچار فرنگیان انگریز ساکن چیتا پٹن در ساخت و باٹان بقابلہ  
 چند ابر آمد و وزیرے صعب نمود چند دستگیر شدہ بغیر شہنشاہ سنے ہزار و یک صد و شصت و چہار ہجری مذکور شد و تشریب  
 یک ہزار و پانصد فرسید کار دے نزد محمد علی خان اسیر آمدند محمد علی خان ارکاٹہ مستقل گشت آفرنان ایالت



و کس نظام الدول بن هفت جاہ رسیدہ بود و در سنہ ہزار و یک صد و ہشتاد و ہجری نظام الدولہ بامر ہند و چندربانک کہ ذکرش در  
 مسوگر گشت و دشمن احوال بیا پور بعد احوال سکندر شاہ گذشت بر سر کار کائہ شکر کشید محمد علی خان باتفاق انگریزان با او  
 رزم کردہ نظام الدولہ و چندربانک و مرہٹہ منہر گشتند محمد علی خان مغرب یافت و عمر مستقل گشت و دیگر با چندربانک با سہ  
 ہزار سوار و چہار ہزار پیادہ آمد و در سنہ ہزار و یک صد و نو و چہار ہجری شہر پناہ ارکاٹہ محاصرہ کرد و راجہ سیر بر نائب محمد علی خان  
 و رماہ متحصن شدہ جنگ نمود و ملک از محمد علی خان رسید تا چار صلح کرد و چندربانک قلعہ و شہر گرفت و ہر چہ یافت ضبط نمود  
 نواح ارکاٹہ بے چسپا نمود و ناموس عالمی بیاد رفت و غنای آن در سال مذکور جنرل کوٹ و صاحب کلان کلکتہ بد آنجا رسید  
 و پاجہ رنایک رزمی صاحب نمود و حیدر نایک منہر گشت چنانچہ در سیور نوشہ شدہ مولف ہفت اقلیم مذکور آن ہندوستان ظاہر  
 برد کس کہ نام مجموعہ ولایتیہ است اکتفا کردہ در این اکبر و خلاصہ تاریخ می نویسہ ہزار صوبہ و سیاحت میان دو کوہ جنوبی  
 آب و ہوا نیک سے و اردو و صحرائی آن فیضان بسیارے باشند و درین صوبہ شمار کردہ قلعہ سنگین بر پشتہ رفیع واقع است و  
 ستر طرف آزاد و درو گرفتہ و اینجا حصار بر نالہ کہ نہ بر لہ نیز گونیہ صارت سنگین بر روی زمین سطح و در میان کوہنتہ کہ بدو ہندوان  
 برایش کیند و در چہارگز و ہنہ آن چاہ است بر استخوان کہ در وقتہ سنگ گرد و بدستور خیمہ است کہ ہر چہ دروے افتد سنگ  
 سے شود و در ان صوبہ سحران المس است و اہل حرفہ آنجا پارچہ نیک یافتند و در آمد دو بریل کان فولاد است و آوند سنگین آنجا  
 نیک می ترشند و خروس آنجا را گوشت و استخوان سیاہ باشد و در ان جایش کیا نام جایی است مسجد گاہ ہندوان و آن  
 شہر بہت عقیق و بر از می ہنایک کردہ و اطرافش بلند چون کوہ و آب شورے دارد و مایہ آگینہ و صابون و شورہ از آنجا بدیر  
 سے آید و در ان نواح میمون و بوزہ بسیار می باشد و درین صوبہ ہر ماہ در و ما بسیار از آنجا گنگا کوہی کہ تمام گویم عابد  
 مشہور است و آنرا گوید و در ہی گویش و از کوہ مانر ویکترے جوشد و از ولایت احمد نگر گذشتہ بصوبہ برار ملنگانہ رود و بر دہ  
 طرف پد ریاسے عمان فروریزد و طول آن صوبہ از میانہ تا بہ گڑہ و صد کردہ و غرض از ہر تا ہند نہ صد و ہشتاد کردہ شرفے  
 بہر گڑہ و شماسے ہر و غرض بے تانہ و جنوبی بلکانہ و دہ سرکار مشعل و صد بر گنہ تانہ این صوبہ است و در خاشں صد کردہ و ہشتاد  
 و دو ملک و ہشتاد و ہزار است و سلاطین ہزار الملک عادل شامیہ نامند و اول ایشان فتح اللہ عباد است و او از امالی بجا نگر  
 بود بخواہے افتاد و در ملک غلامان خاجمان کہ قبل از سلطان ہمیت حکومت بر اردو شت منظر گشت و بعد فوت خان جہان  
 و رفعت سلاطین ہمیت مقرر مقبر گشت و در محمد مجتہا شکرے بمون عنایت خواجہ جہان گادان حکومت برار و خطاب  
 عا و ملک یافت و ہشت صد و نو و پنج ہجری خطبہ و سکے تمام خود کردہ و خود را عباد شاہ خواند و پس از وی شمس و ربابن علا و لہ  
 عباد شاہ و بعد از او نقاشان و کہنے کہ از غلامان شمس بود بر مان عباد شاہ بن دریا عباد شاہ را در طغی بر تخت نشاند و با تخت را  
 ابرہیم قطب شاہ والے خاندن اتفاق کرد و نام بر مان عباد شاہ را از خطبہ بیفکند و بنام خود خطبہ خواند و در ہند و ہشتاد  
 و ہشت ہجری نقاشان و پیش شمس خان و بر مان عباد شاہ بر دست نظام شاہ ہجری والی احمد نگر و دولت آباد و مرہٹہ بہ قتل  
 رسیدند و دولت عباد شاہیان پیر گشت  
 صوبہ خاندن پس صوبہ منقر است و بر مان پور در ان شہر نوہ با د است و ملک نصیر خان ابن ملک ار جا آنرا تمسید نمود

از اوزنگ آباد هفت منزل سافت دارد و از اکبر آباد تا برهان پور دوصد و سبست و هفت گروه جیسے به پیشانی آمده در غلام  
تواریخ میں نوید کہ شہر مذکور بر ساحل دریای سبے واقع است و مردم اہل ہند در ان شہر آباد اند و در حوالی آن شہر باغات فراوان  
و درختان چمن دل و عود بی شمار چمن و کسب کار اینجا اکثر تجارت در بعضی جا شالی نیک و قوتل بسیار باشد و پارچہ پیر صاف و  
راد بانگری و سالو برہان پور بہتر سے شہر ہائے آن شہر ہر رانے و بوریاد و کوپے و مینے و طول این صوبہ و نور کا نوک  
سیٹھ یہ پیوستہ است تا الیک کہ متصل ولایت احمد نگر گجرات است ہفتا و پنج گروہ و عرض از جانب نوک مالوہ  
سہ سال دارد پنجاہ گروہ و شرقی آن براز و شمالی آن مالوہ و جنوبی خانہ سیس و پنج سرکار مشملہ و واروہ محال تاج  
آن صوبہ است و در بخش چیل و چسار کر و رسی و شش لک فوژدہ ہزار دام است و بروایت مولف  
صبح صادق ملوک خانہ سیس خار و قے اند و اول آن طائفہ ملک راجاست و نسبتش بقوسے  
ہر برہان الہا رفین ابراہیم ادیم اٹھے پیوستہ بفار و قے مسہ ابن الخطاب سے رسد باجمہ  
ملک راجا ابن خان جہان کہ پدرش از امرائے سلاطین و سے بود و بعد از پدر بہرست  
افتاد و بالآخر در لشکر یان فیروز شاہ دہلوی شہنشاہ شد و او شکار میل تمام و شست و ہر روز سگ با خود گرفتہ و شکار  
رفتہ روزی فیروز شاہ و شکار گاہ ارسیاہ دور افتاد و گر گشت ملک راجا از دور بدید کہ شکار یکہ پیش از رفت  
و گفت گر گندم ملک راجا پنجہ و شست پیش آورد سلطان در حاشی رسید ملک راجا حال باز گفت سلطان فرمود کہ  
بدرالامارت پیش من آئے دیگر روز ملک راجا بدر گاہ او آمد سفان بلدہ تہا تیسرا از بلا و خانہ سیس با قلعہ اوداد و ملک راجا  
در ہفت صد و ہفتاد و ہفت چہرے بہ تہا تیسرا رسید و راسی تلگانہ و رایان احمد و دواز طلع ساخت و بر کوید و ارہ ہفت برد  
تا کہہ کنگہ بر اندیش کش گرفت و تخت و ہدایا بہ سلطان فرستاد سلطان اورا قلعہ غیر دو عادل خان لقب ہناد ملک راجا  
و خیر خود بہر ہوشنگ والی مالوہ و دختر اورا بہر خوشی ملک نصیر کوہست و اورا ولی عہد ساخت بعد از ملک راجا بہر شہر  
ملک نصیر خان فاروقی جانشین گشت و خطبہ نام خود کرد و در سلطان احمد گجراتی نصیر خان خطاب یافت و خیر گرفت و سرار پڑہ  
شہر کرد و شہر برہان پور بناماد و قلعہ اسیر کشید و در زمان او آن ولایت بنجاندیس معروف شد یعنی ولایت خان گویند قلعہ  
اسیر در تصرف ہاشم پور از رہگذران دیار بودہ و آن قلعہ بنام او مشہور است اجداد او انحصار بر اسی محافظت مکہ و رمہ ساختہ  
بود چون ہاشمین پادشاہ از ان گجراتی گجراتی ساخت و پنج ہزار کا و پنج ہزار کا و شش ہشت ہزار گو سفند جمع آورد و کثرت  
مال انسا یزیدند ان آن ملک ممتاز گشت نصیر خان خواست کہ آن قلعہ را بدست آورد با سچ نوشت کہ راجہ بکمانہ و غیرہ  
عزم رزم دارند و قلعہ تہا تیسرا در تصرف بر آورد ملک راجا بہرست و قلعہ الہنگ بہرستان متصل است خواہم کہ طفل مراد قلعہ  
جادی اسیان رضا و نصیر خان دوصد و ہفتہ ترتیب داد و دویست مرد در ان نشانند و بہ قلعہ فرستاد ہاشمین کہ مادر نصیر خان  
آمدہ لاجرم بہرستان شتافت مردان مخفیہ بیرون آمدند و اورا بہرستان و بر قلعہ اسیر کشید نصیر خان و بعد از وفاتش  
در اموال یعنی ہاشم پور بگردند و آن اموال بود تا آنکہ اکبر پادشاہ قلعہ اسیر کشید و باجمہ بعد از نصیر خان پسرش میران  
عادل شاہ در قلعہ الیک بجای پدشہ ہست و بعد از او پسرش میران مبارک شاہ و شش ازو میران عیسان مبارک بکلمہ

نشست و خود عاقل شاہ خواند و رایان گویند و اور از راجہ ساخت و لشکر بھیجا کہ مذکور شد و مظفر با گشت از جگر اتیان مخافت آنرا  
 نہاد و خرچہ بلی گرفت و باز از کردہ استغفار کرد و پیشکش چند سالہ در ہند و ہما پر سلطان محمد نگرہ بگرسنے کہ متوجہ خانندیس بود و فرستاد  
 و بعد از و میران داور شاہ برادر میر علی حسن مبارک شاہ و حکومت نشست و چون در گذشت پسندش غزنین خان و عالم خان  
 و مختراز دکان نظام شاہ کہ از اتحاد نصیر خان بودند چند روز بادیگر حکومت نشستند و بعد رین اثنا عاقل خان ابن نصیر خان کہ دختر از  
 سلطان محمود نگرہ بگرسنے بود از سلطان سلطنت خانندیس خواست سلطان محمود نگرہ بخانندیس آمد و استیلا یافت امر اسے  
 خانندیس بخدمت پیوستند سلطان محمود نگرہ و دختر پس خود سلطان مظفر العاقل خان داد و اورا اعظم ہمایون لقب نہاد و سلطنت  
 خانندیس بآرن از رانی دشت عاقل خان اعظم ہمایون قصہ قلو کا لیسہ کرد و از رانی استیلا پیشکش گرفت و از و سپرد دختر زادہ  
 سلطان محمد بگراتی محمد شاہ بادشاہ شد و چون ہمایون بادشاہ گورکانیہ بر سلطان بہادر بگراتی مظفر یافت بعد از فتح غرم تختہ  
 خانندیس کرد و نظام شاہ و عاقل شاہ و عاقل شاہ و قطب شاہ خواستند کہ بدر محمد شاہ برہانپور آئند ہمایون بادشاہ ازان تخت  
 در گذشت و بقلع و قلع و قمع سیر شاہ افغان بروی بنگالہ آورد و محمد شاہ با اتفاق قادر شاہ مالوی مالوہ را از تصرف سپاہیان  
 ہمایونے برون آورد و بعد از و برادرش مبارک شاہ و پیش از و پیشش میران محمد شاہ و پیش از پیشش حسن خان کہ خورسار  
 بود و حکومت نشست راجہ علی خان بن مبارک شاہ کہ بدر گاہ اکبر بادشاہ در عہد برادر رفتہ بود و خانندیس آمد و سلطنت نشست  
 و او عاقل و شجاع و عالم بود و ہدایا بدر گاہ اکبر شاہ می فرستاد و بعد از و پیشش مختار خان ابن راجہ علی خان در برہان پور  
 سلطنت رسید و خود را بہادر شاہ خواند و پیشش بر تخت و چون شاہنوازہ و سیالی بن اکبر بادشاہ بدکن آمد مخافت و رزید  
 اکبر بادشاہ متوجہ خانندیس گشت بہادر شاہ با شیر خان مختار گشت و بالآخر قلو کا لیسہ و تختہ مست اکبر بادشاہ شتافت و در ہزار و  
 بست ہجرت دولت فاروقیہ لبر آمد و بہادر شاہ در جیش بہر و -

## سرگذشت و کہنیاں

پوشیدہ نماند کہ در باب حسب و نسب فرمان روایان ممالک و کنن از تواریخ پنجیشین روایات بسیار است و نبدی ازان  
 درین اوراق مرقوم شدہ اکنون کافی کہ درین زمان در ملک و کنن متصرف اند برنے از انہما بقلم آرد کہ بعضی از مملکت و کنن  
 در عہد محمد اکبر بادشاہ پیشش نور الدین محمد بہانگیر بادشاہ و خلف ارشد فیض شہاب الدین بادشاہ سلاطین گورکانیہ شہر  
 و رآمد مابقی آنرا محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ بن شاہجہان در عہد خویش در دست بست و در سال سبیلہ منسلک آورد و ازان  
 سہ زمین را از غارتشاک و مفاسید و مقابیر مثل سبور و پیشش سہما و غیرہ صافی گشت و چون عالمگیر در گذشت راجہ  
 ساہو این سہما کہ در عہد عالمگیر اسیر شدہ بود و بالآخر خود را نصرت جنگ ذوالفقار خان شدہ علانیہ خلاصے اورا اصلاح  
 ندیدہ با شاہ شاہنوازہ محمد اعظم شاہ ابن عالمگیر گریز نہی نہر راجہ ساہو راہ و کنن پیش گرفت راقم حروف نبدی از احوال  
 راجہ ساہو و امرا اسے او بقلم آرد راجہ ساہو قومش را چہوت است اورا نا اوسے پور بمقام اوست چون راجہ  
 ساہو از قند گریختہ بدکن آمد جمعیت کثیر بہم رسانید و غارت گرسے پیش گرفت و بالآخر سیتارہ گدہ و حکومت نشست و سہما بے

برادرزاده راجه ساهو فرمانروای مملکت برنال که آبروی دریا می گشتا سپاس بوده و بالاجه چندتایی از نوکران عمده راجه ساهو از جمله است برودان بوده است برودت برودان ایشان شایسته و برودان امر است عمده را گویند چون راجه ساهو در گذشت و او پس از گذشت که در تبعید بود در امرای عظام مملکت را میانه خود را قسمت کرده که فتنه زوجه راجه ساهو شخص را اجارام نامی را از افریقا خویش و بقول مجوس را از بلال است آورد و از افریقا به ماورس خود قرار داده بجای راجه ساهو نشاندیده و امر را بتأییدش کردند و مجبورانه دستاره گداز پیش برداشت بالاجه چندتایی که ذکر شد دو سپرداشت پس از گذشت باجه را و دیگر چایچه ابانام چون بالاجه در گذشت پیش باجه را و بن بالاجه بجای نشست و چون نشین گاه ساخت و در عهد محمد شاه نیران راجه ساهو که آنوقت در قید جات بود و مکرش که بنده وستان کشید و بناخت و غارت برداشت و از اکثر ناظران صوبه جات چو آنکه به طریق نعلبندی گرفت و بر بعضی صوبه پشمالو به بالعام متصرف شد و او دو سپرداشت یکی رگنا در اوتانا کنون که سینه هزار و یک صد و نود و پنج جوی است بقید است و با قلیل کار متفق شده با برادرزاده های خود متفق گشته با عانت انگریز می جنگد و دیگر در انام بالاجه بنام نهاد مشهور بوده و بریاست چون قیام داشت و هنگام امارت و حکومت بر سر مملکت امرای عظام غالب اند و بر مملکت های ایشان ستولی و قلیله ایشان گذشت و بر امر اجار که بجای راجه ساهو در دستاره گداز بر سندر ریاست قیام پذیرفت بطریق نظربنده بافتن خود است چنانچه تا کنون پیش راجه رام سپاه اولاد بالاجه در خدمت می ناسند با حمله بانها برتن باجه را و سبب برودت یکی راجه ساهو او نام بوده و او نیست که بهالو باجمیت کثیر او را بنابر نشانیدن بر تخت و سبب از و کهن آورده بود از احمد شاه ابدالی در انی معاهده این چایچه اباد را در عهد سلطنت عالمگیر شانه با اتفاق احمد خان بنکاش فرخ ابادی و دو وزیران و محافظه محبت روسای روهله و شجاع الدوله ابن وزیر الماک ابو منصور خان بهادری و غیره امر را پس از روزه صعب کرده بقتل رسانید تفصیلاً آنکه لبوس از او و از او کن آمده بودند از انجا موضع مالی است شرافت بنا و معبود ابدید یعنی دانا یان از پست احمد شاه ابدالی که سکر عیارت از حضار جوین است نشست و به سپاه و دران استقامت گذرید احمد شاه و ده که ده اطراف حضار را که شخته تا فتن گرفت و در سده غله بنده نمود و گویند نیرت حاکم کوه جهان آباد بانشر سوز و از غله و غیره کجیمیت و دوزخه هزار سوار غریمیت شکر ساد نمود و احمد شاه از جاسوسان این خبر شنیده بکشته فوج خود که قریب پنج شش هزار سوار باشند برگویند نیرت تعیین نمود ایشان بر جناح استیصال شباگیر زده هشتاد و هشتاد و ده قطع مسافت کرده قریب روز بر آمده برگویند نیرت چون بلای ناگهانی رسید نیرت که ازین دست برد عاقل بود و مضطرب گشته روی بنیریت نهاد و بعد از فرنگها تعاقب کرده همه را بکشته تیغ بیدریغ ساختند و سرگویند نیرت را بریده و منظره منظره داخل لشکر احمد شاه شدند سوار را با مر اسه چند نمود ایشان تحقیق کرده عرض نمودند که سرگویند نیرت است با حمله چون سوار بیرون باشند رسیدن شدند در سپاه و غیره دو آب لاغز و ناتوان و مردم از بی قوتی ضعف و ناتوان گشته اند اما با مطار رسید گویند نیرت بگوشه آب و شتر و نفاست پس برود چون خبر شنیدند نیرت را از راج فرستادن به سبب که اینان سبب رسید ما چو منظره را از انجا که از انجا شد و گفت معلی است که از حضار جوین بر ایم و از زم گزیر گشتان برکن شتا بم بهادری پسندید و گفت که لبوس را و راجه ساهو نشانیدن بر تخت و سبب آورده ام حال اینهاست قدری نرم باید کرد و دیگر سپاهیان و سحایا بیان مرطاعت گزیر و جنگ که بنیریت

پس ابراهیم خان کاروی را با نو سپاه سنگین و حصار گذاشته خود با فوج بر آمد و صفت قتال بسیار است احمد شاه ابدالی امرای بند را  
مقدم ساخت افغانان و بر پهل ما ستوار تر ز سبب کردند و کینان بخروش آمده قتالی فاحش نمود و چند گام ایشان را پس  
بردند و فاخته و بر پهل جیت و غنیمت ریشهاست خود را بدنه ان گرفته شمشیر با کشیده حمله سخت آوروند و کینان ثبات و رزید و رزید  
منع نمودند قریب بود که در فوج هندوستان تملکه افتد و غیر محبت و روید احمد شاه ابدالی با فوج خود استاده تماشا بگرد  
سیمنه و سایر خوشی را با شاره حکم قتل فرمود و از قلوب گاه خوش خوشی مشتاد و هزار سوار بر در حرکت آمد و قنوت ده هندوستان  
گردید و از هجوم و یورش لشکر خود خواند و در ان راه گیر و در لشکر گلی فاحش بر و کینان افتاد و یک چشم زدن از کشته ما بسته  
گردید و سوس او و فیصل رسید و بهما و معلوم شد که چه شد و تمام روسا می شکریه قتل رسیدند احمد شاه ابدالی نظر یافت و این  
واقع در هزار و یک صد و هشتاد و دو و دیگر است اتفاق افتاد و خلافت مشهور است و معروف است که بهان و در ان مرکز زخمی شده خود را  
وزیر مرد و پانمان کرد و هنگام فرست راه و کن پیش گرفت و بقدر طاقت قطع ساخت کشته در مدت بمید بد کن رسید و به پونا  
رفت کسی او را شناخت خصوصاً برادرش او را قتل ندادند و او هر گونه علامات و نشانه ها داد و فائده نکرد و ملک بجس افتاد  
و سجات یافت و کجا کجا که رفت تا آنکه در بنارس آمد و از روی اسناد قلیله سابق از مهاجر بنارس بگرفت و در هزار و یک صد  
و نمود و چهار سپاه فرام کرد و گرفت بنیت سنگ را به بنارس و او را گرفت و با نگر نران سپهر و انگر نران او را و قلمه چار  
جس کردند اکنون که هزار و یک صد و نمود و پنج برجی است بهادر و قلمه چار بجس است و مردم دیده است آید پیش ازین  
وقتی از امیر خان بهیو که که از امرای مقصدین باجه را و بود از مرگ و حیات بهما و پرسیدم او بخندید چون او پهل می مانند بود  
و در رزم بهما و حاضر بود زبانه تلها را او که در ان مرکز حاضر بوده و جان بسیار است بر و بار اقم حروف بیان کرده که بهما و  
مقتل رسید و می گفت که در ان لشکر سوار بوده و اهل خرقه و خدمت بیرون از شمار بودند افواج ابدالی تا متمرکز القاب ایشان نمودند  
درین اثنا میر که را یافتند قتل رسانیدند از ان لشکر نزدیک سپهر چهار هزار کس از غرضه گاه که نمونه مختصر بود بیرون بودند و در کن با  
سالهاست در از ان بود لشکر و سپاه بوده اکنون که دو آرزو سال از ان گذشته این قدر سپاه که مالایه بمید فرام آمده که  
و اسے پونا از طرف خود را چند گنیش پیشوا نمود و با شیا جی ندرت و دیوان و شمه و کجی بلکر و سیمیندیش پیشل و دیگر روسا  
هندوستان فرستاده در همان ایام قسَم حروف ان لشکر را دیده بود قریب پنجاه هزار سوار بهجت بنیاد را با بوده باشد  
و قریب شش صد ضرب توپ از خود پراگ دارد و باز از شش بکثرت موفور به ستوار و دوسه با و شاه و شاه هزار دکان اندون  
در و وجو لانگاه که بار چینه یا فتنه و کلال که فزوف کله می ساختند و دروغن فروشش که تیلی باشد اینها همه اسباب و آلات  
مرفه خود را میزادی و شتند و دکان بقول فروشان بکثرت بوده و هزاران سفال کله از گل پناشته شمشیر در ان زمان  
عرض کرده بودند و آن سربش شده شلخ و برگ بر آورده و یک گام کوچ فرود ان بر سر گرفته همراهی بودند و کینان را مصالح  
میکنه است که بر ای نان خوش بکار می برند و دیگر از ان دوام و کثرت صرافه و بزاره و عطاران و بقالان و غیره اهل حرفه  
میگویم هر کس بر چینه را که تمنا کند در ان اردو موجود بود با محله سپهر دوم نانما و بهور او و سوم نار این دو نام داشتند چون بانها  
خبر قتل بهما و و غارت شدن لشکر رسید از غم مرغین شد و در گذشت پیشش ما و بهور او این نانما در پونا بنده حکومت است و



شیخ قاضی غلام احمد بن محمد ان گویند کہ تخت گاہ راجہ کرن عزور بودہ رستم حروف احوال قلعہ عزور را در ضمن کسب آباد  
نوشته است و مولف صبح صادق گویند کہ این از بنیہ بکر حاجیت است و قصہ تولد او چون عجب است در ضمن دہلی مرقوم نمود  
و بکر حاجیت در او صین رصدی بسته کہ معمول ہندیان بر آن رنج است و حالاً سار بر رنج جبلیک سوای است کہ درجہ نگر تعمیر یافتہ  
بودہ باشد اما چون رستم حروف بعد متوید این اوراق تحقیق نمود معلوم شد کہ رنج جبلیک سوای نام تمام مانند چہ اورا دست  
احیل فرصت نمود کہ با بنجام رساند مولف غدا صبح تاریخ گوید رودی شور بانان اجدین کہ زویش گفت آنکہ گاہ گاہ  
بہر رود ہور مورچہ سبز شیرین از ان رود بر آید و مردم از ان سبز صرغہا بر سازند و بکار برند۔

## سہ کار چندیرے

شہریت قدیم و قلعہ سنگین در روزمان شین سہ صد و ہشتاد و چہار بازار در بودہ اکنون چند ان آبادی ندارد و پارچہ سفید  
محمود سے و سال آنجا بانام است پوین قصبہ است و تہخانہ در آنجا است کہ اگر نقارہ در و تو اند از بیرون بجایس آواز  
آن نشنود و مولف تاریخ صبح صادق گویند کہ بدان نامہ را اما کال نام بودہ و از بنیہ بکر حاجیت است قلعہ شور شہریت  
بزرگہ و دوازده کزوہ دور آن قلعہ بود در ایام سابق راجہ ہائے آن دیار را در ان ملک آبادی بودہ و اکثر مہار سلاطین  
آنجا است کہ سلطنت آنجا کردہ اند در آنجا و قلعہ است و ہا کہ پیران مشہور است شہریت مختصر و در تاریخ صبح صادق  
می نویسند کہ از بنیہ بکر حاجیت است و آن تخت گاہ راجہ ہون و غیرہ نو مروج پر گنہ است و شہر سرق و عسارت  
و دکان سنگین آبادی نیک و در روز زمان شین شہر ناہ جام مید است و اکنون از سے از بنیہ نیست اکثر اقائے  
در آنجا سکونت مے دارند و حجت خام و وسنار بانہ ہنون بانام است راف حروف ہمہ اینے انگر نران آن شہر را تا شا  
کردہ تفصیل این ہائے راند بعد از سلاطین سلف نوشتہ بود با بجا آب و ہوا ای صوبہ جہین مستند است بارش آنجا چہا ر  
ماہ باشد و زمین این صوبہ نسبت مزیوعات و دیگر جاکشت زار فصلین نیک مے شود و خوشی شش و گندم و شکر و انہ  
و خربزہ و انگور بہتر مے شود و مالی و فصل و تینول بنایت پاکیزہ و خوشبو و بدمرہ سببول سبے چونہ دور اکثر این صوبہ  
سینار اند و مردم آنجا پیشکش و زر و بقال و اہل جرمہ باشند و از جملہ دریای این صوبہ زہرہ و منور است و طول این صوبہ  
از پایان کہ یہ تا پایان بانسوارہ و وسیت و چہل کردہ و عرضش از چندیرے تا زہرہ ا و صد سے کردہ و شہر تے آن  
بانہ ہو و غربے آن احمد آباد و گجرات و اجمیر و شہالے آن زور و جنوبیے آن بکلا بہ از نامہ بک و نرناک پوسہ است و از  
شہر بانگ یو ناسب در میان راہ است با بک سہ کار این صوبہ در این و چندیرے و سارناک پور و کوٹھے مدینہ و غیرہ  
دوازده ہر کا مشتملہ و نہ محال و مد خاش سے و شش کرد و زود و ناک و ہفتا و ہزار و ہست در تاریخ صبح صادق  
کہ بد اول سیکہ از سلاطین اسلام بر ملک مالوہ و جہین دست یافت و خمس الدین ملتیش را سے دہلے بود و مملکت  
کشور و بیکے از ام کسپر و دہلی با گشت و بعد از ان دیگر بار ہنود ان بکر قلعہ سلطان ناصر الدین محمود بن ملتیش و دیگر بار  
آن دیار را سخرافت و سلطان علاؤ الدین طے آنرا صافے ساخت پس از ان از قبل سلاطین امیر دہلی حکومت



آن دیار پر دانسته چون سلطان محمد شاه بن فیروز شاه در دهل بر تخت نشست حسین غوری را که از صفای سلاطین غوری بود و نسبت  
 با او بسیار دیرینه خوشت و دلاور خان لقب نهاد و حکومت مالوه فرستاد و دلاور خان غوری بمالوه رسید و در دیار قوطن گزید و مستقل گشت  
 و در پشت هند و یکسوی سر سلطان محمود دلی که از دست سپاه معا جفران امیر نیمور کورکان باو سپاه آورد و دلاور خان با شتر اش  
 کوشید و سلطان چندی در آنجا ماند و بدین بازگشت در گذشت پیش از آنکه سلطان بهوشنگ مخاطب شده باد شاه شده و او را اکشته با  
 سلطان مغفر گزینی و پیش از آنکه در دلی او در پشت صدوسی و دویجری احمد شاه بهمنه والی دکن روی بکمر له آورد و بهوشنگ  
 با او رزم کرد و منظم بازگشت و زش سیر گشت سلطان با عز از تمام مبنه و فرستاد و بهوشنگ در آخر عمرش کربوه جایز کشیده و  
 دلاوران بر آورد و بهوشنگ کربا که از ابینه او بود اقا است گزید و در گذشت قبرش در مند و است و همیشه آب از آن می چکد  
 و ساکنان آنجا از کرامات اوی دهند و بعد از او پسرش محمود شاه غوری پس از محمود خلی بن ملک میفت از اولاد دلاور خان  
 غوری باد شاه شد و مدرس و خوالق بنا نهاد و متوجه چو رش و قلعه کوشید و بیلایه سحر ساخت و با صد هزار سوار غم  
 تنخیر گزات کرد و در راه خبر فوت سلطان محمد شاه گزاتی شنید با وجود عدوت لغزیت و است و رسولی به پسرش نزد سلطان  
 قطب الدین گزاتی فرستاد با وجود آن بروده از دغارت ساخت و روی برام آورد و میان هر دو باد شاه مقابل عظیم اتفاق  
 افتاد و مالوایان بهریت رفتند و زیاده از دو صد سوار سلطان محمد خلی نمایند از امر که برون آمد و خود را بشکرگاه سلطان  
 قطب الدین گزاتی رساند و سپه ایزده خاص درون رفت و تاج و کمر مرصع سلطان قطب الدین برگرفت و به اردو  
 خود بازگشت و او آره انداخت که در بگرامیان شخون می برم سپاه گزات در تویم تمام او نکرد و سلطان محمود همان شب راه  
 مند پیش گرفت و مبارک خان قاروقی والی خاندیس گشت و میراناشکر کشید و از پیشکش و سلطان در آن مان  
 اصلا اتفاق نه نمود و بر جمید و پیشکش باز کرد و دانید و در حرکت آمد و از آنجا که دو مایه و از هر دو فرستاد و بازگشت و بهایه  
 شد و الی آنجا که او هر را در رزم گشت و بهیر یاسین خان داد و دیار دیگر غم مملکت راناکر و و مانند را افر افر افر برگرفت و  
 و تاج و اسب ساخت و غم تنخیر دکن کرد نظام شاه بهمنی با در زه صعب کرد و مالوایان بهریت رفتند و کمینان بغات شمول  
 شد و سلطان محمود خلی که بغات و زید بود بر قلب نظام شاه حمله برد و مفر یافت و کمینان به بدر رفتند سلطان بدر را  
 محاصره کرد و چون شنید که سلطان محمود دیگر گزاتی با داد و کمینان متوجه است از راه کوهستان گوند واره بمالوه محبت نمود  
 و بمند و رسید و متوجه کپوراه شد و در آن دیار قلعه بلال پور بنا نهاد و بمند و بازگشت و در پشت هند و هفتاد و پنج جری در گذشت  
 و او همیشه شنیدن اخبار سلاطین سلطه اشتعال نمودی و از آثار ایشان قواعد جهان را بی وزرمی آموختی و هر کرامات تلف شده  
 از خزانه خویش دادی و آن وجه را از گاه میانان طرق بازیافت کردی و وزی شیری کی گشت امر کرد که هر کجا در ملک من سببی  
 به تیرد حاکم آن موضع را بقتل رساند حکام بالک او لشکار سبیل قیام نمودند و از آنها اثر نگذاشتند چنانچه بعد از فوت او سالها  
 در مالوه کسی شمشیر و گرگ ندید و بعد از او پسرش عیاش الدین خلی باد شاه شد او کریم و عیاش بود با امر گفت که در هند پدر  
 بسیار لشکر کشی کردم اکنون ترک آن کنم و برتایم پس آنچه در تصرف داشت بان قناعت کرد و در مند و را شادی آباد نام نهاد  
 و بآنزده هزاران در شیعستان حج آورد و میان ایشان امیر و وزیر و عارف و ویر و صد و در س و حکیم و ندیم و قاضی و محتسب

حدیثہ الاقاہیم  
۴۴  
دوسون وصال ہشتالی آن تعین نمود و پانصد کینرک را بخراند از می و نیز بازی آفت و بر سینه جامی داد و پانصد کینرک را  
ششمین بازی تعلیم کرد و بر سیرہ گماشت و در جم بازار ساخت و علو و سائر کینرکان و دنگہ نفرہ کہ ہر تنکہ ہشت آنہ باشد و دنگہ  
بک روپیہ می شور و در من بخت و آثار بر من مقرر نمود ہر ہا نوریکہ در جم او باشد چندین علو و روزمرہ یا بد چنانچہ طوطی و شاکر  
و زشالی آنرا بہمان علو و پندرہ روزی موشتی در خانہ دیہ بفرمود و من غلہ و دنگہ نفرہ نزدیک سوراج او نہادہ باشند و امر  
کرد ہر گاہ خدا ہی را شکر گویم بجا دنگہ سبختان رسانند و با ہر کہ سخن گویم ہزار تنگہ با و بدہند و او بغایت صلاح و پرہیزگار بود و در  
دلت آن عمر نماز تہجد اوقوت نشد و مسکرت نمود و یکی سہم خری پیش او برد و گفت کہ خریست سلطان بجاہ ہزار تنگہ با و داد  
پس سہم تن دیگر بزرگ آن ہی بیاوردند و گفتند ہم خریست سلطان ہر اہل نیاز کرد و بد چند ہی دیگرے بیامد و می بیاورد و  
کہ سہم خریست سلطان گفت اورا بجاہ ہزار تنگہ نفرہ بدہند تا گفتند مگر خریست راج سہم بودند کہ خداوند تعالی ہر یک را  
ار ان پنج تن کہ سہم آورده چندین نان دادہ سلطان بخندید گفت تواند بود کہ یکے ازان پیشتر آورده در رخ گفتہ باشد  
با حجامت اندوہ سال از سلطنتش بگذشت و حرکتی نکرد و سلطان ببول بودی و اے دہلی طبع در مالوہ کرد و در ہشتاد و  
و نہ ہجرت کرد و در نہتور سید سلطان شیرخان حاکم چندیری را بدفع او تعین نمود و ببول بودی باز گشت و سلطان غیاث الدین  
در نہتور پیش ہجرت کرد و گشت بعد از و پیشتر ناصر الدین بلقب شہاب الدین باو شاہ شد و خونری و شہرب  
خمر پیش گرفت و بکچوارہ شتافت و خرابی بسیار کرد و دوش کوچن کر کشید و زنی را از خوشان را تا نجو است و بلند و با گشت  
و آخر از ملاہی و مناسبہ توبہ کرد و در نہتور و شیردہ ہجرت کرد و گشت بعد از و پیشتر سلطان محمود باو شاہ شد و در خمر  
غیر خوشی از تغلب میدہی را ہی کہ از بزرگترگان او بود عاجز آمد چند آنکہ بخرد و بیت کس از سلمانان در خدمت سلطان  
نماند و بسیاری از حرم او را راہیو تان متصرف شدند و خواستند کہ میدانی را ہی را بسلطنت برگزیند سلطان آگاہ شد و  
بہانہ شکار بگریخت و بگرات رفت سلطان مظفر گراتی او را اغراز کرد و با خود و بخت نشاند و بہ انداد او بکجاست مالوہ رسید  
و نوزدہ ہزار راجہ بخت بکشت میدانی را با اتفاق را ناسا لکا با سلطان رزم کرد و اکثر امرای سلطان بقتل رسیدند سلطان پیشتر  
آما و مقتال شد قریب صد زخم با و رسید و چونان از شجاعت سلطان تحیر نمایند و بفرمان را نازند و بچنگش آوردند را نا  
اورا چون بد بدست بستہ پیش اسناد و بہ معالجہ جرح است او پیشتر و چون نیک شد با ہنر اسوار امید نے فرستاد سلطان  
و بگر بار سلطنت رسید لیکن کارش را رونق نماند چہ سکنذرخان ویرہند یہ و میدانی را ہی و چندیری و سلہدی از خوشان بکرا  
در سارنگ پور ہنگال و شتند سلطان بسلہدی رزم کرد و مظفر یافت و صیدیل بدست آورد و سلہدی طاعت کرد و در نہتور  
سے و و قاعد خان برادر سلطان بہادر و اے بگرات با و پناہ برد و بہادر اورا طلب نمود سلطان جوایی گفت کہ چون را ناسا لکا  
در گشت در عہد پیشتر بتی از زہ خان بفرمان سلطان تاحد و دچور غارت کرد و بہوت و لہ سلہدی و غیرہ از سلطان منوہم بگرات  
نزد سلطان بہادر رفتند سلطان در کار خوشی حیران گشت و نامہ سلطان بہادر نوشت کہ نہایت یافتگان آن خان و نام خواہم  
کہ بخدمت آیم و بہادر سہم سلطان بہادر اورا نزد خود خواند سلطان محمود نے توہم نمود و در ان غرمت و در گشت سلطان بہادر  
بر پنجید و شکستہ و شہید محمود شاہ متخصن شد و در قلعہ ہمیش پر دخت امر گفتند کہ ہنگام عیش غلبت سلطان گفت و نام کہ دوتہ

بسر آمده بنا بر آن زندگی چند روز بشمار می گذرانم پس در نهصد و سی و هفت سلطان بهادر بقلعه استیلا یافت جان جان برادر  
سلطان بهادر بدکن گنجیت و سلطان محمود و جلجی تا جابر بنز و بهادر بنز و بهادر و اکریم که در پس چون در سخن درشتی کرد  
محموس و مقتول گشت مملکت مالوه سلطان بهادر گجراتی رسید سلطان سلیم در اجین و سارنگ پور قطع داد  
و گجرات باز گشت و دیگر بار مالوه آمد و او را با قوم و آب و عیش بکشت و اجین بدریا خان مالوی و مند و باخت یا رحسان  
داد این سلطان عالم حاکم کاپلی داد و گجرات باز گشت و در نهصد و چهل و دو بهجری بلو خان بن بلو خان که از غلام  
ز اوگان سلطین مالوه بود و بفرمان سلطان بهادر گجراتی حکومت سارنگ پور را داشت چون بهایون شاه  
زینکاله شتافت از سپاه گورکانیه آن ملک را گرفت و خود را ملو قادر خان خواند و خطبه بنام خود کرد و چون شیر شاه  
آن ملک را گرفت شجاع خان که از امرای بزرگ شیر شاه بود و بنحایت دشمنی داشت شیر شاه حکومت اجین  
باو داد و چون سلطان محمد عدلی به سلطنت رسید شجاع خان بر مالوه مستقل گشت و خود است که خطبه و مسکه بنام خود کند  
اما جلش از آن ندا و قصبه سجاد دل از آثار او دست و بعد از او پیشتر میان بازید بن شجاع خان معروف به نجات خان  
بجای پدر نشست و از پندیر که شمشیرش بود بسیار رنگ پور رسید و برادر خود و دولت خان را که بفرمان پدر حاکم اجین  
بود و قتل رسانید و ملک مالوه استیلا یافت و در نهصد و شصت و سه بهجری خطبه و مسکه بنام خود کرد و خود را باز بهادر شاه  
خواند و متوجه ملک الین و بیلسه بنید و برادر دیگر خود مصطفی خان الی آنجا را بهر بیت داد و استیلا یافت و با دوام عیش و  
شراب مدام پروخت و او در موسیقی مهارت تمام داشته و بر آن روی پستی که در حسن نظیرند آشته عاشق شد و شب و روز  
باو عیش و طرب بسر می برد و بکار دیگر نیز پرداختی و در نهصد و هشتاد و یکم خان و سپه محمد خان شروانی بفرمان محمد اکبر بادشاه  
تبعه خیر مالوه شتافتند و مجد و سارنگ پور رسیدند باز بهادر از مجلس برجم برخاست و بمیدان رزم شتافت و بهر رزم  
نخاندیس گنجیت او هم خان بر سارنگ پور استیلا یافت و روی پستی را بدست آورد و خود است که با او با شمرت کند و روی پستی نیز خود  
و بمر و گویند که باز بهادر در مقام فرار کرده و از آب کشند و بآنکه باز بهادر با مان نزد اکبر بادشاه آمد و در ملک امرای و هزاره  
منسلک گشت و بود تا آنکه و گذشت و در دولت و مملکت مالوه بگماشتگان سلاطین گورکانیه رسید و در عهد محمد شاه گورکانیه راجه گردید و باز  
تاگر بصوبه داری مالوه قیام داشت و کنیان غالب آمده و در رزم او را بکشتند و بر مالوه تصرف گشتند اکنون احیای سینه میل  
غلام زاده احتقاد باجی را و دکنی بصوبه داری مالوه قیام میدارد و پوشیده نماند که در شهر صفه سینه یکنوار و یکصد و نود و پنج بهجری کلنل  
لک که بنزدی از احوال او در گوالیار قیام است بکلمه کلنل صاحب کلان کلنل بنظم سینه یکنوار و مالوه به زور رسیدند و کیتان  
جونا تهان اسکاٹ صاحب راقم حروف که در همان ایام از حضور صاحب کلان خطاب کیتان سفر از شده بود از گوالیار بهر پیش  
تعیین گردید کامرن گده کیتان و چند صاحب دیگر مقدمه فوج انگریز بشود پوری از توابع سردر که در تصرف و کنیان بود رسیده طرف  
از حضار انرا بضرر توپ مسمار ساخته و هر قدر که را بگرفتند کلنل از زور شیبو پوری آمده قدم جرأت تبخیر و جین پیش نهاد و مابود  
و دیگر جابریه صاحب بمشورت راقم از کلنل غایب ساخت که در مابت تمامی اطراف این ضلع را که در تصرف کنیان است اشرار نمود  
صلح است قبول نه افتاد و در مساعت کرده از پندارهای و کنیان جنگ کنان شهر سرخ رسید و دست و سه روز آنجا افتاد

رخت آقامت افگند و پیش ازین که امام علی ولد مصطفی حسین پسر خوانده والد راقم که در نیپال نوک فیض الدوله حیات محمد خان دالی  
 نیپال بود و راقم حروف بدبیری از کوه پاد و راقم نوخته احسن مروت و اخلاق ستوده صاحب خویش و دیگر انگریزان مطلع  
 ساخت چند آنکه بسبع محمد حیات خان رسانید و علاوه برین پیش ازین همراه کرل کاو و کپتان باجم که حالاً بجه شده است بنیپال فته  
 بود کیفوع شناسای با حیات محمد خان میدشت اکنون ابواب مرسل فیما بین حیات محمد خان و مجمر باجم و کپتان جو ناتمان  
 اسکاٹ متفوج گشت چون مجمر باجم در قلعه گوالیار مقیم شد و کرل کمک تبخیر اوچین با مور گردید حیات محمد خان بدستور سلیمان خطوط  
 متضمن بر طلب فوج انگریز بحسن سعی صاحب مابا کرل کمک مربوط داشته وکیل خود را با تحالین در مقامات نرویش از تسخیر  
 در خدمت فرستاد و مکرر بر طلب کرل - قایم نوشت چون کرل بسروج رسید هر چند صاحب آتم حروف و وکیل حیات محمد خان  
 بنا بر پیش رفتن بعجلت سعی موقوفه نمود و مقبول نه افتاد و به صلاح مردم گندم نامی جو فروش باطل گردیده پشت بشهر داده و گاه  
 در سر و جج مقرر نمود مردم شهر را تاخت و کنیان ترسیده بهج یک از بازاریان و رین بستی و سه روز در بازار و دو کالین نه شد  
 کار بر لشکریان از طرف غله شوار شده چه بار تاحت و تاراج و کنیان آمد و شد از بیرون دشوار شد ناچار از سکنه شهر جبراً و قهر اجبر  
 یافتند غذای خویش میاخذند و در خلال این احوال و پیش ازین در هر منزل و مقام مکرر خطوط دالی نیپال کرل کمک متضمن بر  
 غنیمت نیپال میرسیده و هر چند کرل کمک عرض نموده میشد که در غیر مساعت فرماهد و ستقامت سر و جج موجب خلهاست و جج  
 وکیل جانشین صاحب که در نیپال بود او نیز و زینباب جرس جنبانی کرد و مکرر نوشت که در رسیدن نیپال دالی امکان اتفاق مکرر  
 حاضر است و مخالف رادل سست می شود آخر کرل پکتان جو ناتمان اسکاٹ صاحب در جواب همه آن گفت که ما از طرف  
 دالی نیپال طمینان کلی نیست و میدانم که مخالف است هر چند که بهستالت گفته شد گوش شنود انگر دید و گوشش بجای نرسید  
 در خلال این احوال سینت نیپال دالی مالود از اوچین بافوح و توپخانه بسیار ایلغار کرد و با سپاه خود که پیش ازین در سر و جج  
 بمقابل انگریز تاحت اطراف بود و کجی گردید هر روز جنگ توپخانه و میان بود کار بر لشکر انگریز از طرف غذا تنگ گردید حصول غله  
 بر سکنه شهر غلبه یافت چند آنکه لشکریان نان گریه را پختنک می زدند و لقمه از دهان مردم شهر می ربودند و غریب و فقرا را جان از قالب  
 بر آید چون غله شهر آخر شد رای برخاستن شستن غالب پشت کرل از غایت بزدل دو پایکوه کشید و از شهر سر و جج طبل بازشی  
 کوفت و از نواح شهر و نیمشت کوچ کرد و کنیان همانوقت اطراف و جوانب لشکر انگریز را چون احاله باله ابد در میان گرفتند و  
 از وقت کوچ تا رسیدن منظر نگاه هر روز بازار کارزار گرم بود و دشواری عظیم بر پا بود و هر روز نگاه انگریز بهست محالان غنیمت  
 میرفت و اکثر از سپاهیان لشکر طرفین زخمی گشته میشدند فیل سواری راقم حروف که از سر کار کپتان جو ناتمان اسکاٹ بود و او  
 بنا بر تدریات جنگ با طایفه انگریزان پیاده تردد میکرد و راقم بران سوار میشد و ضربان مجروح گشت آنار جمی سهل بر داشت  
 بالجملة انگریزان بشجاعت تمام رزم میکردند بعد سه روز بموضع حبیب پور رسیدند و روزی دوشهر پناه حبیب پور نگاه را گذارند  
 جبره رزم و کنیان کردند و بر سر آنها رسیدند مخالفان و گرده شدند و پندار با با فوجی از دکنان قسریب پنجره ارسوا و شپنا  
 حبیب پور محاصره کردند و متواتر میان با سردا زدند و اینطرف توپ و خرابی رسیدند و ندبیا قتل و زخمی گشتند و کاری پیش  
 نبردند جماعتی دیگر که میسید بهیه که ما فوجی کثیر قسریب پشت هزار سوار بمقابل انگریزان پای ثبات و رزم بدند و هنگامه

رزم چندان با آنها سردا و گوی بارش باران است اگر نگران مخافان را منظم ساخته متصل شکرگاه آنها که نگاه را اگر بزرگوار  
 نه تا ساعتی با یستادند و چون برگشتند مخافان بدستور اطراف و جوانب را از دور گرفته می آمدند چند آنکه اگر نگران داخل خمی شدند مخافان  
 همچنان محاصره داشتند بدین نوع بست و گویا در بیچ الاول هزار و یکصد و نو و پنج یجری بکار اس که شش کرده از سیری و پیروزه کرده  
 مزور بطرف جنوب واقع است رسیدند خطا بر بنابر عدم رسیدن همچنان تاخت مخافان بدستور که اگر کسی بنا بر کسی و یا کاری از شکر  
 بیرون رود بدست آنها گرفتار شد هر چه در کمر و در بر داشته باشد از دست و پا روز سه اگر نگران از محاصره و کنیان ملول  
 گشته در آخر ماه بیچ الاول هنگام نماز مغرب بنگاه در قلعه کلاس گذارشته خبریده بر فوج و بنگاه مهاجری چند بهی که از نظیر نمود  
 و بگریه و باین مهربان داس و دوسه جان فداوه بودند تا خسته شدند به پیش از رسیدن ایشان منظم زفته بود و اگر نگران بتعاقب  
 پرداختند و شکیزده در رود و داس رسیدند و یک ضرب و قلیله از پس مانده های بنگاه و کنیان بدست آمد کرنل  
 کمک از خایت خرم بران اکتفا کرد و بیشتر رفتن را مانع نمود اما اکثر صاحبان مثل صاحب راقمه و بر و س و کامرن بهت کرده  
 قدم جرات بیشتر نهادند هنگام طلوع آفتاب برهنه شدند به رسیدن چون ایشان تا باز آید و کنیان معذبه از ان عبور  
 کرده بودند اندک از اجمال و انتقال آنها چنانچه ده ضرب توپ و در پیخ قیل با یک نشان و پنجاه شتر با یک نقاره شتری  
 و دیگر ششای متفرقه از ظروف مس و برنج و قلیله از نقره آلات و بند و قهای چقانی و پارچه های لمبوسات و مثل آن است  
 اگر نگران دیده شجاعان لشکر باز حوصله تعاقب هنرمندان نمودند و خواستند که تا به سلمی نوبت کنند کرنل بگذشت که کسی شتر  
 رود و آنرا بر کنار دریا بنسر بردند هنگام شب کوچیده و باین مهربان داس و دوسه و دیگر استقامت نمودند و شب دوم غلام  
 موفوره در سیر سارعت کرده یک پاس روز برآمده بکار اس رسیدند بنین به قلیله بنگاه خود را بشاه و هورا و دوسه و پنج و سلا  
 و لشکر منظم را جمع ساخته بدستور اطراف لشکر اگر نگران دور دور رفت و گرفت و خیال انیحال از طرف صاحب کلان کلکته  
 کرنل منور تبسخر معویه اجین مامور شد و کرنل کمک معزول شده بفرخ آباد رفت چنانچه اکنون کرنل سر برود و کرنل  
 رسیدند با کنیان متقابل نمود و بالاخر بعد چندی بصلح انجامید و پیش ازین از آنجا بکنیان جو ناهان اسکاٹ بگو ایاب  
 نزد سیر باجم آمد و بچهار شتافت و حالا با شوب آنجا گرفتاریم و آن قضا یا دشمن احوال بنارس مرقوم است اجمیر شهر  
 قدیم است و برایت مولف هفت اقلیم راجه پتور آنجا دالی بوده که بر اندر تپه ای متصرف گشته احوالش در ضمن دلی  
 مرقوم است و متصل حبیب قلیله از کنیه راجه راناس لکاست و مزار سیرایا انوار خواجه معین الدین چشتی در شهر اجمیر  
 بر تالاب جهار و یارت گاه خاص و عام است و محمد اکبر پادشاه بایان جناب عقیده تی تمام بوده چون شاهزاده سلیم نوالید  
 محمد جهانگیر متولد شد اکبر پادشاه از اکبر آباد بباب ندری که کرده بود پیاپی ده بنیارت مرقوم است باجمیر شتافت گویند مزار  
 و ز راه از اکبر آباد تا اجمیر تعمیر یافته از آثار محمد اکبر است در معویه اجمیر قوم دینا ساراند و آن در روزی معزول اند و دیگر قوم جنبه  
 که زمان ایشان را چنی نامند آن در شکل و شمایل بی نظیر اند و در صوبه اجمیر اکثر گیتان است و آب پیاپی دو تر بر آید و در جرات  
 آنجا را مدار بر باران است جواری و باجریه و موطنه آنجا فراوان میشود و متهم و متهم غله آنجا بیا کم و در محصل سلطانی مبدعند کم  
 رواج میدار و فصل بیچ کمتر میشود درستان با اعتدال و تابستان بسیار گرم بود و اکثر جاها سمت جنوب آن کوه های و شوار گذار

واقع است و راه دور و دیگر راجه پوتان درین صوبه مسکن میدارند و نسبت قنط آب عساکر بادشاهی دارالملک نتواند رسید و این  
این صوبه از انبیا ساکنان هر یک یکصد و شصت و هشت کرده و غرضش از اجنبیه یا انواره یکصد و پنجاه کرده و شرفی این صوبه بکرک آباد  
و عربی و بیال پوز از توابع ملتان و شمالی پرگنات شایجهان آباد و جنوبی احمدآباد و گجرات سرکارش رتھور و چتور و وجود پور  
و سرور و وسالکانیر و ناگور شتبلر یکصد و شصت و هشت جمال است و خلسش پنجاه و پنج و در سه لک شصت هزار دام است و سانه هر  
از توابع اجمیر و جامی خوب است و نمک سانه هر آنجا میدانی شود و ناگور شهری مختصر و معدود است و سکنانش سفرات پیچ نموده  
از ویکه شهرهای هند نمیک میسازند و شاه اهل تصوف شیخ حمید الدین انگری از ان شهر است و دیگر از توابع اجمیر قلعہ چتور  
است که در صحانت و شانت نظیر ندارد و کان جنت در کوکده و معدن الماس و حسین پور عمله ماندن واقع است و در جامی آنجا  
خود را از اهل انوشیروان عادل و بقولی از برادرش میشمارند و خود را رانالقب می نهند حکایت اتر سین در چه چتور و روز و جهر  
پداوت که دور از سنگد پ که خبریه است بجانب جنوب خط استوا بجن بسیار آورده و او که در حسن و نازکی نظیرند شست  
و لشکر کشی سلطان علاؤ الدین خلجی و املی دلی از طول زمان محاصره قلعہ چتور و بتنگ آمد و در اجه نیز با خگر گشت طرفین بمصلحه  
راضی شد و بدین شرط آنکه بایکد گر طاقات کنند و همان یکد گیر شوند و اول سلطان قبله رفت و در تن سین در غنچه شش بهمانند کرد  
روز دیگر راجه بهمانی سلطان با شکست شانت سلطان او را اسیر کرد و بدلی مر جنت کرد و مخلصی او را تبر آدن پداوت  
موقوف داشت پداوت بشیند و در باب مخلصی شود و هر فکری اندیشید تا که سلطان را فرود و مصالح خود داد و هزار محافه زنانه  
ترتیب نموده و هر محافه با سلاح بنشانند و در لغز و لاور بطریق خدمتکار و در هزار سوار شجاعت شتار همراه محافه با کرد و و کورا  
بادل از سپه داران خویش را بر انجماطه میساخت و یک محافه در رعایت تکلیف که سواری پداوت و در ان تصویر توانند نمود  
و در میان محافه با کرد و روانه دلی ساخت او را افکند که پداوت پیش سلطان می آید سلطان با مظار پداوت بیکد ازینچون  
انجماطه بنواح دلی رسیدند و زول کردند امیر شکو موجب تعلیم پداوت سلطان پیغام کرد که چون این ضعیفه از پیشته در عقد رجعت  
نرسین است احوال سلطان خوشگاری این کمینه بینا بدلی اجازت شوهر بموجب حکم شرع سلطان حلال می شویم اگر رتن سین  
انجا بفرستید تا اجازت از و گرفته بسرای بادشاه بیایم سلطان از رعایت اشتیاق پداوت بلا توقف رتن سین را با کسان  
خویش انجا فرستاد و چون رتن سین در کرده خویش رسید کسانیکه در محفه همراه او بودند کسان سلطان را بر انداد و رتن  
سین را گرفته متوجه چتور شد و سلطان تبعاً قبش فوجی سنگین یقین نمود چون لشکر ان سلطان نزدیک رسید نیمی از ان  
سپه دار بمقابل و مقابل سپاه سلطان پرداخت و در می صعب کرد و بر قتل رسید و دیگری با رتن سین با یلغار متوجه چتور  
و راجه سلامت داخل چتور شد و چند روزی زندگانی کرد و با آخر در جنگ بنای خویش بر قتل رسید و پداوت سستی شده  
یعنی خود را بسوخت سلطان جلجی دیگر بار روی به انجانب نهاد و در محرم سنه هفت صد و سه هجری قمر اقمه اقلعه چتور را گشود  
و بر سپه خود و خضر خان داد و آنرا خضر باد نام نهاد و با دیگر بان و باراجه با مستولی شدند و سادها حکومت کردند و اکثر سلاطین  
مالوہ احمد آباد گجرات را با ایشان محاربات واقع شده و چنانچه در ضمن احوال مالوہ و سلاطین گجرات مرقوم است و در نصده  
و بنقاد و محمد اکبر بادشاه روی بر انا و دیسکه نهاد و در انا و قلعہ چتور متحصن شد محمد اکبر بادشاه بمحاصره پرداخت و قهر را

وای بر او و نام و در ان زمان خورشید نوری می نمود و در ان وقت که در ان زمان سلطان علاؤ الدین خلجی دلی

قهر گرفت و از راجه ملی را متور و خسته گرفت و هم نسبت کرد و بدو این رسم تا محمد فرخ سیر بادشاه ابن عظیم الشان ابن بهادر  
 ابن علی یکسر مستمر ماند بعد از آن بنا بر ضعف سلطنت از عهد محمد شاه بنیر بهادر شاه موقوف گشت و ششمن راجه های را  
 در وجود پنهان میسر شد از توابع اجیر است پوشیده ماند که راجه او دیپور را که از قوم سسود بهیست را ناگویند و راجه جوده پور را  
 که از قوم رامپور است آنرا هم راجه و راجه امیر را که از قوم کچوا است آنرا سیر را راجه نامند و دهمند و ستان این سگر و درجه  
 عظیم الشان و جلیل القدر اند و در بزرگی کلدانی مانند ایشان در هندوستان راجه بهیست و هم راجه بهیست و هم راجه بهیست و هم راجه بهیست  
 نیز برادرش بخت سنگ رامپور والی جوده پور را نامند که در گجرات بامبارا الملک سربلدر خان رزمی صعب کرده و یوننم گشتند چنانچه  
 این حکایت در ضمن احمد آباد گجرات مرقوم است احمد گجرات بقول مولف هفت اقلیم حسب لطافت آب و هوای کیفیت  
 آبادانی بر تمام شهرهای هندوستان دارد و باز درش بر خلاف دیگر شهرهای هندوستان وسعت و پاکیزگی دارد و کاشیش  
 و دمنزله و سه منزله در کمال تکلف و زینت ساخته شده و سکا نش از دو کوکوا ناث همه نازلین هستند و احمد آباد از شهرهای  
 جدید است و سلطان احمد شاه بن سلطان محمد بن مظفر شاه بهیست برانوالی آن گماشت گویند که چون سلطان احمد آب  
 و هوای قصه بسا دل را موافق راج خود یافت به تصواب احتیاج پناویش احمد گنوی که از کبار مشایخ آن روزگار بوده و در  
 ریفقه سه شصت و سیصد و هجری بر ساحل آب سارمتی خشت تعمیر شهر احمد آباد را بر زمین نهاد و قطعه مسجد و بازار را طرح  
 انداخت و بیرون شهر سه صد شصت پور و شصت بازار را و مسجد و دیوار بند آبادان ساخت چون نوبت به سلطان محمود  
 ثانی رسید در دوازده کوهی احمد آباد شهری بنا نهاد و محمود آباد نام نهاد و از احمد آباد تا اینجا بازار دور و پیه ساخت و حرم  
 را فرمود و بنا بر طراف آن عمارت ساختند که در حقیقت آن هر دو کثیر شده بود و تا بیخ بنای شهر احمد آباد را در لفظ باخیر  
 در خلاصه تاریخ از تاریخ گجرات بنویسد که در زمان سابق تخته گاه این ولایت شهر بن و چندی جاتا نیز بوده چون سلطان  
 احمد در هشتصد و دوازده هجری به سلطنت رسید شهر احمد آباد طرح انداخت و آنرا تخته گاه ساخت و چون سی و دو سال  
 از سلطنت او بگذشت معتمد صد پوره شهری عظیم گشت و ساکنان آنجا اکثر زیر خانه راه پنهان گذارند که در مزار آن  
 راه بدر رود و بعضی از از باب تمول در حلی سربال و کج و صارج ساخته اظهار دایه را عبارات مطبوع مزین نموده و عمارات و صحن  
 خانه و جداره و سقف آنرا کج مصفا کرده اند تا آب بران از سقف وجه اردو صحن خانه پاک و صاف و صحن سردابه که مانند حوض  
 از شست و کج ساخته اند جمع شود و آن آب تا یک سال ذخیره باشد و آن خرج کنند و آن سردابه را برلمان الملک  
 ناکمه نامند و اهل حرفه آنجا قلمدان و صند و قجه و پارچه و زر و ناز و کبر و کنبی و زر بخت و شش و قفایه و خجل بخت  
 نیک بافند و میبازند و ششیر جبهه تر کسان آن شهر با نام بوده را قمر حروف این همه را چشم دیده فی الواقع هر جنس بی  
 نظیر بود و در دمای گجرات سایر منی و زبده و سستی و برن و هندوی است لعل این صوبه از برلمان پورتا و دار کاسه صد کرده  
 و عرضش از جانور تا بند رو بن و دود و شصت کرده و شصت فی خاندیس و غربی دوار کابری ساحل دریای عمان است و شمالی جا  
 و جنوبی بند رو بن و کنیت و سرکارهای آن بن و نادوت و جای پیر و کوه و سور و سوره و سوره و سوره و غیره نه سرکار شش و یک  
 صد و هشتاد و شصت محال و سبزه بند و دوازده و شصت کوه و دوازده و شصت کوه و دوازده و شصت کوه و دوازده و شصت کوه



که در سوابق ایام رایان گجرات از بسیاری خزانده و سپاه و علوقه روجاه از اکثر رایان هندی متنازع بودند و از ایشان بود  
 بهیم دیو که در پانصد و هشتاد و چهار با سلطان شهاب الدین غوری والی غزنین رزم کرد و طغریافیت و بعد از بهیم دیو  
 فرزندانش سلطان بعد بطن حکومت میکردند تا نوبت برای کرن رسید و در عهد سلطان علاء الدین خلجی صاحب ملی الغ خان  
 و نصرت خان را به تسخیر گجرات فرستاد و برای کرن در بهمن قصد نمود و بهمن هجری در حدود دین علی ایشان مصاف داد و منهنرم  
 بدکن گرفت پس از آن امرای علاء الدین و پسرش مبارک شاه و دیگر سلاطین دین علی در آن دیار حکومت میکردند تا در  
 عهد سلطان فیروز شاه فرحت الملک راستی خان بایالت گجرات رسید و ظلم آغاز نهاد و سلطان محمد شاه بن فیروز شاه در  
 عهد خویش بر طبق ظلم گجراتیان بایالت گجرات با عظیم جایدین طغریافیت توفیق فرمود و چتر سفید و بارگاه سرخ که خلاصه  
 سلاطین بود او را و یک منزل بمنالعتش از دین علی بیرون آورد و بنشیند حکومت گجرات القاب او بخطه خاص بر بنویسند  
 نوشت برادر محمد مجلس علی خان معظم عادل باذل حجاب محمد السلطنت میر ملک سعد الدین ظهیر الاسلام و پسر  
 قانع الکفره و المشیر کن قاطع الفجره و التمر دین قطب سما المعالی بنجم فلک المعالی صفدر روز و خاتمتن قلعه کشاکش و  
 آصف تدبیر ضابطه امور ناظم مصالح جمهور ذی المیامن و السعادت صاحب الامرای و الکفایت ناصر العدل و الاحسان  
 دستور صاحب قران الغ قتلغ عظیم جایدین طغریافیت با سجنه طغریافیت متوجه گجرات شد و در حدود دین علی در بهمن قصد نمود و  
 چهار راستی خان با او رزم کرد و منهنرم شد و لعل سید طغریافیت بی بی شافت و عدل داد آغاز نهاد و به کینایت رفت و  
 باز گشت و از راجه اندر راج گرفت و عزم ملک راجا عادل خان فاروقی والی خاندین که سلطان پور بدر باز مراجعت رسانید  
 بود و ملوک راجا در قلعه تمانیس مستحسن شد و عطا و فضلا و حکما را شفیع آورد و به ایا سجد مت فرستاد و طغریافیت باز گشت  
 و بسو منات شافت و بسیاری از کافران آنجا را کشت و قلع و قمع راجپوتان بمنزل گاه رفت و برای دوار کا امان خوا  
 طغریافیت بر دهنه بخشود و زیارت خواجه معین الدین چشتی با جمیشت تافت و از راه جلواره و ملواره متوجه حجت گاه شد و بسیاری  
 از کافران آنجا و دراکشت و در شصت و هجری پسرش تاتار خان که در دین علی بسر برده از ملوک اقبال خان منهنرم گجرات آمد و  
 پدر را به تسخیر دین علی تشریف نمود و همدان زمان امیر تیمور صاحب قهر گورکان روی آن جانب نهاد و لاجرم از آن غنیمت در گذشت  
 و قریب آن سلطان محمود صاحب دین علی با و پناه آورد و در حمایت نیافت و رنجیده بالوه پیش دلاور خان غوری رفت و مظفر خان  
 در شصت و سه هجری قلعه اندر گرفت و راجه راجه والی اندر گرفت و در شصت و چهار هجری متوجه سو منات شد و با کفار اندر  
 که در آن ایام بر سپاه اسلام طغریافیت بود و رزمی صعب کرد و راجه ایشان را با عیان آنقوم بدست آورد و همه را به پای  
 فیل هاک کرد و بعد از آن در شصت و شش هجری پسر خود تاتار خان را غیاث الدین لقب نهاد و خواست که قصد دین  
 کند و از آنجا بر تخت نشاند و همدان ایام تاتار خان در گذشت و گفته اند که تاتار خان پدر را گرفت و حبس کرد و عزم خود شش خان  
 را نصرت خان لقب نهاد و کالت داد و مظفر خان معتمدی را نزد برادر فرستاد و تاتار خان را دستور بر هر ملاک کرد و مظفر خان حسین بیرون  
 آمد و بجای پسر بر تخت نشست و خود را مظفر شاه خواند و بر دین علی که با جمیشت رفت خود را سلطان خواند با سجنه که بالوه  
 کشید و بالوه از بهوشنگ گرفت و برادر خود نصرت خان سپرد و دیگر گجرات باز گشت و لویان لعی کردند نصرت خان امجال

اقامت ننماند مظفر شاه مالوه را بست و برهوشنگ داد و باز گشت و در ششصد و چهارده درگذشت و او را بعد از وفات خدایگان  
 بکسیر نوشتند و بعد از آن و بنیره اشن ابو الفتح ناصر الدین سلطان احمد شاه بن محمد شاه بن مظفر شاه بر تخت نشست و او عادل  
 و باقول و باصروت بود و گجراتیان در عهد او باسیایش گزاینده می سلطان و بر ششصد و پانزده هجری بسته صواب شیخ حمد  
 کنویر کن رهنر سایز می شهر احمد آباد بنامند و دیگر تال که حالا بخونکر معروف است شتافت راجه آنجا برای رزم باج فرستاد و  
 و در ششصد و نود و هجری غرم دلی کرد و بنا کرد بر سید ریایات اعلی خضر خان صاحب دلی روی با و آورد و سلطان باز گشت و بنیره  
 خاندیس شد ملک نصیر بر گریخت سلطان هوشنگ مانوی باغوی راجه اندر و راجه جانینی و راجه مندل گده و راجه نادوت غرم  
 تسخیر گجرات کرد و سلطان بایلغار و ریک هفته از بدر بار بمهراسه رسید هوشنگ بی جنگ باز گشت سلطان و در ششصد و بیست  
 و دو هجری غرم تسخیر مالوه کرد و سلطان هوشنگ دالی مالوه روی بر زم نهاد و سپاه گجرات سپهرم برآمد و نزدیک بود که بهریت  
 روز عمو و الکاک از قیس و سلطان احمد شاه در پی هوشنگ درآمد و مظفر یافت احمد شاه در ششصد و بیست و سه هجری شتافت  
 راجه آنجا بر سارخس پند یافت سلطان احمد شاه در سارنگ پور هوشنگ مانوی راجه صره که در شش هوشنگ بشکر سلطان احمد شاه  
 شنجون برزد و بسیاری از لشکر یانش را به گشت احمد شاه از معرکه بیرون رفت و در صحرا با سیاه جمعی بر و گرد آمدند و چون  
 صبح طلوع کرد و خبر یافت که سپاه مالوه بغارت مشغول اند و هوشنگ بمعد و ذی چند در میان استاده پس با هزار سوار روی  
 نهاد و مقابله عظیم اتفاق افتاد و مرد و باد شاه زخمی شدند و در شش سال رزم فیله از گجراتیان که بر دست مالویان اسپر شد و قلیان  
 فیله را جانب هوشنگ راند و بهریت رفت و بقلعه سارنگ پور تحو شد سلطان بمجاصد و پرداخت و کاری بساخت و متوجه  
 گجرات شد هوشنگ تعاقب نمود و سلطان باز گشت و دیگر بار بمسان دا و و مظفر یافت و پنجاه مرد و از مالویان بکشت هوشنگ  
 بقلعه پناه برد و سلطان گجرات شتافت و سه سال حرکت نکرد و با سپاهش بیامودند و در ششصد و بیست و نه هجری با بد شتافت  
 و در آنجا و در قصبه احمد گریه بنامند و مصر حجت کرد و دیگر سال باز روی بد آنجا بنامند و راجه اندر بگریخت و از آنجا در آنجا  
 شد پیش بر سارخس لک تنکه خراج پذیرفت سلطان صفدر جنگ را در احمد نگر گزاشت و با بد شد و بسی قلاع بکشود و بنامند  
 بکند و مساجد بنا نهاد و در سال ششصد و سی و سه هجری جزیره مهامیم که بمصر لک التجار امیر سلاطین دکن رفته بود برگرفت و  
 چون او درگذشت او را خدایگان مغفور نوشتند و بعد از او پسرش سلطان محمد شاه با دشت و شکر باید کشید و راجه آنجا  
 دختر با و داد و در ششصد و پنجاه و چهار متوجه جانیر شد راجه آنجا از سلطان محمود خلجی دالی مالوه مدد خواست و مقرر نمود که بر سر  
 راکب لک تنکه بنزد آنکه او را سلطان محمد و روی گجرات نهاد هر اسی عظیم محمد شاه مستولی شد احوال و اقبالی بسوخت  
 و نا احمد آباد شتافت و از بقالی که در خدش تقرب داشت مشورت خواست بقال گفت بسورت باید که سخت امر هر چند  
 خواستند که سلطان عثم رزم کند هیچ در گذرفت ناچار بر نش و ساختند و او را بر هر لاک کردند و بقال را عاقبت  
 گفت مرا گناهی نیست اگر سلطان را غرم بر زم بودی از شما مشورت خواستی چون از من را می جست و انستیم که او را گریز  
 است امر بخندیدند و او را بکشدند از آنجا است که و انایان گفته اند هر کاری و هر مردی با سجد بعد فوت او خدایگان کریم  
 نوشتند مطابق اینواقعه آنچه راقم حروف مشاهد کرده است که چون راجه نعل رای نامی صوبه او ده از طرف خداوند خیر

و وزیر الملک ابو منصور خان بر مملکت احمد خان بکیش فرخ آبادی متصرف گشت بقنوج اقامت گزید احمد خان با اتفاق برستم خان  
افغان ساکن مؤستوجاوشند و راجه که در موسم برسات از قنوج برآمد و بر نهر کاپلی نی از کشتیه های ل بسته عبور نمود و دو کوه پیشتر  
رفته لشکرگاه ساخت و ران هنگام بالعل جی نامی پیشکار دیوان که کلید عقیقش بود دشوورت کرد او گفت که سپاه بیدل و فاخته شود  
است و اکثر اوقات و شیوخ انداز سو، مزاجی میبیدلی تن بجا صره نخواهند داد پس صلاح آنست که گوشه خندق کشید و لشکر یان بر سر  
خندق خمیر زده محافظ باشند و امر شود که کسی زین بر اسب نهند و اگر نافرمانی کنند بر سر اسب و هنگام زرم پل را بشکنند بشوهرست که  
بجای بهند و ستان طاقت رفتن پیاده پای چنان ندارند و دیگر وقت نه رعیت اندیشه افتادن و خندق و علاوه بر آن گشت  
پل که راه گیریم نخواهد ماند چارنا چار نخواهند جنگید را قلم گوید که چون آن ناکرده کار کشیده بود که سپاه هنب رخصصه بجا هرگاه که  
در زرم پیاده شوند خوب می جنگند یان تدبیر جنگیدن باراجه گفت و ندانست که پیاده شدن بجا بهند و ستان و بسته بخوشنودی و  
و موقوف بر عظیم و اعزاز ایشان است نه بجز و فریب آنجا بجز می نبجا و نشست و برخاست و غیره تمام بوده با بجمه را به نولی را می  
بمشوورت او کار کرد و سپاهش از سوار و پیاده حوالی خندق کنایت نکرد و کمتر آمد و صد و صد سوار متصدیان مثل لال جی و غیره از هر  
وقت که سلاحتش غیر از کار و دشمنان با خود داشتند به راه فیل راجه اطراف خندق را طواف میکرد و روزی احمد خان بر طبق خبر  
جاسوسان از عقب لشکر که از طرف خندق کمتر بود و دعیت نبود و در لشکر خمداد و در راجه باهان حمله اهل قلمان سوار شده بر پشت جماعتی  
که بمقابل احمد خان بر سر خندق بودند بایستاد و بجا و نشان و نقیصان حکم فرمود که در لشکر ندانست که بر اسب کسی زین نبیند و از  
جای خود حرکت ننماید احمد خان بر سر خندق رسید و زرم کرد و جماعت مقابل را بهر تیرت داد و بر سر راجه رسید باندک زد و خود و ظفریت  
را حمله اکثر متصدیان لقتل رسید سپاهش پیاده از حوالی خندق برخاستند و اکثری آسیان را فقط بجام بر سر کشید و تیرنج ترین و چینی تیر  
گردیدند و بسیاری در نهر کاپلی که بنا بر موسم برسات آب بسیار داشت غرق شدند و کشتند را قلم نیز در آن بلیه گرفت و بود با بجمه  
بعد سلطان محمد شاه پسرش سلطان قطب الدین بن محمد شاه بن احمد شاه گجراتی در دست سالکی با و شاه شد و در وی سلطان  
محمود خلجی که قلعه سلطان پور بدر بار از گجراتیان با مان گرفته بود و آورد و هر دو با شاه بزرگ گاه شتافتند سلطان محمود  
بافنس خویش مباحثه حرب گشت و چنان تیر که در ترکش بود و بدینداخت بالاخر کشتن بهر تیرت رفت و سلطان قطب الدین  
ظفرایت محمود با سینه زده مر و از سر که بیرون آمد و بار دوی گجراتیان شده بر سر پیاده سلطانی رفت و تاج مرصع را از تخت برگرفت  
و با لوه شتافت سلطان قطب الدین هشتاد و یک فیل ظهیم یافت و باز گشت و آخر در میان آن هر دو با و شاه بمصاطر اتفاق  
افتاد گویند که در هشتصد و شصت هجری فیروز خان بن شمس خان در گشت و ندانی بالالتا و در شت برادرش مجاهد خان بجای او  
نشست شمس خان بن فیروز خان از عجم بگنجت و نزد رانا کوها و الی چو بر رفت رانا کوها گفت این حصار یکشایم و ترا سپاس  
بشد آنکه سه نگره از آن ویران سازی شمس خان بپذیرفت و با او مستوجا نگور شد مجاهد خان بگنجت شمس خان بر قلعه گذشت  
و خواست که وعده وفا کند یکی از اهلای اینجا گفت کاشک فیروز خان را بجای این دختر بودی تا ناموس پدر بر باد نرود و  
شمس خان را حجت از آن مانع آمد و قلعه را محکم کرد و بر رانا پیغام داد که در ناموس من بکنج که نگره های قلعه را من هم سازم و  
در غضب شد و باز گشت و با سپاه مؤفوز روی بنا گور با مقام نهاد شمس خان قلعه بمبتران سپرد و بگجرات شد سلطان

بجای

قطب الدین اورانجوخت و دخترش را بخواست و لشکر بنا کرد و فرستاد و امانت بان سپاه رزم کرد و ظفر یافت سلطان بر پشت  
 و با سپاه انبوه روی برانامند و عداوت الکک نهزم بازگشت غضب سلطان زیاد گشت و بهر وی رسید و با خویشان رانا  
 رزم کرد و بسیار از ایشان بکشت و روی بکوسلخ نهاد و راناداران حد و با او مصاف داد و بهر میت رفت و پیشکش فرستاد  
 و سلطان بازگشت و دران ایام تاج خان وزیر سلطان محمود طبعی به فرمان مخدوم خود از مالوه میلد و مقبر نمود که با اتفاق  
 یکدیگر از دو جانب ملک رانادار آیند و آخر متاصل سازند و در شصت و شصت یک کی می بدر بار نهادند و رانا با سلطان قطب الدین  
 که در بهر میت رفت و دیگر بار بمقابله پیش آمد و بگریخت و چهارمین طلاسخت فرستاد و سلطان بازگشت و دیگر سال رانا پنجزار  
 سوار لشکر نهاد و رانادار سلطان بهر وی شتافت و خرابی بسیار کرد و بازگشت و در شصت و شصت و سه درگشت و او  
 با و شاهای قمار بوده و پیوسته شراب خورده و قتل بگینان فرمان دادی بعد از وفات او و از خدایگان غازی نوشتند  
 و بعد از وشمش سلطان داد و بر تخت نشست و فراموشی را که همسایه اش بود و وزیر کرد و امر برنجیدند و بعد از هفت روز غرس کردند  
 و محمود خان را که چهارده ساله بود بر تخت نشاند سلطان محمود شاه بن محمد شاه بن احمد شاه مشهور سلطان بنکره با و شاهای  
 سخی و مهربان و در بهت گویندی و بر دیار بود و از غایت حیا و خلوت سر پای خویش از ناخبران پوشیدنی و هرگز کس و شناس  
 ندادی و او را از آن بنکره گفت که بنکره بدی ویرا که شاهای پیچیده داشته بود و سبیل با آن مشابعت داشت و گفته اند که ب  
 بجزای دور باشد و گدازه بکاف فارسی قلعه بود چون قلعه چونان گدازه و جانی را بیشتر از سلاطین اسلام هیچ کس بران دست  
 نیافته بود و بکشود و بان استخار یافت و در شصت و شصت و نه بنا و بندرون که میان کجرات و کوکن است شتافت و ظفر یافت  
 و در شصت و شصت و نه بنا و بندرون که میان کجرات و کوکن است شتافت و ظفر یافت  
 که بخت سلطان ملک محمد حاجی عماد الملک و ملک کالو عضد الملک را بجای او فرستاد و ایشان او را گرفتند و بنابر دست  
 که با و داشتند و تن از نوکرانش را بفرستیدند تا نزد سلطان اقرار کردند که مقتول را کشته ایم سلطان بموجب فتوای علمای  
 بگناه را بگشت و چون از حال آگاه شد و غضب رفت و عماد الملک و عضد الملک را بقتل رسانید و در شصت و شصت و نه بنا و  
 دو خواب دید که رسول صلعم و طبق پیوه با و داد و آنرا نقل مبارک دانست و در همان اثنا قصد قلعه کرناال که بنجله مشهور است  
 کرد و بسیاری از کافران بگشت و شنیدند که راجه ندیک صاحب کرناال جواب میتهی دارد و بر دست و گردن می بندد و بان این  
 باز میبرد سلطان از و بخواست رای که پیوه آمده بود و آنرا فرستاد و سلطان همه را و ران مجلس بمطربان بخشید و با احمد آباد  
 بازگشت و در شصت و شصت و نه بنا و چهار دیگر بار مسوحه کرناال شد و محاصره کرد و بسیار دیگر قهر اکر بشود و رای ندیک صاحب  
 کرناال بخدمت پیوست و ایمان آورد و خاندان خطابیت و از کرناال بگشت و سلطان و در حد و کرناال شهر مصطفی آباد  
 بنامند و توطن گردید و بر قوم بلوچ که در حد و سندا قامت داشتند و از انجا به بندر جکت معبد برآمده است لشکر کشید و ظفر  
 با احمد آباد بازگشت و شصت و شصت و نه بنا و محاصره بکشود بسیاری از راجه پوتان بگشت و آنقلعه را محمد آباد نام نهاد  
 و در شصت و شصت و نه بنا و حیرتی سلطان کنیز بودی صاحب بی بر او تحفه فرستاد و پیش از آن هیچ یک از سلاطین و ملی بهر شاه  
 کجرات تحفه نفرستاده بود و بهر ران ایام شنیدند که با و کار تو کلباش بفرمان شاه اسمعیل صفوی بر سالت می آید گفت که خدایا

و از آنکه در این کتاب  
 از آنکه در این کتاب

روئی بمشایق نمای که سبب سحابه میکنند پس چنان شد که گفته بود چه پیش از رسیدن ایشان در گذشت بعد از وفات او و مورخان یگان عالم شنید  
پس از سلطان مظفر شاه بن محمود شاه در محمد آباد جانیر بر تخت نشست و او بادشاهی محدث و زاهد و خوش نویس بود و بیست و سه سال  
کردی و چون تمام شدی بابائی و از بحرین شریفین فرستادی و در عهد او بسیاری از علماء و فضلا و هنرمندان از ایران بکرات آمدند و  
مظفر شاه در نصد و میزده باداد بیکان الملک والی پٹن که از راجه اند و منظم گشته بود لشکر کشید راجه بست ملک و پیشکش فرستاد و سلطان  
مراجعت نمود و غم تغیر مالوه کرد و در بار گرفت و بازگشت و در نصد و بیست و یک راجه اند در گذشت و رای مل از خویشان یا و یاشارت  
را ناساگر حکومت اندر تخت است سلطان با ندر شتافت و او را بر ابر بهار ابل سپهر راجه اند را بجای پدرش نشاند و نظام الملک را که  
احمد نگر داد و به احمد آباد شد و جشن عظیم کرد و شاهزادگان سکندر خان و بهادر خان و لطیف خان را کتخرا ساخت و نصرت الملک را که  
احمد نگر فرستاد و نظام الملک حاکم سابق احمد نگر و ظهیر الملک را با صد هزار سوار گداخت و متوجه درگاه شد رای مل بر ظهیر الملک پنا  
و او را با بست و هفت تن بقتل رسانید و در این اثنا سلطان محمود مالوی از تسلط میدنی راسه مستر را چونان پور بهیه سلطان قباہ او را  
سلطان او را استقبال نمود و متوجه مالوه شد میدنی رای را که پنهور او در قلعه منادو بگذشت و باوه هزار سوار بر بار شتافت و با سلطان  
مصاف و او و منظم عز در اناسا لکارت سلطان قلعه شدند و را محاصره کردند و اناسا لکا با سپاهی انبوه بمرد میدنی راسه بحدود اجین  
رسید سلطان مظفر شاه عادل خان خاندلیسی را که خواهر زاده و داماد سلطان بود با قوام الملک سلطانی بحرب را نافرستاد و خود و خدمت  
کشید در چهاردهم صفر سنه نصد و بیست و چهار قمر اقمرا بگشود و بقتل عام فرمان داد و راجه پوتان زرمی صعب کردند و نوزده هزار تن بقتل  
محمود مالوی بحدیث آمد و گفت خداونداننده راجه فراید سلطان گفت آن میفرایم که بر تخت مالوه نشینی پس قلعه مندا و او را و او را و او را  
خود رفت غم زرم را ناکردی از راجه پوتان که در عیاش تاخیر بود بگرفت و نوزده هزار نفر و حال بازگفت و در همان مجلس از غایت هراس  
که بروستونی شده بود و در اندک جنگ بچوگر بخت عادل خان او را تقاب کرد و بسیاری از لشکرانش بکشت و بازگشت و سلطان  
فمان سلطان مالوی شده بکرات بازگشت و با ندر رفت و نصرت الملک را غزل نمود و مبارز الملک را حکومت اندر او و او را بحدیث نمود  
مبارز الملک در اندر روزی بار داده بود با و فروشی نباید و سمنه از شجاعت را ناکفت مبارز الملک بر خیمه و سگی را را تمام نهاد و بر در قلعه بست  
با و فروش خود را ناکند و حال بازگفت را نا در غضب رفت و تا مد و دوسه و هفت غارت کرد و روی باندر نهاد مبارز الملک سلطان  
عز شد چون وزیر را با و مخالفت بود جوابی نیافت را نا بحد و اندر رسید مبارز الملک خواست که از قلعه بیرون آید و در میدان بار نا  
زرم کند و همایان گفتند سپاه ما عشر عشر سپاه او نیست بهتر که قلعه احمد نگر برویم پس او را امشا و ران با احمد نگر بردند را نا باندر رسید و  
مبارز الملک را ندید چونکه از شجاعت مبارز الملک آگاه بودند گفتند او آن نیست که بگریز و همانا که با احمد نگر رفت باشد با ما متوجه احمد نگر  
شد همان با و فروش با ناکند را نا تر مبارز الملک آمد و گفت اگر بار نا در میدان زرم کنی ناچار بقتل رسی همان بهتر که در قلعه متحصن  
نشوی تا را نا نیاید و سپ خود را در جویم که نزدیک قلعه است آب و بهر بهین اکتفا نماید و باز کرد و مبارز الملک گفت بگذارم که بکنار جوی  
آید پس بر سب بر نشست و با اتفاق اسد خان و صفدر خان و سپاهی اندک از قلعه بیرون آمد و در صف را نا حمله برد و مقابله عظیم کرد  
و اسد خان بسیاری از همایان مبارز الملک بقتل رسیدند و مبارز الملک و صفدر خان را از یاده از منظم خرم رسید بقیه مردم سپاه آن مرد  
را که از جراحت بی شعور شده بودند بگرفتند و به احمد آباد بگرفتند را نا بر احمد نگر متولی قباہ از گشت سلطان آگاهی یافت مبارز الملک قیصر خان

با سپاهی بنوه بدفع او فرستاد و خود نیز متوجه شد و مجرم سینه نصیب دست و مفت بگری با حزم گمر رسید و ملک اباز خاص سلطان فی را با  
 چند هزار سوار و چند سیل از پی او قوم الملک با هشت هزار سوار ملک را فرستاد و ایشان در آن دیار خرابی بسیار کردند و رانار و منار و سور محاصره  
 کردند چون فتح قلعه نزدیک رسید امرای گجرات با یکدیگر مخالفت و نفاق آغاز نهادند ملک انار برنجید و یارانا صلح کرد و باز گشت سلطان  
 او را مخاطب داشت و با حزم یاد و محبت نمود و دیگر یار روی به رانانها دورانها رفت و بدایا فرستاد سلطان باز گشت و در نصیب دوسی عالم  
 بن سکندر خان لودی صاحب دلی که با و پناه آورده بود بدو دستگیر ساخت و وزیرم برادرش احمد بن خیم خان لودی بدلی فرستاد و بسال دیگر  
 بهادر خان از پدر برنجید و نزد رانار رفت رانار او را استقبال کرد و پیشکشها کرد و نایب بهادر خان پیچ گرفت و به اجیر رفت و از انجا به میوت  
 و از انجا بدلی شتافت سلطان ابراهیم لودی او را اعزاز کرد و امرای ابراهیم که از و متنفر بودند و نایب بهادر خان را به سلطنت برگزیدند  
 ابراهیم دریافت قصد قتلش کرد بهادر خان آگاه شد و دیگر بخت و بچونپور رفت سلطان مظفر در نصیب دوسی و سه در گذشت بعد از سپهر  
 سکندر شاه در محمد آباد جایز بر تخت نشست و نوکران خود را ترتیب کرد و از امرای پدر حسابی بزرگ گرفت امرای پدر بهادر خان را قتل رسانیدند  
 و نصیر خان بن مظفر شاه را سلطان محمود لقب نهاده بر تخت نشاندند بهادر خان بن مظفر شاه خرفوت پدرش بنده از جوهر به گجرات  
 رسیده در دربار سلطنت احمد آباد بر تخت نشست سلطان شاه بهادر مخاطب گشت قاتلان سکندر شاه را بقتل رسانید و به محمد آباد  
 گجرات جانیر که در آن آوان دار الملک گجرات بود دیگر بار بر تخت نشست و کارهای بانام کرد و در نصیب دوسی پنج با صد و بیست هزار  
 سوار قصد شخیر کن نمود و عا و شاه در برابر بنام او خطبه خواند و بر مان شاه والی احمد نگر در نصیب دوسی و شش نیز خطبه و سکه بنام او کرد  
 سلطان باز گشت و در نصیب دوسی و هشت متوجه دما شد و سلطنتی پوزیه را از سر که ران مسلمانان و سلاطین مالوه را در مجرم خود  
 جاس داده مرید کرده بود حبس کرد و عا و الملک را به رزم سپرد و بهوت که در چندیری بود فرستاد و خود با جین شد و در یا خان مالوی  
 حکومت آند یازداد و به بهاسه رفت بیشتر ده سال بود که راجپوتان پوزیه برآید و سیلا و شتند و قلعای اسلام برانداخته و بهوت پس سلطنتی چنوب  
 رفت تارانا را به کرد و دو لکم برادر سلطنتی در قلعه لاسین متحصن شد سلطان بر استین شتافت راجپوتان از شهر برآمده رزمی صعب  
 کردند و منهنم به قلعه پناه بردند سلطنتی در آن ایام طمان آورد سلطان او را اطلاق نمود و به قلعه فرستاد و نایب در آن را با بیان بیار و او بر  
 و با آمد و بدفع اوقتی مشغول گشت و شطر رانامی بود پس روزی بفرمان سلطان نزدیک قلعه رفت و در یابی بر چه شکسته است  
 با برادران نصیحت آغاز نهاد و گفت قلعه را بسیارند و اگر سلطان بهین راه به قلعه در آید و به قتل رسانند و غرضش آن بود که رخنه را  
 مسدود کند سلطان از غرض سلطنتی آگاه شد و حبس فرمود و سپاه بفرستاد تا پسرش را که براس آوردن رانام متوجه چنوب بود  
 به قتل رسانیدند گویند که در آن زمان سلطان لشکر زیاده نمود و رانام بهوت پس سلطنتی با غرور و متوثر روی به سلطان آوردند  
 سلطان محمد شاه مانند سیی عا و الملک را بدفع ایشان فرستاد و پوزیل ولد سلطنتی با دو هزار سوار از قلعه بیرون آمده برانام پیوست  
 رانار رسولان بفرستاد و از گنایان استغفار کرد و غرضش آن بود که از عد و سپاه سلطان آگاه شود سلطان دریافت و گفت اکنون  
 سپاه را رویش از سپاه است و این خیال او را در غرور افکند بعد از جنگ اگر استغفار کند گناهش به بخشم رسول رانار باز گشت منوب  
 رزم اتفاق نه افتاده بود که خبر رسید کتایف خان یاسی هزار سوار و فیلیانه و توپخانه گجرات در رسید رانام بهوت بی جنگ بگریختند سلطان  
 بهتقاد کرده ایشان را تعاقب کرد و باز گشت و در قفقز راه بین کوشید لکمن برادر سلطنتی عاجز آمد و التماس کرد که سلطنتی بفرستند

تا بخت ایم سلطان سلجوقی را به قلعه فرستاد و رانی در کاوشی بنت را تا سالها که زن سلجوقی بود و او را گفت که عمر باست که درین سلطنت  
 کرده ایم اکنون بخت توان کشید شجاعت و خردی آن بود که جوهر کنند یعنی اشیا بسوزند و عیال و اطفال را بقتل رسانند و چندان  
 جنگ بکنند که گشته شوند ملک علی شیر از امرای سلطان سلجوقی که در قلعه رفته بود گفت که ای سلجوقی این زن دیوانه شده است  
 و تو مسلمان شده آنچه گویم پسند سلجوقی گفت او را پس میگویی چه هر روز یک کربان را که نجا هزار و هجلی باشد و هر هجلی دو صد یان  
 می شود و چندین روغن و کافور و عطر بایت در خانه من صرف میشد و هر روز صد جامه نومی پوشیدند زن دیگر میسر نخواهد آمد تا چنان باید  
 یا نباید بود پس آتش عظیم بر او فروختن خست رانی در کاوشی طفل شیر خواره خود را در برگرفته خود را با شش از خست و با هفتصد زن بسوخت  
 سلجوقی با لکهن و برادران و فرزندان و پاران و خویشان آن یازده مرد و شصت و یک زن شتافتند و چندان رزم کردند که بقتل رسیدند  
 و این واقعه در نصد و سی و نه رویداد و درین سال سلطان عالم والی کالپی از بیست سپاه هایلون بادشاه به سلطان بهادر پناه آورد  
 و درین و چندیری اطلاع یافت سلطان روی به قلعه کاگردن نهاد و دیگر رفت و بر قلعه رفته و در تصرف را نا بود و استیلا یافت و بگرفت  
 بازگشت و در نصد و چهل ستوجه چورش محمد زمان میرزا که از جنس هایلون بادشاه گرختی بود پناه آورد و هایلون شاه به سلطان بهادر پناه  
 که او را از مملکت بیرون کن بهادر نشیند و میرفت و با بخت و رسید را نا در قلعه تحصن شد و شکش بهر ساله بپذیرفت سلطان بازگشت پس  
 سلطان علاءالدین بن سلطان بهلول بودی را که از هایلون بادشاه گرختی بود پناه آورده بود به سلطنت دلی پس او را تا نارخان را که  
 بشجاعت معروف بود بجد و مملکت هایلون بادشاه فرستاد و محمد زمان بهر را را به پنجاب روان کرد تا در آن یازده نفره بر او کشته تا نارخان به بیضا  
 رسید و قهر آفران گرفت و تا حد و اگر نداشت نمود هایلون بادشاه میرزا منبدان را بحرب او فرستاد تا نارخان رزمی معذب کرد و به قتل رسید  
 سلطان بهادر دیگر باز ستوجه چورش و محاصره نمود و هایلون بادشاه با سپاهی عظم قصد او کرد سلطان بهادر شاه از امر آشوبت خواست  
 صدر خان که بزرگترین امر او بود گفت که کافران را محاصره کرده ایم بادشاه سلمان اگر بحرب ما آید چمن بدنامی او را پسند بود صورت نیست  
 که در فتح قلعه سعی کنیم سلطان پسندید و در تحقیق حصار کوشید و چند شهر سازگ پور بهایون بادشاه رسید و هایلون بوقت کرد سلطان بهادر  
 قلعه چور را که از قلعه محکم هندوستان است قهر آفران کاشود و بسیاری از راجه پوتان بکشت پس روی برزم هایلون بادشاه کرد و در فتح  
 هند و رسید علیجان پسر اسحاقان که بر مقدمه بود و به قلب پیوستند سلطان در جنگ رزمی خواست صدر خان گفت فردا جنگ باید کرد و در  
 دار و قه تو پنجاه که نمنا با هایلون بادشاه اتفاق داشت گفت که تو ب و تفنگ بسیار است جواب گفت که بر دو سپاه خندق کنیم و ایشان رزم  
 آیند و ب تو تفنگ شوند دولت سلطان بهادر که کمال رسیده بود و مثل زوال داشت این را سه به پسندید و چنان کرد آن لشکر  
 دوازده برابر بزرگتر نشیند و سپاه هایلون اطراف اردوی ما خنجر کردند و گویا ایشان از فقدان قوت بچنان رسیدند سلطان بوقت آن  
 گرفتاری داشت و بخت با نجات که محمد شاه خاندیسی و سلطان عالم والی کالپی و صدر خان و بلو خان بن بلو خان ایشان بودند از عقب می بودند  
 بیرون گریخت و میمند و رفت از آنجا بگرفت شتافت و خزانه از جنایم نه بند و زمین فرستاد و بکشت رفت صدر خان و سلطان عالم والی  
 کالپی بروست سپاه هایلون بادشاه اسیر شدند هایلون بادشاه به احمد آباد شتافت آن شهر بزرگ عسکری و چین بیاد کار نایب سردار بهر جای  
 با میری سپرد و بران پور شاه از آنجا میمند و رفت و خضر خان از امرای عسکری مرزا به احمد آباد گریخت و به سلطان بهادر پیوست سلطان محمود  
 احمد آباد و شد سردار عسکری و ناصر میرزا از بگرفت بگرفتند و بگرفتند سلطان دیگر بسلطنت گجرات رسید و چون پیش از آن از فرنگیان کوه و یکدیگر



وصول نمود و خواسته بود تو هم نمود که اگر ایشان بیایند بر تنها در گجرات و سبب نیابند لاجرم به وین رفت شش هزار فرنگی آنجا آمد و در وقت  
که بخانی و بیابان است آنرا کمتر فرنگیان تعارض کرده سلطان را گفت که تو هم نموده و توانا نیاخته سلطان برخواست و با معبودی چندین  
اورفت و آثار غرر مشاهد کرد و بگفتی خود و فرنگیان کشتی خود را از کشتی او جدا کرد و در سلطان در آب افتاد و فرنگیان نیز هار و زور زدند  
تا غریق بجز قنات کشتی و این واقعه در مقصد و جیل اتفاق افتاد بعد از قتل او گجراتیان قلعه و بیابان را بگذاشتند و بگریختند فرنگیان بران  
مستولی نشد و چنانچه در همین اقلیم در بحث میار گذشت مخدومه جهان نام در سلطان متوجه احمد آباد شد و در راه شنید که محمد زمان مرزا که  
نفران سلطان چهارم به پنجاب رفته بود و با سپاه خود در سبب سلطان لباس سیاه پوشیده بود و به تعزیتی آمد مخدومه جهان امر را  
با استقبال فرستاد و او را ضیافت کرد و لباس او را که سیاه بود او را تغییر داد و دیگر روز هنگام که محمد زمان مرزا بر خزان رفت و مقصد فرستاد  
گرفت و بر رفت و امر گجرات محمد شاه فاروقی خاندیسی را که ولیعهد و خواهر زاده سلطان بود در احمد آباد بر تخت نشاند و مخدومه جهان برادر  
سلطان بنادر محمود خان بن لطیف خان بن مظفر خان در وی حبه سینه نهاد و جیل و چهارم بگریختن نشست و سلطان محمود شاه  
مخاطب گشت و امیران مخالف را بر اندیش شل دریا خان و عالم خان که نیت نزد غیر شاه رفتند سلطان محمود شاه استقلال یافت و ملوک  
گجرات را که خراب شده بود و بحالت اصلی آورد و محمود آباد و در و زو که گروسی بنامند و چون فرنگیان بسلطانان فراموش میسر آیند اتفاقاً در وقت  
بفرموده تا قلعه صورت بنامند پس از آن بعیش و طرب کوشید و زنان صاحب جمال جمع آورده آهوها که دوران بهفت کرده بود و ساخت  
و در آنجا چند جا عمارت عالی بساخت و پیوسته با زنان آنجا بسر بردی و با ایشان شکار کردی و بر اعتماد خان اعتماد و عظیم دست و او را بر ایل  
جرم گذاشته بود و امر کرده هر نری که حامله شود حمل او اسقاط کند و اعتماد خان رجولیت خود را ساقط کرده بود و لاجرم از سلطان فرزندی نماند  
گویند که سلطان محمود شاه بیشتر به صحبت علما و فضلا گذرانید و در ماهی چند بار فقر را سفره نهادی و خود طعام پیش ایشان گذاشته  
و سفره پارچه بوده که چون طعام بر خیزدی آنرا بشتندی و سلطان لباس خاص از آن ترتیب دادی و او گجرات پادشاه بود تا آنکه در مقصد  
و شصت و یک نفر بخت بر آن که از مقر بان او بود با جمعی در ساخت پیشی آن پادشاه را بکاک کرد و بعد از آن سال اسلام شاه بن شیر شاه صاحب  
دلی و نظام شاه بگری والی دکن در گذشتند چه میرسی ندال خسروان بود و از پنج دست چنانچه در احوال ملوک دکن مرقوم است بالجملة  
بر آن نیز دست اعتماد خان و امرای سلطان بقتل رسید اعتماد خان طفیل را طاهر کرد که از اولاد محمود شاه است و او را بر تخت نشاند  
و احمد شاه خواند بخیر نام سلطنت با و بگذاشت و بالاخر بر دست اعتماد خان به قتل رسید پس اعتماد خان طفلی نه نام را آورد و در مجلس امر اسود  
یا و کرد که در این از سلطان محمود و حامل بود و از این سپید و حامل او ساقط کنم چون پنجاه شده بود به آن راضی نشدم و چون بدو بدین پیش  
پروا خستم پس را بر تخت نشاند و سلطان مظفر شاه و خواجه و بدستور وکیل گشت امرای مملکت گجرات را در میان یکدیگر قسمت کردند که  
دین پور به خان و برادرش شیر خان فولادی و در این دنور و آن نواحی پنج بلوچ و سورت و باد و بیجا نیر به چنگیز خان و بیجا الملک  
ترک و پنج رستم خان خواهر زاده چنگیز خان و دو نفر از خاندان به بیاید میران مبارک بخاندی و بگذاشت و سورت به امین خان غوری رسید  
در میان اعتماد خان و فولاد خان و غیره محاربه و مسالمة واقع شده و در نیت و بنهاد و چهارم بگری محمد حسین مرزا و سعید حسین مرزا و حسین  
و قاتل حسین مرزا و بالغ میرزا و اولاد سلطان محمد مرزا از اخفا و عمر شیخ میرزا ابن امیر صاحب جفران تیمور گورکان که ایشان را میرزایان گویند  
و جراتیان پنج برادر خوانند از نیم محمد اکبر پادشاه چنگیز خان پیا د آوردند و بالاخر که در مخالفت با لوه شتا قتل و بر قلعه بند و سیتلا یافتند

و از تیب سپاه البری قلعه مند و را بگذشتند و چون این صورت و پروج نگر رفتند این مصرعه از جمله تاریخ فتح بر روی دست تابینه شد که فتح فتح  
 کردند و درین اثنا سلطان مظفر شاه از استیلا و اعتماد خان عاجز شد و شبی بگریخت و به شیرخان فولادی پیوست خیرخان اعتماد خان را  
 در احد آباد محاصره کرد و اعتماد خان بپستوه آمد و بجلال الدین محمد اکبر پادشاه عرایض نوشت و او را به پیغمبر گجرات تحریص نمود که پادشاه بفرستد  
 و بهشتاد و بجزی به ناگور و از اجاب پٹن رسید شیرخان از در احد آباد برخاست و بگوشه گریخت و اعتماد خان و دیگر امرا به گجرات بگریختند  
 اکبر پادشاه شتافتند سلطان مظفر شاه بشیر از شیرخان جدا شده بگریخت اکبر پادشاه آن مملکت گجرات به گماشتگان اکبر پادشاه تعلقی  
 و مظفر شاه را بنعم خان خانم سپرده به بنگاله فرستاد پس باز خواند و بعد چندی بمبیس فرمان داد و مظفر بگریخت و گجرات رسید  
 جمعی کشید و با پیوستند مظفر بروج محاصره کرد و بگریخت و بر احمد آباد استیلا یافت و خطبه بنام خود خواند پادشاه میز را خان خانم را  
 بمزم او فرستاد و خانم را بظاهر احمد آباد آورد و بگریخت و مظفر بگریخت و در بزرگ و یک بجزی بر دست خان اعظم گرفتار شد و در  
 راه خود را با شتافت و دولت سلاطین گجرات پس از آن امرای سلاطین غوری در آن مملکت بایالت حکومت کردند آنکه در عهد  
 محمد شاه پادشاه فیروز بهادر شاه ابن اوزنگ زیب عالمگیر پیغمبری چاند خان علیکم وزیر الممالک نظام الدوله آصف جاه مبارز الملک لائونیک  
 سر بلند خان امانت آنجا تقویض شد و الدرام حروف بعلت تفری و منصب قویجی باشی که بزبان هند بخشی گویند همراهش بود و مظفر  
 او را از مقام جانور که ده منزل از گجرات است بامیت هزار سوار معر و ساسی و یکیشلی خواجه امان نورانی و رای را به برکن و مزار غلام علی  
 و او غنچه توپخانه و مهمت دل خان و غیره در مقدمه روان ساخت و الدرام قسم آید یا نام ده روزه راه در و سه روز شیکر زده بلیغ کرده  
 پنج چهار کرد و پی متصل گجرات رسید آنجا عرایض مصلحت خان مالوی و اسد خان شورانی و در ساسی شهر که با سر بلند خان اتفاق داشتند  
 رسید اکنون رسیدن فوج و فرستادن آن فائده نداشت چرا که حامد خان باشی هزار سوار و دکنیان باستماع فوج متحد و مهمت فوج  
 شهر از صورت امر و یکپاس رس روز بر آید براه گذر و بلی پشت بقلعه شهر واده لشکرگاه ساخت و فردا ساعت واخله او بشهر اندر است  
 و الدرام بر شمون خطاگاه شد و دو سه گهری روز که باقی بود توقف نموده هنگام شب بر پستو بختیال بگریخت و با مقصد و یا بهر سوار  
 که مرگ را برقرار قرار داده بودند بلیغ کرده و بر اهریس بر کاره های پاسبانی لشکر حامد خان را دست راست گذاشته سنکر زده از طرف  
 در واده پشت شهر داخل شهر گردید و بار ساسی شهر بر در واده گذر و بلی ایستاد و دیگر در بار محکم بست و بجا فطیت شهر بپناه کشید  
 روز دیگر حامد خان قصد شهر کرد و احوال دیگرگون یافت در غضب رفت و بر جماعه معقب مانده با بختی خواجه امان و رای را به برکن رانید  
 معقب کرده بقتل رسیدند حامد خان پیش نظام الملک بدکن شتافت و دکنیان را بتاخت مملکت گجرات تعیین نمود و الدرام قسم  
 حسب الحکم مبارز الملک چند سال بمقتضای بنگاله دکنیان پرداخت و ایشانرا تا نرسیده برانند و آنرو می آب کرد چون محمد شاه بمقتاد و دوداک  
 روپیه بنا بر اخراجات سپاه هر سال مبارز الملک بطریق انعام واداد قرار کرده بود یک سال بآن وفا کرد و بعد از آن موقوف نمود  
 مبارز الملک از عهده ادای تنخواه سپاه عاجز آمد چون ملک گجرات را تاخت کنیان خراب میشد و در محمول معرض وصول نمی آمد مبارز الملک  
 ناچار شده بر وادکن صوبه گجرات از دکنیان صلح کرد و دو سال عساکر بنواح گجرات کشید و حسن سعی و الدرام قسم قلع بل بندر و رانایا  
 و بجنینان بندر و امثال آن مفتوح گشت پس از آن گنج پنج شتافت و آنرا حمل کرد و پیش ازین مبارز الملک بر عزم آنکه کس ایالت  
 این صوبه را قبول نخواهد کرد و مکرر استیغاف صوبه بدرگاه پادشاه فرستاده بود و بالاخر معرفت مصمم الدوله خاندوران خان صوبه گجرات



خانقاه نالک الکبر شاهی آن ملک را یکشود و چون آنکه قلعہ سنگین دارد سلطان محمود فکره گجراتی بخار به آنرا گرفت و نزدیک آن دیگر قلعه  
 نیامسار و وارکا در خلاصه تاریخ مینویسد معبد هندوان است که از قدیم چون کشتن از متر ابر از آنجا تاملون گردید و نزدیک آن قصبه کاشی است  
 بسکن قوم امیران و ایشان از گنجش منو و خارج اند چه بنده کس میخورند و حسن فراوان دارند و مشهور است که گنیمای گنجش به مقصد کوبی یعنی از  
 داشت و کولی کاف عجمی مشهور لفظه هند است و آنجا رسم است که چون حاکم نو آنجا برسد امیران از زمینان یکگزند که از پارسائی زنان موافقه  
 میکنند و اگر چنان کنند ترک وطن کنیم بنابران آنجا زنان ایشان بطق و زنا گذرانند و عشق و عاشقی بهر بر بند و متصل دوار کا  
 زمین است به طول زیاده از صد کره و پیش از موسم برسات دریای عمان بچویند و آن زمین را فرو کرد و آنرا بر زبان هندی زن میگویند  
 و چون باران شروع شود آن زمین خشک گردد و نمک فراوان از آن حاصل آید که به برادیت خلاصه تاریخ و الهی علیاره است طول  
 و عرض او و صد و پنجاه کره و غری آن سند و در اکثر جایگهان است و شهر در آنجا بسیار بود و است تازی آنولایت را یکی نامند و رطلدی چالان  
 به نظر بود و وقت نظامت مبارک الملک بهیار کسان را همان آسمان بوده اکثر در آنجا آباد به قیمت از هر اترانه هزار و پنجاه و یک رطل و یک راس است  
 فروخته شده کمتر از آن هزار و بیست و یک اسپ کبی باکره نام در خانه راقم حروف از جمله سپان طوله به قیمت چهار هزار و دویست و بیست و یک پیر  
 و پنجاه فروخته شده و آنرا راجه به در خریداری نمود با جمله پول دیار که به قیمت صد الی است اکثر شکر را آنجا جوار و با جز است بر مع کمتر  
 شود گندم و دیگر غلات از اجمیر و مالوه و برنج از دکن آنجای آید و در خشان ابنه افزون تر از دیگر شجار است چند آنکه از زمین تا بر دوه  
 و صد کره و دشت ابنه است و گاو آن دیار تا با الفصد و بیست و قیمت سپار و مبارک الملک بعد صلح از دکنیان به پنجاه آنولایت شت  
 و به قتل و غارت دیهات راه پرداخت و به کچه رسید راجه آنجا تخمین شد مبارک الملک بجا صره به دخت لشکر این چند روز معامله بازار  
 لشکر گذرانیدند و پس از آن بحسب رسد بر آمدند و دیهات قریب را چند روز گیتی کرده خوردند چون دیهات قریب خراب شدند رعایا کشت  
 میوبات را سوخته گرفتند لشکر این ارقلت را و اندک عاجز آمدند و مردم شکر را با فوج حمت آوردان رسد بدیهات تا بعد مسافت شب  
 در میان شاد زیاده بر دزدوم بدیهات رسیده غله وافر بدست آوردند و بار کرده روان شدند در انشای راه افواج راجه کچه سدره شدند  
 و زرم کردند و تا گیتی با غارت نمودند شتران و گاو و آنرا کشتند و مجروح ساختند و فوج خالی دست بر دزد خیم و شکر رسید زبانی مردم انوقت  
 است که از گندم یک آثار به قیمت پانزده روپی و تخمین نرخ هر چیز بگرانی تمام بر زبانها بوده و وجوده را بیدانه و دیگر گفتند که چشم دیگر که گاو  
 دم گادی اگر سنگی نجر مبارک الملک از بای قلعه برخاست آخر همان سال مغول شد چنانچه در ضمن احدی آید که شت و به صعوبت و سختی تمام  
 به گجرات رسید که نیابت و بند سورت بر دایت مولف هفت اقلیم از مسافات این اقلیم است در خوبی و معموری مانند انداز و بند سورت  
 قلعه بغایت متین دارد و در خلاصه تاریخ مینویسد که چند بند رو دیگر تابع اوست و دریای هندی نزدیک او گذرد و بهفت کرده جاری شده  
 دریای شور ریزد و از سیوه بای آنجا انناس فراوان باشد گونید صغرافانی علام سلطان محمود گجراتی که خداوند خان خطاب داشت  
 در سال نصد و چهل و هفت سورت را ساحل دریای عمان جهت مانعت یورش فرنگیان تریکال ساخته و پیش از آنکه قلعه تعمیر یابد  
 فرنگیان انواع آید بسنگ گنبد را بر سرانیدند و در آن ایام که خداوند خان بعارت آن پرداخت فرنگیان چند نوب کشتیهای جنگ سامان  
 نموده بقصد مانعت اند پیش رفت نشد و چون با تمام رسید تعمیر چو کشتی بر در قلعه خواستند فرنگیان گفتند که مباحثای کلی ازین گذر  
 و چو کشتی بسازند صورت نیافت و چو کشتی ساخت شد عرض آن پانزده دره و ارتفاعش بیست دره است و در شهر سورت



بنو وینول که سومات پرتش گاه بنود از قیام است و از انجا س کرده دریای عمان است و پنج بند از سومات التعلق دارد و پنجمه سوماتی  
 از نزدیک سومات برآمد و مشهور است که پیش ازین قریب پنج هزار سال میگردد که پنجاه و شش کروڑ آدم سیان دو دریا که ستری و سرتی  
 افتاده غرق گشته اند سبب آنرا نه نوشتند و در نیم کره ای سوماتها که کشتی را از دست هبادهای گریز برپاشند رسید  
 بر کنار دریای سرتی زیر درخت سیل از ان خشم در گذشت و آن درخت را سیل سوزانند و نواح سومات مولس نام تعبیه است  
 و انجا معبدیست مشهور بدین هر همدانو بر سال پیش از برسات جانور که اورا مردم آبی سنگ گویند و در انجا پدید آید و در آن کیو تر در  
 سفید و سیاه و بوی آن گنده بر فراسقف معبد می نشیند و تفرج کند و بال و پر پیشانند مردم انجا خوشبو میباشند و از مقدار سیاهی  
 و سفیدی رنگ او اندازه کمی ویشی باران میگردد از سیاهی بازندگی و از سفیدی خشکالی تعبیه کنند پوست سیده نمائند که سلطان مغول  
 غولوی در سنه چهار صد شانزدهم بحری بغزم اندام بخانه سومات از غنیمت در حرکت آمد و در وقت محاصره بین الحانین زرمی تب  
 اتفاق افتاد بالاخر قهرآ قهرآ بکشد و پنجاه هزار کس بر ایهه بقتل رسیدند و سلطان بعد از فتح بدرون بخانه درآمد و تفری و بر تفری  
 طویل در نفع و غلبه شتمن بر پنجاه و شش ستون که هر یک از ان ستونها با نواح جواهر نفیسه ترمیم یافته بودند ضعی بود از شکست  
 پنج گز آنرا در زمین فرو برده بودند سلطان یگزری که در دست داشت اورا در هم شکست و قطعه از ان سنگ بفرین برده در استانه جاس  
 غزین فروش کرد و آن تا حال موجود است گویند که سلطان خواست که آن بت را بشکند بر ایهه با حسن سینه ری در ساختند که لک  
 روپیه نقد سید هم اگر بت شکند حسن سلطان گفت که مبالغ باید گرفت و بت را نباید شکست سلطان گفت مضائقه اندازد و بگوید  
 سید ارم آنکه روز محشر مرا محمودیت فروش خوانند و اگر ارم و بت بشکنم فردا بمحو بت شکن ندا کرده شوم بالاخر سلطان آن بت  
 را بشکست و قریب سه کروڑ روپیه را جواهر نفیسه از شکم آن بت برآمد سلطان شاد شد و بعد از فتح سومات خواست که کس را  
 بفضیله آنها لک گذارد و گفتند از سلاطین این دیار و بشلیمیان از سائر ملوک اطراف ممتاز اند و یکی از ایشان مدتی است بی صاحب  
 میگردد از ان سلطان اورا بخواند و سلطنت داد و ابشلیم متراض گفت از خوشیشان ما و ابشلیم است که با من مخالفت است اگر سر اورا از ان  
 رفع کند برابر خراسان مال بفرین فریسم سلطان ابشلیم را بدست آورد و ابشلیم متراض سپرد و ابشلیم متراض گفت کشتن ملوک نزد  
 ما عیب است بزرگ و آنرا که این کار کند شکر یا ن اطاعت او نمائند و مقرر است که چون دشمن بدست آید با و شاه زیر تخت خود خانه سازد  
 و در آنرا نشاند و کند و جز سوراخ در آن نگذارد که آب و نان بدان راه فرستند و تا باشد چنان باشد اکنون مرا قوت آن نیست که او را  
 چنین مجبوس دارم پس سلطان را باید که او را بفرین ببرد و چون ملک اضبط کنم نزد من فرستد سلطان چنان کرد و ابشلیم  
 متراض استقلال یافت و نامی وافر بفرین فرستاد و او را طلب داشت چون حقوق خدمت و در انش و رسوخ عقیدت این ابشلیم  
 در دل سلطان شکان شده بود و خواست که او را رخصت اصراف دهد اما بنا بر عهد و پیمان نتوانست نگاه داشتن طوعا و کرها آن را  
 بسومات فرستاد و در حق او دعا کرد و ابشلیم متراض بدستور رسم خود باستقبال شتافت چه رسم آن بود که چون دشمن را به جنگ  
 آرند ملک سوار شده او را استقبال کند و چون با و رسد و او را در پایاد پشت و ابروی بر سر خصم نهد و پیاده پیش مرکب خود بدو اند و چون  
 بخانه آید او را بدستور یک مقرر است جس نماید پس چون از شهر بیرون رفت لشکار پر درخت و چون هوا گرم شد هر کس با گوشه فرو داد  
 ابشلیم متراض نیز زیر درختی خفت و در مال سخن بر و افکن غلبه ای بی گمان گوشت از همداد آمد و جنگ بران زده متعارف و بر و

از آن سبب یک چشم و ایشیلم تراش کور گشت در خیالت و ایشیلم مسافر خاخر آمد اعیان ملک و ایشیلم تراش را کوفیده به مقتضای قانون خود  
 که سیویب را هرگز شاهی ندیده و اورا خارج کردند و بر ایشیلم که جنس او مقرر بود از ایشیلم بر گرفتند و چند سکه را که خالده بود و ندیدند و جان  
 طشت و ابرق را بر سر و ایشیلم تراش نهادند و تا بارگاه بدو اندیدند و بر انداختند و بر سر نهادند و فرستادند و این از عجایب اتفاقات است  
 صوبه طحطحه شهرست قدیم از امین بن سندن حاتم بن فحیم مملکت طحطحه را در سیب اقلیم نبوشته و همچنین تیان را و  
 را که حروف خواست که در اقلیم چهارم بعد از کابل و کشمیر بنا بر قدرت مرقوم سازد و چون گفت که هر دو شهر در اقلیم دوم باشند لهذا موقت  
 خلاصه تاریخ بعد از ولایت احمد آباد و گجرات مرقوم ساخت پوشید و نهانند که طحطحه را ندانند و در زمان قدیم بر همین آباد نام شهر بزرگ تنگ گاه  
 حکام آن دیار بوده و قلعه آن هزار و چهار صد برج داشته هر یک بمقامه یک طناب و پس از آن دیور تنگ گاه و بعد از آن دیور طحطحه  
 و دیور دارالحکومت است و آن جامع جمیع اشیاء خاصه مزارید که از نیار آید و درین ایام حصه ارکس و دیگر نوکان ملکین بسیار  
 معمول و بدوشش کرده آن کان سنگ نزد است و بکار تجارت برده و اکثر بار بر کشتی است که آمد رفت بر آن کنند و شکار گور و خر و خرگوش  
 و حوک آنجا بسیار است و غیرش ساکنان آنجا برنج جزات و اشیای شایعی با از شک ساخته بر کشتی با بار کرده به نیار و می برند و مژه و دوق آنجا  
 تا چهار ماه برنگرد و در آنجا با انبوه می شود و زنان افسون گر آنجا طفلان را بدیدن جگر می رانند و هم قناد کرده و طحطحه منکسلان  
 مکانی است مشوب بدرگه و شمال و غرب آن دریای شور است از بی آبی و بسیاری پایان راه دشوار است فقرایان سستی روند  
 سرکار سیوستان تابع این صوبه است و برکنار دریای سیند واقع شده و درین صوبه کولاب بزرگ است و در و زده راه و از  
 سحر بهمن و بر ختی مای گیران بر فراز آب زمین سطح ساخته سکونت میدارند چنانچه در کشمیر نیز بر روی آب زمین بسیارند و در سیوستان  
 از حد و ملتان از اراج تا کج و دیگران بطرف شمالی که بهای خارا باشد میر کشیده و در آنجا قوم افغان و بلوچ سکونت دارند و از جانب جنوب  
 از اراج تا گجرات که بهای ریگ ساکن قوم بهی که سابق ایام رئیس آنها جلیبر بوده و دیگر قوم راجیوت نیز ساکن دارند و از دیگر تا  
 نصیر پور و امرکوٹ مردم سومره و دیگران مقیم اند و بزرگترین دریا سیوستان و دریای شور است و تجاران ملتان بلیگر و الوال  
 را بر کشتیها نهاده و در طحطحه می آرند ملک مسافران و قطع طریق بر کشتی نرود می کنند که موقوفه باشد که برادر خشکی شکر رود و طول این صوبه  
 از دیگر تا کج و دیگر آن دو صد پنجاه کرده و عرضش از قصبه مدین تا بندر لاهری صد کرده و شرقی آن گجرات و غربی آن کج و دیگران و شمالی  
 بهلیگر جنوبی دریا سیوستان و نصیر پور گجرات و امرکوٹ این چهار سرکار شمل بر پنجاه و هفت مایل و پنج بندر  
 است و جبل و نه لک و هفتاد هزار دام داخل این صوبه است از عجایب اتفاقات در عهد محمد فتح میر بادشاه دران دیار در مقدار صد  
 تا هزار جریب ریزهای قند و نبات از آسمان بارید سیب عبدالجلیل با بکرامی و قانع نگار ساند باز داشت این رباعی در وقایع شگفت  
 معجزه بر آن شهنشاه با بکرامت پهن رخ از ادب او شده شیرین حرکات در سال هزار و یکصد و هشت چهار هزاران بارید ریزه قند و نبات چون  
 و قانع بنظر بادشاه گذشت بر او اعتراض فرمود و معروضش کرد و سیب عبدالجلیل محضری در باب باریدن ریزه های قند و نبات  
 مبرود و مستحطه خدایار خان لئی ناظم صوبه آنجا و دیگر وسای معتبر و قاضی و غیره از باب شرح آن شهر درست کرده و بمقدار که شتر بارید ریزه  
 قند و نبات آسمانی از آنجا بار نموده بشاهجهان آباد آمد و معرفت حسین علیخان سادات با میر میر دست بادشاه رفت و چند فریاد از درگاه  
 بر از ریزه های قند و نبات بنذر پادشاه گذرانید پادشاه او را بوقانع نگاری آند و فرستاد و ریزه های قند و نبات بسیار در یکدم آمده







خوشتند کردند پس شاه حسین از غول لشکر خان و شمس الدین را بستان گذاشته پستد بازگشت لشکر خان با اتفاق لکنیان شمس الدین  
بر انداخته گشت و در عهد جمالیون بادشاه لکنان را برادر کاکامان سپرد و چون شیشه شاه دلی گرفت آن ولایت را نیز مشغول گشت  
و در عهد محمد اکبر بادشاه قو در لکنان ولایت را بر ملو خان سلم داشت و در میان هند و خراسان ترک مقرر شد و در عهد ویران شاهرود  
شاه تها و واکتون که یک هزار و یکصد و نود و پنج هجری است تیمور شاه بن احمد شاه ایلانی دلی قندهار بران دیار استیلا سید از او  
لکنان نیز نماند و آن مملکت به سمت مشرق و بنگاله با کمن جنوب است سی و چهار لک رومیه جمعند از راه و صوبه او رسیه شمل در و پنج  
سرکار است و در خدایه تاریخ می نویسد که بزرگوار دارد و ایل آن دیار را کاغذ از برگ نار و قلم از تخمین ستریز بود که از آن بر برگ  
مار نویسد پنج وقت آن را کمل نشود و او رسیه را کج جی نیز نماند و در موضع پر سویم پور از اعمال کج جی اتحادیت عظیم که حکمتنامه نام میگردد  
یعنی بکند و جواهر از صندل ساخته تفصیل این اجمال آنکه بنوبه بهار ای پنجاب و دود گشت بعضی کینیم دست از حیوانات قدرت  
در نظر آید و آن ملک که آنکس در من نام داشت و سابق ازین آنرا از خود میانی اشارت شده که بساحل دریای در آمد راجه آنرا از دریای  
بر آورده و در جوف قالب بکند و بنام موسوم ساخت کالایار نوکر سیاهان که اتی چون برین دیار چرخ وستی یافت آن چرخ  
در نقش انداخت بسوخت سپس در دریا بکند و از مردمان آنرا بر آورد و بدستور در جوف قالب بنامد و نمائش گاه در کعبه بود  
سنگرف برگزیده از طول آنصوبه است یک کدو و غشش صد کرده و سرکار آن میدانی حلیه ویدرک و گنگ و گنگان در احمد  
و غیره و میر و سرکار شمل بر و دود و غشش و دود محال از کرد و رومیه از او باشد و نمائش چهل و چهار کرده و یک لک و پنج هزار و دود  
مکون بهشت اقلیم بنویسد که در زمان سابق قبل از استیلا می سلیمانان راجه او رسیه بوده و کنگد و بنام و او را چهار صد زن بوده و  
جهت هر یک خانه علیحد ساخته و یک دست زینت پوشیدنی در هر منزل ترتیب داده و حجامی و طیفه خوار تعین ساخته که اگر عربی وارد  
شود آن حجام امر غسل دهد و زینت پوشاند و بران منزل برود آن شخص با زن آن منزل شرط خلوت بجا آورد و روز و دم خرج راه یافته  
خصیت شود و این را از جمیع خیرات اخروی میداشت و شوکت آنرا چه میر می بود که در حین سواری او چهار هزار کس باخته با دستهای  
پیر از گل و ریاحین بر سر و دوش گرفته بر زمین و بسیار آو بر فتنه و چون بمنزل میر رسید و ز غور بیلداران با خنجر در کمال لطافت ترتیب میداد  
و گویند در سابق ایام گاه و گاه از رایان بنگاله چون کهن و غیره بران دیار متصرف بودند برگاه و او و خان کرانی از امرای شیر شاه افغان  
بنگاله استیلا یافت و به سلطنت نشست یفران محمد اکبر بادشاه منعم خان خانناران بچنگ و صلح او را بطبع ساخت و بنگاله از گرفت  
و او از لکنان و از قتل و خان افغان بر او رسیه استیلا یافت و پس از آن اکبر بادشاه منعم به سلامت رفت و دست یافت  
در اجه چنبار را که قصد سلامت داشت شکست و چهار صد فیل به دست آورد و باز منیران بنگاله محاربات کرد و چون اسلام خان جشی یفران  
جناگیر بادشاه دلی بنگاله شد شجاعت خان و غیره امرای رزم و فرستاد و عثمان خان بپا مش بسیار اندک بود و رومی صعب کرد و نفر  
یافت و بسیاری از امرای جناگیر قتل رسید شجاعت خان حیران با بعد رومی چند در میدان استاده بود و ناگاه قتل شد به عثمان خان  
و در گذشت افغانان که قفسه یافته بودند در هزار دست و یک بهر نیت رفتند و بعد از و روزگار افغانه از آن دیار سپری شد و از عهد  
جناگیر بادشاه تازمان محمد شاه بنیره بهادر شاه دین او از گزید بادشاه مالگیر از طرف ناظم بنگاله بران مملکت نائب می نشست تا آنکه  
در عهد محمد شاه مملکت جنگ علی و دوی خان ناظم بنگاله بعد از محاربات بسیار از دکنیان عاجز گشته آنرا برادر و دست سوای سرکار رسید و

در چو نه ملک بنگاله بر گنجی بهوسله و گمنی که از نزد یکان راجه ساهو بود و او و بعد از او پسرش خانوجی بن رگوجی بهوسله که ناگ پور نیز در  
 تصرف داشت مستولی شد و بعد از او کنون دو هزار و یک صد و نود و پنج جری است پسرش سوداچی بن خانوجی بن رگوجی بهوسله و گمنی  
 مرتبه بران دیار تصرف است درینو ماشینده می شود که بنا بر سوداچی با سپاه بسیار بزم کلکته و بنگاله از ناگ پور تا به الیسر بند رسید  
 جنرل بیٹن گورنر صاحب کلان کلکته که روی عافیت اندیش است قریب چهل لک روپیہ اورا تو افیع کرد تا راضی گشت و کلا سے  
 سوداچی از رستم حروف در چار بیش صاحب کلان چاه و دیده و صاحب کلان ایشان را بسیار خاطر میکردند و فرما راج به نزدیک  
 اورا سیلے سے که زنان اتجار راست کنند و مردان آنرا بار مانند زنان زیور و بنده و زنان جز تر عورت بنوشند و اکثر خوش  
 از برگ درختان بود و زنان چون مردان کار کنند و شل کشت کار و حرب و غیره و مردان کا منزل و مرا سے و خانه بکنند و هنگام محبت  
 زنان بر مردان شوند و مردان را بر زیر افکنند و بنگاله مولف تاج صیغ صادق گوید که بنک بن همد بن حام بن فوج را فرزندان بسیار  
 شدند و بنگاله آباد کردند و تفرل مولف هفت اقلیم بنگاله ملکه ست در عایت و سعیت و هوالے آنجا نهایت اعتدال دارد و به قولی  
 قریب به اعتدال و درستان میان و حاصلش برنج و فوسل و فلفل دراز و آب بر شیرم است و آنجا ضبط غله خشکی نیست رعایا با موجب  
 نظیر موجب اقساط با هواری داخل خزان با دشاهی میکنند و از میوه با انبه و انناس و کیکله و کھل بسیار بود و دیگر در حد و بنگاله درخت  
 که انبه و انگور بازمی آورد اما کنون کسی از ان نشان نداده و ایضا لکن میوه است برابر گردکان و اردو طعم انا مفهومی می شود و سکار  
 فساجی را نیک بیع کرده اند چه خاصه و ملل و دیگر اقسام پارچه آنملک یا نام بوده چنانچه در ضمن هر شهر مرقوم شود و گویند که تاج خان کنونی  
 برادر سلیمان خان افغان حاکم بنگاله از امرای شهر شاه جیب مولانا غازی مندی فرستاده بود که نسبت و مفت در عه طول و کینم  
 در عه عرصه داشت و هرگاه ارشت گرفتند سے همه پنهان شدی و طول ملک بنگاله بر وایت مولف هفت اقلیم سه صد کرده و خوش و وید  
 و مفتاد کرده و هر کرده یک میل است شرفش متصل آب شور و غوبیش پر گنه سورج گده و شماش بولایت کوچ منتهی شود و خوش  
 پر گنه صوه است که با این اورا سیل و بنگاله واقع شده و از متعلقات بنگاله است و مجموع ولایت بنگاله منقسم به سیست و دو تومان از بنگاله  
 است او سر دساکا پوک که جالکا تو مانند و مالد و سدی و کوچ و بروایت مولف خلاصه تاریخ طول انصوبه از بندر حالکا تو مالیکا لگا  
 چهار صد کرده و عرض از شمال تا سر کار مدارن دو صد کرده و مشرق رودیه دریای شور است و غرب صوبه بهار و سر کارهای انصوبه  
 بکلانیه و سلیم آباد و تاج پور و بنجره و مارگ آباد و مارو به و سلامت و فتح آباد و مانده و جیب آباد و ستارگان و ویاث کانون و  
 شریف آباد و مدارن و کواره گناث و غیره نسبت و مفت سر کار شتمل بر یک هزار و یکصد و نود و محال و در خاش صد کرده و نسبت و  
 نه لک دام و چهار هزار و دو صد توپ و چهار هزار و چهار صد کشتی است و به تقسیمه بنگاله بر عسم مردم آند یا رانگه و موسم بنگال  
 بهاشش ماه آنجا باران می بارد و نسیم بار وایان سابق آند یا رانگه بر کثرت طیفانی آب در سائر اکا خیا با نها بعرض نسبت  
 و زیاده بران بار تفاع ده گز بسته اند و آثر از زبان آند یا رانگه گویند لفظ آکه در آخر لفظ نیک در آورده بنگاله نامند بالجمله  
 در برسات زمین کو آب فرو نشود و آن بسته و خیا با نها بیرون باشد و اما سے آند یا رانگه اکثر مدار بر کشتی باشد و غذا سے  
 مردم آنجا شیر برنج و ماهی است و برنج را بخت در آب سرد نگاه دارند و روز دوم غذا کنند و نقول شربی بیشتر خورند خفنه مانند  
 و قتیکه صوبه بنگاله در عهد شاه عالم بهادر شاه ابن اوزنگ زیب عالمگیر بجایگزینا هزاره عظیم الشان خلف

بهادر شاه مقرر بود از طرف شاهزاده مبارز الملک سر بلند خان آنجا حاکم بود کسیانکه همراه والد راسم حروف لازم سر بلند خان بودند  
 می گفتند که سر بلند خان جاییکه اکنون صاحبان ثولی قسمت عازم عالی جهت استقامت خویش و اطراف آن چهارونی تشکیل تمام  
 معتبر مقصود بنامی طرح انداخت و آن به مقصود آباد معروف گردید و بعد سر بلند خان رفته رفته شهر عظیم گشت چون مشرق قباغان  
 با قسم آن دیار شد سعی موفوره در آبادی آن نمود و مرشد آباد نام نهاد و هرگاه که موسوم بجایانگیر نگر شهر است در نهایت خوبی عمارت  
 و بناات که ثانی آن ندارد و گویند که نان و پنیر و حاضری آنجا بانام است و ظروف من آنجا خوب می سازند و در زمان سابق و سلطنت  
 ملکیت بنگاله بوده و جایانگیر بادشاه آنرا موسوم بجایانگیر نگر گردانید چاٹ گا لون که سالکانو نیز مانند از بنا در مشهور است و در آنجا  
 خاصه و آنچه و محن و دیگر اتمش نیک و فیل بسیار پیدا می دارد و فیل سفید نیز بدست می آید اما کمتر و اسب و شتر و خر گران و بز و گا و گاو  
 اندک باشد و در نزار و یکصد و پنجاه و هجری چهارونی گنیو انگریز متصل با کرام بود مردم چاٹ گا لون می گفتند که گا و وگا و میش آنجا بسیار  
 می شود و شاید که در وقت مولف خلاصه تاریخ گا و وگا و میش آنجا پیدا می نداشتند باشد لیکن گا و میش ار نه صحرائی آنجا باشد  
 و از گا و میش خانگی عظیم بخشیده بود و با شیر و فیل تقاضا دست کند و اکثر مردم آنجا باریسیاه قام و کوسه باشند و در دینداری  
 و مسلمانی بنایت متعبد باشند و حضرت آنجا که سیل پائی نامند پسندیده بود و از جمله عجایبات چاٹ گا لون یکی آنست که وقتی  
 راقم حروف خطی مشتمل بر عجایب و غرائب چند از هر دیار بخد مت کپتان جوانا تمان اسکاٹ نوشته چاٹ گا لون فرستاد صاحب  
 در جواب آن بر قسم نوشت که چون آنمهربان بر لب تفرج خاطر آنجا بن سحی و تردد کردند دوستدار نیز برای مطالعة آنمهربان  
 یکی از غرائب چاٹ گا لون مینویسد که میان دو کوه رفیع چاه است و در آن شعاع آتش در کمال جوشش غلغله بر می آید اما آب  
 آن چاه چند آن گرم نیست جماعه بنود آنجا که نادان اند آنرا معجزه پنداشته بر اطراف آن چاه عباوت خانه باز خشت و حج  
 ساخت اند مهربان من سبب آتش ظاهر است که خاک چاٹ گا لون اکثر جا از لقب و گوگرد است بهم آمیخته و هوای گرم  
 منشوش اند آن هر دو که در زمین جنبش آید بان آب میرسد و ازین سبب آتشش می افروخته می شود و گاه باشد  
 که ازین سبب زلزله نیز حادث شود گویند که اگر کشتی در دریای عمان تبا شود در بندر چاٹ گا لون بر آید وقتی شیخ محمد فاخر شایخ  
 ساکن آباد که راسم نیز با اولاد و ملاقات داشت بعزم حج در یکی بندر بکشتی نشست و نوزده روز برفت با مخالفت کشتی را برد  
 و تبا گردانید کشتی به چاٹ گا لون رسید محمد فاخر از راه خشکی تا آنکه آباد آمد و چند سبب باز و باز حج شتافت و دریای چاٹ گا لون  
 یکی گنگ است و دوم بر سه هر که از خشکی بکوه می آید و کارنده با سراب سازد و بشوره دریا در شود مولف خلاصه تاریخ گویند که  
 بسر حد چاٹ گا لون سکه است که آنرا از جنگ ویر جنگ نامند و معدن الماس و یاقوت و زرد و نقره و س و نفث و کبریت  
 در آنجا بود و ساکنان دیار مکه را با مردم بر جنگ محاصمت باشد و زبانی ساکنان مکنه دریافت شد که از جنگ و مکنه نام یک ملک  
 واحد است نه آنکه از جنگ ولایتی جداست و مکنه ملکی دیگر است با جمله مکنه که از جنگ گویند از چاٹ گا لون راست بطرف مشرق  
 افتاده و ستر جوانا تمان اسکاٹ که در چاٹ گا لون بود بسیار مردم مکنه در چاٹ گا لون آمد رفت میداشت زبانی ایشان بار قسم  
 می فرمود که چون شاهزاده محمد شجاع ابن شاهجهان بادشاه از برادر خود محمد اورنگ زیب عالمگیر منظم مکه رفت راجه  
 آنجا مقدم آورد و مقرر داشت محمد شجاع آنجا بیا سود و بعد چند سبب راجه آنجا بشنید که در سیستان شاهزاده او فرستاده روی است

هموس آن کرد و اندیشید که تا محمد شجاع زنده است تو اصلت دست ندی پس باغبان مملکت خویش گفت که محمد شجاع را خیال  
 ریاست این دیار در سر پنداشده صلاح چنین افتاده که شجاع را از میان بردارید راجه فوجی بر سر خانه شجاع فرستاد و شایزاده  
 با سپاه راجه رزم کرد و چند کس از رفیقان شایزاده کشته شدند شایزاده بر کشتی نشست و امان کشتی که از مالک راجه بودند کشتی را  
 سوراخ کردند آب در کشتی آمد و کشتی غرق شد محمد شجاع شناوری پیدا نکرد و چون نزدیک کنار رود رسید  
 مردم راجه که بر ساحل ایستاده بودند به تیر و سنگ و نیزه زدند گرفتند تا محمد شجاع مجروح و ناتوان شد و غرق گشت و هلاک گردید  
 راجه که برادر آن دختر را بر سر نهاده بود بعد از خویش در آورد و هنگام زفات آن دختر خود را دیوانه کرد و پارچه خویش و راجه بندان گرفت  
 و پاره کرد و دیگر حرکات دیوانگان و ابله‌ها را نمودن مباشرت نداد و راجه بر بنجید و او را در یک خانه حبس کرد و هیچ چیز از اسلحه  
 و آهن و سنگ و چوب پیش او نگذاشت و دختر چون دید که مردم ما را تنها درین خانه گذاشته بیرون رفتند و در راه بستند بعد ساعتی  
 برخاست و سر خود را چند نوبت بدیوار زد و جان داد و دیگر روز که خبر از او گرفتند او را مرده یافتند بلیا را ست کرد و چون خیمت بستن راجه بر  
 محمد شجاع کشتن او را جهت گرفتن دخترش و جان دادن دختر این همه باغبان مالک و شهر قانع شد مردم مملکت بر راجه  
 بشویدند و او را از سبزی است خلع نمودند و دیگر برادر بر سر نداشتند و کفش های محمد شجاع را بر سر نهادند و چنانچه وقتیکه بر سر  
 پاشیدند آن کفش و نعلین مثل چتر بر سر او باشد و رفته رفته آن نعلین را مثل درفش کاویانی بجوهر نفیسه ترتیب کردند و آن کندان  
 آن نعلین موجود است و هر کسی که بر سر راجه نشیند آن نعلین بر سرش بجای چتر باشد و اگر جنگ مملکتی وسیع است مولف صبح می  
 گوید که فقیر خان از امر ابارک بادشاه از خلیفه آباد که بسمتش بود روی به ارجنگ آورد و استیلا یافت و در آن دیار نائب گذشت  
 و باز گشت چنانچه در احوال ملوک بنگاله بنابر لکنوتی بر وایت مولف خلاصه تاریخ شهرست قدیم و در زمان سابق دارالملک بنگاله  
 بود بهایون بادشاه هوائی آنجا خوش یافته به جنت آباد موسوم گردانید و صاحب تایخ صبح صادق گوید که کور راجنت آباد نام نهاد  
 با بنگاله لکنوتی قلعه استوار دارد و در شهری آن کولاتی است اگر در بند آن شکستی رود شهر در آب غرق شود و مولف هفت اقلیم گوید  
 که آن کولاتی بسر خود است و جوتار سوتی که قسمی از پارچه است درین تومان نیک می شود و مملکت لکیم آباد نیز گویند سر کار مملکت در آن  
 کسار است و پیرانجا مشهور است و میوه شکره که نازکی خام و از آن بزرگتر است آنجا بسیار شیرین پیدا می شود و چوب چینی و درخت  
 عود افرون تربیاء و در یکی از مضافات او محمود آباد نام فاضل در از پیا میکارند و اگر بدست کارند درشت و صمیم شود و فیل در آنجا  
 بسیاری شود با واجب آن پنج لک و نود و هفت هزار و پانصد و هفتاد و پیم است و در بعضی پرگنات آن تومان ابریشم  
 حاصل می شود و شریف آباد در بعضی مواضع آن عورت برابر ذکر آدمی چیزی از گل و سفال ساخته بعد از فراغت استخافال  
 بد بر فیل اشتغال کرده رفیع آلودگی یتیمانند هر چند حکام سعی کردند که این شیوه را بر طرف سازند صورت نیافت مدار آن در یکی  
 از مضوباتش سر پوزام کان الماس می باشد و در بعضی مضافات آن بومان نیک را و گاه آنرا که شود سر سبزی دارد می سوزانند  
 و خاکستر آنرا در دیگ چندان می جوشانند که نمک حاصل می شود و سنار گالون سه لک و سه هزار و پیم حاصل پیدا و در بخرنج  
 چیزی حاصل نمی شود و از اقسام پارچه خاصه و ملل و نین سکه و کفایل آن مقام بانام است سیر می ساکنان آنجا اکثر اولاد خود را  
 خواجه سرامی سازند و در دیگر بومان بنگاله نیز خواجه سرامی کنند و آن سه قسم می باشد اول صندلی که آلت و خیمتین را و در و سالی



از پیش میرزا و اهلش نیز گویند و دوم با وای که قدری آلت فصلی داشته باشد سوم کا فوری که خفتین را در خور سالی نایش تابود  
 کرده باشند مالدی پارچه مالدی آنجا بانام است کور در زبان سابق دارالملک بگال بود و هایلون بادشاه آن را بخت آباد و سوم شت  
 و قلعه کور از مدینه علاء الدین حسین شاه شریف در ازمنه سابق از قلعه جبرهند و ستان بوه غنی آن قلعه آب گنگ است و سه طرف  
 دیگر آن هفت خندق داشته و فاصله بامین دو خندق تخمینا طبقات بوده و عمقش آنقدر دارد که فیل از عبور آن عاجز آید و اکنون  
 آن قلعه خراب است و بسیاری از سکنای آنجا انگریزان برشتی گذشته بکشته بودند و راج محل بامین شهر عظیم آباد و شهر مرشد آباد دوم  
 است شهر مطبوع بر ساحل دریای گنگ که دریا از طرف شمال آن گذر و واقع است سه کوهی آن بر طرف مشرق شهر زلال رود  
 هوا از کنار گنگ تا کوه سمت جنوب مسافت بنمک و ده تخمینا از شیرازی بوده باشد دیوار گلی ساخته و دروازه در آن نصب کرده اند  
 اقواج میر محمد قاسم خان از مقام سونی منظم از انگریزان شده در آنجا بکنیم ماه بامیر محمد جعفر خان و انگریزان جنگ توپ و تفنگ  
 برداخته با لآخر انگریزان بر ایشان شب خون زده شکسته فاش دادند و اقم حروف در موج میر محمد قاسم خان حاضر بوده هر چند بعضی  
 تدبیرات جنگ و ابامیر اند الله خان و دیگران گفت نشینند و بر فردا گرفتار شدند در قسم حروف از اتفاقات پانینگی عینی زشاد بود  
 که تفصیلش در نسخه لوح محفوظ رقم نموده چه در روز پیش از ششون دیده بود تدبیری اندیشید و آن مطابق تقدیر آمد و از آن حادثه  
 احوال و اقیالی خویش نجات یافت باز یک آبادار بمینه بازگشت شاهین ناصر شاه است نیشکر و فلفل کرد و فلفل در از پارچه خاصه دیو  
 و غیره آنجا نیک میشود و خاصه استیار پوری بهترین خاصه آن تومان است سرکار بگلانه این بگلانه دیگر است بروایت خلاصه تاریخ  
 بر دریای شور واقع است و در خواشی قلعه آن درخت زاریست و در آغاز بر راه الهی دریا توج خیز بر آید و موج بسان کوه خرسند  
 و از یاد هم تا آخر ماه مرتبه مرتبه بکا هر چنانچه نوزاه کتر شود آن نیز کم شود و این را مد و خور دریا گویند و نزدیک آن دریا کامروت است که  
 آنرا کاکا لور گویند حسن ظاهری آنجا و جادوگری و طلسم سازی بسیار بود هر که را خواهند قیصر قلوب کرد و طبع سازند و دیگر بافسون گری  
 و سحر از گردش فلکی و حادثات آینده و گرانی و ارزانی غلات و درازی و کوتاهی عمر خبر دهند وزن استی را بعد گذشتن ایام معهود  
 بنکم دریده بچه بیرون آرند و معالجه شکم زن کرده درست سازند و مؤلف تاریخ صبح صادق گوید ملکات کامروت بعد از عبور شهر است  
 که گشت از اجداد رستم بن زال در عهد فحاک باری بران بل بسته سرکار کوره گناث پارچه ابریشمی بانات متد و سب کوک آنجا  
 می شود و سیوه بندی بسیار بود و خواجه براس آنجا افزون شود و تقسیم سهل و اندک بدست آید کوچ بامین شرقی و شمالی بگلانه  
 واقع بشود و یک حد او بولایت خطانتهی شود و حد دیگرش کوره گناث است و از سر خطا که آن موضع اسام خوانند تا ولایت کوچ  
 بست روزه راه است پس بامین کوچ و ولایت خطا ملک اسام واقع است بامین کوچ که مرحد کوچ پیوسته است بملک اسام و مرحد  
 اسام پیوسته است بر مرحد خطا و همیشه مردم خطا در ملک اسام شده کوچ آمد و رفت می دارند و بر وایت مؤلف خلاصه تاریخ اسام  
 ولایت وسیع است فرمان روائی آنجا را چون روزگار پیر شد اعیان ملک همه مال او مدفون کنند و حاصل کوچ ابریشم و فلفل و  
 اسپ تا گن است مؤلف هفت اقلیم گوید که در ولایت کوچ غار است که به عقیده ایالی آن ولایت المنزل دیو است و نام آن ای  
 است و مردم آن دیار را با انبی اعتقاد تمام است و در سالی یکروز عید کنند و در از روز هر قسم چالوز در ولایت ایشان می باشند که  
 و ثواب آن سب آید میا زنده هم چنین دران دیار بهوکیان جماعتی اند که خان خود را فدا س راه آن سب می کنند و می گویند



که ما را بنی طلب کرده است و در آن روز یکیشان بهوکی می شوند هر چه بنیخواهند میکنند و با زن و دختر هر که خواهند صحبت می دارند و بعد از آنکه  
 در آن روز عید گذشته می شوند و در آخر عالمگیری نویسنده که در سال هزار و شصت و هفت در عهد سلطنت شاه جهان بادشاه پیم نراین راجه کوچ  
 خبر بیماری شاه جهان بنمیدد بعضی از مالکهای شاهجهادی را خود استعفی گشته و همدین ایام راجه اشام بجای سکنه نام لشکر عظیم از راه خشکی  
 جهت تسخیر ولایت کامروپ تعیین نموده چون اورنگ زیب عالمگیر این شاه جهان سلطنت بنده رسید نیز در پیم رابع الاول سال چهارم  
 جلوس عالمگیری مطابق سنه هزار و هفتاد و یک هجری خانخانان حسب الحکم عالمگیر از خضر پور روانه آسمت گردید و شهر کوچ را فتح کرده  
 بنام عالمگیر بنام سوم سلطنت و آنی الفور از راه کوره گهاٹ بجانب ولایت اشام شتافت و خطه کز کالو که دارالملک اشام است در مدت  
 پنج ماه ششم آن سال مفتوح ساخت و غنائم موفور بدست آورد و چون ایام برسات رسید خانخانان در شهر پور استقامت کردند و مقام  
 روی زمین را آب گرفت آسمان شورش آلوده از کز کالو و دیگر مواضع کسان خانخانان را برانداختند و متصرف شدند و همچنین پیم نراین  
 کوچ را از مردم خانخانان انتراع نمود و چون برسات آخر شد آب روی کجی آورد و زمین نمودار شد افواج خانخانان از هر سو بتاخت و  
 تاراج پرداختند و خلقه کثیر به قتل رسیدند راجه بکوستان گریخت و التماس مصالحه نمود خانخانان قبول نکرد و خلال این احوال  
 خانخانان بمرض شدید گرفتار شدند لشکریان از خوف لبر آمدن حیات او در چنان مکان منززل شده جدائی از خواستند خانخانان  
 از وقوف این معنی چهار جای آخر سنه هفتاد و هزار و دو مطابق جلوس عالمگیری یک منزل بیشتر رفته و بنا بر ضرورت راضی صلح شدند چه  
 بتوسل دلیر خان نسبت هزار توله طلا و یک لک و هشت هزار توله نقره و چهل بخر فیل پیشکش داد خانخانان از دیرینه کوستان کامروپ  
 کوچ کرده غنیمت بنگاله نمود و کجی رسید و از اینجا موضع بانو که مقابل کوتای آترو س آب واقع است نزول نمود و در شید خان را  
 بقو جداری کامروپ فرستاد و عسکر خان را به تسخیر کوچ که پیم نراین با بران مستولی شده بود تعیین نمود و خود بجای خضر پور روانه  
 و در حسم رمضان ششم سال جلوس مطابق سنه هزار و هفتاد و سه هجری در دو کروی خضر پور در گذشت و در تاریخ صبح صادق است  
 در سنه بالنصد هجری در دیار بنگاله راجه بود که اورا لکهن گفتندی و بیند و نشسته ریان مالک نیک اطاعتش کردند و در سنه بالنصد هزاره  
 همسری فوت کرد و نزل که جمله بود بر تخت نشاندند و چون ایام وضع حمل نزدیک رسید بنحان گفتند که اگر بعد از این بدو ساعت مولود  
 او متولد شود هشتاد سال بادشاهی بعد از کنه زن فرمود تا پای های او را بسته بکونار آویختند و چون ساعت موعود رسید فرود گفتند  
 پسر زائید و در شش از شدت الم در گذشت و کپرش را رانی لکهن خواندند و چون بسن تمیز رسید بعد از او و سلطنت کرد و کسی را از آنک  
 رویه که نه بنشیند و چون عمر شش هشتاد سال رسید بنحان گفتند نزدیک رسیده این مملکت بفرست سلیمان در آید و آنکه برین دیار استوار  
 شود و مرده بود که چون برپای ایستد و دست بازو گذارد از زانوهای او بگذرد و راجه کسان به بهار و آخند و فرستاد و فرستادگان شخص کردند  
 و این علامات در محمد بنختیار خلجی یافتند و دیگر سال محمد بنختیار برانبار استیلا یافت آورده اند که محمد بنختیار خلجی مرده جلد و فرزانه بود و در نوین  
 بدرگاه سلطان شهاب الدین غوری پیوست و خواست که چاکر شود عارض سپاه بسبب کوتاهی قد و قامت و ضعف تن قبول نکرد او  
 بهند افتاد عثم محمد بن محمود در خدمت علی ناکورس بمرمردی علی ناگوری از امر قطب الدین ابیک بود و فتوح اقطاع داشت که سید  
 بجای محمد بن محمود و محمد بنختیار بمرمردی و با او بود تا که محمد بن محمود در سر که کفار شهادت رسید محمد بنختیار جانشین عم گشت و با کافران  
 آن حدود از مهاکد و برآورده استیلا یافت و به بهار تاخت و غنیمت بسیار آورد و در شجاعت او بیشتر گشت و قطب الدین ابیک رسید

این چنین است که از آن زمان که در  
 دست و گذارد و در دستش را  
 و گذارد و بنده آن سو داشت

قطب الدین پیر او خلعت فرستاد محمد بختیار مستطیر شد و لشکر به بار کشید و برگشت و باز گشت و نزد قطب الدین ابیک بیملی رفت و اعزاز یافت  
 بزرگان درگاه برو حد بردند و قطب الدین گفتند او را عزم جنگ فیل است قطب الدین اورا ازان سوال کرد محمد بختیار بزان به نمود و بر  
 برزم فیل آورد و بیک گرز که خرطوم فیل زد فیل بزمیت رفت و قطب الدین اورا خلعت خاص داد و امر کرد که امر اسه خود را علی قدر تمام  
 صلح دهند مالی و افر با رسیدن تمامی آنرا هم در مجلس ایثار کرد و بالتشریف سلطانی باز گشت و به بار شد و درعب او در دل کافران بنگاله  
 جا گرفت محمد بختیار در افنی و تسعین و خمس ایامه با بیخار قصد سنده کرد و با یازده هزار سوار از ناگاه در رسید و حرم سرای لکمر رفت  
 رای از پس سرای بگریخت سپاه محمد بختیار از پی در رسیدند راجه بجنگنا تمه گریخت و در همان سال در گذشت محمد بختیار سنده به خراب کرد  
 و لکنهی آباد ساخت و چتر برگرفت و خطبه سکه قایم کرد و مال بسیار در خدمت قطب الدین ابیک فرستاد و در پانصد و نود و هفت هجری  
 سائر بنگاله غبط کرد و خواست که ترکستان و تیت را تصرف آرد لاجرم باده هزار سوار از راه کوچ متوجه آن دیار شد یکی از رؤسای کوهستان  
 که میان کوچ ثبت است بزمیت آمده سلمان شد و او را علی شیخ گفتندی وکیل محمد بختیار گشت محمد بختیار بشهری رسید که از او بزرگوار  
 گفتندی و پیش ازان آبی بود و غرضش سه برادر گنگ و بالایی آن آب پل بسته بودند بستی و در دوطاق که در عهد ضحاک یا فریدون  
 چون گرشب از اجداد رستم بن زال از زمین باز گشت و با تجار رسید آتشرو آن پل نهادند و از همان راه بهستان آمد با کجایه محمد بختیار  
 از آب گذشت راجه کامرو ب یاد گفته فرستاد که اسبان بازرگودی دیگر سال شیر و با ششم محمد بختیار به شیند و شانزده روز در جبل رفت  
 و بقلعه رسید و محاصره کرد جمعی کثیر از طرفین به قتل رسیدند و چند س از ابالی آن دیار بگریختند گفتندی در پنج فرسخ از تاجا شهر است  
 که از آنرا هم طغی اندر پنجاه هزار سوار آنجا موجود اند هر روز در بازار آن شهر هزار و پانصد سبب فروخته می شود و محمد بختیار از آنجا باز گشت و  
 در آشنای راه آذوقه نایاب بود لشکر آتش سبب میکشند و میخورند چون به بل رسیدند و دوطاق ازان ویران دیدند محمد بختیار متبگام  
 رفتن آنجا دو سیر گذارشته بود ایشان با یکدیگر مخالفت کرده ترک محافظت نموده بودند اهالی کامرو ب آمده آنرا خراب ساختند چون  
 عبور از آب سعد نمود محمد بختیار به چخانه که در آن نزدیکی بود پناه برد راجه کامرو ب در ضعف سپاه او آگاه شد و با لشکر عظیم کرد و چخانه فرو  
 گرفت محمد بختیار بکیا زحله آورد و ایشان را بکشت و بکنا ر آب آمد سوار می یک تیر پرتاب و آب رفت دیگران در آب رفتند و نشستند  
 که پایاب است یکبار در آمدند و چون بیشتر رفتند آب بیشتر بود اکثر غرق گشتند و محمد بختیار با ساعد و دست چند نجات یافت و بدو کویت آمد  
 و از غایت اندوه مرلیض شد علی مردانچالی از امر اسه او بخدمت محمد بختیار رفت و چادر از درویش برگرفت و بر زخم کاروان در سینه شعله  
 و دو هجری هلاک ساخت و بعد از و غریزه الدین محمد سران خلجی از اقربای محمد بختیار که در لکنه تونی نیابت داشت به سلطنت سید و علمیان  
 راجس نمود علی مردان از حبس بگریخت و بدلی نزد قطب الدین ابیک رفت و محمد و مستطیر گشت به بنگاله آمد و غریزه الدین محمد را بکشت و علمیان  
 بجای او نشست و خطبه نام قطب الدین ابیک خواند و بعد از و پسرش علاء الدین خلجی بکویت نشست و بعد از فوت ابیک خطبه  
 خواند و امرویی شجاع و جلد بود اما از عقل بهره نداشت لقل است که با هر سه رادر بنگاله بعد او مال تلف شد علاء الدین بشینا گشت  
 او از کدام شهر است گفتند از اصفهان گفت منشور بکویت اصفهان بنام او نویسد کسی را قدرت نبود که سخن گوید ندیگی گفت و الی هندیان  
 را نامی باید که خیر سپاه کند و آنجا رود و امر کرد تا مال و افر تا جرد هندیان موجب بسیاری از امرای خلج را بکشت بزان بزرگان قتالشان سانی  
 و بعد از و حسام الدین خلجی با اتفاق امیر سید سلطنت نشست و امرویی تاجر بود از غور که سکن خلجیان است بترستان افتاد آنجا و خرق پوش بود





بخوردی و بعد یسزده روز به قتل رسید بعد از و برادرش داود شاه کرانی بن سلیمان کرانی که در بنگاله بود خطبه و سکه بنام خود کرد و خود را  
 داود شاه خواند و با اکبر بادشاه مخالفت گشت و در میان که در پشته و بهار بود از قوم منور و بنیان خاندان ششم خان که در جوپور بود صلح کرد و داود  
 باغوی قتل و خان متوجه پشته شد تا لودیان را به قتل رساند لودی ششم خان را از جوپور بخواند ششم خان متوجه آن جانب شد لودی از کرده  
 خود پشیمان گشت درین اثنا داود به پشته رسید لودی با استقبال او رفت داود امر کرد که او را حبس کنند و قتل و خان خواست مراد را بگیرد و یک از  
 نوکران لودی یعنی یگر دق قتل و خان زد و کارگر نیاید پس از آن نوکران لودی را کشتند و لودی را حبس کردند لودی گفت قتل و ازین ششم خان  
 به سلامت نخواهد برگشتند آنکارا گر نیاید گفت زود باشد که به سلطنت رسد و همچنان شد که گفته بود با بچاه چون لودی شنید ششم خان  
 و ششم خان بجد و پشته رسید داود شاه لودی را بخواند و مشورت خواست لودی گفت من از قوم افغان ام هرگز نخواهم که ملک از افغان  
 بگیرم رسد لاجرم از طلب ششم خان پشیمان شده و خدمت تو آدم سزاوار نبود که مرا حبس کنی اکنون که کردی سزاوار نیست که مرا  
 به قتل رسانی و در میدان با ششم خان خا خاندان زرم کنی و باید که بعد و قول منو لان سفر و نشوی که ایشان فرصت را از دست ندهند  
 داود او را بکشت و همان صلح که لودی با خاندان کرانی کرده بود اعتماد نمود ششم خان در رسید داود به پشته متحن شد و عنقریب اکبر بادشاه  
 به پشته رسید داود بر شش نشست همراه بنگاله پیش گرفت اکبر بادشاه ششم خان را به بنگاله فرستاد داود باو محاربات کرد و ششم خان زخمی گشت  
 داود و خان منور به او رسیده که سخت و در آن سال بمصالحه اتفاق افتاد داود بعد صلح پیش ششم خان آمد و شمشیر را از او گرفت و پیش او  
 نهاد و گفت شمشیر که بران خون غریزان را زخمی می رسد نباید بخت ششم خان شگون دانست و شمشیر او را گرفت و بهنگام دل و شمشیر  
 مرصع بر میان او بست و گفت اکنون که طبع بادشاه ششمی شمشیر بر میان بند پس ششم خان او را رسیده باو باز گذاشت و چون خاندان  
 ششم خان فوت کرد داود یعنی کرد و باز بنگاله مستقر شد و خاندان بفرمان اکبر بادشاه ایالت بنگاله یافت و داود را در هند و شهادت  
 و سه میان گری و مانده و زرم به قتل رسانید و دولت افغانه از بنگاله پیر گشت و پس از چند قتل و خان که ذکرش گشت  
 بر او رسیده استیلا یافت و احوالش در او رسیده مرقوم است بالجملة بنگاله بتصرف سلاطین تیموری که در کانیه در آمد و میرے از قبل ایشان  
 ایالت بنگاله می پرداخت چنانچه در عهد جهانگیر بادشاه تا عهد محمد شاه بنیر بهادر شاه اسلام خان حبشی که ذکرش در ضمن او رسیده گشت  
 و اسلام خان حبشی و دیگر آن و سیف خان برادر عمده الملک امیر خان و غیره مبارز الملک سر باند خان که از قبل شاهزاده خطیم پشان  
 این بهادر شاه که بنگاله را بگیرش بود و جعفر خان المصطفی بر شد قلیخان که ششمی از ذکر هر دو در ضمن بنگاله مرقوم گشت ایالت آنجا رسید  
 و بعد از مرشد قلیخان و اما دوش شجاعت خان و بعد از او سر فرزند خان از پنی یکدیگر ایالت بنگاله و علی و دردی خان برادرش  
 حاجی احمد که هر دو عظم شاهی بودند بنا بر نوکری پیش مرشد قلیخان آمدند مرشد قلیخان چون ایشان را دید گفت مطنه خاطر آنست که خاندان از ایشان  
 گزند رسد و آخر چنان شد بالجملة چون مرشد قلیخان ایشان را نوکر داشت ایشان بر فاق شجاعت خان و اما دوش قلیخان قیام  
 نمودند و چون شجاعت خان بریاست بنگاله رسید علی و دردی خان را بعد چند س نفاست پشته داود علی و دردی خان به پشته متحاف و استقلال  
 یافت برادرش حاجی احمد در بنگاله پیش شجاعت خان ماند و مقرب آنحضرت گردید و اعتبار به هم رسانید و چون شجاعت خان در گذشت  
 و پیش سرافراز خان بجای او نشست حاجی احمد بنایت متغیر شد علی و دردی خان خیال یعنی بخاطر آورد و بر او خود حاجی احمد را از  
 کنون خاطر خویش آگاه ساخت گویند که حاجی احمد سرافراز خان را عیاشی و شهوت پرست دانسته به برادر خود علی و دردی خان نوشت

میا ابو موسی ریاست بنگاله بخاطر آورد و متوجه بنگاله شد حاجی محمد رسوخ و فدویت علی وردی خان عرض میداشت و گفت که  
 علی وردی خان بخوابد که سعادت قدر بسوس حاصل نماید بسیاری ازین فوج خندان رسوخ آمینوزبان میراند و هر روز از طرف  
 علی وردی خان محف و هدایا بنظر میگذرانید و او را بکر و فریب غافل ساخت علی وردی خان از شکر کلی عبور نمود حاجی احمد از طرف  
 راز مرشد آباد بر آورد و بر سوختی شکر گاه ساخت علی وردی خان نیز در انجا رسید دیگر روز با سپاه خویش سوار شد و عسکرم رزم کرد  
 سرفراز خان چو زنا چار سوار شد اکثر سپاهش را که حاجی احمد با خود متفق ساخته بود در جنگ حرکت ندید و بجای کرده پراکنده شدند سرفراز خان  
 بقتل رسید و دیگر علی از روسای بگرا نو که دلیر گنج در مرشد آباد از انیمه اوست و دیگر محمد خوش که ایشان هر دو معبداران عمده ملایم  
 پذیرش شجاعت خان بودند آماده رزم گشتند علی وردی خان که سرفراز خان کشته بود گفت که اکنون جنگ برای چیست من در برابر خود  
 شما یان را در حشمت و شوکت خواهم داشت گفتند که خداوند کشته شد زنگانی به بنامی نخواستیم و حمله آوردند سپید دلیر علی با بسی  
 کس شهید شد مهابت جنگ علی وردی خان در برابر و یکصد و پنجاه و دو بزم بنگاله استیلا یافت میر محمد باقر خان که به سببش از طرف  
 مادر به سلاطین صفویه می پیوند و وقتیکه در ایران سلطان محمد افغان غازی قندهاری استیلا یافت اولاد سلاطین صفویه را بدست  
 آورد و بکشت میر محمد باقر خان از راه دریای بنگاله آمد شجاعت خان او را قهر رو داشت و دختر خود را بقتلش داد و ایالت او را  
 با و تفویض نمود چون سرفراز خان کشته شد میر محمد باقر خان موصوف و میر حبیب که از اکابر رفقای شجاعت خان و سپهش سرفراز خان  
 بودند با اتفاق دکنیان که بر ابلی وردی خان محاربات کردند و منزم باز گشتند آخر الامر میر محمد باقر خان از حبیب جدا شد و کجا گشت  
 و قتی که شاهزاده عالی گهر عظیم آباد را محاصره داشت میر محمد باقر خان بنای پور آمد و در آن هنگام رتسم حروف در غازی پور بوده او تکلیف  
 رفاقت کرد بعد موقوف ماند و امیش عالی گهر آمد و بخشی سوم شد و چون شاهزاده در پهنه جلوس نمود و تخت نشست همه اش با که آماد  
 آمد و بیمار شد و در گذشت و چون میر حبیب فوت کرد و گوی بهوسله بفرمان راجه ساهو والی ستاره گده بزم بنگاله تا فتن گرفت علی وردی خان  
 با دکر صفاف داد و ظفر یافت و نوبتی اکثر روسای دکنیان را بنا بر مصالحه و لشکر طلبیدن و بغیر بکشت و سپاه منزم باز گشت سال دیگر  
 دکنیان باز برورش آوردند و چنین هر سال میافتند تا آنکه علی وردی خان از دست دکنیان عاجز آمد و بار گنجی صلح کرد و او را  
 و جوته بنگاله با و داد و چند می سلطان نشست و در گذشت و بعد از او سراج الدوله بن زین الدین احمد بن حاجی احمد که از پلین آئینه بگم  
 نبت علی وردی خان متولد شده بود و علی وردی خان سپهر داشت و او را ولیعهد خویش گردانیده بود و بجای او نشست گویند که  
 علی وردی خان بنگام رحلت سراج الدوله را وصیت کرد که زنیار با انگریزان مخالفت نکنی و ایشان را انجیال ایشان گذاری و دیگر  
 آنکه مخالف نگذاشتی میر محمد جعفر خان شوهر همیشه من هر چند گفت که اکنون مخالف نمی بینم اما از دهر بسیار باشی با حجامه سراج الدوله در  
 ایالت خویش لشکر بنگامه کشید و انگریزان را از انجا براند و در آن شهر گماشته خویش بگذاشت و میر شرایاد مر اجبت نمود سال دیگر  
 انگریزان کشتی های خود را به کلکته آوردند و گماشته های سراج الدوله را از کلکته برانند میر سراج الدوله متوجه کلکته شد انگریزان آماده  
 حرب گشتند و با میر جعفر خان در ساختند سراج الدوله رزم کرد و منزم باز گشت و مجال اقامت در مرشد آباد ندادند و او را به گشت  
 بالاخر بدست میر محمد جعفر خان گرفتار شده به قتل رسید انگریزان میر محمد جعفر خان را بکومت بنگاله و عظیم آباد نشاندند میر محمد جعفر  
 بریاست رسید و هدرین اثنا شاهزاده عالی گهر که رزم نرا این ناگفته پسته را از میر محمد دوم در پهنه محاصره داشت میر محمد جعفر خان سپهر خود

صادق علیخان عرف میرن را با فوج کثیر و جماعه انگریزان بطیم آباد فرستاد میرن با علی گهر رزم کرد و طفر یافت شاهزاده بشورت کاملان بخا  
 راجه پٹن از راه چهار کهنه به بنگاله شتافت تا میر محمد جعفر خان که در بنگاله بانگ سپاه استقامت میداد بدست آورد میرن بدو تعاقب  
 شاهزاده پرداخت چنانچه یک منزل پست غیرت میر محمد جعفر خان باستماع توجه شاهزاده از مرشد آباد برآمده بمنکل کوٹ رفت عالی گهر  
 به بروان شتافت میرن میر محمد جعفر خان پیوست شاهزاده عالی گهر باز از راه چهار کهنه مراجهت به پٹنه کرد و در خلال این احوال  
 خادم حسین خان که از قتل میر محمد جعفر خان در یوزینه بجاگوست می پرداخت بغی کرد میرن عبور گنگ نمود و خادم حسین را از یوزینه  
 براند و متعاقبش پرداخت و پنجهست که خادم حسین خالی بود سر کرده بجانب پٹنه شتاب و قریب رسیده بود که او را پیر کند درین اثنا میرن بصافه  
 افتاد و بلاکش کرد سپاه میرن از تعاقب خادم حسین خان برگشت و در شیش شمس الدوله انگریز صاحب کلان کاکته که با میر محمد قاسم خان باو میر محمد جعفر  
 دوستی میداشت بمولودیداد میر محمد جعفر خان را از حکومت بنگاله عزل کرد و میر محمد قاسم خان را بجاگوست آندیا رنشا ند و احوال میر محمد قاسم خان در زمین  
 گذشت و چون میر محمد قاسم خان نریاست بنگاله برخاست انگریزان دیگر با میر محمد جعفر خان نریاست بنگاله نشاندند و بعد از دوام ریاست بر پسر  
 شجره الدوله گذشتند و پٹن بعد از دو برادرش سیف الدوله بن میر محمد جعفر خان نام ریاست نهادند و دو سال حکومت کرد و بغیر چک در گذشت و اکنون  
 هزار و یکصد و نود و پنج خیریت مبارک الدوله بن میر محمد جعفر خان ریاست بنگاله است و صاحبان انگریز شاهزاده لک و پیر سالیا نشا بر اخرش میدهند  
 و منصف یوانی بنگاله از طرف عالی گهر بنام کمپنی است کلکته نیر در شریعت مشرق بنگاله ماکل جنوب و از مرشد آباد شت و در منزل میان مسافت دارد  
 و اکنون آن شهر سیست و رعایت و سعادت و آبادی و عمارت عالی و قاعه استوار میدارد و همه اشیای جهان در آنجا موجود بالفعل  
 و در بنی خشتگاه هندوستان و مسکن انگریزان است و صاحب کلان کلکته بر تمامی صاحبان انگریز تا بنگاله و ما تر گنده و نیس گله  
 که متصل شاه جهان آباد است فرمان رواست و پیش ازین کلکته آبادی مختصر داشته میراج الدوله نیر علی وردی خان در عهد  
 خویش انگریزان را از آنجا راند و باز انگریزان بران سستولی شدند چنانچه در زمین ملیار و بنگاله گذشت از ان زمان آبادی و رونق آنجا  
 روی ترفیع دارد و پٹنه که عظیم آباد نامند چون بعد از عالم بهادر شاه ابن عالمگیر صوبه مذکور بجایگه و اقطاع شاهزاده عظیم الشان بوده و پٹنه  
 ستم گردانید اکنون دارالحکومت است که در زمان پیشین بهادر دارالحکومت بود چنانچه در دفتر پٹنه رصوبه بنارعی نویسد با لحاظ  
 پٹنه شهر سیست بزرگ که بر شمال آن دریای گنگا بر متصل بگذرد در قسم حروف آن بهار مراجهت بوطن کرد و پٹنه رسید و با شاه نعم  
 درویش که در ان عصر رانند شت ملاقات کرد و ستاده چند از تصوف و طریق بزرخ پرسید شیخ فرمود که جلونه بزرخ سیکند گفتم به شغل  
 صورت مرشد را گاه گاه بروست رست خیال سکیم فرمود که خود را بنفتم بر صورت مرشد اندیشم باید کرد و خود باقی بماند نیست قافی اشخ  
 و الرسول و قافی الله الحق که رست فرمود شاعر گوید رست گر در دل تو کل گذرد کل باشی و در بابل بے قرار بابل باشی و تو جزو  
 و حق کل است اگر روزی چند اندیشه کل پیشه کنی کل باشی و کسی کرده از پٹنه جانب جنوب در دهن کوه گیانا نام جاسیت  
 که بعد بنمود است آبادی مختصر دارد و حسن اثاث در آنجا زیاده از ذکر است و در عظیم آباد باستان بسیار گرم و پرستان قریب باعتبار  
 باشد و کساری نام غله تیر آنجا بسیار بود و این بلاد اکثر اکثر در بار سبز و شاداب باشد و با دند کمتر و زود غله شالی خوب پیدا  
 میشود و آب تباری و نیکو درگ قبول خصوصاً کمی و میوه کهنل نهایت بزرگ که کس آنرا بردارد آنجا فروان پیدا می و از دوار دریا  
 این بلاد گنگ بود و سون از جانب آمد و دجله و نریده از یک بویه نزدیک گده خوش میریزد و نریده بجانب دکن میرود و سون دجله



جانب شمال آمده بنگاه داخل شود و سر جوار کو سپار آمده نزدیک شهر گنگ می پیوند و گنگ نیز از کوه شمال می آید و متصل حاجی پور  
داخل گنگ می شود و گویند که تا جیل کرو و گنگ سنگ سالک رام بر می آید که هنوز در آن سنگ اعتقاد سست تمام است و نزد  
رستم حروف سالک رام سنگ موسی است و این سنگ نجاک که هر دو سیاه میباشند و گویند که چون سالک رام را بشکنند مقدار طلا  
از آن بر می آید و آن سنگ اکثر نکست به دست می آید چه طلا از آن گرفته باشند و سنگ سالک رام مختلف الشکل و متنوع الاوضاع  
بسیار از آن پیدا می شوند و در بعضی سوراخهای و در اندرون خانه های ستون دایره در اکثر و دایره تو بر تو که آنرا در منبری چکاندند و آنکه  
از آن طلا بر آید با اعتقاد هنوز از زمان کجی نراین خوانند لیکن ازین قسم کمتر است آید و دیگران با سامی های مشهوره اعتقاد  
به بنود بسیار پیدائی دارند و دیگر گرم ناسا از کوه جنوب آمده و در گذر جوار سالک رام ملحق شود و این نیز از جنوبی کولا آمده در پشته  
گنگ داخل شود حاصل آنکه مقدار دو دور نای خور و بزرگ از جنوب و شمال گنگ اتصال یافته در یامی کلان می شود و دیگر رودها  
خورد و بزرگ را شمار می هست طول این صوبه از گنجی تا تپا سار یکصد و سست کرده و غرضش ترتیب تاکسا جنوبی و صد کرده شرقی آن بنگاله و  
غربی آن آله آباد و از شمال و جنوب آن کوه بزرگ سر کارش بهار و حاجی پور و منگیر و سارن و سارن و نر بهست در تپا سار و غیر  
شتمل بر صد و چهل محال سست و بهشت کرد و در بهشت لک و سی هزار دام بود و دیگر شهر مختصر است در عهد محمد اکبر بادشاه راجه لودرل آنجا  
قلعه گلی ساخته بود شاهزاده محمد شجاع ابن شاه جهان بادشاه بر دریای گنگ سمت جنوب قلعه سنگین با کاخهای کربن عمارت نمود  
در نظامت میر محمد قاسم خان شهر مذکور کمال آبادی سیداشت و بطرف مشرق آن شهر بمقاصه قلیل از دریای گنگ تا کوه سمت جنوب  
دیواری کشیده اند و در آن نهاده و آنرا تیلیا گدھے می نامند و سرحد بنگاله می شمارند و درون قلعه چاه است که در قلعه در یک سال کمتر  
بوقت تعیین از آب آوار سار و سر و دگوش ساکنان میر سید هر چند آنگز از آن و دیگر دانایان در ظل این معمارت در دنیا میند حاصلی نخریده  
نی شود و با اعتقاد شهر آسایش گاه شهید است و بحوالی چاه مسطور مقابر بسیار است الغیب عند الصد و از سر کار مذکور در آن کوه چهار کشته  
مقامی است منسوب بهاد و یو و مشهور به جیها ته زیارتگاه بنودان در هر سال روزی معین بر همان و دیگر اقوام مختلفه بنود از هر دو  
آب گنگ می آرند و از آن آب او را غسل میدهند و مجاوران آنجا بر سر گرم بازاری از خود خطی نوشته و آنرا مالی جیها ته نامیده بر سر یک  
آر بنودان معتمدان مالی یعنی دستک نرند آن چاره بهر طور یکد باشد آن مبلغ را ادا نماید سرکار تر است از دیر باز دارالعلوم کتب هندی  
بوده آب موانک می دارد و طرف شمال عظیم آباد واقع است و جغرات آنجا از لیک الزمره و واقع نامند و رسم است که آنجا آب را در شهر  
سیانند و اگر چنین کنند ضرر عظیم بدیشان رسد و گاوشین آنجا قومی الحال بود که شیر آنرا شکار نتوانند کرد و هنگام بزرگال آهو و گوزن و غیر  
به سبب کثرت بارش از جنگل و دشت آبادی در آیند و مردم آنرا شکار کنند جازن و سارن و دیگر کار بفر طرف شمال دریای گنگ  
در جازن غنیمت باشد را در زمین قلیه نارنده بریزند و بی زحمت کشتار بر آید و در جنگل آن فاضل دراز بسیار بود و سرکار سارن قصبه است  
سیوان نام و بر اتصال آن آبادی گنج علی گنج از انبیاء راجه علی بخش فاروقی است که در آن مجمع فضلا و علما و عرفای قصبی بوده و اتمشه با و  
و استغنه و بار شرقی و شمالی مخصوص اجساد و متفرقات مانند مس که از نیال آرند و دیگر رصاص و آهن و غیره متفرقات چون زرنخ  
اصفر و احمر و کبریت و غیره لبنایت پسندیده و از آنجا باشند و شتر از آنجا هفت منزل می گویند و اکثر مردم آن نواح بد آنجا آمد و شد میدارند  
رستم حروف یکد و سال پیش راجه علی بخش بسر برده اوقات شبانروزی او به کرد و فکر و اشتغال بدرس مثنوی مولوی روم و تپا

در آن

قرآن مجید و موم و معلو و معمود و دیر و از فقر و تنگدستی حالتی داشت و از شجاعت و مهت در آن قلعہ نظیر او نبود و اکثریہ تفصیل آن برادر  
از مطلب بازی مانند یک احوال انکسارفت چه در موسم برسات از یک تا صد و از صد تا هزار سوار و پیاده بی روزگار در انجامی آمدند و می  
خواستند که برسات اینجا بر سر قبول میداشت و گاه و بانس و غیره اسباب چنانی بآنها می بخشید و وظیفه هر روزه سه سوار چهار آنه  
پیاده یک آن از لبال جنس مقرر کرده میداد تا آخر برسات آن جاری بود و طرفه آن که ده و دوازده هزار سال تمام او را حاصل بود و خارج  
بنایت مختصر داشت همیشه مقروض می ماند از آنجا است که گفته اند مهت بدل است نه بال رجتاس قلعہ بر فراز کوه رفیع دارد که گذاره  
بران و دشوار بود در کمال وسعت و استحکام که در هند مثل آن نباشد و آن از بیمه راجه مهت بن سنکل است و سنکل معاصر کیکاؤس  
کیانی بوده و احوال سنکل در شاهنامه فردوسی مرقوم است و از فراسیاب والی توران او را بطبع ساخته ببنگ کوه هابون بنقاد  
در ویتی بردست رستم بن زال فرستاد که بقتل رسید با تلمبه بر جا که در آن قلعہ خمر سه چهار دره کنده آب خوش طعم از آن بر آید انگیزان  
که در قلعہ کشائی سه آید روزگار اند چون قلعہ رجتاس را دیدند گفتند که این قلعہ از جنگ بدست نه آید مگر بقریب و صلح و تیرا و تیرا  
گویند که هابون بادشاه جهت استقبال شیر شاه افغان که بر بنگاله و عظیم آباد مستولی شده بود عازم بنگاله گشت شیر شاه شهر کور بنگاله  
دوازده چهار کشته به بهار آمد و نامه براج رگبیس صاحب رجتاس نوشت که خنایین و عورات ما را در قلعہ جاوید تا با طر جمع برفه نمود  
پروازم راجه در خنایین اطلع کرد و بان رضا داد شیر شاه هزار محفه ترتیب داده در هر یک مودی با سلاح نشاند و در محافه چند کشتی می برد  
زنی چند راجا داد و با تقدیر در آورده با سه نذر بر سر نهاد و هر یک را چوبی بجای عصا بدست داد و بقلعه فرستاد و مردمان راجه چند محفه  
که پیشین پیش می بردند تفحص کردند زنان و بدند کسان شیر شاه با کسان راجه گفتند که لایق نباشد که بیگانگان زمان خداوندان ما را ببینند  
راجه ملازمان خود را در تفحص مانع آمد محفه های مردوزن چون به قلعہ درآمد مردان از محفه یا شمشیرهای کشیده برآمدند و مردان را با چوب دستی  
یا ایشان یار شدند و روی بسیاری راجه نهادند راجه بگریخت و از قلعہ بیرون رفت و قلعہ بدست کسان شیر شاه آمد کپتان جوانان  
اسکات احوال شیر قلعہ شیر شاه شاهنامه که در عهد محمد اکبر بادشاه عباس بن شیر علی شروانی تالیف کرد و بار اقم می فرمود که شیر شاه قلعہ  
رجتاس را بوسیله برهنی که پیش راجه رجتاس معتبر بود مبلغ داد بگرفت بشرط آنکه چند کسان راجه هم در قلعہ باشند عیال و اموال  
شیر شاه خوشی راجه داخل رجتاس شدند مردم راجه چندی موافقت گذرانیدند و بالاخر قفسه شدم مردم شیر شاه کسان راجه را از قلعہ براندازند  
در شیر قلعہ روایت اول از محفه و غیره فرستادن مرقوم است غلط است و رجتاس دیگر در صوبه لاہور است سرکار راجه شهریت بغایت  
خوش آب و هوا و مژده منزل از عظیم آباد سمت جنوب واقع است و سیوه چرخ و نار جیل در آن ضلع از آن باشد و دود منزل بهار جنوب  
کوه بر جوست و در آن کوه معدن طلق سفید است که از انجامی آرند و از آن فرو شدند و راجه آنجا کامگار خان کچک نهایت پیاده و دست بود  
در مسوده و نواده می نشسته و او آنست که بخدمت شاهزاده عالی گوهر بنگام شاهزادگی اعتباری عظیم داشت و در محاربات عظیم با بایزید  
کوشش با سه بلوغ نموده میر محمد قاسم خان در لطافت خویش او را اخراج کرده و آن ضلع را بفتح زلوه خویش ابو علی خان داد بعد از  
یک سال او را عزل کرده بفراده دیگر مرزا اسد اللہ خان ابن محمد حسین خان تفویض نمود و او را به هزار سوار بدانجا فرستاد و در اقم حروف  
را بخشی او ساخت راجه کامگار خان سمت جنوب برآم گد و از آنجا ببنگ پور رفت مرزا اسد اللہ خان در نواده و مسوده سنکل  
گشت و بتعاقب او شتافت و بعد از یک ماه بقطع مسافت کوه با و همیشه با می سنکل متصل گشت و بخت رسید بهرام گد و باز گشت

و چون بدانجا رسید شهری مختصر و بد که اطراف آن کوستان و بامین آن قطع زمین وسیع و مقلع در آن آبادی رام گد بود و فوراً بقات از آن  
و تاراج و مانند آن و قاعه از سنگ و گچ بنایست استوار بر فراشته و درمی از بهشت خوش باستانه روین آنجا گدشته و بالاسه آن چو کشتی  
مختصر ساخته و آن قلعه چهار برج داشته مرز اسد الله خان مجامع آن پرداخت ساکنان قلعه قومی بدل خود راه داده و روز دیگر هنگام  
شب بگریختن مراد را آنجا محافظان گداشت و تا یکماه به تاخت و تاراج و کسب آن فراخ پرداخت در خلال این احوال هر چهار برج و دروا  
قلعه مجموع پنج جاقب زده و باروت در آن انباشته آتش داد و همه را بر انداخت و آن مثل تلی خراب شده بود و چون غله رو کس  
نهاد از آنجا مراجعت کرد و از راه گمانی اندر به حربه و کرمه در شش روز نیوده آمد و اینطرف گمانی اندر به حربه و کرمه آتشاک را از راجه رام  
انزع نموده متصرف گشت و در آنجا قلعه خام لغایت استحکام احداث کرد و نام آنرا اشل اکثر بگذاشت و انایان بقبال بد گرفتند و مختصر  
آن میر محمد قاسم خان از انگریزان منزه شد و مثل اکثر کس که گمان در اغان نمود و بعد از نه رهنیت میر محمد قاسم خان به کار گماران  
از آنجا گد برآمده بر ملک خود استقلال یافت میر محمد قاسم خان موقع کمک پیش وزیر المملکت نواب شجاع الدوله شتافت و راقم حرف  
بعارضه جاری در برابر ماند بعد از اعتدال مزاج بر طبق معرفت سابق و سلوکی که والد رتسم بانا مدارخان برادر کار گمارخان بهند فرست  
بادشاه در وقت لغایت پخته یکبار از المملک سر بایند خان کرده بود و باراجه کار گمارخان ملازمت کرد و او عنقریب بمرض اسهال در گذشت  
راجه در ثعلی خان ابن نامدارخان برادر کار گمارخان بجایش نشست و سلوکی شایسته با راقم الحروف نمود و یکسوم سال آنجا اتفاق افتاد  
افتاد و اثنای آن خان را کار از کشاکش انگریزان رونق نگرفت موده اوراق لغایت بلکرات و عظیم آباد رسید و نور الحسن خان این خوش خان بلکراتی است  
که بر فاق راجه شتاب را می آنجا اقامت کنم پذیرفتیم از پخته سافت کرده بر دولی دریا آباد و عظمه صوبه آورده آمدیم با محب یک رنگ مرز او  
صاحب برادر حیدر بیگ خان که از جانب وزیر المملکت شجاع الدوله بهادر از باره بنکی تا اکبر پور سر پور عامل بود ملاقات نمود مرزای موافق  
سلوکی مناسب نمود و سپان را در آنجا گدشته و آنرا و اثر جمعی نزد میر محمد قاسم خان رسیدم و زیاده از سابق مغرور گم شتم با جمله  
برسم انهر در ملک بهار لغایت پسندیده مشاهده و ملاحظه رفته و آنچنان است که زمین مثل تالاب و سنگها حفر کنند و بار لغایت یکا قد آمد  
و زیاده بران بعضی پنج شش کوچه راه گذار بران باشد و پشته و مانده می بینند هنگام برشکال آب از کو بهار و صحاری آنجا جمع شود  
و آن آب در فصل بهار و دیار سالیکه بارشش کثرت بود صحت زراعت کنند سهمنه لون شهرت مختصر و بقره شیر شاه افغان که مملکت بهارستان از بایان  
انزع نموده بود آنجا واقع است در میان تالابی فراخ که آتش لغایت عمیق است و جهت آمد و شد مرطوبی بران بسته بود و وقت لغایت میر محمد قاسم خان  
بکشته شهر یعنی رفته ایشان نقود خود را در بقره گذار شتند و ذوق از آن بل شکستند و اکنون مردم آنجا شش ششسته می روند و رتسم حرف آن شهر  
سیا و تاشا کرده و بعد از آن اثنای ختر از قوم افغان لودی ساکن سهمنه لون بکلج در آورده و در بلکراتون از بقره مشوال پیش از طلوع آفتاب دراز  
و یکصد و نود و جری پسری متولد شد و بر طبق مشاهده رویا فشره بلام سیمه سیمی با شش محیی دلقرن تانج تولدش یافته هر چند این حکایات از سیاق  
تاریخ نیست اما اکثر از واقعات حالی مرقوم است از آن قبیل است لغت در سهمنه لون از قدیم قوم بهوج پوریه میغند و چنانچه در عمر فرخ میر بادشاه لغات  
عظیم آباد یعنی میر طبرخان بشرط استیصال راجه و بهوج پوریه که حلقه شروان بکثرت خزان عساکر معروف و معروف بوده بسیار المملک سر بلخان قهر  
سر بلخان که لغات آله آباد شت از آنجا مغرول شده بدان جانب شتافت و برشکال در پشته گذارید و بعد لغتسای برسات داده مرز سواران  
والد رتسم هر دو شیخ محمد افند غازی پوری و مقدمه روان ساخت ایشان که باقیان یکدیگر دوسه مترل پیش پیش میسر رفتند باراجه

دیر عمارت کردند و در آن هر عمت دادند و آخرین هر عمت او در جنگل پیروند واقع شده چه از بسیر و غیره جاها و بناهای هر عمت خورده با عمت  
 سی هزار سوار و پیاده و در جنگل بدو نه اقامت کردند مقدمه بر بلندخان چون اینجا رسید راجه بایره جدال و قتال برافروخت چو یکپا  
 روز باقی مانده بود سپاه راجه تفنگ با دست گرفته صفت بعضی جنگل برآمده بر والد رستم و شیخ عبدالعزیز که در میان ایشان یک تیر تیر  
 سفاصله بود حمله آوردند سپاه سرداران ارگانه های تفنگ بسیار خسته و شکسته شدند تا بپوشش گنواران نیاورده هر عمت خورند  
 سرداران با سعد و دی چند ثبات و زینند یک ضرب توپ در غول والد رستم و ضربی دیگر در غول شیخ عبدالعزیز و از غول سس ریزه با  
 آهین تیرا مینکه آتش دادن باقی بود گوله اندازان آنرا در میان گذاشته گریخته بودند یک دو کس از سواران تفنگ انداز قوی  
 بران یقین شده انتظار وقت می نمودند تا گنواران باراجه و شیرشادان و فرخان نیز رسیده بودند آنگاه سپاهیان آن هر دو توپ  
 سردادند و بدان زرم از سپاه راجه از کشته بایسته باگشت و بقیه السیف جنگل خریدند از اتفاقات یک فلو سس بر سینه راجه دیر رسید  
 رؤسای مقدمه بجوشش فتح را منتقم نمکاشته بتعاقبش نبردافتند و شب را آنجا ترس و خوف بسر بردند چه مردم آن وقت نقل میکرد  
 که نه گام شب از جنگل کرم شب تاب که می درخشید مردم را گمان بود که جاگی تفنگ است که میدرخشید و اندیک بر سر شخونی می آمدند چون  
 دم صبح شد شیخ عبدالعزیز و شیخ آله یا جنگل درآمدند مردم و اسبان بسیاری افتاد و دیدند از ایشان تفحص احوال راجه دیر نقل کردند  
 یکی گفت که او بر سینه زخم کاری از گولی میدارد و یک ماه در تعاقبش پرداختند و او را به قتل رسانیدند و حکایم موفور اجماعت هطق  
 بدست آوردند و اکنون در وقت انگریزان سید نور احسن خان بگرامی برگشته سسرانوں را ناچار گرفت و تمام بهون پوریه را رستمال  
 ساخت آله آباد و کتب منهدان پیاک و پیاک نامند و راجه فوراً از خوشان راجه کمایون که بر قنوج استیلا داشت پیاک دارالملک او بوده و  
 در عهد او سکندر روی ستوجه منهد شد او در عهد و سر منهد با او صفات داد و او ایر شد سکندر ظفر یافت و پس از آن سکندر از راه بنگاله  
 بچین شتافت چنانچه در سکندر نامه گوید که جو فارغ شد از کینه قوریان که کمر بست بر کین فقوریان با جمله تمام صوبه آله آباد  
 آب و هوای خوش دارد و گل صوبه فراوان می شود و زراعت نیک و نرخ غله و دیگر اجناس از آن باشد و بارچه جویند آنجا نام  
 طول آفتوبه از جنجوتی تا کوچوریک صد و شصت کرده و عرضش از گذر دریای جوساک گنگ است تا گام پور یکصد و شصت کرده و شرقی  
 آفتوبه بهار و غرنی ان اکبر آباد و شمالی اوده و جنوبی اندوگده و سرکارش غازی پور و رانیه و چار و بنارس و جویند و کاتنجر  
 و اربل و کنوار نامک پور و شاه پور و غیره شانزده سرکار مشتمل بر صد و چهل و هفت محال و در آن خاش نی و هفت کرد و هفت هزار  
 است و قلعه آله آباد از قلاع صغیر منهد است از منیه محمد اکبر بادشاه که در میان گنگ و چین قلعه سنگین مثلث شکل با کاهمای رفیع  
 بساخت و صراط عام که بزبان هندی مانده گویند بر ساحل گنگ به سبب تا آب طغیانی کرده شهر را مسرت نرساند و بر مانده مذکور شهر  
 طرح انداخت و آله ابابس موسوم ساخت و شاهجهان بادشاه نیره محمد اکبر بادشاه در عهد سلطنت خویش آن شهر را با آله آباد  
 موسوم نمود و قتی که پیش راجه نول راسه نائب صوبه اوده و آله آباد کاغذ نقشه قلعه آله آباد معمارات و غیره از آنچه در آن قلعه  
 تعمیر فرستد در عهد محمد اکبر بادشاه کشیده بودند و در آنم حروف در آن مجلس حاضر بود در آن نوشته بودند که مبلغ دو کروڑ و  
 چند لک هزار و صد و پیه که تعداد هر یک اکنون بنا بر مرور و مرور از یاد رستم رفته و عدد دو کروڑ و سه آنه بنیاد مانده در تعمیر آن خرج شد  
 و نیز مرقوم بود که در آن وقت فی رومیه بنجاه و دو تنگه خام از مس راج بود و با جمله دریای چین از جنوب قلعه بر متعل بنویار او یکدزد

و دریای گنگ از جنوب مفتح پیاپی و شمال قلعه بسافت دو کوه میماند و میل کلی بطرف جنوب کرده است بسافت نیم کرده تخمیناً  
 از دیوار شرقی قلعه واقع است و در موسم خشک آب گنگ طغیانی کند و بنیای قلعه و مانده می آید چنانچه آن روی آب جانب شرقی باقی  
 جوسی درگاه شاه تقی پهلوان است و این طرف منرب شهر کهنه که آباد واقع است و دریای گنگ متصل دروازه تربیتی که یکی از دروازه  
 جنوبی قلعه است دریای چین میریزد و گویند که از قلعه چشمه برآمده در میان هر دو دریا میگذرد و آنرا سرستی می نامند و توننی ترش گو  
 ۱۱ در کتب هندو آن برآمدن سرستی از اینجا مذکور نیست مگر در زبان عوام و دیگر در قلعه سرواپه است که خیال پوری نامند شغفیکه برای تمام  
 انجام و در آن بر بنی چرخ بدست گرفته اوراد و آن سرواپه می رود و طرف آن عمارت سنگین سیدارد و تاجا جاس می بود که آنجا یک  
 درخت برگه خشک است بی شاخ و بی برگ و بر متصل آن در یک است که آدمی بدشواری در آن تواند رفت زن برهنه و اورا آماج بار  
 سخنان چند بر زبان گفته بر میگردد و گویند پیش ازین در ویشی جوگی با شش دروغن بسیار درین نیجه رفته بود و باز نگریه و در تمام حروف  
 شهر آله آباد را که دیده اول در سن پانزده سالگی همراه سوار الملک سر بلند خان که در آن هنگام جهادنی سر بلند خان و بیای سپه دار خان  
 و بی سال دیگر در بیای سلطان خسرو بوده بعد از آن در نظامت پسرش شاه نواز خان که از طرف پدر نائب آله آباد بود هفت هشت سال  
 آنجا بسر برده و بعد از آن همراه راجه نول راسه و دیگر بعد از شش شدن راجه نول ای می و اینجا بود و قتی که احمد خان بگش فرخ آباد سه  
 وزیر الملک منفرد جنگ نواب منصور خان را بعد قتل راجه نول راسه فرستاد و او و تمام آله آباد آمد بقا الله خان و برای پرتاب سنگ  
 وزیر علی قلی خان الفخاطب بحد قلی خان و در آن قلعه متحصن شدند احمد خان بجای قلعه پرداخت و بر بنی سنگ راجه پرتاب با احمد خان  
 متفق گشت و احمد خان چون شنید که وزیر الملک با مله را را و کندی با شهادت هزار سوار متوجه فرخ آباد گشته و عنقریب رسیده بعد بخلاف  
 و چهار روز از پای قلعه کارنا کرده بفرخ آباد شتافت را قمر حروف رفاقت بقا الله خان و دیوان موصوف و در قلعه متحصن بوده آنوقت  
 قلعه را بسیار سیر کرده قلعه مذکور را از اطراف چهار طبقه دارد و عمارت طبقه از آن منازل و سقف پیرا و عمارت طبقه چهارمی نامید است  
 بسبب آنکه از مدت با برور با سه آن عمارت گل و خاک چندان افتاده و از هر سو پویشیده و پنهان گشته و مانده زمین گشته و گیاه بر آن  
 رسته و زری از یکی ساکنان منازل دوم بود یعنی در اینجا می ماند طعام بخت و خاکستر با خاک گشته و سوراخ که زیر آن  
 عمارت بود بر بخت و بد است خود آنرا در تابان بروقی طرف دریای چین انداخت و روز دوم هنگام شب آن آتش قوی گشت به  
 آنجا و خیزه میزد بود و آن بسوخت و زبان شعله زدن گرفت و از درون با و نیز گشته های قلعه سمت دیوار جنوب که بر ساحل آن بود  
 شعله مانند شعل بر آمدن گرفت و دو سه شبانه روز همچنان ماند که شب چرمان عیسی می نمود و بر وزیر از دو چیز مرئی نمی بود  
 بعد از آنکه نیک سرودند زمین آنجا را حفر کردند و با آستان سنگین برآمدند که زیر خاک پنهان گشته بودند مردم اندرون قلعه منازل  
 با سقف های سنگین دیدند دریا قلعه که اطراف قلعه همچنین عمارت دارد چند جای پلوسه آن حفر کردند هر جادری برآمد و اندرون غیر  
 از ذخیره همیشه نبود و بغایت پوسیده و کرم خورده بعد پنج شش کوشک و دیوان دیوار سه دیدند و آن طرف دیوار هم بدستور دیوان دیگر بود  
 بنابراین همیشه یک ایوان که در طول مقدار جیل یا نیجه در آن بود و بخت و باقی ایوان طرفین بسبب آنکه دیوار از موقت محفوظ مانده  
 روزی دیگر با حفر کردند و در آن ایوان دو ضرب توپ میان دو سی جزایر جنگی و یک بر بنی شلی توپ از پوت خام گاو میش و باغ تپا کرد  
 توپ تو استوار نشاند و در طول هفت دره برآمد و آن در صحن دروازه تربیتی افتاده ماند کسی نداشت که آن چیست و برای چکار است

در واقعیکه راقم حروف در عهد مست کپتان جوانان اسکات رسد روزی از توپ بدست خام نقل کردم فرمود که اختراع توپ اولی از  
 هندوستان است که بنود و زرانی پیشین از پوست حیوانات می ساختند و آنرا از سه چهارم تیر سید و نند بعد از آن از کار میرفت و از نفع مسیوق  
 شده که از چوب درخت انلی توپ ساخته اند و آنرا از باد و از دمرتبه سر نتوان و از چوب سوخته و شکسته می شود و با جمل بدستور از جای باروت  
 بخور و بر آید مانند خاک و آنرا باز مصالحه داده بکار بردند حاصل قلعه عجیب و بنایت متین است اما اعتبار حصانت و هندواری آنرا  
 انگریزان بر آب زودند و وقتیکه شجاع الدوله را انگریزان از کاسر نر میت دادند با که آباد رسیده قلعه را محاصره کردند و در چند روز  
 از ضرب گلوله توپها در عرض و طول پانزده درجه و دیوار قلعه را از پا در افکندند حاکم قلعه با انگریزان تسلیم نمود و بیرون رفت چنانچه ضمن طیار  
 بتقریری شکر از آن گشت و نیز در یکی از حمام های قلعه درختی برگد بوده از قدیم که سقف حمام را شکافته سر بالا زد و آنرا هندوان کمی بر تنه چینی  
 پایدار و در کتب هندو آن درخت و ایللی پیش از ظهور آفرینش می نویسند جهانگیر بادشاه آن درخت را از پنج بکند و تابه آن گرم کرده  
 بر جاسه پنج آن گذاشت و بر آن حمام بساخت بعد چندی آن درخت تابه شکافته سر را آورد و بزرگ شد و سقف حمام هم شکافته سر را  
 کشید و شلخ برگ بر آورد و وقتی راقم آنرا در سنه هزار و یکصد و شصت و هجری مشاهده کرده بود و اما وقتیکه در سنه هزار و یکصد و هشتاد و شش  
 هجری همراه کپتان جوانان اسکات تماشای قلعه رفتم آن حمام را از سابق دیران و خراب دیدم و آن درخت را ندیدم لکن  
 در زمان پیشین بعضی هندو بقصد سرنگاری آخرت یا بنیت راج و بادشاهی و امثال آن در حرم دیگر که عبارت از تناسخ است بر چوب  
 در دل از راج و بادشاهی اراده داشتند باشند خود را بر ساحل گنگ جانی که اتصال حین است آنرا به بد نیم می زدند شاه جهان بادشاه  
 در عهد خویش آن تیره و غیره آلات و نیم زدن را در کرده و اکثر کسان دور کردن آنرا نسبت یا کبر بادشاه کنند و می گفتند که  
 سال که بالجمله در تواریخ هندی مهارتے سیداشت با راقم نقل میکرد که اکبر بادشاه در زمان سابق در ویشی مند و بوده مکنند نام  
 داشته و در برابر جو سی آن رومی جن من شسته و سپید شده و شسته با زردی سلطنت در حرم دیگر خود را هموم کرد یعنی اعصاب  
 خود را بریده در نقش انداخت و خور البوخت هر سه چیده اوز نگانی نخواستند به پای اره آمدند و به نیت آنکه در حرم دیگر همراه گردند و ششم  
 خود را باره و نیم زدند و بر وایام مکنند در خانه هابون بادشاه حرم گرفت یعنی پیدا شد و بجهت اکبر موسوم گردید و سلطنت رسید و در فتنه  
 از هر سه چیده اش که بر برو و طوطل فزان سین و لقبولی خان خانان بودند بخدمت اکبر بادشاه آمدند روزی محمد اکبر با این هر سه چیده  
 فرمود که هر یکی از شما و ایک یک مصرعه هندی بگویم تا چهار مصرعه شده یک کبت شود و خود کشتین انداخت و مصرعه بگشت تا آنکه مصرعه چهار  
 بر بر نشاکرد و راقم حروف را مصرعه از یاد رفته است و مصرعه چارمین است مصرعه کل درت هر سه چار پی مانند و بالجمله اگر دانست که ایشان از تفصیای نهی  
 با خبر اند محمد اکبر از ایشان سوال نمود از آن میان بپرس حقیقت هموم و فتن صفی نفس نیر زمین که آتش هم بران فتنه است و می که گشت  
 هم بیان نمود محمد اکبر صفی نفس مدفون را از آنجا طلب داشت و آن اره و آلات و دخیه را که در تربیتی یعنی جایگاه اتصال گنگ جوی است  
 بود شکست جهت آنکه بلا شک هر کس که خواهد تمنا می چیز کرده خود را بکشتن دهد و در حرم دیگر بر تمنا می خویش ظهور کند پس بنابر  
 آنرا دفع کرد گویند که آن اره نبود چیزی از آتش منجی مثل و اس بنایت آید و تیر بوده که آنرا الفارسی کر کاف تا ز می میگفتند و  
 طرفین آن حلقه داشته و ریاضاتی در نگذاشته بر چوبی استوار بسته بودند و هر کسی که میخواست کردن خود را بران می نهاد و با نیک  
 حرکت سراد بریده می خورید و مانند راقم حروف که آتش آن مصرعه هندی بود از اتفاقات از پنهان یعنی حکما نمودند و این کایت که در بیان هموم صفی نفس است



آورید و از آن طول و طویل بخوانند و بیان کردند از گفتگویی ایشان اقتباس کرده سطرهای چند مرقوم ساخت راست و کذب بگردان آید  
چند کبریا و شاه در زمان سابق در دیشی مستثنی بوده مکنده نام و یک پیاپی یعنی مرید چست دشت که برین نام دشت برین را با آله جزو جنم یعنی پند  
دیگر که تاسخ نامند بر زمان شرا با حمله کننده بر صفحہ شلوک به گشت شمل بروقت در روز و تاریخ و ماه و سال و نیت و نحو شش آن چیز که خود برای آن  
هموم کرد یعنی بسوخت و سوخت و شل کرد و از آن رکان خود دفن کرد و بران تشن افروخت و هموم کرد و چنانچه گذشت بعد از آن برین مرید او نیز خود را بر  
بگشت چه نفس دوم را چندان ضعیف کرد و بنده نمود که نفس زور کرده و حقت و داغ را شاکس بیرون رفت و برین بر دپس مکنده بجائے مایه لون باد شاه جنم  
گرفت و محمد اکبر موسوم گشت و چنان برین در خانه برین متولد شد و نامش بر برگذاشتند محمد اکبر چون بن قنبر رسید مصره چارین شلوک کثر بر زبان  
بیرفت روزی بر بر حاضر بود باد شاه این مصره بخواند سکل درت هاری بر چارای مکنده و بر مصره اول راع مصره چارین فی افور بخواند  
و آن است شلوک پس نه بان چند رتبه راجب پرایکی مار بیل سچی داووشی پورب جامی مکنده که تن همی سب به میا دیتی سکل درت  
مار می بر چارای مکنده باد شاه دانست که بر بر از احوال مافیه خبر دارد و این همان برین مریدین است پس او را بفرستاد و او را بیل آمد و از آن  
مکان آن صفحہ رس منقوشه که هنگام هموم شلوک مذکور بران منقوش بود بر آورده بخاست محمد اکبر به پیوست و شلوک و ترجمه شش است (کس)  
معنی هشت است و از آن مراد هشت عدد است (درند) معنی نه و از آن مراد نود است (ایان) یعنی پنج و از آن مراد پانصد است (خند) یعنی  
یک و از آن مراد یک هزار است (تیر تیر) دریا که بنود آنرا بر شش گفتند مثل گنگ و جن و غیره (از حب) یعنی راجب پرایکی ای بر اگ یعنی در آله آباد  
حاصل یعنی مصره اول آنکه در سنه یکزار و پانصد و نود و هشت هشت یعنی سنه یکراحت در آله آباد که راجب و باد شاه یعنی افضل و بزرگ تر از همه  
بر شش گاه بنود است مصره دوم درک یعنی ماه ماگه بیل یعنی روزهای افزونی نور ماه (چپی) یعنی پاکه باید دانست که در هر یک ماه یکبار بنود  
نویا که می شود یعنی یک ماه را خوش می کنند پاکه اول یعنی بخش اول از روزی که ماه از برج آفتاب و قران آن بر آید و جدا شود از آن  
روزی که بدر میشود یعنی نور ماه تمام شود آن یک پاکه باشد و پاکه دوم از روزی که نور ماه نقصان پذیرد تا آنکه تحت اشعاع گردد و او شش ماه  
داو و دم بند و آن دهم مسلمانان باشد چرا که مکنده آن روی که ماه از آفتاب جدا میشود آن روز را تاریخ اول گویند و تاریخ مسلمانان قنیکه طالع  
را بیند صبح آن غره و تاریخ اول حساب کنند پس این حساب غره مسلمانان تاریخ سوم بنود و یا تاریخ پورب یعنی اول (جامی) یعنی یکایس حاصل یعنی مصره دوم  
آنکه در ماه مکنده یعنی وقت تحویل آفتاب به برج جدی که مبنی ماکویند و تاریخ دوازدهم آن ماه اول پس در مصره سوم که مکنده یعنی ناسر که مبنی سطر چشیم  
ای همه بدن همی یعنی بنده جدا کرده در شش خستون سر یعنی تمام و اینجا سر یعنی نوشتن می آید اما بنود در خواندن سر سراسر می خوانند و سنه یعنی یکبار  
به میانه یعنی سن تپی یعنی راجب و باد شاه حاصل یعنی مصره سوم چنین باشد از آن سن پیاپی که مبنی تمام بدن این بنده جدا کرده در شش سوخت سیم آنکه در جمیع پاکه  
کننده برین یعنی بخشین که عبارت از هندوستان است راجب و باد شاه سوم مصره چهارم که مبنی سطر دشت هاری که در شش اجناس خوب کول سوخته سبزه چارای یعنی  
دیش و چارای که در شش از دیشان و چون بر اگی سناسمی مانند آن عقاید بر چارای است که مکنده است و او یعنی قابل محبت و جدا باشد که تمام در شش  
مصره چهارم چنین شد یعنی طعام آنکه شش فقط سبزه می کند این بر چارای مکنده یعنی شش که مکنده است که شکی آنکه مکنده جات و شمر و خشان که در شش شلوک مکنده است  
یکزار و پانصد و نود و هشت راجب که احیت در آله آباد تاریخ دوازدهم روزهای شب متاقل پس در مطابق سنه منفرد و چاه و پنج چری قمری خوش راجب هندوستان و چارای  
کننده از سرتا تمام بدن در بریده در شش سوخت و تولد اکبر باد شاه روز یکشنبه خرم جب در سنه منفرد و چاه و پنج چری قمری خوش راجب هندوستان و چارای  
هموم کرد و در اندک غرضه مایه لون باد شاه چم گرفت یعنی آنجا که و بسوخت و چارخانه مایه لون باد شاه چش نمونی از طریق شش سی که احیت بر چری قمری و فتح میشود

نویا



[illegible]

که بیرون قلعه بود و عاجز شده بخدمت آمد و پیشکش گذرانید و الدرد قسم سباب غارتی بدو بخش طلب داشتند و جهان شیر قناره و علم تسلیم نمود و دستار بپوشید و آن قناره قلی بوده بعبادت بلند آواز را رقم آرا بنظر راجه نول راسه داد و چون در عهد محمد شاه دیگر بار نظامت آله آباد معزولی محمد خان بنکاش فرخ آبادی پسر بلند خان رسید پسر آن راجه ابا گنده بر قسم تواضع آوردند و اتحاد سابق را تازه کردند و یکی از سرکشی راجه اربل بنکده شاه نواز خان که از طرف پدرش سر بلند خان حکومت آله آباد داشت از درگاه محمد شاه ایالت آله آباد بنام محمد خان بنکاش فرخ آباد مقرر گشت سر بلند خان از شاه جهان آباد پسر خود شاه نواز خان نوشت که دخل بند حبس است سنگه راجه سرمانک ضلع بهندوی که پیش ازین هنگام نظامت محمد خان بنکاش دختر خود را بقصد محمد خان بنکاش داده بود و دختر محمد خان بنکاش می شد یاشاره محمد خان بنکده بنواج اربل رفت و دو هزار سوار و سبست هزار پیاده و تفنگچه فراهم آورد و عمل بکراجیت ابن جو کراج کملوار راجه سخی پور گشت و غیره از سرکار اربل با و حقیق شده باشند محمد خان حاکم اربل آماده رزم شدند شاه نواز خان آگاه شد و از گدگی لال حاله برگشته سی کرور یا هزار سوار را بفرستاد و محمد خالق داد خان این رتبه انان ترین را با بخش صد سوار در لشکر گدشت قسم حروف را مقدره سنکر نموده و شکیله زده از کما کسوتن عبور گدگ نمود حبس سنگه پیش وستی کرده با سید محمد خان مصان داد قوج خان موصوف به نریت رفت و خود با جماعه قلیل از دربار آله آباد ثبات در زیر که ناگاه رتسم حروف بر سر مخالفان رسید و بلا وقت با ایشان رزمه صعب کردند و شاه نواز خان از دست چپ بر مخالفان حمله آورد و راجه و بابان که قبل ازین پیاده شده تماشا می نه می تیان سید محمد خان میگردند و سپان که بهست سائیان عقب غول بودند از آمد آمد شاه نواز خان سائیان معه سپان گشتند راجه و بابان قتال فاحش کردند و آخر به نریت رفتند شاه نواز خان ظفر یافت روز دیگر هزار و هفت صد و سبست کس از مخالفان مقتول بشمار آمدند و از لشکر بایان شاه نواز خان پشاور و کس زخمی و هفت کس گننام کشته شدند و مرز پور که در کتب است و از بند هاشمی قریب تر است آبادی مختصر دارد و اکثر آنجا تجاران و بیوپاریان مال و اجناس خود را از شهر بای دور و دراز مخصوص شل کشمیر و بنی تال و کما یون و لهما سه و شرق می آرند و می فروشند و از آنجا بجای دیگر می برند اکثر چپنها آنجا محب تنان از آن است می آید مخصوص اقمشه ریشمی و پارچه سفید پوری از آنجا که خوانند خرید کنند و همچنین اشیاء بقول شل کیانه غیره مرز پور از جمله اریک و اریک آنرا گویند که جمله اشیاء آنجا خرید و فروخت میشود و شمال مرز پور تنانه است سسی به بند بافته دی و از عجایب آن تنانه که هندوان در آن مکان رفته زبان خود را از کار در بریده اند آن نیت می کنند بعضی رانی الفور و برخی را بعد سه چهار روز زبان بدستور دست می شود راقسم این را از معتبران شنیده ام صحیح شنیده کی بود مانند دیده با جمله در وقت نظامت مبارز الملک سر بلند خان جو کراج و پسرش عمل بکراجیت کملوار که ذکرش گذشت راجه آنجا دیوچی پور و غیره بود و از چندگاه که گویند جنیت بن بکراجیت اخراج شده و بجای بگدشت و بلوند سنگه راجه بنارس آن مکانات را متصرف خود میداشت و مالکدار شجاع الدوله بود آصف الدوله بنارس و غیره بالکرمران تواضع نمود و سالی دو بران برآمد و در سنه یک هزار و یکصد و نود و پنج هجری بمجرایم و جوها همان اسکاٹ صاحب راقم حروف حسب حکم صاحب کلان کلکته از قلعه گوالیار مرز پور رسید و چپاوتی نمودند و غول بنارس و چپا رشتاقتن درین اثنا با صاحب کلان کلکته در راجه بیت سنگه کمال رنجیدگی بمیان آمد و آن در ضمن بنارس مرقوم است که آنچیز قلعه بعبادت متین در کوه رفیع ازینیه راجه کیدار است و او اطاعت یکبارس کیانی ابن کیقباد شاه ایران می کرد و در آن قلعه بعد کال بهیرون مشهور است و آن قلعه را



و نیکمائی بالکل در صوبه آله آباد است راجه سرنگه که احوالش در دنیا از قوالح اکبر آباد مرقوم است آن مکانه تا شست و تاراج بدست آورد  
 بنا بر آن آنکس بزرگمائی معروف گشت و بیوز زاده خود چیت را سه تفویض نمود چیت رای و بزرگمائی مستقل گشت حدود ملک  
 بزرگمائی بزرگمائی است سمت مشرق تا موضع برگره که از آله آباد است کرده است و آله آباد از موضع بابل شمال افتاده و در طرف  
 مغرب تا پرگنه کنار یسنه صر زور و در و ل و عمل راجه سرشن سنگه گوهر که در بستر تشمین وارد پیوسته است جانب  
 شمال بزرگمائی در یاسه چمن است که ساحل جنوبی چمن و ملک بزرگمائی و ساحل شمالی در چکه کوره جهان آباد میدهند  
 و سرحد جنوبی بزرگمائی در یاسه زبده است که آنرا در یاسه رواتر نامند و دریای نیکو از مشرق تا مغرب بجلات آبهای  
 دیگر جریان می دارد اما دریای مشهوره بزرگمائی یکی کمین است که مابین شهر برنا و راجه گده بمفاصله یک و نیم کرده از راجه گده  
 و متصل از برنا سافت چهار کرده میگردد و در یاسه و بمفاصله است که از مابین مغرب و جنوب می آید و بمفاصله یک و نیم کرده  
 از کوه سادات گذشته مابین موضع کنه و کنه در نه چیت و دیتی میریزد و از آنجا تا شست و دیتی بارند و نه و سادات سمت مغرب  
 بزرگمائی سرحد ملک بزرگمائی است و آن روسی خمره کوز ملک اورچ است سوم نه چیت و دیتی است و آن نیز چمن میریزد  
 و در تابستان کشتی مطلوب نیست و از جمله شهرهای مشهوره بزرگمائی یکی برناست از اینچه تر سال این چیت رای و آن گذشته  
 و از چیت رای که احوالش در ضلع اکبر آباد مرقوم است پسرش چتر سال بجا کومت در بزرگمائی قیام نمود و او را بنده چندان شست  
 تراشت هرگاه که پیران ماته درویش با او ملاقات نمود و معدن الماس در کوه برنا نشان داد و سواره اقبالش روی بروج نهاد  
 و او چند پسر داشت اما مور از آنها هر دی شاه و جگت راج بود و در عهد سلطنت محمد شاه پسر شهادت سید حسین علی خان و  
 عبداللہ خان سادات باره غصه فرزند محمد خان بنکاش فرخ آبادی که مقام است حدود آله آباد رسیده بود با فوجی از افغانه  
 با راجه چتر سال بزرگمائی رزم می نمود و او را مغلوب ساخت چتر سال بطاهر تمهید صلح و آشتی آورده و در خفیہ باجی رای کوشی  
 را بدو خوش طلبید باجی را و با عساکر موفور از دکن با عانت چتر سال رسید محمد خان بنکاش با او رزم می نمود و با او از عقبه  
 چیت پور پناه برد و متحصن گشت باجی را و بجا صر بردخت و بدست او رسد غله کار ساکنان قلعه تنگ خود مرتبه که هر کس را در زمان  
 بودی موشن قسری خور بر آسمان دیدی و پس در خلال این احوال پسرش قائم خان بنکاش که قائم جنگ خطاب داشت  
 با الوس افغانه بدو محمد خان بنکاش رسیده پیش ازین محمد خان پیغام صلح داده بود چون موسم برسات غرقب رسیده بود  
 و کنیان بصلح رضا دادند و بدکن مشتافتند محمد خان بنکاش از قلعه برآمد و در آله آباد محمد اکبر خان را نائب گذاشته بفرخ آباد شتافت  
 و چتر سال و رسوائی مستقل گشت و بعد از چتر سال پسرانش ملک بزرگمائی دو حصه به کم و بیش اندک کردند پسر کلانش هر دی شاه  
 ابن چتر سال بر حصه سوائی معروف گشت پسر دیگرش جگت راج بر حصه دوم مستقل گشت و چون هر دوی شاه در گذشت پسرش  
 سیها سنگه بجای او نشست و گده کالچر از دست میر مونگا و میر موتی قائم از بادشاهی بصلح در غایت موفوره گرفت و بعد از او  
 پسرش بان سنگه ابن سیها سنگه بر سندر یاست نشست او بعد بسیار داشت برادرش بند ویت با او رزم کرد و ظفر یافت  
 و او را به قتل رسانید و حکومت مستقل گردید و قسم حروف بند ویت را دیده بود و آن در برنا بگذشت هر دی سبک زنگ بنکاش  
 با مروت و خوش خلق بود او سه پسر داشت سمریت سنگه و اذیت سنگه و دیوچل سنگه بعد فوت بند ویت میان سمریت سنگه

دارند سنگه محاربات بسیار واقع شده آخر بحسن سعی بنیه حضوری ریاست بر امرت ننگه قرار گرفت چنانچه اکنون که سنه هزار و یکصد و  
 نو پنج هجری است امرت ننگه در برابر حکومت قیام میدارد و جگت راج پسر دوم جتر سال که بر حصه دوم ریاست میکرد و ولسر میداشت  
 گمان ننگه و گمان ننگه بعد فوت جگت راج پسر شش مملکت مقبوضه بود و بخش کردند و برادر تا اکنون مقصود اند چون هر دو بی شایسته  
 بگرفت و باجی را و دلمهار را و دکنی بالاشکر و فوری و حکومت و دکنه ها همه آوردند و مجموعه اولاد جتر سال با اتفاق یکدیگر تا سه سال با کینیا  
 محاربات کردند و بار ضعف سلطنت کسی به آنها نپرداخت بالاخر میان فریقین بمصلحت اتفاق افتاد هنگام ملاقات باجی را و با  
 جگت راج گفت و فقیکه راج جتر سال را اطلبید و محمد خان بنکشان در قلعه حبیب پور محاصره نمود و گفت که شما را مثل هر دو بی شایسته راج پسر پسر  
 سومی جتر سال و برادر شما بنشتم و حصه خود را از شما بخواهم آن زمان جگت راج یک حصه از ملک خود بدستور از مملکت هر دو بی شایسته متوفی گردید و بی ملک  
 و دکنه های را حصه نموده و بخش سومی به باجی را و داد چنانچه تا اکنون که هزار و یکصد و نو پنج هجری است و کینیا جتر سال بران حصه مستقل اند و  
 سعدان لباس خیر بدستور میان هر مشترک است اینچنین یک قلع نامی ننگه های مثل لبه گده حبیب پور و کالج و غیره به باجی را و نه داده اند شورام و  
 سکر و روسان در هر سه محال از توابع آله آباد آن رومی آب گنگ سمت شمال واقع اند و در سکنده مقبره شاه معصوم  
 سر کاسه شایسته است و شورام از آله آباد پنج کوه سمت شمال مسافت میدارد و در اتم حروف در عمدا یالت هر بلند خان و پسر  
 شاه نواز خان هر سه محال در نخواه خویش دشتی شیخ مجاهد مجد ار حرمه ملازم سید بلید خان آورده و در اتم حروف بوده و در معوضه قاضی  
 از توابع شورام توطن داشته بندی از احوالشن در ضمن سبیل مراد آباد بنیاد پیشین نظامت سر بلند خان این هر سه محال را راجه بی سنگه  
 سوم تنی بعینه اجاره در تصرف خود میداشت سر بلند خان از او تراغ نموده در نخواه را قسم داد حکایتی بحکایتی عجزت انگیز را تم حروف در  
 فوج داری خود بسن دوازده سالگی قلعه موضع مرون عمده برگشته شورام را محاصره نمود و چون تیغش در توقف دید یک ضرب توپ  
 از شاه نواز خان استمداد نمود توپ از آله آباد بمرون رسید و کهرمی روز مانده به نزدیک قلعه گذاشتند زمیندار قلعه از اندرون  
 پیغام داد که قلعه بگیرند و ما را از جان امان دهند کار برداران قبول نکردند و کمر بر قتل شان بستند و آن توپ را بسزادند و آوار  
 خور و ترازیر بکله شد بر کله انداز غضب کردند که انداز باروت زیاده داده و کله گذاشته آتش داد و آوار سخت تر آنچنانکه  
 زمین در لرزه آمد و گوشش سامعان ساخته گشت و آن توپ بشکست و بار بار بار بار با طراف آن پریده جا بجا افتاد و کله انداز  
 و سه چهار کس دیگر عقب توپ ایستاده بودند زخم کاری برداشته جان دادند برادر ام این بخش هر دو بی شایسته بود و چون توپ  
 بشکست و بار بار ای آن عقب و تر رفت و کسان را زخمی ساخت بشنید و بخندید و گفت که اگر بایستد قسم که توپ خواهد شکست و عقب  
 کار خواهد کرد و پشت توپ را بطرف قلعه میکردیم تا همه اندرون قلعه میریخت و مخالفان را ضائع میکرد و بالجملة قسم حروف را بعد  
 چهل سال ازین واقعه همراه مکران انگیز با آله آباد رفتن شد چون کشتی مکران صاحب بکها بیابا متوشتل دیدی بودند و تم حروف  
 بر کنار آن دره زیر دشت اسل فرود آمد و از کس پرسید که این دیه چه نام دارد گفت مرا و آن حکایت محاصره آن بیاد ام ابدا  
 سیر و دیه و قلعه رفتم و دیه پاره آبادی نمیداشت و قلعه ویران مطلق بود اما آثار آن از برج و صندوق باقی بود و مورچان حاس  
 ایستادن خود همه مشاهده نمود و بر انقلاب زمانه حیران شدم ساعتی اینجا ایستاده بخاطر گذشت که سبحان الله که فقی در همین مکان  
 این کس با سواری فیل و کثرت سپاه حاکم آن ضلع شده این قلعه را محاصره داشت و اکنون فیلستان و از آن بیچ و بجای آن

همه بایک یک نفر خوب زیر درختی بچاک می غلطم خنده بی اختیار بر لبه ثباتی کار پاسه روزگار دست داده شکر گویان بیکان  
 نشسته ام و گفتم صبح که بباد ازین بدتر گردد و خواستم که سال خورده از دیه طایفه شسته احوال گذشته را از دیه پرسم برهنی جوان که خانه  
 قریب بود از در برون آمد پرسیدم که این دیه چه نام دارد گفت مرقون و گفتم چرا ویران است گفت این دیه چهار رئیس داشته و  
 اکنون سه از آن ویران اند و یکی آباد است گفتم که قلعه چه آخر است و از کدام وقت چنان شده گفت بیاد من نیست مگر از پدر خود شنیدم  
 ام که میگفت حاکمی این را محاصره کرده بود و نجات یافتند پس ازین قلعه فتح شد و ویران و خراب گشت از آن زمان ویران است  
 گفتم در آنوقت چند کس در قلعه بودند که جنگ میکردند گفت که نسبت و چهار نفر و پنج پسر و شش زن و یک زن که فلان نام داشت  
 این مجموعه بست و شش کس بودند پسر تپا کلاه از عمامه شورام پائین خوش و دلپذیر بود و شش زن پاهایش از گل خام که از برون  
 هر چهار طرف دو سه کرده جنگل متغیلان مخصوص سه طرف آن بر مرتبه بود که سواران را بحال فرستن اندرون نبوده و یک طرف اندک و کمتر بود  
 و بعد از آن حصار دوم سنگی از گل خام کشیده و در آن حصار معتبران و متعهدیان راجه استقامت میدادند و بعد از آن حصار سوم در  
 غایت متانت تعمیر نموده و اندران عمارت پخته ازشت و پنج براسه اقربا و اولاد و اخا و محل سراسه راجه و دیوان خانه پاسه مستعد و در  
 غایت وسعت و آبادی و تعمیرش دو منزله و سه منزله کرسی بلند می کشیده و نشین گاه راجه بود و اکنون در کمال خرابی و ویرانی است  
 راجه پرتاب سنگه سوم تنی در حکومت خویش بنام خود آنرا بنا کرد و پرتاب کلاه نام گذاشت و چون او درگذشت پسرانش با خود  
 در باب ریاست مناقشه و جدال داشتند در خلال این احوال روح الامین خان عسکر راقم حروف که از قبل سپه دار خان ناظم آله آباد  
 بکومت آله آباد و سنکر و دروستاند رهمی پرداخته می سنگه بن راجه پرتاب سنگه بخد متش آمد و مخالفت برادران ظاهر ساخت  
 روح الامین خان با اتفاق او با برادرانش رزم کرد و طفر یافت و جی سنگه را بر ریاست نشاند جی سنگه بجه قلع اندرونی  
 پرتاب کلاه عمارت رفیع تعمیر نمود و چون در عهد محمد شاه نظامت آله آباد بر سر بلند خان تفویض شد جی سنگه معرفت راقم حروف  
 بخد مت سر بلند خان آمد و پیشکش بست و پنج زنجیر فیل بنفشه گذرانید و رخصت آنطرف نیافت و یک سال درگذشت و او  
 در حیات علی علیه السلام اعتقادی تمام داشت و بدو ستار سفید قطعه از پارچه بنر می بست و در محرم هر سال چهار پنج خدی مت  
 و بدو در عشره خود عقب مهاد میرفت و تغزیه میکرد و غیرات بسیاری نمود با جمله بعد از او پسرش حیدر با راسه بخطاب راجه چتر سنگه  
 سرفراز شد اکثر بخد مت شاه نواز خان پسر سر بلند خان که نائب صوبه آله آباد بود و ماند و حیدر با راسه را دو پسر بودند از زنی  
 اولین میدنی سنگه و بوده سنگه و میدنی سنگه از پدر یک راج گرفته بود و بعد از چند سال راجه چتر سنگه را فی دیگر سیمه سبحان کنور که  
 بنایت حسن و جمال داشت و در عقد ازدواج کشید و از دو و پسر بوجود آمدند کلاش پرتی پت و دیگر بر اینند و پت نام بوده راجه بنفشه  
 سبحان کنور بود و تمامی اختیار ملکی با او و چشم ریاست بر پسر خود پرتی پت نهاد میدنی سنگه از استیلای سبحان کنور بخیده از  
 پرتاب کلاه بر آمده فساد انگیزه شعار خود ساخت راجه چتر سنگه اکثر در باب قبیله و فوج از شاه نواز خان می طلبید و در محرم و ثباتان او  
 میغند چنانچه بامیدنی سنگه اکثر زرها اتفاق افتاد و در همه آن جنگها ظفر رستم را بوده و قتی که میدنی سنگه بالنصد سوار و قریب تا  
 پیاده فراهم آورد سنگه را که آنوقت از قلع معتبره انضاع بوده متصرف گشت و فساد انگیزه شاه نواز خان بر طبق عسر نفس  
 راجه چتر سنگه راقم حروف را با دو هزار سوار از مردم برادری آورده بان سمت رخصت نمود و در این سنگه پسر راجه چتر سنگه که از خود بود

با سه هزار پیاوه بارانم طبعی شده با سیدنی سنگه ننگه آراسه رزم شامیدنی سنگه رزمی صعب کرد و بالاخر منهنم بقلعه گنده پناه برد و قسم خور  
 و دست سنگه بنامشش برداخت سیدنی سنگه جمال توقف در قلعه ندیده کسان در قلعه گذارشته روی بنزمت نهاد و بوقت شام قلعه را متوج  
 ساخت و پنج قرین حال گردید سجان کنور تکلیف و نیافت راقم با سپاه کرده که در قلعه برتاب گنده آمده و نیافت خورند و دوسه گهزی فرماده سوار شده هنگام  
 شام بشهر پناه اولین برتاب گنده و در آنیم و در عرصه چهار گهزی شنبه گذارشته بر در قلعه سومی رسیدیم و در دیوار دروازه قلعه بیافت  
 و دوسه جریب متفاوت کنیم که شغلها بران لشب کرده و آن روشنی تا بر آمدن چنان شغل بود با جمله حصار سومی راحل کرده بر در عمارت  
 رسیدیم و پیاده شده اندرون رفتیم و سینه دیدیم و سه طرف آن ایوان و کوشک با سه آن همه دو منزل بوده و سایر دیوار بالا خانه همه  
 سنگین و شیک بوده و آن محن و کوشکها همه فرش سفید و چاندنی درشته و بر بام خانه یارانی با در آنجا شمع و چراغ افروخته از سنگه با سه دیوار  
 تماشایی مردم میکرد و اطراف محن را با درختان ده بست ساخته آهنی با بیل و سه شاخه روشن کرده بودند و بر فرش چسبانی  
 شمعدان دور و پیه افروخته چون بر سر فرش رسیدیم و بیشتر رسیده بر سر ششم پانصد کس از برادران و همایان همراه بودند و همه  
 صفت راه نشسته در پشت سنگه و اهلکاران و دیگر رفقا به معتبره راجه از من و دوسه مسلمان آمده در خدمت حاضر شدند و دستار خوان کشیده  
 و چهار چلچلی و آفتابه که یکی از نقره بود و فراشان براسه شوییدن دست آوردند و بعد از آن در صحنک های سین قلمی و ابرو چندی از آن  
 نقره همه ملو از طعام با سه متنوعه از قالیچه و دو پیازه و پلا و کیمین و شیرین و بقول با سه گوناگون و نان های شیرمال و باقراخانه  
 و اغذیه هندی چون پوری و کچوری که هر یک پوری مقدار سیر کلانی بوده و دوی بزره و اقسام شیرینی رنگ و بزرگ و اچار با در عرق و انواع  
 و سکر که پیش نهادند برادران راقم از گوشت پرنده و چیز پرسیدند که چگونه است مردم راجه گفتند که ما راجه چهار بیلیخ و با در خلیه مسلمانان  
 میدارد و قطع نظر از این که سوا حیوان بیوح بر دین مسلمان مستعمل است و اصل که از آن طعام تناول کرده شد چون فراغت نموده شد تکلیف  
 بر خاستن از آنجا نموده بعضی سهای دیگر که از آن بزرگتر و صاف تر بوده آورده نشانند و بر جان دستار خوان ابلخده را بر طعام نشانند  
 و گمانیکه در لشکر مانده بودند در شش اینها و دیگرهای طعام بر بنگی و سیاه یا بار کرده باشند فرستادند که در مکان دیگر چون شستن اتفاق افتاد  
 بان و تا که در صحنهای کوچک با فوغل یعنی سپاری و الاکی و لوگ که در بوی و پیه و با دام پیش آوردند چون اهل خدمت از طعام کرده جدا  
 شدند و اسی برخاستن نشستن غالب آمد و دیگر باریک پانزدان نقره پر از با سول و چو گنده با نوال و عطر آوردند و آن چلچلی و آفتابه  
 نقره و ظروف نقره بابت اغذیه که پیشیم گذارشته بودند سیم پانزدان خالی و سه از رویه نقد و یک صد و یک اشرفی در کیسه دارا سه سرخ  
 و دوسه اسب یکی از آن ترکی بزرگ ابلق صندلی و دوی تار سه سیمند سیه زانو که هر یک تخمیناً بقیمت پانصد شیش صد روپیه با شست  
 بنذر کشیدند و گفتند که شطرنج و چاندنی با سه ستمند و لوازم آن که بران شسته طعام خورده اند همه آنرا فراشان صاحب برداشته  
 بهر کار برید آن زمان راجه چیت رنگه پیش شاه نوازخان بود و شش صحت سجان که در نقد بیع نمودن راقم که از لشکر تا به قلعه آمده بودند و  
 یکیم پاس شب مانده باشا خود رسیدیم با جمله راجه خیر سنگه در آخر عمر مفلوح گشت و سه سال در آن حالت زندگانی کرد و سیدنی سنگه  
 را با خودی سجان کنور از ریاست راجه بقیب گردانید و پس خود پرتی پست را که از سجان کنور متولد شده بود و و لیه و خویش گردانید  
 پرتی پست این راجه خیر سنگه هم سن راقم بوده بریاست برتاب گنده نشست چندان جمال زیبا داشت که از تقریب و توصیف بیرون  
 بوده استادان هنر کنور داشته و در فنون کامل شد و زبان ترکی و عربی و فارسی و افغانی و دیگر هنرهای مثل تیر اندازی و نیزه بازی



و اسپ تا ختن و چوگان با ختن و غیره سهند ساگرسی و علم مجاس یگانه عصر شد و در علم تواریخ مهارت کلی حاصل کرده  
 و در مورد فارسی آنچنان درست داشت که اگر پس پرده سخن میگفت کسی در سخن گوئی از لجه مغول ولایت رفرق نمیکرد و صفات  
 اخلاق پسندیده از علم و تواضع و سخاوت و شجاعت موصوف بوده و بطریق اسلامیان موصوف بوده و معاشش نیز بطریق ایشان بود  
 و بجز جامه بدست راست چنانچه مسلمانان دارند میداشت و مجاس بطریق امیران نامدار میداشت و از مطیعان وزیر المانکس  
 ابو المنصور خان بود و نگامیکه ابو المنصور خان از احمد خان بجاکش فرخ آبادی بزمیت خورد و احمد خان تا آله آمد و رسید که پرتاب  
 دیوان ابو المنصور خان و علی قلیخان ناطم آله آباد که میر قلیخان خطاب یافته بود و خان عالم بقار الدخان این هر سه قلعه  
 آله آباد متحصن شدند و احمد خان بجاکش قلعہ پیر تخت پرتی پت با احمد خان موافق گردید و بجاکش قلعہ کوشید چون ابو المنصور خان  
 با دوا مله را رود کنی احمد خان و سعد الدخان رو میله را بعد از زم منظم ساخته بکوه کماون در لال طانک محاصره کرد و با لاجر  
 بنمود و بصوبه خود آله آباد و ده مراجعت نمود و پرتی پت حسب القریان بخبر دست شتافت ابو المنصور خان او را بکوه فریب بردست  
 علی میگجان خارجی به قتل رسانید و خان مذکور را مخاطب بشتاب جنگ ساخت و بعد از او پورشش و نیابت ورود و از ده سالگی بجاکش  
 پرتاب گده نشست و او در حسن و جمال افزون تر از پدر خود بوده و بعد از حیدر او نیز بزرگ دست شجاع الدوله ابن ابو المنصور خان  
 آواره شده به قتل رسید و ضلع پرتاب گده را چندین عمالان شجاع الدوله تصرف شدند و پس از آن بزمیت برادر پرتی پت ابن چتر سنگا پیش  
 شجاع الدوله بجاکش پرتاب گده رسید چون از عمده مالگذاری بر نیامد یازگما شنگان شجاع الدوله تصرف شدند و بزمیت بجاکش شجاع الدوله  
 بطبع ریاست آبابی سلمان شهر و در زم و چیلای شجاع الدوله تسک گشت و بجاکش پرتاب گده رسید چون شجاع الدوله در گذشت خلف الرشیدش  
 آصف الدوله میرزا انانی بر ضلع پرتاب گده گما شنگان خویش گماشت و اکنون شنیده میشود که اکنون بزمیت نو سلم از طرف آصف الدوله رسیدنی  
 که متصل پرتاب گده است آبادی مختصر دارد و قیام میدارد چنار شهر است مختصر و قلعه سنگین بر قرار کرده و بجه مشرق بدریای گنگ سمیت  
 شمال القلعه بر متصل گده گذر و آن قلعه را در نه صد و هفتاد و یک مجری قونام غلام علی پیشکش محمد اکبر بادشاه نموده و آن چاک  
 از دست سلاطین تیموریه بیرون رفت و اکنون انگریزان آن قلعه را از مردم شجاع الدوله بزم بگرفتند و بران تصرف اند و این  
 قلعه و مقبره شاه قاسم سلیمانی و پیش شاه و صل نام جایی وسیع و سیرگاه پسندیده است و قلعه مذکور در تمانت نظیر ندارد و مقبره  
 پسر دوم بالا پیر نام در قنوج مکانی با نام است و فقیران مقبره شاه قاسم گویند که ایشان در عهد محمد اکبر بادشاه بوده و در عهد  
 جهانگیر بادشاه فوت کرد و او از افغانان هندی را خود را سید میگوند و این حکایت دراز است تبارک سبیل و چهل کرده از الیای  
 سمت مشرق شهر لیث از غارات سنگین بازیب و آیین تالیسته آریسته و هندوان آنرا از انبیه سها و لوسید نمند و با اعتقاد ایشان پرتاب  
 قدیم است گویند هر که در اینجا میرد از آن رفت یعنی متناسخ از ماند و برین اعتقاد اکبر بنو از دور و دراز و رانجا رخت اقامت می اندازند  
 و معاش میکنند تا آنکه بمیرند و آن شهر سعدن حسن و دل فریب است بعضی مردم در اینجا مدام در آن زلفت وصال محبوبان و لب  
 رخسار معشوقان گرفتار شده ترک خانمان کرده بمیرض عشق مبتلا گشته می گذرانند و بنارس را کاشی نامند و حال مگر نام آنرا محلی  
 انداخته و چنانچه بر سرکه محمد آباد بنارس منقوش است و شهر مذکور بر ساحل گنگ سمت شمال واقع است و دریا بطرف جنوب متصل  
 میگردد و تمللان بنجاد اکثر جمعی خود را مادران مردان با س سنگین ساخته اند و در وقت خویش را بجه بزم سنگین بطرف جنوب بر ساحل گنگ

عمارت عالی ساخت و آن نیز شهر سه میانه شد و برام نگر موسوم گشته بنارس و رام نگر هر دو شهر بر ساحل جنوب و شمال دریای گنگ  
 واقع شده اند و یا از اینان آنها میگذرد و بنارس سعدن نفیسات و مدرسه علم اهل هند است و صاحب تاریخ صحیح صادر گوید راجه سراج  
 که از بزرگان هند بفرمان رستم بن زال سلطان هند رسید و قنوج آباد کرد و در سلطنت ساخت و آبادی بنارس را تا تمام گشته بجز  
 پیشین هیچ کس شهر هیچ از اینیه اوست آبادی بنارس را تمام رسانید و از راجای بنارس آنکه که رقم دهم اول بنارس بزرگترین هند از چند موضع بود رستم علیخان  
 که از طرف ابوالمنصور خان یاست بنارس شد و او را بر تیره اعلی رسانید و خطاب با حکم موسوم گزید و چون رستم علیخان از طاقت ابوالمنصور خان گذشته نظر  
 عمده الملک میرخان نائب صوبه آلا گشت محمد علیخان را که ابوالمنصور خان بطریق منراول بنا تحصیل زمین را میخواست بنارس را در دست خود انقدر  
 محمد علیخان او معتبر گشت چنانکه به منراول از معهوده سرکار اقطاع بقسط ماهوار میفرستاد و بعد از او پیشین بود سنگه در بنارس بجا گشت و رستم  
 درستی معاملات و در رستم سرکار ثانی شد و ابوالمنصور خان پیشین شجاع الدوله خواستند که بخت آید و در خلال این احوال ابوالمنصور خان بر تیره پتی پتی  
 بر تاب گداه را بفریب قبیل رسانید و بگوید سنگه از وقوع این تیر سید و بخت نیامد و یا خود عمد کرد که بخت بجا گشت و امر اینانیم ابوالمنصور خان و شجاع الدوله  
 بسیار خواستند صورت نیست و بگوید سنگه چند مرتبه بنارس را بخرج شد و بگری که او در گنجیت و میگفت که خواب خداوند گشت تیان خداست کسی که  
 پیشین خبر و دبا می آید سنگه بخدمت آیم میزدیم که باز نخواهیم آمد و مبالغه معهوده اصل و سود و اضافه بر سال میرسانیم و دیگر از آمدن  
 خداوند چه میخواهد شهر حرام نگر از اینیه اوست و او در حکومت خویش بچگونه کده که حکمت من قلمه بر سر زکوی رفیع واقع است و  
 صعوبت راج چند آنکه پیاده بضررت تمام بران قلمه رفتن تواند بود از آنان آن قلمه مبالغه خطیر داده اند از تهرن خود آورد و خزائن خود را  
 در آنجا گدشت و در رام نگر مطمین نشست اما آب هوای آن قلمه بقایت بد است و سازگار بیدان انسان نیست بعد شش ماه  
 مردم اولین آنجا بمانند و دیگران بجای ایشان روند و بعد از این چیت سنگه سپید سنگه بر سر حکومت نشست آصف الدوله مرزا  
 امانی خواست که او را از بنارس طلبه شده اخراج کند خبرل پشطن صاحب کلان کلمته او را و قتل حمایت خویش گرفت صفت کرد  
 آنان غریمت و در گشت و ملک بنارس را به صاحب کلان در جلد وی خدمت توابع نمود راجه چیت سنگه در بنارس نقل شده مبالغه و نه خود بقضا  
 کلان میرسانید لیکن آخر الامر کفران نعمت کرد و احسانا س صاحب کلان را فراموش کرد و در باطن با صاحبان کوشش بر ساخت  
 و دیگر حرکات خلاف مزاج صاحب کلان از او در خفیة بوقوع آمد صاحب کلان آنرا بتناقل میگذرانید و ساسی چند برین آمد که آخر  
 شش ماه ستمیزار و یکصد و نود و پنج بحر می غریمت کند و کرده متصل بنارس رسید راجه چیت سنگه و ظاهر با استقبال تابکس رفت  
 صاحب کلان خواست که او را بجا بس راه نهد اما بمقتضای مروت صورت نسبت راجه با صاحب کلان و بنارس را در میان کلان  
 بصلاح بعضی بنابر امر انجام زربا قیادت و دیگر معاملات منراول و بهره بر راجه فرستاد و منراولان او را تنگ گرفتند و خواستند که پیشین صاحب  
 کلان ببرد مردم راجه دست بشیر برد و در سه صاحبان را که بمنراول آمده بودند با چند کس سپاهیان بگشته و راجه را گشتی نشان داد و رام نگر  
 برون راجه از آنجا هر کس نموده با متعلقان خود با لطیف گداه رفت و رام نگر خالی گذاشت آنکیزان تحیر و بنارس نشستند چون راجه  
 دید که کسی به رام نگر نمی آید بعد سه چهار روز مسجیان سنگه برادر راجه برام نگر آمد و آنرا محاکم ساخت و بنامی قفسه از سر عمارت کرد و  
 در موضع سراسر رام جیاون با فوجی از سوار و پیاده قریب شش و هفت هزار کس گذاشت بعد سه چهار روز سافو صاحب با چند  
 ضرب توپ و گنجی بنابر رام نگر رفت و کله ماند و اندرون قلمه و شهر درآمد چون سپاه آنکیزان داخل شهر شدند تفنگ اندزان

راجه از بام حویلیها سے اطراف وجانب کہ یکمین نشستہ بودند بسیار می راکب شدند سیاف صاحب رئیس فراسیسیان تا پنجاہ شدت  
 فراسیس بسیاری از ملک کجوان کشته شدند سپاہ انگریز منظم گشتند احوال در کار انگریزان راہ یافت بعد دو سه روز صاحب کلان با جماعہ  
 انگریز کہ ہر اہمیش بودند اقامت خود در بنارس مصلحت ندیدہ بنگاہ خود را در بارخ ماو موکوس کہ فرو آورده بودند گذارشتہ بنگام شب  
 در کمال سرانجامی کہ اکثری از ان سوار می نشستند و از انجا بر آمدند و برگیب گنگا رسیدہ عبور دریا کردہ داخل چنار شدند صاحب  
 راقم کہ در ان محن گرفتار بود و رستم کہ پیش ازین در چنار رسیدہ بود بخدمت رفت و قریب ہزار روپیہ از سرکارش ہمراہ داشت  
 از ان خبر داد صاحب موصوف آنرا بکتر صاحبان کہ از ان حادثہ تہی دست شہرہ بودند داد و بعد چند روز صاحب کلان بچراچم را بہت متبعیا  
 راجہ چیت سنگہ تعین نمودہ فرمود کہ ساختہ و پرواختہ شہا بہ وجود پذیر است و انچہ بعد فتح قلعہ بکج گدہ از نقد و جنس بدست آید  
 کسانیکہ در جنگ قلعہ باشندہ نصیبہ آنها است و ایستہ خاص نام کمان سنجہ ایالت بنارس بر چراچم شہرت یافت و بعد از فتح از قوت  
 بغل خواہد آمد و کتبان جو ناتمان اہکات صاحبان رام بہ خدمت ترجمہ نویسی معاہدہتیا بچر موصوف مقرر کرد و بچراچم با دو پلٹن خیمہ انچہ  
 بیرون آورده بر ساحل رود کر کو عالم اقامت بزار فرات شبی دوسہ صاحب را با پنج شش کپنی کہ قریب چار صاعہ پانصد کس پستی سنگہ  
 باشند باستہ ضرب توپ بر سر فوج راجہ چیت سنگہ کہ قریب پنج شش ہزار سوار پیادہ متصل سہ ہجراہ رام جیاون بودہ و دویم  
 کردہ از لشکر انگریز سافت داشت تا محنت نہر سو فوج انگریزان نیز قتالی فاشش کرد و سپاہ راجہ منظم جنگل ٹھٹھہ پناہ بردا انگریزان  
 ظفر یافتند و دوسہ ضرب توپ غنیمت آوردند از ان روز سپاہ انگریز قوسے دل شدہ بعد ازین قضا یا می اصدت الدولہ میرزا اسانی  
 با سالار جنگ و حیدر بیگ خان و الماس علیخان خواجہ سہ از لکھنؤ رسیدند صاحب کلان از ایشان یارسے خواست سپاہ انگریز  
 جوق جوق از کاپور و آلہ آباد و دیگر جا ہا از مشرق و مغرب و چنار پیش صاحب کلان فراہم شدہ و در خلال این احوال بچراچم بٹھٹھہ شہر  
 رام جیاون در قلعہ ٹھٹھہ متحصن شدہ بچراچم ہجراہ آن پرداخت رام جیاون رزم کرد بعد سہ روز بہر میت رفت چہ قلعہ ٹھٹھہ روز غمیدہ لفظ  
 قتال سنخ گشت سبجان سنگہ برادر راجہ چیت سنگہ دوسہ روز پیش ازین باہمان روز دوازده نفر فراسیس کہ ہر شہرہ و محبوس بودند  
 بہ قتل رسانید و در محلی تل میر محمد قاسم خان بناسے دولت خود را بر کن و راجہ چیت سنگہ و لطیف گدہ استقامت داشتہ و پیش ازین فوجی  
 بر سر او از انگریز عقب لطیف گدہ کہ راہ بر آمد چیت سنگہ بود و راجہ چیت سنگہ قوسے بقا باہ ایشان تعین نمود ایشان در موضع نہر سہ  
 با سپاہ انگریز رزم کردہ منظم رفتند و چیت سنگہ پس از فرستادن فوج روزیکہ رام جیاون از ٹھٹھہ بر آمدہ بود از لطیف گدہ بکج گدہ  
 شنافت و چند روز انجا بماند و مادر خود را سنے ماتا را باز و بچہ خویش و تمامی عیال و اطعائ را سنے خزائن و دقاین کہ بچگی گدہ بود بکج گدہ  
 و سپاہیان خود سپرد و قلیل از زر و جواہر گرفتہ بموضع رکوری رفت عوام میگویند کہ اشرفی یک کروڑ روپیہ بر فیلان و شتران بار کردہ  
 ہمراہ خود برد و در لکوری نیز بچوٹ نقاب انگریز مجال اقامت نیافت و بنواح لمبہی شنافت و از انجا نیز آوارہ دشت او بار گردیدہ  
 بالآخر بنواح دتیا و گوالیار پیش مہاجی سیندھیمہ کہ بر سر قلعہ گوالیار باراجہ رانا پتر سنگہ راجہ کوہ پرفاش داشت رفت صاحب کلان  
 ریاست بنارس و راجہ پنجا بہیتند این داد و او را اعزاز و احترام کرد و اوسان سنگہ کی از عمدہ بایستہ بودند سنگہ را کہ در  
 آخر مخالف چیت سنگہ شدہ بود و بالطف صاحب کلان سے گذرانید مدار المہام شمس کا را و باخت اگر چہ بعد از چند روز  
 او کنارہ گرفت و در سپید بہتری کہ ساکن داشت رفتہ نشست بہیت نرلین بخمارع اسپ و خیمہ ہر روز گذراند و کمان بچراچم کہ در

تاریخ و حال

خاص و عام بود و نیز رسید و مار کم صاحب آنکارا مور گشت با جمله سحرایم از ششم به طبقت گنده و از اینجا به کج گنده رسید رانی ثمانی و  
 و چون داخل دیوان راجه بیت شنگه در قلعہ بجای گنده متحصن شدند سحرایم بزرگ نشین پانزدهم شوال سنه یک هزار و یکصد و نود و پنج بحری بحاکم  
 بجای گنده پرداخت کپتان جو ناتمان اسکات صاحب راقم فرمود که تو عی باید اندیشید تا جان بر تو تحفظان قلعہ بر باد موز و و این قلعہ خنجر شود  
 راقم بوسیله معرفت سابق که هنگام لغابت آله آباد بسربلند خان باراجه نسا رام و پسرش بلوند سنگه میداشت و از آن وزیرین کار  
 راجه بیت سنگه در درستی کا رسه موقوف کرد و در شیبایش ازین باراجه بیت سنگه مراسلات میداشت اما راجه موصوف از غرور و تکبر  
 و فتح قتل رام نگار که بر سپاه انگلیز یافته بود و دیگر بدیده خنان تا از موده کاران نصیحت راقم نشنید و از لطیف گنده بیجی گنده رسید  
 آوازه گشت چنانچه گشت و خطوط راجه که قبل ازین بار رسیده بود و در قلعہ بجای گنده پیش مادرش انی مانا فیه فرستاد و دست  
 و راقم قدیم خود را نشان داد و رانی متحان خود را پیش راقم فرستاد و راقم با کپتان موصوف ایشان را پیش سحرایم برقرار اینست استحکام یافت  
 که رانی مانا هرگاه از قلعہ بر آید تماشای خواهم گرفت و آنچه از نقد جنس از قلعہ بدست آید فی صد پانزده روپیه برانی داده شود و برابر  
 استقامت و مسرت او بر زانو پر گشت که دو لک و سیصد و پنجاه محاصل میداد و بدینهم و هرگاه رانی موصوف اراده رفتن پیش سپه خود چست  
 نماید کسان کپتان جو ناتمان اسکات تا بسربلند خود که کناره آب چون عبور کنانیده و هر چون این همه درشت شده بود و مستحظ  
 سحرایم باقی ماند که تا استحکام پذیرد و معنی راجه سحرایم بصاحب کلان نوشت صاحب کلان قبول نکرد و در جوابت نوشت  
 که رانی با استقلال جنگ میکرده باشد اگر عاجز شده برستانه نماند اگر بخاطر ما خواهد پذیرد خواهیم داد یا نخواهیم داد ساخته و پرداخته  
 سحرایم برادرش و باز جنگ از سر شروع شد بعد چند روز اقرار برانکه اگر صاحب کلان خیر و ظالیم دهد بهتر و الا کپتان  
 جو ناتمان اسکات ما را نزد بیت سنگه رسانیده و بدست دوم ذیقعه سنه هزار و یکصد و نود و پنج بحری رانی از قلعہ برآمد  
 و قلعہ مفتوح شد و غنیمت قلعہ بصاحبان و سپاه که قلعہ را محاصره داشتند علی قدر تمهید رسید و بخانه آن سحرایم فی صد خنجر و پیه  
 بقوله پانزده روپیه برانی مانا داد و کپتان موصوف او را سه اسباب تا به بنارس رسانید و صاحب کلان رانی را از جای و طبع  
 نداده بگلانته شتافت رانی دل تنگ شده به کپتان پیغام داد که ما را نزد بیت سنگه رسانید کپتان بگلانته در خدمت صاحب کلان نوشت  
 درخواست رانے نمود و صاحب کلان مبارک حکم داد که از بنارس چند تلنگه همراه رانی تعیین نمود و بآله آباد رسانید و رانی از  
 آله آباد نزد بیت سنگه که همراه صاحب سینه میه بود و در تعلقه گوالیا بوفیت سرکار جوینور بر ساحل نهر گومتی شهر لیست از انیس  
 فیروز شاه شکاری والی دہلی گویند که چون فیروز شاه شهر جوینور بنا نهاد و خواست که فیروز آباد نام نهد شبه عم خود سلطان  
 یوسف شاه را که جوینام داشت بخواب دید که گفت که این شهر بنام من کن سلطان آنرا جوینور نام کرد و منعم خان که بعد  
 بهایون بادشاه در قصد و شخصت و یک بحری ایالت کابل داشت و بعد محمد کبر بادشاه خانخانان خطاب داشت و بعد از قتل  
 خانزمان با یالت جوینور رسید و لشکر به پشته و ننگ که کشید و آند یار صافی ساخت و بهمانجا در قصد و بهشتا دوسم بحری و گشت  
 پل جوینور و بعدگاه انشهر آنرا است تا پنج تیریل رطاق شرقی و جنوبی بود و لفظا صراط مستقیم شنگی منقوش است راقم حروف مکرر انشهر را تماشاکرده و  
 پل مذکور از سنگ مرمر است و عرض بوسعت دارد و چون باطل افش و کالین تعمیر یافته مردم اندران نشسته و شری میکنند و روغن خوبوی میله  
 انشهر و دیگر روغن سوگنداری که ادویه معطر و ماشه آن میسازند از تجارت روزگار است و چون آن بجایست طر مرقوی ابدان است و انشهر را







باشکوه خویش که پانزده زنجیر فیل ماهی و مراتب و علم داشته شتافت و از آن تکرر میگرفت این اثر از دیندار کور و شکایت کرد  
 و اعانت خواست مبارز الملک چرخه از و بنا بر خرج طلبه شد جان شازخان سرانجام نداد مبارز الملک بهشت گان و رسید  
 بهگونت زمیندار معرفت را قلم حروف و دیگر رو ساسی لشکر نجده مبارز الملک آدوسه لک رو به پیشکش نمود و در خدمت افزان  
 یافت مبارز الملک به آله آباد رسید دیگر سال بهگونت در بخیری ناگاه خود را بشکر جان شازخان زد و او را به قتل رسانید و لشکرش  
 تاراج نمود و غنیمت بسیار بدست آورد یکی از محفل نشینان مرایش با سیر بر دو آن پر و نشین عصمت و عفت با تکیه خج دور  
 بخوابد پیشش رو ب سنگ بن بهگونت گشت قمر الدین خان وزیر از قتل جان شازخان آگاه شد عبا که بادشاهی که عبارت از  
 پاسبی است از شایه جان آباد متوجه او شد بهگونت در قلعه غازی پور غلام کور و شخص شد وزیر بجایه بر دوخت و در خلال این حوال  
 امیرالدوله مصصام الملک خاندوران خان متوجه شد و باندیشد آنکه قمر الدین خان وزیر کور و نوح چکله کور و است و مبارز الملک  
 ناظم آله آباد و سید سعادت خان حاکم او ده که هر یک متصل آمد با یکدیگر گفتگو شد و با وزیر در سازند و بر با شورند کار بطول رسد  
 از راه دور اندیشی مبارز الملک را امیر و از منصب وزارت ساخته و طلبش شفعه بایستخدا خاص محمد شاه حاصل کرده فرستاد مبارز الملک  
 از آله آباد و موسم برسات برخاج استعجال بدلی شتافت قمر الدین خان وزیر بدر یافت انجمن محمد خان بنکشن را بجایه قلمه  
 غازی پور باز داشته خود متوجه شایه جان آباد شد محمد خان بنکشن با بهگونت و از مدار کرده لغیر خ آباد مراجعت نمود بهگونت  
 بر چکله کور مسلط گشت بعد از چند سال محمد شاه ایالت کور و برهان الملک سید سعادت خان تفویض نمود و برهان الملک بنواح کور  
 رسید بهگونت از راه تنور و مردانگی با سه هزار سوار از قلعه غازی پور بهنگام فرود آمدن لشکر ناگاه بر سه برهان الملک که قریب سی هزار  
 سوار و توپخانه بسیار داشت بر خیزد و زرمی صعب کرد و بیاری از سپاه بهگونت بغرب گله توپ به قتل رسیدند بهگونت توپخانه  
 گذشته صفوف مقدمه را که سالارشش البو تراب خان بود بر هم زد و البو تراب خان را بقتل رسانید و متوجه برهان الملک شد  
 میر خدایار خان باشش هزار سوار شتر پیچ با و با یکی تفنگ انداز که پیش روست برهان الملک ایستاد و بود برزم پیش آمد بهگونت  
 دست بردی غلیظ کرد و او را بر میت داد و متوجه غول برهان الملک شد شیخ روح الامین خان قسم ر قلم و شیخ عبداللہ غازی پوری  
 و در چن سنگه چو در می کوره از منینه و دلاور خان عظمه الله خان افغان پنج سیه از امیر برهان الملک حمله آوردند بهگونت متوجه ایشان شوق قالی قاش کرد و دست  
 کسان بر چن سنگه چو در می قتل رسید و برهان الملک ظفر یافت شش برید و بدلی نر ستاد و ایالت چکله کور و از طرف خویش شیخ عبداللہ غازی پوری تفویض نمود و خود بکله کور  
 مراجعت نمود و فصل در ذکر برخی از شایه میر سلیم دوم پوشیده ماند که اصحاب رسول عزم عبارت است از آنکه بامیان شرف شد و شرف مجلس رسول عزم دریافتند و باین  
 آن کسانیکه مجلس اصحاب رسیده اند و تیج تابعین آنکه در مجلس امین شفیض شده باشند حمزه بن عبدالمطلب بن هاشم بن عبد مناف عزم رسول  
 و برادر رضاسی آن جناب بود در سال ششم از بعثت رسول ایمان آورد و بعد از هجرت بدرینه رفت و به رسول بیعت  
 و در غزوه بدر او را حافر آمد و در غزوه احد بر دست و مشی غلام خیر بن مطعم شهادت یافت و چون حمزه از خرم و مشی کشته شد و مشی  
 لشکرش شکافت و جگرش بیرون آورد و نزد هند و زوجه ابوسفیان که مادر سعید بود و دوران رزم حاضر بود و نزد هند از غایت بغض  
 و غمه آنرا بکشد لاجرم بگج حواری شتهار یافت عباس بن عبدالمطلب بن هاشم بن عبد مناف عزم رسول عزم است آنجناب  
 او را بمنزله پدر دانستی گویند لغایت بیم اخلافت عظیم الصوت بود روزی از خواب برخاست و محیفه زوالتن زنان حامله که آن آواز



شنیدند بنگم بنی را خنند بعضی برانمند که عباس قبل از غزوہ بدر ایمان آورده بود و گفته اند کہ چون عباس در بدر گرفتار شد ایمان آورد و رسول عرم چون بکعبہ رسید و بکشور نقایت نام اوراد و اورادہ پسہ بود و منافقے عباسی کہ در بغداد بجاکوست رسیدند از اولاد عباس اند عیب را عبد ابن عباس از اشراف صحابہ ملازم رکاب علی عرم بوده و بفرمان علی عرم چارسے امارت میں و چند امارت حج داشت و در وجود و سخاوت با دشل زندہ ہر روز جمعے کثیر از خوان احسان ہر ہی اندوختی طایفہ بخود کہ با او طرافت کنند و اورا بخل سازند پس کسان بخانہ سے اعیان فرستادند و از جانب او پیغام دادند کہ فردا بر ما دیدہ حاضر شوند دیگر روز عبد اللہ نشستہ بود قوم در آمدند و بنشیند عبد اللہ از کار آگاہ شد بطعنے و غلامان را بہ ترتیب طعام فرمان داد و ایشان در اندک زمانی چندین طعام حاضر آوردند کہ پسند بود آنگاہ امر کرد کہ ہر روز چند ان طعام بسازند و ہر روز چند ان کس بر ما دیدہ شش حاضر آیند عبد اللہ صفوان امیر روزے ما بن زبیر امیر کہ گفت کہ دعوی خلافت یہانی و پس ان عباس در توبہ فیصلیہ نگاہ بنشیند ابن زبیر عبد اللہ گفتہ نخواست کہ ازین شہر بیرون رود عبد اللہ ابن عباس گفت انچه بتو گفتہ اند امر است بخود سہ کس کہ ازین فقہ می آموزند و چند روز کہ در خانہ برادر می باشند کسی از ما برہ نہ یابد و اولیاد از علی عرم بخدمت امام حسن عرم لبر بروی چون معاویہ بن ابوسفیان قصد عراق کرد اما اورا در مقامہ روان ساخت معاویہ عبد اللہ را بفریفت و ہزار درم بہر او فرستاد عبد اللہ شیبہ بشکر معاویہ رفت ابو جعفر عبد اللہ بن جعفر طیار بہ خود و سخا متناز بود و قتیکہ اورا بسیاری عطا عتاب کردند گفت جمعی بالنام من خورده اند می ترسم کہ اگر نام خود را از ایشان قطع کنم حق تعالی عطای خود از من قطع کند ابو جعفر جناب غفاری از بزرگان صحابہ و تابعین اولین است محمد عرم در باب او فرمودہ کہ ابو ذر در امت سن در تہ شبہ است بعیے عرم وقتے غلام را گفت چرا گو سفدرار را کردے کہ علف اسپ بخور و گفت میخوام کہ ترا بغضب آرم گفت من بغضب تو و بر عرم شیطان تو بغضب من کنون بدین رسے ترا آزاد کردم قربت الے اللہ ابو یحیی صہیب بن کعبان رومی از بزرگان صحابہ بودہ محمد عرم با او مزاج کردی و او نیز سخنان گفتے روزے پیش رسول عرم شد و یک چشمش رد داشت نزد رسول عرم خرمانادہ بود و صہیب پرہیز نیکو و رسول عرم فرمود کہ خرامے خوری و چشم تو درد میکند گفت از جانی میخورم کہ در دنیا نیکو رسول بخندید و اورا نوازش فرمود گویند صہیب از موصل بود و بدست رومیان امیر شد خداوندش بکہ آورد و بہ عبد اللہ بن جدرعان سے بفرخت بنابران در اقلیم دوم مرقوم شد ابو عیبہ اللہ خواط بن حبیرہ انصار سے از بزرگان صحابہ بود بشجاعت ہشتاد و ہشتہ از بنو قریظہ کہ با رسول اللہ در منزل مرابطہ ان نزدیک مکہ فرود آمدہ بودم از خیمہ بیرون شدم زنی چند صاحب جمال و یدم پیش ایشان نشستم رسول عرم از خیمہ بیرون آمد و فرمود یا ابا عبد اللہ چرا نزد ایشان نشستہ بخل شدم و گفتم یا رسول اللہ شتر سے بغور و جندہ وارم میخورم کہ این زمان بہر اور سنی تمامند پس ازان رسول عرم ہر گاہ کہ بن رسید فرمودی اسلام علیکم یا ابا عبد اللہ شتر بغور تو چه شد و من بخل میشدم تا آنکہ ترک صحبت آن کردم و نزد او کمتر میرفتم روزی در صہیب امیر در آمد خلوت بود نماز در ایستاد و رسول عرم از حجبہ بیرون آمد و دو رکعت نماز بگذارد و نشست من نماز دراز کردم و بجا آنکہ آنجناب ملول شود و خبریند و فرمود ہر چند کہ نماز دراز کنی ملول نشوم پس چون سلام دادم گفت سلام علیک یا ابا عبد اللہ شتر بغور تو چه شد گفتم یا رسول اللہ یا خداوند بزرگتری فرستاد آن شتر از آنگاہ کہ ایمان آورده بودم بغور شد و مطیع است فرمود کہ یہ حاکم اللہ پس دیگر بار ازان سخن نگفت ابو طرقت عذمی بن حاتم طائے از اکابر صحابہ است اورا جواد بن جواد طائی گفتندی

در سال ہجرت پنجم رسول عزم پیوستہ و ایمان آورد و آنحضرت روانی مبارک خود بکسرت و تابران نشستہ و در عرض رفتن  
 عزم بخدمت علی میر بردی و در واقعہ جبل کبک چشمش از نور عاقل ماند بعد از علی عزم روزی بکسرت بجایس معاویہ رفت عبداللہ بن زبیر انجا  
 بود و خواست کہ با او مزاج کند گفت کہ ام روز چشم ترا آفت رسیده گفت آنروز کہ پدر تو از معرکہ گرخت و یہ قتل رسید و گفت پس ان  
 ظراف و ظریف و ظریف چه شد ندگفت در راه علی شہادت یافتہ معاویہ گفت علی با تو انصاف نور زید کہ پس ان خود را سلامت داشت  
 و پس ان ترا بکشتن و او جواب داد کہ من با او انصاف نور زید کہ او شہادت یافت نعمان بن عمر انصاری از اصحاب بدر بود  
 و محشرے گفتہ کہ مزاج برو غالب بود و نزد پیغمبر آمدی و با صحابہ مزاج کردی و آنجناب اورا فرمود کہ نعمان بہشت رود و همچنین  
 چند ان نوبت اعلیٰ نزد رسول عزم آمد و نادر خود را نزد یک سجدہ خواہانید و درون رفت نعمان با اتفاق جسے نادر را بکشت بہتر  
 فضلہ از ان بہرند اعلیٰ بیرون آمد و نادر را کشتہ دید و یاد بر کشید رسول بشنید نعمان از پیغم خانہ یکی در زیر عاف پنهان شد رسول  
 بدرا بخا رسید و اورا از زیر عاف بیرون آورد و فرمود آنچه کار است گفت یا رسول اللہ و اللہ انکہ ترا بین دلالت کردہ و ترا بین  
 فعل فرمودہ رسول تبسم نمود و ہماے نادر اعلیٰ را داد و گفت در سخن نعمان نگشتہ هیچ است محرقہ بن نوفل زبیرے پیری بود از  
 صحابہ بن صد و پانزدہ سال از عمرش گذشتہ تا بینا شدہ روزے بقضا از سجدہ خواست نعمان اورا دست گرفتہ ہر طرف بگردید  
 و بالاخر نزدیک مردم سجدہ نشانید بقضائے حاجت مشغول شد مردم زبان ہلاش کشا و ندگفت واللہ انکہ دست مرا گرفتہ اینجا افتا  
 و گفت این موضع خالی است ہمانا کہ با ما طرافت کردہ اگر اورا یابیم این عصا بر سرش بشکنیم گفتند ان نعمان بود پس نری خندید گشت نعمان  
 کہ خلیفہ بود و پیش محراب بہ نماز ایستاد نعمان و محرقہ آمد و آواز خود و تحیر داد و گفت ایمنک نعمان نماز سجدہ کرد گفت ای فرزند مرا  
 باورسان نعمان دست او گرفت و نزدیک محراب برو و بگرخت محرقہ عصا بر کشید و بر نعمان زد و مردمان بدیدند و تحیر ماندند و گفتند  
 ای محرقہ چو کردی گفت نعمان را زوم گفتند این خلیفہ بود و خوشان محرقہ بمنذرت نزد عثمان رفتند و گفتند اگر فرماستے نعمان را زجر ہم  
 عثمان گفت اورا بگذازد کہ از بدربار است و رسول عزم براو غنائتے خاص داشت ابو تمید ریحہ بن شمس لوری از اکابر تابعین  
 بودہ اورا گفتند ہرگز کسے را عیب نیکنی گفت اگر اربعہ خود را ہانی یابم بعیب دیگر پروا زہم ابو عبد اللہ و قیل ابو محمد سعد بن جہر  
 از اکابر تابعین بودہ در تاریخ ابن خلکان سطور است کہ او طرح غایب میباجت و ازین ظاہر میشود کہ شطرنج بافتن حلال است  
 و اورا حجاج بن یوسف ثقفی و ر شعبان سنہ نو و پنج ہجری شہادت رسانید سوال جواب او در وقت کشتن با حجاج بسیار است  
 از انجا کہ بعد از سوال جواب حجاج گفت کہ اورا پیش سن باشند چون جلا و بیاہر سعید گفت کل نفس ذائقہ الموت یعنی ہر ذے  
 جان را مرگ است پس روی قبیلہ آورد و گفت و جی الذی فطر السموات والارض حیفا و ما اناسن الشکر کن حجاج بفرمود تا  
 روئے اورا از قبیلہ بگردانید سعید گفت ایما تو لو افتم وجہ اللہ ہر طرف کہ رو آندہ ما طرف روی خدا است حجاج گفت اورا فرج کند  
 سعید گفت اشہدان لا الہ الا اللہ و صدہ لا شریک لہ و اشہدان محامدہ و رسولہ پس سر اورا از تن جدا کردند عمر ان بن حطان  
 سدس خارجی شفیق خان بیان کردہ و شاعر ایشان بود گویند بکرامت معطر معروف بود و زنی جلیلیہ داشتہ روزی زرش گفت ہج شک  
 نیست کہ من جو تو مرد و در بہشت خواہیم بود گفت بگو کہ گفت ہر روز تو مرا می بینے و شکر میکنی کہ نہ خجیلہ دارم و من بدست جو غلس  
 گرفتارم و جبرے کہم ایند و تعاسے فرمودہ کہ شاکران و صحابہ ان از اہل جنت اند ابو حاتم کے ان بزرگان تابعین است بخمان

اور اکایده شکستگفتند که از سخنان اوست که اندک از دنیا ترا شغول دارد از بسیار چیز آخرت عمر بن عثمان الصدوق است  
 مشهور علاج بود از سخنان اوست که صبر سندان باشد و کفر فتن با خوشی و آسانی محمد بن اسحاق اول کسی که متصدی  
 مالیت میرگشته سیاه کذاب در پامه گذشت فرزند و ق شاعر شیرین کلام است در مع امام زین العابدین علیه السلام قصیده در زبان  
 عربی گفته هر چه مطلع اش نیست به بنوه باغ احمد مختار و لاله باغ حیدر کرار و گویند که فرزند و ق پر شنج بدست و قی غنچه  
 از روست بهزل اورا گفت که شنج با سه روتو مانند فرجهای عورات میماند گفت فرج نادر است را ملاحظه نما که کدام است ابو ولاد  
 و ابو ولاد بهر شش گویند از شعر اے عرب و صاحب نوادر اخبار بوده روزی ابو ولاد به قصیده در مع خلیفه محمدی میگفت بود و چون  
 محمدی شاد شد و گفت چه بخوابی گفت یکی شکاری محمدی در غضب رفت و گفت تو مرا به نخل نسبت میکنی که از من چیزی محقر  
 میطلبی گفت حاجت مراست نه ترا آنچه میخواهم مرد و محمدی سگ شکاری با و داد ابو ولاد به گفت سگ پیاده بشکار نتوان برد محمدی  
 ایسی اورا داد ابو ولاد به گفت سگ چون شکار کند ناچار من از سب فرود آیم تا آنرا فرج کنم سب که نگاه دارد محمدی غلامی با و داد  
 ابو ولاد به گفت چون با غلام و سب و شکار از صیدگاه باز آیم گوشت صید که نزد محمدی کنیز که اورا بخشید ابو ولاد به گفت تنها بودم  
 اکنون صاحب غلام و سب و کنیز شدم خانه باید که با ایشان در آن بگویم محمدی خانه با و داد ابو ولاد به گفت قوت ایشان از کجا  
 خواهد بود محمدی گفت هزار جریب عام و هزار جریب غیر عام ترا و آدم ابو ولاد به گفت عام را دانم که مزرع و سمور بود و غیر عام  
 چیست گفت غیر عام زمین خراب بود که در آن هیچ نباشد گفت زمین خراب بخشدین فضل بود من بعد از جریب در میان  
 امیر المومنین را بخشیدم محمدی گفت و هزار جریب عام با و دهند ابو ولاد به گفت این دو هزار زمین عام را یکجای عام مصالح  
 و عوض کنم محمدی گفت آن جریب عام که ام است ابو ولاد به گفت بیت المال محمدی گفت خزانه را از آنجا بجای دیگر نقل کنید  
 و یک جریب از آن با و دهید ابو ولاد به گفت هرگاه خزانه را از آن بکشند غیر عام باشد نه عام همه که بخندید و اورا اصل بخند  
 و او قی روح بن مطلب والی نهره بقتل و قلع و قمع طائفة از خراسانیان که عصیان ورزیده بودند روی بالیشان آورد و یکی از خراسانیان  
 بیدان آمد و منی چند از سپاه روح را بکشت و دیگر بار مبارز خواست روح ابو ولاد به بقتل او فرمان داد ابو ولاد به هر چند عذر  
 خواست هیچ و نگرفت چاره ندید گفت ایها الایلام امر و زاول آخرت است این نوشته میباید روح گفت آنچه خواهد با و دهند  
 ابو ولاد به نان و کباب و صراحی شراب با خود برد و تیغ بر کشید و خمر اسانی جمله آورد و چون خراسانی قصد او کرد ابو ولاد به تیغ خود  
 نیام نمود و گفت شتاب کن و سخنی چند از من بشنو خراسانی گفت با و گفت من ابو ولاد به ام مرا بکش گفت نام ترا شنیده ام و بدید  
 که چندین از یاران ترا بکشم تو چرا جریب من آمدی گفت بهر جنگ نیامده ام شجاعت ترا خواهم که با تو یار کنم و سخنی چند ترا بگویم که از جنگ  
 بهتر است خراسانی گفت با و گفت دیدم که بخت بسیار کشیدی دانستم که گرسنه باشی نان و کباب بهر تو آورده ام بیا تا بگوشت رویم  
 و با تو خود بخوریم پس از جنگگاه بیرون آمدند و بگوشت رفتند خراسانی چون دست شد ابو ولاد به گفت روح از بزرگان است و به سخاوت  
 شهرت دارد بهر تو پستی بپوشه با زمین زرین و کثیر که جمیله تیار ساخته بیا تا نزد او رویم خراسانی گفت اهل عیال را بکنم گفت هر کجا که باشی  
 اهل عیال بهر بس با اتفاق بشکار بروی آمدند ابو ولاد به نزد روح رفت و گفت خراسانی ممکن نبود از قتل تو بچنان چنین گفتم  
 و او را بخیرست آدم روح بخندید و خراسانی را بخند ابو ولاد به آنچه پذیرفت بود با و بخشید ابو العلامی شعث بن حیر طلع از شکار

جنان است پیرا و نولی مصعب بن ربیعہ بود و او علم و فضل استوار داشته و از غایت طرافت خود را بطالع شهرت  
میداد و در گفتند از صحابه کرام و دست مبارک علی را از آنکه اول آن عین است و آن زرباشد و بعد از آن سیب یعنی مراست  
از سخنان اوست که هرگز دوسوی ندادم که از خانه برآید و گمان ببرم که اهل آنجا بهر من طعام میفروشند و او را دیدم که دامن پست  
گرفته و پدید آمد و حال پرسیدم گفت دو مرغابی دیدم که با هم جفت شده می پریدند در شان مرغابی با و میروم که اگر بنصیه از و جدا شود  
در و نیم افتد و او گفتند از خود طماع تر کسی را ندیده گفتم آنی من از من طماع تر است روزی توس قریح را دیدم گمان برد که طناع  
زنگین است که از آسمان فرو رفته اند قصد گرفتن او کرد و چشم و دیده بران بدو خست نگاه از بام افتاد و گردش لبشکست ابو بکر  
جی از بنی قریظ است اعاب و حقوق با و مثل زنند و او مردی نظریست بوده و گفته اند که از غایت لطیف طبع سخنان بر خود می  
تا و او را حق خوانند موسی بن عیسیٰ هاشمی روزی بر و بگذشت دید که در صحرا از منی حفر می کند گفت چه میکنی گفت درین صحرا و منی چند  
دفن کرده ام می جویم و منی یابم گفت بایسته علامتی بران می نهادی گفت نهاده بودم گفت آنچه بود گفت لبر می سپاه  
بر سرش سایه افکنده بود اکنون اثری از آن نمی بینم و او گفتند خواهی که پدرت غیر گفت لا والله خواهم که او را بکشند تا  
سیراث و دیت هر دوستانم در خانه او را بزد و بدزد و بدزد و در سحر بکنند گفتند چرا چنین کردی گفت در خانه فرزند دیده اند و خدا  
دزد را میداند و این نماید و در خانه خودستاند و در کودکی شاگردی خیاط کرد و روزی خیاط قدری غسل بجا نکرده خود برود  
و خواست که بجاری رود گفت ای پسرا زهر است زنه از که نخوری پس رفت حجی و صلوات جامه برد جباری بر دوان  
گرفت و با غسل تمام بخور و خیاط باز آمد و صلوات جامه بخوست و با او عتاب نمود گفت مرا فریاد سخن است از من بشنو گفت  
گو گفت غافل شدم کی وصله جامه را در بود بر سیدم و با خود گفتم که در کاسه زهر است بخورم تا تو تپا می مریده با فتم همه را بخورم و  
مردم خیاط بخندید و او را بر انداختند و بدین بارون بن راوان واسطی از علما اصحاب بیت بوده از و منقولست که در بغدادی  
از تابعین را دیدم گفت مرا حدیثی بیاسوز آن گفت حدیثی انس بن مالک عن رسول صلی الله علیه و سلم اهلار الله بیلای فیما یقصر  
الصر یعنی گفت آن تابعین که گفت از من انس بن مالک از رسول آنکه اگر مبتلا کرد الله لقاسی بیلای پس صبر کن بران پس  
باز گفتم و بواسطه زخم و تنگام شب بدر خانه رسیدم گفتم داشتم در خانه کوفتن بنوعیکه تو انستم در خانه کاشو دم و خانه داشتم  
زن من بر بام خانه بود من نیز بر بام شدم و او را با جولان امر و خفته یافتم غیرت در من او نیت سنگی گران پر داشتم خواستم  
که بر سر جوان بگویم آن حدیث بیادم آمد و نه زدم دوم بار نیز قصد کردم و همان حدیث مرا مانع آمد پس زنم را بیدار کردم  
زنم مرا دید و خورم شد و خوان را گفت برخیز و پدر خود را بین و حال آن بود که من زنم خود را حالمه گذاشته بودم و سفر رفته  
و بعد از بیست سال باز آمدم سجد شکر کردم که متابعت نفس نمودم و این از برکت آن حدیث بود امام مالک بن انس  
مدنی از اعلام مجتهدین و صاحب مذهب مستقل است و امام شافعی شاکر او بوده و مالک با شکوه عظیم بود و در حدیث و سنن  
عظیم داشته و با این همه تراشیدن شارب نکرده شمر می و ریش سفید و دراز داشته که بنات می رسید و ولقب می گویند  
واقعی گوید مباحر آمدی و بر جنازه حاضر شدی که عبادت می لیسان رفته و در او اخر عمر همه ترک کرد و به نماز جمعه و عیدین می  
و از سخنان اوست هر که اعتصم هزار دنیا را نباشد و اراقه نکند نتوان گفت ابو عبد الله محمد معروف باب القیاس از مشاهیر طرفاس

جهان بوده اصافش از نمایه است ما به او استولید شد مولف هفت آقلم در اقلیم سوم در بصره نوشته چراغ افشود و نمایه او در جوانی  
 نمایانگشته نو اورا چهاراد بسیار است از جمله آنکه وقتی متوکل عباسی عمارتی ساخت ابوحنیفه نزد او رفت متوکل گفت خانه تو خوش  
 در باب آن سخن بگو گفت جهانان خانه در جهان سازند و تو جهان در خانه ساخته متوکل را خوش آمد و او را تکلیف ملازمت  
 نمود گفت هر که در مجلس آید باید که خدمت تو کند و من ضریرام و دیگر تراباید تا خدمت من کنند خدمت تو چگونه تو انهم نمود روزی  
 در سرمای سخت بدیدن عبدالرحمان خاقان رفت عبدالرحمان گفت با من چگونه گفت کثرت ضعف تو نیکند از دو که اثر سرما بر  
 رسد روزی بعد از رفت و از غلام او پرسید که وزیر چگونه است غلام گفت چنانکه تو میخواهی پس گفت چرا او را اگر به من نمی  
 روزی دیگر نزد وزیر عصر رفت گفت چرا دیر آمدی از آنکه مرکب مرا در برده گفت چگونه برگشت با او همراه نبود و مرا دانهم که  
 چگونه بر روزی بایک سرگوشی می کرد وزیر گفت بایکد که در مرغی سازند گفت مرغ شما میگویم وقتی بر لب می رفت مرغی  
 ایستاده بود گفت تو کیستی گفت مردی ام از بنی آدم گفت خداست ترا دیر دارد که گمان من آن بود که نسل آدم منقطع شده  
 الحمد لله که خبری باقیست روزی یکی را گفت که زنی بدو واردم گفت مشتاق مرگ او باشی گفت لا والله نخواهم که میرد گفت چرا  
 گفت ترسم از بسیاری شادی نمیرم وقتی نزد عبدالعزیز بن سلیمان بن وهب رفت و از قلت حال شکایت کرد گفت من  
 بهر تو بقلان نوشته بودم گفت آری لیکن بحال من نبرد اذیت گفت تو اورا اختیار کرده بودی گفت چنین است آما بر من  
 علامت نیست چه من علی بن سلام بن قناتون از قوم خود اختیار کرد در آن میان یکی رسید نمود و رسول عمر عبدالقادر بن ابی شجاع  
 به کتاب و عی اختیار کرد او مرد شد و میان کاوان رفت و علی عمر ابو موسی شمری را حکم ساخت و او بغزل آجناب نشوید  
 و او عبدالعزیز بن سلیمان بنجدید و او را صلیه جنبل بخشید و از منقول است که از منیج کس چنان منفعل نشدم که از کودکی خور و سال  
 چه او را افتم که مثل تو پسرک من خواهم اما پدر تو ترانفرود شد گفت اگر چون من پسر من خواهم پدر مرا پیش زن خود ببرد تا خون من  
 پسری ترا حاصل آید و هم از منقول است که زنی بود و او را ظلمه فواره گفتند در طفلی که مکتب رفتی قلم و دوات طفلان و زدی دیدی  
 و چون بالغ شد بزنا مشغول گشت و چون به ولایت رسید قباده بیکد و چون پیر شد و از رفتار باز ماند فوجی بخیرید و بکرات  
 سید و تابرگو سفندان بیکد بدو هم از منقول است که روزی پنجاس رفیق کینه که دیدم که سوگند بخورد که دیگر خانه این سید ندیم  
 گفتیم چرا چنین مبالغه میکنی گفت سید من طریقه عجب دارد و من طاقت تحمل آن ندارم گفتیم آن چیست گفت جماع ایستاده میکنند  
 و نماز نشسته میکنند و دوستانم بهیچ لفظ میگویند و قرآن بخوانند و دو شبانه و چشمنه روزه بیدارند و در رمضان افطار میکنند و نماز  
 صبح نمی گذارد و تا چاشت کاه خفته میماند و چون برخاست نماز چاشت بگذارد و ابو یعقوب اسحق بن محمد هر جوی از علماء  
 صوفیه بوده و با حید و عمر بن عثمان یکی صحبت داشته و سالها که مجاورت کرده و من کلامه الدینا نهرا و الاخره صاحب المربک  
 النفوس و الناس علی سفر یعنی دنیا هر است آخرت کناره آن و کرب نفوس مروان بن رفراندو قال عرف الناس بالانسان هم حیرانی گفت  
 هر یک که شتاحت می تواند از زیاده شد و او حیرت در آن شیخ بها الدین ذکر یلمتانی از کار او لیا و علمای عصر بوده و او پدر  
 شیخ شهاب الدین همدردیست و من کلامه سلامتی بدن در اندک خوردن و سلامتی روح و ترک خوردن و سلامتی دین از  
 فرستادن صلوة بر رسول صلی الله علیه وسلم است خواه عین الدین پیغمبری بستانی مرید خواج عثمان یارونی است در علوم ظاهره

و باطنی یگانگی زمان بوده از بستان بهند آمد و در جمیع گشت و اکنون مزارش در اجیر زیارت گاه خاص و عام است گویند که چون او فوت نمود بر پیشانیاش نوشته یافتند که بات حبیب الله فی حب الله سلطان التارکین شیخ حمید الدین ناگوری پس از اکابر مشایخ هند است و مرید خواجہ معین الدین چشتی بود از سخنان او است که نام معشوق نتوان گرفت چه اگر عاشق او را حاضر داند در حضور نام بردن بے ادبی است و اگر غایب شمارد عاشق نباشد شیخ حسن افغان از مشایخ هند وستان مرید با الدین ذکر یاسے ملتانی است شیخ در باب او گفته اگر در قیامت مرا پرسند که چه آوردی گویم حسن افغان را گویند او اعمی بود لیکن هرگاه مطری از قرآن مجید یا حدیث یا قول مشایخ نوشته با و داند گفتی که ای کلام خدا است و آن حدیث رسول عزم و اقوال مشایخ روزی بر لبے میرفت مسجد رسید جمعی نماز میگذاردند یکی امام پوشش منجبا اوقات کرد و چون از نماز فارغ شد شیخ با امام گفت به بنگالہ رفتی و برده خریدی و ملتان بروی پس بفرستنی شتافتی و من بے تو حیران و سرگردان شدم امام بیاسے او افتاد و مرید شیخ اوسد الدین عبد الله ملتانی شیخ عہد بود یکی از یاران او و غارے منوروی بوداری دیدوست بران دراز کرد و مازش بگویند نزد شیخ آورد و شیخ گفت چرا دوست بآن دراز کردی که ترا زخم زد گفت نه تو گفتی که جز خدا نبود من آنرا جز خدا ندیدم گفت چون خدا را در لباس قمیص بینی از و بگریزی و عابر خواند و برود میار تا شنایافت از سخنان او است که خداے را باشی اگر خدا را نیاشی خود را بمش و چون خود را بمش خداے را باشی گفت درویشی آن بود که اگر کسی بزنجی و چون اینجا حاصل کنی و وصل گردی شیخ شرف الدین یحیی میرے از اکابر غارے بهند بود او اول کسی است از مشایخ جمہر زبان اہل توحید سخن گفته و در ریاضت شاقہ کشیدہ از سخنان او است چون مطلوب را نہایت نیست طالب بر چه یافته است نیافتہ است و گفت خلاص نیست کہ خلق از میان برگیرے و صدق آنکہ خود را از میان بردارے گفت عارف ہرچہ کہ بنید نظر بر حقیقت او اندازد و لاجرم معدوم نامند اول بران بنزد شیخ احمد معشوق از اکابر اولیاسے بهند بودہ نقل است کہ روزے بہر غسل بہ آبی درآمد و گفت آئینہ بادشاهی و از اطاعت بندگان بے نیازی تا مرتبہ خود در خدمت تو دادم از آب بیرون نہ آیم نہ آسید کہ بسیار ایراد بشنا تو از تشن و دوزخ حیات ہم گفت الہی رحمت و نعمت ترا نہایت نیست باین گفتا بکنم نہ آسید کہ من ترا معشوق خود میدارم تو طالبان را عاشق کن شیخ از آب بیرون آمد و روی بجانہ نہاد و در را در و دیوار می شنید کہ شیخ احمد معشوق می آید و در حال او را جذبہ رسید کہ از سدا باز ماند علمای ظاہر تکلیف بہ نمازش کردند گفت نماز کنم لیکن فاتحہ نمیتوانم خواند گفتند نماز بی فاتحہ درست نہ بود گفت فاتحہ بخوانم لیک ایاک نعبد و ایاک نستعین ناگویم گفتند فاتحہ بیے آن درست نہ بود پس تکلیف ایشان نیاز باشتاد چون با یک نعبد و ایاک نستعین رسید از بہر تن مویش قطرہ خون چکید و خرقة خونین شد نماز قطع کرد و گفت ای بزرگان من تو خائفی ام نماز درست نباشد ملا و حبیبی ازہ انظر فای زمانہ بوقت برش در مبارزہ از تو اربع مالودہ است گویند قبی کہ بوضع ہند یہ رسید پرسید کہ نام این شہر چیست گفتند مہتر نہ گفت اکنون در پیازہ از بانڈمی بکار و دو از جملہ ہر لیاات است رسول خیر خواہ خلایق فی الفضل اول معشوق خدا ہے الفرشتہ بچل خفے ہے الیادشا و شاہ کاہل بان ہے الوکیل محل دروغ + الہ ہر وار ریمان جباروب ہے الکو تو ال منو نہ ملک الموت الہو لے ہا دن شہوت ہے الرفہ و لیر شہوت ہے الکو کہ گوسالہ شہوت کہ بر و بیج می پاید سپاہی ہمیشہ سرگردان انخواجہ مہرے واہ بے کس ہے الکا نہاکو ر حکومت ہے الکو روی تو غر گوش در نہر ہے البجوش آمد کو تازہ روزگار

المستوفى مروه شود دروغ گوید الثا لثو گو چهل مورست به البها و واقع طلب به المدرسه محله حلقيان به الزيارت گاه تنه  
 و افسق به السجرا خواجگاه پنهان به افلاس كان لقوٹ به الثايب از لذت جهان محروم به التواضع رياء علامت تجمل به  
 انجلال پاسبان کس به الحرد اسيد وار کون به البیوقوف کموری دیانت دار به القدیعی یا بومی کنه پس طویل به التحسب  
 آلت قاضی به الهادم اللذات یوم ماه رمضان به استخانه پنج ریش به النخاله گوزگاه سافران به القاضی پنج در گل به  
 المتفکر قحبه تنه به العاشق پاک انکه گاید و نگوید به الداماد بولک مادر زن به النخانه خراب زن خوش طبع در خانه به الدیوان  
 نشانه براه جا کران به البختی نامه کس در تنخی به الکراخایه از ریش در از تر به السراسیه از مقعد غایط به البشکال ساسل بول خدا  
 و همچنین سطره چند در نریات از کلام عبید را کانی در ضمن اقلیم چهارم مقوم است ابو محمد برهان الدین قطب عالم بن شاه  
 محمود بن محمد و جهانیان از بزرگان زمان بوده گجرات در گذشته و ولد ارث او شاه عالم نیز از اولیا بود و جرات می داشت  
 و اکنون اولاد ایشان در آن دیار بر سر سدا رشا و تیمکن اند به

و بدانکه آن اقلیم دوم بعد از آن موضع است که عرض آن است و پیدر چه باشد و غایت در آن می روز سیزده ساعت و ربع و طرف جنوبی او سه هزار  
 و هشت صد و چهل و هشت فرسخ و هشت فرسخ و سدس فرسخ است و طرف شمالی آن سه هزار و هشت صد و چهل و هشت فرسخ و سدس فرسخ  
 و طرف شرقی آن سه هزار و یکصد و چهل و هشت فرسخ و نصف و هشت فرسخ است و از طرف شرقی و غربی او یکصد و پنجاه فرسخ است  
 و مساحت سطح این اقلیم یکصد و هشتاد و دو هزار و شش صد و شصت فرسخ و نود و هشت فرسخ است و زیاده از بلاد افریقه است  
 و افریقه دو از ده شهر عظیم دارد و اهل رویه در معرفت اقدام مهارت تمام است بمرتبه که میان اثر قدم غریب و متوطن معدود  
 و زن و دزد و بنده گرختی فرق کنند محاسن شهره بزرگست در بلاد بربر و بلاد بربر شهر است باین سودان و حبشه  
 و شهر محاسن سیزده دروازه دارد و بر جانب غربی آن شهر است که بران سه هزار طاعونه است و در داخل شهر شش صد و هشت  
 چشمه است و در هر شهره جوئی آب است نیست در شرق و غرب مثل آن شهر نیست جزیره معاینه در بحر مبد است مردم  
 آنجا رویی بر سینه دارند نزدیک آن جزیره کوه است که نشیب به اشل عظیم نماید و در در بحر و در بسیار جزیره بنظر نه آید  
 و هیچکس نزدیک نتواند شد جزیره سقوط در بحر مغرب است و مردم الاخوین از آنجا آورند جمیع از حکما و یونان در آن  
 جزیره ساکن اند و از نسل ایشان انجام مردم اند که با غیر خود مواصالت نکنند به





سیدار آن موضعیت که عرض آن بیست و هفت و نیم درجه باشد و غایت درازی روزی نوزده ساعت و سی و پنج ساعت و در آن جنوبی آن است  
و یا قصد و چهل و هشت فرسخ و نصف عشر فرسخ است طرف شمالی آن شهر سه صد و شش فرسخ و دو فرسخ و صد و شش فرسخ است و در یک طرف  
شرقی و غربی یکصد و سی و شش فرسخ و عشر فرسخ است و مساحت سطح این اقلیم چهار صد و شصت و هشت هزار و چهار صد و نود  
و یک فرسخ و دو و نیم فرسخ است ایضا شهر سبت قدیم از دیار مصر بر شد فی رود نیل و بلاد مصر بیت و هفت شهر است و سبب  
اعمال بدین سبب است که همه ساکنان انصار سنگ ساخته و حالا شاهه کنند صورت زن که بازو خفته و قصاب که گوشت  
پایه می کند و طفل در گواره و نان در نور و مانند آن همه سنگ شده اند از تمام حروف بزبان سیاحان شنیده که در وک جای  
انگور و نام آنجا تمام سکنه شهر در زمان سابق سنگ شاه اند به هم شهر سبت در مغرب قبر ارسطو حکیم نجاست و نصاری آنرا زیارت  
کنند بیت الحکم قریه است بر دو فرسخ از بیت المقدس تولد عیسی آنجا بوده است و آب معموریه که نصاری آن آب فرزندان  
خود را غسل میدهند و اعتقاد دارند که تا بآن نشویند نصرتی نشود در آنجا است حبیب از بلاد کرمانست اندرون آن شهر باران  
تبارد و بیرون آن بار و دمنده آن از بلاد کرمان است در کوه آن غار است که از درون آن آواز آب بر می آید و بخار شل و دود  
از آنجا بر می آید و باحوالی در غار متکا شفق شود و چون بسیار شود مردم آنرا جمع کنند و آن نوساد خالص است سنون  
از دیات کرمانست و در وسط آن حصار است که در آن پوشش نبات اگر مو تشه را بد آنجا برند چون بزین اورب بهر و صعبه  
ناجیه است در ولایت مصر و در کوه آن غار است که در آن موتی انداز آدمی و مرغ و سنگ و گربه و مثل آن همه کفین کفین کنان  
و همه بر حال خود و بیخ تغییر در آن ظاهر نیست و آنجا سنگهای خورد است بر شکل درم و دینار گویند که در اتم و دینار قوم فرعون  
که بدین غار می موسی همسرخ شده و چهره از دیار مصر است مدینه پادشاه ریان بوده در حاکم آن شهر غریب است شرف و نزل بر دیوار است

و دیس و بر دیو و آن غره مکتوبست که سخن یوسف و صعلبیه از جزایر غرب است در مقابل افریقه در بلاد دیات این  
 جزیره معدن احسا و سینه منظره چون زرد و خیره منظره چون شب و زاج و نشا و در سیاه است و در حرامی آن زعفران بسیار است  
 و آنجا کوهیست که آنرا جبل النار گویند هنگام شب در آن کوه آتش بسیار مشتعل شود و بر وز دو سیاه نماید و عجب ترا که قلعه  
 آن کوه هیچ کاه از برت نمانی نباشد طبعیه شهرست نزدیک دمشق و در آنجا نهیست عظیم که آب آن نصف گرم و نصف سرد  
 است و یکبار گیر این شهر شود و قبر لقمان حکیم در طبعیه است و آنجا نهیست چشمه اندک در هفت سال از آن آب بسیار بر آید و هفت  
 سال دیگر خشک شود و نهیست در جبال افریقه آنجا کیمین گندم که زراعت کنند با الفصد من حاصل آید کوه  
 قلعه البیه است و در آنجا نهیست در آنجا کوهیست که بلندی آن بمرتبه ایست که مرغ از آن بلند نه برود و در کوه قلعه باشد  
 چه گاه به رقلعه با آن تبارید این از غرقا است چه ارتفاع ابرتا هفتاد فرسخ میرسد چنانچه در کتب هیست مرقوم است  
 و ارتفاع دیوانه هفتاد فرسخ میرود از قیاس است موقوفه در حدود شام است زمین آن یهود را قبول نکند اگر یهود  
 را در آن موضع در قبر کنند از قبر بر و آن سبب افتد و از عجایب آنجا آنست که زبانه بعد از زایدن بکارت خود کند و صره  
 قریه ایست بقرب طبعیه و متعلق انصار است از آنست و لعل آن قریه مریخ را تمت کرده بودند لشومی آن دختر است که  
 آنجا متولد شود و بکر نباشد



میدار آن موضعیت که عرض آن سی و سه درجه و ثلثان درجه باشد و غایت درازی روز چهارده ساعت در ربعی باشد و طرف جنوبی آن سه هزار و سه صد و سی و دو و سصد و شصت فرسخ است و طرف شمالی سه هزار و یک صد و چهل و نه فرسخ و هر یک از طرف شرقی و غربی آن یک صد و هفتاد و پنج فرسخ و نفس فرسخ است و مساحت سطح این اقلیم سه صد و هشتاد و بیست هزار و سی و هشت فرسخ و ربع فرسخ است بکتر ناحیه ایست میان شام و عمان و عدن و قریه بسیار دارد و از عجایب آن چشمه است و آنرا بسنگ و از زیر محکم کرده اند و یک لقمه در آن گذاشته اند و از آن آب بسیار بیرون می آید و اگر آن لقمه کشاده تر شود آن شهر از آب خراب گردد و شهر زور موضع است نزدیک بهران اهل آن اکثر اکراه و قطاع الطريق اند و طالوت ملک بنی اسرائیل از آنجا بود و جب الزلم که از او دیده با همی است بخزان موضع جاس دیگر نباشد شبین در ولایت افرباچیان است و از عجایب آنجا آنکه هر سنگ را که بجانب آن شهر اندازند در آن شهر نه افتد هر چند که نزدیک بعوران باشد و زروشت کشتل پر از آن شهر بوده و آنجا تشکره ایست که دائم آتش در آن میکند اصلا خاکستر جمع نشود و طمع حاج شهری بزرگ است از بلاد ترک و دیهات بسیار دارد و زنان و مردان آنجا موسی بریدن ندارند و از غرائب آنست که زبان آنجا را العبدان مباحثت هر وقت بکارت خود نماید فرسین میان بهران و ملوان است مورخان گویند که قبادین فیروز آنجا تخت از سنگ ساخته صد دراع و در صد دراع و از ارتفاع آن نیست دراع و سنگها را بشامیر آهنی نوعی فصل کرده اند که مفصل آن مرفی میشود و در زمان کسر نه و ضم و ملوک رومی زمین بجبت ملازم است او جمع آمدند و بهران تحت نشستی مثل فغفور پادشاه چین و خاقان ملک ترکستان و امیر فرمانروای هندوستان و قیصر سلطان روم و گفته اند که از پنج کسری تا این موضع جای فرسخ بوده است غلامان او از پنج تا این موضع صف کشیده طبق پای طعام بدست یکدیگر تابتابن موضع میرسانند

کمران شهر است از زمین ترک از ناحیه ثبت و در آن چشمه است که هر جا و متفرقه چون در آن اندازند بگازد با و سوا  
موضعی است نزدیک حلدان و آنجا ایوان عظیم است و در پیش آن ایوان اثر باغ عظیم است گویند که آن باغ هرام گور بوده و  
از حوائج آن ایوان آنکه یک لطف که بجانب کوه وارو و بران برف می افتد و بر لطف دیگری نمی افتد و اما و ندر شهر است  
بعد از آن از ابلیس نرس و آنجا چشمه است در شعب کوهی چون کسی محتاج آب باشد در شعب آن کوه در آید و با و از بلند  
گوید که محتاج آب ایمن و بعد از آن بجانب زراعت خود روان شود آب از عقب او جاری شده گشت آرزویش را  
سیراب سازد چون گوهر آماش آب گردد یعنی زراعت او بقدر خواستش سیراب شود بار دیگر نزدیک آن شعب و  
و نیز در پاسه بر زمین زده بدستور گوید که آب کفایت است فی الفور آب منقطع گردد و پیشتر شهر است بر شرقی و  
نزدیک موهل یونس آنجا می رود و آنجا نعلی است که دعا می قوم یونس بر آن نعل استجاب شده و آنرا نعل توبه گویند  
و شعب جمیع مردم بزیارت آن نعل روند صاحب تحفه الغریت گوید که آنجا طاحونه است که همه آلات آن سنگ است  
و چون آسیایان خواهد که ساکن شود گوید که کن بقی یونس بنیمر سنگ آسیا ساکن شود و چون فارغ شود گوید از خود فائز  
شدم سنگ در حرکت آید و اسط شهر است میان کوفه و بصره در سنه ششاد و چهارم بحر حجاج بن یوسف ثقفی آنجا  
تعمیر ساخته و بنا نهاده و آن زندان منظم بوده و بعد از مرگ او در آن شهر جمعی کثیر از ارباب علم و فضل پیدا شدند.

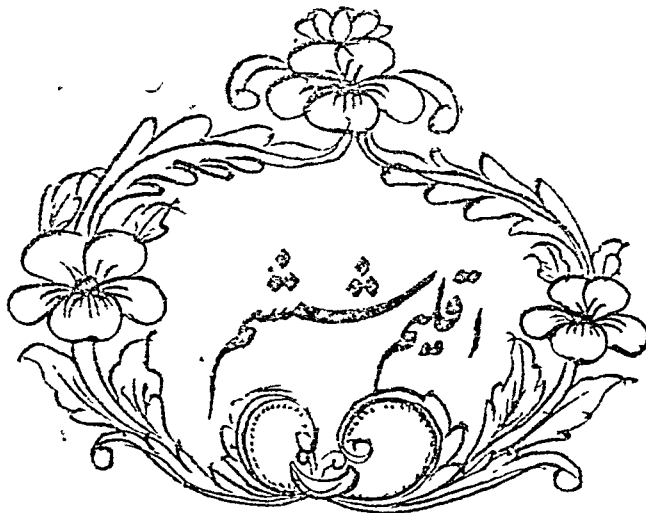




ابتداءً آن موضعیت که عرض آن سی و نه درجه باشد و غایت درازمی روز چهارده ساعت و ربع ساعت و طرف جنوبی آن سه هزار و یکصد و چهارده فرسخ است و طرف شمالی آن دو هزار و نهصد و بیست و هشت فرسخ و نصف فرسخ است و هر یک از طرف شرقی و غربی آن نو و نه فرسخ و نصف فرسخ و مساحت سطح این اقلیم دویست و نه و نه هزار و چهارصد و نو و سه فرسخ و سه عشره فرسخ است از حیثه ناحیه است مابین آذربایجان و روم صاحب تحفه الغرایب گویند که آنجا آتش خانه است که سطح آن از صاف و رخ است و نیز از آنجا که دارد و در محبت نهراب حوضیت از رخام چون آتش در آتش خانه برافروزد و آب بر سطح یزدند تا از میر آب سطح بیرون آید و در حوض رود باران چندان آید که سطح آن شسته گردد و آن حوض پر آب شود از زن الروم آنجا چشمه است که آنرا عین الفرات گویند که هر کس در باران از آن آب غسل کند در آن سال بیمار نگردد و استخوانه شهرت در آنجا بر کنار رود و از آنجا که است و در آن سنگها است که در شب چون چراغ روشن می شود و در آنجا شهرت است از بلاد و روم و آنجا که دقایق و فیاض بود و صاحب کتبت از آن شهر قرار نموده بودند و مابین شهر و کتبت دو فرسخ و در کتبت بجانب جنوب است آنجا که در آن کتبت در نیاید و در کتبت سیم است که و ناداران ستیاب بنزد و آن سیم از شهر مر می میشود و سیم موضعیت است ناحیه فرتان سعدان نریز و لغره دارد و در کوهی که از کوههاست آنجا غار است و از آن تجار جواری در آن را میجو میشود و آن نشاء در است و نیزین شهر است باندس بر ساحل بحر و رسول خنجر شیب از آنجا آورند و بعضی اوقات دریا آنرا بساحل اندازد و دیگر حیوانی از آن بحر بیرون می آید و خود را بر سنگها مالده و پیشه از و جدا شود و بغایت نرم و بزرگ و در سرخ و مردم آنرا جمع کنند و از آن جامه سازند و در غایت حسن آنجا که از آن شهر بیرون نبرد و هر طریقه شهر است قدیم از بلاد اندلس و در نزدیکی آن شهر غار است و در آن پنج آتش بنیست و هر یک از آن آتش شعله می کشد و بسوزد و طلیطه شهر است بزرگ

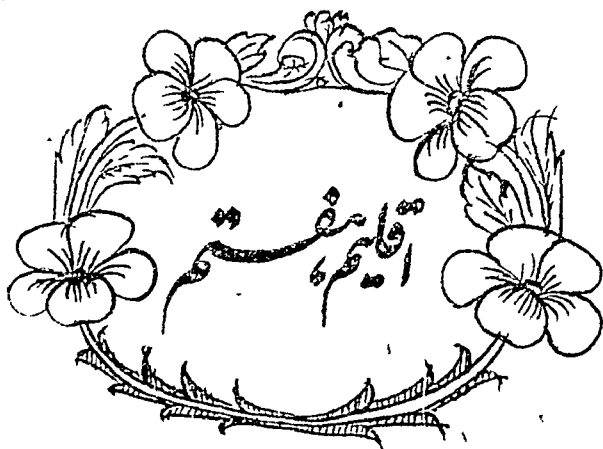
از بلاد اندلس آب و هوای نیک دارد و در نزدیکی آن شهر سنگیت که چون آنرا قاتم سازند باران پدید شود و چون آنرا ایندند  
 باران بایستد قیر شهرست قدیم از بلاد اندلس و در اینجا فارسیت چون جامه یا چیره در آن فریستد باد آنرا ببرد و آنرا از  
 و بجانب علو بالا نزدیکی از ملوک بنی امیه بفرمود تا آنجا بر کاه کردند و مردم بر در آنجا نشستند و از وزیران کاه کردند و بپاس  
 معلوم شد که آنجا یکدام حاکم رفت قسطنطنیه شهرست قدیم است باندلس در کوه آن فارسیت و در آن فارسیت است  
 که هیچ تیر در آن پدید نشده و معلوم نیست که آن چه کس است قیصریه شهرست عظیم است از بلاد روم و در اینجا حاکمیت از اینست  
 بلیناس حکیم که بجهت قیصر ساخته از جانب دنیا است چنانکه در زیر آن روشن کنند گرم می شود و لورق شهر بزرگ است  
 در اندلس و در اینجا یک دانه گندم بوزن صد دانه گندم متعارف حاصل میشود و فیله از بلاد روم است و اینجا نوعی از پوستین  
 است که سببش در آن پدید نمی شود و مایطه از بلاد روم است در کوه آن چشمه است چون حیولت از آن آب خوردند متضرر شوند  
 و چون آن آب اندک مسافت از چشمه جارسه شود رنگ گرد و یونان ولایتی است بقول مورخان اسلام اینهمه دیار  
 در آب غرق است و بر دایت اهل فرنگ بعضی از مواضع یونان در آب معمور است و بسیار می از آن اکنون آباد است چنانچه  
 در ضمن فصل گفتاری صاحب دالامناقب کپتان جو ناتان اسکاٹ گذشت \*





سیدار آن موضعیت که عوض آن جیل و سه و پنجره بپو و غایت درازے روز پانزده ساعت و ربعی و طرف جنوبی آن  
 دو هزار و نهصد و هشت و لفت فرسخت و طرف شمالی آن دو هزار و نهصد و پانزده فرسخ و خمس فرسخ و هر یک از طرف  
 شرقی و غربی او پستاد و ثلث فرسخت و مساحت سطح این اقلیم دویست و سی و پنجره و سه و چهار فرسخ و ثلثان فرسخ است ابوالول  
 شهرے بزرگست در بلاد فرنگ و بناهاے آن از سنگست و بانی آن وصیت کرده است که زمان در آشتی در نیاید بنابر آن  
 زمان آنجا نرند و آنجا زرخ و فقره بسیار است البتہ سکنه آنجا را همه عمارت از طلا و نقره است آشتی از بلاد فرنگ است چون  
 ساکنان آنجا متاعی بخیرند قیمت از برابر آن نویزند خریدار آن قیمت را آنجا بگذارد و آن متاع برگردد و امطر خمنه شهری عظیم است  
 از بلاد فرنگ آنجا همیزم نباشد لکن آنجا مرغزار است که چون در تابستان آب آن کم شود از کل بر شکل طوق قرصها سازند و خشک  
 کنند در آفتاب و آنرا بعوض میزم بسوزند و آنهمه خاکستر شود و آنکشت از آن حاصل نشود شاپر شهر است در نواحے  
 باب الابواب و آنجا جاسے عمیق است که آنرا چاه سرن گویند و افراسیاب سرن را در آنجا بند کرده و سنگ عظیم بر سر آن  
 چاه گذاشته و رستم بن زال بر سر آن چاه رسیده و آن سنگ را از سر آن چاه دور ساخته و سرن را بیرون آورده  
 و این دوستان را فرودوسی در شاهنامه بیان کرده و آن سنگ در حوالے آنجا افتاده است هر کس که در آنجا میرد تعجب میکند  
 که رستم این سنگ را چگونه برگرفته مدتی که لشا شهری است غایت بزرگ در جزیره بحر مغرب آنجا همه زمان باشند و حکم هیچ مرد بر ایشان  
 جاری نیست بر اسب سوارے کنند و جنگ تحکم نمایند و غلامان مملوک دارند چون شب در آید غلامان نزدیک بیده  
 خود با بموجب طلب پنهان روند و خدمت کنند و پیش از طلوع بیدار شوند و اگر پس از ایند او را بکشند  
 و اگر خستند از ایند نگاه دارند.





مبداء آن موضع است که عرض آن چهل و هفت درجه و ربعی باشد و روز در آنجا پانزده ساعت و سه ربع و طرف جنوبی و دوازده  
و هفتصد و پانزده فرسخ و شمس فرخست و طرف شمالی و دوازده و پانصد و پنجاه و سه فرسخ و هر یک از طرف شرقی و غربی شصت و نه فرسخ و ثلثان  
فرخست و مساحت سطح این قسطنطنیه و هفتاد و هفت هزار و هشتصد و بیست و یک فرسخ و ثلثان فرخست و در این اقلیم عمارت کمتر است بچشم  
موضع آن طایفه ترک و آنجا که هیئت و بر قلعه که شبیه خرگابی از شکست و در داخل خرگاه چشمه است که از خرگاه می ریزد و از کوه بزمین می آید و آن  
بوسی خوش می دارد و باغها و مقلاب درین کتاب در ضمن اقلیم هفتم گذشت محققه شهر وسیع است از بلاد و مقلاب برکنار دریا  
بیشهائی صحنه بسیار دارد و لشکر در آن گذر خوارند و دهن زنان آنجا بسیار بود و در برای مهر بریدان از و اج حلال هر که پس از آن متغیر  
در ویش شود و آنکه دختران بسیار دارد و تونگر گردد و بطریق برون قلعه حکمت بزمین مقلاب آنجا چشمه است که آنرا چشمه شهر گویند  
چشمه آب آن چشمه مانند شهر شیرین است و چون چشمه قدری برود طعم او متغیر شود بسبب عروق اشجار که برکنار آن است هر قلعه شهر است  
از بلاد روم و در شرقی اصحاب کعبه و انصاری و بارون رشید خلیفه عباسی آنرا ویران کرده بکول و قوت الهی معرفت اقلیم سبع  
و دنیا بسما با انجام رسید اکنون مبداء تجارت جانب شمال خارج اقلیم سبع که اساسا اقلیم و دنیا گویند تا آخر عمارت در آنجا  
تا انتهای ربع مسکون می نویسد پوشیده ماند که مبداء تجارت خارج از اقلیم سبع در جانب شمال موضع است که عرض آن پنجاه و سه  
باشد و غایت درازی روز شانزده ساعت و ربعی و انتهای آن موضع بود که عرض آن شصت و شش درجه و نیم درجه باشد و در  
در آنجا است و چهار ساعت و طرف جنوبی آن دوازده و پانصد و پنجاه و سه فرسخ و طرف شمالی آن یک هزار و پانصد و هشتاد و دو فرسخ  
و هر یک از طرف شرقی و غربی آن سه صد و پنجاه و سه فرسخ و ربع فرخست و مساحت سطح آن هفتصد و پنجاه هزار و سی و دو فرسخ و ربع  
فرخست و صواب و صواب نیز نامند از بلاد قلم است و آن نیز ساحل بحیر قلم آبادی دارد و ساکنان آنجا همه مسلمان اند و

نشار می نیز سکونت دارند و دیگر جزیره برطانیه و برطانیه تناسه فوقانی نیز شس خوانند و آن در بحر محیط است و بقولے در بحر نیست  
که متصل بحر محیط است جزیره صومالی و برطانیه درین کتاب در ضمن اقلیم هفتم مرقوم شد جزیره برطانیه بقول کپتان جزائمان اهل کتاب  
سکن اصلی انگلستان است و آنرا جزیره انگلاند نیز شس گویند و در آن جزیره شهر لندن تختگاه پادشاه انگلستان است و روز در آن  
در جزیره مذکور هفتصد ساعت و سی دقیقه نخور می شود و خردترین روزنه ساعت باشد و بیان آن در آخرین کتاب اندر فصلی  
که از کپتان معصوم است و درین انگلاند مرقوم است جزایر پانجا که در آنکه بلاد بلخار است و میان آن بلخار سه ماهه راه مسافت  
دارد و اهل بلخار و بازرگانان تجارت آنجا رونده و هر کس شاع خود را نشان کرده در موضع شهر خرید و فروخت مانند شهر بویه کنند  
و ساکنان اکثر مواضع آنجا دوزستان از شدت سرما در حمام یا بسیر بر نه چنانچه گذشت و بهرین قطع موضع نیست که در اوایل پانجا  
چون آفتاب غروب کند هنوز تمام شفق غروب باشد اثری از صبح صادق ظاهر نشود و بقول مولف تاریخ صبح صادق سیر تیمور  
صاحبقران گورکان در تقاب نقیض خان جوچی نژاد بسوی شمال بجای رسیده بود که قبل از غیبت شفق صبح ظاهر شد چنانچه  
اندرین کتاب در اقلیم هفتم و در ضمن احوال سیر تیمور گورکان مرقوم است معرفت آخر عمارت که خارج از اقلیم ششم است تا آخر  
ربع مسکون یعنی تا آنجا که قطب شمالی بر سمت الراس باشد طرف جنوبی این قطعه چنانچه مذکور شد یکبار و پانصد و هشتاد و دو  
فرسخ و شمالی این قطعه یکبار و چهل و چهار فرسخ و چهار ربع فرسخ و مساحت سطح این قطعه چهار صد و بیست و دو هزار و چهار صد  
و هفت فرسخ و خمس فرسخ و اکثر اهل بیت گفته اند که درین قطعه اصلا عمارت نیست و بقولے در قطع مذکور یوزا شهر است نزدیک  
بظلمات و روز در آن آنجا چهل شبانروز اینجا یکروز آنجا باشد و در عرض شصت تانه درجه بلکه تا هفتاد و نود درجه است و بقول مولف  
اقصا تا بعضی هشتاد و نود درجه جانب شمال خط استوا عمارات عظیم و غیر عظیم است چنانچه سابق ازین مرقوم شد و دیگر در آنجا  
برابر چهار ماه بلکه از چهار ماه هم قریبی کند و بعد از آن عمارت نیست پس بقول مواضع اقصا تا هشتاد و نود درجه عمارت نیست  
و نه و نیم نود درجه باقی مانده آن عمارت ندارد و در آنجا شدت آب و برف و سرمای سخت نبات آنجا نرود و حیوان زندگانی نتواند کرد  
پوشیده نماید آنجا که بعضی تحریر آمدند آن دایره امر که عبارت از دنیای نواست و اکنون اهل فرهنگ بد آنجا رسیده اند و پیشتر  
که آنصار و جزائر جانب جنوبی خط استوا از قطعه غربی شاید امر قریبی باشد و در جانب شمال خط استوا که عمارت از ربع مسکون است  
در آن امر قریبی شمالی یافته نمی شود بنا بر آن گفته می شود که شاید بر نصف کره ارض بجای که مقطر عبارت از دست بوده باشد که سید  
اند الغیب عند الله حکایتی در عجایب البلدان بنظر قسم رسیده که سکندر ذو القرنین جائه تجار را که با هر اکثر لغات دانسته بودند  
فرمود که در کشیم باشند و از طرف مشرق تا محاذی طلوع کواکب بروند و ما را از مغوره خبر کنند جماعه بازرگانان بعد از یکسال  
و نیم بساحل بحر محیط رسیدند و جمیع آنجا ساکن دیدند گفتند شما چه مردمان آید آنجا همه تیر ماندند تجاران برگردیدند و نزد سکندر آمدند  
و تمام احوال عرض کردند که از اوضاع اخلاک و زمین واقف بودند با ذو القرنین گفتند سخن تجاران راست است چه آب  
احاطه زمین کرده و ایشان از جهت مشرق رفته تا آنکه اندر زیر زمین متوجه بساحل مغرب گردیدند و الله اعلم بالصواب کتب  
منه و سطور است که بدستور اینجا در پاتال یعنی زیر زمین که عبارت از ارض مفاطرتختانی است عمارت است و فرمان و ایان باشد

## خاتم الطبع

تاج زیبای سرخن جہ شامشاہیست کہ دو جهان را بسایک امر کن از پرده عدم بجلوه گاہ منور آورده و رونق و آرایش کلام ادبی نعت خیر الانام  
جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اسما بہ وسلم کہ نظم و نسق عالم را بقبضہ اقتدار شمر عیش و ادہ اناب و بر روشن سواد ان ارباب بعیت  
و ذکا و شفا العین و ریافت سوانح سنین سابقہ و و الہین جو یاس و قانع ملوک با ضیہ بان آفتاب بے حجاب و سحاب در پرده و مشو اسے  
مباد کہ فی نفس الامر علم تاریخ علی است کہ قرآن سوانح عجیبہ و سجا و قانع عظیمہ پیشینان و باستانیان از ملوک و کملا بوسید آن مفہوم  
ضمیر گرد کہ دل را از قید غم بر باند و بجا دہ رحمت راہ نمایر نگاہ است کہ شنیدن را فرود رساند و ساسا سر اوقات افزاید حالا بشارت  
ماہہ باد کہ درین نزدیکی فرخ کتابے و حبیبہ صحیفہ بل گلدستہ است کہ با دختران روزگار بر و رسیده یا چہ نیست کہ ہزاران بلبل در رونقہ سرا  
گردیدہ منتظرین حالات عمد و تارستہ قابل قبول فطرت سلیم سہمی بہ حدیقتہ انا قالہ لیسسم تالیف مورخ ہمہ وان واقف ہر فن مآثر حالات  
انقلابات روزگار نو و کمن پچہ و آرمی حسن کلام نسخہ پیراے صحیفہ ایام نقش کار نامہ حقیقت نگارے فضل قائم فرست و نامہ ارے  
مترجمی حسین المصطفیٰ بہ الدیار عثمانی بلکہ اسے کہ در سرکارشان مان ہند و امرے عظیم نشان امتیاز داشتند بالآخر بمنصب نشینی گری صاحب ایشان  
کہیشان مسعود چو ناتھان اسکاٹ صاحب بہادر ممتاز گردید و بہان زمان با یامی والایش این گلدستہ خندان را ترتیب دادہ و از  
اخبار ہندیاسے کہار و سلاطین روزگار و برجہ از احوال کہ ارض و رنج سکون و اقا لیم سیم و ہر انچہ و ہر اقلیم از اقالیم سیم از بلاد و بجا  
و انتہا و جبال و قحار و نامی از علمارتہ واقع شدہ و حالات بناے ہر ہر مشر و حاکما شستہ و ہندے از احوال حکما و فضلاے مشاہیر امصار  
زیبہ رقم یافتہ شخص ہرام انیکہ این تاریخیت لب لباب کتب تاریخا جویندہ ہر چہ جویندہ وین باید و آقا تاریخ بر اسے ناظرین و شایقین بلاد و عظم ہند  
مانند و ملی و لاہور و لکنئو زیادہ تر نفع بخش است کہ حالات جزئیات ہر واقعہ بمعانی آید اکماصل ہر گاہ این کتاب قسے

مبہم رسیدہ بر منافع و فوائدش ناظرین آگاہی یافتند و باصر طبعش پر و افتند لاجرم نظر با شاعت علوم و

نفع عام ببدل بہت بلند و نعمت ارجمند سر شپہ دانش و فتوت جناب فشی نو کشور صاحب

دام امتداد مالک مطبع در مطبع نامی گرامی واقع لکنئو حضرت گنج کوٹھی خاص

مالک مطبع بجاہ جنوری شمع مطابقت حضرت امام بار اول از ناگ مطبع

بر آراستہ شد و ارے جہان مقبول عالم فرماید

بالوف منہ و کمال کہرمہ

آمین

تاریخ خلافت مشرقیہ اربعہ جہت صحت کے ساتھ  
 نہایت عمدہ چھپی ہے  
 ردۃ الصفا تصنیف محمد خاوند شاہ دہلوی  
 کی عمدہ مسموٰۃ کتاب ہے۔  
 تحقیق الانساب معروف بمطبع الحق مصنف  
 سید ارجمان صاحب کلپانوی و تحقیق

شواہد النبوت۔ از جزو اکمل احوال حضرت  
 خاتم المرسلین و حالات ائمہ اطہار و صحابہ کرام  
 بہت کتبوسوۃ بلا عبد الرحمن دہلوی نے لکھا ہے  
 کہ ایسا درج النبوت اور سراج النبوتین  
 اوس بسط کے ساتھ نہیں ہے۔  
 سیر الانساب فارسی شاہ الحدید ذکر کرنا

اولیاء اللہ۔  
 ولستان مذاہب۔ فارسی حق اللہ و مذہب  
 مرحوم ہیں۔  
 فتحہ سروری۔ معروف گنج تاریخ فارسی  
 از نقی غلام سرور لاہوری تاریخ ولادت  
 و وفات اولیاء و سلاطین ہند۔

کتاب تاریخ زبان الہود

تاریخ پانچواں۔ بالمشجات و تصویر  
 پیدار مسموٰۃ تاریخ راجپوتانہ کے یادگار جسکی  
 مجموعہ تاریخی حالات سے شوکت و عظمت  
 قوم راجپوتوں کی آشکار ہے قابل دید ہے  
 کاغذ نفیس چھاپہ پاکیزہ و شے اہتمام ہو چکی  
 صورت افغانی۔ اردو و انجمن و اخلاص  
 فیما بین و انان ہندوستان و تحقیق انساب  
 افغانان ہر از محمد زوردار انصاحب بہادر  
 فتوحات ہند۔ خلاصہ تاریخ واقعات ہند از  
 غایت حسین صاحب۔  
 اقوام الہند۔ بیان اقوام مختلفہ کا نہایت  
 عمدہ ہے۔

جلد اول۔ حسین عہد نامہ حیات و اقرار نامہ حیات و  
 عطائے سند متعلقہ لغت گورنری سنگا  
 و گج و جنیا و کورسیا و متی پور و آسام و کوچ  
 ہند و شک و سرحدات قبوی و مغربی و شمالی و  
 مالک کلک و جہا و ملا و پیشو لا و مالک  
 جلد دوم۔ حسین عہد نامہ حیات و اقرار نامہ حیات  
 و عطائے سند متعلقہ اضلاع شمالی و مغربی  
 ہند و ستان دہلی و رام پور و فرخ آباد  
 و تھان و واد و وغیرہ و پنجاب و مالک  
 سرحدی پنجاب و غیرہ ہیں۔  
 جلد سوم۔ حسین عہد نامہ حیات و عطائے  
 سند متعلقہ خاندان پیشوا و ناگپور اور دہلی  
 جلد چہارم۔ حسین عہد نامہ حیات و عطائے  
 سند متعلقہ خاندانہ سے ملک راجپوتانہ و  
 وسط ہند و الہ۔  
 جلد پنجم۔ حسین عہد نامہ حیات و اقرار نامہ حیات  
 و عطائے سند متعلقہ ریاستہائے حیدر آباد  
 و سیور و گورک و احاطہ سند راس اور خیرہ  
 سنگلون یعنی سنگاپور۔  
 جلد ششم۔ حسین عہد نامہ حیات و اقرار نامہ حیات  
 و عطائے سند متعلقہ برہمن و ہندی یعنی  
 ستار اوکلا پور و سائن و آری و جاگیش  
 و گلاب و خیر او شورت و چین و باند و جوات  
 و بار و وگیش و گاکو اور وگیشا و اور وچھہ و  
 چین پور و ناہی کاشا و لوکا کاشا۔  
 جلد ہفتم۔ حسین عہد نامہ حیات و اقرار نامہ حیات

و سند نامہ متعلقہ سند و بلوچستان و فارس  
 و برات و عرب و ترکستان فارس و ساحل  
 عرب و افریقہ ہیں۔  
 تاریخ جہ و لہ۔ یہ مشہور تاریخ مولفہ منشی  
 خادم حسین صاحب اکبر آبادی آدم سے  
 نا اہل ہند و لہ کے اندر جزو کل کیفیت  
 تاریخی بقید سبب مختصر و ایت ورج  
 ہوئی ہیں۔  
 تاریخ پنجو گین بونا یارٹ۔ مشہور شہنشاہ  
 فرانس کی ہے اسکا ترجمہ مولوی شاکر حسین  
 صاحب ہند نے فرمایا۔  
 سفر نامہ۔ جناب نور ساجد صاحب  
 جنھوں نے خطہ عیسوی میں یا قریب  
 سفر فرمایا متضمن حالات اوس دیار کے  
 قصص الانبیاء اردو۔ مولفہ محمد طاہر  
 و حالات انبیاء۔  
 قصص الانبیاء اردو۔ مطبوعہ مطبع  
 شعلہ کور۔  
 عجائب القصص اردو۔ دو جلد انبیاء  
 و اولیاء کے حالات مسموٰۃ ہیں۔  
 تاریخ تفاوت ہند۔ منشی بہار علی  
 خدر شمس عیسوی کی تاریخ تفاوت ہند  
 اس میں اکثر مقامات کے مفصل حال مگر کہ  
 درج ہیں چند انگریزی کتاب سے منڈت  
 کنیا لال صاحب منقسم نے ترجمہ و تالیف  
 کیا۔

مجموعات علم و تحریک کتاب تالیف تراشہ

عجائب المخلوقات۔ تمام مخلوقات کے  
 اشکال اور احوال اس میں مندرج ہیں بالمشجات  
 نہایت عمدہ چھپی ہے۔  
 ایضاً۔ رنگین۔  
 مطالع العلوم و مجمع الفنون فارسی۔ ہر حکیم

و کید علیان مختلف واحد۔  
 ترجمہ اردو و مطالع العلوم و مجمع الفنون۔  
 از منشی زید الداعی دین خان مرحوم۔  
 معلومات الاغانی۔ یہ کتاب اسم با سہی جو  
 اس میں تمام دنیا کے حالات اور وقت و

آبادی و ویرانی و رنگ و تصویر است۔  
 ایضاً۔ بازار رنگ و تصویر است۔  
 مطالع الکتاب۔ ترجمہ معلومات الاغانی و  
 ریاض الشریعہ۔ مصنف مولوی محمد حسین  
 صاحب شعلہ مطبع العلوم۔

انہی کے نام سے۔ اور یہ کتاب کیساتھ دوا  
 جہیز کے طور پر دیا گیا ہے۔  
 امیر خسرو کی تصنیف حضرت امیر خسرو  
 دہلوی کے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہے۔  
 اس کے قلم سے بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔  
 ان میں سے ایک کتاب کا نام ہے کہ "مختصر  
 عجائبات فرنگ" یعنی حالات ملکات انسان  
 کی کیفیت وغیرہ کا بیان ہے۔  
 اس کتاب کا ایک اور نام ہے کہ "مختصر  
 اندر حال اور دوا"۔  
 اس کتاب کے قلم سے بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔  
 اس میں سے ایک کتاب کا نام ہے کہ "مختصر  
 عجائبات فرنگ"۔  
 اس کتاب کے قلم سے بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔  
 اس میں سے ایک کتاب کا نام ہے کہ "مختصر  
 عجائبات فرنگ"۔

دیان و سنانی و عرومن و ریاضی و حساب و  
 سیات و طب و اخلاق و نجوم و رمل و سحر  
 حکمت منزلی و حدیث و فقہ و تائید و خبر انہی  
 علم ارضی و نایک و جید اور سبھی اعلیٰ نمر و کما  
 بیان ہے۔  
 اس کتاب کے قلم سے بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔  
 اس میں سے ایک کتاب کا نام ہے کہ "مختصر  
 عجائبات فرنگ"۔  
 اس کتاب کے قلم سے بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔  
 اس میں سے ایک کتاب کا نام ہے کہ "مختصر  
 عجائبات فرنگ"۔

ماسک عجائب بہ نقوش و اشعار و احوال  
 بعض اقسام کے از مرزا ابوالکلام حسین صاحب  
 لطیف جید ہے۔  
 جنہاں بہت سی عجائبات و اشعار اور سحر  
 ناشی کے گہرے زرائع صاحب۔  
 مصداق الرمل۔ رمل میں از مرزا صاحب  
 صاحب رمال لاہوری۔  
 نیر اعظم۔ آفتاب نجوم علم نجوم میں ابوالکلام  
 از خیر اعلیٰ صاحب۔  
 محبوب الرمل۔ علم رمل میں تصنیف ہے۔  
 شاہ صاحب رمال نامی۔  
 حور سلیمانی۔ یہ کتاب محمود خاں دہلوی  
 سے دیں و نویس کے کار آمد مفید نامی  
 عام جہیز کل احوال سے اللہ و ماہر  
 و بیفتہ دار اور مضامین میں اور بیرون  
 و نقوش و اشعار و اشعار و اشعار  
 ترکیب نقش و نگار کی مولوی اشرف علی  
 صاحب نے خوب لکھی ہے لائق و دید  
 بارہ تصنیف ہے۔  
 علم و روحانی۔ در اول میں کیفیت غرائب  
 بعد ازاں کے قلم کا حال نہایت آسانی کے  
 ساتھ لکھا ہے۔ از مولوی حسین صاحب  
 صاحب

فتویات قصص نظم و نثر فارسی

فتویٰ مجتہد اسرار۔ تصنیف مولانا انصاری  
 فتویٰ مجتہد العزیزین۔ مجتبیٰ تصنیف حکیم  
 ابوعلی الدین خاٹائی۔  
 فتویٰ مجتہد الاعراب۔ تصنیف ملا جامی۔  
 اور یہاں بشیر ہلال۔  
 فتویٰ مجتہد زلیخا جامی۔ مجتبیٰ تصنیف و تہ  
 جیالی گئی۔  
 انصاری۔ فتویٰ مجتہد زلیخا جامی۔ مد مصحح  
 متن حاشیہ میں غشی ہے۔  
 یہ سنہ زلیخا ناظم ہر دس۔ بواب یوسف و زلیخا  
 سیامی۔  
 یہ سنہ زلیخا فردوسی۔ منظوم جو مصرعہ ہر  
 ہر دس۔  
 نگار و انش۔ عیار و انش کا انتخاب۔

انوار سبلی۔ مجتبیٰ تصنیف امیر حسین واعظ  
 مشہور کتاب ہے۔  
 معدن الجواہر۔ تصنیف ملا طرزی یہ کتاب  
 اندر و تہذیب الاخلاق یا ایراد کلمات  
 تمثیلہ نادر الوجود ہے۔  
 مختصر نام مولانا مفتی۔ تیمور کی فتوحات  
 کا حال بطور سکہ زامہ ہے۔  
 مفرح القلوب۔ عرب کی زبان گیتنگ  
 و نسا کا قصہ ہے۔  
 فتویٰ سبستان۔ بہت ہی بوستان ہند  
 تصنیف غشی ہر گوال تفتہ۔  
 ماسک فارسی۔ تصنیف ضیاضی فتویات میں  
 مسافر زلیخا جامی ہے۔  
 نیر اعظم۔ ملا مفتی۔ مشہور قصہ ہے اور

میں چیل ہے۔  
 کیا مجنون خسرو۔ امیر خسرو کی پنج گنج  
 یہ ایک کتاب ہے۔  
 فتویٰ مجتہد زلیخا جامی۔  
 از تصنیفات حضرت امیر خسرو مشہور ہے۔  
 کیا مجنون فطامی۔ تصنیف مولانا انصاری  
 گنجوی۔  
 خسرو شیرین نظامی۔ گنجوی شہر کوٹہ  
 بہت ہی بیکر نظامی۔ تصنیف نظامی گنجوی  
 قدس سرہ۔  
 سکندر زامہ برہی۔ تصنیف نظامی گنجوی  
 قدس سرہ۔  
 انصاری۔ کاغذ کندہ۔ ہندو دگرابی۔